UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226617

UNIVERSAL
LIBRARY

ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر

از تالیف لطیف مجدد زمن قاہم المفسرین حجۃ اللہ علی العالمین عالم ربانی مقبول
بارگاہ صمدانی نواب الاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب غفر اللہ لہ المنان

المسمی بہ تفسیر

ترجمان القرآن

بلطائف البیان

طبع جدید کالعدم

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب ساکن لاہور محلہ سادھوان صانہ
اللہ تعالیٰ عن شرور الدنیا وآفات یوم الدین - آمین

مطبع تفیض رفیع رشید
در صدد طبع لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

سورۃ الملک

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے ایک سورت ہے قرآن مین تیس آیت اوس نے اپنے صاحب کی شفاعت کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا تبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد واھل السنن الاربعۃ وحسنہ الترمذی وابن الضریس والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان بن مالک رفعاً کہتے ہین ایک سورت ہے قرآن مین اوسنے جھگڑا کیا اپنے صاحب کیطرف سے یہانتک کہ داخل کیا اوسکو جنت مین رواہ الطبرانی والحافظ الضیاء المقدسی وابن مردویہ ابن عباس نے کہا ہے کہ ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا وہ نہ جانتا تہا کہ یہ قبر ہے وہ ایک انسان کی قبر تہی اوس نے سورہ ملک پڑہی یہانتک کہ اسکو ختم کیا پہر اکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مینے ایک قبر پر خیمہ لگایا تہا مجھے گمان نہ تہا کہ وہ قبر ہے اوس کے اندر مقبور نے سورہ ملک تا آخر پڑہی فرمایا ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب القبر یعنے یہ سورت منع کرنیوالی اور نجات دینے والی ہے عذاب قبر سے رواہ الترمذی وقال حدیث غریب والحاکم وابن مردویہ وابن النضر والبیہقی فی الدلائل جابر کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت صنے سنا ہے جب تک کہ الم تنزیل وسورہ ملک نہ پڑہ لیتے رواہ الترمذی طاؤس نے کہا یہ دونو سورتین ہر سورت قرآن پر فاضل ہین ستر حسنہ مین ابن عباس کہتے ہین حضرت صنے فرمایا ہین دوست کہتا ہون کہ یہ سورت دل مین ہر انسان کے ہو میری امت مین سے رواہ الطبرانی وھو غریب ایک بار ابن عباس نے ایک شخص سے کہا مین تجھہ کو تحفہ مین

ایک ایسی حدیث نہ دون جس سے تو خوش ہوا وسنے کہا مان کہا سورہ ملک پڑہ اور اپنے گہر والونکو سکھا اور اپنی ساری اولاد کو سکھا اور اپنے سب بچون کو تعلیم کر کہ یہ سورت نجات دینے والی اور مجادلہ کرنے والی ہے یہ جدال خصومت کریگی دن قیامت کے نزدیک اپنے رب کے اپنے پڑہنے والون کے لیے اور اُس کی نجات چاہیگی عذاب نار سے اور اسکا صاحب بسبب اس کے عذاب قبر سے نجات پاے گا حضرت صنے فرمایا ہے لَوَدِدْتُ اَنَّهَا فِیْ قَلْبِ کُلِّ اِنْسَانٍ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَالطَّبَرَانِیُّ وَ الْحَاکِمُ وَابْنُ مَرْدَوَیْهِ فتح البیان مین کہا ہے اسکا نام سورہ تبارک اور واقیہ اور منجیہ ہے اور توریت مین مانعہ ہے یہ تیس آیت ہے مکہ مین نازل ہوی قرطبی نے کہا سب کے قول مین ابن عباس نے بہی اسکو مکیہ کہا ہے ابن مسعود کا لفظ رفعًا یہ ہے تبارک منع کرتی ہے عذاب قبر سے اَخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاکِمُ رافع بن خدیج وابو ہریرہ نے سنا کہ حضرت صفرماتے ہین مجہیہ یہ سورت اوتری یہ تیس آیت ہے بیشک یہ مانع ہے قبرون مین یعنے عذاب قبر سے رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَیْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۟ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۟ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۖ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ
تَفٰوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۟ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا
وَّهُوَ حَسِیْرٌ ۟ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابَ السَّعِیْرِ ۟ بڑی برکت ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے راج اور وہ سب چیز کر سکتا ہے جسنے بنایا
مرنا اور جینا کہ تمکو جانچے کہ کون تم مین اچہا کرتا ہے کام اور وہ زبردست ہے بخشنے والا جسنے بنائی سات
آسمان تہ پر تہ کیا دیکہتا ہے تو رحمن کے بنانے مین کچہہ فرق پہر دُہرا کر نگاہ کر کہہ دیکہتا ہے تو دار پہر
دُہرا کر نگاہ کر اولٹی آوے تیرے پاس تیری نگاہ رد ہو کر تہک کر اور ہم نے رونق دی ورلے آسمان کو
چراغون سے اور اُنسے رکہی ہے پہینک مارنا شیطانون کی اور رکہی ہے اونکو مار دہکتی آگ کی ف موضع قرآن
مین کہا ہے مرنا نہ ہوتا تو بہلے برے کام کا بدلہ کہان ملتا فرق یہ کہ جیسا چاہیے ویسا نہو انتہے آن کثیر
کہتے ہین اللہ نے اپنے نفس کریم کی تمجید فرمائی اور یہ خبر دی کہ ملک اُسی کے ہاتہہ مین ہے یعنی تصرف کرنا
ساری مخلوقات مین جسطرح چاہے کوئی اوسکے حکم کا پیچہے ڈالنے والا نہین ہے اوسکے فعل سے سوال

نہین کیا جاتا بسبب اوسکے قہر وحکمت وعدل کے ولہذا یہ فرمایا کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے پھر موت وحیات کے پیدا کرنیکا ذکر کیا یہ دلیل ہے اسپر کہ موت ایک امر وجودی ہے کیونکہ مخلوق ہے اللہ نے خلائق کو عدم سے وجود بخشا یہ اسلیے کہ اونکا امتحان کرے کہ کسکے عمل اچھے ہین اور کسکے بُرے کما قال تعالی کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ حال اول جو کہ عدم تہا اوسکا نام موت کہا اور اس ایجاد کا نام حیات مقرر کیا ولہذا فرمایا ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ قتادہ نے رفعًا کہا ہے اللہ نے بنی آدم کو ذلیل کیا موت سے اور دنیا کو زندگی کا گہر ثہیرایا پھر موت کا اور آخرت کو گہر جزا کا رواہ ابن ابی حاتم معنے اسکو موقوفًا روایت کیا ہے مراد احسن عمل سے عمل خیر ہے محمد بن عجلان نے کہا یہ نہین فرمایا کہ اَکْثَرُ عَمَلًا یعنے نظر حسن عمل پر کی نہ قلت وکثرت عمل پر ولہذا حدیث مین آیا ہے کہ اَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِیْکَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ عزیز سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی شان عظیم ہے اور اسکی جناب نہایت رفیع ومنیع معہذا وہ غفور ہے جو بندہ توبہ کرتا ہے اوسکی طرف رجوع لاتا ہے حالانکہ پہلے گنہگار اور مخالف امر تہا اسکو وہ بخشدیتا ہے سو اگرچہ وہ عزیز ہے لیکن غافور رحیم وتجاوز وصفح کرنیوالا ہے اوسنے آسمان کے سات طبقے بنائے ایک کے بعد ایک بعض نے کہا یہ طبقات تموج صلات ہین یعنے علویات ایک کے اوپر ایک بعض نے کہا تفاصلات ہین درمیان اونکے خلا ہے یہی پہلا قول اصح ہے حدیث اسرا یعنے معراج بہی اسکی دلیل ہے تفاوت کی نفی سے یہ نکلا کہ وہ مصطحب ومستوی ہین اونکے بیچ مین کوئی اختلاف وتناقض ومخالفت ونقص وعیب وخلل نہین ہے ولہذا فرمایا ہے کہ آسمان کیطرف آنکہ اوٹہا کرتا ہے دیکہ کہ اون مین کوئی عیب یا نقصان یا خلل یا شگاف ہے کہ نہین ابن عباس ومجاہد وضحاک ودثوری وغیرہم نے کہا ہے فطور بمعنے شقوق ہے سدی نے کہا بمعنے خروق ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہہ ہے کہ فطور سے مراد کمزوری ہے قتادہ نے کہا خلل ہے ابن عباس نے کہا خاسئ بمعنے ذلیل ہے مجاہد وقتادہ نے کہا بمعنے صاغر ہے یعنے خوار حسیر کے معنے ہین کلیل قال ابن عباس یعنے درماندہ مجاہد وقتادہ وسدی نے کہا حسیر وہ ہے جو کہ تہک کر رہجائے معنے آیت کے یہ ہوئے کہ اگر تو بار بار نظر کریگا تو ہر بار نظر تیری رویت عیب وخلل سے تہک کر رد ہوگی اور باوجود کثرت تکرار کے کوئی نقصان نہ پائے گی پہر بعد نفی کرنے نقص کے ذکر اوسکے کمال وزینت کا فرمایا کہ ہمنے سیارات وثوابت جو آسمان مین رکہے ہین سو ان تارون سے اسکو رونق دی ہے اور ہم جنس مصابیح سے شیطانون کو مار نکالدیتے ہین لفظ جنس کا ہمنے اسلیے کہا ہے کہ خود ستارون سے اون کو نہین مارتے ہین بلکہ شہب جو سوا تارونکے ہین اور کبہی وہ شہب انہین تارون سے مستمد ہوتے ہین واللہ اعلم پہر فرمایا کہ یہ رجم تو اس دنیا

مین ہو اسطے رسوائی ان شیاطین کے ہو اور آخرت مین عذاب سعیر ہے جسطرح کہ اول صافات مین فرمایا ہے
انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملا
الاعلی ویقذفون من کل جانب دحورا ولہم عذاب واصب الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ
شہاب ثاقب قتادہ نے کہا یہ ستارے تین کام کے لیے بنائے گئے ہین ایک رونق آسمان کی دوسرے
بہگانا شیاطین کا تیسرے علامات جس سے راہ معلوم کرین اب جو کوئی سوا اسکے اور کچھ بات بنائے گا وہ
اپنی رائے سے کہیگا اور اپنا نصیب وحظ وبہرہ کھو جائیگا اور جو بات نہین جانتا ہے وہ بہ تکلف بیان کریگا
رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم ف فتح البیان مین کہا ہے برکت سے تبارک کا صیغہ نکلا برکت
کہتے ہین بڑہنے اور زیادہ ہونے کو یعنے اللہ بڑی برکت والا ہے یعنی صفات مخلوقین سے متعالی ومتعاظم ہے یا دائم
ہے جس کے وجود کا اول اور دوام کا آخر نہین ہے یا تبارک بمعنے تقدس ہے اول اولی ہے ملک سے مراد ملک آسمان
زمین ودنیا وآخرت ہے وہ جسکو چاہے عزت دے یا ذلیل کرے یا بلند فرمائے یا گھٹا دے بعض نے کہا مراد ملک
سے نبوت ہے یا امر ونہی وسلطان یعنی ممکن سائر مخلوقات پر کہ جسطرح چاہے اون مین تصرف کرے آزادی نے کہا
ملک عبارت ہے تمام قدرت وتحکم سے لکن معنی اول اولے ہین کیونکہ اوسمین حمل ہے عموم پر اور مدح مین اکثر
اور ثنا مین ابلغ ہے اور تخصیص کی کوئی وجہ نہین ہے ایسا صاحب قدرت ہے کہ کوئی شے اوسکو عاجز نہین کرسکتے
اپنے راج مین ہر طرح کے انعام واقسام ورفع ووضع وعطاء ومنع کا تصرف رکھتا ہے موت منقطع ہونا ہے تعلق
روح کا بدن سے اور جدا ہوجانا ہے جان کا تن سے اور حیات تعلق ہے روح کا بدن سے اور متصل ہونا
اوسکا جسم سے موت ایک صفت وجودی ہے مضاد حیات یا مراد موت ہے دنیا مین اور حیات آخرت مین لکن
یہ قول بعید ہے موت کو حیات پر اسی لیے مقدم کیا ہے کہ اصل اشیا مین عدم وحیات ہے اور حیات اشیا
کو عارض ہوتی ہے یا یہ کہ موت اقرب الی القہر ہے مقاتل نے کہا مراد خلق موت سے نطفہ ومضغہ وعلقہ
ہے اور مراد حیات سے یہ ہے کہ اوسکو انسان بنایا اور اوسمین روح پیدا کی بعض اہل علم نے کہا ہے کہ موت
دنبے کی صورت پر ہے جس چیز پر اوسکا گذر ہوتا ہے وہ مرجاتی ہے اور حیات گھوڑے کی صورت
پر ہے جس شے پر گذر کرتی ہے وہ شے زندہ ہوجاتی ہے قالہ مقاتل واللہ تعالی نے فرمایا
ہے قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم اور فرمایا اذ یتوفی الذین
کفروا الملئکۃ اور فرمایا توفتہ رسلنا اور فرمایا اللہ یتوفی الانفس حین موتہا

نفی نے کہا حیات وہ شی ہے جسکے ہوتے ہوئے احساس صحیح ہو اور موت اسکی ضد ہے مراد انکے پیدا کرنے سے ایجاد و اعدام اس معنے کا ہے یعنے اے مکلفو ہم نے تمہاری موت اور حیات بنائی ہے تاکہ ہم تم سے وہ معاملہ کریں جو کہ متحن کرتا ہے ورنہ اللہ کا علم تو اول ہی سے ہر شی کا محیط ہے ایکم احسن عملا سے یہ مراد ہے کہ دیکھیں تم مین کون شخص موت کا بہت فکر کرتا ہے اور خوب مستعد اور شدید النحوف ہے یا کون طرف طاعت خدا کے جلد باز اور اسکے محارم سے پرہیزگار تر ہے یا کون شخص عمل مین اخلص و اصوب ہے خالص وہ ہوتا ہے جو کہ ابتغا اللہ کے لیے ہو اور صواب وہ ہوتا ہے جو کہ مطابق سنت ہو یا کون شخص تم مین بڑا زاہد و تارک ہے دنیا مین لکن عموم اولی ہے لفظ طباق جمع ہے طبق کی یا طبقہ کی یا مصدر یا بمعنے ذات طباق ہے کچھ بھی ہو بعض آسمان بالائے مطبق ہین ہر آسمان ایک قبہ ہے دوسرے آسمان پر اور دنیا کا آسمان قبہ ہے زمین پر ثعالبی نے کہا طباق ہے یعنے ہر جزو انکا مطابق جزو دیگر ہے کوئی جزو اس سے خارج نہین ہے ولہذا حضرت ص کو یا ہر صالح خطاب کو فرمایا ہے کہ پہلا کیا تو رحمن کی آفرینش مین کچھ تفاوت پاتا ہے یہ دوسری صفت ہے سبع سمٰوات کی مراد تفاوت سے تناقض و تباین و اعوجاج و تخالف ہے یعنے ان مین یہ کوئی نقص نہین ہے بلکہ یہ سب مستقیم اور دلیل ہین اپنے خالق کی اگرچہ صورت و صفت مین مختلف ہون مگر اس حیثیت سے متفق ہین حقیقت تفاوت کی اعدم تناسب ہے کہ بعض شے بعض سے فوت ہو جائے اصل فطور کی شق ہونا اور دراڑ پڑنا ہے سو اسکی نفی فرمائی اور بار بار کر دیکھنے کا ارشاد کیا کیونکہ یہ تکرار ابلغ ہے اقامت حجت و قطع معذرت مین یا پہلی بار کا دیکھنا اور اسکی رویت حسن و استوار کے ہو اور دوسری بار کا دیکھنا نظر آنے سیر و انتہا کو اکب کی سماء دنیا سے مراد وہ آسمان ہے جو زمین سے نزدیک ہے بمنجملہ بقیہ سمٰوات کے اسی کو لوگ دیکھتے ہین مصابیح سے مراد نجوم ہین آسمان ان تارون کی وجہ سے نہایت خوش شکل حسین خلقت کامل صورت ہو گیا ہے تارون کو چراغ اسلیے کہا کہ چراغ کی طرح چمکتے ہین بعض کواکب اگرچہ اور آسمانون مین ہین لکن دیکھنے مین یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب اسی آسمان دنیا پر ہین کیونکہ آسمانون کا حجم رویت مافوق سے منع نہین کرتا ہے یہ اجرام صاف و شفاف و مصقل ہین پھر ان مصابیح کا ایک دوسرا فائدہ علاوہ زینت و رونق آسمان کے رجم شیاطین ہے جو کہ بات چرانے کو اوپر جاتے ہین ان تارون مین سے شہب یعنی آگ نکلتی ہے وہ اس جنی کو قتل کرتی ہے بقولہ تعالی الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب

غرضکہ یہ تمارے اپنی جگہہ سے جدا نہین ہوتے ہین ان سے شعلہ آگ کا نکلکر پیچھے جہنی کے لگ جاتا ہے ۸
وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝
قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ
كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا
لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ اور جو منکر ہوئے اپنے رب سے اونکو ہے مار دوزخ کی اور بری جگہہ پہونچے جب
اوس مین ڈالے جاوین سنین اوسکا ڈکارنا اور وہ اوچھلتی ہے ایسی لگتا ہے کہ پھٹ پڑے جوش
سے جس بار پڑا اوس مین ایک دل پوچھا اونسے اوسکے داروغون نے کیا نہ پہونچا تمکو کوئی ڈرانے والا
وہ بولے کیون نہین ہمارے پاس پہونچا تہا ڈر سنانیوالا پس ہمنے جھٹلایا اور کہا کوئی نہین اتارى
اللہ نے کچھہ چیز تم پڑے ہو بڑے بہکاوے مین اور بولے اگر ہم ہوتے سنتے یا بوجہتے تو نہ ہوتے دوزخ
والون مین سو قائل ہوئے اپنے گناہ کو اب دور رحمت ہون دوزخ والے ف ابن کثیر کہتے ہین مصیر سے
مراد انجام کار اور برا انقلاب ہے ابن جریر نے کہا شہیق سے مراد چیخنا ہے قتادی نے کہا فوران سے مراد
غلیان ہے یعنی طرح بہت سے پانی مین ہوڑے دانے جوش مارتے ہین اسطرح دوزخ جوش زن ہوگی لگتا ہے
کہ مارے غصے کے بعض اجزا اوسکے بعض دیگر سے جدا ہو جاہین اس سوال وجواب مین دلیل ہے اسبات
پر کہ اللہ تعالی کسیکو عذاب نہین کرتا مگر بعد قیام حجت وارسال رسل کے کما قال تعالی وما کنا معذبین
حتی نبعث رسولا وقال تعالی حتی اذا جاءوها فتحت ابوابها وقال لهم خزنتها
الم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم ایات ربکم وینذرونکم لقاء یومکم
هذا قالوا بلی ولکن حقت کلمة العذاب علی الکفرین اسی طرح انکہی اپنی جانون
کو ملامت کرینگے لیکن یہ ندامت کچھہ بکار آمد نہ ہوگی بلکہ اپنے قصور کا اقرار کرینگے حدیث ابی البختری مین مرفوعا
آیا ہے کہ ہلاک ہونگے لوگ یہانتک کہ خدا اپنا عذر پیش کرینگے رواہ احمد دوسری حدیث
مین یون ہے کہ داخل نہ ہوگا کوئی آگ مین لیکن وہ جانتا ہوگا کہ آگ ہی لائق تر ہے اوسکو جنت سے
فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ شہیق سے مراد آواز منکر ہے جیسے گدہے کی آواز وقت اول نہیق کے یہ سب
آوازون مین قبیح تر ہوتی ہے سو پہلے دوزخ ایک ڈکار مارے گی جسطرح کہ خر جو کے لیے آواز کرتا ہے

پھر ایک چیخ ماریگے جس سے ہر کوئی ڈر جائیگا اور گھٹنوں کے بل آجائیگا اور وہ دیگ کیطرح ابلتی ہوگی قریب ہے کہ مارے غصے کے کافرون پر پھٹ جائے ابن عباس نے کہا متفرق ہو جائے فوج سے مراد جماعت مردم ہے یہ جماعت کفار کی ہوگی خزنہ سے مراد ملائکہ عذاب ہین وہ دنسے بطور توبیخ وتقریع کے پوچھینگے کہ کیا دنیا مین پاس تمہارے کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا وہ کہین گے ہان آیا تھا ہر فوج کا ایک نذیر تھا یہ اقرار ہے اون کا ساتھ عدل خدا کے کہ اللہ نے رسول بھیجکر ہمکو ڈرا دیا تھا لکن ہم نے اونکو طرف سے اللہ کے نجانا بلکہ تکذیب مین یہانتک افراط کی کہ یون کہا اللہ نے کوئی شے ہی نہین نازل کی چہ جائیکہ وعدہ ووعید وغیرہا کے تم سب بڑی گمراہی مین پڑے ہو یہ قول کفار کا رسل سے تھا یا قول خزنۂ نار کا ان افواج کفار سے ہوگا یا رسول یہ بات کفار سے کہین گے لکن جمہور مفسرین نے قول اول ہی کو غالب شمار کیا ہے پھر بعد اس مقولہ کے یہ کہین گے کہ کاش ہم پیغمبرون کی بات سنتے یا سمجھتے تو آج دوزخ والون مین کا ہیکو ہوتے معلوم ہوا کہ مدار تکلیف کا ادلہ سمع وعقل پر ہے اور یہ دونو مجتمعین ملتزم ہین سو جب انہون نے یہ اقرار کر لیا تو اللہ نے کہا دور ہو اے آگ والو یعنے اللہ کے رحمت سے ابن عباس نے کہا سحقا بمعنے بعدا ہے اور سعید بن جبیر وابو صالح نے کہا سحق ایک خبگل ہے جہنم مین اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝ جو لوگ ڈرتے ہین اپنے رب سے بے دیکھے اونکو معافی ہے اور نیگ بڑا اور تم چھپی کہو اپنی بات یا کہو ظاہر وہ جانتا ہے جیون کے بھید بھلا وہ نہ جانے جسنے بنایا اور وہی ہے بھید جاننا خبردار وہی ہے جسنے کیا تمہارے آگے زمین کو پست اب پھرو اوسکے کندھون پر اور کھاؤ کچھ روزی دی اوسکی اور اوسکی طرف جی اُٹھنا ہے ف ابن کثیر کہتے ہین اسمین اللہ نے خبر دی حال سے اوس شخص کے جو ڈرتا ہے اللہ کے سامنے کہ اوسکے ہونیسے جبکہ لوگون سے غائب ہوتا ہے اور معاصی سے باز رہتا ہے اور تنہائی مین اللہ کی طاعت بجا لاتا ہے کہ سوا اللہ کے کوئی اوسکو نہین دیکھتا کہ ایسے شخص کے لیے مغفرت واجر کبیر ہے اوسکے گناہ معاف ہوکر ثواب جزیل دیا جائیگا جسطرح کہ صحیحین مین آیا ہے کہ سات شخصونکو اللہ اپنے عرش کے سائے مین سایہ دیگا اون مین سے ایک وہ شخص ہوگا جس کو ایک عورت صاحب حسب وجمال نے بلایا اور اوسنے کہا کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون اور دوسرا وہ شخص

جس نے مخفی صدقہ دیا کہ شمال نے نہجانا کہ اوسکے بہین نے کیا دیا انس کہتے ہین ہم نے کہا اے رسول خدا ہم آپ
کے پاس ایک حال پر ہوتے ہین اور جب آپ سے جدا ہوجاتے ہین تو اور ہی حال پر ہوتے ہین فرمایا تمہارا
معاملہ تمہارے رہے کیونکر ہے کہا اللہ ایک ہمارا رب ہے سر و علانیہ مین فرمایا یہ نفاق نہین ہے رواہ
البزار معلوم ہوا کہ یکسان نہونا سر و علانیہ کا ساتھ خدا کے نفاق ہوتا ہے ہبراسر نے اس بات پر آگاہ
کردیا کہ اللہ ضمائر و سرائر پر مطلع ہے جو کچھ تمہارے سینے مین خطرہ ہوتا ہے وہ اللہ کو معلوم ہے کوئی چھپی
کھلی بات تمہاری اوسپر پوشیدہ نہین ہے کیا بھلا خالق کو علم اپنے مخلوق کا نہین ہوتا ہے اللہ بڑا لطیف
خبر رکھنے والا ہے ہبر اپنی نعمت کا خلق پر بابت تسخیر و تذلیل ارض ذکر کیا کہ ہم نے اس زمین کو ساکن
و برقرار کردیا ہے نہ متحرک نہ مضطرب اوسمین پہاڑ رکھدیے ہین اور چشمے جاری کیے اور راہین نکالدیے
اور منافع مہیا کردیے اور ہیل و کھیتی کی جگہ ٹھیرادی اب تم زمین کے جس قطعہ مین چاہو سفر کرو اور
اقالیم مین واسطے انواع مکاسب و تجارات کے چلے پھرو اور جان لو کہ تمہاری سعی و کوشش سے کچھ
نہین ہوتا جب تک کہ اللہ ہی رزق کو تمپر آسان نہ کردے و لہذا فرمایا کہ کُلُوا مِنْ رِّزْقِہٖ معلوم ہوا کہ
سعی کرنا سبب مین کچھ سمانی توکل کے نہین ہے حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہے اگر تم توکل کرو اللہ
پر جیسا کہ چاہیے تو رزق دے تم کو جس طرح کہ پرندون کو دیتا ہے بھوکے جاتے ہین پیٹ بھر کر آتے ہین
رواہ الترمذی و صححہ و النسائی و ابن ماجۃ اسحدیث مین واسطے طیر کے صبح و شام کا آنا طلب
رزق مین ثابت کیا ہے ہمراہ توکل کے اللہ پر سو اللہ سخر و میسر و مسبب ہے اور قیامت کے دن اوسی کیطرف
پھر جانا ہے ابن عباس و مجاہد و سدی و قتادہ نے کہا مناکب سمراد اطراف و فجاج و نواحی ہین دوسرا
لفظ یہ ہے کہ جبال ہین شبیر بن کعب نے اس آیت کو پڑہکر اپنی ایک لم ولد سے کہا اگر تو مناکب کو
جانتی ہے تو مین نے تجھ کو آزاد کیا اوس نے کہا مراد پہاڑ ہین بشیر نے ابو الدرداء سے پوچھا کہا ھی
الجبال رواہ ابن ابی حاتم ف فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ مراد ڈرنے سے غیب مین یہ ہے
کہ اللہ کے عذاب کو نہین دیکھا ہے لیکن خوف سے اوس عذاب کے اللہ پر ایمان لائے ہین یا لوگون کی
آنکھ سے غائب ہین اور خلوات مین اللہ کا ڈر رکھتے ہین اور پوشیدہ اوسکی طاعت بجالاتے ہین تو علانیہ
مین بالاولے خائف ہین ابن عباس نے کہا یہ لوگ ابوبکر و عمر و علی و ابو عبیدہ ہین انکے لیے بڑی مغفرت
ہے گناہون کی اور ایک اجر کبیر ہے جسکا اندازہ نہین ہوسکتا وہ اجر یہی جنت ہے و سئلہ قولہ تعالے

وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ظاہر آیت عموم ہے پھر کہا کہ اللہ کے علم میں اسرار وجہر کیساں ہے تم اپنی بات خفی میں چھپاؤ یا کھول کر کہو وہ سب جانتا ہے سر کو جہر پر اسلیے مقدم کیا کہ وہ سوا ہوں اور جس امر سے حذر کرتے ہیں وہ اول ہی سے معلوم ہو جائے صدور سے مراد اس جگہ قلوب ہیں اس کہنے میں کہ کیا خالق کو علم اپنی مخلوق کا نہیں ہے دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ خالق افعال عباد ہے لطیف کے یہ معنے ہیں کہ کوئی راز مخفی اوسپر پوشیدہ نہیں رہتا ہے ذلول کے مراد یہ ہے کہ زمین کو سہل و نرم و منقاد کر دیا ہے تم اوسپر بستے ہو اور چلتے پھرتے ہو اور اسکو بوتے جوتتے ہو اگر زمین درشت سخت ہوتی تو نہ سکونت کر سکتے اور نہ اوسپر چل سکتے اب تمہ اوسکی اطراف میں چلو پھرو استدلال کرو استرزاق کرو مراد مناکب سے طرق و جوانب و اطراف و نواحی ہیں فتادہ و شہر بن حوشب نے کہا پہاڑ ہیں کعبہ نے کہا فجاج ہیں اصل میں منکب منسنب جانب ہے پھر فرمایا کہ اوسکا رزق کھاؤ اللہ کی نعمت تلاش کرو حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے اللہ دوست رکھتا ہے بندہ مومن پیشہ ور کو اخرجہ الطبرانی وابن عدی فی الکامل والدیلمی فی مسند الفردوس میں کہتا ہوں کہ میرا مولد و موطن نہیں میان دو آب تہامہ سے رزق میرا سرزمین مالوہ کی پہاڑوں میں اوتارا میں التماس رزق میں وطن چھوڑ کر ان مناکب بعض میں آرہا ہوں اب تک اسی جگہ ہوں مراد نفوس سے نکلتا ہے قبور سے واسطے جزا کے اوسوقت تنگ کا سوال ہوگا اسلیے شکر گذاری میں اسکی مبالغہ کرنا چاہیے یہ ایک عید شدید ہے الحمد للہ علی آلائہ فی کل حال وقال وتال

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝
اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۛ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝

کیا نڈر ہوئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے کہ دھسا دے تم کو زمین میں پھر دیکھو وہ لرزتے ہے یا نڈر ہوئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے کہ بھیجے تم پر پتھراؤ ہوا کا سو اب جانو گے کہ کیسا ہے میرا ڈر کا اور جھٹلا چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے پھر کیسا ہوا میرا بگاڑ اور کیا نہیں دیکھتے اوڑتے جانور اپنے اوپر پر کھولے اور جھپکتے انکو کوئی نہیں تھامے رہا رحمن کے سوا اوسکی نگاہ میں ہر چیز ف یہ بھی اللہ کا ایک لطف و رحم ہے خلق پر کہ باوجود اسکے کہ وہ قادر ہے انکے عذاب کرنے پر بہ سبب اسکے کہ بعض لوگ کفر کرتے ہیں اور اوسکی عبادت میں غیر کو شریک ٹھیراتے ہیں لیکن وہ علم و صفح و تجاوز کرتا ہے اور دیر لگاتا ہے جلدی نہیں کرتا کما قال تعالیٰ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِیْرًا اَمور سے مراد جانا آنا اضطراب کرنا ہے خاصکر وہ مراد ہوا ہے جس مین کنکریان ہون اور دماغ کو تو رُدین کما قال اللہ تعالی اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا اسبطرح اس جگہہ یہ دھمکی دی ہو کہ اب تم جلد معلوم کرلوگے کہ میرا ڈرانا کیونکر ہے اور مکذبون مخالفون کا انجام کیسا ہوگا اگلی امتون اور گذشتہ زمانون کا حال خیال کرو کہ جنہون نے اونپر کیسا انکار کیا اور کس طرح کا عذاب شدید الیم اونپر نازل ہوا مین کبھی اپنے پر کھولدیتے ہین اور کبھی بند کرلیتے ہین اللہ ہی نے ہوا کو انکا مسخر کردیا ہے اسکی حرکت عنایت ہے وہ ہر چیز کا بصیر ہے جانتا ہے کہ کس مخلوق کے مناسب حال کون بات ہے اور کون شے صلاحیت کس امر کی رکھتی ہے وہ ذہ کقولہ تعالی اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد آسمان والی سے عرش و قدرت و سلطان ہے یعنے عالم علوی یا مراد ملائکہ یا جبرئیل علیہ السلام ہین یا اللہ تعالی اور یہی حق ہے اسلیے کہ ظاہر نظم قرآنی اسی کو مقتضی ہے کہ اللہ تعالی آسمان پر ہے حرف فی اس جگہہ بمعنے حرف علی ہے یعنے ہوے کہ کیا تم عقوبت سے اللہ تعالی کو بے خوف و خطر ہوہ چاہتے ہو تو قارون کی طرح زمین مین سما دے اور زمین برخلاف اپنی عادت کے جنبش و حرکت مین آجاے اور سکون و اطمینان کو چھوڑ دے یا تم کو لے بیٹھے رازی نے کہا اللہ زمین کو وقت خسف کے حرکت دیتا ہے اہل خسف رہتی نیچے کو چلے جاتے ہین اور زمین اُنکی اوپر ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ وہ اسفل سافلین مین جا پہونچتے ہین پھر اللہ نے دوبارہ اپنا ڈر بتایا بالفظ من فی السماء دلیل ہے علو علی اعلے پر اور اسکے مباین ہونے پر خلق سے معلوم ہوا کہ وہ عرش پر مستوی ہے کما قال تعالی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی حاصب سے مراد سنگ ہے جس طرح کہ قریہ لوط علیہ السلام پر پتھر برسائے تھے یا حاصب وہ بادل یا ہوا ہے جس مین سنگریزے ہون نذیر سے مراد عذاب الٰہی ہو بعض نے کہا حضرت مین لکن اول اولی ہے مِّنْ قَبْلُ سے مراد قوم نوح اور عاد و ثمود و قوم لوط و اصحاب ایکہ و اصحاب الرس و قوم فرعون ہے اور التفات طرف غیبت کو واسطے اظہار اعراض کے ہے کفار سے نکیر سے مراد عذاب ہے یہ فقط تکذیب انکی اسمین حضرت کو بہت سی تسلی بخشی ہے اور آپ کی قوم کو خوب سی دھمکی دی ہے پھر ذکر طیر کے اڑنیکا کیا اور کہا کہ رحمن انکو ہوا مین تھامتا ہے ورنہ شے ثقیل اسفل کیطرف طبعًا آتی ہے اور اوپر کو نہین جاتی اسطرح اگر اللہ اپنی تدبیر کارخانے سے روک لے تو

تو ابھی سارے افلاک گر پڑتے ہیں دلکش وہ خالق غرائب اور مدبر عجائب ہے ہر چیز کی مصلحت اسی کو معلوم ہے
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۝ اَمَّنْ
هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ؕ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ۝ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ
اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝

بھلا وہ کون ہے جو فوج ہے تمہاری تم کو مدد کریگی رحمن کے سوائی نکر پڑے ہیں زعم باطل دے میں بھلاوہ
کون ہے جو روزی دیگا تم کو اگر وہ روکے اپنی روزی کوئی نہیں پر اڑ رہے ہیں نفرت اور بدکنے
پر بھلا ایک جو چلو اوندھا اپنے مونہہ پر وہ سیدھی راہ پاوے یا وہ جو چلے سیدھا ایک سیدھی راہ پر تو کہہ
وہی ہے جس نے تم کو نکال کھڑا کیا اور بنا دیئے تمکو کان اور آنکھیں اور دل تھوڑا تم حق مانتے ہو تو کہدی
ہے جس نے بکھیرا تمکو زمین میں اور اسی کیطرف اکٹھے کیے جاؤگے اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو
تو کہہ خبر تو ہے اللہ ہی کے پاس اور میں تو یہی ڈر سنانیوالا ہوں کھولکر پھر جب دیکھینگے وہ پاس آلگا
برے بیجاوینگے منہ منکرون کے اور کہیگا یہی ہے وہ جسکو تم مانگتے تھے ف اللہ نے مغفرون سے جو اسکے
کے ساتھ غیر اللہ کو پوجتے ہیں اور اُس غیر سے مدد و رزق چاہتے ہیں یہ فرمایا کہ تم کو تمہاری امید حاصل
نہ ہوگی یہ انکار ہے اور اُنکے اعتقاد باطل پر یعنے سوا اللہ کے کوئی دوستدار اور بچانیوالا اور مددگار تمہارا
نہیں ہے تم لے کافر و دھوکے میں پڑے ہو اگر اللہ اپنا رزق تم سے روک لے تو کوئی بھی معطی و مانع خالق
و رازق و ناصر بجز اوس وحدہ لاشریک لہ کے نہیں ہے وہ اس بات کو جانتے ہیں معہذا غیر کی عبادت کرتے
ہیں اور اپنے طغیان و اتھم و ضلال میں مستمر ہیں عتو سے مراد دشمنی و کبر ہے اور نفور سے مراد روگردانی
ہے حق سے کیا حق بات کو نہ سنتے ہیں اور نہ اوسکی پیروی کرتے ہیں پھر اللہ نے مومن و کافر کی ایک مثال
بیان کی کہ کافر کی مثال اوسکے کفر میں ایسی ہے جیسے کوئی اوندھے مونہہ چلے ٹھوکر ہو کر اور نہ جانے کہ کدھر کو
چلتا ہے اور کہاں جاتا ہے بلکہ سرگشتہ و حیران ہے اور راہ کو بھول گیا ہے سو ایسا شخص راہ یاب ہوگا یا وہ
شخص جو سیدھا ہو کر کھلے راہ پر چلتا ہے خود بھی سیدھا ہے اور جس راہ پر وہ ہے وہ بھی سیدھی راہ ہے یہ مثال

اُنکی دنیا مین ہی اور اسیطرح آخرت مین بھی ہونگے سو مین کافر ہون گے کہ وہ سیدھا صراط مستقیم پر چلیگا وہ راہ اوسکو جنت فیحاتک پہنچاویگی اور کافر کا حشر یون ہوگا کہ وہ مونہہ کے بل چلایا جاویگا یا جہنم مین جا گریگا کما قال تعالے اَحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ازواج سے مراد شباہ ہمین الس بن مالک کہتے ہین حضرتؐ سے کہا لوگ اپنے وجوہ پر کس طرح محشور ہونگے فرمایا جس نے اون کو پاؤن پر چلایا ہے وہ قادر ہے اس بات پر کہ انکو مونہہ کے بل چلائے رَوَاہُ اَحْمَدُ یہ حدیث دوسرے طریق سے صحیحین مین بھی آئی ہے پھر اللہ نے فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا یعنے بعد اسکے کہ تم کوئی شے مذکورنہ تھے اور تم کو کان آنکھ دل دیے یعنے عقل و ادراک بخشا تم تھوڑا اس نعمت کا بہت کم کرتے ہو یعنے ان قوی کو جنکا انعام تم پر کیا ہے اوسکی طاعت و بجاآوری احکام و ترک زواجر مین جیسا کہ چاہیے استعمال نہین کرتے حالانکہ اوسی نے تمکو اقطار و اطراف زمین مین پھیلایا ہے باوجود اس اختلاف زبان و لغت و رنگ و شکل وصورت کے اور تم پھر بعد اس تفرق کے مجتمع کیے جاؤگے اور تمہارا اعادہ ہوگا جسطرح کہ پہلی بار تم کو پیدا کیا گیا ہے پھر گفتگو کفار سے شروع ہوئی کہ وہ معاد کے منکر ہین اور اوسکے وقوع کو دور جانتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ اجتماع بعد تفرق کے جسکی خبر تم ہمکو دیتے ہو کب واقع ہوگا سو تم اے پیغمبر ان لوگون سے کہدو کہ علم اوسوقت کا علی التعیین اللہ ہی کو ہے لیکن اللہ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ مین تم کو اس امر کی خبر دون کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے تم اوس سے بچو مین تو فقط صاف صاف ڈرانیوالا ہون مجھ پر یہی ہے پہونچا دینا ہے سو اے تم کو اللہ کا حکم پہنچا دیا پھر فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی اور کافر اوسکو دیکھینگے اور جان لینگے کہ ہان جو آنیوالی ہے وہ نزدیک ہے اگرچہ زمانہ اوسکا دراز ہو تو اون کے مونہہ بری ہو جائینگے کیونکہ منہ تکلیف ہی کا مکمل پہیلگا اور جو بات اون کے خیال و بال و حساب مین نہ تھی وہ ظاہر ہو جائیگی وَبَدَا لَهُمْ سَیِّئَاتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ولہذا بطور تقریع و توبیخ کے اونسے کہا جائیگا کہ لو یہ وہ چیز ہے جسکے لیے تم جلدی کرتے تھے ف فتح البیان مین کہا ہے کہ جند بمعنے حزب ہے یعنے فوج یعنے تمہارے پاس کوئی ایسا لشکر نہین ہے جو تم کو اللہ کے عذاب سے روکے تم تو دھوکے مین گرفتار ہو رزق سے مراد باران ہے کہ اگر اللہ مینہ نہ برسائے تو کون تم کو رزق دے سکتا ہے بلکہ اگر رزق موجود ہو اور سہل التناول ہو کہدیا اوس لقمہ کہانیکے لیے اٹھائے لیکن اللہ قوت نگلنے کی روکدے تو سارے آسمان اور زمین والے کیا مین قواس لقمے کو گلے سے اوتار سکین لجاج کہتے ہین گھسڑ پھسڑ کو باوجود کثرت صوارف و موانع کے عتو بمعنے عناد ہے نفور کہتے ہین

بدکنو کو ابن عباس نے کہا یعنے گمراہی وطغیان مین پڑے ہین پر شرک وموحد کی مثال بیان کی واسطے توضیح حال وتحقیق شان ہر واحد کے مکب کہا ہے جو منہ کے بل گرے دائین بائین سامنے نہ دیکھے ایسا شخص ٹھوکر کھانے سے اور اوندھے منہ گرنے سے امن مین نہین ہوتا ہے یا مراد اندھا ہے جسکو راہ نہین ملتی وہ ہمیشہ گرتا پڑتا راہ مین چلتا ہے مطلب یہ ہے کہ بھلا ایسا آدمی منزل مقصود تک جا سکتا ہے یا وہ شخص جو کہ سیدھا منہ کے سامنے خط والغرض سیدھا سالم ایک سیدھے راستے پر جس مین کوئی کجی نہین ہے چلا جاتا ہے ابن عباس نے کہا مرنگون ہے گمراہی مین اور برابر ہے راہ پانے مین کہ جاہل ہے اور برابر رسول خدا قتادہ نے کہا مراد حشر کافر ہے منہ کے بل اوندھے حشر مومن طرف جنت کے کما قال تعالی وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ پھر کہا کہ اے اشرف خلق تم انکو یاد دلاؤ کہ اسنے کیسے مفاسد اونسے دور کیے اور کیسے مصالح اونکے لیے جمع فرمائے ہین انکو چاہیے کہ کسی حال مین بھی اعتماد نکرین مگر اللہ پر جس نے انکو کان دیئے کہ اسکی آیتین سنین اور اوس کے اوامر ونواہی سے نصیحت پکڑین اور آنکھین دین جن سے آیات تکوینیہ کو دیکھین جو کہ اللہ تعالی کی وحدانیت پر شاہد ہین اور دل دیے جن سے اوسکے مخلوقات وآیات تنزیلیہ تکوینیہ مین فکر وغور کرین اور معارج ایمان وطاعت پر ترقی پائین کان آنکھ دل کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ آلات علم ہین ان آلات سے اور ادراک سے موجودات ومبصرات ومعقولات کا کر سکتے ہین اس مین اللہ نے حجت کو واضح کر دیا اور معذرت کو قطع فرما دیا اور انکی ناشکری کی مذمت کی کہ وہ ان حواس کا استعمال نہین کرتے کہ یہ کس لیے پیدا کیے گئے اور دیے گئے ہین مراد قلت شکر سے عدم شکر ہے کیونکہ یہ خطاب کفار کو ہے مقاتل نے کہا تم ان نعمتون کے رب کا شکر نہین کرتے اور یہ شکر واجب نہین جانتے ابن عباس نے کہا ہے حضرت صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا دانت درد کرتا ہو وہ اس جگہ اپنی اونگلی رکھکر یہ آیت پڑھے هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ الی قولہ تُحْشَرُونَ أَخْرَجَهُ الْخَطِيبُ فِي تَارِيخِهِ وَابْنُ النَّجَّارِ عَنْهُ رَفْعًا بِلَفْظِ مَرِضَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ضِرْسُهُ فَلْيَضَعْ إِصْبَعَهُ عَلَيْهِ وَلْيَقْرَأْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ الی تُحْشَرُونَ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ بِإِذْنِ اللَّهِ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْأَفْرَادِ پھر اسنے یہ خبر دی کہ یہ منکرو کافر بطور استہزاء کے وقت آنے قیامت کا پوچھتے ہین کہ اگر تم سچے ہو تو ہم کو بتا دو کہ وہ کس وقت کس دن آئیگی سو یہ علم اللہ کو ہے لیکن اوسکے آنے مین کچھ شک شبہ نہین ہے جسنے جو جب حکم خدا کے تم کو ڈرا دیا ہے مگر جب وہ آجائیگی اور قریب ہوگی تو انکے منہ اتر جائینگے کسی سے کہا مراد اس سے عذاب بدر ہے یا حشر یا عذاب آخرت

اور ارشاد دینا ہی ونکو ون تقدیر کے اوندھے منہ چلنے والے ۱۲

دن قیامت کے کہ جو اوسکو دیکھکر یہ سب روسیاہ ہوجائینگے کقولہ تعالی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ اور اوسوقت لطور ملامت وتوبیخ کے یہ بات کہی جائیگی کہ یہ عذاب حاضر جسکا مشاہدہ تم کرتے ہو یہ وہی چیز ہے جو تم دنیا مین مانگتے تھے اور اسکے آنیکی جلدی کرتے تھے تدعون کے معنے مین تسارکرنا مانگنا یہی قول ہے اکثر مفسرین کا اور زجاج نے کہا مراد اوعائی باطل ہے یا دعوی کذب کیونکہ انکا قول یہ تھا کہ نہ بعث ہوگی نہ جنت نہ نار قتادہ نے کہا مراد یہ کہتے تھے ربنا عجل لنا قطنا ضحاک نے کہا انکا یہ قول تھا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء قل ارایتم

ان اھلکنی اللہ ومن معی او رحمنا فمن یجیر الکفرین من عذاب الیم ○ قل ھو الرحمن

امنا بہ وعلیہ توکلنا فستعلمون من ھو فی ضلل مبین ○ قل ارایتم ان اصبح ماؤکم

غورا فمن یاتیکم بماء معین ○ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر کھپا دی مجھکو اللہ اور میرے ساتھہ والون کو یا ہم پر مہربانی کرے پھر وہ کون ہے جو بچاوے منکرون کو دکھہ کی مار سے تو کہہ وہی رحمن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اسپر بھروسا کیا سو اب جان لوگے کون پڑا ہے صریح بہکاوے مین تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہوجاوے صبح کو پانی ہمارا خشک پھر کون ہے جو بلاوے تمکو پانی بتھرا ف اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ تم ان مشرکون سے جو کہ اللہ کی نعمت کا منکر و جاحد ہین یہ کہدو کہ بھلا تم اپنی جانون کو تو خلاص کرو کوئی پہنچانے والا تمہارا اللہ سے نہین ہے مگر یہی تو یہ رجوع لانا طرف دین الہی کے اور جس عذاب و نکال کی تم تسا کرتے ہو اوسکا واقع ہونا کچھہ تم کو نفع نہ دیگا برابر ہے کہ اللہ تمکو عذاب کرے یا ہم پر رحم فرمائے تمکو کوئی بچا نہین سکتا اوسکی نکال عظیم دفعۃ الیم سے نہین ہے ہنسے تو سب کامون مین اللہ ہی پر بھروسا کیا ہے کقولہ تعالے فاعبدہ وتوکل علیہ داھذا اوسطی اظہار رحمت کے یہ سنا دیا کہ اب عنقریب تمکو معلوم ہوجاویگا کہ ہم مین اور تم مین سے کون گمراہ تھا اور انجام دنیا و آخرت کس کے لیے ہے ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ ماہ باختہ عشق در شب دیجور

پھر فرمایا کہ اگر یہ پانی تمہارا زمین کی جڑ مین چلا جائے تو کوئی اوسکو نہین لاسکتا تم ہزار بار فنوسکم صیغہ امر واحد مذکر مخاطب اوسکو کھود کر بھی وہ پانی برآمد نہ ہو یہ قدرت کہ اوس نے یہ پانی دیا اور اپنے فضل و کرم سے اوسکو زمین پر جاری فرمایا اور ساری اقطار ارض مین بحسب حاجت بمقدار قلت و کثرت بہایا اللہ ہی کی قدرت عظیمہ و قوت فخیمہ ہے ف فتح البیان مین کہا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کفار کو نجات نہ دیگا خواہ وہ اپنے

رسول کو مع متبعین کے ہلاک کردے جیسا حرکہ کفار کو تنبیہ کی مہلت دی یا یہ معنے ہین کہ ہم باوجود ایمان کے خوف ورجا مین ہین لیکن تم کو باوجود اس کفر کے عذاب سے کون بچا سکتا ہے اور ہم جسکی عبادت کی طرف تمکو بلاتے ہین وہی مالک سارے نعمتون کا ہے ہم اوسپر ایمان لائے ہین کسی کو ہم اوسکے ساتھ شریک نہین کرتے اوسپر ہمارا بھروسا ہے وہی نافع وضار ہے نہ کوئی اور اب تم جلد جان لوگے کہ ہم گمراہ ہین یا تم گمراہ ہو اس کلام مین بڑی تہدید ہے کفار کو معین کے معنے ہین آب شیرین یا آب صاف یا آب روان یا آب نمایان یعلی ذکما قال رحمہ اللہ اس آیت کو پڑھے تو بعد لفظ معین کے یون کہے اَللّٰہُ یَا نَبِیُّنَا وَھُوَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ **حکایت** یہ آیت سنکے بعض متجرین کے پڑھی گئی تھی کہ یَا تَاْدِیْبِ الْقُدُّوْسِ وَالْمُعَاوِلُ اوسکی آنکھ کا بانی جاتا رہا اور وہ اندھا ہوگیا وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحَسْرَۃِ عَلَی اللّٰہِ وَعَلٰی اٰیَاتِہٖ

سورۂ نون

اسکو سورۂ قلم بھی کہتے ہین یہ باون آیت ہے حسن وعکرمہ وعطا وجابر نے اوسکو مکی کہا ہے اور ابن عباس رض وقتادہ نے کہا کہ اوائل لفظ خرطوم مکی ہے پھر وہان سے اکبر رکا نو لیعلمون تک مدنی ہے پھر وہان سے تا قولہ فَھُمْ یَکْتُبُوْنَ مکی ہے پھر مِنَ الصّٰلِحِیْنَ تک مدنی پھر باقی مکی کذا قال الماوردی ابن عباس کہتے ہین جب کسی سورت کا شروع مکہ مین اوترتا تو وہ مکے مین لکھی جاتی پھر جو اللہ چاہتا وہ زیادہ کردیتا اسسے پہلے قرآن اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ اوتر اپھر نون پھر مزمل پھر مدثر عائشہ نے کہا یہ سورہ مکی ہے ابن کثیر بھی اسطرف گئے ہین ابن عباس بھی اسی کے قائل ہین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّکَ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہین تو نہین اپنے رب کے فضل
سے دیوانہ اور تجھکو نیگے بڑا انعام اور تو پیدا ہوا ہے بڑی خلق پر سو اب تو بھی دیکھ لیگا اور وہ بھی دیکھ لیگا
کون ہے کہ بچل رہا ہے تیرا رب وہی بہتر جانے جو بہکا اوسکی راہ سے اور وہی بہتر جانتا ہے راہ پانیوالون کو **ف**

ن مثل ص ق کے ہے جو حروف ہجا اوائل سور مین آتے ہین کلام اوپر بسیار الم مین گذر چکا ہے اسپر بھی
جاننے کہ انسے کیا مراد ہے کسینے کہا ہے مراد ان سے وہ بڑی مچھلی ہے جو آب محیط عظیم پر ساتون زمینون کو اوٹھائے ہوئے

ہے ابن عباس کہتے ہین سب سے پہلے اللہ نے قلم پیدا کی کہا لکھ اوسنے کہا کیا لکھون فرمایا قدر کو اوسدن سے قیامت تک جو کچھ جاری ہونیوالا ہے وہ سب اوس نے لکھا پھر اللہ نے نون کو پیدا کیا پانی کا بخار اوٹھایا اوس سے آسمان بنے زمین پشت نون پر بچھائی گئی نون نے اضطراب کیا زمین کانپنے لگی تب اوسکو پہاڑون سے جمایا سو وہ اسی لیے زمین پر فخر کرتے ہین دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ سب سے پہلے جو چیز میرے رب عزوجل نے بنائی قلم ہے اوس سے کہا کہ لکھ اوس نے جو کچھ کہ قیامت تک ہونیوالا تھا لکھا پھر اللہ نے نون کو پانی پر پیدا کیا پھر اوسپر زمین کو بچھایا اوسکو طبرانی نے رفعاً بھی روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ سب سے اول اللہ ایک نے قلم و دوات کو پیدا کیا اور اوس سے کہا مین کیا لکھون فرمایا جو کچھ قیامت کے دن تک ہونیوالا ہی پھر یہ آیت پڑہی ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ سو نون مچھلی ہے اور قلم یہی قلم ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ پہلی چیز جو اللہ نے بنائی قلم ہے پھر نون کو بنایا یہ دوات ہی پھر کہا لکھ اوس نے کہا کیا لکھون فرمایا جو ہوتا ہے اور جو ہوگا عمل یا رزق یا اثر یا اجل ہے اوسنے قیامت تک کا سارا حال لکھا فذلک قولہ ن والقلم پھر قلم پر مہر لگادی اب وہ قیامت تک بولیگی پھر عقل پیدا کی اور کہا مجھے قسم ہے اپنی عزت کی مین کامل کرونگا نجمکو اوس شخص کے اندر جسکو مین دوست رکھتا ہون اور ناقص کرونگا تجھ کو اوس شخص سے جسکو مین دشمن رکھتا ہون رواہ ابن عساکر مجاہد نے کہا ہم ہین کہ نون وہ ماہی ہے جو ساتوین زمین کے نیچے ہے بغوی اور ایک جماعت مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ اس مچھلی کی پشت پر ایک نہر ہے جسکی راہ چان مثل خلا سموات و ارض کی ہے اور اوسکی پشت پر ایک بیل ہے جس کے چالیس ہزار سینگ ہین اوسکی پشت پر ساتون زمینین سموا فیہما کے ہین واللہ اعلم ابن کثیر کہتے ہین بعض اہل علم نے حدیث اَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ کو اسی معنے پر حمل کیا ہے یہ عجیب بات ہے کہ سینے کہا نون ایک لوح ہی نور کی حدیث معاویہ بن قرہ مین رفعاً آیا ہے کہ نون ایک لوح ہی نور کی اور قلم نور کی ہے جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے اوسکو لکھتی ہے رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ غَرِيبٌ ابن جریج نے کہا مجھے خبر ملی ہی کہ قلم نور کی ہے طول اوسکا صد سال راہ ہی یا نون سمو ارض و سموات ہی یہی قول ہے حسن و قتادہ کا ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے اللہ نے نون کو پیدا کیا یہ دوات ہی رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَهَذَا غَرِيبٌ جِدًّا ابن عباس کہتے ہین اللہ نے نون کو پیدا کیا یہ دوات ہے پھر قلم بنائی اور کہا لکھ اوسنے کہا کیا لکھون فرمایا وہ جو کچھ کہ قیامت تک ہونیوالا ہی عمل سموات یا فجور یا رزق مقسوم حلال یا حرام پھر لازم کیا ہر شئے کو جو دنیا مین لائق داخل ہونیکے تھی کہ وہ کتنا اسکا حصہ ہے گی اور کیونکر باہر جائیگی پھر بندون پر نگہبان مقرر کیے اور کتاب کیلیے خزانچی ٹھیرایا سو حفظہ

ہرون خزنہ سے اوسدن کا عمل لکھہ لیتے ہین جب یہ ق فنا ہوجاتا ہے اور اثر منقطع اور اجل تمام حفظہ پاس خزنہ کے آتے ہین اور اوسدن کا عمل مانگتے ہین وہ کہتے ہین ہم تمہارے صاحب کے لیے اپنے پاس کوئی چیز نہین پاتے وہ پھر کر آتے ہین تو اوسکو مردہ پاتے ہین ابن عباس نے کہا کیا تم عرب کی قوم نہین ہو تم سنتے ہو کہ حفظہ کہتے ہین اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ بھلا کہین نسخہ بھی ہوتا ہے مگر اصل ہے ابن کثیر نے کہا ظاہر یہ ہے کہ مراد قلم سے جنس قلم ہے جس سے لکھتے ہین کقولہ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ اللہ پاک نے قسم کھائی اور خلق کو متنبہ کیا نعمت تعلیم کتابت پر جسکی وجہ سے علوم حاصل ہوتے ہین وَلِهٰذَا وَمَا يَسْطُرُوْنَ فرمایا ابن عباس و مجاہد و قتادہ نے کہا مراد سطر سے لکھنا ہے ابن عباس نے کہا علم ہے سدی نے کہا ساطر ملائکہ ہین اور سطرہ اعمال عابدین بعض نے کہا مراد قلم سے وہ چیز ہے جسکو اللہ نے اپنی قدرت سے وقت کتابت مقادیر خلق کے آسمان و زمین کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے جاری کیا تھا اور جو احادیث درباب ذکر قلم آئی ہین اکثر روایت کیا ولید بن عبادہ بن صامت کہتے ہین میرے باپ جب مرنے لگے مجھہ بلا کر کہا بیٹے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اُكْتُبْ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ كِتَابِ السُّنَّةِ ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ الْقَلَمُ فَاَمَرَهٗ فَكَتَبَ كُلَّ شَيْءٍ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَهُوَ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يُخَرِّجُوْهُ مجاہد نے کہا مراد قلم سے وہ ہے جس نے ذکر کو لکھا اور سطر سے مراد لکھنا ہی پھر کہا تو مجھہ کو مجنون نہین ہے جیسا کہ تیری قوم کے جاہل کہتے ہین اور جو ہدی و حق تو پاس اونکے لایا ہے اوسکو جھٹلاکر تجھہ کو دیوانہ ٹھیراتے ہین بلکہ تجھہ کو تو اجر عظیم و ثواب جزیل ملیگا جو کبھی منقطع نہ ہوگا کیونکہ تو نے اللہ کی رسالت خلق کو پہونچادی اور اونکی ایذا دہی پر صبر کیا ممنون یعنی منقطع ہے کقولہ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ وقولہ فَاَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ مجاہد نے کہا یعنے محسوب ہے اسکا طلب بھی وہی ہے جو اجر ہے کہا ہے خلق عظیم سے مراد دین اسلام ہے یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و ابو مالک و سدی و ربیع بن انس و ضحاک و ابن زید کا عطیہ نے کہا مراد ادب عظیم ہے عائشہ سے حال حضرت کے خلق کا پوچھا تھا کہا آپ کا خلق قرآن تھا سعید نے کہا یعنے کما ہو فی القرآن دوسرا لفظ یہ ہے کہ سعید بن ہشام نے عائشہ سے سوال کیا کہ حضرت کا خلق کیا تھا کہا کیا تو قرآن نہین پڑھتا ہے کہا ہان کہا تو خلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی قرآن تھا یہ سوال و جواب عائشہ سے کئی الفاظ و طریق سے آیا ہے اسکے معنے ہین کہ بجالانا قرآن کے امر و نہی کا حضرت کی عادت

وہی وخصلت تھی اللہ نے جس امر کا حکم قرآن مین کیا ہے اوسکو بجالاتے اور جن بات سے منع فرمایا ہے اوس سے باز رہتے
اسکے سوا آپ مجبول تو حیا کرم شجاعت صفح وحلم اور ہر خوی خوب خلق جمیل پر صحیحین مین انس سے آیا ہے کہ میں
دس برس حضرت کی خدمت کی کبھی مجھکو اف تک نہ کہا اور میرے کسی کام مین یہ نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا
یا کیون نہ کیا حضرت سب لوگون سے زیادہ خلق مین بہتر تھے آپ کی ہتھیلی سے زیادہ کبھی مینے کوئی نرم ریشم نہ چھوا
اور نہ آپ کے پسینے سے زیادہ کوئی مشک وعطر سونگھا بخاری مین براء سے آیا ہے کہ حضرت سب لوگون سے بہتر صورت
اور بہتر سیرت تھے نہ لمبے نہ چھوٹے ترمذی نے اس باب مین کتاب الشمائل جمع کی ہے عائشہ رضے اللہ عنہا کہتی ہین
حضرت نے اپنے ہاتھ سے نہ کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کسی عورت کو اور نہ کسی شے کو مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ
خدا مین اور جب اختیار دیا جاتا آپ کو درمیان دو چیزون کے تو اسی شے کو اختیار کرتے اور دوست رکھتے جو ان
دونون مین سہل تر ہوتی بشرطیکہ وہ کام گناہ نہ ہوتا اور اگر گناہ ہوتا تو سب لوگون سے زیادہ دور اتم سے دور تر رہتے اور
اپنی جان کا بدلا کسی شے سے نہین لیا ہان اگر اللہ کی حرمتون کا انتہاک ہوتا تو اللہ کے لیے انتقام لیتے رواہ
احمد ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق رواہ احمد پھر اللہ نے فرمایا اے محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اور یہ تمہارے مخالفین مکذبین جلد جان لینگے کہ کون تم مین سے یا اون مین سے مفتون وضال
تھا وہذہ کقولہ تعالیٰ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ وقولہ تعالیٰ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى
أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ابن عباس نے کہا یہ جان لینا دن قیامت کے ہوگا مفتون یعنے مجنون ہے یہی قول ہے
مجاہد وغیرہ کا قتادہ نے کہا کون مفتون ہے یعنے اولی تر ساتھ شیطان کے مفتون وہ ہے جو حق سے فتنے مین پڑکر
گمراہ ہوجائے پھر کہا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ فریقین مین سے کون راہ یاب ہوا اور کون گمراہ فتح البیان مین
کہا ہے کہ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ مثل اسکے ہے کہ کوئی یون کہے کہ انت بحمد اللہ عاقل گویا
یہ فرمایا کہ تو دیوانگی سے بری ہے اور اللہ کی نعمت کے ساتھ متلبس ہے مراد نعمت سے نبوت ورسالت عامہ ہے یا حرف
ما بمعنے لیس ہے اسطے قسم کے ہے یا نعمت سے مراد اس جگہ حکمت ہے اور یہ آیت رد ہے کفار قریش کے جنہون نے یہ کہا تھا
يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ اجر سے مراد ثواب ہے یعنے اس تحمل اثقال نبوت اور مقاسات
انواع شدائد کا تجھکو بے حساب ثواب ملیگا حسن نے کہا مکدر بمن نہ ہوگا ضحاک نے کہا یعنے اجر بغیر عمل کے بعض نے
کہا بے مقدر یعنے بے اندازہ وبے نہایت بعض نے کہا ایسا اجر جسکا احسان لوگون کی طرف سے تجھ پر نہ ہو بعض
نے کہا غیر منقوص خلق عظیم سے مراد اسلام ودین ہے اسی کو واحدی نے اکثر مفسرین سے حکایت کیا ہے حسنادی

نے کہا اللہ پاک نے پہلے قسم کھائی قلم کی پھر ملائکہ کے لکھنے کی یا اون کے سطور کی تین چیزون پر ایک نفی جنون دوسرے ثبوت اجر تیسرے ہونا حضرت کا دین اسلام پر یا مراد خلق سو قرآن کریم ہے حسن وعوفی نے اسی طرح کہا ہے قتادہ نے کہا مراد انتہار یا مراد انتہا بنی ہے زجاج نے کہا تو اوس خلق پر ہے جسکا حکم محمد اللہ نے قرآن مین دیا ہے یا مراد خلق سو نرمی کرنا اسکے اور اکرام کرنا اُنکا ہے یا مراد طبع کریم ہے ماوردی نے کہا یہی ظاہر ہے لغت مین خلق آخذ ادب کو کہتے ہین ابو عبد اللہ جدلی نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہا کہ حضرت کا خلق کیا تھا کہا نہ فاحش تھے نہ متفحش اور نہ بازارون مین چلاتے اور نہ بدی کا بدلا بدی سے کرتے بلکہ معاف فرماتے اور درگذر کرتے اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَابْنُ مَرْدَوَیْهِ پھر فرمایا کہ اے محمد تم اور یہ کفار عنقریب دیکھ لینگے جب کہ حق ظاہر ہوگا اور پردہ اوٹھ جائیگا کہ کون تم مین مفتون تھا یعنے اسوقت اسپر حق کا باطل سے ہوجائیگا دنیا مین ظہور اسکا انجام امر وغلبہ اسلام سے اور قتل وغیرہ اسکفار سے یا قیامت مین حضرت سے وعدہ ہے اور اُنکے لیے وعید ہے مفتون سے یہ مراد ہے کہ فتنہ جنون مین کون گرفتار ہے یا مفتون سے مراد معذب ہے ورنہ قولہ تعالی یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ بعض نے کہا مراد مفتون سے شیطان ہے کیونکہ وہ اپنے دین مین گرفتار فتنہ ہے قتادہ ومقاتل نے کہا یہ وعید ہے عذاب یوم بدر کی

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ
مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ
بَنِيْنَ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ سو تو
کہانہ مان جھٹلانیوالون کا وہ چاہتے ہین کہ کسیطرح تو ڈھیلا ہو تو وہ بھی ڈھیلے ہون اور کہانہ مان کسی قسم کھانے والیکا بیقدر اشارہ کرتا طعنے دیتا چغلی لیے پھرتا روکتا بھلے کام سے حد سے بڑھتا گناہگار اوجڈ اس سب کی بعد بدنام اس سے کہ کہتا ہو مال اور بیٹے جب سنائی اوسکو ہماری آیتین کہے یہ تو لفظون مین پہلون کی اب داغ دینگے ہم اوسکو سونڈ پر ف ڈیلے ہونیسے یہ مراد کہ تو انکی بتون کو بھلا کہہ تو وہ تیری باتون کو پسند کرین حلاف سے نیچ تک کافر کے وصف ہین آدمی اپنے اندر دیکھے اور یہ خصلتین چھوڑے بدنام یعنے بدی کرے شہرہ مال اور بیٹے یعنے دنیا مین طالعمند کہتے ہین یہ ولید تھا قریش مین ایک سردار ناک پر داغ شاید دنیا مین پڑا ہوگا آخرت مین پڑیگا جلنے کا ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے ہم نے تجھپر انعام کیا تجھکو کرشمہ مستقیم عطا کی خلق عظیم دیا اب تو ان مکذبین کی اطاعت نکر یہ تو ہی چاہتے ہین کہ تو مداہنت کرے تو یہ بھی مداہنت کرین ابن عباس

نے کہا یعنے تو اگر انکے ساتھ رخص کرے تو وہ بھی تیرے ساتھ رخص کرین مجاہد نے کہا اگر تو انکے معبودون کی تعریف چھکے اور حق کو چھوڑ دی تو یہی انہی کرین حلاف اسلیے فرمایا کہ جھوٹا آدمی بہت ضعیف وخواری کے جھوٹی قسم کہا کر اپنا بچاؤ کرتا ہے اور ہر وقت بی محل اللہ کے نامون کی استعمال کرنے چرارت کرتا ہے ابن عباس نے کہا ہمارا مہین سے دروغ گو ہے مجاہد نے کہا ضعیف القلب ہے حسن نے کہا حلاف مکار ہے نہین نا توان ہے ابن عباس و قتادہ نے کہا ہازدہ ہے جو غیبت کرتا ہے مشاء نمیم وہ ہے جو درمیان لوگون کے چل پھر کر فساد کرتا ہے اور چغلخوری کرتا ہے وذات لہین حالانکہ ہے حدیث ابن عباس مین آیا ہے حضرت کا گذر دو قبرون پر ہوا فرمایا ان دونون کو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑے امر کے پیچھے یہ عذاب نہین ہوتا ایک انمین کا پیشاب سے ستھرائی نہین کرتا تھا دوسرا ادھر کی بات ادھر لگاتا تھا چغلخوری کرتا تھا رواہ الشیخان وبقیۃ الجماعۃ حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے داخل نہ ہوگا بہشت مین قتات یعنی نمام جیسا خرد رواہ احمد والجماعۃ الا ابن ماجۃ عبدالرزاق کا لفظ خلیفہ سے رفعاً یہ ہے کہ لا یدخل الجنۃ قتات یعنی نماما حدیث اسماء بنت یزید مین فرمایا ہے کیا خبر بدون مین تم کو تمہارے خیار کی کہا ہان فرمایا وہ لوگ کہ جب نظر آئین تو اللہ عزوجل یاد آوے پھر کہا کیا خبر بدون مین تم کو تمہارے مشرار کے چلنے والے چغلخوری کے لیے فساد ڈالنے والے دوستون مین تلاش کرنیوالے عیب کو واسطے پاک لوگون کے رواہ احمد اسکو ابن ماجہ نے بھی عبدالرحمن بن غنم سے رفعاً روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ بہترین بندگان خدا وہ لوگ ہین کہ انکو دیکھکر اللہ یاد آوے اور بدترین بندگان خدا وہ ہین جو چغلخوری کے لیے چلتے پھرتے ہین دوستون مین جدائی ڈالتے ہین پاک لوگون کے عیب ڈھونڈھتے ہین مناع للخیر وہ ہے جو اپنی خیر کو روکتا ہے اور اپنے پاس کی چیز خرچ نہین کرتا مال حلال کے لینے مین حد سے آگے بڑھتا ہے محرمات کو حاصل کرتا ہے عتل کے معنے مین بدمزاج سخت خوفظ غلیظ جمع منوع حدیث حارثہ بن وہب مین فرمایا ہے کیا خبر بدون مین تم کو اہل جنت کہ ضعیف متضعف ہے اگر قسم کہا اللہ پر تو اللہ اسکو سچا کردی کیا خبر بدون مین تمکو اہل نار کی ہر جوخشکنڈا اکھڑ کرنے والا ہے رواہ احمد و اصحاب الستۃ الا ابا داؤد حدیث ابن عمر مین ہے کہ اہل نار فرمایا ہے کہ ہر جعظری جو اظ مستکبر جمع منوع ہے تفرد بہ احمد اہل لغت نے کہا ہے جعظری کہتے ہین فظ غلیظ کو جواظ کہتے ہین جمع منوع کو یعنے جہال جمع کرے اور خرچ نکرے عبدالرحمن بن غنم نے کہا ہے حضرت سے پوچھا عتل نیم کون ہے فرمایا سخت مشندرست بڑا کھانے پینے والا جسکو کہا مانا جاوے ظلم کرنے والا لوگون پر کنایہ حروف رواہ احمد دوسرا لفظ یہ کہ داخل نہ ہوگا جنت مین جواظ جعظری وعتل نیم یہ حدیث مرسلاً بھی

بہت سوا تابعین سے آئی ہے زید بن اسلم نے رفعا کہا ہے آسمان روتا ہے اوس بندے پر جس کے بدن کو اللہ نے تندرست رکھا اور اُسکا پیٹ کشادہ کیا اور اُسکو خوب سی دنیا دی وہ لوگون پر ظلم کرتا ہے یہی ہے عتل زنیم رَوَاہُ ابْنُ جَرِیر دہکذا رواہ ابن ابی حاتم من طریقین مرسلین آسیپر بہت سے سلف نے نص کی ہے جیسے قتادہ وعکرمہ وحسن ومجاہد وغیرہم کہ مراد عتل سے تندرست سخت توانا کھانے پینے نکاح کرنے میں ہے بخاری میں ابن عباس سے آیا ہے کہ زنیم ایک مرد تھا قریش میں وہ مشہور تھا ساتھ شر کے جسطرح کہ گوسفند زنہ دار درسیان غنم کے مشہور ہوتی ہے اور لغت عرب میں زنیم پسر خواندہ کو کہتے ہیں یہی قول ہے ابن جریر اور بہت سے ائمہ کا حسان نے بعض کفار قریش کی ذم میں کہا ہے ؎

وَاَنْتَ زَنِیْمٌ نِیْطَ فِیْ اٰلِ هَاشِمٍ كَمَا نِیْطَ خَلْفَ الرَّاكِبِ اللَّقَحُ الْقَدَمُ

دوسرے نے کہا ہے ؎

زَنِیْمٌ لَیْسَ یُعْرَفُ مَنْ اَبُوْهُ بَغِیُّ الْاُمِّ ذُوْ حَسَبٍ لَئِیْمٌ

ابن عباس نے کہا ہے زنیم کہتے ہیں ولد الزنا فاحش لئیم کو پھر یہ شعر پڑہا ؎

زَنِیْمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِیَادَةً كَمَا زِیْدَ فِیْ عَرْضِ الْاَدِیْمِ الْاَكَارِعُ

بعض نے کہا مراد زنیم سے اخنس بن شریق ثقفی حلیف بنی زہرہ ہے اور کچھ لوگون کا یہی زہرہ سے یہ اعتقاد ہے کہ زنیم اسود بن عبد یغوث زہری ہے ابن عباس نے کہا زنیم ملحق النسب ہے سعید بن مسیب نے کہا زنیم وہ ہے کہ قوم کے ساتھ چپکا دیا گیا اور وہ اُس قوم کا نہیں ہے عکرمہ نے کہا زنیم ولد الزنا ہے یعنے حرامزادہ سوسن کا فرسی یون پہچانا جاتا ہے جسطرح کہ گوسفند زنہ دار بکریون میں سعید بن جبیر نے کہا زنیم وہ شخص ہے جو معروف ہے ساتھ شر کے جسطرح کہ بکری زنہ دار پہچانی جاتی ہے اور زنیم ملصق ہے ابن عباس نے کہا زنیم لغت ہے غیر معروف کو زنیم کہتے ہیں بعض نے کہا دعی ہے اصحاب تفسیر نے کہا وہ شخص ہے جو زنہ رکھتا ہو مثل گوسفند کے ضحاک نے کہا جڑ میں اوسکی کان کے ایک زنہ تھا اور لئیم ملصق فی النسب کو بھی زنیم کہتے ہیں ابن عباس نے کہا زنیم وہ مریب ہے جو عروف بالشر ہو مجاہد نے کہا وہ ہے جو اس وصف کی ساتھ مشہور ہو مثل گوسفند کے اور زید نے کہا زنیم ہونا علامت کفر کی ہے عکرمہ نے کہا زنیم معروف باللوم ہے مثل شہرت گوسفند زنہ دار کے ابن کثیر نے کہا اقوال مختلف زنیم میں بہت ہیں جو سب کا اسطرف ہے کہ زنیم شخص معروف بالشر کو کہتے ہیں جو لوگون میں بدنام مشہور ہو اور غالبًا ایسا آدمی ولد الزنا ہوتا ہے شیطان کا تسلط اوسپر بہ نسبت اوروں کے زیادہ ہوا کرتا ہے جس طرح کہ حدیث میں آیا ہے

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنًا دوسری حدیث مین آیا ہے وَكُلُّ الزِّنَا شَرُّ الثَّلٰثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ اَبَوَيْهِ مین کہتا ہون عدم دخول ولد زانی جنت مین موقوف ہے عمل بد والا اگر عمل صالح ہے تو کوئی مانع دخول مذکور نہین ہے مطلق محمول ہے اسی مقید پر واللہ اعلم صراح مین کہا زنہ وروش گوش بد بقطع نے الاذن فیتر کت سلقاً زنیم زمزم وریکہ بفتوی محق شدہ باشد کہ زنیان بود انتہے پھر اسنے کہا کہ جسنے تو اوسپر انعام مال دنیا کا کیا اوسنے مقابلہ مین اس نعمت کے ہماری آیتون کا انکار کیا اور اون سے روگردان ہوا اور یہ زعم کیا کہ یہ کذب ہے اساطیر الاولین سے لیا گیا ہے کقولہ تعالی ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا وَبَنِينَ شُهُودًا وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ فَقَالَ إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ إِنْ هٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ پھر فرمایا ہم داغ دینگے اوسکی سونڈ پر ابن جریر نے کہا ہمنے اوسکا حال کہو کذا ظاہر کردینگے یہانتک کہ سب لوگ اوسکو پہچان لینگے کہ یہ کیا حال اوسکا مخفی نہ رہے جسطرح کہ داغ سونڈہ کا مخفی نہین رہتا ہے قتادہ نے کہا داغ خرطوم پر ایک عیب ہے جو جدا نہین ہوتا خصوصاً ناک کا داغ یہی قول سدی کا بھی ہے ابن عباس نے کہا وہ مقاتلہ کرے گا دن بدر کے اوسکو اس لڑائی مین ایک داغ تلوار کا لگیگا بعض نے کہا اہل نار کا سا داغ ہوگا یعنے دن قیامت کے روسیاہ ہوجائیگا بجاہی وجہ کے خرطوم فرمایا ابن جریر نے کہا کوئی اس سے مانع نہین ہے کہ یہ سب امور دنیا و آخرت مین جمع ہوجائین یہی قول منجملہ ہے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے بندہ لکھا جاتا ہے مومن حساب تک یعنے مومن حساب تک بندہ لکھا جاتا ہے پھر مرتا ہے اور امر اوسپر غصے ہوتا ہے اور کوئی بندہ لکھا جاتا ہے کافر حساب تک پھر حساب تک پھر مرتا ہے اور امر اوسکے راہنی ہوتا ہے اور جو شخص مرا اور وہ نماز نماز اور بلقدر نماز تہا تو علامت اوسکی دن قیامت کے یہ ہوئی ہے کہ اوسکا خرطوم یا ایک داغ دیتا ہے دونون حدیثون کو رواہ ابن ابی حاتم ف نخع انبیاء مین کہا ہے اسنے بابت قرمایا تو کہانہ ان جھٹلانے والون کا یعنے مشرکین روسا اور زعماء قریش کا جو اپنے باپ دادون کے دین کی طرف بلاتی مین اس مین تعریض ہے غیر کہ اطاعت کفار سے امر اوطاعت محمد و مدارات ہی کہ خلاف مضمر اظہار کرے جسطرح کہ فرمایا وہ چاہتے ہین کہ تو اوہان کرے تو وہ بھی یہی کرین اوہان کہتے ہین طمانیت و مسامحت و مدارات کو فراء نے کہا اگر تو نرم ہو تو وہ بھی تیرے ساتھ نرم پڑجائین یہی قول کلبی کا ہے یعنے اگر تو انکو

نہ چھوڑے تو وہ بھی تجھ کو نہ چھوڑیں ضحاک و سدی نے کہا یعنے اگر تو کفر کرے تو وہ اپنے کفر پر تمادی و مستمر ہیں سعید نے کہا اگر تو جھوٹ بولی تو وہ بھی جھوٹ بولیں قتادہ نے کہا یعنے اگر تو اس امر کو چھوڑ دے تو وہ بھی چھوڑ دیں حسن نے کہا اگر تو انکی مصانعت کرے اپنے دین میں تو وہ بھی تیرے ساتھ مصانعت کریں مجاہد نے کہا اگر تو انکی طرف جھکے تو وہ بھی تیری طرف مائل ہوں ابن قتیبہ نے کہا اگر تو ایک مدت تک عبادت انکے آلہہ کی کرے تو وہ بھی ایک مدت تک عبادت تیرے معبود کی کریں خلاف وہ ہے جو اکثر جھوٹی قسم کہاتا ہے جسکو حلاف کی عادت ہے اوسکو لیے یا آیت وسطی زجے کے کافی ہے مہین ماخوذ ہے مہانت سے یعنے کم عقل بے تمیز قتادہ نے کہا یعنے کمتاثمین یہی قول حسن کا بھی ہے بعض نے کہا مراد فاجر عاجز ہے کسینے کہا حقیر نزدیک خدا کے بعض نے کہا یعنے ذلیل کسی نے کہا یعنے رذیل ابو عثمان نہدی کہتے ہیں جب لوگوں نے یزید سے بیعت کی تو مروان نے کہا کہ یہ سنت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہے عبد الرحمان بن ابی بکر نے کہا سنت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نہیں ہے بلکہ سنت ہرقل ہے مروان نے کہا اسی شخص کے حق میں یہ آیت اوتری ہے وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنی کہا یہ آیت حق میں عبد الرحمان کے نہیں آئی ہے ولیکن تیرے باپ کے حق میں یہ آیت اوتری ہے وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ اخرجہ ابن مردویہ ہماز وہ ہے جو لوگوں کی غیبت کرتا ہے زید نے کہا ہماز وہ ہے جو اپنے بھای کی طرف آنکھہ سے اشارہ کرتا ہے بعض نے کہا ہماز عیب گو ہے کسینے کہا جو لوگوں کے منہ پر کہے وہ ہماز ہے اور جو پیٹھ پیچھے کہے لماز ہے یہی قول ہے ابو العالیہ و حسن و عطا بن ابی رباح کا مقاتل نے برعکس اسکے کہا ہے بعض نے کہا ہماز وہ ہے جو ہاتھ سے طرف لوگوں کے اشارہ کرے اور انکو مارے اور لماز وہ ہے جو زبان سے کہے بعض نے کہا ہمز لمز دونوں معنے ایک ہیں ہمزات الشیاطین سے مراد خطرات ہیں انسان کو دل میں ڈالتا ہے جو تخصص درمیان لوگوں کے فساد کرانیکو دوڑتا ہے وہ شار بنیم ہے ایک قسم کی بات دوسری قوم کے پاس جاکر کہنا بطور سعایت و فساد کے نمیمہ یعنے چغلخوری ہے مناع للخیر سے مراد بخل کرنا ہے مال میں کہ خرچ کی جگہہ میں نہ اوٹھاے یا وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں اور کنبے کو اسلام سے روکے حسن نے کہا یہ وہ شخص ہے جو اپنے اہل سے یہ کہے کہ جو کوئی تم میں دین اسلام میں داخل ہوگا میں کبھی اوسپر خرچہ نہ کرونگا اور نہ اوسکو نفقہ دونگا معتدی ہے یعنے ظلم میں حد سے آگے بڑہ گیا ہے اثیم یعنے کثیر الاثم ہے عتل ہے یعنے سخت خو بدزبان ہے یا باطل میں بڑا جھگڑالو ہے بعض نے کہا قاسی القلب ہے یا لوگوں کو امر مکروہ پر جاہل ہوتا ہے جعیر جس و ضرب یا فاحش لئیم ہے زنیم یعنے پسر خواندہ ہے یعنے بعد عیوب شرکا نہ مذکور کو ایک صفت یہ بھی رکھتا ہے

کو متعلق بالقوم ہے ماخوذ ہے زنیم سے جو بکری کے حلق میں لٹکتے یا زنم بمعنے ستمگار ہے یا وہ شخص جسکو گذند اوسکا ایک قوم میں پہچانا ہوا ہو کہیں کہ یہ برا آدمی ہے بعد بیت انجگہ یہ تہمت کی ہے نہ خارج میں نزول ان آیات کا حق میں اخنس کے ہوا ہے یا حق میں ولید بن مغیرہ کے جمہور اسی کے قائل ہیں بعض نے کہا حق میں ابوجہل بن ہشام کے یا حق میں اسود بن یغوث کے قالہ ابن عباس مدار اس زنیم کے جتلانے کا تمول صاحب اولاد ہونے پر تھا اساطیر سے مراد اکذوبہ ہیں یعنے لگے لوگوں کی جھوٹی کہانی سے خرطوم سے مراد ناک ہے کہ جب تک جیتا رہیگا یہ عار داغ کی ناک پر باقی رہیگی ابو عبید و ابو زید و مبرد نے کہا خرطوم ناک کو کہتے ہیں تخصیص ناک کی اسلیے ہے کہ اس جگہ پر داغ کا ہونا نہایت معیب و بدنما ہوتا ہے اور ناک کیجگہ سے مڈبون ہے ہجان و استہزا ہی ساتھ لیعنے کیونکہ خرطوم درندوں کی ناک کو کہتے ہیں اور غالب استعمال اس لفظ کا ہاتی اور سور کی ناک میں ہوتا ہے تمیم نے کہا خرطوم عبارت ہے سارے چہرے سے کل کو جز سے تعبیر کیا ہے لکن اول اولی ہے اوس لیعنے کی ناک دن بدر کو خمی ہوئی اور تمام عمر وہ داغ ناک پر باقی رہا زجاج نے کہا ہم اسکو آخرت میں ایک داغ دینگے جس سے وہ آگ میں پہچانا جائیگا انا بلوناھم کما بلونا اصحاب الجنۃ

اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ
نَآئِمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰرِمِيْنَ ۝ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ وَّ
غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝
قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَاَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا
خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

ہمنے اُن لوگوں کو جانچا ہے جیسے جانچا اوس باغ والوں کو جب اُنہوں نے قسم کھائی کہ اور سکا میوہ توڑینگے صبحکو اور انشاء اللہ نہ کہا پھر پھر کر گیا اوسپر کوئی پھیرے والا تیرے رب کیطرف سے اور وہ سوتے ہے پھر صبح تک ہوگیا جیسے ٹوٹ چکا پھر آپس میں پکارے صبح ہوئی کہ سویرے چلو اپنے کھیت پر اگر تمکو توڑنا ہے پھر چلے اور آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے کہ اندر نہ آنے پاوے اوس میں آج تمہارے پاس کوئی محتاج اور سویرے چلے لگے زور پر پھر جب اوسکو دیکھا بولے ہم راہ بھولے نہیں ہمارے قسمت پھوٹی بولا انمیں بیچ کا کہنے تمکو نہ کہا تھا کیوں نہیں پاکی بولتے اوسکی کہا

پاک ذات ہے ہمارے رب کی ہم ہی تقصیروار تھے پھر مُنہ کر کے ایک دوسرے کیطرف لگے اور لگے دینی بولی اے خرابی ہماری ہم تھے حد سے بڑھنے والے شاید ہمارا رب بدلے سمو اس سے بہتر ہم اپنے رب کے آرزو کرتے ہیں یوں آتی ہے آفت اور آخرت کی آفت سب سے بڑی اگر ان کو کچھ سمجھ ہوتی ف اوضع قرآن میں کہا ہے پانچ بھائی تھے انکا باپ چھوڑ مرا ایک باغ میوہ کا اوسکی پیدائش سے سارا گھر اسودہ تھا جب دن ٹھیرا تا میوہ توڑنا شہر کے فقیر جمع ہوتے سب کو کچھ کچھ دیتا اس برکت سے پیچھے میسور نے سمجھا کہ اتنا جو فقیر لیجاویں اپنے ہی کام آوے مشورہ کیا کہ سویرے توڑ گھر لے آئیں فقیر جاویں گے وہاں کچھ نہ پاویں گے اور ایسا یقین کیا کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا رات کو آگ لگی یا وا ڈھیری سب صاف ہو رہا پہلے اپنا سکان نہ پہچانا کہ کہیں اور جا نکلے پیچھے سمجھا کہ ہم بے نصیب ہیں اگر اللہ کو منظور ہے سمجھتے تو یہ نعمت فقیر سے دریغ نہ کرتے انتہی ابن کثیر کہتے ہیں یہ ایک مثل ہے جو اللہ نے واسطے کفار قریش کے بیان فرمائی بابت اُس رحمت عظیم اور نعمت جسیم کے جو انکو عطا کی تھی وہ مبعوث ہوا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا طرف اونکے اُنہوں نے مقابلہ اس نعمت رحمت کا یوں کیا کہ آپ کو جھٹلایا اور رد کیا اور لڑنے کو کھڑے ہوئے اللہ نے کہا ہمنے انکی آزمایش کی ہے ویسے ہی جیسے کہ اصحاب جنت کی کی تھی جنت سے مراد یہستان ہے جسمیں ہر طرح کے میوے اور پھل ہوں انہوں نے قسم کھائی تھی اور اللہ کا نام نہ لیا تھا اللہ نے انکی قسم توڑ دی راتوں رات اونکے باغ پر آفت آگئی وہ مثل صریم کے ہو گیا ابن عباس نے کہا ہے شب سیاہ کی طرح تو ربیع مسعدی نے کہا مانند اوس کھیت کے جسکو کاٹ کر زمین کیا ہوا اور بہو سا سا ہو گیا ہو حضرت ابن مسعود میں فرمایا ہے بیچو تم معاصی سے بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پھر اوسکے سبب سے اوس رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اوسکے لیے مہیا کیا گیا تھا پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ الخ رواہ ابن ابی حاتم یعنے وہ اپنے گناہ کی وجہ سے اوس اپنے باغ کی پیداوار سے محروم رہ گئے مجاہد نے کہا وہ کہیتی انکی انگور تھے جب تک وہ سخے ہیں قوت و شدت کی مجاہد نے کہا کہ اپنی کوشش پر چلچلا کر رہ گئے عضین بن شبی نے کہا مساکین برسدی نے کہا اونکے گاؤں کا نام حروتا لکن یہ بہت بعید ہے جب وہاں پہونچے دیکھا کہ وہ ساری تازگی اور بہار و کثرت ثمار مستحیل ہو کر خاک سیاہ ہو گئی کوئی چیز بھی لائق انتفاع باقی نہیں رہی پہلے تو یہ سمجھے کہ شاید ہم راہ بھول گئے ہیں قال ابن عباس وغیرہ پھر غور کیا یقین ہوا کہ نہیں یہ ہمارا ہی کھیت ہے تب اپنی محرومی قسمت پر افسوس کرنے لگے اوسط سے مراد خیر و اعدل ہے یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ و محمد بن کعب و ربیع بن انس و ضحاک و قتادہ کا مجاہد و سدی و ابن جریج نے کہا تسبیح سے مراد استثناء ہے سدی نے کہا اوس زمانے کا استثنا یعنی تسبیح تھی ابن جریر نے کہا استثنا

یہ ہر کہ ان شاء اللہ کہے یا مراد تسبیح سے فکر نعمت الٰہی بجالانا ہے لیکن پیچھے سے اقرار تسبیح کرنا بے سود ہوا اس لئے اعتراف کا کچھ نفع نہیں لہذا باہم ملامت کرنے لگے اور ایک کا جواب دوسرے کو یہی اقرار گناہ و عتراف خطا تھا کہنے لگا کہ میں نے زیادتی کی اور ہم حد سے بڑھ گئے ہمیں یعنی وطنیان ہوا اب ہم طرف اللہ کے رغبت کرتے ہیں یعنی اسکو قبول کرے یا آخرت میں بعض سلف نے کہا ہے کہ یہ لوگ اہل یمن میں سے تھے سعید بن جبیر نے کہا کہ ایک گاؤں تھا صنعان نام جو میل بر صنعا سے یہ وہاں کا قصہ ہے کسینے کہا اہل حبشہ تھے اونکا باپ اوس باغ کو انہی لیے چھوڑ مرا تھا اور وہ اہل کتاب تھے اونکا باپ بھی راہ پر چلتا تھا جو کچھ پیداوار ہوتی اوس میں سے بقدر حاجت اوسی باغ میں لگاتا اور ایک سال کا نفقہ عیال کے لیے رکھتا باقی صدقہ کر دیتا جب وہ مر گیا اور اسکی بیٹے اوس جائداد کی وارث ہوئے کہنے لگے ہمارا باپ احمق تھا کہ زیادہ بچا زیادہ فقیروں کو دیدیتا ہم اگر ندینگے تو ہمارے پاس بہت جمع ہو جائیگا جب یہ اوسنے عزم بالجزم کر لیا تو اللہ نے اونکو عقاب کیا اگرہ کا مال بھی برباد ہو گیا نہ اس المال باقی رہا اور نہ اوسکا فائدہ اور زیادہ اللہ نے سبب یہ لیا اور فرمایا کہ جو کوئی خلاف حکم خدا کرتا ہے اور اسکے دیے ہوئے مال میں بخل کرتا ہے اور اسکی نعمت کا شکر بجا نہیں لاتا اور مسکین کے حق کو روکتا ہے اور فقیر حاجتمند کو نہیں دیتا اور اللہ کی نعمت کو کفر سے بدلڈالتا ہے اور پھر اسیطرح کا عذاب آتا ہے یہ تو دنیا کا عذاب ہے اور جتنے سنا رہا عذاب آخرت کا وہ اس عذاب سے کہیں بڑھکر ہے حدیث علی بن حسین میں فرمایا ہے کہ رات کو میوہ مت توڑو اور نہ کھیتی کو درو کرو دذاہ البیہقی فتح البیان میں کہا ہے جنے آزمایا کفار مکہ کو سو برس تک سالی سے بسبب دعای حضرت کے یہانتک کہ اونہوں نے مردار اور استخوان کھانا پینے جنے اونکو اسلیے مال دیے تھے کہ وہ ہمارا شکر کرین نہ اسلیے کہ وہ اترائین لگے اور حضرت سے دشمنی کی تو جنے اونکو مبتلای جوع و قحط کر جبر طرح کہ باغ والوں کے ساتھ کیا تھا اونکی خبر انکے نزدیک مشہور تھی یہ باغ زمین یمن میں تھا دو فرسخ بر صنعا سے ایک کا جو اسکا حق ادا کرتا تھا صاحب اس باغ اوسکے اولاد کو ملا تو اونہوں نے براہ بخل لوگون کو اوسکی خیر سے محروم رکھا جنے کہا یہ قوم مفقیف تھے یمن میں رہتی اور مسلمان تھے باپ کیطرف سے اونکو باغ و کھیتی ملی تھی اونکا باپ جب باغ و کھیتی و نخیل کو قطع و درو کرتا تو مساکین کا حق دیتا اوسکے بیٹون نے کہا مال تھوڑا ہے اور عیال بہت ہیں ہم وہ کام نہیں کر سکتے جو ہمارا باپ کرتا تھا اور پختہ ارادہ کر لیا کہ مساکین کو اوسمیں سے کچھ نہ دین چنانچہ انجام اونکا وہ ہوا جو کہ اللہ نے بیان فرمایا حسن نے کہا وہ کافر تھے لیکن وہب نے کہا مسلمان تھے کلبی نے کہا وہ فرسخ بر صنعا سے تھے اللہ نے اونکی باغ کو جلا دیا یا یہ باغ حروان میں تھا بصاد مہملہ یہ لوگ قبل عیسے علیہ السلام سے زمانہ قلیل میں

تھے قَالَهُ الزَّرْقَانِيُّ وَالْفَرْهِيُّ وَالْبَيْضَاوِيُّ ابن عباس نے کہا صبحی تھے اونہوں نے قسم کہائی تھی کہ ہم وقت صبح قبل انتشار فقرا جاکر میوہ وغیرہ کاٹ لائینگے رات کو اسکی طرف سے اوس باغ پر بلا آئی یہ سوتے رہے باغ آگ سے بلکر خاک سیاہ ہوگیا قالہ المقاتل بعض نے کہا مراد طائف سے جبریل علیہ السلام ہین اونہون نے اوس باغ کو اکھیڑ کر پھینکدیا ابن عباس نے کہا مراد اللہ کا حکم ہے حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے تم بچنا فرمانی سے بندہ ایک گناہ کرتا ہے اوسکے سبب سے ایک باب علم کا بھول جاتا ہے پھر کوئی گناہ کرتا ہے تو رات کے قیام سے محروم رہتا ہے پھر کوئی گناہ کرتا ہے تو رزق سے بے نصیب ہو جاتا ہے جو اُسکے لیے مہیا تھا پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی اور فرمایا وہ محروم ہوئے خیر سے اپنے باغ کی سبب اپنے گناہون کے رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ اس آیت مین دلیل ہے اسبات پر کہ عزم پر انسان ماخوذ ہوتا ہے کیونکہ اُنکی عقوبت اسی عزم کی وجہ سے ہوئی تھی ابھی وہ کام بھی نہین کیا تھا و نظیرہ قولہ تعالٰی وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور صحیح مین آیا ہے کہ جب دو مسلمان تلوارین لیکر تو قاتل و مقتول دونون آگ مین جاتے ہین کہا اے رسول خدا قاتل تو قاتل تھا مقتول کا کیا حال ہے فرمایا وہ حریص تھا قتل پر اپنے صاحب کے یہ محمول ہے عزم مصمم پر اور جو امر دل مین بلا عزم کے گذرتا ہے اوسکی پکڑ نہین ہے قَالَهُ الْفَرْهِيُّ صریم نعت نخلہ مین کہ کہتے ہین مورج نے کہا صریم وہ ہے جس مین کوئی چیز نہین اوگنی حسن نے کہا صریم بمعنے مقطوع ہے یعنے اوس سے خیر منقطع ہوگئی حرث سے مراد اس جگہ شارو زرع و غنب و نخیل ہے حرد کے معنے ہین منع و غضب و قصد کے قتادہ و مقاتل و کلبی و حسن و مجاہد نے کہا اجگہ یہی قصد مراد ہے قتادہ و مجاہد نے کہا حرد اس جگہ بمعنی حسد ہے حسن نے کہا بخیر حاجت و فاقہ ہے بعض نے کہا بمعنے انفراد ہے یہی قول اصمعی کا بھی ہے اس لفظ کی تفسیر ان سب معانی کی تہ کی گئی ہے ازہری نے کہا حرد نام ہے اونکی قریے کا سدی نے کہا اونکی باغ کا اوسط سے مراد افضل و اشمل و خیر ہے یعنے اون مین جو شخص بہتر و دانا و عقلمند و خوش نفس تھا اوس نے کہا کہ مین نے پہلے ہی تم سے کہا تھا کہ تم نے تسبیح کیون نہ کی معلوم ہوا کہ اوسط نے کہا تھا کہ تم استثنا کرو لیکن اونہون نے اوسکا کہنا نہ مانا یعنے اب تسبیح سے استغفار ہے کہ تم اس عزم سے تائب ہو جاؤ پھر جب باغ کو برباد دیکھا تو ایک دوسرے کو اولہنا دینے لگے کسینے کہا تو ہی نے یہ رائے ہمکو دی تھی کسی نے کہا تو ہی نے ہمکو محتاج ہی سوڑ دایا تھا تیسرے نے کہا تو ہی نے ہمکو جمع مال مین رغبت دلائی تھی پھر ہر ایک نے اپنی طغیان کا اقرار کیا پھر کہا قریب ہے کہ اللہ اسکے بدل مین ہمکو بہتر اس سے دیگا تب ہم وہی کام کرینگے جو ہمارا باپ کرتا تھا جب اللہ کو پکارا اور زاری و خاکساری کی تو اللہ تعالٰی نے

اوسی رات مہتراس کے اُنکے باغ بدلدیا اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس باغ سوختہ کو یہاں سے اوکھیڑ کر غریبہ
سے جا اور وہان کا باغ لاکر اسجگہ رکھدے غرز مین نعیم مین تہا وہان ایک چشمہ ہے کہ جب اوسکا پانی سوکھ
جائیگا تو یہ علامت اُنکلنے دجال کی ہوگی ابن سعود کہتے ہین مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ جب اونہون نے اخلاص کیا اور
اللہ نے اُنکی صدق نیت پہچان لی تو اُنکو بدل مین اوس جنت کے حیوان نام باغ عطا کیا یعنے حیات افزا درختون
انگور لگتے برابر پھر کے ایک خوشہ ہوتا ابو خالد یمانی کہتے ہین مین اوس باغ مین گیا ایک ایک خوشہ اوسکا برابر
ایک مرد سیاہ کے دیکھا حسن نے کہا یہ کہنا باغ والون کا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ معلوم نہین کہ ایمان لاتا تہا اللہ پر
یا جسطرح کہ مشرک وقت پہونچنے سختی کے ایسی بات کہتے ہین اوسطرح پر اونہون نے کہا تہا کو یا حسن نے اون کے سخن مین
توقف کیا سیتہ قتادہ سے پوچہا تہا کہ اصحاب جنت اہل جنت تہے یا اہل نار کہا تو نے مجھے تعب کی تکلیف دی
اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ تائب ہوکر مخلص ہوگئے تہے حکاہ القشیری اللہ نے فرمایا یہ وہ عذاب ہے جسمین ہم
نے اُنکو اور اہل مکہ کو عذاب دنیا مین مبتلا کیا اور جو کوئی اونکے راہ پر چلے اوسکو بھی اسیطرح کا عذاب ہوگا اور
عذاب آخرت کا عذاب دنیا سے اشد و اعظم ہے اگر وہ جانین لیکن نہین جانتے اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ
فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ
اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ۝ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا
صٰدِقِیْنَ ۝ البتہ ڈر والون کو اپنے رب کے پاس باغ ہین نعمت کے کیا ہم کرین گے حکم بردارون کو برابر گنہگارون
کے کیا ہوا تم کو کیسی بات ٹہہرائی ہو کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس مین پڑہ لیتے ہو اوس مین ملتا ہے تم کو
جو پسند کر دکیا تم نے ہم سے قسمین لی ہین پوری قیامت کے دن تک پہونچی کہ تم کو ملیگا جو ٹہیراؤ گے بوجھ اُنکے
کون سا ان مین ذمہ لیتا ہے کیا اُنکے کوئی شریک ہین تو چاہیے لاوین اپنے شریک اگر وہ سچے ہین ف
اللہ تعالی نے جب اہل جنت و ذریہ کا ذکر کیا اور جو نعمت اُنکو بسبب عصیان خدائے عزوجل اور مخالفت امر الٰہی
کے پہونچی تہی بیان فرمائی تو اب ذکر اہل جنت اخروی کا کیا اور فرمایا کہ جو لوگ متقی ہین اور اللہ کی اطاعت کرتے
ہین اونکے لیے دار آخرت مین جنات نعیم ہین جو کہ نہ تباہ ہون اور نہ تمام ہو فرمایا مسلمین و مجرمین جزا مین
برابر نہونگے قسم ہے رب زمین و آسمان کی ہو فرمایا کیا تمہارے ہاتہ مین کوئی کتاب ہے جو آسمان سے اتری
ہے تم اوسکا تحفظ و تداول کرتے ہو اور وہ خلفاً عن سلف چلی آئی ہے اور متضمن ہے حکم موکد پر مطابق تمہارے

دعوی کے آثیان یعنے قسم سے مراد عہود و مواثیق موکدہ ہین سو کون شخص اوسکا متکفل ہے کیا اصنام و اندا اونکی شرکا ہین اجہادہ اپنے شرکا کو لائین اگر سچے ہین ف فتح البیان مین کہا ہے وسطر پر پہنچکر نیوالون کے کفر و معاصی سے نزدیک اون کے رب کے دار آخرت مین باغات ہین آرام کے ہر کدورت و نقص سے خالص نعیمت ولازوال سو کیا وہ مسلمین مثل مجرمین کے ہین یہ اسلیے کہا کہ وہ آپ کو مسلمانون سے افضل جانتے تہے کفار قریش کے صنادید تہے دنیا مین آپ کو نصیب سے خیال کرتے مال و منال کی وجہ سے اور مسلمانون کو بسبب قلت حظوظ دنیا کے حقیر فقیر سمجہتے جب قرآن کا سنتے کہ اللہ تعالی مسلمانون کو بہت کچہ عطا کرے گا تو کہتے کہ اگر ایسا ہی ہوا جیسا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زعم ہے تب بہی ہمارا اور ان مسلمانون کا حال ویسا ہی ہوگا جیسا کہ اس دنیا مین ہے اللہ نے اوپر رد کیا اور فرمایا کیا تم کمو اور اُن کو برابر کرین گے جس طرح کہ دوسری آیت مین فرمایا ہے لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ وَقَالَهُ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ یعنے مسلمان و کافر یکسان نہین ہین اور نہ بہشتی و دوزخی پہر فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس مین تم کو یہ بات لکہی ہوئی ملی ہے کہ مطیع مثل عاصی کے ہوتا ہے و مثل ہذا قولہ تعالی أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ یا تم نے کوئی عہد مضبوط اسے لیلیا ہے کہ وہ تم کو جنت مین داخل کرے گا اور اس عہد پر قسمین ہو چکی ہے بتلا دو کہ اس حکم کا جو خارج از صواب ہے کون ذمہ دار ہوا ہے کہ جو وہ ان مسلمانون کو دیگا وہی تم کو بہی ملے گا ابن کیسان نے کہا نعیم اس جگہ وہ ہے جو دعوی و حجت کے ساتھہ قائم ہو حسن نے کہا نعیم بمعنے رسول ہے یا کوئی سوا انکے اور شرکا ہین جو اس قول مین شریک ہوئے ہین اور یہی اونکا بہی مذہب ہے اس صدق دعوی پر گواہی دیتے ہین بعض نے کہا مراد شرکا سے اصنام ہین لیکن اول اولے و اظہر ہے یا یہ معنے ہین کہ کیا اونکے شرکا ہین جو انکو مثل مسلمانون کے کر دینگے اچہا نو وہ اپنے اون شرکا کو لے آئین اگر اپنے دعوے مین سچے ہین ہم کہتے ہین ادنی درجہ تقلید ہے یہ امر وسطے تعجیز کے فرمایا قاضی نے کہا اللہ تعالے نے ان آیتون مین تنبیہ کی ہے نفی پر اون سب امور کی جنکو وہ اپنے دعوی پر دلیل لاتے ہین عقل یا نقل یا وعد یا تقلید محض سے اور ہمکا بیان مرتب فرمایا وسطی تنبیہ کے مرتب نظر پر اور وسطی ترتیف امر بے اصل بے سند کے يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ

ف فتح البیان مین کہا ہے وسطر پر پہنچکر نیوالون کے کفر و معاصی سے نزدیک اون کے رب کے دار آخرت مین باغات ہین آرام کے ہر کدورت و نقص سے خالص نعیمت ولازوال

ع ابن کیسان نے کہا نعیم اس جگہ وہ ہے جو دعوی و حجت کے ساتھہ قائم ہو حسن نے کہا نعیم بمعنے رسول ہے

اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ
فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ جسدن کھولی جائیگی پنڈلی اور بلائی جائینگے سجدے کو بھر نہ کرسکینگے تو ہی ہین انکی آنکھیو
جھکی آتی ہے اوپر ذلت اور پہلے انکو بلاتے تہے سجدہ کو اور وہ چنگے تہے اب چھوڑدیا مجھکو اور جھٹلانے
والون کو اس بات کر کہ ہم سیڑھی سیڑھی اوتارینگے انکو جہان سے نہ جانینگے اور انکو ڈھیل دیتا ہون بیشک میرا
داؤ پکا ہے کیا تو مانگتا ہے ان سے کچھ تاوان سو اوپر چٹی بوجھ پڑتی ہے کیا انکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ
لکھ لاتے ہین ف موضح قرآن مین لکھا ہے کہ حشر کے دن ہر امت جسکو پوجتے تہے اوسکے ساتھ جاوینگی
مسلمان کھڑے رہجاوینگے پروردگار آویگا جس صورت مین نہ پہچانینگے فرمایگا مین تمہارا رب ہون میرے
ساتھ آؤ کہینگے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرمایگا کچھ اوسکا نشان جانتے ہو کہینگے
جانتے ہین پہر ظاہر ہوگا اون کی پہچان کے موافق اور پنڈلی کہولے گا تو سجدے مین گرینگے جو سچی
نیت سے سجدہ کرتا تہا اوسکی پیٹھ نہ مڑے گی اور الٹا کرے گا یہ ان کا اعتقاد توحید آزمانے کو کہ صورت
پوجنے سے ایسے بیزار ہین انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالے نے جب ذکر جنات نعیم کا واسطے متقین کے
کیا تو اب یہ بھی بیان فرمایا کہ یہ جنات نعیم کب اور کس دن انکو ملینگے سو وہ دن جس مین یہ امر واقع ہوگا
قیامت کا دن ہے جہان احوال و زلازل و بلایا و امتحان و امور عظام ہونگے حدیث ابوسعید خدری مین
فرمایا ہے کہولے گا رب ہمارا اپنی پنڈلی تب سجدہ کرے گا اوسکو ہر مرد و عورت ایماندار اور باقی رہجائیگا
وہ شخص جو سجدہ کرتا تہا دنیا مین دکہانے سنانیکو وہ سجدہ کرنے کو چاہیگا اوسکی پشت ایک طبق ہوجائیگی رواہ
البخاری یہ حدیث صحیحین مین کئی طرق و الفاظ سے آئی ہے اور ایک حدیث طویل مشہور ہے ابن عباس نے
کہا دن کشف ساق کا یوم کرب و شدت ہے ابن مسعود نے کہا کشف ساق سے مراد امر عظیم ہے مجاہد نے کہا
شدت امر ہے ابن عباس نے کہا یہ ایک بڑی سخت ساعت ہوگی دن قیامت کی دوسرا قول انکا یہ ہے
کہ مراد امر شدید فظیع ہے ہول قیامت کا اوسوقت کشف اسرار و ظہور اعمال ہوگا ابوموسی نے رفعاً کہا
ہے مراد کشف ساق سے نور عظیم ہے جسکے لیے سجدے مین گر پڑینگے رواہ ابن جریر و ابویعلے
وَفِيْهِ رَجُلٌ مُبْهَمٌ و آخرت مین انکے ابصار خاشع ہونگے اوپر ذلت چڑہی آتی ہوگی یہ عقوبت
نقیض الحالت کی ہے جو سجدہ دنیا مین تہے احرام ذکر سے دنیا مین جب ان کو سجدہ کرنے کے لیے بلایا جاتا
تو نہ اتے باوجود صحت و سلامت کے اب بیان یہ عقوبت ملی کہ آخرت مین وقت تجلی رب عزوجل کے جبکہ

مؤمنین سجدہ کرین گے کوئی کافر و منافق سجدہ نہ کرسکے گا ہر ایک کی پشت ایک طبق
ہو جائے گی وہ جب ارادہ سجدہ کا کرے گا پشت کے بل گر پڑیگا پس سجدے
کے بعد اللہ نے فرمایا کہ مجھکو اور اس حدیث یعنی قرآن کے مکذب کو چھوڑ دو یہ ایک سخت تہدید ہے کہ میں اول اسکی
ساتھ استدراج کرون گا اور اسکی بنی میں مدد دونگا اور مہلت میں رکھون گا یہ غالب صاحب اقتدار
کیطرح اوسکو پکڑ نونگا اور اسکو معلوم بھی نہ ہوگا بلکہ اوسکے اعتقاد میں یہ بات ہوگی کہ یہ اللہ کی طرف سے
میری بزرگی ہے حالانکہ نفس الامر میں اہانت ہی کما قال تعالی اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ
وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ وقال تعالی فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا
عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ اور اس
جگہ یہ کہا ہے وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ یعنے ہمنے اُنکو تاخیر و مہلت دی ہے یہ ہمارا کید ہے
ساتھ اون کے اور مکر ہے وہ ہمارا اوسنے اپنے کید کو تعین فرمایا یعنے عظیم جس میں اوس شخص کے حوالہ کے
حکم کی مخالفت کرتا ہے اور رسولون کا جھٹلانیوالا ہے اور معصیت پر جرأت کرتا ہے صحیحین میں رفعاً آیا ہے
کہ اللہ تعالی ظالم کو ڈھیل دیتا ہے یہانتک کہ جب اوسکو پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا پھر یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ
اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ پھر فرمایا کہ اے محمد تم انکو طرف اللہ
کے بلانے ہو بلا اجرت کے جسکو تم نہ ملکہ تکو امید ثواب کی ہو پس اللہ کے اور وہ تم کو جھٹلاتے ہین نرے اپنے
جہل و کفر و عناد سے ف فتح البیان میں کہا ہے واحدی نے کہا کہ کشف ساق نزد اکثر مفسرین کے شدت
امر و صعوبت خطب سے کنایہ ہے یہ محاورہ لغت عرب میں معروف ہے زمخشری کا قول بھی یہی ہے کسی نے کہا جہنم کی
ساق مکشوف ہوگی یا عرش کی یا یہ کنایہ ہی قرب سے یا ساق رب سے مراد نور رب ہے کہ وہ ظاہر ہوگا سفی نے کہا
دہان نہ کری کشف ہے اور نہ ساق لیکن یہ کنایہ ہے شدت و سختی سے اسلیے کہ لوگ جب مبتلائی شدت و سختی
ہوتے ہین تو کشف ساق کرتے ہین اور جس نے تشبیہ دی ہے سو بسبب ضیق عطن و قلت نظر کے علم بیان میں
دی ہے اگر یہی بات ہوتی جس طرح کہ مفسر نے زعم کیا ہے تو ساق کا بیچنا جانا ضرور تھا اسلیے کہ مفسر
کے نزدیک ساق معہود ہی تھے ابو ہریرہ نے کہا اللہ تعالی اپنی ساق کھولیگا یہی قول ابن مسعود کا ہی
ابن عباس نے کہا مراد کشف ساق سے امر عظیم ہے ابن مسعود نے کہا جب اللہ تعالے کشف ساق کرے گا
تو ہر مومن سجدے میں گر پڑے گا اور کافر کی پیٹھ سخت ہو جائیگی جیسے ایک تختہ ہی سنو کافی فرماتے ہین کہ اللہ

تعالیٰ نے ہم کو اس آیت کی تفسیر میں غنی کر دیا ہے بسبب اس حدیث کے جو رفعاً صحیح بخاری وغیرہ میں ابو سعید سے آئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ فَیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ وَّیَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِیَاءً وَّسُمْعَۃً فَیَذْھَبُ لِیَسْجُدَ فَیَعُوْدُ ظَھْرُہٗ طَبَقًا وَّاحِدًا الحدیث صحیحین میں کئی طریق و الفاظ سے آئی ہے بعض میں طول ہے اور ابو موسیٰ نے رفعاً کہا ہے یُؤْذَنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَئِذٍ لَہٗ بِسُجُوْدٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْیَعْلٰی وَابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ مَرْدُوْیَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ وَضَعَّفَہٗ اس سے کچھ تجسیم و تشبیہ لازم نہیں آتی ہے کیونکہ اللہ نے کہدیا ہے لیس کمثلہ شیٔ اور جب اسکی نہ آئی تو ہر عقل کی نہ باطل ہو گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے سامنے کسی کے قول و تفسیر کی کچھ حاجت نہیں شیوخ سلام نے اس لفظ کو اسکے ظاہر پر جاری رکھا ہے اور باطن معنے کا کشف نہیں کیا تاویل مذہب ہے متکلمین کا اور ایک نوع ہے تکذیب کے نسفی بیضاوی زمخشری یہ سب اہل کلام تھے شاہ ولی اللہ احمد دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں کیا خوب کہا ہے وَاسْتَطَالَ ھٰؤُلَاءِ الْحَاذِقُوْنَ عَلٰی مَعْشَرِ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَسَمَّوْھُمْ مُجَسِّمَۃً مُشَبِّھَۃً وَقَالُوْا ھُمُ الْمُسْتَرْذَلُوْنَ بِالْبَدِیْھَۃِ وَقَدْ وَضَحَ عَلَیْہِ وُضُوْحًا بَیِّنًا اَنَّ اسْتِطَالَتَھُمْ ھٰذِہٖ لَیْسَتْ لِشَیْءٍ وَّاَنَّھُمْ مُخْطِئُوْنَ فِیْ مَقَالَتِھِمْ وَاٰیَۃً وَدِرَایَۃً وَخَاطِئُوْنَ فِیْ طَعْنِھِمْ اَئِمَّۃَ الْھُدٰی انتہے واحدی نے کہا مفسرین کہتے ہیں ساری خلق اللہ کو ایک سجدہ کریگی فقط کفار و منافقین باقی رہجائیں گے وہ بھی چاہیں گے کہ سجدہ کریں لیکن نہ کر سکیں گے انکی پیٹھیں خشک ہو جائیں گی سجدہ کے لیے نرم نہ پڑیں گی ربیع بن انس نے کہا یا اسلیے کہ وہ دنیا میں اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے اور یہ بلانا طرف سجدہ کے واسطے امتحان ایمان کے ہوگا نہ بطور تکلیف کیونکہ آخرت تکلیف کا گھر نہیں ہے اذکی آنکھیں نوری ہونگی اور پیر طرف سے ذلت سوار ہوگی وہ دنیا میں سجدے کے لیے بلائے جاتے حالانکہ پہلے چنگے تھے مگر نہ آتے ابراہیم تیمی نے کہا یہ بلانا اذان و اقامت ہے تھا سعید بن جبیر نے کہا حی علی الفلاح سنتے جواب دیتے کعب احبار نے کہا یہ آیت نہیں اوتری ہے مگر فرض ہیں اذان لوگوں کے جو جماعات سے تخلف کرتے ہیں ابن عباس نے کہا یہ لوگ کفار ہیں دنیا میں بحالت امن بلائے جاتے تھے اور آج بلانا ان کا حالت خوف میں ہوگا دوسرا لفظ انکا یہ ہے اذان سنتے نماز کو نہ آتے اَخْرَجَہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ پھر اللہ نے حضرت کی تسلی فرمائی اور کہا محمد کو اور اس حدیث کی تکذیب کرنے والوں کو مجھ پر چھوڑ دے زجاج نے کہا یعنے تو اپنے دل کو اور اسکے ساتھ مشغول فکر رہ بلکہ اور سکو میرے حوالے کر میں کفیل ہوں تیرے امر کا حدیث سے مراد قرآن ہے قالہ السدی کسینے

کہا یوم القیمۃ پھر فرمایا کہ یہ استدراج ہے کیونکہ وہ اس کو انعام گمان کرتے تھے اور انجام کار میں فکر کرتے کہ بعد میں کیا معاملہ دیکھیں گے سفیان ثوری نے کہا ہم اوپر انعام کو پورا کرتے ہیں اور شکر کو بھلا دیتے ہیں جس سے کہا ہے سے لوگ استدراج میں ہیں اسلیے کہ اوس کے ساتھ احسان کیا گیا ہے اور بہت سے لوگ مفتون ہیں اسلیے کہ انکی تعریف ہوتی ہے اور بہت سے لوگ مغرور ہیں اسلیے کہ مستور ہیں استدراج کا مطلب یہ ہے کہ معاملہ ترک کر دیا جائے اور اصل معنے نقل کرنا ہے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور معنے کید و مکر کے استدراج کے یہ ہیں کہ اس کی راہ سے پکڑا جائے اللہ پاک کو کائد ماکر مستدرج نہیں کہہ سکتے الملا کے معنے ہیں امہال یعنے ڈھیل دینا متین سے مراد قوی شدید ہے جس سے کوئی شے فوت نہ ہو اللہ نے اپنے احسان کا نام کید و استدراج رکھا اسلیے کہ صورت میں کسی کے ہے باعتبار عاقبت کے اور اسکا وصف ساتھ ثابت کر کیا اسلیے کہ تسبب بلا کے ہے اور اسکا اثر نہایت قوی ہے پھر فرمایا کہ تو اون سے کوئی اجرت انپر اس کام کی نہیں مانگتا ہے کہ اوپر تاوان ثقیل ہو یا انکو علم غیب ہے کہ وہ لوح محفوظ سے اپنے مطلب کی حجتیں نقل کرتے اور لکھتے ہیں اور جو جانتے ہیں سو کہتے ہیں فاصبر

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ لَوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ

لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا

لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝

اب تو ٹھیرا راہ دیکھ اپنے رب کی اور مت ہو صبر مچھلی والا جب پکارا اور وہ غصے میں بھرا تھا اگر نہ سنبھالتا اسکو احسان سے رب کا تو پھینکا گیا ہی تہا چٹیل میدان میں الزام کہا کر پھر نواز اور سکو اوسکے رب نے پھر کر دیا اسکو نیکوں میں اور منکر تو لگے ہی ہیں کہ ڈگا دیں تجھکو اپنی نگاہوں سے جب سنتے ہیں سمجھ کی اور کہتے ہیں وہ باؤلا ہے اور یہ تو ہی سمجھ ہے سارے جہان والوں کو **ف** موضح قرآن میں فرمایا ہے یعنے اللہ کا حکم دیکھے تو بد دعا کر اور درپے جھٹلا کر نکہ حضرت یونس کی طرح حضرت نے فرمایا جو کوئی کہے کہ میں بہتر ہوں یونس سے وہ جھوٹا ہے کفار حضرت کو گھور گھور کر دیکھتے کہ ڈر کر چھوڑ دے ابن کثیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد تم اپنی قوم کی ایذا دہی پر اور انکی تم کو جھٹلانے پر صبر کرو اللہ تعالی جلد اوپر حکم کرے گا اور تمہارا انجام بخیر ہوگا دنیا و آخرت میں اسی طرح تمہارے اتباع کا اور تم ذوالنون کی طرح نہ ہو انکا نام یونس بن متی تہا علیہ السلام یہ اپنی قوم پر خفا ہو کر چلدیے ان کا قصہ کتاب اللہ میں آیا ہے کہ دریا پر سوار ہوئے مچھلی نے انکو لقمہ کر لیا اور ظلمات دریا کے اندر سمجھ گئی اونہوں نے وہاں رب کا تسبیح کرنا اٹھ کے لیے ساتب اوس ظلمات میں پکارا اور اٹھے لا الٰہ

اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اللہ پاک نے فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ اور فرمایا فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ معلوم ہوا کہ تسبیح ظلمات دنیا و آخرت و کربات اولیٰ و اخریٰ سے نجات بخش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اعتراف خطا پر بڑا رحم آتا ہے یَارَبِّ عَبْدُكَ هٰذَا یَبُوْءُ لَكَ بِاِثْمِهٖ فَاغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ابن عباس و مجاہد و سدی نے کہا مکظوم اسجگہ بمعنے مغموم ہے اور عطا خراسانی و ابو مالک نے کہا بمعنے مکروب ہے حدیث میں آیا ہے کہ جب یونس علیہ السلام نے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ الخ کہا تو کلمات اون کی زبان و دل سے نکلکر گرد عرش کے نالان ہوا ملائکہ نے کہا ای رب ایک آواز ضعیف معروف بلاد غریبہ کی ہے اللہ نے فرمایا تم اسکو نہیں پہچانتے کہا نہیں فرمایا یہ یونس ہے کہا ای رب یہ تیرا بندہ وہ ہے جسکا عمل صالح ہمیشہ آتا تھا اور اسکی دعا قبول ہوتی تھی فرمایا ہاں کہا افلا ترحم ما كَانَ یَعْمَلُهٗ فِی الرَّخَآءِ فَتُجِیْبُهٗ مِنَ الْبَلَآءِ یعنے تو اسکے عمل رخاء پر رحم فرما کر اسکو اس بلا سے نجات دی اللہ نے مچھلی کو حکم دیا اوس نے اسکو ایک چٹیل میدان میں اوگل دیا و لہذا اللہ نے فرمایا کہ ہم نے اوسکو قبول کر کے منجملہ صالحین کے کر دیا حدیث عبداللہ میں فرمایا ہے کسی کو نہیں ہونچتا کہ وہ یوں کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مراد و کا دینے سے حسد کرنا ہے سبب بغض کے اگر اسکی وقایت و حمایت نہ ہوتی اس آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ نظر بد لگتا حق ہے اور اسکی تاثیر اللہ کے حکم سے حق ہے یہ بات بہت سی حدیثوں میں بھی آئی ہے طرق کثیرہ متعددہ سے انس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے لَا رُقْیَةَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبُخَارِیُّ حدیث ابوذر میں فرمایا ہے اِنَّ الْعَیْنَ لَتُوْلِعُ الرَّجُلَ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَیَتَصَاعَدُ حَالِقًا ثُمَّ یَتَرَدّٰی مِنْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَاِسْنَادُهٗ غَرِیْبٌ وَّلَمْ یُخَرِّجُوْهُ حدیث عائشہ میں رخصت آیا ہے لَا بَاْسَ بِالْعَیْنِ حَقٌّ وَاَصْدَقُ الطِّیَرَةِ الْفَالُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاسْتَغْرَبَهٗ یہ حدیث ابوہریرہ کی بھی انہیں الفاظ سے آئی ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے کہا اَلْعَیْنُ حَقٌّ تَسْتَنْزِلُ الْحَالِقَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَهُوَ غَرِیْبٌ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا اَنْفَرَدَ بِهٖ مُسْلِمٌ دُوْنَ الْبُخَارِیِّ تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت حسن و حسین کو یہ تعویذ کرتے تھے اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّةٍ اور رسالتمآب ابراہیم اسحٰق و اسمٰعیل علیہم السلام کے لیے عوذہ کرتے اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَهْلُ السُّنَنِ قصہ اغتسال سہل بن حنیف کا

لفظ ہے ابن ماجہ میں آیا ہے وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ اَیْضًا حدیث ابوسعید میں آیا ہے کہ حضرت جبریل نے آپ کی نظر بد سے عوذہ کرتے جب معوذتین اوتعوذ تب سے انہیں کو لیا اور باسوا کو چھوڑ دیا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ میرا لفظ انکا یہ ہے کہ جبریل آئے اور کہا اے محمد تم بیمار ہو کہا ہاں کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ وَّعَیْنِ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَھْلُ السُّنَنِ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ہمارے رسول خدا نے کہا اے رسول خدا بنی جعفر کو نظر لگ جاتی ہے کیا میں انکے لیے رقیہ کراؤں فرمایا ہاں اگر کوئی شے قدر پر سبقت کرتی تو یہی نظر کرتی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالنَّسَائِیُّ عائشہ کو حکم دیا تھا کہ نظر کا منتر کرائیں رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الشَّیْخَانِ اَیْضًا عائشہ کا لفظ رفعایہ ہے اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ فَاِنَّ النَّفْسَ حَقٌّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ حدیث جابر بن عبداللہ میں فرمایا ہے اَکْثَرُ مَنْ یَّمُوْتُ مِنْ اُمَّتِیْ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ وَقَضَائِہٖ وَقَدَرِہٖ بِالْاَنْفُسِ رَوَاہُ الْبَزَّارُ بیشک اکثر لوگ اس امت کے بعد قضاء قدر کے اسی نظر بد سے مرتے ہیں دوسرا لفظ انکا رفعایہ ہے اَلْعَیْنُ حَقٌّ لَتُوْرِدُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ وَاِنَّ اَکْثَرَ ھَلَاکِ اُمَّتِیْ فِی الْعَیْنِ میرا لفظ یہ ہے قَدْ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْعَیْنُ فِی الْقَبْرِ وَتُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ رَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْحَرْبِیُّ وَھٰذَا اِسْنَادٌ رِجَالُہٗ کُلُّھُمْ ثِقَاتٌ وَلَمْ یُخَرِّجُوْہُ ابن عمرو کا لفظ یہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَلَاھَامَۃَ وَلَاصَفَرَ وَالْعَیْنُ حَقٌّ تَقْرِیْرِیہ اَحْمَدُ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جبریل آئے حضرت کو مغتم پنے مغموم پایا کہا کیا غم ہے جو میں تمہارے چہرے پر دیکھتا ہوں فرمایا حسن حسین کو نظر بد لگ گئی ہے کہا عین کی تصدیق کرو عین حق ہے تم نے انکو ان کلمات سے عوذہ نہ کیا وہ کیا کلمات ہیں کہا کہ اَللّٰھُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِیْمِ ذَا الْمَنِّ الْقَدِیْمِ ذَا الْوَجْہِ الْکَرِیْمِ لَکَ الْکَلِمَاتُ التَّامَّاتُ وَالدَّعَوَاتُ الْمُسْتَجَابَاتُ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْیُنِ الْاِنْسِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے وہ اوہٹ حضرت کے سامنے کھیلنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَوِّذُوْا اَنْفُسَکُمْ وَنِسَاءَکُمْ وَاَوْلَادَکُمْ بِھٰذَا التَّعْوِیْذِ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّتَعَوَّذَ الْمُتَعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِہٖ رَوَاہُ الْحَافِظُ ابْنُ عَسَاکِرَ ابن کثیر نے اس جگہ پر اور احادیث بھی باب چشم زخم کے لکھی ہیں بیان انکو محض کرکے لکھا گیا ہے ان احادیث سے ارقا واستر قا دونوں قولاً وفعلاً ثابت ہیں اس سے معلوم ہوا کہ رقیہ کچھ برخلاف توکل کے نہیں ہے بلکہ اوسکے کرنیکا حکم ہے اور قول فیصل اس مسئلہ میں یہی ہے کہ جس رقیہ میں کوئی لفظ موہم شرک وکفر نہ ہو اور وہ رقیہ عربی زبان میں ہو اور اوس کے استعمال

کرنیکا جواز احادیث سے ثابت ہو اجمالاً و تفصیلاً اور جو رقیہ ایسا ہی کہ خود قرآن و حدیث سے ثابت ہو اس مین کسی کا اختلاف نہین ہے جیسے معوذتین و رقیہ عین و نحوہما اور وہ رقی جو علما و مشائخ نے لکھے ہین اگر اُن مین کوئی مخالفت اس مقصود کتاب و سنت سے نہ ہو تو وہ بھی جائز العمل ہین اس باب مین رسالہ الدار والدواء بغایت نافع ہو ف فتح البیان مین کہا ہے تو صبر کر اپنے رب کے حکم پر جو کہ اوسکے علم سابق مین مقدر ہو چکا ہے مراد حکم سے اسکا مہلت کفار و تاخیر نصرت رسول مختار ہے یا تبلیغ رسالت کسی نے کہا یہ آیت منسوخ ہے یہ آیت سیف ہے فرمایا کہ تو غضب مضجر و عجلت مین اویس کیطرح نہ ہو جا کہ اون کیطرح تو بھی کسی بلا مین مبتلا ہو مکظوم سے مراد پُر ہونا ہے غیظ و کرب سے ماوردی نے کہا فرق دونون مین یہ ہے کہ غم دلمین ہوتا ہے اور کرب انفاس مین قصہ یونس علیہ السلام کا سورہ انبیا والصافات و سورہ یونس مین گذر چکا ہے بعض نے کہا مراد مکظوم سے محبوس ہے لیکن اول اولی ہے نعمت رب سے مراد توفیق توبہ ہے اللہ پاک نے اُنکی توبہ قبول کی ضحاک نے کہا نعمت نبوت تھی سعید بن جبیر نے کہا عبادت سالفہ تھی ابن زید نے کہا نداى لااله الا انت سبحانک الخ تھے ابن حجر نے کہا کان ثناکم ایاہی سے کیونکہ حمد مراد ہی عرا کہتے ہین ریگزار زمین کو جو گھاس درخت پہاڑ سے خالی ہو مذموم سے مراد قوم ہے جسکو گناہ پر ملامت کرین یا وہ شخص جو ہر خیر سے دور ہو یا بمعنے مذنب یا معاتب یا معاقب رازی نے کہا مذموم ہے گناہ کرنے پر اور یہ واقعہ قبل نبوت کا تھا مدلیل سباق آیہ کہ فاجتباہ ربہ الخ یہ ایک قول ہے مفسرین کا کہ وہ اُسوقت نبی نہ تھے پھر اللہ نے اُنکو پیغمبر کیا دوسرا قول یہ ہے کہ وہ پہلے ہی سے نبی تھے اور اجتبا کے یہ معنے ہین کہ وحی اُنسے منقطع ہو گئی تھی وہ پھر آنے لگی اللہ نے اُنکو صالحین مین کر لیا یعنے کاملین فی الصلاح مین اور گناہ سے بچا لیا اور نبوت کو پھیر دیا اور وہ دوبارہ اپنے نفس اور اپنے قوم مین نبی ہوئے اور اُنکی توبہ قبول کی اور بسبب اس صبر کے طرف ایک لاکھ نفر کے بھیجے گئے یا زیادہ تکفر ازلاق و زلق سے مراد اہلاک و اصراف رفقہ ہے یعنے ایسی نگاہون سے دیکھتے ہین کہ لگتا ہے کہ تجھے پچھاڑ دین اور تیری جگہہ سے تجھہ کو دگا دین یا مراد نظر لگانا ہے ایک قوم قریش کی جو اس کام مین مجرب تھی اوسنے نظر لگائی اگر اللہ پاک نے حضرت کو اوسکی چشم زخم سے بچا لیا کچھ اثر عین کا نہوا اسپر یہ آیت اوتری ماوردی نے کہا بنی اسد نظر لگاتے تھے اس مین دلیل ہے عین کی حق ہونے پر اسیطرح حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ العین حق یہ حدیث متفق علیہ ہے جماہیر علما نے ظاہر حدیث کو اخذ کیا ہے اور نظر بد کا لگ جانا حق بتایا ہے ایک گروہ اہل بدعت کا منکر ہے اسکی حقیقت کا سو وہ کسی شمار مین نہین ہے جبکہ احادیث صحیحہ مین ثبوت اسکا آچکا حسن نے کہا ہو

کر وَقِیَۃُ الْعَیْنِ هٰذِهِ الْاٰیَۃَ یعنے یہ آیت نظر بد کا منتر ہے اور سکو پڑہکر دم کرے اثر چشم زخم کا جاتا رہیگا ع
دان لیکا رنجو اندود فراز کنید ✤ ذکر سمرا داس عجمہ قرآن ہی وہ سنسنا قرآن کا سخت مکروہ کہتے تھے اور
حضرت کو دیوانہ کہتے تھے اللہ نے ادہر رد کیا اور فرمایا کہ یہ قرآن تذکرہ عالمین ہے اسکا پڑہنے والا سب لوگون سے
زیادہ عقل رکہتا ہے اور تحسین الرائے ہے کما قال سبحانہ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ یا ضمیر طرف حضرت کریم کی ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ایک یادگار ہین واسطے ساری جہان کے اور شرف ہین ان کے لیے ✤

سورۂ الحاقہ

یہ ۵۱ یا ۵۲ آیت ہے کے ہین اوتری قرطبی کے کما حکے قول ہین ابن عباس و ابن زبیر ہی اسی کے قائل ہین
ابو ہریرہ نے کہا حضرت اوسکو نماز فجر و نحو ہا مین پڑہتے رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَآقَّةُ ۝ مَا الْحَآقَّةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَاَمَّا
ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ
لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ
تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُوْلَ سبع
رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً
وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ وہ ثابت ہوچکی کیا ہے وہ ثابت ہوچکی اور تونے کیا بوجہا کہ کیا ہے وہ ثابت ہوچکی
یعنے قیامت جھٹلایا ثمود اور عاد نے اوس کھڑکی والے کو سو وہ جو ثمود تہے سو کہپائے گئے ادہجال سے
یعنے بہونچال سے اور وہ جو عاد تہے سو کہپائے گئے ٹھنڈی سنسناتی کی ہوا سے ہاتہون سر نکلا تی یعنے فرشتون
کی تعین کی اونپر سات رات آٹھ دن کمتی پہر تو دیکہے لوگ اون مین بچھڑ گئے جیسے وہ ڈہنڈ مین کہجور کے
کہوکہلے پہر تو دیکہتا ہے کوئی اونکا بچ رہا اور آیا فرعون اور جو اوس سے پہلے تہے اور اولٹی بستیان
تقصیر کرتی پہر حکم نہ مانا اپنے رب کے رسول کا پہر پکڑی اونکو پکڑ دم چڑہتے ہمنے جسوقت پانی اوبلا دیا تمکو
بہتی ناؤ مین تاکہین اوسکو تمہاری یادگاری کو اور سینتنے اوسکو کان سینتنے والا ف ابن کثیر
کہتے ہین کہ حاقہ نام ہے قیامت کا کیونکہ وعد و وعید کا متحقق ہوگا ولہذا اللہ نے اوسکو ایک امر عظیم
ٹہیرایا ہے اور کہا ہے کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ پہر اللہ نے امم مکذبین کے ہلاک کرنیکا ذکر کیا قتادہ نے کہا

مراد طاغیہ صیحہ ہے یعنے ایک ایسی چنگھاڑ ہوئی جس نے اون کو بیحرکت کر دیا اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے بعض نے کہا مراد طاغیہ سے زلزلہ ہے مجاہد نے کہا طاغیہ ذنوب ہین ربیع و ابن زید نے کہا مراد طغیان ہے کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا سدی نے کہا یہ عبارت ہے عقر ناقہ سے ربیع صرصر سے مراد ٹھنڈی ہوا ہے قتادہ وسدی و ربیع و ثوری نے کہا تیز ہوا مراد ہے قتادہ نے کہا اس ہوا نے انکے دل اوکھاڑ دیے ضحاک نے کہا وہ ہوا اون پر بے رحمت برکت ہوکر چلی اور بحساب چلی سات رات آٹھ دن تک اون پر مسلط رہی حسن سے مراد یہ ہے کہ پوری ہوا لگاتار چلی یہی قول ہے ابن مسعود و ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و ثوری وغیرہم کا عکرمہ و ربیع نے کہا وہ اونپر شوم تھی لقولہ تعالے فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ ربیع نے کہا حسبہ ہے اور کسینے کہا بدہ ہے شروع ہوئی اسی کو لوگ اعجاز کہتے ہین گویا یہ نام اس آیت سے اخذ کیا ہے کَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ اسلیے کہ وہ عجز شتا مین ہوتی ہے یعنے آخر موسم سرما مین اور اون دنون کو ایام عجز کہتے ہین کیونکہ ایک عجوز یعنے بڑھیا قوم عاد کی ایک زنخانہ مین جا گھسی تھی ہوا نے اوسکو آٹھوین دن قتل کیا حَسْمًا الْبَغَوِیُّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ابن عباس نے کہا خاویہ بمعنے خربہ ہے یعنے ویرانہ کسینے کہا یعنے پرانا ہوا ایک ایک کو اٹھا کر زمین پر دے مارتے وہ مردہ ہوکر سر کے بل گر پڑتا اور کھوپڑی پھٹ جاتی اور جثہ مثل تنہ درخت کھجور کے بغیر اغصان پڑا رہتا صحیحین مین رفعاً آیا ہے نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے اسہ نے عاد پر ہوا کو جس سے کہ وہ ہلاک ہوئی نہین کھولا مگر برابر جائے خاتم کے اوسکا گذر اہل بادیہ پر ہوا اوس نے اُنکو اور اون کے مویشی کو دوا موال کو درمیان آسمان و زمین کو اوٹھا لیا شہر الرون نے جب یہ اس ہوا بار بردار دیکھا کہا کہ هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا یعنے یہ ایک بادل ہے یہ ہمکو پانی دیگا ہوا نے اہل بادیہ کو موع اونکے مویشی کے اہل شہر پر گرا دیا مجاہد نے کہا ہوا کے دو پر اور ایک دم ہے اسنے کہا بھلا تو دیکھتا ہے کہ اون مین سے کوئی بھی باقی رہا بلکہ جو لوگ اون کی طرف منسوب تھے وہ بھی از اول تا آخر فنا ہوگئے اور اسنے اُنکے لیے کوئی خلف نہ رکھا پھر فرعون اور کفار قبط کا ذکر کیا اور اولئی بستیون کی یاد دلائی ان امتون نے اپنے رسولون کی تکذیب کی تھی ربیع نے کہا خاطئہ سے مراد معصیت ہے مجاہد نے کہا مراد خطایا ہین ولہذا یہ فرمایا کہ اونہون نے اپنے رسولون کی نافرمانی کی یہ ایک جنس ہے یعنے ہر امت نے اپنے رسولون کو جھٹلایا سبھون نے تو یہ کام کیا قال تعالے كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ اور جس نے ایک رسول کو جھٹلایا اوسنے گویا سب رسل کی تکذیب کی کما قال تعالے كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِيْنَ كَذَّبَتْ

کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ حالانکہ سراسر ایک ہی رسول آیا تھا ولہذا اس جگہہ یون کہا فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّہِمْ رابیہ سے مراد اخذ عظیم شدید الیم ہے سدی نے کہا یعنے مہلک طغیان سے مراد زیادتی ہے پانی کی حد سے بحکم خدا اور اونچا ہوجانا مقدار معہود پر ابن عباس نے کہا مراد کثرت آب ہے یہ طغیان بسبب بددعای نوح علیہ السلام کے اُنکی قوم پر ہوا تھا جبکہ قوم نے اونکی تکذیب و مخالفت کرکے غیر اللہ کی عبادت اختیار کرلی تب اللہ نے نوح کی دعا سن لی اور ساری زمین مین طوفان ہوگیا کوئی فرد بشر باقی نہ رہا مگر جو کہ اون کے ہمراہ کشتی مین تھا اب سارے آدمی دنیا بھر کے سلالہ و ذریت نوح علیہ السلام کے ہین علی مرتضے کہتے ہین ہر قطرہ ایک ہاتھ سے ہاتھ پر فرشتے کے اوترا تھا جب نوح علیہ السلام کا دن آیا تو خود پانی کو حکم ہوا نہ خزانہ داروں کو وہ پانی خزان پر بھی بڑہ گیا یہی مراد ہے طغیان آب سے اسی طرح کبھی ہوا نہین چلی مگر اندازہ سے ہاتھہ پر فرشتے کے جب دن عاد کا آیا تو خود ہوا کو حکم ہوگیا خزان دہری رہی ہوا نکل پڑی یہی مراد ہے عاتیہ سے کہ اوس نے اپنے خزانچیون پر سرکشی کی ولہذا اسنے لوگون پر سنت رکھی کہ ہم نے تمکو وقت طغیان آب کے کشتی پر علی وجہ الماء لا دلیا تاکہ یہ امر تمہارے لیے ایک یادگار رہے یعنے جنس کشتی کو باقی رکھا کہ اوسپر تم دریای تیار پر سوار ہوتے ہو کما قال وَحَمَلْنٰکُمْ فِی الْفُلْکِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُہُوْرِہٖ ثُمَّ تَذْکُرُوْا نِعْمَۃَ رَبِّکُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْہِ وَقَالَ تَعَالٰی وَاٰیَۃٌ لَّہُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَہُمْ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ وَخَلَقْنَا لَہُمْ مِّنْ مِّثْلِہٖ مَا یَرْکَبُوْنَ قتادہ نے کہا ہے کہ اسنے سفینہ نوح کو یہانتک باقی رکھا کہ اسی امت کے اوائل نے پایا لیکن قول اول اظہر ہے ولہذا فرمایا کہ یاد رکھین اس نعمت کو گوش شنوا ابن عباس نے کہا واعیہ سے مراد حافظہ سامعہ ہے قتادہ نے کہا واعیہ وہ کان ہے جس نے اللہ کے بات اوسکی کتاب مین سُنکر سمجھ بوجھہ لی ضحاک نے کہا یہ وہ شخص ہے جو سمع صحیح و عقل رجیح رکھتا ہے اور یہ عام ہے حق مین ہر سمجھنے والے یاد رکھنے والے کے محمل کہنے مین جب یہ آیت اوتری وَتَعِیَہَآ اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے سوال کیا کہ علی کا کان ایسا ہی کردے تب سے علی کہتے تھے کہ مینے کوئی شے حضرت سے سُنکر پھر کبھی فراموش نہین کی روایہ ابن ابی حاتم و ابن جریر وَھُوَ حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ مُعْضَلٌ بریدہ اسلمی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے علی سے کہا اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اُدْنِیَکَ وَلَا اُقْصِیَکَ وَاَنْ اُعَلِّمَکَ وَاَنْ تَعِیَ وَحَقٌّ لَّکَ اَنْ تَعِیَ پھر یہ آیت تلاوت کی رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر یعنے مجھکو حکم ہوا ہے کہ مین تجھہ کو نزدیک کرون دور نہ رکھون اور تجھہ کو سکھاؤن اور تو یاد کرے اور تجھے یہی چاہیے کہ تو یاد رکھے ف

فتح البیان مین کہا ہے کہ حاقۃ قیامت ہے اسلیے کہ اوس مین تحقق امر کا ہوگا اور خود وہ بھی اپنے نفس مین متحقق ہوگی بغیر شک و شبہ قالہ الطبری و واحدی نے کہا یہ قول مین جمیع مفسرین کے قیامت ہے اور یہ صادق واجب الصدق ہے اور سارے احکام قیامت کے سچے اور واجب الوقوع والوجود مین کسائی و سورج نے کہا حاقۃ یوم الحق ہے یہ نام اسلیے ہوا کہ ہر انسان اوس مین جقیق یعنے لائق اسکے ہوگا کہ اپنے عمل کی جزا پائے یا وہ دن ایک قوم کے لیے احقاق ثابت اور ایک قوم کے لیے احقاق جنت کریگا اللہ نے فرمایا کہ یہ کوئی نہین بتا سکتا کہ وہ کیا ہے یعنے تو اوسکو جب تک کہ اوسکی احوال کا مشاہدہ نکریگا نہین جان سکتا ہے گویا کہ وہ دائرہ علم مخلوقین سے باہر ہے کسی ایک کی دریت وہان تک نہین پہونچ سکتی ہے اور حضرت اگرچہ عالم بالقیامت تھے لیکن اوس کی کنہ و صفت کا علم نہ تھا **ف** یحیے بن سلام نے کہا قرآن مین جہان کہین ما ادراک آیا ہے اوسکے بعد اوسنے حضرت کو جتا دیا سکھا دیا اور جس کسی جگہ وما یدریک آیا ہے اوس کی خبر حضرت کو نہین دی سفیان بن عیینہ کہتے ہین قرآن مین جس جگہ وما ادراک کہا ہے حضرت کو اوسکی خبر دی گئی ہے اور جس جگہ وما یدریک فرمایا ہے اوسکی خبر نہین دیگئی ذکرہ الخطیب قارعہ سے مراد قیامت ہے اسلیے کہ وہ دلون کو اپنی شدت اہوال سے ٹھونکتی ہے اور سیاہ خوف و فزع موثر ہوتی ہے مبرد نے کہا مراد قارعہ سے قرآن ہے جو انبیا علیہم السلام پر دنیا مین اوترا اور پیغمبر اپنی امتون کو اوس سے ڈراتے تھے اور وہ پیغمبرون کو جھٹلاتے تھے یا قارعہ ناخوندہ ہے قرعہ سے اسلیے کہ کچھ اقوام کی رافع اور کچھ اقوام کی حط کرنے والی ہے ثمود حضرت صالح کی قوم تھی انکے گھر بار حجر مین تھے درمیان حجاز و شام کے ابن اسحاق نے کہا یہ وادی قری تھا مقصود ذکر کرنے سے ان قصص کے زجر کرنا اس امت کا ہے انکی اقتدا کرنے سے معاصی مین تاکہ جو بلا اون پر اوترے کہین وہ اون پر نازل نہو طاغیہ کہتے ہین اوس صیحہ کو جو حد سے متجاوز ہو یہ جبریل علیہ السلام کا صیحہ تھا کسیتے کہا مراد طاغیہ سے رجفہ یعنے بھونچال ہے یا وہ فرقہ جس نے ناقے کی کونچین کاٹی تھین کیونکہ انکے سبب سے ثمود ہلاک ہوئے ابن زید نے کہا طاغیہ عاقر ناقہ ہے وہ ایک شخص تھا جس کے سبب سے بسبب عناد کے ساری قوم برباد ہوئی رہے عاد وہ قوم ہود علیہ السلام تھے اون کے منازل احقاف مین تھے یہ ایک ریگستان تھا درمیان عمان و حضرموت کے یمن مین اونکی شہر قریش سے قریب تر تھی امد و عظ قریب اکبر ہوتا ہے اور اہلاک اونکا صیحہ سے بسبب ہے ساتھہ نفخ صور کے یہ لوگ باد و برد سے ہلاک ہوئے صرصر کہتے ہین سخت سرد ہوا کو یا سخت آواز ہوا کو مجاہد نے کہا صرصر باد گرم کو کہتے ہین یعنے لو اوسکو عاتیہ فرمایا کیونکہ وہ طاعت خزان سے باہر نکل گئی اور وہ اوسکے بسبب

شدت ہبوب کی روک نہ سکے یا اوسنے عاد پر سرکشی کی کہ وہ اوسکو پھیر نہ سکے بلکہ اوسی نے انکو ہلاک کر ڈالا ابن عباس نے کہا عاتیہ بمعنے غالبہ ہے علی سے ہی اسطرح مروی ہے یہ ہوا اونپر سات رات آٹھ دن مسلط رہی اس مین روح اوس شخص پر نہ نے یہ کہا کہ سبب کا اتصال کو اکب تبا اور نے ذکر تسخیر فرما کر اس نزع کا رد کر دیا اور بتا دیا کہ یہ اوسکی قضا و قدر سے ہوا نہ اتصال کواکب سے حسوم کے معنے ہین شوم و نحس یا پے در پے سائی سے چلنا کسی نے کہا ابتدا اس ہوا کے اتوار سے ہوئی اور کسینے کہا جمعہ سے اور کسی نے کہا صبح چہار شنبہ سے دوسری چہار شنبہ تک یہ مہینا کامل تھا حسوم سے مراد موتی ہین اور ایسے ہو گئے جیسے کہ ڈھنڈ کھجور کے کہ وہ کھلی یعنے اصول نخل بلا رؤس ساقط یا بالی یا خالی بلا جوف ہوا اون کی نمڑ سے داخل ہوتی جو کہ اون کے جوف مین ہوتا اوسکو دیر کی راہ سے نکالدیتے جب آٹھوین دن وہ مر گئے تو ہوا نے اونکا کر دریا مین ڈالدیا قصہ قوم صالح و قوم ہود علیہما السلام کا قرآن پاک مین کئی جگہہ آیا ہے ہمارے شیخ الشیوخ امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی روح اولاد ہود علیہ السلام مین سے بدر طالع مین اسکی صراحت کی ہے مرزقبلہ سے مراد قرون خالیہ و امم ماضیہ ہین موتفکات سے مراد قریات قوم لوط علیہ السلام ہین یہ پانچ گاؤن تھے صنعہ و صعرہ و عمر و دوما و سندوم سب مین بڑا قصبہ یہی سندوم تھا قال القرطبی معنے موتفکات کے منقلبات ہین جبریل علیہ السلام نے اونکو اوٹھا کر اپنے پروں پر کہکر آسمان کے قریب لے جا کر پلٹ مارا خاطئہ سے مراد شرک و معصیت ہے رسول سے مراد ہر امت کا رسول ہے یا موسی علیہ السلام یا لوط اسلیے کہ قریب آپ ہی کے معنے ہین ماضیہ آئندہ یعنے اور امم کے نسبت انکو سخت پکڑا قَالَ الزَّجَّاجُ مجاہد نے کہا رابیہ بمعنے شدیدہ ہے طغیان سے مراد یہ ہے کہ پانی اعلی کوہ و دنیا پر پندرہ گز اونچا ہو گیا یہ واقعہ ہے زمانہ نوح علیہ السلام کا اون کی قوم نے کفر پر اصرار کیا تکذیب کے بدلے طغیان ہے پانی کا خزان آب پر کہ اونکے قابو سے باہر ہو گیا وہ اوسکو روک نہ سکے قَالَهُ عَلِيٌّ حاریہ سے مراد ناؤ ہے یعنے ہمنے تم کو اصلاب آبا مین کشتی پر لاد دیا مراد سفینہ نوح ہے اسلیے کہ وہ پانی مین ہماری تہا سب سے پہلے انہین نے ناؤ بنائی جبریل معلم صنعت ہوے صد طائر کی ہیئت پر اوسکو طیار کیا تا کہ جو چیز پانی پر چلے وہ مقارب اوس چیز کے ہو جو ہوا پر چلے مقصود ذکر سے ان قصون کے یاد دلانا اونکے عذاب کا ہے تا کہ یاست اون امم کی چال پر نہ چلے اور رسول کی نافرمانی نہ کرے اور عبرت و موعظت پکڑے اور اسمہ تعالی کی قدرت عظیم و صنع بدیع پر استدلال کرے یا یہ فعل کہ مومنین کو بچا دیا اور کفار کو ڈبا دیا تذکرہ ہے واسطے تمہارے یا یہ سفینہ محمدی کو اس امت کے اوائل نے پایا ہے یادگار رہے ابن جریج نے کہا الواح اور سفینہ

کے کوہ جودی پر اب تک باقی ہے یا سلیے کہ یاد رکھنے والا کان اس ماجرے کو یاد رکھے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ
نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝
وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ
ثَمٰنِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ پھر جب پہونکی جائیگی ایک پھونک اسے
اٹھائی زمین اور پہاڑ پھر پیسے جائینگے جائینگے پھر اوس دن ہوگا پڑنے والے اور پھٹ جاوے آسمان
پھر وہ اوسدن بکمزور ہے اور فرشتے ہونگے اوسکے کناروں پر اور اٹھا رہے ہونگے تخت تیرے رب کا اپنے اوپر اوس
دن آٹھ شخص اوسدن سامنے جاؤگے چھپے نہ رہیگا تم میں کوئی چھپنے والا موضح قرآن میں کہا ہے اب عرش
چار کے کندھے پر ہے چار اوسدن اور لگینگے ف ابن کثیر کہتے ہیں اللہ تعالے خبر دیتا ہے احوال یوم
القیامۃ سے کہ پہلے نفخہ فزع ہوگا اوسکے پیچھے نفخہ صعق جس سے سارے آسمان و زمین والے بیہوش ہوجائینگے
مگر جسکو اللہ چاہے پھر بعد اوسکے نفخہ قیام ہوگا سب لوگ رب العالمین کے لیے اوٹھ کھڑے ہونگے اور
بعث و نشور ہوگا اس آیت میں اسی نفخہ اخیرہ کا ذکر ہے اور اسکو نفخہ واحدہ فرمایا ہے اسلیے کہ اسکا
حکم مخالف و ممنوع و محتاج تکرار و تاکید نہیں ہوتا ہے ربیع نے کہا یہ پہلا نفخہ ہے لیکن ظاہر وہی ہے جو ہم
نے کہا ولہذا اس جگہ ذکر زمین و پہاڑوں کو اوٹھا کر ایک بار کو پیسنے کا کیا ہے یعنے مثل ادیم عکاظی
کے برابر کردیے جائینگے اور زمین بدل دیجائیگی اوسدن واقعہ ہوپڑے گا علی نے کہا آسمان کمکشاں سے
پھٹ پڑیگا یعنے قیامت قائم ہوگی اور آسمان پھٹ کر کمزور ہوجائیگا ابن جریج نے کہا یہ مثل اس آیت کے ہے
وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ابن عباس نے کہا آسمان دریدہ و پریدہ ہوجائیگا اور عرش اوسکے
مقابلہ میں ہوگا اور فرشتے آسمان کے کنارہ پر ہونگے ضحاک نے کہا اطراف فلک پر حسن بصری نے کہا
ابواب سماء پر ربیع بن انس نے کہا آسمان ممتد ہوجائیگا آسمان والے زمین والوں کو دیکھینگے اور عرش کو
آٹھ فرشتے اوٹھائے ہوئے ہونگے مراد اس عرش سے یا تو عرش عظیم ہے یا وہ عرش جو دن قیامت کو واسطے
فصل قضا کے زمین پر کہا جائیگا واللہ اعلم حدیث عباس بن عبد المطلب میں ذکر حاملان عرش کا یوں آیا ہے
کہ وہ آٹھ بز کوہی ہونگے ابن عمرو نے کہا ہے حملہ عرش آٹھ ہیں ہر ایک کے گوش چشم سے آخر چشم تک سو
برس کا فاصلہ ہے حدیث جابر میں فرمایا ہے مجھکو اذن ہوا ہے کہ میں تم کو ایک فرشتے کی حاملان عرش
سے خبر دوں بعد درمیان اسکے کان کی لو سے گردن تک اتنا ہے کہ سات سو برس تک ایک پرندہ

اور کھولا جاوے
آسمان تو ہو جاویں
دروازے ۱۲

اور روایت کیا ہے اس کو ابن ابی حاتم نے اور کہا ہے یہ اسناد جید ہے رجالہ کلھم ثقات اور روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد فی کتاب السنۃ اور لفظ اسکے یہ ہیں کہ حدیث بیان کی مجھ سے احمد بن حنبل نے عن ملک من ملائکۃ اللہ تعالیٰ من حملۃ العرش ان ما بین شحمۃ اذنہ الی عاتقہ مسیرۃ سبع مائۃ عام سعید بن جبیر نے کہا ہے حملہ عرش ثمانیہ صفوف ہیں ملائکہ کے یہی قول شعبی و عکرمہ و ضحاک و ابن جریر و سدی و ابن عباس کا بھی ہے کہ وہ صفوف خشتگانہ ہیں دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ کروبیین آٹھ جزء ہیں ہر جزء ان میں کا بہ عدد انس جن و شیاطین و ملائکہ ہے پھر فرمایا کہ جس دن تمہارا اسامنا ہوگا کوئی بات اللہ پر تمہاری مخفی نہ رہیگی کیونکہ اللہ عالم سر و نجوی ہے سارے خواطر و سرائر و ضمائر کو جانتا ہے عرین خطاب کیتے ہے تم حساب لو اپنے نفس کا پہلے اس سے کہ تمہارا حساب لیا جائے اور تولو اپنی جانوں کو قبل اسکے کہ وہ تولے جائیں کہ یہ کل کے دن حساب میں تمپر اخف ہوگا تم آج ہی اپنا حساب کرلو اور واسطے عرض کے مزین ہو جاؤ ؎

نامۂ کان جشر خواہے داد ہم در نیجا سواد باید کرد

حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہے لوگ دن قیامت کے تین بار پیش کیے جائیں گے دربار میں جدال و معذرت ہوگی تیسری بار میں نامہ اعمال اوڑ کر ہاتھوں میں آئیں گے کوئی داہنے ہاتھ سے لیگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں رواہ احمد و رواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ عبد اللہ نے بھی اسی کے قریب قریب کہا ہے فتح البیان میں کہا ہے عطا نے کہا مراد نفخ صور سے پہلا نفخہ اولیٰ ہے قاضی و مخشری بھی اسی کے قائل ہیں اس نفخہ سے سارا جہان ویران ہو جائیگا کلبی و مقاتل نے کہا مراد نفخہ اخیرہ ہے زمین و پہاڑ مجرد قدرت الٰہیہ سے یا بتوسط زلزلہ یا بذریعہ بجلی یا صاعقہ یا بواسطہ ملائکہ اپنے اپنے جگہ سے اوٹھا لیے جائیں گے یہ رفع بعد لوگوں کے نکلنے کے قبروں سے ہوگا پہاڑ انکو یکبارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دینگے کوئی شے انکے احزار میں سے دوسری جزء سے تمیز نہ ہوگی ایک برابر چٹیل میدان ہو جائیگا جہاں کچھ اونچا نیچا نہ ہوگا ابی بن کعب نے کہا جو کفار پر غبار ہو جائیگا نہ وجوہ مومنین پر ذلک قولہ وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترہقہا قترۃ اور سن قیامت واقع ہوگی اور آسمان پھٹ جائیگا اور فرشتے آسمان کے اوتر پڑینگے آسمان سست و ڈھیلا پڑ جائیگا ساقط القوۃ ہوگا یعنے ہوا سے قیامت کو حالانکہ پہلے بہت محکم تھا ابن عباس نے کہا ساقط و سست ہو جائے گا جیسے روئی دھنی ہوئی ملائکہ اوسکی اطراف و جوانب کے کھڑے ہونگے جو اسکے قطع ہونگی یہ مجمل استثنا الا من شاء اللہ کے بعد قاضی نے کہا شاید ملائک کا بعد اسکے ہو بعض نے کہا نفخہ ثانیہ سے زندہ ہو کر ارجاء باقیہ پر واقف ہونگے یعنے

آسمان سکڑ جائے فرشتون کا حب وہ پھٹ گیا تو یاد سکے کنارون پر جا لگینگے ضحاک نے کہا قیامت کے دن اسہ حکم کر یگا کہ آسمان پھٹ جائے فرشتے اوسکے کنارون پر رہ جائینگے اُنکو حکم ہوگا کہ زمین پر اوترو اور زمین اور اہل زمین کا احاطہ و محاصرہ کرو کسینے کہا آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا ملائکہ اون قطعات پر ہونگے کیونکہ وہ قطعات فی نفسہا منشق نہ ہونگے ابن عباس نے کہا عَلٰی اَرْجَائِہَا یعنی مَا لَمْ یَنْشَقَّ مِنْہَا اور اوٹھائینگے عرش رب کہ سرون پر اوس دن آٹھ فرشتے یا آٹھ صفین ملائکہ کی جنکی گنتی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا ہے ان آٹھ فرشتون کی صورت بز کوہی کی سی ہوگی سر اونکے نزدیک عرش کے آسمان ہفتم پر اور قدم زمین زیریں پر ہونگے اون کے سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینگ جتنے سے سینگ کی منتہا تک پانسو برس کا فاصلہ ہوگا آج چار حامل ہین اوسدن آٹھ ہونگے ابن مسعود نے کہا مابین آسمان و زمین کے پانسو برس کا رستہ ہے اور مابین ہر ایک آسمان و زمین کے پانسو برس اور فضا ہر آسمان و زمین کا پانسو برس اور مابین آسمان ہفتم و کرسی کے پانسو برس اور مابین کرسی اور پانی کے پانسو برس اور عرش پانی پر ہے اور اللہ پاک عرش پر ہے کوئی چیز تمہاری اعمال کی اوسپر مخفی نہین ہے اَخْرَجَہُ الدَّارِمِیُّ فَابْنُ خُزَیْمَۃَ مَوْقُوْفًا ابن اب مین اور بہت حدیثین آئی ہین اوسدن لوگ اللہ پر واسطے حساب کے عرض کیے جائینگے و مثلہ وَّعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا یہ عرض کچھ اسلیے نہ ہوگی کہ جو بات اللہ کو معلوم نہ تھی اب معلوم ہوجائے بلکہ یہ عرض اسطے آزمایش و ملامت کہ اعمال پر ہوگی خافیہ سے مراد احوال جملہ ذوات و اقوال و افعال و اعمال سرائر ضمائر ہے جسکو دنیا مین چھپاتے تھے کوئی سی بات بھی کیون نہ ہو فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ لا یَقُوْلُ

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِیْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِیْ جَنَّةٍ
عَالِيَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ سو
جسکو ملا اوسکا لکھا داہنے ہاتھ مین وہ کہتا ہے لیجیو پڑھیو میرا لکھا یعنے خوشی سے ہر کسی کو دکھاتا ہے مینے خیال رکھا کہ مجھ کو ملنا ہے میرا حساب سو وہ ہے گذران مین من مانتے اونچی باغ مین جس کے میوے جھکے ہوئے ہین کہا جو گذرا اوسکا عوض آگے بھیجا تم نے پہلے دنون مین ف اللہ پاک نے خبر دی سعادت کی اوس شخص کے خبر کو نامۂ اعمال اوسکا دست راست مین ملیگا کہ وہ مارے خوشی کے ہر شخص سے جس سے ملاقات ہوگی کہیگا آؤ میری کتاب پڑھو اسلیے کہ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ اوس کتاب مین لکھا ہے وہ نری خیرات و حسنات ہین اللہ نے اوسکے سیئات کو حسنات سے بدل دیا ہوگا ابو عثمان نے کہا مومن کو اوسکی کتاب بطرف سے اللہ کے بھیجی

سے ملے گی وہ اپنے سیئات کو پڑھے گا جس سیئہ کو پڑھیگا اوسکا رنگ بدلتا جائیگا یہانتک کہ
جب حسنات پر گذرے گا اور انکو پڑھیگا تب اوسکا رنگ اپنی حال پر آئیگا پھر دیکھیگا کہ اوسکے سیئات حسنات
سے بدل گئے ہین اوسدم کہیگا آؤ میرا نامہ اعمال پڑھو عبداللہ بن عبداللہ بن جعظلی رسیل ہا کہتے ہین اسمہ
اپنے بندی کو دن قیامت کے کہڑا کرے گا اوسکے سیئات بشت صحیفہ پر ظاہر ہونگے اللہ پاک اوس سے فرمائیگا
تو نے کلم کیا تلاوہ کہیگا ان اوراسہ فرمائیگا بیٹے ہکو رسوا نہ کیا اور مین نے تجہہ کو بخشدیا ذہ کہیگا وَاَقْدَمُ اَقْدَمُ فَاَقْدَمُ
یہ اوس دم ہوگا کہ رسوای روز رستخیز سے نجات پائیگا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِیْنَ یَا عَلِیْمُ
اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے اللہ بندے کو دن قیامت کے اپنے پاس بلا کر اوس
کے سارے گناہون کا اقرار کرائیگا یہانتک کہ جب وہ بندہ دیکھیگا کہ مین ہلاک ہوا اللہ تعالی فرمائیگا اَنَا
سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ یہ اوسکی کتاب اوسکے داہنے ہاتھہ مین دیگا رہا کافر
ومنافق سو اوس کرک کہینگے ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ بِطُوْلِہٖ اقرار کرانا گناہون کا عدل ہے واسطے قیام حجت وقطع عذر کے اور بخشنا گناہونکا
بعد اقرار کے فضل محض ہے ای رب تو نے صدہا گناہ میرے دنیا مین مستور رکھے ہین تو دن قیامت کے
بھی مجھے مستور رکھہ کر مغفور کرنا تجہہ کو گناہ کے معاف کرنے پر قدرت تامہ حاصل ہے پھر اللہ نے
کہا وہ کہیگا مجھہ کو گمان تہا کہ مین اپنے حساب سے ملون گا یعنے دنیا مین قیامت کی ہولے پر لامحالہ یقین
رکھتا تہا کما قال تعالی اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ جنت رضیہ سو مراد جنت عالیہ ہے
جسکی محل بلند جسکی حوریں حسین جسکے گہر نعمت جہان کی خوشی سلتم ہے ابوامامہ کہتے ہین ایک شخص
نے پوچہا ای رسول خدا کیا اہل جنت بھی آپس مین ملاقات کرینگے فرمایا ہان اوپر کے درجے والا نیچے کے
درجے والون کے پاس اوتر کر آئین گے باہم تحیت وسلام کرین گے اور اہل درجہ سفلی طرف اہل درجہ علی
کے صعود کرینگے بسبب فضو اعمال کے رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ صحیح مین آیا ہے کہ جنت کے سو درجے
ہین ہامین ہر دو درجون کے اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ ہامین آسمان وزمین کے ہے موسی قریب ہونگے ہر کوئی
اپنے سریر پر لیٹے لیٹے ہاتھہ بڑہا کر لے لیگا یہی قول ہے بہت سے اہل علم کا حدیث سلمان فارسی
مین فرمایا ہے داخل نہوگا کوئی جنت مین مگر مدیہ جواز پہنے پروانہ راہداری کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اُدْخُلُوْہُ جَنَّۃً عَالِیَۃً قُطُوْفُھَا

ہے ہیں ہیں ہیں

ہذا نتیۃ رواہ الطبرانی دوسرا لفظ سلمان کا رفعاً یہ ہے یعطی المؤمن جواز اعلی الصراط یوم
الله الرحمن الرحیم ہذا کتاب من الله العزیز الحکیم لفلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفہا
دانیۃ رواہ الضیاء مختلاً مضمون اس حبشی کا یہ ہوگا کہ خط ہے طرف خداوند کے واسطے صدیق بن
حسن کے کہ اوسکو بہشت بریں مین داخل کرو جسکے میوے جہک رہے ہین بیان جنت و انواع نعیم جنت کا رسالہ ہادی
القلب السلیم مین تفصیل وار لکہا گیا ہے و للہ الحمد یہ فرمانا اللہ تعالی کا کہ کہاؤ پیو ہنس کر بدلا اوسکا جو اگلے دنون مین
کیا تمنے یہ تفضل و منان و انعام و احسان ہوگا ورنہ صحیح مین فرمایا ہے اعملوا وسددوا وقاربوا و
اعلموا ان احدا منکم لن یدخلہ عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا انا
الا ان یتغمدنی الله برحمۃ منہ وفضل ف فتح البیان مین کہا ہے کتاب سے مراد وہ صحیفہ
اعمال ہے جسکو ملائکہ حفظہ لکہتے ہین یہ اپنے اہل و اقربا سے کہیگا لو اسکو پڑہو مینے دنیا مین یقین کر لیا تہا
کہ آخرت مین میرا حساب ہوگا یا اللہ تجہہ کو میرے سیئات پر گرفتار کرے گا سو اوس نے مجہ پر تفضل بعفو کیا اور
مجہ سے مواخذہ نہ فرمایا ضحاک نے کہا ہے قرآن مین ہر ظن ہو سو اسکے بعنے یقین ہے اور کافر کے بعنے شک
مجاہد نے کہا ظن آخرت یقین ہے اور ظن دنیا شک حسن نے کہا آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ مومن نے
اسکے ساتہہ حسن ظن کیا تہا اسلیے واسطے آخرت کے اچہا عمل کیا اور کافر اپنے رب سے بدگمان تہا اسلیے
برا عمل کرتا رہا فراء نے کہا رضیا اس جگہہ بمعنے مرضیہ ہے عرب اکثر سعادات سے تعبیر بعینہ راضیہ کرتے ہین
اور رضا مین ہی کمال لذت معتبر ہے عالیہ سے مراد وہ جنت ہے جو آسمان ہفتم پر ہے یا مرتفع المنزلۃ بالنسبۃ
مین عظیم القدر قطف کہتے ہین میوہ چننے کو دانیہ سے یہ مراد کہ کہڑے بیٹہے لیتے کہ لگے جس طرح چاہے
میوہ لے لے ہنی سے مراد اکل طیب لذیذ اور مشرب خوشگوار ہے جس مین کسیطرح کا تنغص و تکدر نہ ہو ایام
خالیہ سے مراد ایام دنیا ہین مجاہد نے کہا ایام صیام واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یلیتنی لم
اوت کتابیہ ولم ادر ما حسابیہ یلیتہا کانت القاضیۃ ما اغنی عنی مالیہ
ہلک عنی سلطانیہ خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون
ذراعا فاسلکوہ انہ کان لا یؤمن بالله العظیم ولا یحض علی طعام المسکین
فلیس لہ الیوم ہہنا حمیم ولا طعام الا من غسلین لا یاکلہ الا الخاطئون ع ۱
اور جبکو ملا اوسکا کہا ہاتہہ مین وہ کہتا ہے کسیطرح مجہکو نہ ملتا میرا لکہا اور مجہکو خبر نہ ہوتی کیا حساب میرا کسی طرح

دی موت ہر جانی کچھ کام نہ آیا مجھکو مال میرا کھپ گیی مجھ سے حکومت میری اوسکو پکڑو پھر طوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر میں اوسکو بیڑیا دو پھر ایک گز زنجیر میں جسکا ناپ ستر گز ہے اسکو مرچکا دو وہ تمالیقین نہ لاتا اللہ پر جو سب سے بڑا اور تاکید نہ کرتا فقیر کے کھانے پر سو کوئی نہیں اوسکا آج یہاں دوستدار اور نہ کچھ کھانا مگر زخموں کا دھوون کوئی نکما دے اوسکو مگر وہی گنہگار ف موضح قرآن میں کہا ہے ہر ایک اعمال کے کاغذ اڑا دینگے جس کے داہنے ہاتھ میں آیا نشان مو اہلالی کا اگر بائیں ہاتھ میں آیا پیٹھ کی طرف سے نشان ہو برائی کا انتہے ابن کثیر کہتے ہیں یہ خبر دی ہے اللہ نے حال قیامت کے جو بعد صاب کے اوسکو بائیں ہاتھ میں کتاب دیجائیگی تو نہایت پشیمان ہو کر یہ کہے گا کہ کاش یہ کتاب مجھ کو نہ دیجاتی قاضیے سے مراد موت ہے جس کے بعد حیات نہ ہو یہی قول ہے محمد بن کعب و ربیع و سدی کا قتادہ نے کہا تمنا کرے گا موت کی حالانکہ دنیا میں کوئی شے اوسکو موت سے زیادہ تر مکروہ نہ تھی کہے گا میرا مال و میری جاہ کچھ میرے کام نہ آئے اور اللہ کے عذاب سے اوس کو در نہ کیا بلکہ زی مجھ پر یہ بلا آئی کوئی میرا معین و مجیر یعنے پناہ دہندہ نہیں ہے اوسوقت اللہ فرمائیگا کہ اس کو گرفتار کرو طوق بگردن کرکے دوزخ میں جھونک دو زبانیہ آتش نے الفور اس حکم کی تعمیل کرکے اوسکو جہنم میں ڈالدینگے منہال بن عمرو نے کہا ہے کہ مجھ کو اس حکم کے کہ اسکو پکڑو ستر ہزار فرشتے دوڑ پڑینگے اور ستر ہزار کو آگ میں ڈالدینگے ابن ابی الدنیا نے کہا ہے جاؤ لاکھ فرشتے شتابی کریں گے اور کوئی چیز باقی نہ رہیگی مگر وہ اوسکو کچلن بچل دیگی وہ کہے گا تجھ کو مجھ سے کیا واسطہ ہے وہ کہے جواب دیگی کہ رب تجھ پر غضبناک تھا اسلیے ہر شے تجھ پر خفا ہے ع چون باز گشتنی ہمہ چیز از تو گشت ۔ فضیل بن عیاض نے کہا ہے کہ جب اللہ تعالی کہے گا خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ تو ستر ہزار فرشتے دوڑ پڑینگے کہ کون اوسکی گردن میں طوق ڈالے پھر اوسکو جہنم میں ٹھونس دینگی کعب احبار نے کہا زنجیر ستر گز ہوگے ہر حلقہ اوسکا بقدر آہن دنیا ہوگا ابن عباس و ابن جریج نے کہا وہ زنجیر ذراع ملک کے ستر ذراع ہوگی یعنے اوسکی ناپ سے تمہاری ناپ سے ابن عباس نے کہا فَاسْلُكُوْهُ سے یہ مراد ہے کہ اوسکی دبر میں داخل کرینگے اور منہ سے باہر نکلیگی پھر اوس زنجیر میں اگر پرو دینگے جسطرح کہ ٹڈی کو کانٹی میں وقت بریان کرنے کے پروتے ہیں ابن عباس نے کہا کہ دبر سے سلسلہ ڈالکر دونوں نتھنوں سے باہر نکالینگے تاکہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے حدیث ابن عمرو میں فرمایا ہے اگر ایک رصاصہ مثل کاسۂ سر کے آسمان سے زمین پر چھوڑ دیجائے اور یہ پانسو برس کا رستہ ہے تو رات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے اور اگر سر زنجیر سے گرائیں تو تمتک پہونچنے میں رات دن چالیس سال تک چلے رواہ احمد والترمذی و حسنہ ۔ پھر اللہ نے فرمایا وہ نہ تھا یہ جو ذکر کرتا تھا کہ اللہ کی عظمت

وعبادت بجالائے اور مخلوق کو نفع دیتا اور نہ اوسکا حق ادا کرتا کیونکہ اللہ تعالی کا بندون پر حق ہے کہ توحید اختیار کرین اور کسی شے کو اوسکا شریک نٹھیرائین اور بعض بندون کا بعض بندون پر بھی حق واحسان ومعاونت علی البر والتقوی ہے ولہذا نماز کے قائم کرنے اور زکوۃ کے ادا کرنیکا حکم دیا ہے اور حضرت نے وقت قبض روح کے فرمایا تھا اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ سے مراد قریب ہے یعنے رشتہ مند یا سفارشی جسکی سفارش قبول کیجائے قتادہ نے کہا غسلین بدترین طعام اہل نار ہے ربیع وضحاک نے کہا ایک درخت ہے جہنم مین ابن عباس نے کہا مین نہین جانتا کہ غسلین کیا ہے لیکن گمان کرتا ہون کہ زقوم ہو دوسرا لفظ یہ ہے کہ خون وپانی ہے اہل نار کا تیسرا لفظ یہ ہے کہ زمہریر ہے دوزخیون کا نَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ بیان مین ہے اور اہل نار کے رسالہ النذیر العریان باوجود اختصار رسالہ وپرکار ہے ف فتح البیان مین کہا ہے شمال سے مراد دست چپ ہے وہ پس پشت ہوگا اور جسکے نامہ اعمال بائیں ہاتھ جانب صدر سے جدا کرکے پیٹھ کے پیچھے سے نکالا جائیگا جب اوس کتاب مین اپنے سیئات وسوء انجام کو بسبب کثیف غطا کے ملاحظہ کریگا تو نہایت حزن وکرب وغم واندوہ سے اس امر کا آرزومند ہوگا کہ کاش یہ کتاب مجھکو ندیجاتی کیونکہ اس مین سیئے فضائح وقبائح ہین اور مین نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے کیونکہ سب بلا تھی ہے آئی کاش یہ موت ہوچکتی اور پھر مین دوبارہ اب زندہ نہ ہوتا اور یہ بدانجامی وعذاب اور کیفر کردار نہ دیکھتا قتادہ نے کہا جس چیز سے موت مانگی جاوے وہ موت سے بھی زیادہ بدتر ہے یا یہ حالت تلخی مرگ سے بھی بڑھکر تلخ ہے نہ مال ہمارا کچھ ہمارے کام آیا اور نہ میری حکومت نے کچھ نفع مجھکو پہونچایا بلکہ وہ ساری دولت وسلطنت خاک مین مل گئی یہ وہ مال تھا جس سے حق فقیر کا نہ دیا اور نہ اسکو راہ خدا مین صرف کیا بلکہ اوسکے سبب سے اللہ کی مخلوق پر عظمت بٹھائی اور اپنی بڑائی جتائی یہ وہ سلطنت تھی جس مین ہر طرح کا ظلم عباد وبلاد خدا مین کیا تھا کسی کی کچھ ہستی نہ سمجھی تھی اب نہ وہ مال رہا نہ وہ سلطان بلکہ حقیر ذلیل فقیر خوار ہوگیا یا یہ اوسکا تسلط ہو جو اوج پر مقاتل نے کہا حسبان اعضا گواہی دینگے کہ اس نے شرک وکفر کیا تھا تو اللہ تعالے فرمائے گا اسکا ہاتھ اسکی گردن سے باندھو اسکو طوق پہناؤ یہ خطاب ہے خزنۂ وزبانیہ جہنم کو یہ ۱۹ نفر ہونگے جنکا ذکر سورہ مدثر مین آئیگا مراد ۱۹ عدد مین یا ۱۹ صف یا ۱۹ قسم حَکَاہُ الْآلُوْسِیُّ جہنم کہتے ہین آتش بزرگ کو حرف ثم واسطے ترتیب زمان کے ہے پہلے طوق پہنائینگے پھر دوزخ مین لے جائینگے پھر زنجیر مین جکڑ بند کرینگے ہر عذاب اپنے اگلے عذاب سے سخت تر ہوگا نَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ خطیب نے کہا ہے صلوۃ کے معنے یہ ہین کہ آگ کے اندر لیجانے مین خوب سا مبالغہ کرو اور مکرر سہ کرر غرضی دوجہر

طرح کہ گوسفند بریان کو بار بار آگ پر سینکتے ہین اور خوب سا بھونتے ہین وہ لوگون پر تعاظم کرتا تھا اب مناسب اُسکے حال کے یہی ہے کہ اعظم نیران مین غوطی دیا جاے سلسلہ کہتے ہین حلقہ ہاے متنظم کو حلقہ در حلقہ اوسکا طول ستر گز فرمایا حسن نے کہا خدا جانے کون گز ہوگا قبض نے کہا ذراع ملک سے نوے شامی گز نے کہا ہر ذراع ستر ذراع ہوگا ہر ذراع اوس سے بعید تر ہوگا جو کہ مابین تیسرے اور پہلے کے ہے نوے اوسوقت صخر کو زمین سے مقابلے کیا اگر ایک حلقہ اوسکا پہاڑ کی چوٹی پر رکھدیا جاے تو مثل رانگ کی پگھل جاے ابن جریج نے کہا اندازہ اوسکا العہ ہی جانے اور یہ عدد حقیقۃً ہے یا مبالغۃً سوید ابن ابی نجیح نے کہا ہے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ ساری اہل نار اوسی سلسلہ مین ہونگے آیت مین اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ وہ بجت پر ایمان نہین رکھتا تھا اسلیے کہ لوگ مساکین کو اللہ کے لیے باسید ثواب دار آخرت کہلاتے ہین نہ واسطے طلب عوض کے دنیا مین سو جو کوئی بجت پر ایمان نہین رکھتا ہے اوسکو کوئی شے طعام مساکین پر حامل نہین ہوتے ابو الدرداء نے کہا اللہ کا ایک سلسلہ ہے ہمیشہ اوس سے دیگیدان آتش جہنم کے جوش مارتے رہتے ہین سبب یہ ہے کہ اللہ نے دوزخ کو پیدا کیا ہے یہانتک کہ وہ سلسلہ لوگون کے گلے مین ڈالا جاے اللہ نے ہمکو ضعف سلسلہ مذکور سے نجات دی کہ ہم اللہ پر ایمان لاے سوا مادہ کر تو طعام مسکین پر اے ام الدرداء حسن نے کہا مین نے ایسی اقوام پائی جو اپنے گھر والون کو قسم دیتے کہ وہ کسی سائل کو واپس نہ کرین اور بعض بی بی سے کہتے کہ شوربا زیادہ کیا کرو کہ مسکینون کے کام آے اور کہتے ہتے اوہا سلسلہ تو ایمان لاکر نکالا اب کیا نصف نانی کر ہم کہانا کہلا کر نہ نکالین اہل علم نے کہا ہے کہ شاید وجہ تخصیص کے ساتھ ان دو امر کے یہ ہے کہ اقبح عقاید کفر باللہ تعالے ہے اور اشنع رذائل بخل و سختی دل ہے غسلین وہ ہون ہے اہل نار کا یا درخت آتشین یا لہو و پیپ دوزخیون کا حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے کہ اگر ایک دلو غسلین کا دنیا مین بہا دیا جاے تو ساری اہل دنیا بدبودار ہو جاوین رواہ الحاکم وصححہ ابن عباس نے کہا غسلین نام ہے ایک طعام کا اطعمہ اہل نار سے دوسری جگہ فرمایا ہے لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ہر سکتا ہے کہ ضریع یہی غسلین ہو خاطئین سے مراد اصحاب خطایا و ارباب ذنوب ہین قتبی نے کہا مراد اہل شرک ہین آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کفار مخاطب ہین ساتھ فروع کے اور عدم اطعام مسکین فصلت کر نہ ہے فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۖ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۖ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ سو قسم کھاتا ہون اون چیزون کی جو دیکھتے ہو

اور جو چیزیں نہیں دیکھتے یہ کہا ہے ایک حکم لانے والے سردار کا اور نہیں یہ کہا کسی شاعر کا تم تھوڑا یقین کرتے ہو اور نہ کہا کسی پرے والی کا تم تھوڑا دھیان کرتے ہو یہ تو اتارا ہے جہان کے رب کا ف اللہ نے ان باتوں پر کہ قرآن اوس کا کلام وحی ہے اور اُسی نے اس کتاب پاک کو اپنے رسول و بندہ برگزیدہ پر واسطے تبلیغ رسالت و ادا امانت کے اوتارا ہے قسم کھائی ہے اپنے خلق مشہود و مغیب کی جو دلائل ہیں اوسکے اسمار و صفات پر رسول کریم سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یہ اضافت بمعنی تبلیغ ہے اسلیے کہ شان رسول کی یہ ہے کہ وہ مرسل کیطرف سے بات پہونچاتا ہے ولہذا سورۂ تکویر میں یہ اضافت طرف رسول ملکی کے فرمائی ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ اور یہ جبریل علیہ السلام ہیں پھر فرمایا کہ تمہارا صاحب یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مجنون نہیں ہیں تمہارے صاحب نے اوسکو یعنے جبریل علیہ السلام کو افق مبین میں دیکھا ہے یعنے اُنکی اصلی صورت پر جو اللہ نے بنائی ہے اور وہ غیب کی بات پر کچھ متہم نہیں ہے اور یہ کچھ قول کسی شیطان رجیم کا نہیں ہے اسی طرح اس جگہہ یہ فرمایا کہ یہ قول کسی شاعر کا نہیں ہے سو اضافت اسکی کبھی طرف قول رسول ملکی کے فرمائی اور کبھی طرف رسول بشری کے اسلیے کہ یہ دونو مبلغ ہیں طرف اللہ کے اور اسکی وحی و کلام کو جبریل نے اُنکو امین کیا ہے ولہذا فرمایا کہ یہ تنزیل طرف رب العالمین کے ہے عمر بن خطاب کہتے ہیں میں نکلا کہ حضرت سے تعرض کروں قبل اسلام لانیکے وہ محمد سے پہلے مسجد میں پہونچگئے تھے میں اُنکے پیچھے کھڑا ہوا اونہوں نے سورہ الحاقہ پڑہنا شروع کیا میں تالیف قرآن سے تعجب کرتا تھا پیچھے اپنے جی میں کہا کہ والا یہ شخص شاعر ہے جسطرح کہ قریش کہتے ہیں اتنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑہا اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ نے کہا کاہن ہے آپنے پڑہا وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ تا آخر سورت اوسوقت میرے دل میں خوب ہی اسلام پیدا کیا ابن کثیر کہتے ہیں فَهٰذَا مِنْ جُمْلَةِ الْاَسْبَابِ الَّتِيْ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مُؤَثِّرَةً فِيْ هِدَايَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمَا اَوْرَدْنَا كَيْفِيَّةَ اِسْلَامِهٖ فِيْ سِيْرَتِهِ الْمُفْرَدَةِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تفسیر ابن کثیر سے جابجا پایا اُنکے تالیفات کا علاوہ تفسیر کے معلوم ہوتا ہے لیکن ہزار افسوس ہے کہ میسر نہیں ہوتی خصوصاً اس ظلمتکدہ کشور ہند میں فاسہ فتح البیان میں کہا ہے میں قسم کھاتا ہوں مخلوقات مبصرات و مغیبات کے قادر نے کہا یعنے ساری اشیا کی جو دیکھائی دیتی ہیں اور دیکھائی نہیں دیتی ہیں اس میں تمام مخلوقات آگئی اور غیر اللہ کی قسم کھانا ہمارے

ف قرآن کی قسم کھانا اللہ کا قول ہے جو اسکی شان کے لائق ہے اور ہمارا قول ہمارے شان کے لائق ہے

حق مین ممنوع و منہی عنہ ہے رہا اسہ پاک سو اوسکو اختیار ہے کہ جس چیز کی چاہے قسم کہائے اور جس بات پر چاہے قسم کرے پر وہ ہمکو کلام مشرکین پر کہ جو تم کہتے ہو وہ بات نہین ہے یہ قرآن رسول کا قول ہے یعنے تلاوت اور رسول کے نزدیک اسکی بڑی بزرگی ہے کہ قوم یہ ہے کہ اخلاق مہ دور مہ یہ تقریر اس بنا پر ہے کہ مراد رسول کریم سے حضرت ہین بیشک قول کے مبلغ و نماں محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین جس وکلبی و مقاتل نے کہا مراد جبریل مین بدلیل آیت دیگر جو گذر چکی بہرحال قرآن نہ قول محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور نہ قول جبریل علیہ السلام بلکہ اللہ تعالی کا قول مقدس ہے اس جگہ تلاوت یا تبلیغ مقدر ہے اور لفظ رسول مین دو میل ہے اسلیے لفظ عن اللہ نہین کہا پھر نفی کی شعرت کی شاعر وہ ہوتا ہے جو کلام تقفی موزون بقصد وزن بولتا ہے سو یہ قرآن نہ اضافت شعر سے ہے اور نہ مناسب اضافت اور نہ یہ کتاب مقدس کلام کاہن ہے کیونکہ کہانت اور چیز ہے ابوجہل نے حضرت کو شاعر اور ولید بن مغیرہ نے ساحر اور عقبہ نے کاہن کہا تھا اور پھر یہ آیت اتری قَالَهٗ مُقَابِلٌ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا

بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ

عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ

لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ ع ۱۵ ۲

اور اگر بنا لاتا ہمپر کوئی بات تو ہم پکڑتے اوسکا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالتے اوسکے دل کی رگ پھر تم مین کوئی نہین اس سے روکنے والا اور یہ بیشک ڈر والون کو اور ہمکو معلوم ہے کہ تم مین بعضے جھٹلاتے ہین اور وہ جو پچھتاوا ہے منکرون پر اور وہ جو ہے قابل یقین کرنے کے ہے اب بول پاکی اپنے رب کی جو ہے سب سے بڑا موضع قرآن مین کہا ہے یعنے اگر جھوٹ بناتا اسہ پر تو ادا اوسکا دشمن اسہ ہوتا اور داہنا ہاتھ پکڑ کر یہ دستور ہے گردن مارنیکا کہ جلاد اوسکا داہنا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اپنے بائین ہاتھ مین تا کہ سرک نہ جاے انتہے ف ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم مطابق تمہارے اعتقاد کے جیسا کہ تم خیال کرتے ہو ہمپر افترا باندھتے اور رسالت مین کمی بیشی کرتے یا اپنے جی سے کہ بنا کر ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم جلد اوسکو عقوبت مین مبتلا کر دیتے پکڑ کر دست راست کا اللہ ہو بطش مین ابن عباس نے کہا وتین کہتے ہین رگ دل کو جس سے دل معلق ہے یہی قول ہے عکرمہ و سعید بن جبیر و حاکم و قتادہ و ضحاک مسلم بطین و حمید بن زیاد و محمد بن کعب نے کہا وتین دل سے منسوب ہے اپنے رگون وغیرہ کے اور اگر ہم ایسا کرتے تو تم مین کوئی درمیان ہمارے اور اسکی حاجز نہ ہوتا بلکہ وہ تو بھی نیک رشید ہین اللہ نے انکو تبلیغ کے لیے مقرر کیا ہے اور معجزات باہرات و دلالات

قاطعات سے انکی تائید فرمائی ہے اور یہ قرآن یادگار ہے واسطے اہل تقوے کے کما قال تعالی قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ
اٰمَنُوا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى پر فرمایا ہم جانتے ہین
کہ تم مین ایسے لوگ بھی ہین جو کہ اس قرآن کو باوجود اس بیان و وضوح کے جھٹلاتے ہین سو یہ قرآن کفار
پر حسرت ہی کما قال تعالی كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وقال تعالی وَحِيْلَ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ ابن جریر نے کہا یہ تکذیب دن قیامت کے اوپر حسرت ہوگی قتادہ بھی اسی کے
قائل ہین ابو مالک نے کہا حسرت ہے یعنے ندامت حالانکہ یہ حق الیقین ہے یعنے خبر صادق ہے اسمین کسی طرح
کا شک و شبہ نہین ہے یہ حضرت کو حکم دیا کہ تم اوسکی تسبیح کرو جس نے اس قرآن عظیم کو تمپر اوتارا ہے فتح البیان
مین کہا ہے تقول کہتے ہین بات بنانے۔ کو افترا کا نام تقول ہے اسلیے کہ ایک قول متکلف ہوتا
ہے اور ہر دروغگو اپنے جھوٹ کو بناکر کہتا ہے اقاویل جمع ہے قول کی اقوال متقولہ کو اقاویل کہتے ہین یہ
تصغیر و تحقیر یعنے اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جبریل علیہ السلام اس کلام کو اپنی طرف بناکر لاتے تو
انکا دست راست پکڑ لیتے لوگون کی عادت ہے کہ جسکو عقوبت کرنا چاہتے ہین اوسکے ذلیل کرنے کو داہنا
ہاتھ پکڑ لیتے ہین فراء و مبرد و زجاج و ابن قتیبہ نے کہا مراد الیمین سے قوت و قدرت ہی ہے یہی قول ہے ابن عباس
کا قوت کی جگہ یمین اسلیے کہا کہ ہر شے کی قوت میامین مین ہوتی ہے یا یہ سننے ہین کہ ہم اوسکو بطور
صبر قتل کرتے جسطرح کہ ملوک اپنے مکذب کے ساتھ سخط و انتقام مین شتابی کرتے ہین یا مراد اذلال و
اہانت ہے وتین ایک رگ ہے جو پشت سے چلکر دل سے آملی ہے اور بناط قلب ہے اگر اوسکو کاٹ ڈالین تو
آدمی مرجاے واحدی نے کہا مفسرین کہتے ہین وہ بناط قلب ہے ابن عباس نے کہا رگ قلب ہے مجاہد
نے کہا رسن قلب ہے پشت مین اوسکو نخاع بولتے ہین کلبی نے کہا ایک رگ ہے درمیان علباء حلقوم
کے گردن کے پٹھے کو علباء کہتے ہین یہ کہنا کہ ہمین معلوم ہے کہ بعض تمہارے اس قرآن کو جھٹلاتے
ہین ہم انکو مبدلا اس تکذیب کا دینگے واسطے اظہار عدل کے ہے یہ وعید شدید ہے اور قرآن کفار پر دن
قیامت کے جبکہ مشاہدہ ثواب مومنین کرین گے ایک بڑی حسرت و ندامت ہوگی یا حسرت دنیا مین ہے
کہ وقت تحدی کے معارضہ اوسکا نہ کرسکے اور کوئی سورت قرآن کی طرح نہ لاسکے یہ قرآن بعینہ حق
الیقین ہے اسلیے کہ اللہ کے نزدیک سے آیا ہے اوسکی ارد گرد نہ شک ہے نہ شبہ۔ اہ نہین پاتا اضافت حق کی
طرف الیقین کے اضافت صفت کی ہے طرف موصوف کے اور حق الیقین بڑھکر ہے علم الیقین سے

سورۂ سأل

اسکو سورۂ معارج بھی کہتے ہین یہ ۴۴ آیت ہی مکی ہین اور قرطبی نے کہا بالاتفاق ابن عباس نے کہا نزلت بمکۃ یہی قول ابن زبیر کا بھی ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ

وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ اِنَّهُمْ

يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب پڑنیوالا منکرون کے واسطے کوئی نہین اوسکو ہٹانے والا اللہ کیطرف کا جو چڑھنے کے درجون کا صاحب ہے چڑھین گے اوسکے فرشتے اور روح اوس دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے سو تو صبر کر بھلی طرح کا صبر کرنا وہ دیکھتے ہین اوسکو دور اور ہم دیکھتے ہین اوسکو نزدیک ف یعنے پیغمبر نے تم پر عذاب مانگا ہے وہ کسی سے نہ ٹلیگا یا جائیگا اور پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا ہے جب سے قبرون سے نکلین جب تک دوزخ بہشت بھر چکے انتہے ابن کثیر نے کہا یہ مثل اس آیت کی ہے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ مراد وعدے سے عذاب ہے جو لا محالہ واقع ہوگا ابن عباس نے کہا یہ سوال کفار کا ہے عذاب خدا سے اور وہ ہونیوالا ہے یہ سائل نضر بن حارث بن کلدہ تھا مجاہد نے کہا یہ انکا قول ہے اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ واقع سے مراد یہ ہو کہ وہ عذاب واسطے کفار کے طیار ہے اللہ جب اوسکا واقع کرنا چاہیگا تو کوئی اُسکو دفع نہ کرسکے گا ذوالمعارج سے مراد ذوالدرجات ہی ابن عباس نے کہا یعنے علو و فواضل مجاہد نے کہا مراد معارج آسمان ہین قتادہ نے کہا یعنے صاحب فواضل و نعم عروج سے مراد صعود ہے یعنے اوپر کو چڑھنا ابو صالح نے کہا روح ایک مخلوق ہے خدا کی مشابہ انسان کے اور انسان نہین ہے ابن کثیر نے کہا محتمل ہے کہ مراد روح سے جبریل علیہ السلام ہون اور یہ عطف خاص کا عام پر ہو یا اسم جنس ہے واسطے ارواح بنی آدم کے کیونکہ ارواح بعد قبض کے آسمان پر چڑھتے ہین جسطرح کہ نزدیک امام احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ کی حدیث براء مین مرفوعاً آیا ہے اور یہ حدیث بیان مین قبض ارواح طیبہ کے ہے فَلَا يَزَالُ يُصْعَدُ بِهَا مِنْ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ الحدیث کو بعض رجال مین تکلم کیا ہے لیکن مشہور ہے اور شاہد اوسکا حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک احمد و ترمذی و ابن ماجہ کے آیا ہے

وھذا الاسناد رجالہ علی شرط الجماعۃ یہ ارشاد کہ وہ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا اس مین چار قول ہین
ایک یہ کہ مراد اس سے وہ مسافت ہے جو درمیان عرش عظیم کے تا اسفل سافلین ہے یعنے قرارگاہ زمین ہفتم تک
یہ پچاس ہزار برس کا رستہ ہے یہ ارتفاع ہے عرش کا اوس مرکز سے جو وسط ارض سابعہ مین ہے اسیطرح اتساع
عرض عظیم کا ایک قطر سے دوسرے قطر تک پچاس ہزار سال کا ہے اور عرش یاقوت سرخ کا ہے کما ذکرہ ابن ابی
شیبۃ فی کتاب صفۃ العرش ابن عباس نے کہا ہے منتہی امر الٰہی کا اسفل ارضین سے تا منتہای امر
فوق سموات پچاس ہزار سال کا ہے اور مراد اوس دن سے جسکا اندازہ پنجاہ ہزار سال کا ہے نزول امر قضا
سے زمین تک اور زمین سے تا آسمان ایک دن مین اسکا مقدار یک ہزار سال ہے کیونکہ زمین سے آسمان تک
پانسو برس کا رستہ ہے ابن جریر نے اسکو قول مجاہد کہا ہے ابن عباس کہتے ہین موٹا پاپر زمین کا پانصد سالہ
راہ ہے اور ایک زمین سے دوسری زمین تک پانصد فاصلہ ہے یہ سب سات ہزار سال ہوئے اور موٹا پا
ہر آسمان کا پانسو برس کی راہ کا ہے اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانصد سالہ راہ ہے یہ سب چودہ
ہزار برس ہوئے اور ساتوین آسمان اور عرش کے بیچ مین ۳۶ ہزار سالہ راہ ہے یہ سب پچاس ہزار سال ہوئے
فذلک قولہ تعالی فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس
مقدار سے مدت بقای دنیا کی ہے جسے کہ اللہ نے اس عالم کو پیدا کیا ہے اور جب تک کہ قیامت قائم
ہو مجاہد نے کہا ہے دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہے اس عمر کا نام اللہ نے ایک دن کہا عکرمہ کہتے ہین دنیا
اول سے تا آخر پنجاہ ہزار سالہ ہے کوئی نہین جانتا کہ کتنی مدت گذری اور کتنی باقی ہے مگر اللہ عزوجل
تیسرا قول یہ ہے کہ یہ یوم فاصل ہے درمیان دنیا و آخرت کے لیکن یہ بات نہایت غریب ہے محمد بن کعب کہتے
ہین ھو یوم الفصل بین الدنیا والاخرۃ چوتھا قول یہ ہے کہ یہ دن قیامت کا دن ہے ابن عباس نے
اسیطرح کہا ہے واسنادہ صحیح عکرمہ وضحاک وابن زید بھی اسی کے قائل ہین یہ دن کفار پر ہزار پچاس
ہزار برس کے ہوجائے گا اس باب مین احادیث آئی ہین ابوسعید کہتے ہین حضرت سے کہا یہ پچاس ہزار برس کا
دن بڑا ہے لمبا ہوگا فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری وہ ہلکا ہوگا مومن پر یہانتک کہ نماز
فرض سے بھی جو دنیا مین پڑہتا تھا سبک تر ہوگا رواہ احمد وابن مجریر حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ
جو کوئی اونٹ رکھتا ہے اور اونکا حق عسر و یسر مین ادا نہین کرتا وہ قیامت کے دن جب ہی موٹے تازے
ہوکر آئینگے اور ایک چٹیل میدان مین صاحب بل کو اپنے اخفاف سے پامال کرینگے جب آخر تک پہونچ جائینگے

تب پھر اول سے عود کریگی یہ ارسدن مین ہوگا جو کہ پچاس ہزار برس کا دن ہے یہانتک کہ درمیان لوگون کے فیصلہ ہوا اور وہ اپنا رستہ دیکھیں پھر اسیطرح حق مین صاحب البقر وغنم کے فرمایا الحدیث رواہ احمد والنسائی وابوداؤد دوسری حدیث ابوہریرہ کی درباره صاحب کنز ہے کہ اوسکے ماتھے اور کروٹ اور پیٹھ کو آگ کے تختون سے گرم کرینگے یہانتک کہ اللہ تعالی درمیان بندون کے حکم کرے وہ دن پچاہ ہزار سالہ ہوگا تمہارے گنتی سے پھر اپنا رستہ دیکھیگا طرف جنت یا نار کے رواہ احمد ومسلم مراد اس جگہ شبہ ہے کہ وہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا ورنہ محل ان احادیث کا کتاب الزکوۃ ہے کسینے ابن عباس سے پوچھا تھا کہ یہ کون دن ہے کہا یہ دودن ہین جنکا ذکر اللہ نے کیا ہے اللہ ہی انکو جانتے ہین اللہ کی کتاب مین بے جانے کچھ کہنے کو مکروہ رکھتا ہون مترجم کہتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اللہ پاک نے مقادیر خلائق کو قبل خلق سموات وارض کے پچاس ہزار برس پہلے لکھا ہے اور پچاس ہزار دنیا کی عمر ٹھیری اور پچاس ہزار برس قیامت کا دن ہوگا یہ سب ڈیڑھ لاکھ سال ہوئے انکے ابتدا رانتہا سوا اللہ کے کوئی نہین جان سکتا اور سلسلہ ازل وابد کا اللہ ہی جانے اور اگر کچھ حیلہ درمیان فنا دنیا وقیام ساعت کی پچاس ہزار کے ٹھیرے تو یہ دولاکھ برس ہوتے ہین واللہ اعلم اللہ پاک نے حضرت کو فرمایا کہ تو صبر جمیل کر اپنی تکذیب پر اور انکی جلدی کرنے پر وہ سطوت عذاب کے جسکو وہ بعید جانتے ہین کقولہ یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ وَلِهٰذا یہ فرمایا ہے کہ وہ وقوع عذاب کا اور قیام ساعت کا بعید الوقوع یا تحیل الوقوع دیکھتے ہین اور اہل ایمان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ قریب ہے اگرچہ اسکا وقت ومدت سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا لیکن جو چیز آنے والی ہے وہ قریب اور لامحالہ واقعہ ہونیوالی ہوتی ہے فتح البیان مین کہا ہے سال سوال سے ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ سائل نام ایک وادی کا ہے جہنم مین ابن عباس نے پڑہا ہے سال سیل یعنے وہ جنگل عذاب سے بہتا ہے یہ سوال اللہ سے تھا یا رسول اللہ سے یا مسلمین سے نضر بن حارث جس نے یہ سوال کیا تھا دن بدر کے ہوگا پیاسا مارا گیا ابن عباس اسی کے قائل ہین اور ربیع نے کہا کہ ابوجہل تھا اور کسی نے کہا کہ حارث بن نعمان فہری تھا بعض نے کہا یہ آیت حق مین ایک جماعت کفار قریش کے اوتری ہے لیکن اول اولی ہے کسینے کہا سائل نوح علیہ السلام تھے اُنہون نے سوال عذاب کا اللہ سے واسطے کفار کے کیا کسینے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے حضرت نے بددعا کی مراد عذاب سے یا تو دنیا کا عذاب ہے جو دن بدر کے ہوا یا آخرت کا عذاب جو دوزخ مین ہوگا اللہ ذی المعارج ہے یعنے صاحب درجات کا جسپر فرشتے چڑہتے ہین کلبی نے کہا مراد سموات ہین بعض نے کہا معارج مراتب

نعم خدا ہین خلق پر یا مراد عظمت ہے یا عرف یا اعمال صالحہ کہ بسبب اجتماع آداب و سنن و خلوص نیت و حضور قلب متفاوت ہوتے ہین ابن عباسؓ سے ذی المعارج پڑہا ہے عروج ملائکہ سے مراد مصعود ہے روح جبریل ہین بقولہ نزل بہ الروح الامین یا اور کوئی طرز مشتہی ہو یا روح میت بعد قبض کے اور اول اولے ہے مراد یوم سے عمر دنیا یا روز قیامت ہے پہنچے اگر اُس دن کا سوا اللہ کے کوئی اور متولی ہوتا تو پچاس ہزار برس کے برابر وہ دن ہوتا لکن اللہ تعالی ایک ساعت مین فارغ ہو جائیگا بعضون نے کہا کہ مدت موقف عباد کی و سطح حساب کی اسقدر ہے پہلا بجنت جنت مین اور اہل نار نار مین جا رہینگے یا کفار پر یہ دن اسقدر دراز اور مومنین پر برابر ہا بین ظہر و عصر کے ہوگا یا یہ زمی تمثیل ہے باعتبار شدائد و مکارہ کے عرب ایام شدت کا وصف طول سے اور ایام فرح کا وصف قصر سے کرتے ہین یوم قصیر کی تشبیہ ابہام قطاۃ سے اور یوم طویل کی تشبیہ ظل رمح سے دیتے ہین ہمارے مصورت مین کچھ منافات درمیان اس آیت کے اور آیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ کے نہین ہے اسلیے کہ اسکا سیاق ہی برسبیل تہدید کفار ہے یا کلام مین تقدیم تاخیر ہے ای لیس لہ مقدار ممن یعرج فی یوم المعارج تعرج الملئکۃ و الروح الیہ حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے ما قدر طول یوم الفیہ علی المومنین الا کقدر ما بین الظہر الی العصر اخرجہ ابن ابی حاتم و الحاکم و البیہقی فی البعث اگر حقیقت عدد مراد ہو تو معقل مین نہین آتا کہ زمان واحد کا مقدار پچاہ ہزار سال کا ہو اور ایک ہزار سال کا اور بقدر صلوۃ عدد رکعت کو بعضے نے کہا کہ حقیقت عدد ہی مراد ہے قیامت کے دن پچاس موقف ہونگے ہر موقف ہزار برس کا ہوگا واللہ اعلم بعضون نے کہا ملائکہ جب اسفل عالم سے طرف عرش کے جاتے ہین تو مسافت پچاس ہزار برس کی ہے اور اگر اس زمین کی جسپر ہم ہین باطن اس آسمان تک جائین جو کہ آسمان دنیا ہے تو مسافت ایک ہزار برس کی ہے سورہ سجدہ مین وہ جمیع کی درمیان ہر دو آیت کے گذر چکی ہے صبر جمیل وہ ہے کہ اوس مین سامنے غیر اللہ کے شکوی نہ ہو کسینے کہا مصیبت قوم مین ہو اور کوئی نجانے کہ وہ مصیبت زدہ ہی یہ کفار اس عذاب واقع کو یا قیامت کے دن کو یا اس یوم پچاہ ہزار سال کا دور دیکھتے ہین ہمنے اوسپر ایمان نہین رکھتے اور ہم اوسکو قریب دیکھتے ہین یا ہمارے قدرت مین ایسا ہونا کچھ مشکل بات نہین ہے یوم تکون السماء کالمہل ۝ و تکون الجبال کالعہن ۝ ولا یسئل حمیم حمیما ۝ یبصرونہم یود المجرم لو یفتدی من عذاب یومئذ ببنیہ ۝ و صاحبتہ و اخیہ ۝ و فصیلتہ التی تئویہ ۝ و من فی الارض جمیعا ثم ینجیہ ۝ کلا انہا لظی ۝ نزاعۃ للشوی ۝ تدعوا من ادبر و تولی ۝ و جمع فاوعی ۝ جس دن ہوگا آسمان

جیسے پگلا ما نا اور ہونگے پہاڑ جیسے اور نہ پوچھیگا دوست دار دوستدار کو سب نظر آ جاینگے آنکھ ملا ویگا گنہگار
کسی طرح چھڑوالی مین دی اوسدن کی مار سے اپنے بیٹے اور ساتھ والے اور بھائی اور اپنا گھرانا جس مین رہتا تھا اور
جتنی زمین پر ہین ساری پھر آپکو بچا دے کوئی نہین وہ قہری آگ ہے کھینچ لینے والی کلیجا پکارتی ہے اوسکو جس نے
پیٹھ دی اور پھر گیا اور اکٹھا کیا اور سینتا ف سب نظر آجاینگے یعنے دوستی آنکھ کی نہی انتہے ابن عباس
و مجاہد و عطا و سعید بن جبیر و عکرمہ و سدی وغیرہ احد نے کہا ہے کہ مہل سے مراد ہے کہ جیسے تلچھٹ تیل کی اور عہن سے
مراد اون سے دہنی ہوئی یہی قول ہے مجاہد و قتادہ و سدی کا و ذرہ الا یہ کقولہ تعالی وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ
الْمَنْفُوشِ کوئی یار کسی کا حال نہ پوچھے گا ایک قرینہ سے قریب کو بہت رہی حال مین دیکھے گا بسبب
شغل نفس اپنے کے غیر سے سوال کرے گا کہ تو کس حال مین ہے ابن عباس نے کہا بعض کو بعض پہچانیگا اور آپس
مین شناخت ہوگی پھر ایک دوسرے سے بھاگیگا لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ یہ آیت مثل اس آیت
کے ہے يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن
وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وکقولہ تعالی وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وکقولہ تعالی فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ
وکقولہ تعالی يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ
شَأْنٌ يُغْنِيهِ اوسدن کوئی فدا اُس سے قبول نہ ہوگا اگرچہ ساری اہل زمین کو لے آئے اور عزیز سا عزیز مال
زمین بھر کے مثلاً سونا دیا اولاد کو جو دنیا مین پارہ جگر تھی پیش کرے اہوال کو دیکھکر عذاب سے چھڑانا اپنا
چاہے گا مگر پذیرا نہ ہوگا لَا تَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ مجاہد و سدی نے کہا فصیلہ سے مراد قبیلہ وغیرہ ہے عکرمہ نے
کہا فصیلہ اوسکی فخذ ہے مالک نے کہا ماں ہو نا رکا وصف کیا کہ وہ نظی ہے یعنے سخت گرم ابن عباس و مجاہد
نے کہا شوی کہال سر کی یا کہال اور کھوپڑی مجاہد نے کہا وہ گوشت جو ہڈی کے نزدیک ہے سعید بن جبیر نے کہا
پٹھا ہے ابو صالح نے کہا اطراف دست و پا ہین یحیم سائق حسن بصری و ثابت بنانی نے کہا سر کا رم وہ ہین جمرہ
نے کہا آگ اسکی ہر چیز کو جلا دیگی فقط ایک دل باقی رہیگا جس سے وہ جلائیگا قتادہ نے کہا شوی کا سر اور
سر کا رم وجہ اور حلق اور اطراف ہین متحاک نے کہا کہال کو ہڈی سے جدا کر دیگی کوئی شے باقی نہ رہیگی ابن زید نے
کہا شوی اتراب عظام مین وہ استخوانون کو قطع کر دیگی پھر اُنکی کہال بدلی جاویگی نار اپنے انبار کو جو اسکے
لیے پیدا کیے گئے ہین اور ٹھہر چکا ہے کہ وہ اس دار دنیا مین اعمال نار کرینگے اون کو ان قیاست کے زبان

طلق ذالعے سے پکاریگی پھر درمیان کے اہل محشر کے یون چن لیگی جس طرح پرندہ دانہ کو اوٹھا لیتا ہی کہ یونکہ وہ جس
طرح اسنے کہا ہے کہ نہ یقلب اور تارک عمل بجوارح تھے مال کو جمع کرنے بعض کو بعض پر رکھتے اور بند کرتے
اور اسکا حق اور مسکین سے نہ دیتے زکوۃ اور حق واجب نفقات نہ نکالتے حدیث مین آیا ہے وَكَانَ يُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ عبد اللہ بن حکیم کبھی کیسیہ بند نہ کرتے اور کہتے مین نے اسکو سنا ہے فرماتا ہے وجمع فاوعی حسن بصری
کہتے ہے اے ابن آدم تو نے سنا اللہ کی وعید کو اور پھر تو دنیا کو جمع کرتا ہے قتادہ نے کہا جمع فاوعی سو اسکو جوڑ
منوع ہے ف فتح البیان مین کہا ہی مہل کہتے ہین پگھلے تانبے اور سیسی اور چاندی کو مجاہد نے کہا
مہل پیپ ہی صدید دوخ کی عہن کہتے ہین رنگی ہوئی اون کو اور جو رنگین نہ ہووہ عہن نہین ہے حسن نے کہا پگھلے
مثل صوف سرخ کے ہوجائینگے یہ اون بہت کمزور ہوتی ہے بامراد اسکے بالکل ہوجاتا جبال کا ہے کما فی قولہ
جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ جب پہاڑ گالا ہوکر ہوا مین اڑینگے تو رنگے
ہوئی اون کی طرح ہوجائینگے حمیم گرم پانی اور ڈائی یہ سنے عہد کے ازروی لغت مین اور پہلو پہلو پہاڑ ریت کی
طرح ہونگے یہ صوف کی طرح یہ سیاہ نشر کی طرح حمیم سے مراد قریب رشتہ مند ہی کوئی رشتہ دار کسی رشتہ دار
کا حال نہ پوچھے گا شدت اہوال سے وہ اہوال قریب کو قریب سے ذلیل کو ضلیل سے غافل کردینگے حالانکہ
ایک دوسرے کو دیکھینگے کوئی کسی سے مخفی نہ ہوگا قیامت مین ہر مخلوق رو برو ہوگی لیکن کوئی کسی سے بات نہ
کرے گا اور نہ سائل ہوگا اسلیے کہ ہر کسی کو اپنے نفس کی پڑی ہوگی ابن زید نے کہا اللہ کافرون کو آگ مین
دکھائیگا اون لوگون کو جنہون نے اون کو دنیا مین گمراہ کیا تھا یہ رؤسا متبوعین ہونگے بامراد ملائکہ مین کہ وہ
لوگون کو پہچانینگے اور سدن ہر کافر یا گنہگار جس نے لائق دوزخ کے کام کیا ہے یہ چاہیگا کہ اوس عذاب
سے اپنے جسطرح بنے چھڑائے اگرچہ جورو بچی بھائی بند دیکر ہوسکے اور قوم وقبیلہ کو پیش کرکے چھوٹ جائے اگر
فدیہ لیا جاتا فصیلہ سے مراد خویش ہے ابو عبیدہ نے کہا فصیلہ کمتر ہے قبیلہ سے ثعلب نے کہا آبا قریب ہین مسروق نے
کہا اعضا جسد ہین ملک نے کہا پردہ کرنیوالے ہین لیکن کب رہائی ہوسکتی ہے وہ تو ایک لپٹی آگ ہے لظی
دوسرا طبقہ ہے جہنم کا نشری سنے مفاصل ہے قَالَهُ الْكَسَائِيُّ یا منصوب ہے باضمار اعنی ان کی کھال یا آگ جلاتی ہے
اوسکو جس نے دنیا مین حق سے پشت پھیری تھی اور روگردان ہوا تھا وہ کہیگی اِلَيَّ يَا مُشْرِكُ اِلَيَّ يَا مُنَافِقُ
یا مراد جلانے سے ہلاک کرنا ہے یا مراد یہ ہے کہ فرشتہ جہنم پکارینگے یا تمثیل وتخییل ہے حقیقۃً پکارنا نہ ہوگا لیکن
قول اول اولی ہے لقولہ تعالے وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ اور کوئی وجہ صرف کی ظاہر لفظ سے نہین ہے اسے

تعالی ہر شے پر قادر ہے اور تکلم حجر و تبحر و جماد دنیا مین ہی ہو چکا ہے پھر فرمایا کہ مال جمع کیا اور اسکو اندر ظرف کے
بند کر کے رکھا اور سبیل خیر مین صرف نہ کیا اور زکوٰۃ نہ دی اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ
الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝
وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ
جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ بیشک آدمی بنایا ہے جی کا کچا جب لگی اوسکو برائی تو گھبرا اور جب لگی اوسکو بھلائی
تو ان دیوے گروہ نمازی جو اپنی نماز پر قایم ہین اور جنکے مال مین حصہ ٹھیرا ہے مانگتے کا اور بہرکا اور جو
یقین کرتے ہین انصاف کے دن کو اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہین بیشک انکے رب کے عذاب سے نڈر
نہو اجائے اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہین مگر اپنی جوروون سے یا اپنے ہاتھہ کے مال سے سو اوسپر
نہین اولہنا پھر جو کوئی ڈھونڈے اسکی سو اسوہی ہین حد سے بڑہتے اور جو اپنی امانتین اور اپنا قول
نباہتے ہین اور جو اپنی گواہی پر سیدھے ہین اور جو اپنی نماز سے خبردار ہین وہ ہین باغون مین عزت سے

ف اللہ تعالی نے انسان کے حال سے خبر دی کہ وہ اخلاق دنیہ پر مجبول ہوا ہے ہلوع کی تفسیر فرمائی کہ
وقت مس شر کے جزع کرتا ہے اور شدت رغب و کثرت خوف سے دل اوسکا ہاتھہ سے جاتا رہتا ہے اور حصول
خیر سے بعد اوس خیر کے مایوس ہو جاتا ہے اور وقت مس خیر کے صرف مال سے باز رہتا ہے اور بخل کرتا ہے
اور اللہ کا حق اوس مال سے ادا نہین کرتا نہ زکوٰۃ دیتا ہے نہ خیرات نکالتا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رواہ احمد و ابوداؤد پھر استثنا فرمایا مگر نمازی لوگ یعنے
انسان اس حیثیت سے کہ متصف باوصاف ذمیمہ ہے جسکو اللہ بچاتا ہے اور توفیق دیتا ہے اور طرف خیر کے ہدایت
کرتا ہے اور اسباب رشاد آسان کر دیتا ہے وہ اس ذم سے بچ جاتا ہے یہ وہ لوگ ہین جو کہ ہمیشہ نماز پڑہتے ہین
اور اوقات و واجبات نماز کی محافظت کرتے ہین یہی قول ہے ابن مسعود و مسروق و ابراہیم نخعی کا یا مراد دوام
سے اجگہہ سکون و خشوع ہے کقولہ تعالی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ عقبہ

ابن عامر نے یہی کہا ہے اور یہ دلیل ہے وجوب طمانینت پر نماز مین اسلیے کہ جو شخص رکوع و سجود مین مطمئن نہین ہوتا ہے وہ اپنی نماز پر دائم نہین ہے اسلیے کہ اوس نے سکون نہین کیا بلکہ دو چار ٹکرین مار لین جسطرح کوا چونچین مارتا ہے وہ ایسی نماز سے کبھی فلاحمند نہ ہوگا یا مراد وہ لوگ ہین کہ جب کوئی عمل کرتے ہین تو اوسپر دائم رہتے ہین جسطرح کہ صحیح مین عائشہ سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ دوسرا لفظ ہے مَادَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ عائشہ کہتی ہین حضرت جب کوئی کام کرتے تو اوسپر ہمیشگی فرماتے یعنے کیے جاتے چھوڑتے نہین قتادہ نے تفسیر آیت باب مین کہا ہے کہ دانیال علیہ السلام نے صفت امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کہا ہے یُصَلُّوْنَ صَلَاۃً لَوْصَلَّاھَا قَوْمُ نُوْحٍ لَمَا غَرِقُوْا اَوْ قَوْمُ عَادٍ لَمَا اُرْسِلَتْ عَلَیْھِمُ الرِّیْحُ الْعَقِیْمُ اَوْ ثَمُوْدُ لَمَا اَخَذَتْھُمُ الصَّیْحَۃُ فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّھَا خُلُقٌ مِّنْ اَخْلَاقِ حَسَنٍ پھر فرمایا اُنکے مال مین حصہ و نصیب ہے واسطے حاجت مندون کے اسکا بیان سورۂ ذاریات مین گذر چکا ہے تصدیق یوم الدین سے مراد یقین لانا ہے معاد و حساب و جزا پر سو وہ عمل کرتے ہین اوس شخص کا سا جو کہ امید ثواب کی رکھتا ہے اور عقاب سے ڈرتا ہے ولہذا فرمایا کہ انکو اپنے رب کے عذاب کا خوف ہے جو کوئی اللہ کے حکم کو سمجھ لیتا ہے وہ امن مین نہین ہوتا مگر اللہ کی امان سے پھر فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کو حرام سے باز رکھتے ہین اور جس جگہہ اللہ کا اذن نہین ہے وہان سے بچاتے ہین بی بیون اور کنیزون کے پاس جانے پر کچھ ملامت نہین اسکے سوا جدھر آگے بڑھتا ہے سورہ قد افلح المومنون مین تفسیر اس مقام کی مفصل گذر چکی ہے پھر فرمایا کہ امانت مین خیانت نہین کرتے عہد شکنی نہین کرتے یہ صفتین ہین مومنین کی اسکی ضد صفتین ہین منافقین کی جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ منافق کی تین نشانیان ہین جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے خلاف کرے امانت رکھو تو خیانت کرے دوسری روایت مین ہے کہ جب عہد کرے توڑ ڈالے جب جھگڑے تو گالی بکے قیام بشہادت سے یہ مراد ہے کہ شہادت کی حفاظت کرتے ہین نہ زیادہ کرین نہ کم اور نہ پوشیدہ کرین پھر محافظت نماز کا ذکر کیا یعنے وقتیت و ارکان و واجبات و مستحبات کے نگاہبان ہین افتتاح و اختتام کلام کا نماز سے دلیل ہے اس بات پر کہ نماز کا اہتمام منظور ہے اور اسکا شرف ظاہر کرنا ہے جسطرح کہ اول سورۂ قد افلح المومنون مین گذر چکا ہے ولہذا وہان یون کہا تھا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ اور یہان یون فرمایا اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ یعنے انکا اکرام بہت مین انواع ملاذ و مسار کے ساتھہ ہوگا ف فتح البیان مین

کہا ہے انسان سے مراد اس جگہ جنس ہے اسلیے کہ وہ اپنے نفس سے مانوس اور اپنے مناسب کا دیکھنے والا اور اپنے رب و دین کا بھولنے والا ہے ہلوع لغت میں شدت حرص اور اسو جزع کو کہتے ہیں ابن عباس نے کہا ہلوع شرہ ہے یعنے حرص و اتصی نے کہا مفسرین کہتے ہیں تفسیر ہلوع کی جملہ ما بعد ہے کہ جب انسان کو فقر و مصیبت و مرض پہنچتا ہے تو وہ کثرت سے جزع کرتا ہے اور گھبرا جاتا ہے اور بیقرار ہوتا ہے اور جب تونگری یا ارزانی و کامیابی آتی ہے تو مانع و ممسک ہو جاتا ہے محمد بن عبد اللہ بن طاہر نے ثعلب سے معنے ہلوع کے پوچھے تو کہا اللہ نے خود ہی تو اوسکی تفسیر فرما دی ہے اللہ کی تفسیر سے کسی کی تفسیر روشن تر نہیں ہے وہ یہ ہے کہ جب برائی لگی تو شدت جزع کا اظہار کرے اور جب خیر لگے تو بخل کرے لوگوں کو ندے ابو عبید نے کہا ہلوع وہ ہے کہ مس خیر میں بخیل اور مس شر پر صابر نہ ہو پھر اللہ نے نمازیوں کو مستثنی کیا نماز شرعیہ پر مداوم ہے ایمان کو یعنے وہ لوگ ان صفات ہلوع و جزع و منع سے نہیں ہیں بلکہ صفات محمودہ و خصال مرضیہ سے کہتے ہیں کیونکہ انکا ایمان و توحید و دین حق زجر ہے ان اوصاف رذیلہ و خلال دنیہ سے پھر فرمایا کہ وہ نماز پر دوام ہیں یعنے مواظبت رکھتے ہیں کوئی شاغل انکو اس عبادت سے مشغول نہیں کرتا اور نہ کوئی صارف اوس سے صرف کرتا ہے وہ نماز کو ادا و قضا ترک نہیں کرتے زجاج نے کہا وہ اپنا موننہ طرف قبلہ کے نہیں پھیرتے حسن نے کہا مراد نماز تطوع ہے نخعی نے کہا مراد نماز فرض ہے ابن مسعود نے کہا وقت پر پڑھتے ہیں عمران بن حصین نے کہا نماز میں التفات نہیں کرتے یہی قول عقبہ بن عامر کا بھی ہے پھر اوا آیت و سارے مومنین ہیں نہ صحابہ بالخصوص قتادہ و محمد بن سیرین نے کہا مراد خیر معلوم سے زکوۃ مفروضہ ہے مجاہد نے کہا ماسوی زکوۃ کے ہے کسی نے کہا مراد صلہ رحم ہے اور بارکا اٹھانا ظاہر اول ہے اسلیے کہ قرین نماز ہے سائل وہ ہے جو لوگوں سے بھیک مانگتا ہے محروم وہ ہے جو بار سوال کرتا ہے اور سوال سے بچتا ہے اوسکو لوگ غنی سمجھکر محروم رکھتے ہیں يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تفسیر سائل و محروم کی سورہ ذاریات و مومنون میں گذر چکی ہے یوم الدین سے مراد یوم جزا ہے یعنے قیامت کا دن جس میں کسی طرح کا شک نہیں کرتے اور نہ اوسکا انکار کرتے ہیں بعض نے کہا اپنے اعمال سے اُس دن کی تصدیق کرتے ہیں اپنے جانوں کو طاعات میں تعب دیتے ہیں اسلیے کہ تصدیق اسکی مستلزم ہے استعداد کو واسطے یوم الدین کے ساتھ اعمال صالحہ کے اور کہنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں باوجود اعمال طاعت کے یعنے اپنے اعمال کو حقیر جانتے ہیں بمقابلہ اوس طاعت خدا کے جو اوپر واجب ہے کیونکہ انکی رب کا عذاب مامون نہیں ہے یعنے کسی کو نہیں پہونچتا کہ اللہ کے عذاب سے نڈر ہو جائے کیونکہ جائز ہے

کو اوس پر عذاب اترے اگر طاعت مین کسی درجہ تک کیون نہ پہونچا ہو حق یہی ہے کہ ہر شخص کو ڈرنا چاہیے اور درمیان
خوف و رجا کے ہے اور اوس سے مراد غیر ذوجات و ملکوات مین یہ آیت دلیل ہے حرمت متعہ و وطوء ذکران
و بہائم و زنا و ہستمنا بالکف پر اسکی تفسیر سورہ مومنین مین گذر چکی ہے امانت و عہد سے مراد جس سے شامل ہے امانات
عباد کو اس مین عہود خلق و نذور و ایمان داخل ہین بعض نے کہا امانات دین ہین جو عقل دلیل ہے اور عہود وہ
ہین جو شرع دلیل ہے قیام بشہادت سے یہ مراد ہے کہ اجھی طرح سے سامنے حاکمون کے گواہی دینے ہین ہر
قریب و بعید و رفیع و وضیع کی بلا ترجیح قوی کے ضعیف پر اور گواہی کو چھپاتے نہین اور نہ بدلتے ہین و اسطہ
اظہار صلات کے دین ہین اور غضب کے احیا حقوق مسلمین ہین سورہ بقرہ مین ذکر شہادت کا گذر چکا ہے
محافظت صلوۃ سے مراد حفظ ارکان و اذکار و شرائط ہے کہ کسی چیز مین ان مین سے اخلال نہین کرتے
قتادہ نے کہا مراد وضو اور رکوع و سجود ہے ابن جریج نے کہا مراد تطوع ہے ذکر نماز کا مکرر کیا واسطے دلالت
کے فضل نماز پر کرخی نے کہا ان صلوات مین مبالغات ہین جو کہ مخفی نہین یہ لوگ جو کہ متصف ہین ساتھ
ان صفات کے بہشتون مین باانواع کرامات معزز و مکرم ہونگے فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝
عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّا
خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۝ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي
يُوعَدُونَ ۝ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝ خَاشِعَةً
أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ ع

پہر کیا سبب ہے منکرون کو تیری طرف دوڑتے آتے ہین داہنے سے اور بائین سے جتھ کی جتھ کیا لالچ رکھتا ہے ہر ایک اون مین کہ داخل ہو بہشت کے باغ مین کوئی نہین ہمنے انکو بنایا ہے جس چیز سے جانتے ہین یعنے منی سے گھن کی چیز سے وہ کہان لائق ہے بہشت کے مگر جو ایمان سے پاک ہو سو مین قسم کہاتا ہون مشرقون اور مغربون کی مالک کی ہم سکتے ہین کہ بدل کرے اون سے بہتر اور ہم سے پیشتر نہ لیجاوین گے سو چھوڑ دے انکو باتین بنائین اور کھیلین جب تک بھڑین اپنے اوس دن سے جسکا اونسے وعدہ ہے جس دن نکل پڑین گے قبرون سے دوڑتے جیسے کسی نشان پر دوڑتے جاتے ہین نوی مین آنکھین انکی جھکی ہے آتی ہے اونپر ذلت یہ ہے وہ دن جس
کا اون سے وعدہ ہے ف جو کافر حضرت کے وقت مین تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور جو

وسخرات باہرات کردیکھتے تھے مھذات سے سب بھاگتے اور دوڑتے باہر جدا ہو کر حلقہ بیٹھے اللہ نے اوپر انکار فرمایا کما قال تعالی فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ اسی طرح انجمعہ کہا کہ ان کافروں کو کیا ہوا ہے کہ یہ تیرے پاس سے نفرت کرکے حلقہ چلدیتے ہیں حسن بصری نے کہا معطعین بمعنے مظلقین ہے اور عزین بمعنے متفرقین مراد تفرق واختلاف ہے بجانب است وچپ جیسے الم احمد نے کہا تھا حق میں اہل ہوا و بدع کے فَهُمْ مُخَالِفُونَ لِلْكِتَابِ مُخْتَلِفُونَ فِي الْكِتَابِ مُتَّفِقُونَ عَلَى مُخَالَفَةِ الْكِتَابِ ذکر اہم احمد کے وقت کا ہے اور سو وقت میں کتاب کے ساتھ سنت بھی آملی ہے کہ حدیث کو سانھ یہی معاملہ ہے ابن عباس نے کہا کہ مجھکو دیکھتے ہیں تو دیکھتے ہیں عزین سے مراد جماعت مردم ہے کہ راست وچپ سے روگردان ہو کر استہزا کرتے ہیں حسن نے کہا دائیں بائیں متفرق ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آدمی کیا کہتا ہے یعنے اللہ کی کتاب میں رغبت کرتے ہیں اور نہ اُسکے رسول میں حدیث جابر میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے لوگوں کو حلقہ حلقہ بیٹھا دیکھکر فرمایا مالی اراکم عزین رواہ احمد ومسلم وابوداود والنسائی وابن جریر ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت اپنے صحاب پر باہر نکلے وہ حلقہ حلقہ تھے کہا کیا ہے کہ میں تم کو پراگندہ دیکھتا ہوں یعنے الگ الگ بیٹھے ہو ملکر نہیں بیٹھتے رواہ ابن جریر ابن کثیر کہتے ہیں ھذا اسناد جید ذکرہ فی شیء من الکتب الستۃ من ھذا الوجہ ہیرا سر نے کہا کیا یہ لوگ یہ طمع رکھتے ہیں اور حالت یہ ہو کہ رسوا خدا سے بھاگتے ہیں اور حق سے گریز کرتے ہیں کہ جنات نعیم میں جائیں نہیں بلکہ انکا ٹھکانا تو جہنم ہے یہ وقوع معاد وعذاب کا ثبوت دیا جسکی وہ منکر ہیں اور اسکا ہونا ورجانتے ہیں اور اس اعادہ پر عبارت خلق سے استدلال فرمایا کہ عود سہل تر ہے بدء سے اور انکو بدء کا اعتراف ہے پھر عود کا کیوں انکار کرتے ہیں انکی خلقت نئی سی ہوئی ہے جو ضعیف چیز ہے کما قال تعالی اَلَمْ نَخْلُقْكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ اور فرمایا فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ پھر قسم کھائی رب شارق ومغارب کی یعنے ارض وسمٰوات پاک کی جس نے آسمان وزمین بنائے اور مشرق ومغرب ٹھیرائے اور تاروں کو مسخر کیا کہ وہ مشرق سے نکلکر مغرب میں غائب ہوتے ہیں تقدیر کلام یہ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ معاد وحساب بعث ونشور نہیں ہے سو بات یوں نہیں بلکہ یہ سب ہونیوالا ہے اور لامحالہ ہوگا یہ رد ہے اون کے وہم فاسد پر دربارہ نفی یوم القیامۃ حالانکہ یہ منکرین اللہ کے ایسی قدرت عظیم وحکیمہ کو پہچانتے ہیں جو کہ اقامت قیامت کی بھی برتر ہے وہ پیدا کرنا آسمان وزمین کا ہے اور مسخر کرنا

مخلوقات مابینہما کا جیسے حیوانات وجمادات وسائر صنوف موجودات ولہذا فرمایا ہے لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور فرمایا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور فرمایا اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اور اس جگہہ یون کہا ہے کہ ہم بہتر ان سے بدل سکتے ہین یعنے قیامت کے دن ہم اعادہ اُنکا اسسے بہتر ابدان مین کر سکتے ہین اللہ کی قدرت صانع ہر شے ہے ہم کچھ عاجز نہین ہین کیا قال تعالی اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ اور فرمایا نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ان جبریر کا مختار یہ ہے کہ ہم کو قدرت ہے کہ ہم تمسے بہتر بدل مین لائین یعنے ایسی امت کہ ہماری اطاعت کرے عصیان نہ کرے اور اس آیت کو مثل اُس آیت کے ٹھہرایا ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ لیکن معنے اول اظہر ہے آیات دیگر اور سیر دلیل ہین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم پھر فرمایا اے پیغمبر تم انکو چھوڑ دو انکی تکذیب وکفر وعناد مین یہانتک کہ یہ یوم موعود سے جاہلین یعنے کل کے دن انکو معلوم ہو جائیگا کہ انجام اس جھٹلانے کا کیا ہوا اور اپنے کیے کا وبال چکھین گے ؎

سَتَعْلَمُ لَيْلٰى اَيَّ دِيْنٍ تَدِيْنَتْ ۔۔۔ وَاَيَّ عَرِيْرَةٍ فِي التَّقَاضِيْ عَرِيْمُهَا

اللہ تعالی جب انکو طرف موقف حساب کے بلائیگا تو قبرون سے جلد نکل پڑینگے ابن عباس ومجاہد وضحاک نے کہا اِلَى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ کے معنے ہین اِلٰى عَلَمٍ يَسْعَوْنَ یعنے گویا طرف ایک نشان کے دوڑتے جاتے ہین ابو العالیہ ویحیی ابن کثیر نے کہا اِلٰى غَايَةٍ يَسْعَوْنَ اِلَيْهَا نُصُبٌ مصدر ہے بمعنے منصوب اور نُصُبٌ بمعنے صنم ہے یعنے انکی شتابی طرف موقف کے ایسی ہوگی کہ جیسے دنیا مین طرف کسی تجمنے کے یا گرجا گھر کے دوڑتے جاتے ہے کہ سب سے پہلے کون ہو کر چڑھاوے وصول کرے یہ قول مجاہد ویحیی بن کثیر سے مروی ہے مسلم البطین وقتادہ وضحاک وربیع بن انس وابی صالح وعاصم بن ابی بہدلہ وابن زید وغیرہم بھی اسی کے قائل ہین لُغت کا چڑھاوا جو فرمایا یہ مقابلہ مین اُس استکبار کے ہوگا جو دنیا مین طاعت سے کرتے تھے یہ وہ دن ہوگا جسکا اُن کو وعدہ تھا ف فتح البیان مین کہا ہے مہطعین بمعنے مسرعین ہے یعنے انکو کیا ہوا ہے کہ یہ تیری طرف دوڑ کر آتے ہین اور تیرے گرد بیٹھتے ہین اور تیرے حکم کی تعمیل نہین کرتے باشتباہ کارہین طرف تکذیب

کے اور استہزار کرتے ہین کلبی نے کہا تیری طرف نظر کرتے ہین عزین سے مراد جماعات ہین مفسرین نے کہا ہے
مشرکین کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت مین جائینگے تو ہم ان سے پہلے داخل بہشت ہونگے اوسپر یہ آیت
اوتری پہر نشاۃ اولے سے نشاۃ ثانیہ پر استدلال کیا یہ معنے ہین کہ ہم نے جس کام کے لیے انکو پیدا کیا ہے
وہ اوسکو جانتے ہین وہ کام بجالانا امر ونہی کا ہے اور کامل کرنا نفس کا علم وعمل سے اور متعرض ہونا اوسکے ثواب
وعقاب کے کما فی قولہ تعالی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (اور بنائے ہے جن اور آدمی
سو اسی لیے کہ بندگی کرین) ف ابن عربی نے فتوحات
مکیہ مین فرمایا ہے اللہ پاک نے انسان کو چار طرح پر بنایا ایک وہ قسم ہے جو کسی نر و مادہ سے نہین ہے یہ آدم
علیہ السلام ہین دوسری قسم وہ ہے جو فقط نر سے ہے نہ مادہ سے وہ حوا علیہا السلام ہین تیسری قسم وہ ہے
جو فقط مادہ سے ہے وہ عیسی علیہ السلام ہین چوتھے قسم وہ ہے جو نر و مادہ دونون سے ہے یہ ساری لوگ ہین انتہی
اور یہ سب ہی خاک کے بنے ہین اور خاک مین گئے اور پہر اوسی خاک سے دن قیامت کے نکلینگے اللہ نے ہر
دن کے مشرق و مغرب کی قسم کہائی ابن عباس نے کہا سورج کا ہر دن ایک مطلع ہے جس سے وہ نکلتا ہے
اور ہر دن ایک مغرب ہے جہان وہ ڈوبتا ہے یہ مشرق و مغرب دیروز کے مشرق و مغرب سے سوا ہے یا مراد ہر ستارے
کی مشرق و مغرب ہے یہ قسم اس بات پر کہائی کہ اگر ہم چاہین تو بہتر لوگ ان منکرین کو بدل کر لائین جو دنیا مین
زبردست بڑے مالدار رہبت صاحب اولاد اور کثیر الحشم والجاہ والخدم ہون اور اُن سب کا دل ایک ہو تو تیرے
بات سنین اور توقیر تعظیم کرین اور جس امر سے تیرا سینہ کشادہ ہوتا ہے مین ساعی ہون بدل مین ان لوگون کے
عمل کے جو ہر و تصفیق تصفیر کرتے ہین اور سبب ضیق صدر کی ہوتے ہین سو اللہ تعالی نے مہاجرین و انصار
اور تابعین باالاحسان مین یہی اوصاف رکھے تھے کہ رزق اُنکا وسیع ہو گیا کسرے و قیصر کے خزائن اونکے
ہاتھ آئے زمین مین متمکن ہوئے یہانتک کہ دنیا کے بادشاہ ہو گئے اور ایسے عمل کیے جس سے آخرت کا مالک بھی
ملا اور نہون نے حضرت کا کرب دور کیا اور اُنکی رضاجوئی مین جان و مال فدا کر دیا پہر اللہ نے کہا
ہم کچھ اس کام کے کرنے مین عاجز نہین ہین بلکہ جو چاہین سو کر ڈالین مگر بات اتنی ہے کہ ہماری مشیت و علم
مقتضی تاخیر عقوبت کا ہے اور اس بات کا کہ ہم انکو دوسرے خلق سے نہ بدلین سو اے رسول تم انکو انکے باطل پر
چھوڑ دو یہ دنیا مین خوب سا لعب و لہو کر لین اور تم اپنے کام مین مشغول ہو کیونکہ تیرا فقط ہونا دنیا مین یہ تعدد
ہے کفار کو اور نسلی ہے رسول مختار کو صلے اللہ علیہ وسلم اس ترک کی ابتدا غزوہ ہے اور انتہا نفخہ ثانیہ
جسوقت کہ فریقین اپنے اپنے محل مین قرار پکڑینگے بغاعی نے کہا یہ آیت منسوخ ہے آیت سیف سے

لیکن راجح عدم نسخ ہے احداث جمع ہے حدث کی حدث کہتے ہیں قبر کو تراع جمع ہے سریع کی بمعنے جلد باز شتاب کار ابو عمرو نے کہا نقنب شبکہ صیاد کو کہتے ہیں یعنے شکاری کا جال کہ جب کوئی نخچیر دام میں گرفتار ہوتا ہے تو اوسکی طرف دوڑ کر جاتے ہیں کہ کہیں وہ جال سے نکل نجاے یا مراد علم یا رایہ ہے خشوع کہتے ہیں ذلت وخضوع کو اوپر ذلت چڑھی آتی ہوگی اسلیے کہ جو کوئی دنیا میں حق سے تغافل کرتا ہے وہ آخرت میں ذلیل ہوگا اور جو سامنے حق کے متذلل ہوتا ہے وہ وہاں معزز ہوگا قتادہ نے کہا مراد ذلت سے روسیاہی ہے یہ وہ دن ہے جسکا وعدہ زبان رسل پر دنیا میں کیا گیا تھا اب وہ دن حاضر اور موجود ہو گیا اور عذاب موعود واقع ہوا خطیب نے کہا ہے کہ یہ وہی عذاب ہوگا جسکا سوال اول سورت میں کیا تھا اب اوسکا آخر اول پر راجع ہوا

سورۂ نوح علیہ السلام

یہ ۲۹ یا ۲۸ آیتیں ہیں مکی ہیں ازرقی زبیر نے کہا ہے نزلت بمکۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ
اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ہم نے بھیجا نوح کو اوسکی قوم کیطرف کہ ڈرا اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ پہونچے اوپر اوسکے دوالی آفت بولا اے قوم میری میں تمکو کہ سناتا ہوں کھولکر کہ بندگی کرو اللہ کی اور اوس سے ڈرو اور میرا کہا مانو کہ بخشے تم کو کچھ گناہ تمہارے اور ڈھیل دے تم کو ایک ٹھیرے وعدے تک وہ جو وعدہ رکھا اللہ نے جب آپہونچے اوسکو ڈھیل نہ ہوگی اگر تم کو سمجھ ہے۔

ف یعنے بندگی کرو کہ نوع انسان رہے دنیا میں قیامت تک اور قیامت کو دیر نہ لگے گی اور جب ملکر بندگی چھوڑ دو تو سارے ابھی ہلاک ہوجاؤ طوفان آیا تھا ایسا ہی کہ ایک آدمی نہ بچا حضرت نوح کی بندگی سے اُنکا بچاؤ ہو گیا انتہے اللہ نے خبر دی کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو طرف اُنکی قوم کے بھیجا تھا کہ وہ قوم کو اللہ کی بلا و آفت سے قبل نزول کے ڈراوین اگر وہ توبہ کرکے رجوع لاوین گے تو وہ بلا اُن سے اوٹھا لیگی چنانچہ اونہوں نے ایسا ہی کیا کہ کہکر اپنی قوم سے کہدیا کہ تم اللہ کے عبادت کرو اوس سے ڈرو محارم کو چھوڑو آخر سے مجتنب ہو امر و نہی میں میرا کہنا مانو جب تم ایسا کام کروگے تو اللہ تمہارے گناہ بخشدیگا حرف من اس جگہ زیادہ ہے یا بمعنے عن یا واسطے تبعیض کے تاخیر اجل سے مراد تطویل

عمر ہے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ طاعت و برد صلۂ رحم سے عمر بڑہتی ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ پھر فرمایا کہ طاعت مین شتابی کرو قبل حلول نقمت کے اسلیے کہ جب اللہ کا حکم آجاتا ہے تو پھر دیر نہین لگتی اور نہ کوئی اوسکو روک سکے اور کیسے کوئی مانع ہو کہ اوسکی ذات قاہر غریز ہے سائے اوسکے عزت کی ساری مخلوقات گردن جھکائے ہوے ہے عِزُّ الْخَالِقِ وَذِلُّ الْمَخْلُوْقِ ف فتح البیان مین کہا ہے مراد قوم نوح سے سارے آدمی روے زمین کے ہین جو اون کے وقت مین موجود تھے دلیل اسکی یہ ہے کہ انہون نے کفر و انکار کیا تو اللہ نے ساری اہل ارض کو غرق کردیا نوح پہلے رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا اور عبادت غیر اللہ سے منع کیا یہ عبادت غیر اللہ انہین نوح علیہ السلام کے وقت مین نکلی تھی ورنہ معلوم ہے کہ ان سے پہلے اور رسل ہو چکے ہین جیسے آدم و شیث و ادریس علیہم السلام نوح کے والد لامک بن متوشلخ بن اخنوخ بن قینان بن شیث بن آدم علیہ السلام تھے سب پیغمبرون مین انہین کی عمر درازہوی بلکہ سب لوگون مین یہ سب سے پہلے صاحب شریعت ہوئے اور انہین نے سب سے پہلے شرک سے ڈرایا قصہ انکا سورہ عنکبوت مین گذر چکا ہے نوح کے معنے زبان سریانی مین ساکن ہین عذاب الیم سے مراد آگ کا عذاب ہے جو کہ اعمال خبیثہ پر ہوتا ہے کلبی نے کہا مراد نزول طوفان ہے اس کہنے مین کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو نفی ہے شرک کی مراد تاخیر اجل سے یہ ہے کہ جو مدت قضے تمہارے لیے مقرر کی ہے اوس زمان معلوم معین تک تم کو تاخیر دیجائیگی یا مراد اس تاخیر سے برکت ہے اعمار مین اگر ایمان لائین اور عدم برکت اگر ایمان نہ لائین مقاتل نے کہا تم کو ڈھیل دیگا تمہاری منتہی اجل تک زجاج نے کہا عذاب سے تاخیر دیگا کہ تم ستاصل نہو جاؤ فراء نے کہا یعنے تم کو غرق و حرق و قتل سے نہ ماریگا اجل اللہ سے مراد موت ہے کہ جب موت آئیگی تو دیر نہ لگیگی اور اوسوقت ایمان لانا ممکن نہ ہوگا اسلیے تم ایمان و طاعت کی طرف جلدی کرو یا جب موت آئیگی تو خواہ عذاب کے ساتھ آئے یا بی عذاب تاخیر نہ ہوگی شوکانی سے پوچھا تنا کہ آیات کریمات دلیل ہین عدم زیادت و نقص اجل پر اور احادیث صحیحات دلیل ہین زیادت عمر بصلۂ رحم وغیرہ سے اوسکے جواب مین امام ربانی رح نے بعد ذکر بعض احادیث زیادت عمر کے یہ کہا ہے کہ عمر محدود معلوم ہے نہ متقدم ہو نہ متاخر ہان جب کوئی آدمی صلہ رحم کرتا ہے تو اللہ تعالی اوسکی عمر بڑہا دیتا ہے اور زیادہ کردیتا ہے یہی حکم ان سارے امور کا ہے جنکے حق مین ادلہ زیادت و نقص عمر آئے ہین کیونکہ وہ اولی خاص ہین اور خاص عام پر مقدم ہوتا ہے ۵ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۙ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۚ

وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا
وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ
لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ
وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ وَّ
جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝
ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا
سُبُلًا فِجَاجًا ۝

ع

بولا اے رب مین بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن پہر پہر بلانے سے اور زیادہ بہاگتے ہی رہے اور مین نے جس بار انکو بلایا تا اُن کو تو معاف کرے ڈالنے لگے اپنی انگلیان کانون مین اور اوپر لیے اپنے کپڑے اور ضد کی اور غرور کیا بڑا غرور یعنے کپڑے اوڑہنے لگے کہ اسکی بات ہمارے دل مین نہ لگجاے پہر بلایا اونہا گر پہر بلایا انکو کہولکر کہا اور چپ کر کہا چپکے سے تو مین نے کہا مانگو بخشوا اپنے رب سے بیشک وہ ہے بخشنے والا جھوڑدے آسمان کی تمپر دہارین اور بڑہتی دی تمکو مال اور بیٹون سے اور بنا دی تمکو باغ اور بنا دیے تمکو نہرین کیا ہوا ہے تم کو کیون نہین امید رکہتے اللہ سے بڑائی کی اور اسی نے بنایا تم کو طرح طرح سے یعنے ایسے کام کیون نہین کرتے کہ وہ اپنی بڑائی سے تپر عذاب نہ بہیجے اور طرح طرح بنایا یعنے مان کے پیٹ مین بہانت بہانت کا رنگ بدلی کیا تم نے نہین دیکہا کیسے بنایا اللہ نے آسمان تہ پر تہ اور رکہا چندا اون مین اوجالا اور رکہا سورج چراغ جلتا اور اللہ نے اوگایا تم کو زمین سے جاکر پہر دوبارہ اگر ڈالیگا تم کو اُس مین اور نکالیگا تم کو باہر اور اللہ نے بنا دی تم کو زمین بچھونا تاکہ چلو اوس مین کشادہ رستے ف اللہ نے اپنے بندہ و رسول نوح علیہ السلام کے حال سے خبر دی کہ اونہون نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میری قوم نے میرے ساتہہ یہ کیا اور مینے اس مدت دراز تک صبر کیا یہ ساڑہے نو سو برس تہے اور قوم پر رشد و سبیل اقوم کو واضح کر دکہایا اور رات دن انکو بلایا کہ تیرا حکم اٹہا دین تیری طاعت کرین تیری رضامندی کی جستجو مین رہین تو وہ اس بلانے سے اور بہی زیادہ گریز پا ہو گئے اور کان بند کر لیے اور کپڑے اوڑہ لیے کہ باعث سنین جسطرح کہ اللہ نے حال سے کفار قریش کی خبر دی ہے ۵۱ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ابن عباس

نے کہا کپڑے پہننے سے یہ مراد ہے کہ صورت نا آشنا بناتے کہ پہچانے نجائین سعید بن جبیر وسدی نے کہا سر چھپاتے کہ بات نہ سنین آصرار سے مراد استمرار ہے شرک وکفر عظیم پر استکبار سے مراد عار کرنا ہے اتباع حق سے اور منقاد نہ ہونا حق کے لیے جہار سے مراد یہ ہے کہ لوگون مین کہکر سب کے روبرو کہدیا اعلان سے مراد کلام ظاہر ہے بآواز بلند اسرار سے مراد چپکے سے کہنا ہے غرضکہ طرح طرح پر دعوت کی تاکہ زیادہ تر اثر بخش ہو اور کہا تم طرف خدا کے رجوع کرو ان افعال نامابست سے تائب ہو الہ غفار ہے جو کوئی توبہ کرتا ہے اوسکی توبہ کو قبول فرماتا ہے اگرچہ اوسکی گناہون مین شرک وکفر کیون نہ ہو تم اگر ایسا کروگے تو اللہ خوب ہی پانی تمپر آسمان سے برسائیگا موسلا دھار اسی جگہ سے پڑھنا اس سورت کا نماز استسقا مین مستحب ہے بہ سبب اس آیت کے عمر رض خطاب منبر پر واسطے طلب باران کے گئے استغفار سے زیادہ کچھ نہ کیا اور فقط آیات استغفار کو پڑھا از انجملہ ایک یہ آیت باب تبی اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا اور کہا لَقَدْ طَلَبْتُ الْغَيْثَ بِمَخَارِجِ السَّمَآءِ الَّتِيْ يُسْتَنْزَلُ بِهَا الْمَطَرُ یعنے مانگا مینے پانی آسمان کے ان مخرجون سے جن سے کہ مینہ اتارا جاتا ہے ابن عباس نے کہا مدرار سے مراد یہ ہے کہ ایک کے پیچھے ایک آئی یعنے لگاتار پانی برسنا پھر کہا کہ جب تم طرف اللہ کے توبہ کروگے اور استغفار بجا لاوگے تو رزق کی بہتر کثرت ہوگی اور اللہ پاک برکات آسمان سے تم کو پانی دیگا اور برکات زمین سے تمہارے اوگائیگا اور کھیتی پیدا کرے گا اور دودھ دیگا اور مال واولاد سے مدد فرمائیگا اور باغ عطا کرے گا جنمین ہر طرح کے میوے ہونگے اور اون کے درمیان نہرین بہتی ہونگی یہ مقام دعوت کا بطور ترغیب تھا پھر اس دعوت سے طرف دعوت بالترہیب کے عدول کیا اور کہا تم کو کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ پاک کی عظمت نہین کرتے یہی قول ہے ابن عباس ومجاہد وضحاک کا یعنے اوسکی بارگاہ قدس سے نہین ڈرتے رجا اس جگہ بمعنے خوف ہے حالانکہ تمکو طرح طرح بنایا ہے پہلے تم نطفہ تھے پھر علقہ ہوئے پھر مضغہ بنے ابن عباس وعکرمہ وقتادہ وشیبی بن ابی رافع وسدی وابن زید نے اسیطرح کہا ہے طباقا سے مراد یہ ہے کہ ایک کے اوپر ایک ہے یہ فقط سمع ونقل سے لیا جاتا ہے یا اون امور سے جن کا ادراک حواس سے ہوتا ہے اور وہ ستارون کی چال اور کسوفات سے معلوم ہوتے ہین کیونکہ سبع سیارہ ایک دوسرے کے کاسف ہوتے ہین اذا کو اکب سبعہ مین ایک قمر ہے آسمان دنیا پر سوا اس کے مافوق کو کسوف لگتا ہے اور عطارد دوسرے آسمان پر ہے اور زہرہ تیسرے آسمان پر اور سورج چوتھے آسمان پر اور مریخ پانچوین پر اور مشتری چھٹے پر اور زحل ساتوین

آسمان پر اور باقی کواکب جو کہ ثوابت ہین اور چلتے پھرتے نہین وہ آسمان ہشتم مین ہین جسکو فلک ثوابت کہتے ہین اور اہل شرع کے نزدیک اس فلک ثامن کا نام کرسی ہی اور فلک نہم جسکو فلک الطلس کہتے ہین اور اثیر بھی کہتے ہین وہ فلک ہے جسکی حرکت برخلاف سائر افلاک ہے یہ اسلیے کہ اوسکی حرکت بسبب حرکات ہے اور وہ مشرق سے طرف مغرب کے حرکت کرتا ہے اور سائر افلاک کی حرکت برعکس اوسکے مغرب سے طرف مشرق کی ہے اور سیارہ اپنے ہر فلک کو مطابق اپنی چال کے قطع کرتا ہے قمر ایک ماہ مین قطع اپنے فلک کا کرتا ہے اور آفتاب سال بھر مین اور تحصل ہر تیس برس مین ایک بار یہ قطع بحسب اتساع افلاک ہوا کرتا ہے اگرچہ سب کی حرکت سرعت مین متناسب ہے یہ تخصیص ہے انکے اقوال کی اس مقام مین اور درمیان اونکے بہت سے مواضع مین اختلاف ہے ہمکو کچھ بیان کرنا اوس اختلاف کا منظور نہین ہے مقصود اسقدر ہے کہ اللہ تعالی نے سات آسمان تہ بر تہ بنائے اور چاند کو اوجالا اور سورج کو چراغ ٹھیرایا دونون کی چمک مین تفاوت رکھا ہر ایک ان مین سے الگ الگ ایک نمونہ ہے واسطے شناخت لیل و نہار کے سورج کی طلوع و غروب سے یہ شناخت ہاتھ آتی ہے چاند کے لیے منزلین اور برج مقرر کیے ہین اور اوسکا نور متفاوت رکھا ہے کبھی زیادہ ہوکر انتہے تک پہونچتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے یہانتک کہ چھپ جاتا ہے اس سے ماہ و سال کا گذرنا معلوم ہوتا ہے کما قال تعالی هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ جسقدر علم ہیئت کتاب و سنت سے ثابت ہی اوسکا بیان استقرار کتاب ہدایۃ السائل مین کیا گیا ہے ثبات اہم مصدر ہی اس جگہ لانا اوسکا احسن تھا اللہ نے فرمایا ہمنے تم کو زمین ہی سے اوگایا اور جب تم مروگے تو پھر تم کو زمین مین لیجائین گے اور دن قیامت کے پھر تم کو زمین سے نکالین گے جسطرح کہ پہلی بار پیدا کیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ مردہ کو دفن کرنا چاہیے نہ جلانا اور نہ پانی مین ڈبانا اور نہ ہوا پر اوڑانا اور نہ زمین پر پھینکدینا پھر زمین کو ایک ساط بنایا اور بڑے بڑے پہاڑون سے اوسکو قرار دیا اور چلنے کے لیے راستے نکالے کہ اوسکے اطراف و نواحی مین چلین پھرین نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان سب باتون کی خبر دی اور اللہ کی قدرت و عظمت آفرینش آسمان و زمین مین بتائی اور منافع سماویہ و ارضیہ پر آگاہ کیا اور اوسکا خالق و رازق ہونا جتا دیا سو اسی کی عبادت کرنا چاہیے وحدہ لاشریک لہ اوسکا کوئی نظیر و عدیل و ند و ضد و کفو نہین ہے وہ نہ بی بی رکھتا ہے اور نہ اولاد اور نہ کوئی وزیر و مشیر بَلْ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فتح البیان مین کہا ہے نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے مناجات کی

۲۸ وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمکتا اور چاند کو چمکتا اور مقرر کیے اوسکے لیے منزلین تاکہ جانو تم گنتی برسون کی اور حساب مہینون کی نہین پیدا کیا ہے اللہ نے یہ سب مگر ساتھ تدبیر کے کھول کھول کر بیان کرتا ہے نشانیان اپنی واسطے لوگون کے کہ جانتے ہین

اور قوم کی گریز و مکر و کا حال بیان کیا حالانکہ اللہ کو خوب معلوم تھا غفران کے لیے بلا مراد اس سے توبہ ہے کہ توبہ کرو تو تمہاری گذشتہ بختی جائیں وہ کمبخت اُن کی بات نہ سننے کو کان بند کرتے کپڑے اوڑھ لیتے اور اپنے کفر پر جمے تھے اور قبول حق سے غرور کرتے تھے انکو ہر طرح پر سمجھایا کہلایا اور چھپے مگر انہوں نے ایک بات نہ مانی ہر چند کہا کہ استغفار کرو تمہارا رب غفار ہے آسمان سے تم پر لگاتار پانی برسائیگا ایک سنا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ استغفار ایک سبب اعظم ہے واسطے حصول باران کے پھر کہا کہ تم کو مال و فرزند دیگا اور نہریں جاری کرے گا یہ اسلیے کہا کہ قوم ان چیزوں کی محب تھی **حکایت** ایک شخص نے حسن بصری سے شکایت قحط کی کی کہا اللہ تعالیٰ سے استغفار کر دوسرے نے گلہ فقر کا کیا تیسرے نے کہا اولاد نہیں ہوتی چوتھے نے کہا پیداوار زمین کی کم ہے سب کو یہی جواب دیا کہ استغفار کر ربیع بن صبیح نے کہا لوگ آئے اور ہر ایک نے ہر طرح کا شکوہ شکی کیا اور مختلف چیزوں کا سائل ہوئے تم نے سب کے ایک ہی جواب دیا حسن نے آیت باب پڑھی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا قشیری نے کہا جسکو حاجت ہو طرف اللہ کے وہ اپنی مراد کو نہ پہونچیگا مگر تقدیم استغفار سے شہاب نے کہا مراد استغفار سے نہ کہنا استغفر اللہ کا زبان سے نہیں ہے بلکہ جو ہے گناہوں سے اور پاک کرنا ہے زبان دل کا وقار کے معنے میں عظمت کر تو قیر کہتے ہیں تعظیم کو یعنے تم کو ترک خوف خدا میں کیا عذر ہے جو تم اُس سے نہیں ڈرتے اور حق اوسکی عظمت کا بجا نہیں لاتے اور اُسکی توحید و اطاعت نہیں کرتے یہ معنے ہیں کہ تم اللہ سے امید وقار کی اپنے لیے نہیں رکھتے اگر تم اوسپر ایمان لاؤ تو وہ تم کو موقر کر دے ضحاکی اسی معنے کی طرف گئے ابو السعود نے کہا رجا اس جگہ بہ معنے اعتقاد ہے یعنے انکے عدم رجا پر اللہ سے انکار ہے کرخی نے کہا یعنے اگر تم نوح علیہ السلام کا وقار کرتے اور اُنکا استخفاف کرنا چھوڑ دیتے تو یہ امر ہی کا وقار رہتا سعید بن جبیر و ابو العالیہ و عطا نے کہا ہے وقار سے مراد یہ ہے کہ تم اللہ سے نہ امید ثواب کہتے ہو اور نہ خوف عقاب مجاہد و ضحاک نے کہا تم کچھ پرواہ اللہ کی عظمت کی نہیں رکھتے قطرب نے کہا کہ یہ لغت حجاز ہے کہ یجای لہ امل کے لم ارج لہ یعنے میں قتادہ نے کہا مراد وقار سے عاقبت الیمان ہے ابن کیسان نے کہا تم کو اللہ کی عبادت و طاعت میں اسبات کی امید نہیں ہے کہ وہ تم کو ثواب خیر بہ تمہاری توقیر پر دیگا ابن زید نے کہا تم اللہ کی طاعت بجا نہیں لاتے حسن نے کہا تم اللہ کا حق نہیں پہچانتے اور نہ اوسکی نعمت کا شکر بجا لاتے ہو **حکایت** علی بن ابی طالب نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ننگے نہا رہے ہیں بے ازار و تہبند کے جلد جلد کر فرمایا لَا تَتَعَرَّوْا تَعَرِّيَ الْبَهَائِمِ وَقَارًا رَدَّدَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ اطوار سے مراد

احوال مختلفہ مین کبھی تم کو عناصر یا بغیر عناصر یا خلاط پر لطف پر مضغ پر علق پر عظام و لحوم پر ایک دوسری خلق پیدا
کی طور تعنت مین یعنی مرۃ ہے یعنے ایک بار آبن الانباری نے کہا طور بعنے حال ہیئت ہو مراد اطوار سے یہ ہے
کہ پہلے کو دیکھ کیا ہے جوان پھر بوڑھا یا مراد اطوار سے اختلاف افعال و اقوال و اخلاق ہے یعنے جس نے تم کو ان
اطوار عدیدہ پر بکرات و مرات و تارات بنایا تم اوسکی توحید مین کیسطرح تقصیر کرتے ہو یہ بات کوئی عقلمند نہین کرتا
پھر ذکر آفرینش آسمان و زمین کا کر کے اپنے کمال قدرت و بدیع صنعت پر استدلال کیا خلاق سمٰوٰت یہ ہے کہ
ہر آسمان دوسرے آسمان پر مطبق ہے جیسے قبہ اور ایک دوسرے کا مماس نہین ہر حسن نے کہا اللہ نے سات آسمان سات زمینون
پر بنائے مین درمیان ہر دو آسمان اور درمیان ہر دو زمین کے خلق واسع ہے قمر کو زمین کا نور ٹھیرایا ابن عباس نے
کہا سوہنہ چاند کا آسمان مین بطرف عرش کے ہے اور پشت طرف زمین کے دوسرا اقوال اوسکا یہ ہے کہ یہ زمین کے لیے
روشنی ہین آسمان مین اوسکی کوئی چمک نہین ہے سورج زمین کا چراغ ہے ابن عمرو نے کہا چاند سورج کو سوہنہ
طرف آسمان کے ہین اور پشت اوسکی طرف زمین کے ہین تب ایک آیت کتاب اللہ کی پڑھتا ہون یہ آیت
باب پڑھی اور ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ سورج و چاند اہل سموات کے لیے اور سیطرح درخشان ہین جسطرح کہ اہل ارض
کے لیے ہین **حکایت** شہر بن حوشب کہتے ہین ابن عمرو و کعب احبار جمع ہوئے اوکی آپس مین کچھ عتاب
تھا ابن عمرو نے کہا اے کعب تم ہم سے پوچھو ہم جس بات کی خبر دین گے اوسکی تصدیق مین قرآن کی
سند لائین گے کعب نے کہا بلا چاند سورج کا نور ساتون آسمان مین اسیطرح ہے جیسا کہ زمین مین ہے
کہا ہان تو نے یہ آیت نہین دیکھی نفیلی نے کہا اسپر اجماع ہے کہ سورج آسمان چہارم پر ہے اور اوسکا ضوء
قوی تر ہے نور قمر سے خطیب نے کہا بعض کہتے ہین کہ سورج آسمان پنجم پر ہے کسینے کہا کہ جاڑون مین جو آدمی
آسمان پر ہوتا ہے گرمی مین ساتوین آسمان پر مراد اس سے کہ ہم نے تمکو زمین سے اوگایا ہے کہ آدم کو اسنے
ادیم ارض سے بنایا انبات بجائے انشا استعارہ ہے کیونکہ یہ اول ہے حدوث تمکو مین پر زمین سے پھر بعد موت کے زمین
مین اعادہ ہوگا پھر دن قیامت کو زمین سے جی اوٹھین گے یہ لامحالہ ہونیوالا ہے زمین کو ساط ٹھیرایا کہ جس
طرح گھرون مین فرش پر لوٹتے ہین اسیطرح زمین پر تقلب کرتے ہین فجاج سے مراد طرق واسعہ ہین یعنے
بڑی بڑی کشادہ راہین ابن عباس نے کہا مراد طرق مختلفہ ہین بعض نے کہا فجوہ رستہ ہو درمیان دو
پہاڑ کے ہو پھر جب نوح علیہ السلام کو اون کے ایمان لانے سے ناامیدی ہوگئی اور جان لیا کہ یہ ہرگز سوائے
نہ نبین گے قَالَ نُوحٌ یعنے تب اونہون نے کہا رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ

وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا
سُوَاعًا ۙ وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝

اے رب میرے انہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور مانا ایسے کا جسکو اور سکی مال و اولاد سے اور بڑا ہاتھ ٹوٹا یعنے اپنے مالداروں کا کہنا مانا اور اُنکا مال و اولاد کچھ بھلا نہیں اور آخر ٹوٹا ہے اور نبی کے سب دین سے محروم رہے اور دادا کہا ہے بڑا دادا یعنے سب کو سمجھا دیا کہ اسکی بات نہ مانو اور بولے نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکروں کو اور نہ چھوڑیو دد کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث و یعوق و نسر کو اور بہکا دیا بہتوں کو اور تو نہ بڑھا ئیو بے انصافوں پر مگر بہکا دینے تدبیریں نہ لائیو یہ نام تھے اونکے بتوں کے ہر ہر مطلب کا ایک بت تھا ف اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کے حال سے خبر دی کہ جب وہ دعوت ترغیب و ترہیب سے طرح طرح پر فارغ ہوئے اور دیکھا کہ وہ کسیطرح پر بھی راہ پر نہیں آتے ہیں تو اُنکا حال جناب باری عز اسمہ میں عرض کیا کہ یہ میرے عاصی و کذب ہیں اور تابع ہیں ایسا دنیا کے جو اللہ کے حکم سے غافل ہو گئے ہیں اور مالدار صاحب اولاد ہیں اور یہ نفس اللہ میں مستدراج و انظار نہ آرام دلہذا کہا کہ یہ ایسوں کے تابعدار بنے ہیں جنکا مال و اولاد انکو نقصان ہی پہونچائیگا لفظ ولد بضم و فتح دونوں طرح پڑھی گئی ہے اور دونوں متقارب ہیں مگر کثیر سے مراد کثیر عظیم ہے ابن زید نے کہا یعنے کبیر عرب کہتے ہیں امر عجیب بے عجاب و عجاب و رجل حسان و حسان و جمال و جمال بتخفیف و تشدید ایک ہی معنے میں ہیں مراد اس مکر کثیر سے یہ ہے کہ اونہوں نے اُنکی نظر میں یہ بات دکھلائی کہ ہم حق و ہدایت پر ہیں جسطرح کہ دین قیامت کہ کہینگے بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا سواع وغیرہا نام ہیں بتوں کے جن کو سوا اللہ کے پوجتے تھے بخاری میں ابن عباس سے آیا ہے کہ وہ اوثان جو قوم نوح میں تھے اب عرب میں آگئے وہ قبیلہ کلب میں بمقام دومۃ الجندل تھا سواع ہذیل کا بت ہے یغوث قبیلہ مراد کا پھر بنی غطیف کا جو مراد میں نزدیک سبا کے رہا یعوق ہمدان کا بت ہے نسر حمیر کا آل ذی الکلاع میں یہ نام ہیں رجال صالحین کی قوم نوح علیہ السلام میں سو جب وہ لوگ مر گئے شیطان نے اُنکی قوم کو وحی کی کہ تم اون کی نشست کی جگہوں میں یہ بت کھڑے کر کے وہی نام رکھو اونہوں نے اسی طرح کیا لیکن اُنکو پوجا نہیں یہانتک کہ جب اوس قرن کے لوگ ہلاک ہو گئے اور علم جاتا رہا تو اون کی پرستش ہونے لگی عکرمہ و ضحاک و قتادہ و ابن اسحاق سے بھی اسی کے لگ بھگ مروی ہے ابن عباس نے کہا یہ اصنام زمان نوح علیہ السلام میں پوجے جاتے تھے محمد

بن قیس نے کہا یعوق و نسر ایک قوم صالح تھے درمیان آدم و نوح کے اور کچھ لوگ اون کے اقتدا کرتے تھے جب وہ مر گئے تو اون کے یاروں نے کہا جو کہ اونکے مقتدی تھے کہ اگر ہم انکی صورتین بنالین تو ہم کو زیادہ تر شوق عبادت کا ہوگا جبکہ ہم اون کو یاد کرینگے پھر انکی تصویرین بنائین پھر جب یہ لوگ مر گئے اور دوسرے لوگ آئے تو ابلیس نے اون کے کان مین یہ پہونکا کہ تمہارے اگلی ان صورتون کو پوجتے تھے اور ان کے ذریعے اُنپر بارش برستی تھی یہ اون صورتون کو پوجنے لگے ابن عباس نے کہا ہے آدم علیہ السلام کے چالیس بچے تھے بیس لڑکے اور بیس لڑکیان اون مین سے ہابیل کابیل صالح اور عبد الرحمن جن کا نام عبد الحرث رکھا گیا تھا اور وہ زندہ رہے وہ کو شیث کہتے تھے اور ہبتہ اللہ بھی اونہین کا نام تھا اون کے بھائیون نے ان کو اپنا سردار مقرر کیا تھا انسے سواع و یغوث و یعوق و نسر پیدا ہوئے رواہ ابن عساکر عروہ بن زبیر نے کہا جب آدم علیہ السلام بیمار پڑے تو اونکے پاس وُدّ و یغوث و یعوق و سواع و نسر اون کے بیٹے موجود تھے سب مین زیادہ نیک اور بڑی عمر کے وُدّ تھے الوجعفر کھڑے نماز پڑھتے تھے اونکے پاس ذکر یزید بن المہلب کا ہوا انھون نے نماز پڑھکر کہا تم ذکر یزید بن المہلب کا کرتے ہو یہ شخص اُس زمین مین قتل ہوا جہان سب سے پہلے غیر اللہ کی عبادت کی گئی پھر ذکر ایک اور مرد کا کیا کہ وہ مسلمان تھا اور اپنی قوم مین محبب تھا یعنے لوگ اس سے محبت رکھتے تھے وہ جب مر گیا تو گرداوسکے قبر کے زمین بابل مین اعتکاف کیا اور بہت سا جزع اوسپر کیا ابلیس نے اُنکی جزع و فزع کو دیکھکر ایک انسان کی صورت مین آکر کہا مین دیکھتا ہون کہ تم اس مرد پر بہت سا جزع کرتے ہو بہلا مین تمہارے لیے اوسکی سی ایک صورت نہ بنادون کہ وہ تمہارے مجلس مین رہا کرے اور تم اُسکو یاد رکھو کہا ہان اوس نے مثل اوس شخص کے ایک صورت طیار کردی اُنھون نے اوسکو اپنی مجلس مین رکھا اور اُسکو یاد کرتے ابلیس نے اُنکا یاد کرنا دیکھکر کہا کیا مین ہر گھر مین ہر ایک شخص کے تم مین سے ایسی ہی صورت نہ بنادون کہ وہ ہر کسی کے گھر مین ہے اور اُسکو دیکھکر وہ اُس شخص کو یاد کرلیا کرے اور رکا ہیکو جائے کہا ہان تب اوس نے ہر ایک گھر والے کے لیے ایک مثال اسیطرح کی بنادی سب اوسپر متوجہ ہوئے اور اُسکا ذکر کرتے اس قوم کے فرزند ہوئے دیکھا کہ ان تصاویر کے ساتھ یہ کیا جاتا ہے پھر نسل بڑہی اور وہ ذکر زمانہ اونکا پرانا پڑ گیا یہانتک کہ اون تماثیل کو ایک خدا کے معبود سوا اللہ کے ٹھہرا لیا اولاد کی اولاد اذکر پوجنے لگی سب سے پہلے سوا اللہ تعالے کے جسکو پوجا و نام صنم تھا رواہ ابو ابی حاتم نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے رب ان بتون نے ایک خلق کثیر کو گمراہ کردیا یعنے انکی عبادت فرون

ماضیہ سے لیکر ہمارے زمانے تک سارے عرب عجم و سائر صنوف بنی آدم مین منتشر ہوگئے اور حضرت خلیل علیہ السلام نے اپنی دعا مین کہا تھا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ اور یہ کہنا نوح علیہ السلام کا کہ بڑہا ان کو گمراہی مین بڑہ دیا ہے قوم پر بسبب اُنکی سرکشی و کفر و عناد کے جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اوسکے گروہ پر بددعا کی تھی رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ اللہ نے سبھی کی دعا حق مین اوسکے امت کو قبول کی اور قوم نوح کو بسبب اونکی تکذیب کے طوفان سے ہلاک کردیا فتح البیان مین کہا ہے نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے شکایت اپنی قوم کی بیان کی کہ وہ میرے کہنے پر نہین چلتے اہل ثروت وجاہ کی تابعداری مین لگے رہتے ہین جسکا نتیجہ اون کو بجز خسران کے اور کچھ نہین ہے اور یہ رؤسا اس قوم کے بڑے مکار و عیار ہین اہل علم نے اس بارہ مین اختلاف کیا ہے کہ وہ کیا مکر تھا جسکو بڑا بتایا ہے بعض نے کہا سفلہ کو قتل نوح علیہ السلام پر بھڑکا دیا اور کہا کہ جسطرح بنے اونکو ایذا دو ستاؤ لوگون کو اونپر ایمان لانے سے باز رکھو کوئی طرف اون کے جھکنے اور اون کے بات سننے نہ پائے بعض نے کہا عوام کو یہ دھوکا دیا کہ ہمارے پاس اموال و اولاد کی کثرت ہے ضعفا نے سمجھ لیا کہ اگر یہ حق پر نہ ہوتے تو یہ نعمتین اونکو کہان سے ملتین کلبی نے کہا مکر یہ تھا کہ اللہ کے لیے جورو بچے ٹہیرائے مقاتل نے کہا مراد مکر سے یہ ہے کہ بڑون نے چھوٹون سے کہا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ تم اپنے پرکھون کی پوجا کو نہ چھوڑنا مامراد مکر سے کفر ہے یا افترا کرنا اللہ و رسول پر الٰہہ سے مراد اصنام و صور ہین جنکو وہ پوجتے تہے اونکے بعد یہ عرب نے پوجا یہی قول ہے جمہور کا محمد بن کعب نے کہا هَذَا إِثْمُ قَوْمِ صَالِحِينَ یہ قوم درمیان آدم و نوح علیہ السلام کے تہے یہ انکے بعد وہ لوگ آئے جو اس عبادت اصنام مین مقتدی اپنے آبا و اجداد کے ہوئی ابلیس نے آکر اونسے کہا کہ اگر تم اون کی صورتین بنالو تو یہ زیادہ تر موجب تمہاری نشاط و شوق عبادت کا ہوگا چنانچہ قوم نے اسیطرح کیا پھر جو لوگ بعد اونکے آتے رہے وہ اُنکو پوجتے رہے ابلیس نے سمجھا دیا کہ تمہارے اگلے ان کے عبادت کرتے تہے تم بھی انکو پوجو عبادت اصنام کی ابتدا اُسوقت سے ہوئی ہے اور اون صورتون کا نام اسی قوم کے نام پر رکھا گیا کیونکہ وہ صورتین اسی قوم کی صورتین تہین واقدی نے کہا وہ مرد کی صورت پر تہا اور سواع عورت کی صورت پر اور یغوث بشکل شیر اور یعوق بصورت اسپ و نسر بصورت نسر طائر تقاعی نے کہا یہ کچھ معارض اس بات کو نہین ہے کہ یہ صور قوم صالحین کے تہے اسلیے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ صور اُنکی معانی

سی متمتع ہوں وہ درجولیت میں کامل تہا اور سواع ایک عورت عابدہ تہی اور یغوث ایک بہادر آدمی تہا اور یعوق ایک تیز رو قوی اور نسر ایک بہ عظیم طویل العمر وَمِثْلُهُ فِي الْقُرْطِيِّ حضرت عائشہؓ کہتی ہین ام حبیبہؓ ام سلمہ نے ایک گرجا کہ جسکا نام ماریہ تہا اُسمین تصویرین تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا اُنمین جب کوئی مرد صالح مرجاتا تو اُنکی قبر پر مسجد بناکر اُسمین تصویرین اُس شخص کی بنا لیتے یہ لوگ بدترین خلق ہین نزدیک خدا کے دن قیامت کے بالجملہ نوح علیہ السلام نے کہا کہ یارب ان کبار و رؤسا نے ہمارے ہاتھ سے بہت سے آدمی گمراہ کردیے ہین تو اُنکو اور زیادہ گمراہ کردے یعنے عذاب کر بدلیل قولہ تعالیٰ اَنَّهُمْ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا کہ اُنکا بھی ڈبا دیے گئے پہر پہونچائے گئے آگ مین پہر نہ پایا اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی مددگار اور کہا نوح نے اے رب چہوڑ زمین پر ایک گہر منکر والے بسنے والا مقرر اگر تو چہوڑ دے اُنکو بہکا دین تیرے بندون کو اور جو جنین سو ڈیٹہ حق نہ سمجہتا اے رب معاف کر مجہکو اور میرے ماں باپ کو اور جو آوے میرے گہر مین ایماندار اور سب ایمان والے مردون اور عورتون کو اور گنہگارون پر یہی بڑہتا رہے برباد ہونا اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ قوم نوح علیہ السلام کی بہ سبب کثرت ذنوب اور زیادتی اور جمے رہنے کو کفر پر اور مخالفت رسول کرنے کو پانی مین ڈوب کر آگ مین جا پہونچے یعنے موج بہا سے طرف حرارت نار کے منتقل ہوئے اور اُنکا کوئی معین و مغیث و مجیر جو اُنکو اللہ کے عذاب سے بچاتا نہ ہوا کقولہ تعالیٰ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ اے رب کسی کافر کو روئے زمین پر باقی نہ چہوڑ کہ وہ بسانے اور رہنے کہا دیار سے مراد احد ہے یعنے ایک شخص کو بہی نہ چہوڑ سدی نے کہا دیار وہ ہے جو گہر والا ہو اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سُن لی جتنے آدمی روی زمین پر تھے اور کافر تھے یہانتک کہ بیٹا نوح علیہ السلام کا وہ سب ڈوب گئے اُن کے بیٹے نے کہا تہا سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ اور اپنے باپ سے کنارہ کش ہوگیا تہا نوح نے اُس سے کہا لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللہ نے فرمایا وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ابن عباسؓ مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالےٰ قوم نوح علیہ السلام مین سے اگر کسی پر رحم کرتا تو ایک عورت پر کرتا جس نے پانی کو دیکہہ کر اپنے بچے کو اوٹہا لیا اور ایک پہاڑ پر چڑہ گئی جب پانی اُس پہاڑ پر پہونچا تو اُس نے بچے کو اپنے کندہون پر رکہہ لیا جب پانی دوش تک پہونچا بچے کو اپنے سر پر اوٹہا لیا جب پانی سر تک پہونچا تو بچے کو دونو ہاتہون پر اوٹہا کیا سو اگر اللہ پاک کسی پر اُن مین سے رحم کرتا تو اُس عورت پر کرتا رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ پہر اللہ نے اصحاب

سفینہ کو جو ہمراہ نوح علیہ السلام کے ایمان لائے تھے نجات دی یہ وہی لوگ تھے جنکے بارکرنے کا مائومین اللہ نے حکم دیا تھا نوح علیہ السلام نے کہا تھا اے رب اگر تو ان مین سے ایک نفس کو باقی چھوڑے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرین گے مراد بندون سے وہ لوگ ہین جو کہ بعد انکے پیدا ہون گے یہ تو گا فرفاجر ہے جتنے ہین یعنے اعمال مین فاجر و فاسق دل مین کافر مشرک اذکر کو یہ بات بطور استحان معلوم ہو چکی تھی اسلیے کہ ساٹھ برس نو برس اون مین رہے تھے ضحاک نے کہا مراد لفظ بیتی سے سجد ہو لکن کوئی مانع نہین کہ آیت کو اسکے ظاہر پر حمل کرین یعنے جو شخص کہ وہ اونکے گھر مین داخل ہوا اور وہ مومن ہوا اوسکو تو بخشدے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ یعنے تو نہ بیٹھ مگر پاس ایماندار کے اور نہ کھائے کھانا تیرا مگر پرہیزگار رواہ ابو داؤد وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لفظ مومنین و مومنات دعا عام ہے سارے احیا و اموات کو شامل ہو اسلیے اس طرح کی دعا باقتدا نوح علیہ السلام مستحب ہے اور ادعیہ ماثورہ مین آئی ہے تبار سے مراد ہلاک ہے قَالَهُ السُّدِّيُّ مجاہد نے کہا یعنے خسارہ دنیا و آخرت مین ف فتح البیان مین کہا ہے طوفان مین ڈوبے ڈوبنے کے بعد نار آخرت مین داخل ہوئے بامراد عذاب قبر ہے نوح علیہ السلام کو جب اُنکو ایمان لانے اور کفر سے باز رہنے کی طرف یاس ہو گئے تو دعا ہلاک کی قتادہ نے کہا انکو وحی آئی کہ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ تب اونہون نے بد دعا کی اللہ نے دعا قبول کی اور اُنکو ڈبا دیا محمد بن کعب کہتے ہین جب ہوا کہ اللہ نے ہر مومن کو پشت پدر و رحم مادر سے نکال لیا اور عورت و مرد عقیم ہو گئے عذاب سے ستر برس پہلے یا چالیس برس مقاتل و ربیع و ابن زید و عطیہ یہی اسی کے قائل ہین قتادہ نے کہا وقت عذاب کے اون مین کوئی بچا نہ تھا مگر حسن و ابو العالیہ نے کہا کہ اللہ نے اُنکو مع اطفال کے ہلاک کیا یہ عذاب طرف سے اللہ کے عدل تھا لکن اُنکے اطفال ذریت کو بلا عذاب کے ہلاک کیا اور اون کو عذاب سے دنیا کی آئندہ ہے جو ساکن دار ہو اور زمین کا دورہ کرے یا ماخوذ ہے دوران سے یعنے متحرک فاجر کہتے ہین تارک طاعت کو کفار وہ ہے جو کفران نعمت کرے یعنے اون سے جو کوئی پیدا ہوگا وہ ایسا ہی ہوگا کہ فجور و کفر کرے گا یہ نوح نے اہل ایمان کے لیے دعا کی پہلے اپنے لیے اور اپنے ماں باپ کے لیے یہ عموماً سب مومنین و مومنات کے لیے اونکے مان باپ مسلمان تھے باپ کا نام لامک یا ملک ہے بن متوشلخ بن اخنوخ یہ نام ہے ادریس علیہ السلام کا یا دریس کے پڑپوتے ہوئے انکی ماں کا نام شمخا بروزن سکری بنت انوش ہے بامراد والدین سے آدم و حوا ہین لکن اول اولی ہے سعید بن جبیر نے کہا مراد باپ دادے ہین اور

ایک قرارت مین ولولدی افراد اور تثنیہ آیا ہے مراد سام وحام ہین اور لوالدی ہی پڑہا ہے یعنے باپ کو بالتخصیص ذکر کیا اسلیے کہ اشرف ہے مان سے مگر گھر سے مراد نزدیک صفحاک و کلبی کی مسجد ہے بعض نے کہا مسکن ہے جس مین وہ رہتے تہے کسینے کہا سفینہ ہے کسینے کہا دین ہے مومن کی قید سے اون کی بی بی اور ایک بچا خارج ہوگیا جس نے کہا تہا کہ مجھے پہاڑ پانی سے بچا لیگا پہر عموماً سب مرد و عورت اہل ایمان کے لیے دعا کی پہر کفار پر بد دعا کی کفار کے ہمراہ اطفال ہی ڈوب گئے لکن نہ بطور عقاب بلکہ بغرض تشدید عذاب آباء و امہات تاکہ وہ بچون کا ڈوبنا دیکہکر تکلیف پائین اسلیے کہ بچے اپنی جان سے بہی زیادہ عزیز ہوتے ہین حدیث مین آیا ہے لَا یُھْلِکُ اِلَّا ھَالِکٌ وَاحِدًا وَّیَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی جس سے پوچہا تہا کہا علم اللہ برآءتھم فاھلکھم بعذاب اہل علم نے کہا ہے یہ دعا و بد دعا خارج کی شامل ہے ہر ظالم ستمگار اور ہر مومن پرہیزگار کو قیامت تک مین کہتا ہون حضرت نوح کے رتبہ عالی کو دیکہنا چاہیے کہ اُنکی کسقدر عزت نزدیک اللہ تعالی کے ہی کہ اُنکے بد دعا سے ایک جہان آباد ان کو یکبارگی سمہ زن و طفل غرقاب کردیا پہر اسیطرح ہر پیغمبر کی دعا پر اُنکی قوم خاص کو ہلاک کیا اور ہمارے حضرت کو رحمۃ للعالمین بنایا اور اس امت کو امت مرحومہ پہر اگر عذاب دنیا سے بچا دیا نوح علیہ السلام آدم ثانی ہین دنیا مین انہین کی نسل باقی ہے اور ابراہیم علیہ السلام جد امجد خاتم الانبیا گویا آدم ثالث ہے انکی نسل مین نبی اسرائیل و نبی اسمٰعیل ہین اور موسیٰ نے اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے دعا اجتناب عبادت اصنام سے مانگی تہی اور امامت کی درخواست کی تہی مگر اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ یعنے یہ منصب امامت میرا ایک عہدہ جلیلۃ القدر ہے یہ اوسی کو ملے گا جو کہ ظالم یعنے مشرک نہ ہوگا چنانچہ صلحا اولاد ابراہیم علیہ السلام اگر نبی آدم ہوئے اور جو ظالم نکلے وہ اس نعمت سے محروم رہے اللہ تعالی ہمکو اور ہماری ذریت کو بمصداق دعاے نوح و ابراہیم علیہما السلام رکہے اور شامت اعمال و اغوای نفس خبیث دنیا و غلبہ ہوی و اضلال ابلیس لعین سے اگر کوئی گناہ یا فکر خفی یا جلی ہم سے ہوگیا ہو تو ہم ہزار زبان و دل سے تائب و مستغفر ہوکر آرزو کرتے ہین کہ توحید خالص پر یا پر جمی کر کلمہ شہادتین پر مرین اور بحر رحمت واسعہ الٰہی مین غوطہ زن ہون اللھم آمین -

سورہ جن

یہ اٹہائیس آیت ہے مکہ مین اوتری قرطبی نے کہا سب کے قول مین ابن عباس نے کہا نزلت بمکۃ یہی قول عائشہ و ابن زبیر کا بہی ہے اسکو سورۂ قل اوحی بہی کہتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ
فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝
وَّاَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰهِ
كَذِبًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ وَّاَنَّهُمْ
ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا

کہہ مجھکو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کی
پھر کہا کہ ہم نے سنا ہو ایک قرآن عجیب سمجھاتا نیک راہ پھر ہم اوسپہ یقین لائے اور ہرگز نہ شریک دینگے
اپنے رب کا کسی کو اور یہ کہ اونچی ہے شان ہمارے رب کی نہیں کبھی اوس نے جورو اور نہ بیٹا اور یہ کہ
ہمارا بے وقوف کہتا ہے اللہ پر بڑھکر باتیں اور یہ کہ ہمکو خیال تھا کہ نہ بولیں گے انس اور جن اللہ پر جھوٹ اور
یہ کہ تھے کتنے مرد آدمیوں کی پناہ پکڑتے کتنے مردوں کی جنوں میں پھر انکو بڑھا اور سر چڑھنا اور یہ کہ انکو
یہی خیال تھا کہ ہرگز نہ اوٹھاویگا اللہ کسیکو ف سورہ احقاف میں گذرا کہ حضرت نماز پڑھتے تھے کتنے
جن سن کے ایمان لائے اپنی قوم سے جاکر بیان کیا یہ اون کے بیان کی اللہ پاک نے وحی فرمائی رسول
پر بعد اسکے بہت بار حضرت کو پاس جن آکر لے اور ایمان و قرآن سیکھا جو کہ اسیاں آدمیوں نہیں ہیں و جنوں میں ہی تھیں
اللہ کے جورو بیٹا بتاتے تھے یہ کہا کہ ہم میں جو بے وقوف تھے وہ ایسی باتیں کہتے تھے یا ابلیس کو کہا ہو
اس سے ہم بھی بہک گئے جتنا آدمی جنوں کے آگے التجا کرتے ہیں اور زیادہ مغرور ہوتے ہیں اون کو یہ گمان
تھا کہ اللہ قبروں سے نہ اوٹھائیگا یا رسول نہ اوٹھائیگا پہلے رسول ہو چکے سو ہو چکے ف ابن کثیر کہتے ہیں
اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ تم اپنی قوم کو خبر کردو کہ جن اس قرآن کو سنکر ایمان لائے اور اونھوں نے
اس کلام کی تصدیق کی اور اوسکے حکم کے منقاد ہوئے رشد سے مراد سداد و نجاح ہے یہ مقام مثابہ اس
کلام کے ہے وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اس باب میں جو حدیثیں آئی
ہیں ہم ذکر اوزکا کر چکے ہیں ابن عباس نے کہا جد ربنا سے مراد فعل و امر و قدرت رب ہے دوسرا لفظ یہ
ہے کہ جد اللہ سے مراد اللہ کی نعمتیں و قدرت و انعام خلق پر ہے مجاہد و عکرمہ نے کہا مراد جلال ہے قتادہ
نے کہا جلال عظمت و امر ہے سدی نے کہا امر ہے ابو الدرداء و مجاہد و ابن جریج نے کہا یعنی تعالی ذکرہ
ہے سعید بن جبیر نے کہا یعنے تعالی ربنا پر جنوں نے اللہ کی تنزیہ کی صاحبہ و ولد سے جبکہ وہ مسلمان

ہوگئے اور قرآن پر ایمان لائے مجاہد و عکرمہ و قتادہ و سدی نے کہا سفیہ سے مراد ابلیس ہے ابو مالک نے کہا شططاً یعنے جور ہے ابن زید نے کہا یعنے ظلم کفر محتمل ہے کہ مراد سفیہ سے ہم جنس ہو یعنے جس کسیکو یہ زعم ہے کہ اللہ جورو بچے رکھتا ہے وہ بڑا احمق ہے و لہذا کہا کہ ہمارا ہیوقوف اسلام لانے سے پہلے اللہ پر شططاً یعنے زور و باطل کہتا تھا ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ جن و انس اللہ پر جھوٹ بولنے کو نسبت صاحبہ و ولد کے مائل ہونگے لیکن جب ہم نے قرآن سنا اور اسپر ایمان لائے تو جان لیا کہ وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے ہم کو یہ اعتقاد تھا کہ ہمیں فضیلت ہے انس پر اسلیے کہ انسان ہم سے پناہ پکڑتے تھے جبکہ کسی وادی میں اگر اترتے یا کسی مکان وحشت ناک میں جنگل وغیرہ سے عرب کی عادت تھی جاہلیت میں کہ وہ اوس وادی یا مکان کے عظیم سے پناہ پکڑتے اس ڈر سے کہ کہیں وہاں کے جن اون کو ستائیں نہیں جیطرح کہ کوئی دشمن کے شہروں میں جاتا تو کسی بڑے شخص کی پناہ و ذمہ و حفارت لیتا جنوں نے جب دیکھا کہ انس ہم سے پناہ گیر ہوتے ہیں اور ڈرتے ہیں تو وہ اور بھی خوف و رہب و غرور میں بڑھ گئے یہانتک کہ سب سے زیادہ لوگ انہیں جنوں سے ڈرتے اور پناہ چاہتے قتادہ نے کہا رہق یعنے اثم میں بڑھ گئے اور جنوں کو اور زیادہ جرات ہوگئی ابراہیم نے کہا رہق یعنے جرات میں زیادہ ہوگئے سدی نے کہا کوئی آدمی اپنے اہل کو لیکر نکلتا اور کسی زمین پر اترتا تو کہتا اَعُوْذُ بِسَیِّدِ هٰذَا الْوَادِیْ مِنَ الْجِنِّ اَنْ اُضَرَّ اَنَا فِیْهِ اَوْ مَالِیْ اَوْ وَلَدِیْ اَوْ مَاشِیَتِیْ قتادہ نے کہا انکے پناہ پکڑنے سے جن اور زیادہ ستانے لگے عکرمہ نے کہا جن انس سے ویسا ہی ڈرتے تھے جیسا کہ انس جن سے ڈرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ انس جب کسی وادی میں اگر اترتے تو جن وہاں سے بھاگ جاتے سردار قوم کہتا اَعُوْذُ بِسَیِّدِ هٰذَا الْوَادِیْ جنوں نے کہا یہ تو ہم سے ڈرتے ہیں جطرح کہ ہم انس سے ڈرتے ہیں تب انس سے نزدیک ہوگئے اور انکو دیوانہ بنالیا ابو العالیہ و ربیع و زید بن اسلم نے کہا رہقاً اے خوفاً ابن عباس نے کہا اے اثماً یہی قول ہے قتادہ کا مجاہد نے کہا یعنے طُغْیَاناً کردم ابن ابی سائب انصاری کہتے ہیں میں اپنے باپ کے ساتھ مدینے سے کسی کام کو نکلا جبکہ اول ذکر حضرت کا مکہ میں تمہارات کو ہم پاس ایک راعی گوسفند کے رہے آدھی رات کو ایک بھیڑیا آیا اور ایک بچہ بکری کا اوٹھالے گیا چرواہے نے چیخ کر کے کہا یَا عَامِرَ الْوَادِیْ جَارَكَ ایک منادی نے جسکو ہم دیکھتے نہ تھے ندا کی یَا سَبُعُ حَانَ اِرْسَالُهٗ اگر گرگ اس بکری کو چھوڑ دے وہ بکری دوڑتی ہوئی آئی اور گلہ گوسفند میں داخل ہوگئی اوسکو کوئی صدمہ نہیں پہونچا اسنے اپنے رسول پر کہے میں یہہ

آیت اتاری وَاَنَّهٗ کَانَ یَعُوْذُ بِرِجَالٍ مِّنَ الْاِنْسِ الخ رواہ ابن ابی حاتم عبید بن عمیر ومجاہد وابو العالیہ وحسن وسعید بن جبیر وابراہیم نخعی سے بھی اسیطرح مروی ہی یہ گرگ جس نے بچہ بکری کا پکڑ لیا تھا جن ہوگا تاکہ انسان کو ڈرائے اور وہ اوس سے ڈر جائے پھر جب اسی غنم نے اوسکی پناہ پکڑی تب اوسکو چھوڑ دیا تاکہ وہ آدمی گمراہ ہوجائے اور خوار ہوکر اپنے دین سے خارج ہو واللہ اعلم جنون نے بھی تمہاری طرح یہ گمان کیا تھا کہ اب اسکے بعد اس مدت کے کوئی رسول مبعوث نہ کریگا قَالَهُ الْکَلْبِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ ف فتح البیان مین کہا ہے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم لوگون سے کہدو کہ مجھکو وحی آئی ہے یعنے تاکہ وہ یہ بات جان لین کہ تم طرف جن کے بھی مبعوث ہوتے ہو مثل انس کے اور قریش معلوم کرلین کہ جن باوجود تمرد کے قرآن سنکر اور قرآن کا اعجاز پہچانکر ایمان لائے ہین اس مین اختلاف ہے کہ حضرت نے جنون کو دیکھا یا نہین ظاہر قرآن یہ ہے کہ نہین دیکھا بلکہ جن کا قرآن کو سنکر ایمان لانا زبان جبرئیل علیہ السلام پر وحی کی راہ سے معلوم ہوا صحیح مین آیا ہے کہ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَاٰهُمْ ابن مسعود نے کہا نہین بلکہ حضرت نے انکو دیکھا اسی کو علمائے راجح کہا ہے اور یہ دونون قول صحیح ہین اور پہلی بات پہلی ہوئی پھر یہ سورت آئی پھر حکم ہوا کہ تم پاس اون کے جاؤ مکرر نے کہا وہ سورت جسکو حضرت پڑہتے تھے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ انتہی اسکا ذکر سورۂ احقاف مین ہوچکا ہے نفر کہتے ہین جماعت کو جو تین سے دس تک ہے بغوی نے کہا وہ نو جن تھے بعض نے کہا سات لوگون کا وجود جن مین فی الجملہ اختلاف ہے اکثر فلاسفہ منکر ہین اور ایک جماعت انکی معترف ہی وہ جن کو ارواح سفلیہ کہتے ہین اور انکا یہ اعتقاد ہے کہ بہ نسبت ارواح فلکیہ کے اسرع الاجابۃ ہین مگر اصناف مین رہے جمہور اصحاب ملل جو کہ اتباع رسل و شرائع ہین وہ سب معترف ہین وجود جنکے اختلاف اگر ہے تو انکی ماہیت مین ہے کتاب عزیز و سنت مطہرہ ناطق ہے وجود جن پر تو اب کسی منکر کا اعتبار نہین رہا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَصْرُ مُعَقِّلٍ ضحاک نے کہا جن اولاد جان ہے یہ شیاطین نہین ہین اور حسن نے کہا اولاد ابلیس ہے بعض نے کہا یہ اجسام عاقلہ خفیہ ہین انپر ناریت وہوا غالب ہے اور کہا ہے کہ ایک نوع ہین ارواح مجردہ سے بعض نے کہا جن نفوس بشریہ ہین جو ابدان سے جدا ہوگئے ہین اہل علم کا اختلاف ہی کہ مومنین جن جنت مین جائین گے جسطرح کہ عصاۃ نار مین جائین گے یا نہین لغوۃ تعالے فی سورۃ تبارک وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ

وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ اور قبول جن جو اس سورت مین ہے وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا وغیرذالک من الآیات جن نے کہا جنت مین جائینگے مجاہدنے کہا نہین جائینگے اگرچہ نار سے پہلے جاوینگے لیکن اول اول ہے دلیل لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اسکے سوا سورہ رحمٰن مین اور بھی آیتین ہین جو دلیل ہین جنون کے جنت مین جانے پر حق یہ ہے کہ اللہ نے جنون مین کوئی رسول نہین بھیجا بلکہ سارے رسل نوع انس ہی کے ہوئے ہین اگرچہ اس آیت مین قَدْ اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ اشعار ہے طرف رسالت جن کی بخلاف اسکے کہ یہ بہت سی آیتون سے مرفوع ہے یہ آیات دلیل ہین اسپر کہ اللہ نے رسول نہین بھیجے مگر بنی آدم سے ابن مسعود نے کہا یہ جن جن کا ذکر اس سورہ جن مین ہے نصیبین کی جن تھے ابن عباس کہتے ہین حضرت مع ایک گروہ صحابہ کے سوق عکاظ کی طرف گئے شیاطین کے اور خبر آسمان کے بیچ مین حیلولت ہوگئی تھی اور اُنپر شہب چھوڑے جاتے تھے شیاطین اپنی قوم کے پاس پھر آئے قوم نے کہا تم کو کیا ہوا ہے کہا درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے حیلولت ہوگئی اور ہم کو شہب سے مارا جاتا ہے کہا ضرور کوئی شے حادث ہوئی ہے تم شارق و مغارب زمین کے سیر کرو کہ وہ کون امر ہے جسکی وجہ سے یہ حیلولت درمیان تمہارے اور خبر آسمان کے ہوئی ہے وہ لوگ جو طرف تہامہ کے گئے تھے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخلہ مین بقصد سوق عکاظ تھے نماز صبح مع صحابہ پڑھ رہے تھے جنون نے جب قرآن سنا تو کان رکھا اور کہا یہی درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے حائل ہے پھر اپنی قوم کے پاس آکر کہا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا اللہ نے اوسپر آیات اوتاری قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ رواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی وغیرھم عجب سے یہ مراد ہے کہ فصاحت و بلاغت و کثرت معانی و نکتہ ہامین ایک عجیب شے ہے یا موعظہ و نصائح مین یا برکات مین یہ قرآن حق و صواب و ایمان و ہادی بطرف مراشد امور ہے یا اللہ کی توحید و معرفت کی راہ دکھلاتا ہے ہمنے تصدیق کی کہ ہان یہ اللہ ہی کی طرف سے آیا ہے اب ہم کسیکو خلق مین سے اللہ کا شریک ٹھیرائینگے اور نہ کسی کو اوسکے ساتھ معبود بنائینگے کیونکہ وہی متفرد بالوہیت و ربوبیت ہے آیتین دلیل ہے اس بات پر کہ وہ جن مشرک تھے کسی نے کہا کہ یہود تھے اور کسی نے کہا نصاریٰ تھے اور بعض نے کہا مجوس تھے اس مین حجت کی ہے کفار بنی آدم کو کہ جن تو قرآن کو سنکر پہلے ہی بار ایمان لے آئے اور آیات بینہ کے استماع کرنے سے

منتفع ہوئے اور اونہوں نے اپنے عقول سے دریافت کیا کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور کفار الس اس سے نفع نہیں
لیتے خصوصًا ان کے رئیس سردار حالانکہ بار بار سنتے ہیں اور مکررہ اونپر پڑھا جاتا ہے اوقات مختلفہ میں اور
خود رسول اس قرآن کو اون کی زبان میں اُنکو پڑھکر سُناتا ہے ولہذا اللہ نے اون کو خوب ہی ذلت کی
ماردی اور بری طرح قتل کیا رہا عذاب آخرت کا سو وہ دنیا کے عذاب و آفت سے کہیں بڑھکر ہے جز نزدیک
اہل لغت کے بمعنے عظمت وجلال ہے حسن نے کہا مراد غنا ہے مرد تونگر کو رجل مجد و ردیف محظوظ کہتے ہیں یعنے
بختاور حدیث میں آیا ہے وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ابو عبیدہ و فرّاء نے کہا جد بمعنی ملک و سلطان
ہے امام محمد باقر و جعفر صادق نے کہا ہے کہ اللہ کا کوئی جد نہیں ہے جنون نے یہ بات براہ جہالت کہی ہے
بعض نے جد بمعنے ہیبت پڑھا ہے ضد ہر اللہ کی شان اس سے بڑی ہے کہ وہ جورو اختیار کرے کیونکہ
جورو واسطے حاجت کے ہوتی ہے اور ولد واسطے اُنس کے سو اللہ ہر نقص سے پاک صاف ہے جنون نے کفار کی
خطا پر آگاہ کیا کہ وہ اللہ کے لیے جورو و بیٹا ثابت کرتے ہیں شَطَطًا سے مراد جہل ہے شطط سے مراد غلو ہے دروغ
گوئی میں بعض نے کہا مراد سفیہ و عصاۃ و مشرکین جن ہیں یا ابلیس لعین سے نے رفعًا ابلیس ہی کہا ہے
اخرجہ الہیثمی سیوطی نے کہا اسکی سند واہی ہے اصل میں شطط بمعنے بعد عن القصد کے ہے اور حد سے
آگے بڑھنا اور اس جملہ غلو کفر میں جنوں مراد ہے ہم یہ خیال کرتے تھے کہ جن و انس اللہ پر جھوٹ نہیں
باندھتے ہیں یہ جو اللہ کے لیے صاحبہ یا ولد بتاتے ہیں یہ سچ ہوگا لیکن اب قرآن سنکر ہم نے جان لیا کہ یہ
دعوے انکا دروغ محض تھا اور جاہلیت میں کچھ لوگ جنوں کی پناہ پکڑتے تھے مقاتل نے کہا سب سے پہلے
جس شخص نے پناہ جن کی پکڑی ایک قوم اہل یمن کی تھی پھر بنی حنیفہ کی پھر یہ رسم سارے عرب میں چل
نکلی جب اسلام آیا تو لوگ اللہ کی پناہ مانگنے لگے اور جنوں کو چھوڑ دیا رہقن کلام عرب میں بمعنے اثم و
غشیان محارم ہے یا مراد رہق سے خوف ہے جاہل کہتے تھے اَعُوْذُ بِفُلَانٍ مِّنْ سَادَاتِ الْعَرَبِ مِنْ جِنِّ
هٰذَا الْوَادِیْ ابن عباس نے کہا لوگ جاہلیت میں جب کسی وادی کے اندر اترتے تو کہتے نَعُوْذُ بِسَیِّدِ
هٰذَا الْوَادِیْ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ بڑی فریفتگی انکی اسی امر کے سابقہ بھی تذکرہ فرمائی تعالی فَزَادُوْهُمْ
رَهَقًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۚ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ
بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ اور ہم نے ٹٹول دیکھا آسمان کو پھر پایا اوسکو

بھرے اس مین چوکیدار سخت اور انگاری یعنے جنون کو انگارے پڑتے مین اور خبر سننے نہین دیتے چوکیدار اور ہم بیٹھے تھے آسمان کے ٹھکانون مین سننے کو پر جو کوئی اب سنتے یا دے اپنے واسطے ایک انگارہ گھات مین اور ہم نہین جانتے کہ بڑا ارادہ ٹھہرا ہے زمین کے رہنے والون پر یا چاہا اون کے حق مین انکی رب نے راہ پر لانا ف اللہ نے جب اپنے رسول کو مبعوث کیا اور اپر قرآن مجید اوتارا تو حفظ کا بہت بندوبست کیا کہ آسمان کو جو کی بھری والون سے بھر دیا اور ہر طرف پر شیطانون کو انکی نشست کی جگھون سے کھدیڑا جہان کہ وہ پہلے اس سے بیٹھتے تھے تاکہ قرآن مین سے کچھ چرا کر زبان پر کاہنون کے ڈالین اور اس کام مین کوئی التباس نہو اور صادق و کاذب مین خلط بحث نہ ہو یہ اللہ کا لطف تھا خلق پر اور رحمت بندون پر اور حفظ کتاب کریم کا دست بردِ شیاطین سے اب جو کوئی چاہتا کہ کوئی بات آسمان سے اڑنے لگے تو ایک انگارہ اوسکے پیچھے لپک کر ہلاک کرتا و آیندہ اغاز ہو کر کہنے لگے کہ ہم نہین جانتے کہ یہ امر جو آسمان مین حادث ہوا ہے اس سے ارادہ خیر کا ساتھہ اہل ارض کے ہے یا اللہ نے قصد خیر کا ساتھہ اونکے کیا ہے اس جگہہ رعایت ادب کی عبارت مین رکھی کہ شر کو طرف غیر فاعل کے اسناد کیا وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اور خیر کی اضافت طرف اللہ عزوجل کے کی تا رے اس سے پہلے ہی ٹوٹتے تھے لیکن نہ بکثرت ملکہ گاہے ماہے جس طرح کہ حدیث عباس مین آیا ہے کہ ہم پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے تھے اتنے مین ایک تارا ٹوٹا اور اُس کی روشنی ہوئی فرمایا تم اس باب مین کیا کہتے تھے ہمنے کہا ہم یہ کہتے تھے کہ کوئی بڑا شخص پیدا ہوگا یا کوئی بڑا شخص مرے گا فرمایا یہ بات نہین ہے ولکن جب اللہ کوئی حکم آسمان مین جاری کرتا ہے الحدیث یہ حدیث بتمامہ سورۂ سبا مین گذر چکی ہے اسیوجہ سے جن طلب سبب مین مشارق و مغارب ارض کی طرف دوڑے حضرت کو مع اصحاب نماز مین قرآن پڑھتے پایا جان گئے کہ اسی وجہ سے آسمان کی حفاظت کی گئی ہے کہ ایمان لائے اور کہ اپنے طغیان پر باقی رہے جسطرح کہ سورہ احقاف مین حدیث ابن عباس گذر چکی ہے اس مین شک نہین ہے کہ جب یہ امر حادث ہوا یعنے کثرت شہب کی آسمان مین اور اون سے جنون کو مارنے لگے تو جن و انس سب کو ایک ہول سی ہو گئی اور ڈر گئے اور گمان کیا کہ یہ امر واسطے ویرانی جہان کے ہے سدی نے کہا آسمان کے حراست نہ ہوتی تھی مگر جبھی کہ زمین پر کوئی نبی یا اللہ کا دین ظاہر ہوتا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے شیاطین آسمان دنیا پر جاکر جابجا نشست کرتے اور جو آسمان مین نو پیدہ ہوتا اوسکی خبر لگاتے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث

ہوئے ایک رات اونپر انگارون کی بھرا ہوئی اہل طائف اس سے سخت گھبرائے اور کہا کہ آسمان والے ہلاک ہوئے یا سیلیے کہا کہ آسمان پر آگ کی شدت دیکھی اور تارون کا ٹوٹنا پایا اپنے غلامون کو آزاد کرنے لگے اور چارپایون کو چھوڑ دیا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر نے کہا افسوس ہو تمپر اے اہل طائف تم اپنے اموال کو روکو اور معالم نجوم کی طرف دیکھو اگر آنمیں اپنی اپنی جگہون مین ٹھہرا ہوا پاؤ تو جان لو کہ آسمان والے ہلاک نہین ہوئے یہ بات بسبب ابن ابی کبشہ یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئی ہے اور اگر دیکھو کہ تارے اپنی جگہون پر نہین ہین تو جانو کہ آسمان والے ہلاک ہوئے دیکھا تو سب تارے موجود تھے وہ اپنے مال کے صرف کرنے سے رک گئے اور رات شیاطین کو عجب طرح کی گھبراہٹ تھی ابلیس کے پاس آکر کہا کہ یہ ماجرا گذرا اوس نے کہا تم ہر زمین سے ایک مشت خاک میرے پاس لاؤ مین اوسکو سونگھون وہ لائے اوس نے سونگھکر کہا تمہارا صاحب مکہ مین ہے سات نفر جن نصیبین کے روانہ کیے وہ مکے مین آئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑا ہوا مسجد الحرام مین نماز پڑہتے دیکھا آپ قرآن پڑہ رہے تھے آپکے نزدیک ہوئے قرآن کے سننے پر حرص کی یہانتک کہ قریب تہا کہ اونکے سینے آپ کو پہونچین اللہ نے اون کے حال کی خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتاری ابن کثیر کہتے ہین ہمنے ذکر اس فصل کا اول کتاب السیرۃ مین استقصا کیا ہے بطول واللہ اعلم ف فتح البیان مین کہا ہے کہ جن نے کہا کہ ہم نے آسمان کو چھوا یعنی ہم طالب خبر آسمان ہوئے لمس بمعنے مس ہے اوسکو طلب کے لیے استعارہ کیا ہے حرس شدید سے مراد جمع اقویا ہے مراد اس جمع سے ملائکہ حارسین ہین جو استراق سمع سے روکتے ہین حرس جمع ہے حارس کی جاکر بمعنے نگہبان ہو مصدر اسکا حراست ہو یا حرس اسم مفرد ہے بمعنے حراس جیسے خدم بمعنے خدام مقاعد سے مراد وہ مواضع ہین کہ وہان واسطے استماع اخبار کے بیٹھتے تھے سرکشان جنکا دستور تہا کہ ملائکہ سے خبر آسمان کی لگاتے اور کاہنون کو آکر سناتے اللہ پاک نے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تو آسمان کی حراست شہب سے فرمائی ابن عباس کہتے ہین شیطان آسمان پر جا بجا بیٹھے سننے کو بیٹھتے جب کوئی کلمہ سنتے تو نکلے اپنی طرف سے ملا کر پہونچاتے وہ کلمہ حق ہوتا اور جو بڑہاتے وہ باطل ہوتا جب حضرت مبعوث ہوئے اونکا بیٹھنا بند ہوگیا یہ ذکر ابلیس سے کیا اس سے پہلے تارے نہ ٹوٹتے تھے ابلیس نے کہا یہ بات نہین ہے مگر کوئی امر زمین پر نیا پیدا ہوا ہے اپنے لشکر کو بھیجا انہون نے حضرت کو درمیان دو کوہ کے کھڑے ہوئے نماز پڑہتے پایا واپس آکر ابلیس کو خبر دی اوس نے کہا یہی

حارثہ زمین مین ہوا ہے اخرجہ احمد والترمذی وصححہ والنسائی وغیرہم اہل علم کا اختلاف ہے کہ رمی شیاطین قبل بعثت بھی ہوتی تھی یا نہین ایک قوم نے کہا نہین ہوتی تھی واحدی نے سعید سے نقل کیا ہے کہ مین نے زہری سے کہا کیا جاہلیت مین بھی رمی بالنجوم ہوتی تھی کہا ہان مینے کہا اس آیت کا حال کیا ہے اِنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا الخ کہا جب حضرت مبعوث ہوئے غلظت و شدت اس امر کی بڑہ گئی ابن قتیبہ نے کہا بعثت سے پہلے بھی تارے ٹوٹتے تھے لیکن اس قدر شدت حراست کی نہ تھی جو بعد بعثت کی ہوئی وہ بعض احوال مین کوئی بات چرا لاتے جب بعثت ہوئی قریب بالکل روک دیے گئے عبد الملک بن صابر نے کہا آسمان زمانہ فترت عیسی و محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین محروس نہ تھا حضرت کی بعثت کی وجہ سے آسمان محروس ہوا اور شیاطین کو انکارون سے مارنے لگے اور آسمان کے قریب آنے سے روک دیا گیا ابو رافع بن جبیر نے کہا شیاطین فترت مین سنتے تھے لیکن مرمی نہ ہوتے تھے بعد بعثت کے مار پڑنے لگی زمخشری نے کہا صحیح یہ ہے کہ یہ رمی قبل بعثت تھی جب حضرت مبعوث ہوئے رجم کی کثرت ہوگئی اور خوب سی زیادتی ہوئی یہانتک کہ جن و انس متنبہ ہوگئے اور بات چرانے سے روک گئے ابن زید کہتے ہین شیطان نے کہا ہم نہین جانتے کہ ارادہ اللہ کا اس نبی سے کیا ہے کوئی عذاب مین پڑا ہوگا یا کوئی رسول بھیجیگا لیکن اولی یہ ہے کہ یہ قول جن کا آپس مین تھا نہ قول ابلیس کا وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا

طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا

الْهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا

الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَمَنْ یُّعْرِضْ

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ کوئی ہم مین نیک ہین اور کوئی اسکے سوا ہم تھے کئی راہ پر پھٹ رہے اور یہ کہ ہمارے خیال مین آیا کہ ہم عاجز نہوویں گے اللہ سے زمین مین اور نہ تھکا دینگے اوسکو بھاگ کر اور یہ کہ جب ہم نے سنی راہ کی بات ہم نے اوسکو مانا پھر جو کوئی یقین لائے اپنے رب پر سو نہ ڈرے گا نقصان سے اور زبردستی سے اور یہ کہ کوئی ہم مین حکم بردار ہین اور کوئی بے انصاف سو جو حکم بردار ہوئے انہون نے ڈھونڈی راہ اور جو بے انصاف ہین وہ ہوئے دوزخ کا ایندھن اور یہ حکم آیا کہ اگر لوگ سیدھی راہ رہتے راہ پر تو ہم پلاتے انکو پانی بہت کر کہ اون کو جانچین اوس مین اور جو کوئی

سو نہ سڑے اپنے رب کی یاد سے وہ پیٹھا دے اوسکو چڑہتے عذاب مین ف اسد پاک نے احوال جنات سے خبر دی کہ اونہون نے اپنا حال یون بیان کیا کہ ہم مختلف راہون اور متفرق رایون پر تہے ابن عباس و مجاہد وغیرہ احدنے کہا ہے کہ مراد طرائق قدد سے یہ ہے کہ ہم مین کوئی مومن اور کوئی کافر تہا عمش کہتے ہین ہمارے پاس ایک جن آتا تہا مین نے کہا تمہین کونسا طعام محبوب تر ہے کہا چاول مین چاول لایا دیکہا کہ لقمہ اوٹہتا ہے اور کوئی اوٹہانے والا نظر نہین آتا مین نے کہا تم مین بہی یہ اہوا ہین جو ہم مین ہین کہا ہان مینے کہا تم مین رافضی کون ہین کہا بدترین ہم مین کے ہین ابن کثیر کہتے ہین مین نے یہ اسناد اپنے شیخ حافظ ابوالحجاج مزی پر عرض کی کہا ھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ اِلَی الْاَعْمَشِ ابن عساکر نے ترجمہ عباس بن احمد دمشقی مین ذکر کیا ہے کہ اونہون نے کہا مین نے بعض جن کو سنا اور مین اپنے گہر مین رات کو تہا کہ اوس نے یہ پڑہا ؎

قُلُوْبٌ بَرَاهَا الْحُبُّ حَتّٰی تَعَلَّقَتْ ۔۔۔ مَدَاهُبُهَا فِیْ کُلِّ غَرْبٍ وَّشَارِقٍ

تَهِیْمُ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاللّٰهِ رَبِّهَا ۔۔۔ مُعَلَّقَةٌ بِاللّٰهِ دُوْنَ الْخَلَائِقِ

امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رح سے اور ایک جن سے ملاقات ہوئی اوس نے اون سے مصافحہ کیا یہ کہتے ہین مینے اوسکا کف دست نہایت عریض پایا اور انگلیان بہار برابر ایک پور کے تہین ہماری سی نہ تہین کہ ہر انگلی مین تین تین پور ہوتے ہین پہر جن نے کہا ہم جانتے ہین کہ اللہ کی قدرت ہم پر حکم ان ہے ہم کہیں زمین مین عاجز نہین کر سکتے ہین اگرچہ کتنا ہی کیون نہ بہاگین وہ قادر ہے ہم مین کوئی اوسکو تسکا نہین سکتا ہمنے ہدایت سنکر یقین کیا وہ اس بات کا فکر کرتے تہے اور بے شبہ یہ امر واسطے اون کے مغفرت و ترفع رفیع و صفت حسنہ ہی ابن عباس و قتادہ وغیرہما نے کہا بخس و رہق سے یہ مراد ہے کہ نہ اون کے حسنات کم ہون اور نہ غیر کے سیئات اوپر لادے جاوین کما قال تعالی فَلَا یَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا قاسطون وہ ہے جو حق سے جدا و علیحدہ ہو اور مقسطون وہ ہے جو عادل ہو تحری سے مراد طلب نجات ہے واسطے اپنے نفس کے حطب سے مراد ایندہن ہے قاسطین ہیمہ جہنم ہونگے پہر فرمایا کہ اگر یہ قاسطین یعنے عدول کرنے والے حق سے طریقہ اسلام پر مستقیم رہتے اور ہم پر ستم اور کفر کرتے اور حق کی طرف آتے تو ہم اون کو بہت سا باران بلاتے یعنے رزق وسیع دیتے کقولہ تعالی وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وکقولہ تعالی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى

امنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکات من السماء والارض معلوم ہوا کہ استقامت کرنے سے صراط مستقیم دین حق پر رزق کا اور ارہوتا ہے اور اسکے عکس مین حال برعکس ہوجاتا ہے جس طرح کہ اس ہمارے زمانے مین کیفیت اہل اسلام کی ہوگئی ہے کہ ترک استقامت کی وجہ سے کم رزق و ذلیل و خوار ہوگئے ہین اس منبا و پرسنی افتنان کے اس جگہ بہ اختبار و امتحان ہین جسطرح کہ زید بن اسلم نے کہا ہے لنبتلیهم من یستقیم علی الهدایة ممن یرتد الی الغوایة ابن عباس نے کہا مراد استقامت علی الطریقہ سے طاعت ہے مجاہد نے کہا اسلام ہے یہی قول ہے سعید بن جبیر و سعید بن المسیب و عطا و سدی و محمد بن کعب قرظی کا قتادہ نے کہا یعنے لو امنوا کلهم کما وسعنا علیهم من الدنیا مجاہد نے کہا مراد طریقہ حق ہے ضحاک بھی اسی کے قائل ہین اور اسپر ہر دو آیت بکر سے استشہاد کیا ہے سب کا یا اکثر کا قول یہی ہے کہ مراد فتنہ سے اس جگہ ابتلا ہے مقاتل نے کہا یہ آیت حق مین کفار قریش کے اوتری ہے جبکہ سات سال تک قحط مین گرفتار رہے دوسرا قول سننے مین اس آیت کے یہ ہے کہ مراد طریقہ سے ضلالت ہے یعنے ہم اونپر توسیع دنیا کی بطور استدراج کرتے کما قال تعالی فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون وکقوله ایحسبون انما نمدهم به من مال و بنین نسارع لهم فی الخیرات بل لا یشعرون یہ قول ابو مجلز لاحق بن حمید کا ہے کیونکہ اونہون نے کہا ہے کہ فان لو استقاموا علی الطریقة ای طریق الضلالة اسکو بغوی نے ربیع بن انس و زید بن اسلم و کلبی و ابن کیسان سے حکایت کیا ہے لنفتنهم فیه اسی کا موید ہے مصداق اس سننے کا اس زمانے مین ہر قطر زمین مین الا ماشاء اللہ موجود ہے جو دولت و حکومت و ثروت و سعت ارزاق اہل ضلالت کو حاصل ہے وہ کسی فرد بشر پر مخفی نہین ہے اور جو کوئی اس طریق ضلال پر مستقیم ہے وہ نہایت رفاہ حال مین بسر کر رہا ہے اور جو راہ سنت پر چلتا ہے وہ خون جگر کہاتا ہے اوس کے لیئے تنگی رزق و انتہاک آبرو نقد وقت ہے عذاب صعد سے مراد عذاب شدید شاق موجع مولم ہے ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و قتادہ و ابن زید نے کہا یعنے ایسے مشقت کا عذاب جس کے سانتہ کچھ راحت نہو ابن عباس نے کہا یہ ایک پہاڑ ہے جہنم مین سعید بن جبیر نے کہا ایک کنوان ہے دوزخ مین منتہی البیان مین لکھا ہے بعض جنات نے بعض سے

کہا کہ ہم نے قبل سننے قرآن کے بعض لوگ متصف بصلاح تھے اور بعض غیر متصف اور بعض نے کہا اہل صلاح سے مراد مؤمنین ہیں اور دون ذلک سے کفار اول اولے ہے ابن عباس نے کہا مراد مسلم و مشرک ہے طرائق قدد سے مراد جماعات متفرقہ اور فرق تھے ہیں یعنے اصناف مختلفہ و اصحاب مذاہب متفاوتہ قدد کہنے ہیں پارہ شے کو سدی و ضحاک نے کہا مراد ادیان مختلفہ ہیں قتادہ نے کہا اہوا رشتابیہ ابن عباس نے کہا اہوا رشتی سعید بن المسیب نے کہا مسلمان و یہود و نصاری و مجوس تھے یہی قول مجاہد کا بھی ہے حسن نے کہا جن بھی تمہارے طرح قدریہ و حروریہ خوارج و روافض شیعہ سنیہ ہیں وکذا قال السدی ظن سے مراد استیقنا علم و یقین ہے یعنے تفکر و استدلال سے آیات الٰہی میں ہم نے یقین کیا کہ ہم زمین میں کسی جگہ بھی ہوں اللہ پاک کو عاجز نہیں کر سکتے ہیں اور نہ اُس سے بھاگ کر بچ سکتے ہیں جنات کے عقاید و احوال کا ذکر ہے سننے حسب ہدی یعنے قرآن کو سنا ہم ایمان لائے ہمنے اوسکی تصدیق کی کہ بیشک یہ اللہ ہی کے پاس سے آیا ہے اور مثل کفرہ انس کی ہم نے اوسکو نہیں جھٹلایا جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اوسکو کچھ خوف کسی ظلم و نکروہ کا نہیں ہوتا بخس بمعنے نقصان ہے اور رہق بمعنے عدوان و طغیان ہم میں کچھ لوگ مسلمان ہیں یہ وہ ہیں جو حضرت پر ایمان لائے اور کچھ لوگ ستمگار جائرین ہیں جو بھٹکے ہوئے اور طریق حق سے طرف طریق باطل کے جھکے

حکایت حجاج نے جب سعید بن جبیر کو قتل کرنا چاہا کہا تو تیرے حق میں کیا کہتا ہے اونہوں نے فرمایا قَاسِطٌ عَادِلٌ قوم نے کہا اس نے کیا اچھی بات کہی قسط و عدل کے ساتھ وصف کیا حجاج نے کہا اے جاہلو اس نے مجھ کو ظالم مشرک کہا پھر یہ آیت پڑھی وَ اَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا وقولہ تعالی ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ذکرہ الخطیب الشفی نے کہا نحری طلب اجری والیق کو کہتے ہیں اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ جن جنت میں ثواب پائیں گے اور جو اون میں اللہ کے علم میں قاسط ظالم ہیں وہ دوزخ کے ایندھن ہونگے جہنم کو اون سے سلگائیں گے جسطرح کہ کفرہ النار سے اوسکو تیز کرینگے اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ جنے کا فر معذب بالنار ہونگا جن اگرچہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں لکن اس کیفیت سے متغیر ہو کر گوشت و خون بنکر دوزخ میں معاقب کیے جائیں گے اسیطرح کہا ہے نیز قوی آگ کو کہا لیتی ہے ضعیف قوی کا ایندھن ہو جاتا ہے طریقہ سے مراد اسلام ہے اور پانی پلانے سے بسط رزق یہ مثل اس آیت کے ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا وقولہ تعالی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وقولہ تعالی

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ نجار
نے کہا اگر انکا باپ اللہ کی عبادت پر مستقیم رہتا اور آدم کو سجدہ کرتا اور کافر نہ ہوتا اور اس کی اولاد اسلام پر
اوسکی تابع ہوتی تو ہم اُنپر انعام کرتے اور استحان لیتے کہ یہ کس طرح شکران نعم کا ادا کرتے ہین کلبی نے کہا اگر
طریقہ کفر پر جمے رہتے اور سب کے سب کافر ہوتے تو ہم اونپر رزق کی توسیع کرتے یہ ہمارا مکر و استدراج
ہوتا تاکہ یہ فتنے مین پڑکر دنیا و آخرت مین معذب ہوجائے بدلیل قولہ تعالی وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً
وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ الخ لیکن اول اولی ہے عمر نے کہا
جہان پانی ہوتا ہے وہان مال ہوتا ہے اور جہان مال ہوتا ہے وہان فتنہ ہوتا ہے ذکر سے مراد قرآن
ہے یا عبادت یا موعظت یا توحید یا یہ سب امور صعد سے مراد شاق و صعب ہے عکرمہ نے کہا صعد سے مراد
چکنا پتھر ہے جو کہ جہنم مین ہوگا اہل نار کو اوسپر چڑھنے کی تکلیف دینگے وہ جب پتھر کی چوٹی تک پہنچین گے
اوپر سے جہنم مین پھسل پڑینگے کما فی قولہ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا اصعود کہتے ہین عقبہ کئود کو وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ
لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝
قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ
اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ
يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور یہ کہ سجدہ کے ہاتھ پاؤن حق اللہ کا ہے سورت پکار
اللہ پاک کے ساتھ کسی کو اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ اوسکو پکارتا لوگ ہونے لگتے ہین اوسپر ٹٹھہ تو
کہہ مین تو بس پکارتا ہون اپنے رب کو اور شریک نہین کرتا اوسکا کسی کو تو کہہ میرے ہاتھ نہین تمہارا برا
اور نہ راہ پر لانا تو کہہ مجھکو نہ بچاوے گا اللہ کے ہاتھ سے کوئی اور نہ پاؤن گا اوسکے سوا کہین سرک رہنے
کو جگہہ مگر پہونچانا ہے اللہ کیطرف سے اور اُسکے پیغام دینے اور جو کوئی حکم نہ مانے اللہ کا اور اُسکے رسول
کا سو اوسکا آگ ہے دوزخ کی رہا کرین اوس مین ہمیشہ رہا تک کہ جب دیکھینگے جو اون سے وعدہ ہوا اب
جان لینگے کس کی مدد کمزور ہے اور گنتی مین تھوڑی ف اللہ تعالی نے اپنے بندون کو حکم
دیا کہ محلات عبادت مین اوسکی توحید کرین اور اُسکے ساتھ کسی کو ہرگز نہ پکارین اور شریک نہ ٹھیرائین
جسطرح کہ قتادہ نے قولہ تعالی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا مین کہا ہے کہ

جب یہود و نصاری اپنے کنائس و گرجا گھرون مین جاتی اللہ کے ساتھہ اور ونکو بھی شریک کرتے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ سب لوگ نرے اللہ کی توحید کرین کسی کو اوسکے ساتھہ شریک نہ ٹھہرائین ابن عباس نے کہا جبدن یہ آیت اوتری اوسدن زمین مین کوئی مسجد نہ تھی مگر مسجد الحرام و مسجد ایلیا یعنی بیت المقدس اعمش نے کہا جنون نے حضرت سے کہا اے رسول خدا ہم کو اذن دو کہ ہم بھی آپکے ہمراہ نمازون مین آپ کی سجدہ مین حاضر ہوا کرین اوسپر یہ آیت اوتاری کہ تم نماز پڑہو لوگون سے مخالطت نکرو سعید بن جبیر نے کہا جن نے حضرت سے عرض کیا ہم کسطرح مسجد مین آئین ہم آپ سے دور رہتے ہین یا کس طرح نماز مین حاضر ہون اور ہم دور ہین اوسپر یہ آیت آئی عکرمہ نے کہا یہ آیت سب سجدون کے حق مین اوتری ہے سعید بن جبیر نے کہا حق ہین یا عضا سجود کے آئی ہے یعنے یہ سجدہ اللہ کے لیے ہین ان مین غیر اللہ کے لیے سجدہ کرنا نہ چاہیے اس جگہہ پر ایک حدیث صحیح کا ذکر کیا ہے کہ ابن عباس نے رفعا کہا ہے مجھکو حکم ہوا ہے کہ مین سات عضو پر سجدہ کیا کرون پیشانی پر اور اشارہ کیا طرف ناک کے اور دونون ہاتھہ اور دونون زانو اور اطراف قدمین پر رواہ عبد الرزاق بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن عباس کہتے ہین جب حضرت کو سنا کہ قرآن پڑہتے ہین تو مارے حرص کے حضرت سے قریب ہونے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جانا یہانتک کہ رسول آیا اور قل اوحی لیا یہ قول زبیر بن العوام کا ہے ابن عباس نے کہا جن نے اپنی قوم سے کہا کہ حضرت نماز پڑہتے ہین اور اُنکے اصحاب ہمراہ اون کے رکوع و سجدہ بجا لاتے ہین اُنکو طرفعیت اصحاب سے تعجب آیا اور اپنے قوم سے کہا یہ بندہ خدا جب کھڑا ہوتا ہے تو لوگ سر پر ٹٹہہ ہونے لگتے ہین یہ دوسرا قول سعید بن جبیر سے مروی ہے حسن نے کہا حضرت جب کھڑے ہو کر لا الہ الا اللہ کہتے ہین اور لوگون کو طرف اون کے رب کے بلاتے ہین تو لگتا ہے کہ عرب اون پر سب کے سب جمع ہو جائینگے قتادہ نے کہا انس و جن کا اس امر پر جماؤ ہو جاتا ہے تاکہ اون کو زیر کرین لکن اللہ نے نہ مانا مگر نصرت کرنا اور دشمن پر اُنکو غالب کرنا یہ تیسرا قول ہے ابن عباس کا مجاہد و سعید بن جبیر بھی اسی کے قائل ہین ابن جریر نے ابن زید کا قول اختیار کیا ہے اور وہی اظہر ہے کیونکہ بعد اسکے یہ فرمایا ہے قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا یعنے جب حضرت کو ایذا دی اور مخالفت کر کے ستایا اور آپ کو جھٹلایا اور سب نے ملکر ایکا کیا کہ جو حق حضرت لائے ہین اوسکو باطل کرین

اور آپ کی دشمنی پر مجتمع ہوئے تو آپ نے کہا کہ مین تو فقط اپنے رب کو پکارتا ہون یعنے نری اللہ کی عبادت کرتا ہون اور اُسی کی پناہ پکڑتا ہون اور اسپر بھروسا رکھتا ہون کسی کو اوسکا شریک نہین کرتا مین تو ایک بشر ہون مثل تمہارے میرے پاس وحی آتی ہے اور ایک بندہ ہون اللہ کے بندون مین سو مجھکو کوئی اختیار کسی شے مین تمہارے ہدایت یا غوایت کے بارے مین نہین ہے بلکہ مرجع اس سب امر کا طرف اللہ کے ہے پھر اپنے نفس کی خبر دی کہ اگر مین اللہ کی نافرمانی کرون تو کوئی شخص مجھکو اللہ کے عذاب سے نہین چھڑا سکتا اور نہ مجھکو سوا اللہ کے کہین جگہہ سر کجانے کی ہے مجاہد و سدی نے کہا مراد ملتحد سے ملجا ہے قتادہ نے کہا ملجا و نصیر ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ بمعنے ولی و موئل ہے مگر میں بلاغ رسالت مجھکو رہائی دلیسکتا ہے کما قال تعالی یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اب جو کوئی بعد اس بلاغ کے اللہ و رسول کا نافرمان ہوگا اوسکی جزا جہنم ہے وہ ہمیشہ اوس مین رہا کرے گا کبھی دوزخ سے باہر نہ ہوگا یہ مشرکین جن و انس دن قیامت کے جب وعدہ کو سچا دیکھینگے تب جان لین گے کہ کس کی مدد کمزور تھی اور کس کی گنتی تھوڑی ہوگی مومنین موحدین کی یا مشرکین کی خبکا کوئی مددگار نہ ہوگا اللہ کے لشکر کے سامنے یہ بہت تھوڑے ہونگے فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے مجھکو وحی کی کہ یہ مسجدین مختص ہین ساتھہ اللہ کے سجدہ موضع ہے جو نماز کے لیے بنایا جاتا ہے حسن نے کہا مراد مساجد سے بقاع ہین اسلیے کہ ساری زمین حضرت کے لیے سجدہ کردی گئی یا مراد اعضائے سجدہ ہین اللہ نے ان اعضا کا انعام اپنے عباد پر کیا ہے اب ان سے غیر کے لیے سجدہ کرنا نہ چاہیے کہ اس مین اسکی ہتک کا جمود ہے یہی قول عطا کا ہے یا مراد مساجد سے نماز ہے کیونکہ سجدہ ایک رکن ہے نماز کا قَالَهُ الْحَسَنُ یا مراد وہ گہر ہین جو اہل ملل واسطے عبادت کے بناتے ہین یہی قول اظہر معلوم ہوتا ہے کیونکہ اضافت مساجد کی طرف اللہ کے واسطے تشریف و تکریم کے ہے اور کبھی نسبت اوسکی طرف غیر کے واسطے تعریف کے آتی ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ذکرہ القرطبی دعا سے مراد اس جگہہ عبادت ہے یعنے خلق مین کسیکی عبادت کرنا نہ چاہیے کوئی ہو کہین ہو اس مین جبر کی ہے مشرکین کو جو کہ اللہ کے ساتھہ مسجد الحرام مین غیر کو پکارتے تھے یا سنے یہ ہین کہ تم افراد مساجد کا ساتھہ ذکر خدا کے کر و غیر کا کچھ حصہ اوس مین نہ کرو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی جستجو کرے اپنی گم شدہ چیز کی مسجد مین تو کہو لَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ کیونکہ مسجدین

کہا اسلیے نہین بنائی گئی ہین عبد اللہ سے مراد اس جگہ حضرت ہین نبی اللہ و رسول اللہ نہ فرمایا اسلیے کہ احب سماز دیک حضرت کے یہی نام تہا اور چونکہ یہ لفظ حضرت کے کلام مین واقع ہوا ہے اسلیے اپنے نفس کے بطریق تواضع یون تعبیر کی یا عبادت کر نا عبد اللہ کا جو کہ لفظ یدعو سے مستفاد ہے کچھ مستبعد نہین ہے یہ امر بطور نحل مین واقع ہوا تہا جسطرح کہ محلی نے کہا ہے جلالین کہتے ہین سیاق اس آیت کا بار دوم مین ظاہر تر ہے جبکہ جن کہے مین واسطے حج کے آئے تہے اور ابن مسعود ہمراہ حضرت تہے اور جن بارہ ہزار سے زیادہ تہے اور بار اول مین بطن نخل مین فقط سات یا نو آئے تہے اون کے حق مین یہ کہنا ظاہر نہین ہو کہ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا ابن مسعود کہتے ہین حضرت قبل ہجرت کے طرف نواحی مکہ کو نکلے اور میرے لیے ایک خط کھینچ دیا اور فرمایا کہ تو کچھ ذکر نا جب تک کہ مین نہ اون پہر فرمایا کہ اگر تو کوئی شے دیکھے تو سول مین نہ آجانا پہر ذرا آگے ٹرہکر بیٹہ گئے اتنے مین کچھ لوگ آئی سیاہ گویا رجال زط ہین اور وہ جسطرح اللہ نے کہا حضرت پر ٹپٹہ ہو گئے اَخْرَجَہٗ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ میرآزاد نے کہا ہے زط معرب جٹ ہے قوم جاٹ کو لوگ اسی طرح کالے بہینگے ہوتے ہین پہر فرمایا کہ مین تمہارے ضرر رشد کا مالک نہین ہون یعنے مجکو یہ قدرت نہین ہے کہ تم سے کسی کو دور کردون یا کوئی خیر طرف تمہارے پہیچون کیونکہ نافع وضار اللہ سبحانہ ہے بعضے نے کہا مراد ضر سے کفر ہے اور رشد سے ہدی لیکن اول اولے ہے اسلیے کہ نکرہ سیاق نفی مین واقع ہوا ہے تو اب ہر ضرر ہر رشد دنیا و دین کو شامل ہوگا اور یہ فرمانا کہ مجہکو اللہ سے کوئی بچا نہین سکتا ہے مثل قول صالح علیہ السلام کے ہے قَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰہِ اِنْ عَصَیْتُہٗ یہ بیان ہے اپنے نفس کے عجز کا بعد بیان عجز کے غیر سے یلتحد بمعنے جاے پناہ و حرز ہے کلبی نے کہا مراد ملتحد سے مدخل ہے زمین مین مثل سرنگ کے یا مذہب مسلک یہ سب معانی قریب بایک دیگر ہین یہ بلاغ کو مستثنے کیا کیونکہ اس مین عظم رشد ہے قتادہ نے کہا یعنے اللہ کی توفیق سے قدرت بلاغ کی رکہتا ہون رہا کفر و ایمان سو اوس کا مالک نہین ہون ہان خود اوسکی رسالت پر عمل کر سکتا ہون خطیبنے کہا یعنے اگرچہ مین اسوقت مین اکیلا و کمزور قلیل العدد ہون اور وہ اتنے ہین کہ سوا اللہ کے کوئی گنتی نہین جان سکتا لیکن وہ دن قیامت کے معلوم کر لینگے کہ قوی کون تہا اور ضعیف کون سبحان اللہ رسولون کا کلام کیا عظم و اکرم ہوتا ہے کہ اپنے نفس کی تضعیف کرتے ہین اور قوم کی قوت طرف سہ اون کے مولی کے جس کے ہاتہ مین ملک ہے اور سارے لشکر زمین و آسمان کے بیان فرماتے ہین بخلاف جبابرہ کہ وہ جب بات کرین گے تو اپنے نفس کی قوت و تعظیم اور غیر کی حقارت

وتصنیف ہر کہین گے قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝ ع ۲ ۹ ترکہ مین نہین جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہے یا کردے اوسکو میرا رب ایک مدت کی حد جاننے والا بھید کا سو نہین خبر دیتا اپنے بھید کی کسیکو مگر جو پسند کرلیا کوئی رسول تو وہ چلاتا ہے اوسکے آگے اور پیچھے چوکیدار یعنے رسول کو خبر دیتا ہے غیب کی پہر چوکیدار رکہتا ہے اوس کے ساتھہ کہ اوس مین شیطان دخل کرنے نہ پاوے اور اپنا نفس غلط نہ سمجھے یہی سنے مین اس بات کہ پیغمبرون کو معصمت ہے اور دن کو نہین اور اُنکا معلوم بیشک ہے اور ان کے معلوم مین شبہہ ہے تاکہ جانے کہ اونہون نے پہونچائے پیغام اپنے رب کے اور قابو مین رکہا جو اون کے پاس ہے اور گن لی ہے ہر چیز کی گنتی ف اللہ پاک نے حضرت کو حکم دیا کہ تم لوگون سے کہدو کہ مجہکو قیامت کے وقت کا علم نہین ہے اور مین نہین جانتا کہ وہ وقت قریب ہے یا دور آمد سے مراد مدت طویل ہے ابن کثیر کہتے ہین یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ وہ حدیث جسکا اکثر جہلا تداول کرتے ہین کہ حضرت ہزار برس سے زیادہ نیچے زمین کے نزدیک کے کذب بے اصل ہے ہمنے یہ حدیث کسی کتاب مین نہین دیکہی انتہے مین کہتا ہون اس حدیث موضوع کا کذب اب تجربہ سے بہی ثابت ہوگیا ہے کہ تیرہ سو برس ہجرت کو گذر چکے اور قیامت قائم نہین ہوئی اور سیوطی نے اخبار و آثار کے قرائن سے یہ بات لکہی ہے کہ بقدر اس امت کا ابتدا ہجرت سے تا قیام ساعت پندرہ سو برس سے زیادہ نہ ہوگا سو اس تعداد سے اب فقط دو سو برس باقی ہین ہر چند اشراط صغرای ساعت کا ظہور کامل ہو چکا لکن وقوع اشراط کبرای ساعت کا ہنوز انتظار طلب ہے حق صریح یہی ہے کہ ساعت کا علم کسی نبی ولی عالم شیخ کو نہین دیا گیا ہے ولہذا جب کوئی حضرت سے پوچہتا کہ ساعت کا وقت کب ہے کچہ جواب نہ دیتے ایک بار جبرئیل علیہ السلام اعرابی کے صورت مین آئے اور کہا کہ مجہے خبر دو ساعت کی فرمایا مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ اور جب ایک اعرابی نے بڑی آواز سے پکار کر کہا تہا اے محمد ساعت کب ہوگی تو فرمایا وَیْحَكَ اِنَّهَا كَائِنَةٌ فَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اُعِدَّ لَهَا كَثِیْرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صِیَامٍ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمایا فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ الخ کہتے ہین فَمَا فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بِشَیْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اور فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ غرض کہ یہ

علم خصائص باری تعالی سے ہے اس جگہہ کسی کی الہام وکشف منام سے احتجاج نہین ہوسکتا ہے اور نہ کوئی صورت خاصہ دلیل اوسکی وقوع پر بقید تاریخ ووقت کی ہوسکتی ہے اسلیے کہ اوسکا آنا گمان لوگون کی غفلت مین ہوگا لوگ اسیطرح اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے جس طرح کہ فی الحال مشغول ہین کوئی حوض آب کی استرکاری کرتا ہوگا کوئی اوٹنی وغیرہ کا دودہ دوہتا ہوگا کوئی بازار مین کپڑا خرید رہا ہوگا کہ ایک بارگی آواز نفخہ صور کی آنے لگے گی ہاتھہ کا نوالہ ہات مین رہجاوے گا دہن تک نہ جائیگا کہ قیامت قائم ہوجائیگی بڑی علامت قرب ساعت کی یہی غلبہ غفلت ہر طرف سے دین وعمل کے اور انہماک حب دنیا ودرستی امور خانہ داری ومعاش وزمین وباغ ومرکب وہنگ ولباس وآراستگی مکانات ومخلوقات مین جسکا نمونہ آغاز چودہوین صدی سال ہجرت سے روز افزون ہورہا ہے ؎

ہمہ اندرزمن تو این ست کہ تو طفلی وخانہ رنگین ست

حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے یَبْنِیْ اٰدَمَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ بَعْدَکُمْ وَاَنْفُسُکُمْ مِنَ الْمَوْتٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ رواہ ابن ابی حاتم یعنے اے لوگو اگر تم کو کچھہ علم ہے تو تم اپنی جانون کو مردون مین گن لو اور جسکا تم سے وعدہ ہے یعنے قیامت کا وہ آنے والی ہے ابونعیم حشنی کا لفظ رفعاً یہ ہے لَنْ یُّعْجِزَ اللّٰہَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ مِنْ نِّصْفِ یَوْمٍ یَعْنِیْ اَلْفَ سَنَۃٍ رواہ ابوداؤد فی اٰخر کتاب الملاحم اور ابوداؤد نے سعد بن ابی وقاص سے رفعاً یون روایت کیا ہے کہ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یُعْجِزَ اُمَّتِیْ عِنْدَ رَبِّھَا اَنْ یُّؤَخِّرَھُمْ نِصْفَ یَوْمٍ قِیْلَ لِسَعْدٍ کَمْ نِصْفُ یَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَۃِ عَامٍ اَیْضاً رواہ ابوداؤد اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امت اسلام پانصد سال سے پہلے فنا نہوگی اور زیادہ مدت بقا کا کچھہ ذکر نہین کیا ولہذا اب تک امت مرحومہ مشمول بقا ہے حالانکہ تا حال تیرہ سو سال گذر چکے ہین تفصیل اس اجمال کی کتاب حجج الکرامہ مین لکھی گئی ہے معلوم ہوا کہ حضرت کو بھی مدت نہایت بقا اور وقت قیام ساعت کا علم حاصل نہتا پھر خوض کرنا اہل علم واہل ریاضت کا اسکی تعیین مین بے سود محض ہے ہم قیامت کے قیام پر ایمان رکھتے ہین اور تعیین وقت حوالہ علم الٰہی کرتے ہین ابن کثیر کہتے ہین یہ آیت عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ الخ مثل اس آیت کے ہے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ اسی طرح اس جگہہ فرمایا ہے کہ اللہ ہی دانا غیب وشہادت ہے اور کوئی شے اوسکی مخلوق مین سے کسی شے پر اوسکے علم سے مطلع نہین ہے مگر وہ چیز جسپر

لہ اور یہ علم نہین ہے کہ تم کو کس جگہہ مرنا ہے اور کس جگہہ تم کو دفن ہونا ہے ۱۲

اللہ نے اوسکو اطلاع دی ہے یہ حکم عام و شامل ہے رسول ملکی و رسول بشری کے پھر فرمایا کہ ہم آگے پیچھے رسول کے چوکیدار رکھتے ہین یعنے رسول مخصوص ہوتا ہے ساتھہ مزید ملائکہ معقبات کے جو کہ اوسکی حکم خدا سے حفاظت کرتے ہین اور اللہ کی وحی پر مدد دیتے ہین یہ بات اسلیے ہے کہ حال تبلیغ رسالت کا معلوم ہو ضمیر لیعلم مین مفسرین کا اختلاف ہے بعض نے کہا ضمیر طرف حضرت کے عائد ہے سعید بن جبیر کہتے ہین چار فرشتے حافظ ہین ہمراہ جبریل علیہ السلام کے تاکہ حضرت کو معلوم ہو جاوے کہ اونہون نے اللہ کے پیغامون کو پہونچا دیا قتادہ نے کہا لِيَعْلَمَ نَبِيُّ اللّٰهِ اَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغَتْ عَنِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْمَلَائِكَةَ حَفِظَتْهَا وَرَفَعَتْهَا عَنِ اللّٰهِ اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے ابن عباس نے کہا مراد رصد سے وہ ملائکہ ہین جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت شیاطین سے کرتے تھے یہانتک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے ہین اونپر ظاہر ہو جاوے اور اہل شرک جان لین کہ اونہون نے اپنے رب کی رسالت کو پہونچا دیا یہی قول ابن ابی نجیح کا بھی ہے مجاہد نے کہا یعنے تاکہ جان لین مکذبین رسل کہ اونہون نے اللہ کی رسالت پہونچا دی لکن اوس مین نظر ہے بغوی نے کہا یعقوب نے لیعلم بالضم پڑہا ہے یعنے تاکہ معلوم کر لین لوگ کہ رسولون نے تبلیغ کر دی اور محتمل ہے کہ ضمیر طرف اللہ عزوجل کے عائد ہو اسکو ابن الجوزی نے زاد المسیر مین حکایت کیا ہے اسکے یہ معنے ہوئے کہ اللہ تعالی اپنے رسل کی حفاظت اپنے فرشتون سے کرتا ہے تاکہ وہ ادا رسالات پر قادر ہو ظاہر اور جو وحی اون پر آتی ہے اوسکی نگہبانی کرین تاکہ جان لے کہ اونہون نے اپنے رب کی رسالت پہونچا دی اور یہ مثل اس آیت کے ہے وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وكقوله تعالى وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور مثل اسکے علم اس بات کا کہ اللہ تعالی عالم اشیاء ہے قبل وجود اشیاء کے قطعا لامحالہ و لہذا بعد اسکے یہ فرمایا کہ اَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ف فتح البیان کا بیان ناتمام اس مقام مین یہ ہے تو کہہ مین نہین جانتا کہ جس عذاب یا یوم الحساب کا تم سے وعدہ ہے وہ اس دم واقع ہوگا قریب اس وقت کے یا اُسکے لیے کوئی غایت و مدت ٹھیرائی گئی ہے کہ اس سے کم مدت مین توقع اوسکی حصول کی نہین ہے یہ آیت کچھ خلاف الحدیث کی نہین ہے کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ کیونکہ حضرت کو اتنا معلوم تہا کہ باقی دنیا بنسبت ماضی کے اقل ہے رہی شناخت مقدار قریب کی سو وہ معلوم نہ تہی اوسکا علم اللہ ہی کو ہے وہ ہر حال مین متوقع ہے اس مین کچھ کلام نہین ہے کلام تعیین وقت مین ہے

سوا سکا حضرت کو نہ تھا عطا نے کہا مراد یہ ہے کہ فیامت کے دن کو کوئی نہیں پہچانتا مگر اللہ سبحانہ مطلق ٹھیرا
کہ علم وقت عذاب کا علم غیب ہے غیب کو سوا اللہ کے کون جانے وہی عالم غیب ہے اور سکے غیب پر کسیکو
اطلاع نہیں ہے اور نہ کسیکو بتاتا مگر جس کسیکو رسل مین سے پسند کرے اور سپر کوئی بات غیب کی ظاہر کردیتا
ہے تاکہ اوسکی نبوت پر دلیل ہو قرطبی نے کہا علما رکہتے ہین جب اللہ تعالی ساتھہ علم غیب کے ممدوح
ٹھیرایا اور سوا حق کے خود ساتھہ اوسکے متاخر ہوا تو اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ بجز اوسکے کسیکو
علم غیب نہین ہے مین کہتا ہون خود اللہ نے اسکی تصریح فرمائی ہے اور کہا ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ اس استثنا مین نفی ہے علم غیب کی ساری خلق سے خواہ
ملک مقرب ہو یا نبی مرسل ہو کسی اور شیخ ولی و پیر و شہید و جن و دیوت و پری کی کیا ہستی ہے کہ علم
غیب رکہہ یا کسیکو غیب کی خبر دے سکے نجومی و کاہن جس امر کی خبر دیتے ہین وہ سب امور اکاذیب
و اباطیل ہوتے ہین و لہذا اون کی بات پر یقین لانے سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے پہر اللہ نے رسول
مرتضی کو اس نفی عام سے مستثنی کرلیا کیونکہ بطور وحی کوئی بات مخفی انکو بتا دیتا ہے اور وہ علم اون کے لیے
معجزہ اور دلالت صادقہ انکی نبوت و رسالت پر ہوتی ہے نجم اور ضارب بالحصی اور ناظر شانہ زمین اور
زاجر طیر رسول مرتضی نہین ہین کہ اللہ نے انکو کسی شے پر اپنے علم غیب سے مطلع کیا ہو بلکہ وہ تو کفار و مفتری
علے اللہ اور اہل حدس و تخمین و کذب و ظن ہین سعید بن جبیر نے کہا رسول مرتضے سے مراد جبریل علیہ السلام
ہین لیکن اس مین بعد ہے بعض نے کہا مراد اطلاع سے بعض غیب پر یہ ہے کہ معجزہ و احکام تکلیف و
جزا و اعمال و بیان احوال آخرت وغیرہا جسکا تعلق رسالت سے ہے اوپر رسول کو آگاہ کردیتا ہے نہ اون غیبون
پر جو کہ متعلق رسالت نہین جیسے وقت قیام ساعت کا واحدی نے بہی اسی کے لگ بھگ کہا ہے اس
مین دلیل ہے اس بات پر کہ جو شخص دعوے کرے کہ نجوم مجھکو حوادث پر دلالت کرتے ہین وہ کافر بالله
و منکر قرآن ہے زمخشری نے کشاف مین کہا ہے اس مین ابطال ہے کرامات کا اسلیے کہ جن لوگون
کیطرف یہ کرامات مضاف ہین وہ اگرچہ اولیا پسندیدہ ہین لیکن رسل نہین ہین اور اللہ نے من جملہ
مرتضین کے رسل کو واسطے اطلاع علے الغیب کے خاص کیا ہے اور اس آیت مین ابطال کہانت و کہر
و تنجیم ہے اسلیے کہ اہل ان فنون کے ابعد شے ہین ارتضا سے اور ادخل زمین بحفاظ امین رازی
نے کہا میرے نزدیک اس آیت مین کوئی دلیل بہی ان اقوال پر نہین ہے اسلیے کہ کوئی صیغہ عموم

کا اس غیب مین نہین آیا ہے اسلیے یہ ایک ہی غیب پر محمول ہے وہ غیب علم ہے وقت قیامت کا کیونکہ یہ جملہ بعد اَقَرِیْبٌ اَمْ تُوْعَدُوْنَ کے واقع ہوا ہے کوئی یہ کہے کہ یہ معنے استثنا کی اس جگہ کیا ہین تو ہم کہینگے کہ شاید جب قیامت قریب ہو تو اللہ اون پر ظاہر کردے دیکھو اللہ نے فرمایا ہے وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ تَنْزِیْلًا اور سدم ملائکہ قیام ساعت کو جان لینگے یا یہ استثنا منقطع ہے یعنے اللہ جس رسول کو پسند کرلیتا ہے اوسکے آگے پیچھے حفظہ واسطے حفاظت کے رہتے ہین تاکہ کوئی جن وانس سرکش اُسکو ستانہ سکی اور دلیل اسبات پر کہ یہ مراد نہین ہے کہ اللہ کسیکو اپنے بھید پر آگاہ نہین کرتا مگر رسل کو یہ ہے کہ شق وسطیح دو کاہن تھے اور وہ قبل ظہور حضرتؐ کے عارف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگئے تھے اور نزدیک عرب کے اس علم مین مشہور تھے یہانتک کہ کسرے نے بھی طرف اونکے رجوع کیا یہ قصہ قریب تواتر ہے اسمین ثابت ہوتا ہے کہ کبھی اللہ تعالے غیر رسل کو بھی بعض مغیبات پر مطلع فرمادیتا ہے اور سارے اہل ملل کا اس بات پر اتفاق ہے کہ معبر رویا امور مستقبلہ کی خبر دیتا ہے اور وہ اس اخبار مین سچا ہوتا ہے **حکایت** سلطان سنجر بن ملک شاہ نے ایک زن کاہنہ کو بغداد سے خراسان مین بلایا تھا اور اُس سے کچھ امور آئندہ کا حال پوچھا تھا اوس نے جو کچھ کہا ویسا ہی واقع ہوا اور بہت سے محققین علم کلام وحکمت نے مجھ سے کہا کہ اُس عورت نے امور غائبہ کو تفصیل وار بتایا تھا مطابق اُسکی خبر کے واقع ہوا ابوالبرکات نے کتاب المعتبر مین شرح اوسکے حال کی مبالغہ لکھی ہے اور کہا ہے کہ مین نے تیس برس تک تفحص اُسکے حال کا کیا یہی بات ثابت ہوئی کہ وہ مغیبات کی خبر دیتے تھے اور وہ اخبار مطابق واقع کے ہوتی تھی انتہے ہم خود اصحاب الہامات صادقہ اور سحرہ مین یہی بات مشاہدہ کرتے ہین اور احکام نجومیہ کو مطابق واقعہ پاتے ہین اگرچہ کبھی وہ متخلف بھی ہوجاتے ہین اگر ہم یہ کہین کہ قرآن دلیل ہے ان امور محسوسہ کے خلاف پر تو قرآن پر طعن آتی ہے اسلیے تاویل اس مقام کی وہی ہے جو ہم ذکر کرچکے ہین انتہے کلامہ بعبناہ امام ربانی عالم رحمانی قاضی محمد بن علی شوکانی رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ منزلہ ومأواہ فرماتے ہین کہ یہ قول رازی کا کہ اس جگہ کوئی صیغہ عموم کا نہین ہے باطل ہے اس لیے کہ اضافت مصدر موہم جنس کی منجملہ صیغہ ہاے عموم کے ہوتی ہے جسطرح ائمہ اصول فقہ وغیرہم نے تصریح کی ہے اسیطرح یہ کہنا کہ استثنا منقطع ہے مجرد دعوے ہے نظم قرآنی اس دعوے سے انکار کرتی ہے رہے شق وسطیح سو وہ اُس زمانے مین تھے کہ جس

۲ اور جس زمان مین جاہلیت کا زور تھا اور آسمان کی حفاظت اور فرشتون سے

زمانے مین شیاطین استراق سمع کرتے تھے اور جو کچھ سنتے وہ کاہنون کے کان مین ڈالتے وہ صدق کو کذب سے مخلوط کرتے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آیا ہے اور اللہ نے فرمایا ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ باب کہانت کا بیان اس شریعت مقدسہ مین وارد ہوا ہے کہ اوسوقت مین یہ ایک طریقہ تھا واسطے بعض غیب کے بواسطہ استراق شیاطین کے یہانتک کہ حضرت کی بعثت پر وہ روکدیے گئے اور اونہون نے کہا اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا الایۃ سو دروازہ کہانت کا جس وقت مین کہلا تا مخصوص ہے ساتھہ اولکے تو منجملہ مخصصات اس عموم کے ٹھہیرا تو اب زعم رازی مرحوم کا باب ایراد کہانت اس آیت شریف پر غیر وارد ہے رہی حدیث کاہنہ سو وہ ایک حدیث خرافہ ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ کوئی بات اخبار زن مذکور سے مطابق واقع کے ہوئی تو وہ بحدیث مین داخل ہے اِنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُحَدَّثِيْنَ وَاِنَّ مِنْهُمْ عُمَرَ اور مخصص اس عموم کی ٹھہیرے گی نہ نقض رہی وہ حرات جو کہ رازی نے اللہ پر اور اسکی کتاب پر کی ہے اور کہا ہے کہ کوئی کہے کہ یہ قرآن تو ان امور محسوسہ کے خلاف پر دلیل ہے الخ سو یون کہنا چاہیے کہ یہ تقریر کچھ پہلی لغزش انکی نہین ہے اور نہ پہلا سقطہ بلکہ اس کے بہت سے اشباہ و امثال نزدیک اونکے موجود ہین جس سے رگ فلسفت کی نبض ٹھہرتی ہے اور مباحث تفسیر مین شیطان نے جابجا ٹھوکر ماری ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ خبر جو طرف سے اس زن وبخوا کے اُنکو پہونچے اور سے تطرق طعن کا طرف قرآن کے ہوا اب اگر کوئی یون کہے کہ حسب دلیل قرآنی سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ اللہ اپنے کسی رسول پسندیدہ کو کسی غیب پر آگاہ کر دیتا ہے تو اُس رسول کو یہ بات پہونچتی ہے کہ وہ بعض امت کو اوس پر خبردار کردے یا نہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہان پہونچتی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات ثابت ہوا اور عارف سنت مطہرہ پر مخفی نہین ہے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک بار کھڑے ہوکر جو کچھ کہ قیامت تک ہونیوالا تھا سب کی خبر دی اور کوئی شے متعلق فتن وبخوا بیان کرنے سے باقی نہین چھوڑی کسیکو یاد رہے اور کوئی بھول گیا حذیفہ رضے اللہ عنہ کو حضرت نے اون فتن کی خبر دی تھی جو بعد آپ کے ہونگے یہانتک کہ اکابر صحابہ نے اُن سے سوال کیا اور اگلی بات کی طرف راجع ہوئے صحیح وغیرہ مین ثابت ہوا ہے کہ عمر بن خطاب نے حذیفہ سے پوچھا تھا وہ کون فتنہ ہے جو موج بحر کیطرح موج زن ہوگا حذیفہ نے کہا درمیان تمہارے اور اُس فتنے کے ایک دروازہ ہے عمر نے کہا وہ مفتوح ہوگا یا ٹوٹ جائیگا کہا ٹوٹ جائیگا تب عمر نے جانا کہ مراد باب سو خود

وہی ہین اور مراد کسرے سے قتل ہے حذیفہ سے کہا تھا کہ کیا عمر جانتے تھے کہا ہان اس طرح جیسے کہ آج کی رات کے بعد کل ہے اسیطرح ادنہون نے ابوذر کو اُنکے حادثات کی خبر دی تھی اور علی بن ابی طالب کو حال فی اللہ یہ برطلع کر دیا تھا اس طرح کی روایات کثیر التعداد مین اگر سب جمع کی جائین تو ایک مصنف مستقل ہوجائے جب یہ بات ثابت ہوگئی تو اب کوئی مانع اس بات سے نہین ہے کہ بعض صلحا اس امت کے مختص ہون ساتھ بعض اخبار غیب کے جنکو اللہ نے اپنے رسول کے لیے ظاہر کیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار اُنکا بعض امت پر کیا اور اس بعض امتی نے اظہار اوسکا اپنے من بعد کے لیے کیا کرامات صالحین کے اسی قبیل سے ہون اور یہ سب فیض سبانی ہو اطہر جناب نبوی ہو انتہے کلامہ رح ابن عباس نے کہا اللہ نے غیب سے وحی حضرت پر بھیجی اور بعض غیوب کا علم آپ کو دیا اور اپنا حکم جتلایا جسکو سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا تھا پھر اللہ تعالے نے یہ ذکر کیا کہ اس غیب کی جسپر رسول کو اطلاع دی گئی ہے حفاظت کی جاتی ہے آگے پیچھے اوسکی رصد ہے یعنے فرشتے مقرر ہین جو کہ تعرض شیاطین سے رسول کی حراست کرتے ہین یا وحی کے آگے پیچھے ملائکہ چار سمین مقرر ہین جو کہ شیطانون کو استراق سمع سے باز رکھتے ہین مراد آگے پیچھے سے ساری جوانب ہین ضحاک نے کہا اللہ نے سرنبی کے ساتھ ملائکہ حافظین سے یا لحین سے مقرر کیے ہین کہ وہ شیاطین صورت ملک نہ ہون پھر اگر کوئی شیطان صورت ملک مین آتا ہے تو فرشتے کہدیتے ہین کہ یہ شیطان ہے اس سے حذر کرو اور جب فرشتہ آتا ہے تو کہدیتے ہین کہ یہ تیرے رب کا قاصد ہے اور ضمیر لیعلم مین وہی دو قول ہین جو اوپر گذر چکے واللہ تعالی اعلم

سورۂ مزمل

یہ ۱۹ - آیت ہے یا ۲۰ آیت اور مکہ مین اتری ہے ماوردی نے کہا یہ ساری سورت قول حسن وعطا وعکرمہ وجابر بن زید کی ہے اور ابن عباس وقتادہ نے کہا مگر دو آیتین وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اور دوسرے جو اس سے متصل ہے قفلی نے کہا مگر یہ آیت اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ تا آخر سورت کہ یہ مدینے مین نازل ہوئی ہے ابن زبیر ابن عباس کہتے ہین یہ سورت مکی مین اتری ہے مگر دو آیتین اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ جابر نے کہا قریش دار الندوہ مین فراہم ہوئے اور کہا اس مرد کا کچھ نام رکھو جس سے تم لوگون کو روکو کہا کاہن کہا وہ کاہن نہین ہے کہا مجنون کہا مجنون بھی نہین ہے کہا ساحر کہا ساحر بھی نہین ہے یہ کہکر مشرکین متفرق ہوگئے یہ خبر حضرت ص کو پہونچی حضرت ص نے اپنے کپڑون مین تزمل تدثر کیا جبریل

علیہ السلام نے اگر کہا یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر اخرجہ البزار والطبرانی وابو نعیم فی الدلائل
ابن عباس کہتے ہین ایک شب مین گھر مین اپنی خالہ میمونہ کے رہا حضرت رات کو اوٹھکر نماز پڑہنے لگے وغیرہ وغیرہ
پڑہین اون مین دو رکعتین فجر کی تہین پہلے اندازہ آپکے قیام کا ہر رکعت مین کہا بقدر یاایہا المزمل الخ
تا اخرجہ ابوداود والبیہقی فی السنن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ
الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ
اَقْوَمُ قِیْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ
تَبْتِیْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝ اے جہرمٹ مارنے
والے کٹہارہ رات کو مگر کسی رات آدہی رات یا اس سے کم کر تہوڑا سا یا زیادہ کر اسپر اور کہول کہول
پڑہ قرآن کو صاف ہم آگے ڈالینگے تجہپر ایک بہاری بات البتہ اٹہنا رات کا سخت روندتا ہے
اور سیدہی نکلتی ہے بات البتہ تجہ کو دن مین شغل رہتا ہے لنبا اور پڑہ نام اپنے رب کا اور چہوٹ
آ اوسکی طرف سب سے الگ ہوکر مالک مشرق و مغرب کا اوس بن کسی کی بندگی نہین سو پکڑ اوسکو کام سونپنیا

ف یہ سورت اول مین اوتری ہے جب حضرت کو وحی کی دہشت سی جاڑا لگا اپنے اوپر کپڑے لپیٹنے اللہ
نے یہی نام لیکر پکارا رات کو کٹہارہ یعنے نماز پڑہ رات کو اول دین مین نماز رات ہی کی فرض ہوئی مگر
کسی رات نہ ہر تو معاف ہر پہر فرمایا یا صنعت کر تو ہمارے بوجہ آسان ہوئیگی ریاضت ہی نفس رومنا
جاتا ہے اور اسوقت دعا ذکر سیدہا ادا ہوتا ہے دل سے دن کو لوگون کو سجہانا ہے عبادت کا وقت رات
کو رکہا انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ تنزل چہوڑکر اللہ کے لیے قیام کر تنزل
کہتے ہین رات کو کپڑے لپیٹنے کو کما قال تعالی تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا
وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ولہذا حضرت اس حکم کی بجا آوری کرتے اور رات کو کہڑے ہوکر نماز
پڑہتے یہ نماز تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تہی کما قال تعالے وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اس جگہہ مقدار قیام کا بیان کیا اور فرمایا رات
کو کہڑا ہو مگر تہوڑا ابن عباس و ضحاک و سدی نے کہا اے مزمل یعنے اے نائم قتادہ نے کہا اے مزمل

اپنے کپڑوں میں ابراہیم نخعی کہتے ہیں حضرت ایک لفظ میں لپیٹے ہوئے تھے جبکہ یہ آیت اوتری آپ
عباس نے کہا اے محمد تحقیق قرآن کو لپیٹ رکھا ہم نے تمکو حکم دیا ہے کہ تم آدھی رات کھڑے رہو کچھ کم یا
بیش اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور قرآن کو ترتیل سے پڑھو یعنے ٹھہر ٹھہر کر اس میں عمدہ فہم و
تدبر قرآن پر چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح پڑھتے تھے عائشہ کہتی ہیں حضرت سورت کو اتنا ٹھہر ٹھہر کر
کہ وہ اپنے بڑے سے بڑی ہو جاتی بخاری میں انس سے آیا ہے کہ قرارت حضرت کی دراز ہوئی پھر بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھی بسم اللہ کو دراز کیا پھر رحمن کو پھر رحیم کو ام سلمہ سے پوچھا حضرت کی قرارت کیسی
تھی کہا اپنے پڑھنے کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے آیت آیت کو جدا جدا پڑھتے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
یعنے اتنی عبارت کو جدا قطعہ کرتے ہر قطعہ علیحدہ ہوتا حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے صاحب قرآن سے کہا جائیگا
پڑھ اور چڑھ اور ترتیل کر جسطرح کہ تو دنیا میں ترتیل کرتا تھا یعنے ٹھہر ٹھہر کر سمجھ سمجھ کر پڑھتا تھا تیری منزلت
نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑھے گا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترمذی
نے کہا حسن صحیح اول تفسیر میں وہ حدیثیں گذر چکی ہیں جو دلیل ہیں استحباب ترتیل پر اور تحسین صوت
بالقرارت پر جسطرح کہ حدیث میں آیا ہے کہ رونق دو قرآن کو اپنے آوازوں سے اور وہ ہم میں سے نہیں
ہے جو کہ قرآن کے ساتھ تغنی نہیں کرتا اس شخص کو ایک مزمار دیا گیا ہے مزامیر آل داؤد سے یعنے ابو
موسے کو ابو موسی نے کہا اگر میں جانتا کہ آپ سنتے ہیں میرے پڑھنے کو تو میں اور سکو اور بھی زیادہ آراستہ
کرتا ابن مسعود نے کہا ہے لَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذُّوْهُ هَذَّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهٖ
وَحَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَلَا يَكُنْ هَمُّ اَحَدِكُمْ اٰخِرَ السُّوْرَةِ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ یعنے تم دانہ کھجور
کی طرح اسکو نہ جھاڑو اور شعر کی طرح نہ پڑھو بلکہ عجائب قرآن پر توقف کرو اور دلوں کو حرکت دو تمہارا
قصد آخر سورت نہ ہو کہ جلدی سے سورت ختم کر لو ابو وائل کہتے ہیں ایک شخص نے آکر ابن مسعود سے
کہا میں نے آج کی رات ایک رکعت میں مفصل پڑھی کہا هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ یعنے یہ تو شعر خوانی ہوئی کہ
لگاتار پڑھ گئے میں اون نظائر کو پہچانتا ہوں جنکو حضرت قرین کید یگر کرتے تھے پھر بیس سورتیں مفصل
کی ذکر کیں ہر رکعت میں دو سورتیں انتہے میں کہتا ہوں کہ اس بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مراد ترتیل
سے اچھی طرح آواز بنا کر جدا جدا ہر آیت کا پڑھنا مراد ہے نہ وہ تجوید جو قرا نے اس زمانے میں ایجاد کی

ہے اور وہ تغنی جسکو آجکل اہل مصر نے اختیار کیا ہے جو لوگ مبالغہ الفاظ کے مخارج سے نکالنے میں کرتے ہیں اور جہر کی درست ہوتا ہے یا راگنی میں اس طرح پڑھتے ہیں کہ الفاظ قرآن مفہوم نہیں ہوتے یہ طرز قرارت بالکل خلاف سنت ہے ہر شخص قرارت مفصل و مقطع کرے اور بقدر جبلت اپنی آواز کو خوشنما بنائے اس سے زیادہ کوئی تکلیف اسکو نہیں دی گئی ہے رعایت مخارج حروف میں مطلب قرارت قرآن کا اور تدبر و فہم قرآن کا فوت ہوجاتا ہے جس طرح کہ خوشنویس تحسین صور حروف میں بسا غالباً غلط لکھتا ہے حسن و قتادہ نے کہا قرآن کو قول ثقیل فرمایا یعنے اوسپر عمل گران و دشوار ہے یا وقت نزول کے ثقیل تھا بسبب عظمت کے جس طرح کہ زید بن ثابت نے کہا ہے کہ حضرت پر وحی اوتری آپکے ران میری ران پر تھی قریب تھا کہ میری ران ٹوٹ جاے ابن عمر و کہتے ہیں میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کو احساس وحی کا ہوتا ہے فرمایا میں صلاصل سنتا رہوں پھر اوسدم خاموش ہوجاتا ہوں جس بار مجھ کو وحی آتی ہے مجھے گمان ہوتا ہے کہ میرا دم نکل جاے گا نفر وہ احمد صحیح بخاری میں ہے کہ حرث بن ہشام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو وحی کسطرح آتی ہے فرمایا احیاناً مثل صلصلہ جرس کے آتے ہی یہ مجھ پر سخت گراں ہوتی ہے پھر وہ حالت نہیں رہتی میں اوسکو یاد کرلیتا ہوں جو کچھ کہ فرشتہ کہتا ہے اور احیاناً کوئی فرشتہ مرد کی صورت میں آکر مجھ سے بات کرتا ہے میں اوسکا کہنا یاد رکھتا ہوں عائشہ کہتے ہیں میں نے سخت جاڑے کے دن میں آپ پر وحی اوترتی دیکھی جب وحی آچکی آپ کی پیشانی سے پسینا فصد کی طرح بہنے لگا هَتَانِ اَلْفَظُهٗ امام احمد کا لفظ عائشہ سے یہ ہے کہ حضرت پر وحی آتی آپ راحلہ پر ہوتے وہ اپنی گردن نیچے ڈالدیتا عروہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت کو ناقہ پر وحی آتی وہ اپنی گردن زمین پر رکھدیتا اور جنبش نہ کرسکتا یہانتک کہ وحی آچکتی رَدَّاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ هٰذَا اَمْرُسَلٌ لفظ حدیث کا اس جگہ حیران ہے یعنے باطن عنق ابن جریر نے یہ اختیار کیا ہے کہ وہ دونوں وجہ سے معاً ثقیل ہے ابن زید نے کہا جسطرح کہ یہ دنیا میں ثقیل ہے اسیطرح دن قیامت کے ثقیل ہے میزان میں ابن عباس نے کہا نشاء زبان حبشہ میں بمعنے قام ہے یعنے ناشئۃ اللیل سے مراد قیام شب ہے عمر بن عباس و ابن زید کہتے ہیں ساری رات ناشئہ ہے یہی قول مجاہد وغیرہ احد کا ہے يُقَالُ نَشَاَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ دوسرا لفظ مجاہد کا یہ ہے کہ بعد عشا ہے ابو مجلز و قتادہ و سالم و ابو حازم و محمد بن سکدر بھی اسی کے قائل ہیں غرض یہ ہے کہ ناشئۃ اللیل ساعات و اوقات شب میں ہر ساعت شب کا نام ناشئہ

ہے یہ اثنائے شب ہوئے مقصود یہ ٹھہرا کہ قیام رات کا سخت بامالی ہے درمیان دل و زبان کے اور جامع تر ہے واسطے قرارت کے ولہذا فرمایا ہے کہ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا یعنے اجمع ہے واسطے خاطر کے ادا قرارت و فہم تلاوت مین بہ نسبت قیام نہار کے کیونکہ دن وقت انتشار مردم و اوقات معاش و شور و شغب اصوات کا ہوتا ہے انس بن مالک نے اس آیت کو اَصْوَبُ قِیْلًا پڑہا ایک شخص نے کہا ہم تو اقوم قیلا پڑہتے ہین کہا اصوب و اقوم و ہیا اور مثل اسکے ایک ہین یعنے معنے مین یہ پڑہنا واسطے افہام معنے آیت کے بتانا یہ لفظ قرآن یون ہی ہے ولہذا اللہ نے فرمایا کہ بیشک دن مین لمبا شغل ہے ابن عباس و عطا بن ابی مسلم نے کہا مراد فراغ و نوم ہے ابو العالیہ و مجاہد و ابو مالک و ضحاک حسن و قتادہ و ربیع و سفیان ثوری نے کہا یعنے فراغ طویل قتادہ نے کہا یعنے فراغ و بغیہ و تقلب یعنے فرصت و جنبھ و لوٹ پوٹ کا مون کی سدی نے کہا یعنے تطوع کثیر ابن زید نے کہا یعنے شغل حوائج اب تو رات کو اپنے دین کے لیے فارغ ہو یہ اوسوقت تہا جب کہ فقط رات کے نماز فرض تہی پہر اللہ نے اپنے بندون پر منت رکہی اور اوسکو سبک کر دیا اور موقوف فرمایا اور کہا اوٹھہ رات کو مگر تہوڑا نا آخر آیت پہر یہ آیت پڑہی اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ ادنیٰ الی قولہ مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ اور فرمایا وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ الخ ابن کثیر کہتے ہین یہ بات اسطرح پر ہے جسطرح کہ ابن زید نے کہا اور دلیل اسپر روایت امام احمد ہے سعید بن ہشام کہتے ہین مینے عائشہ سے پوچہا کہ حضرت رات کو قیام کس طرح کرتے تہے کہا تو نے یہ سورہ مزمل نہین پڑہی مین نے کہا ہان کہا اللہ نے قیام لیل کو اس سورت کے اول مین فرض کیا تہا حضرت اور اصحاب نے ایک سال تک قیام کیا یہانتک کہ پاؤن پر ورم آگیا اور اللہ نے خاتمہ اس سورت کا بارہ مہینہ تک روکے رکہا ہے اس سورت کے آخر مین تخفیف اذان سے قیام لیل تطوع ٹہیرا بعد فرض کے مینے ارادہ کیا کہ قیام کرون پہر مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر یاد آیا مینے کہا اے ام المؤمنین مجھے حضرت کے وتر کی خبر دو کہا ہم مسواک و آب وضو طیار کر دیتے اللہ جب چاہتا رات کو اوٹہکر مسواک و وضو کر کے آٹہ رکعت نماز پڑہتے بیچ مین نہ بیٹہتے مگر زدیک رکعت ہشتم کے اور ذکر و دعا کر کے سلام پہیرتے تہے سکہ ہم سنتے پہر بیٹہکر دو رکعت پڑہتے بعد سلام کے یہ گیارہ رکعتین ہوئین اے بیٹے یعنے مع وتر کے پہر جب حضرت بہن ہوئے اور بدن گوشت سے بہاری ہوا تو سات رکعت کا وتر کرنے پہر دو رکعت بیٹہکر پڑہتے بعد سلام پہیرنے کے یہ نو رکعتین ہوئین اے بیٹے اور عادت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تہی کہ جب کبھی

نماز پڑھتے تو اوسپر مداومت کرتے کو دوست رکھتے اور جب کبھی قیام شب سے نرم یا درد یا مرض باز رکھتا تو دن کو بارہ رکعت نماز پڑھتے مین نہین جانتی کہ حضرت نے کبھی سارا قرآن ایک رات مین صبح تک پڑھا ہو یا ایک ماہ کامل روزہ رکھا ہو سوا رمضان مبارک کے رواہ احمد تمامہ ابن عباس نے الحدیث کی تصدیق کی ہے اور مسلم نے مثل اسکے حدیث قتادہ سے روایت کیا ہے دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بوریا بچھا دیتی حضرت شب کو اوسپر نماز پڑھتے لوگون نے سنکر اجتماع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی صورت ہو کر باہر نکلے اور وہ اُنپر مہربان تھے ڈرے کہ کہین یہ قیام شب اونپر فرض نہ ہو جائے فرمایا اے لوگو اعمال مین سے وہ عمل کرو جس کی تم کو طاقت ہو اللہ ثواب سے ملول نہین ہوتا یہانتک کہ تم ملول ہو اور بہتر اعمال مین وہ عمل ہے جسپر ہمیشگی کیجائے اور یہ سورت اتری کوئی شخص رسی باندھتا اور لٹکتا آٹھ ماہ تک یہی صورت رہی جب اللہ نے دیکھا کہ حبیب مجتبی رضوان کرتے ہین تو اونپر رحم کیا اور طرف فرض کے پھیر دیا اور قیام لیل ترک ہو گیا رواہ ابن جریر اسی کو ابن ابی حاتم نے بھی طریق موسے زبیدی سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے اور اصل حدیث صحیح مین ہے لیکن بدون زیادت نزول سورت کو سیاق اسکا موہم اس بات کو ہے کہ یہ سورت مدینے مین اتری حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ یہ سورت مکہ مین نازل ہوئی ہے اور یہ سیاق کہ درمیان نزول اول و آخر اس سورت کے آٹھ ماہ کا فاصلہ ہوا غریب ہے روایت احمد مین فاصلہ یکسال کا گذر چکا ہے ابن عباس نے کہا ہے اولاً جب اول مزمل نازل ہوا تو لوگ مثل قیام ماہ رمضان کے قیام کرتے درمیان اول و آخر سورت کو قریب یکسال کے گذرا دوسرا لفظ یہ ہے کہ كَانَ بَيْنَهُمَا سَنَةٌ ابو عبدالرحمن نے کہا حبب یا یہا المزمل اتری لوگ ایک سال تک قیام کرتے رہے یہانتک کہ پاؤن سوج گئے اور پنڈلیان ورم کر آئین تب یہ آیت اتری فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ لوگون نے رحمت پائی یہی قول ہے حسن بصری وسدی کا سعید بن ہشام نے حضرت عائشہ سے کہا مجھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قیام کی خبر دو کہا تو مزمل نہین پڑھتا ہے کہا ہان کہا حضرت وصحابہ نے اتنا قیام کیا کہ اقدام متفخ ہو گئے اور آخر سورت آسمان مین چھ مہینے تک رُکی رہی پھر نازل ہوئی رواہ ابن ابی حاتم قتادہ نے کہا ایک یا دو سال تک قیام کیا یہانتک کہ پنڈلیان سوج گئین اور پاؤن ورم کر آئے تب اللہ پاک نے آخر سورت مین تخفیف نازل فرمائی سعید بن جبیر کہتے ہین جب اللہ نے حضرت پر مزمل اوتاری

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس برس تک اسی حال پر رہے کہ رات کو قیام کرتے مطابق حکم خدا کے اور ایک گروہ آپکے اصحاب کا ہمراہ آپکے قیام کرتا پھر بعد دس برس کے اللہ نے یہ آیت بھیجی اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى الخ تب بعد دس برس کے تخفیف فرمائی رواہ ابن جریر ابن عباس کہتے ہین ہوسکتا ہے یہ آیت گران گذری اللہ نے اوسنے تخفیف کی اور رحم فرمایا اور یہ آیت بھیجی عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى الی قولہ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ فَوَسَّعَ اللّٰهُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَلَكُمْ مُضَيِّقٌ پھر حضرت کو حکم تبتل کا دیا یعنے اللہ کا سبب ساز کر اور اسکیطرف آجا اور عبادت کے لیے خالی ہو جبکہ تجھکو اشغال سے اور امور دنیا سے فرصت و فراغت ہوا کرے کما قال تعالی فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یعنے فارغ ہو کر طاعت و عبادت کے لیے مستعد ہو ابن زید نے کہا یعنے فارغ البال ہو ابن عباس مجاہد و ابو صالح و عطیہ و ضحاک و سدی نے کہا ہے مراد تبتل سے یہ ہے کہ خالص اوسکی عبادت کر حسن نے کہا اجتہاد کر اور اپنے نفس کو چھڑا کر طرف اوسکے لا ابن جریر نے کہا عابد کو متبتل کہتے ہین اسی جگہ سے یہ حدیث ہے فَنُهِيَ عَنِ التَّبَتُّلِ یعنے انقطاع الی العبادت و ترک تزوج سے منع فرمایا ہے وکیل سے مراد یہان مالک و متصرف ہے یعنے جسطرح کہ تو زنے اللہ کی عبادت کرتا ہے اسی طرح تو فقط اوسیکو بہروسا رکھی کر اور اپنا وکیل سمجھ لے کما قال تعالے فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وکقولہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اس معنے مین اور بہت سی آیتین ہین جنمین امر فرمایا عبادت و طاعت اللہ اور توکل علے اللہ کا ہے **ف** فتح البیان مین کہا ہے تزمل کہتے ہین کپڑے مین ملفوف ہونیکو یہ خطاب ہے حضرت کو اسکے معنی مین اختلاف ہے ایک جماعت نے کہا اول اول جب جبریل علیہ السلام وحی لاتے تو حضرت خوف وحی سے کپڑے مین لپٹ رہتے یا مراد مزمل سے تزمل بہ نبوت یا التزام رسالت ہے عکرمہ نے یون ہی کہا ہے اور مزمل بہ تخفیف زا پڑہا ہے زمل یعنے حمل کیا اونٹ کو زاملہ اسی لیے کہتے ہین کہ وہ حامل متاع مسافر ہوتا ہے یا مراد تزمل بالقرآن ہے ضحاک نے کہا سونے کے لیے کپڑا اوڑہنا ہے اسی طرح قتادہ نے بھی کہا ہے بعض نے کہا مشرکون کی طرف سے کوئی بری بات آپ کو پہونچی تھی اوسپر آپ کپڑون مین تزمل متدثر ہوئے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرشتے کی آواز سنکر طرف اوس کے نظر کی آپ کو رعشہ ہوا اپنے گہر والون کے پاس آکر فرمایا زَمِّلُوْنِيْ دَثِّرُوْنِيْ یعنے مجھکو رضای لحاف اوڑہا دو کہ سردی لگتی ہے اور بدن کانپتا ہے خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اول نزول وحی مین ہوا تھا پھر بعد اوسکے نبوت و رسالت کا خطاب ہوا

لگا ابن عباس نے کہا زَمَّلَتْ هٰذَا الْاَمْرَ فَقُمْ بِهٖ یعنے تونے اس امر کو اوڑھا ہے اب تو ساتھ اوس کے قیام کر سہیلی نے کہا ہے مزمل کو جو حضرت کا نام نہین ہے جسطرح کہ بعض لوگون نے اسکو آپکے نامون مین گنا ہے بلکہ یہ لفظ مشتق ہے اوسحالت سے جسپر کہ حضرت وقت خطاب کے تھے اوڑھے لپیٹے ہی طرح مدثر اور اس خطاب مین درپردہ ایک ملاطفت عرب کا دستور ہے کہ جب قصد ملاطفت کا کرتے ہین اور معاتبہ کرنا نہین چاہتے تو اوس شخص کیحالت موجودہ سے ایک نام مشتق کرکے خطاب کرتے ہین جسطرح کہ ایک بار علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خفا ہوکر مسجد مین آکر سو رہے تھے حضرت اون کے پاس آئے دیکھا کہ سوتے ہین اور پہلو مین خاک لگ رہی ہے فرمایا قُمْ یَا اَبَا تُرَابٍ اس مین اشعار عدم عتاب کا کیا اور ملاطفہ فرمایا اسی طرح مذکورہ سے کہا تھا قُمْ یَا نَوْمَانُ وہ سوتے تھے اونکے ساتھ یہ تلطف برتا اور ترک عتاب کا اشعار کیا اسی طرح اللہ پاک کا اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بلفظ مزمل مدثر یاد کرنا ہے اس مین تانیس و مہربانی نکلتی ہے تاکہ وہ جان لین کہ اللہ کو اونپر کچھ خفگی نہین ہے دوسرا فائدہ تنبیہ کرنا ہے ہر مزمل کو جو رات بھر پڑا سویا کرتا ہے کہ وہ قیام لیل کے لیے اوٹھے اور اللہ کا ذکر کرے اسلیے کہ جو اسم کسی فعل سے مشتق ہوتا ہے اوس نام مین ہمراہ مخاطب کے ہر عامل اوس عمل کا بھی شریک سمجھا جاتا ہے اور متصف بہ صفت مذکورہ ٹھیرتا ہے ذَكَّرَهُ الْخَطِيْبُ رات کو کٹڑا مر یعنے واسطے نماز کے کیونکہ یہ وقت خلوت و تنہائی و خفیہ و ستر کا ہے ؎

اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهٗ تَدُوْمُ

یا لفظ قم یعنے صل ہے اس مین اختلاف ہے کہ یہ قیام مامور بہ حضرت پر فرض تھا یا نفل بعض نے کہا امر وجوب کے لیے ہے یہ قیام حضرت پر واجب تھا بلکہ امت پر بھی اور سب انبیا ماقبل پر بھی واجب تھا اور سب سے پہلے بعد دعا و انذار کے حضرت پر یہی قیام لیل واجب ہوا کہا قرطبی نے دلائل اسی کی تقویت کرتے ہین کہ یہ قیام تنہا حضرت پر فرض تھا یا آپ پر اور اگلے پیغمبرون پر یا آپ پر اور ساری امت پر یہ تین قول ہین پہلا قول سعید بن جبیر کا ہے کیونکہ خطاب حضرت ہی کی طرف متوجہ ہے دوسرا قول ابن عباس کا ہے تیسرا قول عائشہ و ابن عباس کا ہے کہ ذانے الخطیب و الخازن وغیرہما ابن عباس نے یہی کہا ہے کہ اوس کو آیہ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ الخ نے منسوخ کر دیا ہے قلیل سے مراد یسیر ہے یعنے اندک یعنے ساری رات نماز پڑھو مگر تھوڑی رات پڑھو آرام لے قلیل کہتے ہین نصف سے کم کو یا چوتھے حصے سے کم کو یا دو ثلث سے کم کو مقاتل

وکلبی نے کہا مراد اس جگہ تہائی رات ہی ہین کہتا ہون اللہ نے ہم کو اس اختلاف سے بے نیاز کر دیا خود ہی تو فرما دیا ہے کہ نصف سے کچھ کم یا نصف سے کچھ زیادہ دو تہائی تک گویا یہ فرمایا کہ دو تہائی شب یا نصف شب یا ایک تہائی شب قیام کرو اوسط تخییر کے ہے درمیان قیام نصف و قیام تہائی کے جو کہ لفظ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قلیلاً سے مستفاد ہوتا ہے اور درمیان قیام دو تہائی کے جو کہ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ سے سمجھا جاتا ہے بعض نے کہا ایک یہ معنی ہین کہ رات کو کھڑا ہو مگر نصف یا اقل نصف سے یا اکثر نصف سے کھڑا ہو واحدی نے کہا مفسرین کہتے ہین کم کر نصف سے کچھ تہائی تک یا بڑھا نصف پر دو تہائی تک اللہ نے تمام شب مین گنجایش رکھی اور ان ساعات مین اختیار قیام کا دیا پھر ناسخ مین اختلاف ہوا کسینے کہا یہ آیت ہے اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ تا آخر سورت بعض نے کہا عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ الخ کسینے کہا عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى بعض نے کہا نماز پنجگانہ ناسخ اس حکم کے ہین یہی قول ہے مقاتل و ضحاک و ابن کیسان کا کسینے کہا فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ہے قرآن شریف مین کوئی سورت ایسی نہین ہے کہ آخر اوسکا ناسخ اول ہو مگر یہ سورت اور درمیان اس نسخ کے مدت چھ ماہ یا ایک سال کی گذری تھی پس اس بنیاد پر کہ ساری سورت مکی ہے اور اگر ناسخ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ الخ ہے تو مدنی ہے اب فاصلہ دس سال کا ہوتا ہے کیونکہ نزول منسوخ کا اول وحی مین بمقام مکہ ہوا تھا اور نزول ناسخ کا مدینے مین ہوا اسلیے اقل مدت درمیان ناسخ و منسوخ کے دس برس ہوتی ہے سعید بن جبیر اسی کے قائل ہین بعض نے کہا تقدیر یہ ہے مین منسوخ ہو کر تہجد باقی رہگیا تھا وہ مدینے مین بنسخ پنجگانہ پر ہوا بعض نے کہا اول سورت آخر سورت سے منسوخ ہوئی پھر آخر سورت نماز پنجگانہ سے منسوخ ہوئی حسن و ابن سیرین کا مذہب یہ ہے کہ نماز شب ہر مسلمان پر فرض ہے اگرچہ اتنی ہی دیر ہو کہ بکری کو دوہے ترتیل سے مراد امہال ہمراہ تدبر کے ہے یعنے تہم تہم کر حرفون کو خوب سا کھول کھول کر اور وقف و اشباع حرکت کر کے پڑھ تاکہ سننے والا اور سکو گن سکے ضحاک نے کہا حرف حرف پڑھ زجاج نے کہا سارے حرفون کو واضح کر اور حق اشباع پورا کر اصل ترتیل معنے تنضید و تنسیق و حسن نظام ہے ابن عباس نے کہا خوب سا آشکار کر کے پڑھ تاکید فعل کی مصدر سے دلیل ہے مبالغہ و ایجاب امر پر اس طور سے کہ بعض حروف بعض سے ملتبس نہ ہون اور نطق بالحرف مین کمی نہ آئے ملکہ اپنے مخرج معلوم سے ہمراہ استیفا حرکت معتبرہ کے برآمد ہو فارسی کہ یہ بات ضرور ہے یعلے بن ملک نے ام سلمہ سے حال حضرت کی قرارت و نماز کا پوچھا تھا کہا تم کو انکی نماز سے کیا واسطہ ہے ہر حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کی قرارت کا بیان کیا اور اسکو مفسر حرف حرف کرکے بتایا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت تقطیع قرارت کرتے الحمد للہ رب العالمین کہکر ٹھیر جاتے بسم الرحمن الرحیم کہتے اور ٹھیر جاتے یہ مالک یوم الدین کہتے اور ٹھیر جاتے عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں میں نے حضرت کو دن فتح مکہ کے ناقہ پر دیکھا سورہ فتح پڑھتے تھے قرارت ہیں ترجیع فرماتے اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ جابر کہتے ہیں حضرت ہمارے پاس آئے ہم قرآن پڑھ رہے تھے ہم میں عربی عجمی تھے فرمایا پڑھے جاؤ یہ سب پڑھنا اچھا ہے قریب ہے کہ کچھ قومیں ایسی آئیں گی جو کہ اوسکو سیدھا کریں گے جسطرح کہ قدح کو سیدھا کرتے ہیں وہ جلد جلد اوسکو پڑھیں گے نہ ٹھیر ٹھیر کر دیر میں اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ اُنکے گلے کے آگے نہ بڑھیگا اس باب میں احادیث آئی ہیں یہ حدیثیں دلیل ہیں اس بات پر کہ جو پڑھنا ایسا ہو کہ اُس میں حلق پھٹے ناک سونہ ٹھڑا ہو حرفوں کو خوب صحیح مخارج سے ادا کیا جائے درستی الفاظ پر نظر ہو وہ پڑھنا خلاف سنت ہے جسطرح کہ اس زمانے کے قاری مصر و مکہ و مدینہ وغیرہا میں غنہ سے پڑھتے ہیں یہ علم تجوید بدعت ہے کما فی المصفے شرح الموطا مقصود ترتیل سے یہ ہے کہ اول وقت قرارت کو حاضر ہو نہ محجوز کان حرفوں کا حلقوم سے بتعویج وجہ وفم والحان غنا قول ثقیل سے مراد قرآن عظیم و فرقان کریم ہے یہ کلام صاحب خطر و عظمت ہے کیونکہ کلام رب العلمین ہے اور جو شے ذو خطر و مقدار ہوتی ہے وہ ثقیل ہے رسالہ فصل الخطاب فی فضل الکتاب سے قدر و رفعت و عزت و منفعت اس قول ثقیل کے دریافت ہو سکتی ہے اُسکی طرف رجوع کرنا چاہیے قتادہ نے کہا ثقیل ہیں واجبہ فرائض و حدود اوسکے مجاہد نے کہا حلال و حرام اوسکا حسن نے کہا عمل کرنا اوسپر ابو العالیہ نے کہا وعد و وعید اوسکے محمد بن کعب نے کہا ثقیل ہے منافقین و کفار پر کیونکہ اوس میں احتجاج ہے اونپر اور بیان ہے اُنکی گمراہی کا اور پردہ دری ہے اُنکی اور بطلان ہے اُنکے ادیان کا اور برائی ہے اونکے معبودین کی سدی نے کہا ثقیل یعنے کریم ہے فراء نے کہا رزین ہے خفیف سفساف نہیں ہے کیونکہ ہمارے رب کا کلام ہے حسین بن فضل نے کہا ثقیل ہے نہیں اوٹھاتا اوسکو مگر وہ دل جو کہ مؤید بتوفیق ہے اور وہ نفس جو کہ مزین بتوحید ہی بعض نے کہا خفیف ہو زبان پر بہاری ہے ترازو میں دن قیامت کو ثواب کو راہ سمجھ کسی نے کہا ثابت ہے جیسے پہاڑ چیز اپنی جگہ میں ثابت ہوتی ہے یعنے اُنکا اعجاز ہمیشہ برقرار ہے کبھی زائل نہیں ہوتا بعض نے کہا حقیقت میں ثقیل ہے کیونکہ حضرت پر جب وحی آتی اور اُترتے تو وہ اپنی گردن میں پڑا دیتا بعض نے کہا ثقیل ہے یعنے عقل واحد ادراک

اوسکے فوائد و معانی کا کلیۃً نہین کر سکتے ہین متکلمین اوسکے بحار معقولات مین غوطہی کرتے ہین نقہا اوسکے
احکام سے باحث ہین اسیطرح اہل لغت و معانی و نحو اور ہیئۃ ہر شناخر ایسے فوائد پاتا ہے جو متقدم کو میسر نہوئے
معلوم ہوا کہ انسان احد کو قوت اوسکے حمل کی بالاستقلال نہین ہے جسطرح کوی کوہ گران بار ہو کہ ساری خلق
اوسکے اوٹھانے سے عاجز لکلو اولی یہ ہے کہ یہ ساری معانی اندر قرآن کے ہین قشیری نے کہا قول ثقیل
لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اسلیے کہ خبر مین آیا ہے کہ لا الہ الا اللہ زبان پر سبک ہے اور میزان مین گران ابن مہنی
مین کہتا ہون حدیث بطاقہ مین فرمایا ہے وَلَا یُثَقَّلُ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ شَیْءٌ ناشئۃ اللیل سے مراد ساعات
واوقات و آنات شب ہین کہ اول فاول اٹھتے ہوتے ہین زجاج نے کہا رات کو جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ ناشئہ
ہے بعض نے کہا وہ نفس ہے جو رات کو بستر سے عبادت کے لیے اوٹھتا ہے بعض نے کہا ناشئہ وہ قیام ہے
جو بعد نوم کے ہو اگر بعد نوم کے نہین ہے تو ناشئہ نہین ہے یا مراد طاعات شب ہین ابن الاعرابی نے کہا تو
جب اول شب مین سو رہا پھر اوٹھ بیٹھا تو یہ ناشئہ و ناشئۃ ہوا اسی سے ناشئۃ اللیل ہے یا عبارت ہے
مابین مغرب و عشا سے امام زین العابدین مابین مغرب و عشا نماز پڑھتے اور کہتے کہ یہ ناشئۃ اللیل ہے عکرمہ
و عطا نے کہا یہ آغاز لیل ہے مجاہد نے کہا ساری رات ہر مالک نے اسیکو اختیار کیا ہے ابن کیسان نے
کہا قیام آخر لیل ہے صحاح مین کہا ہے کہ اول ساعات شب ہے حسن نے کہا ما بعد عشا آخرہ ہے صبح تک ابن
عباس نے کہا اول شب ہے پھر ناشئۃ اللیل مصلے پر بہ نسبت نماز نہار کے گران تر ہوتی ہے اس لیے
کہ یہ وقت سونیکا ہوتا ہے یا یعنے یہ ہین کہ اسوقت کی نماز دل سے نہایت موافق ہوتی ہے اور تفہم قرآن کا
خوب ہوتا ہے مواطات یعنے موافقت ہے مجاہد و ابن ابی ملیکہ نے کہا یعنے سخت موافق ہے درمیان
دل اور لسان اور آنکھہ و زبان کے اسلیے کہ آواز ین اسوقت منقطع ہو جاتے ہین اور حرکات تھم جاتی
ہین احنف نے کہا مراد یہ ہے کہ اسوقت کا قیام بہت سخت ہے فراء نے کہا اثبت للعمل ہے اور ادوم
ہے واسطے اوسکے جو کہ ارادہ استکثار عبادت کا رکھتا ہے وقت شب کی اشغال معاش سے فراغ حاصل
ہو جاتا ہے خاطر مجموع ہوتی ہے عبادت کو دوام ملتا انقطاع ہوتا ہے کلبی نے کہا نشاط شدید ہوتی ہے
اقوم قیلاً سے مراد یہ ہے کہ بات خوب واضح ہوتی ہے اور قول نہایت سدید اور استقامت نہایت شدید
اور صواب پر استمرار کیونکہ اصوات تھم جاتے ہین اور دنیا ساکن ہو جاتی ہے مصلی پر کوئی اضطراب قرارت
مین نہین ہوتا قتادہ و مجاہد نے کہا یعنے اصوب للقرارت اور اثبت للعقول ہے اسلیے کہ یہ زمانہ تفہم

کا ہوتا ہے ابو علی فارسی نے کہا سخت تر ہے استقامت مین بسبب فراغ دل کے شب کو کلبی نے کہا امین ہے وسطی قول بالقرآن کے مکرمہ نے کہا اتم ہے نشاط و اخلاص مین اور اکثر المکرت ہوا ابن زید نے کہا لائق اسکے ہے کہ قرآن کو سمجھے ربیع بعضے نے کہا مناسب تر ہو اجابت دعا مین اور ہو سکتا ہے کہ یہ سب معانی مراد ہون سبح ہو مراد تصرف فی الحوائج ہو یعنے اشغال و اقبال و ادبار و آمد و شد سبح کہتے ہین جلنے پھرنے اور چکر مارنے کو اسی سے سباحت فی الماء ہے کیونکہ تیرنے مین انسان ہاتھ پاؤن مارتا ہی ہے سباحت سے مقاصد تصرف کے حوائج ہین کہا بعض نے کہا مراد سبح سے فراغ ہے یعنے تو دن کو فارغ رہتا ہے حاجات کے لیے اب رات کو نماز پڑھ عبادت کر ابن عباس نے کہا سبح خالی ہونا ہے وسطی کام کاج اور خواب کے خلیل نے کہا سبح نرم ہے اور تردد اور بعض نے اسکو سبح بمعنے عجمہ پڑھا ہے بمعنے خفت و سعت و استراحت یعنی اللہ نے تجھ سے فکر کو خفیف کر دیا ہے اور سبح بمعنے سکون ہے ابو عمرو نے کہا بمعنے نوم و فراغ ہے پھر فرمایا تو یاد کر نام اپنے رب کا یعنے اسماحسنی کے ساتھ اوسکو یکبار یا ابتدا نماز مین اوسکا نام لے یا وعدو وعید مین اوسکو یاد کر تاکہ عبادت پر تو فراد معصیت سے متعبد ہو یا ہمیشگی کر ذکر رب اور تلاوت قرآن پر یا در ہست علم پر شب و روز یا کثرت تسبیح و تہلیل و تحمید و صلوٰۃ و قرارت قرآن پر قَالَهُ الْقَاضِي وَالْكَشَّافِ کلبی نے کہا نماز پڑھ واسطے اپنے رب کے محلی نے کہا بسم اللہ کہدا بتدا قرارت مین خواہ یہ قرارت نماز مین ہو یا خارج نماز یہ جب ہو کہ اول سورت سے پڑھے اور اگر اثنا سورت پڑھے تو اگر غیر نماز مین ہو تو بسم اللہ کا کہنا سنت ہو اور اگر نماز مین ہو تو نہ کہے اسلیے کہ قرارت سورت بعد فاتحہ ایک ہی قرارت گنی جاتی ہے انتہے مین کہتا ہون اگر علت عدم بسملہ کے اثنا سورت مین یہی ہو تو دلیل بسملہ پر اگر چہ اثنا سورت کو پڑھے حدیث صحیح ہے كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِاسْمِ اللهِ فَهُوَ أَقْطَعُ اور قرآن پاک کا ہر جملہ بلکہ ہر لفظ ذی بال ہے اس مین کچھ شک و شبہ نہین ہے تو اب ہر قرارت کو بسملہ سے آغاز کرنا چاہیے کوئی وجہ اس کی نہین ہے کہ اثنا سورت ہمراہ فاتحہ کے ایک قرارت سمجھی جاوے اور اول سورت ایک قرارت نہ ٹھیری بلکہ بسم اللہ اول ہر سورت کے ایک آیہ ہے داخل قرارت مین داخل ہے اور اثنا سورت پر جب حدیث مذکور بسملہ پڑھنا چاہیے کہ اس جگہ یہ بسم اللہ اوس سے جدا گانہ ہے واللہ اعلم تبتل بمعنے انقطاع ہے یعنے مشتغل بعبادت ہو کر سب سے الگ ہو جاؤ اصدی نے کہا تبتل ترک دنیا و ما فیہا و التماس عند اللہ ہے بعض نے کہا مراد اخلاص ہے یا توکل وکیل وہ ہے جو قائم بامور ہو اور سب کاموں مین اسپر اعتماد ہو یا بمعنے کفیل ہے بقاعی

نے کہا اسکا مطلب یہ نہین ہے کہ انسان ہر کام کو چھوڑ دے کیونکہ یہ ایک حکم غلط ہے بلکہ مراد اجمال ہر طلب کرنے مین ہر اوس چیز کے جسکی طلب کی طرف انسان مندوب ہے تاکہ سبب مین متوکل اور مسبب کا منتظر ہو سبب کو مہمل چھوڑ کر مسببات مین حکم نکرے کہ یہ مثل اسکے ہوگا کہ کوئی طلب لا بغیر وجہ کے کرے اور یہ مخالف اس حکمت کے ہے جو اس جہان مین رکھی گئی ہے اور بنیاد اوسکی اسباب پر ہے وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ اور چھوڑا نکو بھلی طرح چھوڑنا یعنے خلق سے کنارہ کر لیکن لڑنا بھڑنا نہین سلوک سے اور چھوڑ دے مجھکو اور جھٹلانے والون کو جو آرام مین ہین اور ڈھیل دی انکو تھوڑی سی البتہ ہمارے پاس بیڑیان ہین اور آگ کا ڈھیر اور کھانا گلے مین اٹکتا اور دکھ کی مار جسدن کانپے زمین اور پہاڑ اور ہو جاوین پہاڑ ریت پھسلتے ہمنے بھیجی تمہاری طرف رسول بتانے والا تمہارا جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسول پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہمنے اوسکو پکڑ وبال کی پھر کیونکر بچوگے اگر منکر ہوگئے اوس دن جو کر دے لڑکون کو بوڑھا اسمان پھٹتا ہے اوس مین ہر اوسکا وعدہ ہونا ف اوسدن کی خدا سے یاد رازی سے اگرچہ وہان جیسے مین تیسے رہین گے پر بدت اتنی ہے کہ لڑکے بوڑھے ہو جاوین اتنے اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم صبر کرنیکا قول مکذبین پر کیا کہ سفہا قوم کی بات پر بکدر نہ ہو بلکہ اونکو بلا عتاب وخطاب چھوڑ دو پھر کفار کو وعید وتہدید کی کہ بہ مالدارین اور غنیہ کی نسبت انکو طاعت پر زیادہ قدرت حاصل ہے اور جو مطالبہ حقوق کا یہ لوگ کر سکتے ہین وہ غیر نہین کر سکتا فرمایا کہ مجھے اور انکو چھوڑ دو مین انکو سمجھ لونگا اور اسکے غضب کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے امہال قلیل سے مراد تھوڑا سا وقت ہے کما قال تعالی نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ولہذا اس جگہ یہ فرمایا ہے کہ ہمارے پاس قیود ہین یہی قول ہے ابن عباس و عکرمہ وعطاؤس ومحمد بن کعب وابن بریدہ وابو عمران جونی وابو مجلز وضحاک وحماد بن ابی سلیمان وقتادہ وسدی وابن المبارک وثوری وغیر واحد کا جحیم کہتے ہین دہکتی آگ کو غصہ کہتے ہین

گلے مین پہنسے کو کہ نہ اندر جائے اور نہ باہر آئے یہی قول ہے ابن عباس کا رجفہ زمین وکوہ سے مراد زلزلہ ہے
مہیل سے یہ مراد ہے کہ پہاڑ جو کہ پہلے ٹھوس پتھر تھے اب ریت کے ٹیلے ہو جائین گے پھر ہوا مین ایسے
اوڑین گے کہ کچھ بھی اون مین سے باقی نہ رہیگا زمین ایک میدان ہموار ہو جائیگی نہ کوئی وادی ہوگا نہ
کوئی ٹیلہ یعنے پستی وبلندی کسی شے کی نہ ہیگی ایک چٹیل صاف برابر جگہہ ہوگی پھر کفار قریش کو خطاب کیا
اور مراد سائر مردم مین کہ رسول تم پر جیسے تمہارے اعمال کا شاہد ہے ابن عباس ومجاہد وقتادہ وسدی و
ثوری نے کہا اخذ وبیل سے مراد شدید ہے یعنے تم حذر کرو کہ کہین اس رسول کی تکذیب کرنے سے وہی
گت تمہارے نہ ہو جو کہ فرعون کی ہوی تھی کہ اللہ نے اوسکو عزیز مقتدر کا سا پکڑنا پکڑ لیا کما قال تعالی
فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى سو تم زیادہ تر لائق ہلاک ودمار کے ہوا گر تم رسول کے تکذیب
کروگے کیونکہ تمہارا رسول موسی بن عمران سے زیادہ تر اشرف واعظم ہے ابن عباس ومجاہد سے اسیطرح
مروی ہے اور یہ جو فرمایا ہے کہ پھر کیونکر بچوگے اگر منکر ہوگئے اوسدن سے جو کہ لڑکون کو بوڑھا
کر دے معنے ہین ایک یہ کہ تم کو کس طرح امان حاصل ہوگی فزع عظیم سے اوس دن کی اگر تم کفر کروگے دوسرے
یہ کہ تم کسطرح بچ سکتے ہو اگر قیامت کے دن کا انکار کروگے اور منکر وجاحد ہوگے یہ دونو معنے خوب ہین
لیکن اول معنے اولے ترہین اوسدن کی شدت اہوال وزلازل وبلابل ومخاوف وقلاقل سے لڑکا بوڑھا
ہو جائیگا جسدم کہ اللہ تعالی آدم علیہ السلام سے فرمائیگا آگ کا لشکر نکال وہ کہینگے کتنا فرمائے گا ہر ہزار
سے نو سو ننانوے آگ مین بھیج اور ایک طرف جنت کو روانہ کر ابن عباس کہتے ہین ایک دن حضرت نے
یہ آیت پڑہی اور فرمایا یہ دن قیامت کی ہوگا اوس دن اللہ تعالی آدم سے فرمائے گا اوٹھہ اور اپنے ذریت
مین سے ایک لشکر طرف آگ کے بھیج وہ کہینگے اے رب کتنا اللہ تعالی فرمائیگا ہر ہزار سے نو سو ننانوے
اور نجات ایک پائیگا یہ بات مسلمانون پر سخت گذری اور حضرت نے پہچان لی پھر اون کے چہرون پر یہ بات
دیکھکر ارشاد کی کہ بنی آدم بہت ہین یاجوج ماجوج آدم ہے کی اولاد ہین اون مین سے کوئی شخص
نہین مرتا یہانتک کہ اوسکی پشت سے ہزار مرد منتشر ہوتے ہین سو ادن مین اور اون کی اشباہ مین سے
واسطے تمہارے رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ان حدیثون کا ذکر اول سورہ حج مین
گذر چکا ہے حسن وقتادہ نے کہا آسمان منفطر ہوگا یعنے مشتبہ بشدت وہول سے اور کسینے کہا کہ ضمیر
بہ کی راجع ہے طرف اسر کے لکن یہ قول قوی نہین ہے اگرچہ ابن عباس ومجاہد سے مروی ہے اسلیے

کہ اسکا ذکر اس جگہ نہین آیا ہے پھر غیر کس طرح عائد ہوگی فتح البیان مین کہا ہے تو صبر کر اوس بات پر جو کہ تیرے حق مین کہتے ہین اور صاحب وولہ بتاتے ہین اور اسبات پر جو کہ تیرے حق مین کہتے ہین ساحر و شاعر نام کرتے ہین اور اذی و سب و استہزا کرتے ہین تو اسکا کچھ ریج نہ کر اور ان سے متعرض نہ ہو اور شغل مین اون کے مکافات کے نہ لگ بلکہ اون سے کنارہ کش ہو اور مدارات کر اور اپنا کام اللہ کو سونپ کہ اللہ تجھکو بس ہے

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست　　با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

ہجر جمیل وہی ہے کہ جس مین کچھ جزع فزع گلا شکوہ نہ ہو پھر حکم قبل اوسکے تھا کہ حکم قتال کا ہو پھر فرمایا کہ مجھ اور ان مکذبین کو چھوڑ دے مین سمجھکو ان سے کافی ہون تیرا انتقام انسے لیلون گا کہتے ہین یہ آیت حق مین مطعمین کے دن بدر کے اوتری ہے وہ دس شخص تھے نضر بن حارث تھا عتبہ بن سلام نے کہا وہ بنو مغیرہ تھے سعید بن جبیر نے کہا مجھے خبر لگی ہے کہ وہ بارہ آدمی تھے صاحب مال و تونگری و اصحاب سعت و ترفہ و لذت دنیا مین نعمت بالفتح بمعنے تنعم ہے اور بالکسر بمعنے انعام اور بالضم بمعنے مسرت تہیل ہے مراد یہ ہے کہ انقضای آجال تک یا نزول عقوبت دنیا تک مثل یوم بدر کے ان کو تھوڑے سی ڈھیل دی عائشہ کہتی ہین اس آیت کو اوترنے سے ذرا سی مدت کے بعد وقعہ بدر ہوا یا مراد دن قیامت کا ہے لکن اول اولے ہے اسلیے کہ بعد اس وعید کے ذکر انکال وغیرہ کا کیا ہے یہ وعید ہے عذاب آخرت کی انکال جمع ہے نکل کی بمعنے قید جسکو فارسی مین پابجولان ہونا اور اردو مین بیڑی ڈالنا کہتے ہین یہی قول ہے حسن و مجاہد وغیرہما کا ابن مسعود نے کہا انکال بمعنے قیود کلبی نے کہا بمعنے اغلال حدید اول لغت مین اعرف تر ہے مقاتل نے کہا مراد انواع عذاب شدید ہے ابو عمران جونی نے کہا یہ وہ قیود ہین جو کبھی کہولے نہ جائین جحیم سے مراد آتش سوزان و شعلہ زن ہے غصہ سے یہ مراد ہے کہ گلے سے نہ اوترے بلکہ حلق مین پھنس جائے نہ باہر آئے نہ اندر جائے ابن عباس نے کہا یہ قوم کا درخت ہے مجاہد بھی اسی کے قائل ہین زجاج نے کہا یہ ضریع کا درخت ہے کما قال تعالے لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ بعض نے کہا خار عوسج ہے عکرمہ نے کہا خار گلوگیر ہے کہ نہ داخل ہو نہ خارج غصہ کہتے ہین کسی چیز کے حلق مین اٹکنے کو ہڈی ہو یا اور کچھ جمع اسکی غصص ہے عذاب الیم سے مراد نوع دیگر عذاب ہے اوسکا دکمہ دل تک پہونچیگا رجفہ سے مراد تحرک و تزلزل و اضطراب در عدہ شدیدہ ہے پہاڑ جو کہ اوتا دو مراسے ارض ہین مہیل ریت کو ٹیلے ہو جائین گے کثیب کہتے ہین ریگ فراہم شدہ کو اور مہیل جو پاؤن کے نیچے گذرے واحدی نے کہا یعنے

ریگ روان منہاک وکلبی نے کہا مہیل وہ ہے جسپر سے پاؤن پھسلے ابن عباس نے کہا پاؤن مین چمٹ جائے جسطرح جوتے مین کیچڑ لپٹ جاتا ہے موسیٰ و فرعون کا ذکر خاص کرا سلیے کیا کہ ان کا قصہ درمیان اہل مکہ کے مشہور تھا کیونکہ کفار مکہ ہمسایہ یہود تھے وبیل سے مراد شدید ثقیل غلیظ ہے فرمایا تم اپنے جانون کو کیونکر اُس دن سے یا وہان کے عذاب سے بصورت باقی رہنے کے کفر پر دنیا مین بچا سکتے ہو حالانکہ وہ دن ایسا سخت وہولناک و دردمند ہوگا کہ بچے کو بوڑھا کر دیگا یہ بات حقیقۃً ہوگی اور وہ اسیطرح پر ہو جائینگے یا تمثیل ہے کہ ہول عظیم دیکھکر قوی قاصر اور اعضا ضعیف ہو جاتے ہین اور انسان ضعف وسقوط قوت مین مثل شیخ کے ہو جاتا ہے بامراد اوس دن کا طول ہے کہ اطفال شیخوخت کو پہونچ جائینگے لکن اول اوسے ہے اور اس مین تہدید شدید وتقریع عظیم ہے اللہ نے فرمایا کہ اوسدن کی شدت وعظمت ہول وہیبت سے آسمان پھٹ جائیگا یہ پھٹنا بسبب نزول ملائکہ کے ہوگا کما قال تعالے اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وقال تکادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ ابن عباس نے کہا منفطر زبان حبشہ مین بمعنے ممتلی ہے دوسرا قول الکا یہ ہے کہ آسمان بوجہ ثقیل ہو جائے گا میسر الفظ یہ ہے کہ شق ہو جائیگا اللہ کا وعدہ یعنے بابت بعث وحساب کے ہونے والا ہے لامحالہ اوس مین کوئی شک وشبہ نہین ہے

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ ع ۱۹
اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ
عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ع ۲۰
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یہ تو سمجھوتی ہے پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے اپنے رب
کی طرف راہ تیرا رب جانتا ہے کہ تو اٹھتا ہے نزدیک دو تہائی رات کو اور آدہی رات اور تہائی
رات اور کتنے لوگ تیرے ساتھ کے اور اللہ ناپتا ہے رات اور دن کو اوس نے جانا کہ تم اوسکو پورا
نہ کر سکوگے پھر تم پر معافی بھیجی سو پڑھو جتنا آسان ہو قرآن جانا کہ آگے ہونگے تم مین کتنے بیمار اور
کتنے اور پھرتے ملک مین ڈھونڈتے اللہ کا فضل اور کتنے اور لڑتے اللہ کی راہ مین سو پڑھو جتنا

آسان ہو اُس مین سے اور کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور قرض دو
اللہ کو اچھی طرح قرض دینا اور جو آگے بھیجوگے اپنے واسطے کوئی نیکی اسکو
پاؤگے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب مین زیادہ اور معافی مانگو
اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف رات
کے جاگنے کا حکم ایک برس ہکر موقوف ہوا یہ آیت اوتری انتہے اسد تعالی نے فرمایا یہ سورت ایک
تذکرہ ہے جس سے عقلمند تذکر حاصل کرتے ہین اب جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے
یہ مشیت اس شخص کی مقید ہے ساتھ ہدایت باری تعالی کے جسطرح دوسری سورت مین فرمایا ہے وَمَا
تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا پھر فرمایا کہ تو کبھی اتنا اور کبھی اُتنا قیام رات
کو کرتا ہے اور کچھ لوگ تیرے ہمراہ قیام کرتے ہین یہ سب بدون تمہاری قصد کے ہوتا ہے لکن تم قدرت
موظبت کی قیام لیل پر جسطرح کہ تمکو حکم دیا ہے نہین کر سکتے ہو یہ تعسیر شاق ہے واسطے فرمایا کہ اللہ
رات دن کا اندازہ کرتا ہے کبھی یہ دونون برابر ہوتے ہین اور کبھی ایک دوسرے مین سے لیتا ہے
سو تم اوس فرض کو جو تمپر واجب کیا ہے احصا نہین کر سکتے تو اب تم سے جتنا بن سکے اوتنا قرآن پڑہو
تحدید وقت کی نہ کرو بلکہ جسقدر رات مین اوٹھ سکو قیام کرو نماز کو بلفظ قرارت تعبیر کیا جسطرح کہ
سورہ سبحان مین فرمایا ہے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَىْ بِقِرَاءَتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اصحابنا رحمہم اللہ ابو حنیفہ
نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ قرارت فاتحہ کی نماز مین متعین نہین ہے بلکہ
اگر فاتحہ یا غیر فاتحہ قرآن مین سے پڑہیگا اگرچہ ایک ہی آیت ہو تو بھی اوسکو کافی ہے اور اسکی تائید
مین حدیث سئی جو صحیحین مین ہے پیش کرتے ہین کیونکہ اوس مین آیا ہے ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ
مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ جمہور نے جواب اسکا حدیث عبادہ بن صامت سے دیا ہے یہ حدیث بھی صحیحین مین
ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا صَلٰوةَ اِلَّا اَنْ تَقْرَءَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اور صحیح مسلم
مین ابو ہریرہ سے رفعاً آیا ہے كُلُّ صَلٰوةٍ لَّا يُقْرَءُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِىَ خِدَاجٌ فَهِىَ
خِدَاجٌ فَهِىَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ اور صحیح ابن خزیمہ مین لفظ ابو ہریرہ کا رفعاً یون ہے لَا تُجْزِئُ
صَلٰوةٌ مَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ یہ حدیثین تفسیر مین لفظ ما تیسر کی اس سے تعیین فاتحہ کی نماز مین
واجب ٹھیری اگرچہ مقتدی ہو پھر اللہ نے کہا اللہ جانتا ہے کہ اس امت مین ایسے لوگ ہونگے جنکو قیام

لیل مین عذر ہوگا کوئی بیمار کوئی مسافر زمین مین بجستجوی رزق یعنے کسب تجارت کے لیے باہر جائیگا اور بعض لوگ اس سے زیادہ اہم کام مین مشغول ہون گے یعنے راہ خدا مین جہاد کرین گے یہ آیت بلکہ یہ ساری سورت مکی ہے اوسوقت تک قتال مشروع نہوا تھا یہ اکبر دلائل نبوت ہے کیونکہ مغیبات مستقبلہ کی خبر دی ہے لہذا فرمایا ہے کہ جتنا قیام آسان ہو اوتنا ہی کرو ابو رجاء محمد کہتے ہین میں نے حسن سے کہا اے ابا سعید تم اوس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو جسکو سارا قرآن ظہر قلب سے یاد ہے یعنے حافظ قرآن ہے اور وہ سارا قرآن کے قیام نہین کرتا بلکہ فقط نماز فرض پڑہتا ہے کہا اوس نے قرآن کو کمیہ بنایا اسرا اوسکو لعنت کرے ابو عبد صالح سے کہا تھا وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَعَلَّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ یعنے کہا اے ابا سعید اللہ نے فرمایا ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ کہا ہان اگرچہ پانچ ہی آیت ہون اس سے ثابت ہوا کہ ظاہر مذہب حسن یہی ہے کہ جملہ قرآن پر قیام واجب ہے اگرچہ رات کو تھوڑا ہی سا کیون نہ پڑہین ولہذا حدیث مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ ایک شخص صبح تک سوتا رہتا ہے فرمایا اس شخص کے کان مین شیطان پیشاب کر گیا ہے بعض نے کہا مراد نماز فرض ہے بعض نے کہا قیام لیل سنن مین آیا ہے کہ وتر کرو تم اے اہل قرآن دوسری حدیث مین فرمایا ہے جو شخص وتر نہ پڑہے وہ ہم مین سے نہین ہے اس سے غریب تر قول ابو بکر بن عبد العزیز کا منجملہ حنابلہ کے ہے کہ قیام شہر رمضان واجب ہے واللہ اعلم ابن عباس نے رفعاً کہا ہے کہ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ سو آیتین مین رواہ الطبرانی یہ حدیث سخت غریب ہے سو معجم طبرانی کے اور کسی کتاب مین نہین ولیکن نماز و زکوۃ سے مراد صلوۃ و زکوۃ مفروضہ ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ فرضیت زکوۃ کی مکہ مین نازل ہوئی تھی لیکن مقادیر نصب و مخرج کا بیان مدینہ مین ہوا واللہ اعلم ابن عباس و عکرمہ و مجاہد و حسن و قتادہ وغیرہ احد نے کہا ہے کہ اس آیت نے اوس قیام لیل کو جو مسلمین پر اسلے واجب کیا تھا منسوخ کر دیا مدت مابین منسوخ و ناسخ مین اختلاف ہے اور یہ اختلاف اقوال پہلے گذر چکا اور صحیحین مین حضرت سے ثابت ہے کہ ایک شخص نے کہا خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اوس نے کہا هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فرمایا لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قرض حسن سے مراد صدقہ ہین اللہ ان پر جزاء حسن دیتا ہے اور بڑہا کر عطا کرتا ہے کما قال تعالے مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً پھر فرمایا کہ جو کچھ تم آگے بھیجو گے وہ سب کا سب تم کو حاصل ہوگا اور وہ اوس سے بہتر ہوگا جو تم اپنے لیے دنیا مین رکھتے ہو حدیث عبد اللہ مین

ف ان خصلتین اس کے حق مین کافی ہونگی اور اسکو نماز تہجد سے مستغنی کر دینگی

فرمایا ہے تم مین کس کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ تر محبوب ہے کہا اے رسول خدا ہم مین ہر کسیکو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے محبوب تر ہی فرمایا جان لو کہ تم کیا کہتے ہو کہا اے رسول خدا ہم تو یہی جانتے ہین فرمایا تم مین ہر کسیکا مال وہ ہی جو اوس نے آگے بھیجا اور اُسکے وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑا رواہ البخاری پھر اللہ نے فرمایا تم ذکر و استغفار بہت سا کیا کرو اللہ استغفار کرنے والیکو بخشدیتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَتُبْ عَلَیَّ وَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ف فتح البیان مین کہا ہے یہ آیتین جو اوپر گذرین ایک موعظت و پند و اندرز ہین یا یہ اشارہ ہے طرف سارے قرآن کے نہ فقط طرف اس سورت کی اب جس کسیکو نجات اپنی مطلوب ہو وہ اہم انواع طاعت یعنی توحید کو اختیار کرے اور ایک ایسی راہ پکڑی جو اوسکو جنت تک پہونچادے قرطبی نے کہا جو کوئی ارادہ ایمان لانے کا کرے تو وہ اللہ کی رضا و رحمت کا رستہ اختیار کرے اور اس مین راغب ہو کہ یہ اوسکے لیے ممکن تر ہے کیونکہ اللہ نے اوسکے لیے حجج و دلائل ظاہر کر دیے ہین عدم احصاسے مراد عدم طاقت ہی یعنے تم کو طاقت قیام تمام لیل کی نہین ہے قرطبی نے کہا قیام سارے رات کا کبھی بھی فرض نہ ہوا تھا مگر اللہ نے اور زیادہ تر آسانی اور تخفیف فرمادی حقناوی نے کہا مراد توبہ سے اس جگہہ توبہ لغوی ہے نہ توبہ گناہ سے اور تخفیف دو رکعت پر بھی صادق ہی اب تم نماز شب مین اوتنا پڑھو جتنا کہ آسان ہو بغیر انتظار وقت کی قرطبی نے اسی کو راجح کہا ہے حسن نے کہا مراد قرارت نماز مغرب و عشا ہے سدی نے کہا مراد سو آیتین ہین حسن نے کہا جس نے سو آیتین پڑھین قرآن اوس سے حجت نہ کرے گا کعبنے کہا وہ شخص قانتین مین لکھا جائیگا سعید نے کہا پچاس آیتین پڑھے قیس بن ابی حازم کہتے ہین مینے پیچھے ابن عباس کے نماز پڑھی اول رکعت مین الحمد لمد پڑھی اور پہلی آیت بقرہ کی پھر رکوع کیا جب ہم نماز پڑھ چکے ہمارے طرف مونہہ کرکے کہا اللہ فرماتا ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ اسکو دارقطنی اور بیہقی نے اور حسن و ابن کثیر نے غریب کہا ہے ابو سعید کا لفظ یہ ہے حضرت نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم فاتحہ و یا تیسر پڑھین بالجملہ یہ آیت ناسخ وجوب قیام لیل ہے صلوۃ کا نام قرآن ہے کقولہ وقرآن الفجر شافعی نے کہا سنت دلیل ہے اس بات پر کہ فقط وجوب یہی نماز پنجگانہ ہے بعض نے کہا کہ یہ قیام حق مین حضرت ؐ اور امت دونون کے منسوخ ہو گیا بعض نے کہا منسوخ مقدار قیام ہے نہ نفس قیام بلکہ وجوب اوسکا باقی ہے حسن نے کہا حق مین امت کے منسوخ ہے اور حق مین حضرت کے

باقی اولی یہ ہے کہ قیام لیل علے العموم حق ہین حضرتؐ کے اور آپ کی امت کے منسوخ ہوا اور فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مین دلیل بقاء وجوب پر نہین ہے اسلیے کہ اگر مراد قرارت قرآن ہو تو یہ نماز مغرب وعشاء غیرہ نوافل موکدہ مین موجود ہو اور اگر مراد نماز شب ہے تو یہ نماز مغرب وعشاء پڑہنے سے منع تطوعات حاصل ہوجاتے ہے احادیث صحیحہ مین تصریح وجوب کی فقط نماز پنجگانہ مین آئی ہے اس سے وجوب قیام لیل کا مرتفع ہوگیا جسطرح کہ یہ وجوب حضرت پر سے بقولہ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ اوٹھہ گیا واحدی نے کہا ہے تفسیر کہتے ہین فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ صدر اسلام مین تہا پہر نماز پنجگانہ سے منسوخ ہوگیا اور خاص حضرت پر ثابت رہا بقولہ تعالی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ لکن اس مین نظر ہے اسلیے کہ وجوب نماز پنجگانہ کا کچھ منافی وجوب قیام لیل کے نہین ہو اور ناسخ کی یہ شرط ہے کہ اوسکا حکم منافی ومعارض حکم منسوخ ہو جیسے وجوب عدت یکسال کا سہ ماہ وجوب چہار ماہ کے فلیتامل فتصواب نسخ اسکا بغیر اسکے ٹھہرا جیسے حدیث تقدم لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ پہر فرمایا کہ بیمار ومسافر وغازی کو طاقت قیام لیل کی نہین ہوسکتی ہے نسفی نے کہا اللہ نے اس آیت مین درجہ مجاہد ومکتسب کا برابر کہا اس لیے کہ کسب حلال جہاد ہے ابن مسعود کہتے ہین جو شخص کوئی شے ایک شہر سے اور شہرون مین صابر ومحتسب ہو کر لیجانے کا اور اسیدن کے نرخ سے اوسکو فروخت کردے گا تو وہ نزدیک اللہ کے شہید ہوگا پہر یہ آیت پڑہی ابن عمر کہتے ہین پیدا نہین کی اللہ پاک نے موت جس سے مین مرون بعد قتل فی سبیل اللہ کے دوست تر ہو مجھ کو مرنے سے درمیان درشعب رحل کے جسپر مین زمین مین سفر کرتا ہون اور اللہ کے فضل کی جستجو کرون طاؤس نے کہا ساعی ارملہ ومساکین پر مانند مجاہد کے ہے راہ خدا مین اللہ تعالے نے اس جگہہ تین سبب تقضی ترخیص کے فرمائے اور وجوب قیام کو ساری امت سے اوٹہالیا انہین اعذار کے سبب سے جو کہ نوبت بنوبت آتے رہتے ہین پہر فرمایا کہ بعد اس رخصت کے اب کیا کرنا چاہیے یہ چاہیے کہ جتنا میسر ہوا اوتنا قرآن پڑہے اور نماز پنجگانہ ادا کرے اور زکوۃ واجب کی حارث عکلی نے کہا صدقہ فطر دے اسلیے کہ وجوب زکوۃ کا بعد اسکے ہوا تہا یا صدقہ تطوع یا ساری افعال خیر اور اللہ کو قرض حسن دے یعنے سوا مفروض کے راہ خیر مین اور اسوال بہی اچہی طرح خرچ کرے طیب قلب سے اضافت قرض کی اپنی طرف اسلیے کی کہ فقیر پر منت نہ رکہے کیونکہ اس قربت مین فقیر اوسکا معاون ہے تو اسکی کچھ منت فقیر پر نہ ہوئی بلکہ فقیر کی منت اسپر ہوئی اس کی تفسیر سورہ حدید مین گذر چکی ہے زید بن اسلم نے

کہا قرض حسن خرچ کرنا ہے اہل وعیال پر یا انفاق مال حلال کا اخلاص دل سے اور صرف کرنا مستحق پر یا نفقہ کرنا جہاد مین یا زکوٰۃ نماز کا مفروضہ کا بروجہ خوب لکن اول اولی ہے اس دلیل سے کہ فرمایا ہے جو کچھ تم آگے بھیجو گے اوسکو اللہ کے پاس پاؤ گے کیونکہ ظاہر اسکا عموم ہے کوئی سی بھی خیر ہو جسکا ذکر ہوا یا نہوا یقرض حسن دینا بہتر اور بڑا اجر کہتا ہے بہ نسبت اوس خیرات کے جسکو تم موت تک تاخیر دو یا بعد موت کو وصیت اخراج کی کرو پھر استغفار کرنے کا ارشاد فرمایا اسلیے کہ تم اقتراف ذنوب سے خالی نہین رہتے ہو اور فرمایا کہ مین آمرزگار ذنوب و مہربان اہل ایمان ہون اہل ذنب و تقصیر کا ستر کرتا ہون اہل جہد و توفیر سے تخفیف فرماتا ہون

سورۂ مدثر

یہ پچپن یا چھپن آیت ہے مکے مین اوتری سب کے نزدیک ابن عباس و ابن الزبیر بھی اسی کے قائل ہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ

فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ

يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ اے لحاف مین لپٹے کھڑا ہو پھر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ دے اور نکر کہ احسان کرے اور بہت چاہے اور اپنے رب کی راہ دیکھ پھر جب کھڑکھڑائے وہ کہو کہ ایسا دن مشکل آئی ہے منکرون پر نہ آسان ف یہ سورت اوتری تب خلق کو دعوت کا حکم ہوا اور نماز کا اور نماز کے ساتھ تکبیر ہے اور کپڑے پاک رہنے اور پلیدی سے بچنا اور پلید کہابت کو اکثر دودھ اور تیل مین آلودہ رہتا ہے اور یہ ہمت سکھائی کہ جو کسی کو دی اوس سے بدلا نچاہ اپنے رب کے دیے پر شاکر رہ ناقور سے مراد نفخ صور ہے انتہے بخاری مین جابر سے آیا ہے کہ سب سے پہلے جو قرآن اوترا وہ یہی آیا تھا یا ایھا المدثر تہا مجاہد نے برخلاف اسکے یہ کہا ہے کہ اول اقرأ باسم ربک الذی خلق اوتری یحیے بن ابی کثیر کہتے ہین مینے ابوسلمہ عبدالرحمان سے پوچھا کہ پہلے کون قرآن اوترا کہا مدثر مینے کہا لوگ کہتے ہین اقرأ باسم ربک کہا جو تو نے مجھ سے پوچھا یہی مین نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا تہا اونہون نے کہا مین تجھ سے وہی بات کہون گا جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کہی تہی فرمایا مین حرا مین مجاور رہا جب مجاورت پوری کرکے نیچے اوترا مجھے پکارا مینے داہنی طرف دیکہا

کچھ نظر نہ آیا پھر بائیں طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا سامنے نظر کرکے کچھ نہ دیکھا پیچھے نظر کرکے کچھ نہ دیکھا مین نے سر اوٹھایا
ایک شے دیکھی مینے خدیجہ کے پاس آکر کہا مجھے لحاف اوڑہا دو اور مجھپر آب سرد ڈالو انہون نے یہی کیا
یَاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور تری رواہ البخاری مسلم کا لفظ جابر سے یون ہے کہ حضرت ذکر فترت وحی کا کرتے
تھے فرمایا مین چلا جاتا تہا اتنے مین ایک آواز آسمان سے سُنی آنکھہ اوٹہاکر طرف آسمان کے دیکھا وہی
فرشتہ جو حرا مین پاس میرے آیا تہا ایک کرسی پر درمیان آسمان و زمین کے بیٹھا ہے مین گھٹنے کے بل
طرف زمین کے جھک گیا اور اپنے اہل کے پاس آکر کہا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھکو کپڑا اوڑہاؤ انہون نے
لحاف اوڑہا دیا اسنے یہ آیت بھیجی یَاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ الرسلہ کہتے ہین خبر سے مراد انکا ہین پہر وحی
کا آنا گرم ہوا اور لگاتار آنے لگی هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَهٰذَا الْبَیَانُ هُوَ الْمَحْفُوْظُ اس سے یہ نکلتا
ہے کہ نزول وحی کا قبل اسکے تہا کیونکہ یہ کہا وہی فرشتہ آیا جو حرا مین تہا اور وہ جبرئیل علیہ السلام
تہے اقرا باسم ربک الذی لانے سے تہے پہر فترت ہوگئی پہر بعد اسکے فرشتہ آیا وحی جمع کی یہ ہے کہ اول شے
جو بعد فترت وحی کے اتری وہ یہی سورت مدثر ہے حدیث مذکور جابر کو امام احمد نے بہی روایت کیا
ہے ابن عباس کہتے ہین ولید بن مغیرہ نے قریش کے لیے کہا ناطہار کرا یا جب سب کہا چکے تو کہا تم
اس مرد کے حق مین کیا کہتے ہو کسینے کہا ساحر ہے کسینے کہا ساحر نہین ہے بعض نے کہا کاہن ہے
بعض نے کہا نہین کسی نے کہا شاعر ہے اور بعض نے کہا شاعر نہین ہے بعض نے کہا یہ ایک سحر مانثور
ہے اسپر سب کی راے جمع ہوئی یہ بات حضرت کو پہونچی آپنے غمگین ہوکر سر پر کپڑا ڈالا اور لحاف
مین لپٹے لیٹے جسطرح کہ شخص رنجیدہ اوڑہ لپیٹ کر پڑ رہتا ہے اوسپر اسنے یہ آیت بھیجی یٰۤاَیُّهَا
الْمُدَّثِّرُ اس کہنے سے کہ اوٹہ اور ڈر امر اد فشمیر ہے ساق عزم سے اس سے ارسال ثابت ہوا اسی
طرح کہ اول سے نبوت ثابت ہوئی تھی تکبیر سے مراد تعظیم رب ہے ابن عباس سے پوچھا طہارت ثیاب
سے کیا مراد ہے کہا معصیت اور عذرہ پرست ہین دوسرا لفظ یہ ہے کہ مراد پاکی جامہ ہے تیسرا لفظ یہ
ہے کہ مراد طہارت ہے ذنوب سے یہی قول ابراہیم و شعبی و عطا کا بہی ہے مجاہد نے کہا مراد طہارت نفس
ہے نہ پاکی جامہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ اپنے عمل کو پاک کر اور صالح بنا یہی قول ابوالعالیہ کا بہی ہے دوسرا
لفظ یہ ہے کہ تو نہ کاہن ہے اور نہ ساحران لوگون کے کہنے سننے سے اعراض کر قتادہ نے کہا کپڑون
کو معاصی سے بچا کر رکھہ عرب مرد عہد شکن کو جو کینہ جامہ کہتے تہے اور مرد وفادار کو پاک جامہ

شاعر نے کہا ؎

إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يُدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُهُ فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيهِ جَمِيلُ

ابن عباس نے کہا یعنے جو کپڑا تو پہنتا ہے چاہیے کہ وہ لاطائل نہ ہو ابن سیرین نے کہا یعنے کپڑے کو پانی سے دھو ابن زید نے کہا مشرکین طہارت نہ کرتے تھے اللہ نے حکم کیا کہ تم جامہ و تن کی طہارت کرو ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے یہ آیت ان سب معانی کو مع طہارت قلب کے شامل ہوسکتی ہے اسلیے کہ اطلاق جامہ کا دل پر شعرا مرالقیس میں آیا ہے سعید بن جبیر نے کہا دل اور نیت کو پاک کر قرظی و حسن نے کہا اپنی خلق کو نیک کر ابن عباس نے کہا رجز سے مراد اصنام ہیں یہی قول مجاہد و عکرمہ وقتادہ و زہری و ابن زید کا ہے کہ رجز اوثان ہے ابراہیم و ضحاک نے کہا یعنے معصیت کو ترک کر ہر حال اس سے تلبس کسی شی کا لازم نہیں آتا سے کقولہ تعالی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ اور موسی نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تھا اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ابن عباس نے کہا کَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ یعنے کچھ دیکر اس سے زیادہ لینا نہ چاہ عکرمہ و مجاہد وعطا وطاؤس و ابوالاحوص و ابراہیم نخعی و ضحاک و قتادہ و سدی وغیرہم بھی اسی کے قائل ہیں حسن بصری نے کہا تو اپنے عمل کی منت اللہ پر نہ کر کہ زیادہ چاہے یہی قول ہے ربیع کا اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے مجاہد نے کہا تو استکثار خیر سے ضعیف نہ ہو تن کلام عرب میں بمعنے تضعف آتا ہے ابن زید نے کہا سنت نہ کہ لوگوں پر نبوت کی کہ اوسکے عوض تو اُنسے بہت سی دنیا لینا چاہے یہ چار قول ہوئے اظہر اقوال ان میں قول اول ہے واللہ اعلم پھر فرمایا کہ تو اپنا صبر کرنا اونکی ایذا پر اللہ کے لیے ٹھیرا قالہ مجاہد نخعی نے کہا اصْبِرْ عَلَى طَاعَتِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ابن عباس و مجاہد و شعبی و زید بن اسلم و حسن وقتادہ و ضحاک و ربیع و سدی و ابن زید نے کہا ناقور بمعنے صور ہے مجاہد نے کہا ناقور سینگ کی شکل ہے حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے مجھے کسطرح چین پڑے حالانکہ صاحب قرن قرن کو منہ میں لیے ہوئے ہے اور ماتھا جھکائے ہوئے منتظر ہے کہ کب حکم ہو کہ صور پھونکے اصحاب نے کہا ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں فرمایا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا کہو رواہ احمد ابن ابی حاتم بہ اسناد نے فرمایا کہ وہ دن کافروں پر سخت ہوگا سہل نہ ہوگا کما قال تعالی يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ **حکایت** زرارہ بن ابی اوفی قاضی بصرہ تھے ایک دن صبحکو نماز پڑھا کے

ف۱ یہ حدیث قرآن کی آیت کے اخیر کلمہ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ کا ہے اور ناقور بمعنے صور ہے

ف۲ یہ حدیث قرآن کی آیت کے اخیر کلمہ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ کا ہے اور ناقور بمعنے صور ہے

اور یہ سورت پڑھی جب اس آیت پر پہونچے فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ایک چیخ مار کر مردہ ہو کر گر پڑے رحمہ اللہ تعالیٰ ف فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ واحدی کہتے ہیں کہ مفسرین نے کہا ہے جب حضرت کو وحی آنا شروع ہوا تو جبریل آئے حضرت نے اُنکو ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے دیکھا جیسے کہ ایک نور درخشان ہو حضرت کہ ہیبت ہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا بی بی خدیجہ کے آئے اور پانی مانگ کر اپنے اوپر ڈالا اور فرمایا دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ یعنے مجھے کپڑا اوڑھاؤ آپ کو ایک لحاف اوڑھایا اللہ نے فرمایا یا یہا المدثر یعنے اے کپڑے میں لپٹے ہوئے رعب سے رویت ملک کو وقت نزول وحی کے دنا روہ ہے جسکو شعار پہنین شعار وہ ہے جو بدن سے ملا ہو حدیث میں آیا ہے اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ عکرمہ نے کہا یعنے اے مدثر بہ نبوت و بثقال نبوت ابن العربی نے کہا یہ مجاز بعید ہے اسلیے کہ حضرت اوسوقت نبی نہ تھے کسینے کہا سب سے پہلے قرآن میں سے یہی آیت اوتری بعض نے کہا اقرا اوتری طریق جمع کا درمیان احادیث کریہ ہے کہ اول نازل علے الاطلاق اقرا ہے اور اول نازل بعد فترت وحی کے یا یہا المدثر ہے سلیمان جمل نے ترتیب نزول قرآن پر اول تفسیر میں استیفار کلام کیا ہے اور خازن سے اوس کو نقل فرمایا ہے پھر اللہ نے کہا اوٹھ اور ڈرا اہل مکہ کو عذاب سے اگر وہ اسلام نہ لائین گے یا اوٹھ اپنے بستر سے اور ترک کر تدثر کو جامہ میں اور مشغول ہو ساتھ اس منصب کے جو اللہ نے تجھ کو دیا ہے مراد انذار سے اس جگہ اعلام کرنا ہے نبوت کا یا اعلام توحید کا یا مراد قیام عزم و تصمیم ہے یا یہ سننے میں کہ اوٹھ اور نماز پڑھ اور حکم نماز پڑھنے کا کر رب کہتے ہیں سید و مالک مصلح امور کو یہ وصف ہے اللہ پاک کا سا تھ کبریا عظمت کے عقداً و قولاً وہ اس سے بڑا ہے کہ کوئی اوسکا شریک ہو جسطرح کہ عقیدہ کفار کا ہے اور عظم تر ہے اس سے کہ صاحب و ولد رکھتا ہو ابن العربی نے کہا مراد تکبیر سے تقدیس ہے کہ اللہ کو اضداد و انداد و اصنام سے خالی کرے اور غیر اللہ کو دل نہ ٹھیرائے اور سوا اُسکے کسی کی عبادت نہ کرے اور اُسکے غیر کا کوئی فعل نہ سمجھے ہر فعل و نعمت کو اُسی کی طرف سے جانے ثیاب سے مراد اس جگہ جامہ ملبوس ہو بنیاد پر معنے لغوی کے اللہ نے حکم دیا کہ کپڑا پاک رکھے نجاسات سے مطہر کر یا مراد جامہ سے عمل یا نفس یا دل یا خلق ہے زجاج نے کہا مراد تقصیر جامہ ہے اور یہ الودگی نجاسات سے دور تر ہوتا ہے اور لمبا کپڑا زمین پر گھسٹتا ہے یہی قول طاؤس کا بھی ہے عرب کی عادت تطویل ثیاب و جر ذیول تھی بہ تطویل خیلاء و فخر و کبر سے

ہوئی ہے یہ بات جامہ کو تاہ مین نہین ہوئی انتہے اب سکیونکر بے پہر وہی عادت جاہلیت کی اطالت ثیاب مین اختیار کی ہے ملا علی قاری نے اہل حرمین شریفین کے حق مین کہا ہے عَمَائِمُہُمْ کَالْاَبْرَاجِ وَکَمَائِمُہُمْ کَالْاَخْرَاجِ مشائخ وعلماء دستار کلان باندھتے ہین یہ بھی داخل نہی ہے ؎

خانۂ شرع خراب است کہ ارباب صلاح ۔۔۔ در عمارت گری گنبد دستار خوانند

کنند گور پرستان زیارت زاہد ؎ کہ زیر گنبد دستار زندہ در گورست

ابی بن کعب نے کہا مت پہن کپڑا غدر وظلم واثم پہن تو اوسکو ایسے حالمین کہ تو نیک کردار دستھرا ہوا بن عباس نے کہا کسب باطل سے نہ پہن لکن معنے اول اولی ہین اسلیے کہ حقیقی معنے وہی ہین اور استعمال جامہ کا مجازاً بجائے غیر جامہ کسے علاقہ کی وجہ سے ہمراہ قرینہ کے کہا اوسپر دلیل نہین ہے کہ وہی مجاز وقت اطلاق کے مراد ہو اور وقت اطلاق کے حمل کرنے مین حقیقت پر خلاف نہین ہے آیت دلیل ہے وجوب طہارت جامہ پر نماز مین ازی نے کہا جب ہم حمل تطہیر کا حقیقت پر کرین گے تو آیت مین تین احتمال ہین ایک قول شافعی ہے کہ مقصود آیت سے اعلام اس امر کا ہے کہ نماز نہین ہوتی مگر پاک کپڑے مین دوسرا قول ابن زید کا ہے کہ مشرک اپنے کپڑون کو نجاست سے نہین بچاتے تھے اسنے حضرت کو حکم صیانت ثوب کا نجاسات سے دیا تیسرا قول یہ ہے کہ مشرکین نے حضرت پر قذر ڈالدیا تھا اسنے حکم دیا کہ تم اپنے کپڑے ان قاذورات سے پاک کرو رجز کے معنے لغت مین عذاب کے ہین مشرک وعبادت اوثان کو رجز اسلیے کہتے ہین کہ سبب عذاب ہین قتادہ نے کہا رجز اساف ونائلہ ہین یہ دو بت تھے نزدیک کعبے کے سدی وربیع نے کہا رجز بالضم بمعنے وثن ہے اور بالکسر بمعنے عذاب ابن عباس نے کہا رجز اصنام ہین سدی نے کہا رجز وعید ہے پھر فرمایا کہ تو کسی چیز کا انعام کرکے طالب کثرت نہ ہو اس کرامت سے کہ کہین بسبب عطاکے مال ناقص نہ ہوجائے اس صورت مین استکثار عبارت ہے عوض سے کسی طرح پر وہ عوض کیون نہ ہو یا رب پر اعتبار رسالت ونبوت کے منت نہ رکھ یا تھوڑا دیکر بہت نہ چاہ یا بہتر اوس سے طلب کر ضحاک نے کہا اللہ نے اس امر کو اپنے رسول پر حرام کیا اسلیے کہ وہ ماموربن سائر امت اشرف آداب واجل اخلاق کے اور اسکے لیے یہ بات مباح ہے مجاہد نے کہا استکثار خیر سے ناتوان ست ہو ربیع نے کہا تیرا عمل تیری آنکھ مین عظیم نہ ہو یا لوگون پر منت قرآن کی رکھکر اونسے طالب اجر نہ ہو محمد بن کعب نے کہا تو اپنا مال مصانعت مین سکر زید بن اسلم

نے کہا تو جب کسی کو کچھ دے تو اپنے رب کے لیے دے اور اسکی طاعت و فرائض پر صبر کر مجاہد نے کہا اذی وتکذیب پر صبر کر ابن زید نے کہا تو نے ایک بار عظیم اوٹھایا ہے تجھ سے عرب و عجم جنگ کرتے ہین تو ہمیشہ اللہ کے لیے صبر کر یا صابر رہ اللہ کے موارد قضا پر یا ملبوے پر یا ادھر و نواہی پر اور اگر یہ سب حالی اخذ کیے جائین تو بھی کوئی مزاحم نہین کیونکہ یہ سب شیا لائق صبر کرنے کے ہین نقر کلام عرب مین آواز کو کہتے ہین مراد اس جگہ نقر سے نفخ صور ہے یعنے نفخہ ثانیہ اور کسی نے کہا نفخہ اولی سورۂ انعام اور سورۂ نحل مین کلام اسپر گذر چکا ہے ابن عباس نے کہا ناقور صور ہے یعنے وہ لمبا نرسنگا جس مین اسرافیل ارواح کے سوراخ ہین سب سے دھین اون سوراخون مین جمع کر کے صور پھونکا جائیگا ہر سوراخ سے ایک روح نکلکر اپنے جسد مین جس سے نزع کی گئی تھی عود کرے گی زندہ ہو کر اللہ کے حکم سے وہ دن جسدن کہ یہ صور پھونکا جائیگا کافرون پر سخت ہوگا آسان نہ ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ مومنین پر آسان ہوگا رازی نے کہا محتمل ہے کہ کافرین و مومنین دونون پر مشکل ہو لیکن کفار پر دشوار تر ہو ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۝ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۝ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۝ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۝ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ۝ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ۝ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ چھوڑ دی مجھ کو اور اسکو جو مین نے بنایا اکیلا یعنے اپنے باپ کے یہان ایک بیٹا جسکا شریک نہ ہوا اور بھائی یا اکیلا قیامت مین دنیا کے اور دیا اوسکو مال پھیلا کر اور بیٹے مجلس مین بیٹھنے والے اور طیاری کر دی اوسکو خوب طیاری پھر لالچ رکھتا ہے کہ اور دون کوئی نہین وہ ہے ہماری آیتون کا مخالف اب اسے چڑھاؤنگا بڑی چڑھائی اوس نے سوچ کیا اور دل مین ٹھیرایا سو مارا جاہیو کیسا ٹھیرایا پھر مارا جاہیو کیسا ہیدا پھر نگاہ کی پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا پھر پیٹھ دی اور غرور کیا پھر بولا نہین یہ جادو ہے چلا آتا نہین یہ کہا ہے آدمی کا سا اب اسکو ڈالون گا آگ مین اور تو کیا بوجھا کیسی ہے وہ آگ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے نظر آتی ہے بدن پر اوپر سقر مین اونیس شخص ف کہتے ہین یہ ولید کو فرمایا وہ دور دور ملک دیکھ آیا تھا کافرون نے اوسکو کہا تو سن محمد کیا پڑھتا ہے تجویز کر کہ کیا ہے حضرت نے پڑھا اوس نے سنکر

بناکر کہا کہ یہ جادو ہے دوزخ مین ایک پہاڑ ہے سیدہا کافر کو اوسپر ہمیشہ چڑہاوین گے یہی ایک عذاب ہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے بطور وعید کے اس خبیث کو جسپر نعمتہای دنیا کا انعام کیا تہا اور اسنے شکر کی جگہہ کفران کیا اور اُسکے مقابلہ مین اللہ کی آیات کا جحود کیا اور افترا باندہکر اون آیات کو قول بشر ٹہیرایا یہ ارشاد کیا کہ اے پیغمبر تم مجہہ کو اور اُسکو چہوڑ دو اور اپنی نعمتون کی گنتی اوسپر بتائی اور کہا کہ وہ ماں کے پیٹ سے یکتا پیدا ہوا ہے اوسکے پاس مال تہا نہ اولاد تہی پہر اللہ نے اوسکو بہت سا مال کثیر دیدیا کہتے ہین ہزار دینار یا لاکہہ دینار یا زمین جسکا خراج آتا تہا یا اور کچہ اوسکو فرزند متعدد بخشے جو ہر وقت اُسکی پاس حاضر رہتے تجارت کرنے لیے سفر کرتے بلکہ تجارت اوس کے غلام و مزدور کماشتے کرتے اور یہ بیٹے باپ کے پاس رہتے وہ اون سے تمتع لیتا اور بہرپور رہتا یہ سب بموجب قول سدی و ابو مالک و عاصم بن عمر بن قتادہ تیرہ شخص تہے ابن عباس و مجاہد نے کہا دس نفر تہے سو بقدر اولاد کا ہونا ابلغ تر ہے نعمت مین تمہید سو مراد تمکین ہے صنوف اموال سے کہ سب طرحکا اثاث البیت رکہتا تہا معہذا اطاعت زیادت مال و منال تہا اللہ نے کہا وہ تو ہماری آیتون کا دشمن ہے یعنے بعد علم کے کہ یہ نعمتین اللہ پاک کیطرف سے ہین کفران نعمت کرتا ہے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے کہ ویل ایک وادی ہے جہنم مین کافر اوس مین چالیس سال تک گرتا رہیگا قبل اسکے کہ اوسکی تہ تک پہونچے اور صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا اوسپر کافر برس تک چڑہا کرے گا پہر نیچے گرے گا ہمیشہ اسیطرح ہوتا رہیگا رواہ احمد والترمذی واستغربہ دوسرا لفظ ابو سعید کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے آگ مین اوسکے چڑہنے تک تکلیف دیجائیگی جب اوپر پاتہہ رکہیگا گل جائیگا جب اوٹہا لیگا پہر عود کریگا جب اوپر آن کہیگا گل جائیگا جب اوٹہا لیگا پہر عود کریگا رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر و ابن مردویہ و ابن جریر و ابن عباس سے کہا صعود ایک پتہر ہے جہنم مین کافر کو تکلیف اوسپر چڑہنے کی دینگے مجاہد نے کہا صعود مشتق ہے عذاب سے قتادہ نے کہا ایک عذاب ملا رحمت ہے اسیکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے اُس سے پوچہا تہا کہ یہ قرآن کیا چیز ہے اوس نے دلمین سوچکر سحر بنایا پہر مُنہ بنا کر پشت پہیر کر چلا اور قبول حق سے غرور کیا قرآن پاک کا منقاد نہ ہوا اور کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ جادو جہ اگلون سے چلا آتا ہے سیکہا ہے یہ کچہ اللہ کا کلام نہین ہے مراد اس شخص سے ولید بن مغیرہ مخزومی ہے یہ ایک مرد تہا منجملہ رؤسای قریش کے لعنہ اللہ تعالی عوفی نے اسکی خبر ابن عباس سے یون دی ہے کہ

پاس ابوبکر بن ابی قحافہ یعنے صدیق اکبر کے آیا اور قرآن کا سوال کیا جب اُسکو خبر دی تو قریش کے پاس آکر کہنے لگا یا عجباً لما یقول ابن ابی کبشۃ فواللہ ما ھو بشعر ولا بسحر ولا بھذی من المجنون وان قولہ لمن کلام اللہ انفار قریش نے یہ بات سنکر مان لی اور کہا واللہ اگر ولید صابی ہوگیا تو ساری قریش صابی ہوجائینگے ابوجہل بن ہشام نے کہا واللہ مین تم کو اوسکے حال سے کفایت کرونگا پھر ولید کے گھر آکر کہا تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم نے واسطے تیرے صدقہ جمع کیا ہے اوس نے کہا کیا مین اون سے زیادہ مالدار اولاد والا نہین ہون ابوجہل نے کہا لوگ یہ چرچا کرتے ہین کہ تو پاس ابوبکر بن ابی قحافہ کے جاتا ہے کہ وہان کھانا کھائے ولید نے کہا کیا میرے کنبے والے ذکر کرتے ہین واللہ مین آج سے پاس ابوبکر کے نہ پھٹکون گا اور نہ پاس عمر کے اور نہ ابن ابی کبشہ کے جاؤن گا اوسکی بات تو ایک سحر موثر ہے اوسپر اللہ پاک نے یہ آیت اوتاری قتادہ نے کہا لوگون کا یہ زعم ہے کہ ولید نے یہ بات کہی تھی لقد نظرت فیما قال الرجل فاذا ھو لیس بشعر انّ لہ لحلاوۃ وانّ علیہ لطلاوۃ وانّہ لیعلو وما یعلی علیہ وما اشک انہ یحطم اوسپر اللہ پاک نے یہ آیت اوتاری عکرمہ کہتے ہین ولید بن مغیرہ پاس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا حضرت نے اوسکو قرآن پڑھکر سنایا وہ گویا نرم پڑا یہ بات ابوجہل کو پہونچی اوس نے آکر کہا اے چچا تیری قوم چاہتی ہے کہ تیرے لیے کچھ مال جمع کرے کہا کس لیے کہا اسلیے کہ تو پاس محمد کے جاکر اُنکی بات سُنتا ہے ولید نے کہا قریش جانتے ہین کہ مین اُنسے زیادہ تر مالدار ہون کہا تو پھر تو ایسی بات کہہ جس سے تیری قوم جان لے کہ تو اون کے قول کا منکر ہے اور اُنکو پسند نہین کرتا ہے کہا مین اون کے حق مین کیا کہون واللہ تم مین کوئی شخص مجھ سے زیادہ تر عالم اشعار کا نہین ہے اور نہ رجز کا جاننے والا اور قصیدہ کا مجھ سا اور نہ اشعار جنکا عالم واللہ اونکا قول کسی شے سوان مین مشابہ نہین ہے واللہ انّ لقولہ الذی یقولہ لحلاوۃ وانّہ لیحطم ما تحتہ وانّہ لیعلو وما یعلی ابوجہل نے کہا واللہ تیری قوم راضی نہ ہوگی جبتک کہ تو اونکے حقمین کچھ نہ کہیگا کہا اچھا مجھے چھوڑ دو مین سوچتا ہون پھر سوچکر کے کہا ان ھذا الا سحر یؤثر عن غیرہ پھر یہ آیت اتری ثم عبس وبسر ثم ادبر واستکبر واہ بن جریر اسی کے لگ بھگ محمد بن اسحاق واحدی نے ذکر کیا ہے سدی کا زعم یہ ہے کہ جب وہ لوگ دارالندوہ مین جمع ہوئے کہ حق مین حضرت کے باتفاق رای کوئی بات کہین قبل اسکے کہ وفود عرب اطراف قدوم لائین واسطے حج کے تا لائق انکو رد کرین

بعض نے کہا شاعر ہے بعض نے کہا ساحر ہے بعض نے کہا کاہن ہے بعض نے کہا مجنون ہے کما قال تعالی
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ولید نے سوچا اور دل مین ٹھیرایا
اور پھر نظر کرکے ترشرو ہوا اور کہا یہ تو جادو ہے جو چلا آتا ہے یہ بشر کا قول ہے نہ خدا کا کلام اسنے
فرمایا ہم اوسکو سقر مین ڈالینگے اور سقر ہیبت و جانب سے آگ مین مغمور کرینگے پھر آگ سے ہوا دلائی اور
فرمایا تو جانتا ہے کہ وہ کیسی آگ ہے ایسی ہے کہ اونکو گوشت و پوست و رگ و پٹھے و کھال و بال کو کھا لیگی
کچھ بھی تو باقی نہ چھوڑیگی پھر دوسرا جسد بدلا جائیگا وہ اس حال مین نہ رہینگے نہ جینگے یہی قول ہے ابن
بریدہ و ابوسنان وغیرہما کا مجاہد نے کہا بشر سے مراد کھال ہے یعنے وہ آگ جلد کو لپٹ مارے گی ابن
زرین نے کہا ایک ہی لپٹ سے کالی رات کیطرح ہو جائینگے زید بن اسلم نے کہا اون کے بدن اوس آگ
پر نظر آئینگے قتادہ نے کہا کھال کو جلا دینگے ابن عباس نے کہا پنڈی کو سوختہ کر دینگے ۱۹ سے
مراد افسران دوزخ ہین عظیم الخلق غلیظ الخلق برآرنے اس آیت مین کہا ہے کہ ایک مرتبہ یہود نے ایک
صحابی سے خزنۂ جہنم کا حال پوچھا اوس نے کہا اللہ رسول جانین اوس نے حضرت کو آکر خبر دی اللہ نے
یہ آیت اتاری حضرت نے صحابہ کو خبر دی اور کہا انکو بلا لاؤ ان سے سوال تربت جنت کا کرونگا
اگر وہ پاس میرے آئینگے وہ آئے اور حضرت سے سوال خزنۂ جہنم کا کیا حضرت نے اصابع کفین کو دبا
جھکایا اور دوسرے آئین اسہام کو روک لیا پھر فرمایا تم محمد کو تربت جنت کی خبر دو انہون نے کہا اے
ابن سلام تم بتاؤ کہ وہ ایک نان سفید کی طرح ہے حضرت نے فرمایا اَمَا اِنَّ الْخُبْزَ اِنَّمَا يَكُونُ مِنْ
اللَّدْمَكِ یعنی جیسے روٹی سفید سیدہ کی ابن ابی حاتم نے اسکو اسیطرح برابر روایت کیا ہے اور مشہور
جابر بن عبد اللہ سے ہے حافظ ابوبکر بزار نے اپنی سند مین روایت کیا ہے کہ جابر بن عبد اللہ کہتے ہین
ایک شخص نے آکر حضرت سے کہا اے محمد آج کے دن تمہارے اصحاب مغلوب ہو گئے کہا کس چیز سے کہا یہود
نے اون سے پوچھا کہ تمہارے نبی نے قوم کو گنتی خازنان اہل نار کے بھی سکھائی ہے اونہون نے کہا ہم نہین
جانتے ہم اپنے نبی سے پوچھینگے حضرت نے فرمایا کیا وہ قوم مغلوب ہے جو نا معلوم امر سے سوال کی
جاوے اور کہے کہ ہم اپنے نبی سے پوچھکر کہینگے اون اعدار خدا کو میرے پاس لاؤ یہ وہی لوگ تو ہین جنہون
نے اپنے نبی سے یہ سوال کیا تھا کہ ہم کو کہلا بھیجا کہ ہم کو دکھاؤ یہ آدمی ہے بھیجکر حضرت نے انکو بلا بھیجا اونہون
نے کہا اے ابا القاسم خزنۂ اہل نار کتنے ہین فرمایا اتنے پھر دو بار تطبیق کف کی اور ایک انگلی کو بند رکھا

ابن سلام

اور اپنے صحابہ سے کہا کہ اگر تم سے سوال تربت جنت کا کرین تو وہ سیدہ کی طرح پر ہے پھر اون کو گنتی خزنہ
اہل نار کی بتائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تربت جنت کیا ہے بعض طرف
بعض کے دیکھنے لگے کہا ہے ابا القاسم ایک روٹی ہے فرمایا روٹی سیدہ اور آٹے کی ہوتی ہے وَرَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَقَالَ هُوَ وَالْبَزَّارُ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُجَالِدٍ وَرَوَاہُ
اَحْمَدُ یَنْقُصُ اللَّدَمَكَ فقط ف فتح البیان مین کہا ہے جھوڑدے مجھ کو اور اوسکو جسکو
مین نے تنہا پیدا کیا ہے یعنے اپنی مان کا ایک ہی بیٹا ہے یہ کلمہ ہے تہدید و وعید کا مطلب کہ مین
اوس سے تیرا انتقام لیلونگا مفسرین نے کہا یہ ولید بن مغیرہ تنہا یا مراد وحید سے یہ ہے کہ اوسکا باپ
معروف نہین کہتے تھے کہ وہ دعی ہے یعنے ولد الزنا مال ممدود سے مراد غیر منقطع ہے وہ زرع و ضرع
و تجارت سب کچھ رکھتا تھا کہتے ہین کہ اوسکی آمدنی ایک لاکھ دینار کی تھی یا چار ہزار دینار کی یا ایک
ہزار دینار کی عمر بن خطاب سے اس آیت کا سوال کیا کہا غَلَّةُ شَهْرٍ یعنے مراد آمدنی ماہ بماہ
ہے اوسکا ایک باغ طائف مین تھا اوسکا پھل جاڑے مین منقطع نہ ہوتا اور بہت سی لونڈی غلام تھے
ضحاک نے کہا سات بیٹے مکے مین پیدا ہوئے اور پانچ طائف مین سعید بن جبیر نے کہا تیرہ بیٹے تھے
مقاتل نے کہا سات تھے سب مردان مین سے تین مسلمان ہوئے خالد و ہشام و ولید بن الولید بعض
نے کہا عمارہ بھی اسلام لایا تھا مگر اس مین نظر ہے اسلیے کہ حافظ ابن حجر نے اصابہ مین کہا ہے کہ
عمارہ کا فرمرا تمہید سے مراد بسط عیش ہے اور طول عمر و جاہ عریض و ریاست قریش یہانتک کہ اوسکو
ریحانہ قریش کہتے تھے اہل دنیا کے نزدیک بڑا کمال یہی ہے کہ دولت و مال و اولاد ہو مجاہد نے کہا
تمہید سے مراد مال کا مال پر ہونا ہے جسطرح کہ فرش پر فرش ہوتا ہے معہذا کثرت حرص و شدت طمع
سے یہ چاہتا تھا کہ مال اور زیادہ ہو حالانکہ کافر نعم مشرک بالله تھا حسن نے کہا اسپر یہ طمع تھا کہ دخول
جنت کی طمع رکھتا اور کہتا تھا کہ اگر محمد سچے ہین تو بہشت تیرے لیے پیدا کی گئی ہے اللہ نے
اوسکو ڈانٹ بتائی اور دھمکایا اور کہا کہ مین تیرے مال کو زیادہ نہ کرونگا بلکہ ناقص کردونگا چنانچہ بعد
نزول اس آیت کے ہمیشہ اوسکے مال و اولاد مین کمی ہوتی گئی یہانتک کہ فقیر ہوکر مرا یہ اسلیے ہوا کہ وہ
آیات الٰہی کا معاند تھا اوسکے لیے وعدہ صعود کا کیا ارہاق کلام عرب مین بھاری چیز کے اوٹھانے کو کہتے ہین
صعود ایک پہاڑ ہے نار مین یا ایک صخرہ صمار دوزخ کے پہاڑون اور انواع عقوبات اور ہوم و سموم وغیرہا کا

ذکر رسالہ النذیر العریان من رکات النیران مین بزبان اردو کیا گیا ہے قتل سے مراد اس جگہہ لعنت و
عذاب معاقب ہے زہری نے کہا یہ بد دعا ہے اوسپر اوسکو بریوا سطے مبالغہ و تاکید کے ہے یا پہلا قتل دنیا
مین اور دوسرا بعد موت کے ہے برزخ مین اور حرف ثم اسکو مشعر ہے کہ دعای ثانی ابلغ تر ہے دعا اول
سے نظر سے مراد تامل ہے یعنے اوسنے تامل کیا کہ کس چیز سے قرآن کو دفع کرے اور اوس مین قادح ہو پھر
تیوری چڑہائی یعنے سامنے حضرت کی یا مومنین کے عبس کہتے ہین ترشرو ہونے کو پھر مونہہ نہتہایا
پھر بیٹھہ پھیری یعنے حق سے روگردان ہوا اور ایمان لانے سے غرور کیا اور قرآن کو سحر ٹھہرایا کہ اور
جادوگرون سے سیکھا ہے مثل مسیلمہ و اہل بابل کے سحر کہتے ہین باطل کو صورت حق مین ظاہر کرنے کو اور
کہا کہ یہ اللہ پاک کا کلام نہین ہے بلکہ بشر کا کلام ہے پہلی گذر چکا ہے کہ اوس نے یہ بات وسطہ راضی کرنے
قوم کے کہی تہی ورنہ پہلے وہ اس بات کا اعتراف کر چکا تہا کہ اِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَّاِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً
وَاِنَّهٗ لَمُثْمِرٌ اَعْلَاهُ مُغْدِقٌ اَسْفَلَهٗ الخ پھر اوسنے کہا ہم جلد اسکو سپر سقر کی کرائین گے سقر نام
ہے دوزخ کا اور ایک طبقہ ہے جہنم کا پھر فرمایا کہ یہ وہ سقر ہے جو کچھ بھی کہال و بال سے باقی نہ چھوڑے
تن پر ظاہر ہو جس نے کہا دوزخ اونکے لیے ظاہر ہوگی وہ اسکو عیانا دیکھین گے کقولہ تعالے وَبُرِّزَتِ
الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى یا یہ معنے ہین کہ پنڈے کو جلا کر سیاہ کر دیگی یہ معنے ارجح ہین اول سے جمہور
مفسرین اسیطرف گئے ہین ضحاک نے کہا وہ پیاسا کرنے والی ہے بشر کی بشر سے مراد اس جگہہ بدن کی کہا
ہے اکثر کا یہی قول ہے یا مراد اس سے اہل نار مین آس آگ پر اونہیں فرشتے مقرر ہین یا اونہیں قسم کے
یا انیس صنف یا اونیس نقیب ہین ہر نقیب کے ساتہہ ایک جماعت ہوگی لکن اول اولی ہے ثعلبی نے کہا اسکا
انکار نہین ہو سکتا کیونکہ جب ایک فرشتہ ارواح خلائق کو قبض کرتا ہے تو اگر عذاب کرنے پر ۹ اوفرشتے
مقرر ہین تو کیا عجب ہے وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا ۙ وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا
هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝ اِنَّهَا لَاِحْدَى
الْكُبَرِ ۝ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ ہنسے جو کہی مین دوزخ پر لوگ

ع ۱ ۱۵

وہ فرشتے ہین اور اُنکی جو گنتی رکھی سو جانچنے کو منکرون کے نا یقین کرین جنکو ملی ہے کتاب اور بڑھے ایماندارون
کو ایمان اور وہ کا نہ کماوین جنکو ملی ہے کتاب اور مسلمان اور نا کہین وہ لوگ جن کے دل مین روگ ہے
اور منکر کیا غرض تھی اللہ کو اس کہاوت سے یون بچلاتا ہے اللہ جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہے
اور کوئی نہین جانتا تیرے رب کے لشکر مگر وہی آپ اور وہ تو سمجھوتی ہے لوگون کیواسطے بیچ کہتا ہون قسم ہے
چاندکی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب روشن ہووے وہ دوزخ ہی ایک بڑی چیز ہے آدمیون ڈر کیجگہ
ہے لوگون کو جو کوئی چاہے تم مین کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ف جو فرمایا کہ دوزخ پر مقرر ہین ۱۹ اشخص
کافر ٹھٹھے کرنے لگے کہ ہم ہزارون مین اونہیں ہمارا کیا کرینگے تب یہ فرمایا کہ وہ آدمی نہین ہین فرشتے ہین تب
کو ایک ہی کفایت ہے مگر یہ گنتی بتائی ہے موافق اگلی کتابون کے کہ اسکے بیچ کی دلیل ہو تقدم تاخر یہ ہے
کہ آگے بڑھے بہشت کو یا پیچھے رہے دوزخ مین انتہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے خزانہ مقرر نہین کیہ مگر
جنکو زبانیہ کہتے ہین بڑے سخت درشت ہین یہ روایت ہے مشرکون نے پیر ابوجہل نے کہا تھا اے گروہ قریش کیا ہر روز ایک
تمہاری اُنکے ایک کو کفایت نہین کرتی ہے کہ تم غالب ہو جاؤ اونپر اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی کہ وہ ایسی شدید
الخلق غلیظ الطبع ہین سخت مزاج تند خو ہین کہ تم اونکے مقابلہ مین مقاومت نہین کر سکتے اور نہ اونپر غالب
آسکتے ہو ابوالاشدین جسکا نام کلدہ بن اسید بن خلف تھا اوس نے کہا اے معشر قریش تم اون مین سے
دو کو کفایت کرو مین سترہ کو تمہاری طرف سے کفایت کرونگا یہ اوس نے بطور اعجاب یعنے اترانے کے کہا
اوسکی قوت اس درجہ تک تھی کہ وہ گاؤ کے چمڑے کے اوپر کھڑا ہو جاتا اور دس شخص اُسکو کھینچتے اوسکا پاؤن
کے نیچے سے چمڑا پھٹ جاتا اور وہ نہ سرکتا سہیل کہتے ہین اسی شخص نے حضرت سے کشتی کرنیکا سوال کیا تھا
اور کہا تھا اگر تم مجھ کو پچھاڑ دوگے تو مین تمپر ایمان لے آؤن گا حضرت نے اوسکو دی مارا اور کئی بار پچھاڑا
لیکن وہ ایمان نہ لایا ابن اسحاق نے اس خبر مصارعت کو طرف کانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن طلب کے منسوب کیا
لیکن اندونکی بیان مین کچھ منافات نہین ہے پھر اللہ نے کہا کہ ہم نے یہ گنتی واسطے امتحان کے رکھی ہے تاکہ اہل کتاب
یہ بات جان لین کہ یہ رسول حق ہے اور مطابق اُنکے کتب آسمانی کے جو انبیا پر اتری ہین گفتگو کرتا ہے اور جو لوگ
ایماندار ہین اونکا ایمان زیادہ ہو جاوے اور جان لین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین اور کسیطرح
کا شک باقی نہ رہے اور منافق و کافر یہ کہین کہ اللہ کو اس مثل کے بیان کرنے سے کیا مطلب تھا سو اللہ
تعالی اسیطرح کسی کو گمراہ اور کسیکو راہ یاب کرتا ہے بعض کے دلون مین ایمان مستاکد ہوتا ہے

اور بعض منزل ہوجاتے ہین وَلَهُ الْحِكْمَةُ الْبَالِغَةُ وَالْحُجَّةُ الدَّامِغَةُ پھر فرمایا کہ تیرے رب کے لشکرون کو سوا رب کے کوی نہین جانتا کہ کتنے لشکر ہین یہ اسلیے فرمایا کہ کسی کو فقط یہی توہم نہ ہو کہ اونیس ہی منحصر ہین جس طرح کہ ایک گروہ اہل ضلالت و جہالت نے فلاسفۂ یونان وغیرہم مین سے کہا ہے اور اہل حال باطلنے اس آیت کو سنکر عقول عشرہ و نفوس تسعہ پر اس آیت کو اوتارا اور یہ دعوی اختراع کیا اور اقامت دلالت سے مقتضا بر اس دعوی کے عاجز نکلے صدر آیت کو تو اپنے خیال مین سمجھ لیا اور آخر آیت کا انکار کرکے کافر ہوئے حالانکہ حدیث اسرا مین جو کہ صحیحین وغیرہ مین مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفت بیت المعمور مین جو کہ آسمان ہفتم پر ہے فرمایا ہے فَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ اٰخِرُ مَا عَلَيْهِمْ اور حدیث ابوذر مین ارشاد کیا ہے کہ مین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون جو تم نہین سنتے چرچراتا ہے آسمان اور اوسکو سزا وار ہے کہ چرچرائے اوس مین کہین ایک انگلی کی جگہ نہین ہے لیکن وہان پر ایک فرشتہ سجدہ مین ہے اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور لذت نہ لو عورتون سے فرشتون پر اور نکلو تم طرف صعدات کے جاتے ہوئے طرف اللہ کے ابوذر نے کہا لَوَدِدْتُ اَنِّيْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ یعنے کاش مین ایک درخت ہوتا مجھے کاٹ ڈالتے وَرَوَاهُ اَيْضًا التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ مَوْقُوْفًا جابر بن عبد اللہ کا لفظ رفعا یہی نہین ہی ساتون آسمان مین جگہہ ایک قدم یا ایک بالشت یا ایک کف کی لیکن اوس مین ایک فرشتہ قائم یا ساجد یا رکع ہے جب قیامت کا دن ہوگا سب کے سب یون کہینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اِلَّا اِنَّا لَمْ نُشْرِكْ بِكَ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِمِ وَالطَّبَرَانِيُّ حکیم بن حزام کہتے ہین میں حضرت انبر اصحاب مین سبقت رکھتا ہے کہ اتنے مین فرمایا تم سُنتے ہو جو مین سنتا ہون کہا ہم کیا نہین سنتے فرمایا مین آسمان کا چرچرانا سنتا ہون اور اس چرچرانے پر کچھ ملامت نہین ہی آسمان مین ایک بالشت جگہہ نہین ہے لیکن وہان ایک فرشتہ رکع یا ساجد ہے رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ عائشہ کا لفظ رفعا یہ ہے نہین ہے آسمان دنیا مین جگہہ ایک قدم کی مگر وہان پر ایک فرشتہ ساجد یا قائم ہے یہ ہی قول ملائکہ کا وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ اَيْضًا وَهٰذَا مَرْفُوْعٌ غَرِيْبٌ جِدًّا ابن مسعود نے کہا آسمانون مین ہی ایک آسمان ایسا ہی کہ وہان جگہہ ایک بالشت

کی نہین ہے لیکن اوسپر بیٹھا کسی فرشتے کی یا اوس کے پاؤن مین ہے یہ آیت پڑہی وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ الخ
رواہ ایضاً المروزی علمار بن سعد حاضر فتح وما بعد فتح ہوئی وہ کہتے ہین حضرت نے ایک دن اپنے
ہمنشینون سے فرمایا کیا تم سنتے ہو جو مین سنتا ہون کہا ای رسول خدا آپ کیا سنتے ہین فرمایا آسمان
چرچراتا ہے اور تمکو سہو پہنچتا ہے کہ وہ چرچراہی نہین ہے اوس مین ہر گہڑی ایک قدم کی لکن اوسپر ایک
فرشتہ قائم یا رکع یا ساجد ہے فرشتون نے کہا وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ رواہ
المروزی وھذا اسناد غریب جداً مجاہد نے کہا نہین ہے یہ آگ جسکا حال بیان کیا گیا مگر تذکرہ اسکے
بشر کے بہر اللہ نے چاند و رات و سورج کی قسم کہائی اور کہا کہ وہ آگ ایک بڑی چیز ہے منجملہ عظائم
امور کے یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ضحاک اور بہت سے سلف کا ڈراتی ہے اشر کو جو کہ ڈرنا
چاہتا ہے اور راہ حق کا پانا پیچہے رہتا ہے اور بیٹہے پہیرتا ہے ف فتح البیان مین کہا ہے جب
یہ آیت اوتری کہ زبانیہ نار ۱۹ ہین تو ابوجہل نے کہا کیا محمد کے مددگار ہی ۱۹ ہین محمد تم کو ۱۹ عدد سے ڈراتا
ہے اور تم دہم ہو یعنے بہت ہے کیا ہر سیکڑا تم مین کا اس سے عاجز ہے کہ اون مین سے ایک کو کفایت کری
پہر وہ آگ سے باہر آئین ب ابوالاشدین نے کہا اور یہ ایک مرد تنہا بنی جمح کا اے معشر قریش جب دن قیامت
کا ہوگا مین تمہارے سامنے چلونگا دس کو دوش راست سے اور نو کو دوش چپ سے ہنکا دونگا اور ہم جلد
بہشت مین داخل ہونگے اوسپر اللہ نے یہ آیت بہیجی کہ ہمنے اصحاب نار ملائکہ مقرر کیے ہین نہ آدمی اور کسر
کو طاقت ہے کہ وہ فرشتون پر غالب آئے تم اے کافرو کیونکر انسے پیش پاؤگے اور گنتی ہمنے واسطے آزمایش
کے مقرر کی ہے تاکہ کافرون کا امتحان لین یا مراد فتنہ سے عذاب ہے کما فی قولہ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ
ای یعذبون حدیث مین وصف خزانہ جہنم کا یہ آیا ہے کہ انکی آنکہین برق کیطرح ہین اور انکے دہن صیحے
وہ اپنے بالون کو کہینچتے ہونگے انکو قوت ثقلین کی ہے اون مین کا ایک شخص ایک امت مردم کو ہانکیگا
گا اوس کی گردن پر ایک پہاڑ ہوگا وہ انکو آگ مین پہینکدیگا اخرجہ ابن مردویہ کتاب والون سے مراد
یہود و نصاری ہین اونکے نزدیک یہی گنتی خزنہ جہنم کی ہے ۱۹ شخص ہین قالہ الضحاک وقتادۃ و
مجاھد وغیرھم یعنے اللہ نے گنتی اسلیے ٹہیرائی کہ یہود و نصاری حضرت کی نبوت کو قبول کرین کیونکہ جو
قرآن مین کہا ہے وہ موافق اون کی کتابون کے ہے اور جو لوگ اہل کتاب مین سے ایمان لائے ہین جیسے
عبداللہ بن سلام یا مراد مومنین امت اسلام ہین اونکا ایمان زیادہ ہو یعنے یہ بات معلوم کرکے کہ اہل

کتاب بھی اسی کے موافق ہین اور منافقون کا مرض بڑہجا ی یہ سورت مکی ہے اور وہان نفاق نہ تہا نفاق
مدینہ مین تہا اوسکی خبر پہلے سے دی یہ حضرت کا معجزہ ہے کہ جو بات بعد ہجرت کے ہونے والی تہی اوسپر پیشتر سے
مطلع کردیا مراد مرض سے مجرد حصول شک وریب ہے اور یہ مرض کفار مین ہوتا ہے کفار سے مراد کفار مکہ و
عرب وغیرہم ہین کفار کہتے تہے اللہ کا اس مثل بیان کرنے سے کیا مطلب ہے اللہ نے کہا اللہ سیطرح
جسکو چاہتا ہے جیسے مومنین ہدایت کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے جیسے کفار گمراہ کردیتا ہے اس مین دلیل
ہے خلق افعال پر یا جسکو چاہتا ہے راہ جنت سے گمراہ کردیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے رستہ بہشت کا دکہاتا
ہے گنتی اللہ کی مخلوق کی اور مقدار اُسکے جموع کا ملائکہ وغیرہم سے وہی جانے یعنے خزنہ نار اگرچہ کہنے
کو ۱۹ شخص ہین لیکن اُنکے اعوان وجنود کی گنتی اللہ ہی کو معلوم ہے حدیث مین آیا ہے کہ اُس دن دوزخ
کو لائین گے اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کہینچتے ہونگے اور صحیح ابوسعید
مین فرمایا ہے کہ شب معراج کو مین اور جبریل علیہ السلام آسمان دنیا پر چڑہے ہمجہلو ایک فرشتہ اسمعیل نام ملا
وہ صاحب سمار دنیا تہا اوسکے سامنے ستر ہزار فرشتے تہے ہر فرشتہ کے ساتہہ اوسکا ایک لشکر لاکہہ
فرشتون کا تہا یہ آیت پڑہی اخرجہ الطبرانی اور حدیثین آسمان کے چرچرانے کی کثرت ملائکہ سے
پہلے گذر چکی ہین یہ ذکر سقر کا یاد دہی ہے بشر کو کہ وہ موعظت پکڑین اور اللہ کی کمال قدرت کو معلوم کرین
کہ وہ محتاج اعوان وانصار کا نہین ہے یا یہ دلائل وحجج قرآن تذکرہ ہین واسطے انسان کے زجاج نے کہا
دنیا کی آگ تذکرہ ہے نار آخرت کا لکن یہ قول بعید ہے یا مراد جنود ہین پہر اللہ نے چاند کے اور رات کے پیٹہ
پہیرنے کی اور صبح کے روشن ہونے کی قسم کہائی کہ وہ آگ ایک بڑی بلا و آفت عظیم ہے کبر جمع ہے کبر کی
مقاتل نے کہا کبر نام ہے نار کا یا مراد یہ ہے کہ تکذیب رسول خدا کی ایک بڑے آفت ہے یا قیام ساعت کا
لکن اول اولی ہے کلبی نے کہا مراد کبر سے درکات وابواب جہنم ہین اور پیغمبر ڈرانے والے ہین اوگون
کے یا آگ کو نذیر کہا یا قرآن کو اسلیے کہ متضمن ہے وعد ووعید پر تقدم سے مراد سبقت ہے طرف طاعت
کے اور تاخر سے مراد تخلف ہے طاعت سے یعنے انذار ہر مومن وکافر کو ہوگیا اور فاعل مشیت اللہ ہے یا
مراد تقدم طرف جنت کے اور تاخر بہشت سے ہے حسن نے کہا یہ وعید وتہدید ہے اگرچہ بصورت خبر ہے کقولہ
تعالی فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحَابَ
الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ

مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ
الدِّيْنِ ۝ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ
مُعْرِضِيْنَ ۝ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ
يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ۝
وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ ہر جی اپنے کیے مین پھنسا
ہے مگر داہنے والی باغون مین ہین ملکر پوچھتے ہین گنہگارون کا احوال تم کا ہے سی پڑے دوزخ مین
وہ بولینگے ہم نہ تھے نماز پڑہتے اور نہ تھے کھلاتے محتاج کو اور رہتے بات مین دھنستے ساتھ دھنسنے والون کے
اور تھے جھٹلاتے انصاف کے دن کو جبتک آپہونچی ہمپر یقین کرنے والی یعنے موت کام نہ آویگی انکو سفارش
سفارش کرنیوالون کی پھر کیا ہوا ہے انکو سمجھوتی سے سونہ موڑتے جیسے وہ گدہے ہین بدکے بھاگے
شیر سے بلکہ چاہتا ہے ہر مردان مین کہ اوسکو پلین ورق کھلے کوئی نہین پڑتے نہین آخرت سے کوئی
نہین یہ تو سمجھوتی ہے پھر جو کوئی چاہے یہ یاد کرے اور وہ یاد جب ہی کرین کہ چاہے اللہ وہ ہی سے ڈر
چاہیے اور وہ ہی بخشنے کے لائق ف بات مین دھنسنے یعنے ایمان کی باتون پر انکار کرتے رہے کے ساتھ
ملکر کافر کے حق مین کوئی سفارش نکرے گا اور کریگا تو قبول نہ ہوگی جنگل کے گدہے کہنکے سے بھاگتے ہین
ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کھلی کتاب یا وی آسمان سے ایک پروانہ تو کیا ہوا کام تو سب کے آتے ہی انتہی
اللہ نے خبر دی کہ ہر نفس اپنے عمل کا دن قیامت کو پابند ہوگا یہی قول ہے ابن عباس وغیرہ کا مگر اصحاب یمین
کہ وہ غرفات مین ہونگے اور اہل درکات کا حال پوچھینگے اور کہینگے کہ تم دوزخ مین کس طرح گئے وہ کہینگے
ہمنے اپنے رب کے عبادت نہین کی اور نہ خلق کے ساتھ احسان کیا اور جو بات ہم نہ جانتے تھے ہمین ہم
خوض کرتے تھے قتادہ نے کہا یعنے جب کبھی غاوی غوایت کرتا ہم بھی اوسکے ساتھ ہوتے اور ہم
قیامت کے دن کا انکار کرتے تھے یہانتک کہ ہمکو موت آگئی کقولہ تعالی وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ
الْيَقِيْنُ حضرت نے فرمایا اَمَا هُوَ یعنی عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ فَقَدْ جَآءَهُ الْيَقِيْنُ مِنْ رَّبِّهٖ مراد یقین سے
اس جگہ موت ہے اللہ نے کہا کہ جو کوئی شخص متصف ساتھ ان صفات کے ہوگا اوس کو کسی کے شفاعت
نفع نہ دیگی کیونکہ اثر شفاعت کا محل قابل مین ہوتا ہے اور جو شخص اللہ سے کافر ہو کر دن قیامت کی طاہر
کی لیے الحالہ نا رطیار ہے وہ خالدًا مخلدًا اوس مین رہے گا پھر فرمایا ان لوگون کو کیا ہوا ہے کہ جس

حق وہدایت کی طرف تو ان کو بلاتا ہے اور یاد دہانی ان کی کرتا ہے یا اوس سے روگردان ہوتے ہین گویا گدہے ہین کہ شیر سے بھاگتے ہین جبکہ وہ اونکو منکر کرنا چاہتا ہے ابوہریرہ وابن عباس وزید بن اسلم اور انکے بیٹے عبدالرحمان وجمہور نے سیطرح کہا ہے ابن عباس کہتے ہین قسورہ عربی مین بمعنے اسد ہے اور فارسی مین شیر اور نبطی مین اویا پھر فرمایا کہ ہر مشرک یہ چاہتا ہے کہ ایک کتاب اوسپر طرف سے اوسکے اوتری جسطرح کہ حضرت پر اوتری ہے قالہ مجاہد وغیرہ کقولہ تعالی وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ قتادہ نے کہا چاہتے ہین کہ انکی برات ہو جائے بغیر عمل کے یہ لوگ آخرت سے نہین ڈرتے عدم ایمان نے انکو فاسد کردیا ہے اور یہ وقوع قیامت کے مکذب ہین حالانکہ یہ قرآن اونکے لیے تذکرہ ہے اگر اللہ چاہے کقولہ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اللہ تعالی لائق اوسکے ہے کہ اوس سے ڈرنا چاہئے اور لائق اس کے ہے کہ وہ ڈر والون کی مغفرت کرے عاصی جب تائب ومنیب ہوکر آتا ہے تو اللہ اوسکو بخشدیتا ہے قالہ قتادۃ انس بن مالک کہتے ہین حضرت نے یہ آیت پڑہی ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰى وَاَھْلُ الْمَغْفِرَةِ پھر فرمایا قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَھْلُ اَنْ اُتَّقٰى فَلَا يُجْعَلُ مَعِىَ اِلٰهٌ فَمَنِ اتَّقٰى اَنْ يُّجْعَلَ مَعِىَ اِلٰهًا كَانَ اَھْلًا اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ رواہ احمد والترمذی وقال حسن غریب وسھیل لیس بالقوی وابن ماجہ ورواہ ابن ابی حاتم وابویعلی والبزار والبغوی والدارمی والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن عدی وصححاہ وابن مردویہ واخرج ابن مردویہ عن ابی ھریرۃ وابن عمر وابن عباس مرفوعا نحوہ معلوم ہوا کہ مرڈرنے سے اس جگہ اہل توحید وترک شرک ناسدید ہے موحد ناجی ہوگا اور مشرک ہالک اور فاسق معذب اور عامل فائز واللہ اعلم

ف فتح البیان مین کہا ہے ہر نفس اپنے عمل پر ماخوذ ہے وہ عمل اوسکو رہائی دے یا ہلاک کردے رہین بمعنے رہن ہے لفظ نفس شامل ہے ہر کافر ومومن عاصی غیر عاصی کو کوئی جی اپنے کسب سے منفک نہ ہوگا مگر وہ جنے والی کہ وہ اپنے گناہون مین گرفتار نہ ہونگے بلکہ بسبب حسن اعمال کے رہائی پائینگے یہ رہن حق مین کفار کے دائمی ہوگا اور حق مین عصاۃ مومنین کے منقطع تعیین اصحاب الیمین مین اختلاف ہے کسینے کہا ملائکہ ہین کسینے کہا مومنین کسینے کہا اولاد مسلمین واطفال مومنین کسینے کہا وہ لوگ جو کہ جانب است آدم علیہ السلام ہین کسینے کہا اصحاب حق کسینے کہا وہ لوگ جو

فضل پر متعدمین نے عمل پر کسینے کہا وہ لوگ جنکو اللہ نے اپنے خدمت کے لیے پسند کیا ہے ابن عباس نے
کہا مراد مسلمین ہین علی نے کہا اطفال مسلمین کسینے کہا یہی اصح ہے اسلیے کہ اطفال نے کوئی
گناہ کسب نہین کیا کہ وہ گرفتار ہون تعصب نے کہا اصحاب اعمال صالحہ ہین جنکو داہنے ہاتھہ مین کتاب
ملے گی یہی راجح معلوم ہوتا ہے بدلیل سوال یکدیگر مجرمین سے مراد کفار ہین کلبی نے کہا ایک جنتی ایک
ناری کو نام لیکر پوچھیگا کہ اے فلان تجھکو کیا چیز دوزخ مین لے گئی اور کسی نے کہا کہ سائل ملائکہ ہونگے
وہ کہینگے کہ ہم سرمن و معتقد فرضیت نماز نہ تھی اور مساکین کو خیرات نہ دیتے مجہول ہے نماز و زکوۃ فرض
پر اسلیے کہ غیر واجب پر تعذیب نہوگی اس مین دلیل ہے اسبات پر کہ کفار مخاطب ہین ساتھہ شرعیات
فروع کے صاحب کشاف کا یہ کہنا کہ محتمل ہے کہ بعض لوگ دوزخ مین بسبب مجموع ان امور کے جائینگے
اور بعض محض ترک نماز یا ترک اطعام سے ایک تخییل ہے جسطرح کہ صاحب انصاف نے کہا ہے کہ تارک نماز
مخلد فی النار ہوگا خوض کہتے ہین مخالطت اہل باطل کو اون کے باطل مین ابن زید نے کہا ہم امر محمد صلے
اللہ علیہ وسلم مین خوض کرتے تھے یعنی کاذب ساحر مجنون شاعر کہتے خطیب نے کہا قرآن کو شعر سحر کہانت
وغیرہا بتانے یعنی عقل حیرہ کے ساتھہ وقوف کرتے اور نہ نقل صحیح کی طرف رجوع لاتے ہیر کہا ہے فَمَنْ هٰذَا
يُجَادِلُ الَّذِيْنَ يُبَادِرُوْنَ بِالْجَوَابِ فِيْ كُلِّ مَا يُسْتَلُوْنَ عَنْهُ مِنَ الْأَنْوَاعِ الْعِلْمِ مِنْ غَيْرِ تَثَبُّتٍ
یوم الدین سے مراد جزا و حساب و کتاب کا دن ہی تخصیص ہے بعد تعمیم کے کیونکہ خوض نے الباطل شامل ہے
اسکی تکذیب وغیرہ کو صحیح یہی ہے کہ یہ آیت حق مین کفار کے ہے یہ طاعات اون سے صحیح نہین ہین اگرچہ
وہ ان کے فوت پر تاسف و تحسر کرینگے یقین عبارت ہے موت سے یہ غایت ہوئی امور اربعہ کی تعدم نفع
شفاعت سے یہ مراد ہے کہ انکی سفارش کوئی بھی نکرے گا اس سے ثبوت شفاعت کا حق مومنین کے
ہوا حدیث مین آیا ہے کہ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ اَكْثَرُ مِنْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ ابن سعود نے
کہا ملائکہ و انبیاء و صلحاء و شہداء اور ساری مومنین شفاعت کرینگے نار مین کوئی بھی باقی نرہے گا مگر
چار قسم کے لوگ پھر یہ آیت پڑہی عمران بن حصین نے کہا اَلشَّفَاعَةُ نَافِعَةٌ لِّكُلِّ اَحَدٍ دُوْنَ هٰؤُلَاءِ
الَّذِيْنَ لَا يَتَّعِظُوْنَ تذکرہ سے مراد تذکیر میرا عظ قرآن کریم ہے قرآن مشتمل ہے تذکرہ کرے و موعظت عظمی
پر پھر انکو قرآن سے نفور کرنے پر شاہ جہر فرمایا کہ جسطرح گدہے تیر انداز دن سے بھاگتے ہین اسیطرح
یہ قرآن سے گریز کرتے ہین قسورہ کہتے ہین تیر انگن کو قسورہ اوسکی جمع ہے سعید بن جبیر و عکرمہ و مجاہد

وقتادہ و ابن کیسان نے اسیطرح کہا ہے عطا و کلبی نے کہا یعنے فقیر ہے ابن عرفہ نے کہا قسر یعنے قہر ہے کسیئے کہا لوگون کی آواز ہے عرب کی زبان مین قسورہ اسد کو کہتے ہین اور حبشہ کی زبان مین تیر انداز کو اسکا واحد نہین ہے ابن الاعرابی نے کہا قسورہ اول شب ہے یعنے ظلمت لیل ہے بلکہ کہتے ہین ملک ہے یہی اسی کے قائل ہین لیکن اول اولے ہے ہر شدید نزدیک کے کو قسورہ کہلاتا ہے ابو موسی اشعری نے کہا قسورہ رماۃ رجال قسی ہین یعنے کمان چلانیوالے ابن عباس نے کہا تیر انداز شکاری بعض نے کہا دم صیاد از عباس نے کہا لوگون کا غل غپاڑا کرنا مفسرین کہتے ہین کفار نے حضرت سے کہا تھا ہم مین سے ہر شخص کے سر کے پاس صبحکو ایک کتاب کھلی ہوئی اللہ کے پاس سے آئی تم اللہ کے رسول ہو تو ہم ایمان لائین یہ انکا تعنت تھا کقولہ تعالی حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ اللہ نے کہا یہ لوگ بڑے بیخوف ہین انکو آخرت کا کچھ ڈر نہین ہے جب تو ایسی فرمایشین کرتے ہین

سورہ قیامت

یہ ۳۹ یا ۴۰ آیت ہے بلا خلاف مکی ہین اتری ابن عباس و ابن الزبیر نے بھی اسیطرح کہا ہے کہ یہ مکی ہے -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ اَيْنَ الْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝

قسم کھاتا ہون قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہون جی کی جو اولہنا دیتا ہے کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ جمع نکرینگے ہم اوسکی ہڈیان کیون نہین سکتے ہین کہ ٹھیک کردین ہم اوسکی پوریان بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ ڈھٹائی کرلائی اوسکے سامنے پوچھتا ہے کہ کب ہے دن قیامت کا پھر جب چوندہ لانے لگے تیور اور گہہ جاوے چاند اور اکٹھے ہون سورج و چاند کہے گا آدمی دن کہان جاؤن بھاگ کر کوئی نہین کہین نہین ہے بچاؤ تیری تک اوسدن جا ٹھیرنا جتا دینگے انسان کو اوسدن جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھ ہے اگرچہ بہانے ف آدمی کا جی اول کھیل مین اور سنوارن مین غرق ہوتا ہے

ہرگز نیکی کی رغبت نہیں ایسے جی کو کہیں امارہ بالسوء پر سوء پڑے نیک بد سمجھتا تو باز آیا نہیں کبھی خوب دوڑ پیچھے آپ کو اولمناد یا ویسا جی ہی لوامہ جب پورا سنور گیا دل سے رغبت نیکی ہی پر ہے بیہودہ کام سے آپ ہی بھاگے اور ایذا کھینچے ویسے کا نام ہے مطمئنہ تیور چندہ لائے یعنے آدمی کی آنکھ دنیا سے عاجز ہو جائے یہ قیامت کا وقت ہے سورج پاس آویگا آدمی اپنے احوال میں غور کرے تو رب کی وحدانیت جانے اور جب کہے میری سمجھ میں نہیں آتا یہ بہانے ہیں انتہے ابن کثیر نے کہا مقسم علیہ جب منتفی ہوتا ہے تو قسم کے پہلے حرف لا لانا جائز ہے واسطے تاکید نفی کے اسجگہہ قسم علیہ اثبات معاد ہے اور جاہلوں نے انکی اعتقاد کا رد کرنا کیونکہ وہ یہ زعم کرتے ہیں کہ بعث اجساد نہوگا حسن نے کہا اللہ نے قیامت کے دن کی قسم کھائی اور نفس لوامہ کی قسم نہ کھائی قتادہ نے کہا بلکہ دونوں کی قسم کھائی حسن و اعرج کی قرارت لا اقسم بیوم القیمۃ ہے یہ قرارت موجہ قول حسن ہے کہ قیامت کی قسم کھائی اور نفس لوامہ کی قسم نہیں کھائی لکن صحیح یہی ہے کہ دونوں کی قسم جمیعًا و معًا کھائی ہے جسطرح کہ قتادہ نے کہا ہے ابن عباس و سعید بن جبیر سے بھی اسیطرح مروی ہے اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے یوم القیامۃ سے مشہود ہے رہا نفس لوامہ سو حسن نے کہا ہے کہ واللہ ہم مومن کو نہیں دیکھتے مگر یہ کہ وہ اپنے جی کو ملامت کرتا ہے اور کہتا ہے اے نفس تو نے اس کلمہ سے کیا ارادہ کیا اور اس لقمے سے کیا چاہا اور حدیث نفس سے تیری کیا مراد ہے اور فاجر قدم قدم جاتا ہے اور نفس کو عتاب نہیں کرتا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ اہل آسمان و زمین میں کوئی شخص نہیں ہے لکن وہ دن قیامت کے اپنے جی کو اولمناد یگا عکرمہ نے کہا یعنے خیر و شر پر ملامت کریگا اور کہیگا کہ لو فعلت کذا و کذا یعنے اگر تو ایسا کرتا تو کیا اچھا ہوتا سعید بن جبیر نے کہا ملامت کریگا بھلے برے پر ابن عباس نے کہا یہ نفس لوئم ہے مجاہد نے کہا ما فات پر نادم و لائم ہوگا ابن عباس نے کہا لوامہ مذمومہ ہے قتادہ نے کہا فاجرہ ہے ابن جریر نے کہا یہ سب اقوال متقارب المعنی ہیں اور شبہ ساقطہ ظاہر تنزیل کے یہ ہے کہ مراد وہ نفس ہے جو اپنے صاحب کو خیر و شر پر ملامت کرتا ہے اور مراد پشیمان ہوتا ہے میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے کہ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ بے شک مومن و کافر میں یہ فرق موجود ہوتا ہے کہ مومن خطا و گناہ ہونے پر نادم ہوتا ہے اور اللہ کے ڈر سے توبہ کرتا ہے اور کافر کو کسی گناہ کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی وہ اپنے نفس کو کیوں سرزنش کرنے لگا انسان کا فر کو یہ گمان ہے کہ اللہ کو یہ قدرت نہیں ہے کہ وہ اسکی استخوان متفرق مکانوں سے جمع کریگا سو اللہ نے اس گمان کو دفع کیا اور فرمایا کہ

حکم طاقت تسویہ بنان کی ہے ابن عباس نے کہا یعنے ہم خف وحافر بنا سکتے ہین یہی قول ہے مجاہد وعکرمہ و
حسن وقتادہ وضحاک وابن جریر کا ابن جریج اسکو موجہ کہا ہے اصطرح پر کہ اگر اللہ چاہے تو یہ کام اسی دنیا مین کر گذرے
سو تمامہ آیت یہی ہے کہ ہماری قدرت صالح جمیع ہے ہم اگر چاہین تو اس سے زیادہ مبعوث کرین اور اطراف
اصابع کو برابر کردین یہی معنے ہین قول ابن قتیبہ و زجاج کے ابن عباس نے کہا انسان فجور کرنا چاہتا ہے یعنے
قدم سے چلتا ہے دومرا لفظ انکا یہ ہے کہ انسان کہتا ہے مین عمل کرون پھر توبہ کرونگا قبل یوم القیمۃ
کے بعض نے کہا سارا کفر ہے ساتھ حق کے سامنے قیامت کے مجاہد نے کہا یعنے خود سری کرتا ہے حسن نے
کہا نہین ملتا ابن آدم مگر کہ پہنچتا ہے اپنے نفس کو طرف معصیت خدا کے قدم قدم مگر جسکو اللہ بچائے عکرمہ و
سعید بن جبیر وضحاک و مدی اور بہت سے سلف نے کہا ہے یہ وہ شخص ہے جو گناہ کرنے مین جلدی کرتا ہے اور
توبہ کرنے مین دیر لگاتا ہے ابن عباس نے کہا کافر ہے یوم الحساب کی تکذیب کرتا ہے یہی قول ابن زید کا بھی
ہے وَهٰذَا هُوَ الْأَظْهَرُ مِنَ الْمُرَادِ وَلِهٰذَا بَعْدَ اسکے فرمایا ہے کہ وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا
یہ سوال اسکا بطور استبعاد و قوع ہے وجود قیامت کا تکذیب کرتا ہے کما قال تعالی وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا
الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ قُلْ لَكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ
اور یہ ارشاد کہ فاذا برق البصر مشابہ اس آیت کے ہے لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ برق کو بکسر اڑا ہے یعنے
مارے یعنے ڈرتے ڈرتے سطحیر دیکھینگے کہ شدت رعب سے نظر کسی چیز پر نہ ٹھیریگی اور بعض نے برق بفتح
را پڑھا ہے یہی معنے مین قریب یعنے اول ہے مقصود یہ ہے کہ آنکھ کو چکا چوندہ سا لگ جائیگا خاشع
حائر ذلیل شدت ہول اور عظم مشاہدہ امور یوم القیامۃ سے ہوگی خسف قمر سے یہ مراد ہے کہ نور قمر جاتا رہیگا
گا اور جمع مہ و ماہ سے یہ مراد ہے کہ دونون کو لپیٹ ڈالینگے ابن زید نے اس آیت کی تفسیر مین یہ آیت پڑھی
اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ابن مسعود کی قرارت یہ ہے وَجُمِعَ بَيْنَ الشَّمْسِ وَ
الْقَمَرِ بالجملہ بنی آدم جب مہوال قیامت کا معاینہ کرینگے تو بھاگنا چاہینگے اور کہینگے ہم کدھر بھاگ کے
جائین کوئی ملجا و ماوی ہے اللہ نے فرمایا اب سوا اللہ کے کہین ٹھکانا نہین ہے ابن عباس و سعید
بن جبیر اور بہت سے سلف نے کہا ہے کہ مراد لا وزر یہ ہے کہ نجات نہین ہے وہندہ الآیۃ کقولہ تعالی مَا لَكُمْ
مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ یعنے تمہارے لیے کوئی ایسی جگہ نہین ہے جہان تم صورت مدبکر جاؤ
اسیطرح اس جگہہ لاوزر فرمایا یعنے کوئی مکان بچاؤ کا نہین ہے جہان بھاگ کر بچ سکو والمنذ افرمایا ہے

کہ مرجع و مصیر تیری ہی رب کیطرف ہے اور سدن انسان اپنی ساری اعمال قدیم و حدیث اول و آخر و صغیر و کبیر کی خبر معلوم کریگا کما قال تعالی وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا اسی طرح اس جگہ بھی کہا کہ آدمی اپنے نفس پر شاہد ہے اگرچہ بفرض عذر لائے انکار کرے بہانا بنائے بات بنائی کما قال تعالی اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ابن عباس نے کہا بصیرت انسان کی اپنے نفس پر یہی اوسکے کان آنکھ ہاتھ پاؤں جوارح ہیں قتادہ نے کہا انسان اپنے نفس کا خود ہی گواہ ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ تو جب چاہے تو واللہ اوسکو اوگوں کے عیوب و ذنوب کا بصیر دیکھے گا اور وہ اپنے گناہوں سے غافل ہوتا ہے کہتے ہیں بخیل میں لکھا ہوا ہے یا ابن آدم تبصر القذاۃ فی عین اخیک وتترک الجذع فی عینک لا تبصرہ یعنے تو اپنے بھائی کی آنکھ میں ایک تنکا دیکھتا ہے اور تیری آنکھ میں اگر ستون ہو تو نہیں دیکھتا مجاہد نے کہا گو اپنا عذر بیان کرے اور مجادلہ سے پیش آئے لیکن وہ ضرور اپنے عیوب کا بینا ہے قتادہ نے کہا یعنے گرچہ عذر باطل لائے جو قبول نہ ہو سدی نے کہا معاذیر سے مراد حجت ہے یہی قول ابن زید و حسن و غیرہما کا اسیکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابن عباس نے کہا مراد بہتان ہے ضحاک نے کہا مراد پردے ہیں اہل یمن پردے کو عذار کہتے ہیں لیکن صحیح وہی قول مجاہد و اصحاب مجاہد کا ہے کقولہ تعالی ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ وکقولہ تعالی يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ابن عباس نے کہا معاذیر یہی اعتذار ہے تو نے نہیں سنا کہ اور نے کہا لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وقال تعالی أَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ف فتح البیان میں کہا ہے سمرقندی نے کہا مفسرین کا اسپر اجماع ہے کہ لا قسم میں حرف لا زیادہ ہے یہ زیادت کلام عرب میں جاری ساری ہے کقولہ ما منعک ان لا تسجد ای ان تسجد ولئلا یعلم اھل الکتب ای لیعلم فائدہ ہمکانا کید قسم ہے بعض نے کہا رد ہے کلام کفار کا جو کہ منکر بعث تھے گویا یوں کہا کہ لیس الامر کما ذکرتم اقسم بیوم القیمۃ فرار اور بہت سے اہل نحو کا یہی قول ہے جیسے لا واللہ کسینے کہا یہ لا وسطی نفی کے ہے لیکن اول اولی ہے اللہ کا قیامت کے دن کی قسم کھانا وسطی تعظیم و تفخیم قیامت کے ہے اللہ کو پہونچتا ہے کہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہے قسم کھائے سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے اس آیت کا سوال کیا کہا یقسم ربک بما شاء من خلقہ اور وہ نفس ہے جو اپنے صاحب کو تقصیر پر ملامت کرے

یا ساری نفوس کو اُنکی تقصیرات پر دنیا مین یا قیامت مین مجاہد نے کہا وہ نفس ہے جو شر سے نادم ہو کر اوسنے کہا کہ تو نے یہ کام کیون کیا اور خیر پر ملامت کریگا کہ زیادہ خیر کیون نہ کی فراء نے کہا کوئی نفس ایسا وفاجر نہین ہے لیکن وہ اُسپر ملامت کریگا اگرچہ اچھا کام کیا کہتا ہو گا کہ زیادہ کیون نہ کیا اور اگر بُرا کام کیا کہتا ہو گا کاش نکرتا اس صورت مین یہ کلام خارج مخرج مدح و نفس اور اگر لوامہ بمعنی مذمومہ ہے تو یہ صفت ذم مین مقابل نے کہا یعنی کافر ہے کہ آخرت مین حسرت کریگا اور اپنے تقصیر پر لائم ہو گا لیکن اول اولی ہے کسی نے کہا یہ نفس آدم علیہ السلام کا تھا کہ ہمیشہ اپنے فعل پر حسرت سے بہشت سے نکلا ملامت کرتا ہے لیکن بعید تر ہو کسی قسم ہمراہ قیامت کے اسلیے کہا ہی کہ مقصود اقامت قیامت سے مجازات نفوس ہے مراد انسان ہی بحسب الانسان مین جنس ہے یا انسان کافر سو جسمان انسان کا کہ جب ہڈیان بوسیدہ ہو کر مٹی ہو گئین اور ہواخاک کو زمین مین دور دور تک اڑا لے گئی اب دوبارہ پیدا ہونا بعید ہے باطل ہی کیونکہ اسکو جمیع اجزا کے مبعوث کرنے پر قدرت حاصل ہے ذکر استخوان کا خاصکر اسلیے کیا کہ یہ غالب جسم ہے تسویۂ بنان کی یہ معنے ہین کہ جب ہمکو ایسے صغیر و لطیف جزو کے اعادہ پر طاقت تھی تو بہ کبار اعضا کا کیا ذکر ہے مراد بنان سے اصابع دست و پا مین انسان چاہتا ہے کہ اپنے سامنے فجور کرے ابن الاعرابی نے کہا یعنے یہ ارادہ کرتا ہے کہ جتنی عمر دراز ہو فسق و فجور کیے جاہی اوسکی نیت مین رجوع کرنا گناہ سے جسکا وہ مرتکب ہوتا ہے نہین ہوتا ہے مجاہد و حسن عکرمہ و سدی و سعید بن جبیر نے کہا کہتا ہے اب مین توبہ کرونگا اور یہ نہین کرتا یہانتک کہ اُس کو موت آجاتی ہے اور وہ بدترین احوال پر ہوتا ہے ضحاک نے کہا مراد امل ہے کہتا ہے ابھی مین جیون گا اور دنیا حاصل کرون گا اور اُسکو اپنا مرنا یاد نہین آتا ابن عباس نے کہا مراد انسان کافر ہے جو حساب کی تکذیب کرتا ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو سو خرا اصل مخبر مائل ہونا ہے حق سے قولاً یا فعلاً بطور استبعاد و استہزا یہ بات پوچھتا ہو کہ قیامت کب ہو گی سو جب لگا ہ حیران ہو گی اور چاند کی چمک جاتی رہیگی اور چاند سورج اکٹھے کیے جاوینگے تعاقب لیل و نہار کا باقی نہ رہیگا اور اکٹھے لپیٹ کر دوزخ مین پھینکدینگے اللہ کی آگ بڑی ہو جائیگی تب اوسدن انسان کہیگا اب کہان جاؤن مراد انسان سے کافر ہے یا مومن کہ وہ بھی اوسدن کو ہول سے بیحواس ہو جائیگا اور اللہ سے شر ناکر جہنم سے ڈر کر مقر و معترف ہو گا لیکن یہ فکر کہان مفر سو مراد ہتیار پہاڑ قلعہ جائی پناہ ہو سدی نے کہا دنیا مین جب گھبراتے تھے تو پہاڑون مین پناہ پکڑتے اللہ نے کہا کہ اوسدن کوئی تمہارا عاصم و ملجا نہین ہے صحابہ نے تفسیر وزر کی حصن و ملجا و حرز کی ہے

اوسدن تو مرجع منتہی وہ پیراسے کی طرف ہو یہ غیر کی طرف مستقر سے مراد وہ جگہ ہو جہان قرار پکڑیں گے جنت یا نار اوسدن انسان کو اوسکے اگلے پچھلے عمل کی جزا دی جائیگی خیر ہو یا شر قتادہ نے کہا یعنے اوّل ہر خیر طاعت کی زید بن اسلم نے کہا تقدیم اموال کی اور جو مال اوسطے درثہ کے چھوڑا مجاہد نے کہا اوّل آخر عمل کے ضحاک نے کہا تقدیم و تاخیر فرض کی فقیری نے کہا یخبر بن قیامت کے وقت دن اعمال کے جائیگی اور جائز ہے کہ وقت موت کے دیکھائی وطبری نے کہا اول اظہر ہے ابن مسعود و ابن عباس نے کہا جو عمل کیا بھیجا اور جو سنت بھیجہ چھوڑ گیا جیسے پہلوں نے عمل کیا خیر یا شر سے وصیت آگے بھیجی اور جو طاعت پیچھے ڈالے انسان اپنے نفس کا بصیر ہے یعنے اوس کے اعضا سپر گواہی دینگے کما فی قولہ یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اس صورت مین معنے آیت کے یہ ٹہیرے کہ انسان کے جوارح و اعضا اوسپر گواہی دینگے یا مراد بصیرت سے دونون کاتب اعمال ہین کہ وہ اوسکی خیر و شر کے شاہد ہونگے ظاہر یہ ہو کہ آدمی کو اپنے ذنوب و معاصی و آثام و خطیات و تقاصیر سب معلوم ہوتے ہین گو وہ انکا اقرار نکرے اور عذر معذرت سے پیش آئے اور حیلہ حوالہ نکالے اور بہانہ ڈہونڈہے اور بات بنائے لکن یہ عذر رنگ اوسکا کچھ کارآمد نہ ہوگا اگر دنیا مین حساب نفس کا لیکر اصلاح حال و درستی دل کی کر لیتا تو آج حاجت ان معاذیر کی نہ ہوتی ؎

خواہی کہ عیبہائی تو پوشد عیان ۔ یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ نہ

چلا تو اوسکے پڑہنہار اپنی زبان کو شتاب اوسکو سیکھنے کے وہ تو ہمارا ذمہ ہو اسکو سمیٹ رکھنا اور پڑہنا پھر جب ہم پڑہنے لگین تو ساتھ رہ اوسکے پڑہنے کے پھر مقرر ہمارا ذمہ ہو اوسکو کھول بتانا کوئی نہین پر تم چاہتے ہو شتاب ملتو اور چھوڑتے ہو دریا تے کتنے مونہ اوسدن تازہ ہین اپنے رب کیطرف دیکھتے اور کتنے مونہ اوسدن اوداس ہین خیال ہین ہین کہ اونپر وہ ہووے جس سے کمر ٹوٹے ف جبوقت جبریل علیہ السلام قرآن لاتے اور اوسکے پڑہنے کے ساتھ حضرت بھی جہین پڑہتے تو جنبش سے لبا لفظ کہین اگلا سننے مین نہ آتا تو کہدیا اللہ نے فرمایا کہ اوسوقت پڑہنے کی حاجت نہین سننا ہی چاہیے پھر جی مین یاد رکھوانا پھر زبان سے پڑہوانا لوگون کی پاس

ف جبریل علیہ السلام جب قرآن لاتے اور اوسکے پڑہنے کے ساتھ حضرت بھی جہین پڑہتے تو جنبش سے لبا لفظ کہین اگلا سننے مین نہ آتا تو کہدیا اللہ نے فرمایا کہ اوسوقت پڑہنے کی حاجت نہین سننا ہی چاہیے پھر جی مین یاد رکھوانا پھر زبان سے پڑہوانا لوگون کی پاس

ہمارا ذمہ ہے وقت پر بیان سمجھانا جبرئیل علیہ السلام کے ڈھنے کو اپنا ڈھنا فرمایا کہ وہ نائب ہے اسی طرح دلنجم میں فاجی الی عبدہ کما یقین ہے کہ آخرت میں اللہ کو دیکھنا ہے گمراہ لوگ منکرین جواز کے انصیتین نہیں ہوا نتھے اسز کنیز نے کہا تعلیم ہے طرف اللہ کے اپنے رسول کو کہ تم تلقی وحی کی فرشتے سے اس کیفیت کو کیونکہ حضرت اخذ وحی میں جلدی کرتے اور فرشتہ آگے بجاتا اللہ نے کہا فرشتہ جب جبرئیل آئے تم تو فقط گوش لیا کرو اوسکا سینے میں جمع کرنا اور اسکی ادا کو آسان کر دینا جسطرح پر کہ وہ وحی آئی ہے اور کھولکر سنا تبیین و تفسیر و ایضاح کے ساتھ ہمارا ذمہ ہے ہم اسکے کفیل ہیں سو پہلی حالت تشریح کرنا ہے سینے میں دوسری حالت تلاوت کرنا ہے تیسری حالت تفسیر و ایضاح سننے کی ولہذا فرمایا کہ تو اپنی زبان کو حرکت نہ دے جلد یکھنے کو کما قال تعالی وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْكَ وَحْیُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا پھر فرمایا کہ جب فرشتہ اوسکی تلاوت ہماری طرف سے کرے تو تو اوسکو سن پھر پڑھ جسطرح کہ تجھکو پڑھایا ہے ہم تجھکو وہ وحی یاد کرا دینگے اور اسکی توضیح کر دینگے اور اسکے سننے کا تجھکو اہتمام کرینگے طاہر اپنے مراد و مشرع کے ابن عباس نے کہا حضرت تنزیل سے شدت اٹھاتے اپنے لب ہلاتے پھر ابن عباس نے اپنے ہونٹ ہلا کر بتا دیا کہ حضرت اسطرح کرتے پھر سعید نے ہونٹ ہلا کر بتا دیا کہ ابن عباس نے اسطرح لب ہلائے تب المیدنے حرکت سر دکھا اور کفالت جمع و قرارت و بیان کی لی بخاری کا لفظ یہ ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام آتے حضرت سر جھکاتے جب وہ چلے جاتے اسطرح پڑھ دیتے جسطرح کہ اسنے وعدہ کیا تھا شعبی حسن بصری و قتادہ و مجاہد و ضحاک وغیرہم نے کہا ہے کہ یہ آیت اسی باب میں اوتری ہے ابن عباس نے کہا حضرت قرآن سے نہ تھکتے ہیں خوف کہ کہیں بھول جائیں اللہ نے یہ آیت بھیجی ابن عباس و عطیہ عوفی نے کہا یعنے ہمپر ہے بیان کرنا حلال و حرام قرآن کا تم اتنی مشقت نہ اٹھاؤ پھر فرمایا کہ ان لوگوں کو حامل تکذیب قیامت پر اور مخالفت وحی و قرآن عظیم پر یہی محبت دنیا ہے انکی ساری ہمت اسی خانہ دنیا میں ہے جو عاجل ہے ؎

ہمہ اندر زمن بہ تو این ست کہ تو طفلی و خانہ رنگین ست

یہ لوگ آخرت سے بالکل لاپہ و شاغل ہیں کچھ منہ اوسدن اپنے رب کی رویت سے تر و تازہ و پھار و رونق دار ہونگے کیونکہ اوسکو کھلا دیکھینگے جس طرح کہ بخاری میں آیا ہے اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِیَانًا مومنین کا اللہ عزوجل کو دار آخرت میں دیکھنا احادیث صحاح سے بطرق متواترہ ثابت ہے

ف اور وجوہ دیگر کی قرآن
شیخ حبیب اللہ مجددی
کے لیے ہر ہر جگہ دیکھو

امہ حدیث کی ثابت ہو دفع ومنع اوسکا ممکن نہین ہے حدیث ابوسعید وابوہریرہ مین آیا ہے اور یہ حدیث صحیحین وغیرہما مین ہے کہ کچھ لوگون نے کہا ای رسول خدا ہم اپنے رب کو دن قیامت کو دیکھینگے کہا تم کو دیکھنے مین سورج وچاند کے کچھ شک ہوتا ہے جبکہ بادل کی اڑٹہ ہو کہا نہین فرمایا تم اپنے رب کو اسیطرح دیکھوگے جسطرح کہتے ہین حضرت نے چودہوین رات کو چاند کی طرف نظر کرکے فرمایا بیشک تم دیکھوگے اپنے رب کو جسطرح کہ تم اس چاند کو دیکھتے ہو سو اگر تم سے ہو سکے کہ تم نماز قبل طلوع شمس وقبل غروب شمس پر مغلوب ہو تو کرو رواہ الشیخان صحیحین مین ابوموسی سے آیا ہے کہ دو جنتین ہین سونے کی اور اُنکے برتن اور جو کچھ اون مین ہے وہ سب سونے کا ہے اور دو جنتین ہین چاندی کی اور اُنکے برتن اور جو کچھ اون مین ہے وہ سب چاندی کا اور نہین ہے درمیان قوم کے اور درمیان نظر کرنے کے طرف اللہ عزوجل کے مگر چادر کبریائی اوسکے منہ پر جنت عدن مین بیان نعیم جنت کا رسالہ ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم مین لکھا گیا ہے یہ رسالہ اردو ہے اور رسالہ رویت مین کلام امام ابن القیم کا نہایت مفصل ومضبوط ہے صمیمی نے رفعاً کہا ہے جب اہل جنت جنت مین جا چکینگے اللہ تعالی فرمائیگا تم چاہتے ہو کہ مین تم کو کچھ اور زیادہ دون وہ کہینگے کیا تو نے ہمارے منہ سفید نہین کیے کیا ہمکو جنت مین داخل نہین فرمایا آگ سے نجات نہین دی تب اللہ حجاب اُٹھا دیگا اُنکو کوئی چیز محبوب تر اپنے رب کے طرف نظر کرنے سے نہ ہوگی یہی زیادت ہے یہ آیت پڑہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ حدیث جابر مین فرمایا ہے اللہ تعالی تجلی کریگا واسطے مومنین کے اور ہنسیگا یعنے عرصات قیامت مین رواہ مسلم بالجملہ احادیث مین آچکا ہے کہ مومنین اپنے رب کو عرصات قیامت وروضات جنات مین دیکھینگے ابن عمر رفعاً کہتے ہین ادنے اہل جنت منزلت مین وہ شخص ہوگا جو اپنے ملک وعملداری مین دو ہزار برس تک مسافت کو دیکھیگا اقصای مملکت کو ویسا ہی نظر کریگا جیسا کہ ادنی مملکت کو دیکھیگا اور اپنے ازواج وخدم کی طرف نگاہ کریگا اور افضل اون مین بارہ منزلت وہ شخص ہوگا جو ہر دن دو بار اللہ کا دیدار کرے گا رواہ احمد ابن کثیر کہتے ہین کہ وَلَوْلَا حَشْيَةُ الْإِطَالَةِ لَأَوْرَدْنَا الْأَحَادِيثَ بِطُرُقِهَا وَأَلْفَاظِهَا مِنَ الصِّحَاحِ وَالْحِسَانِ وَالْمَسَانِيدِ وَالسُّنَنِ وَلَكِنْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ مُفَرَّقًا فِي مَوَاضِعَ مِنْ هَذَا التَّفْسِيرِ بِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَهَذَا بِحَمْدِ اللَّهِ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَسَلَفِ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ وَهُدَاةِ الْأَنَامِ وَمَنْ تَأَوَّلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَبْعَدَ هَذَا الْفَاضِلُ النِّحْرِيرُ وَأَبْطَلَ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُجَاهِدٌ وَأَبُو صَالِحٍ

طرف ناظر ہوں گے ہیں اور کہا ہے کہ الی مفرد ہو الار کا یعنے منتظر ثواب ہونگے اپنے رب کی طرف سے اسی اوپر کو ابن کثیر نے باطل کہا ہے اور فرمایا کہ وہ اس آیت سے کہ ہرچلے گئے کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون شافعی نے فرمایا ہے محجوب نہیں کیا فجار کو مگر یہ بات جان لی کہ ابرار اور سکو دیکھیں گے پھر دلول سیاق آیت کریمہ پر اخبار نبویہ متواترہ سے ہیں وھو قولہ الی ربھا ناظرۃ حسن نے کہا ای تنظر ثواب الخالق وحق لھا ان تنضر وھی تنظر الی الخالق اور وہ سنہ رو اور داس ہونگے کفار و فجار کے مونہہ ہونگے قتادہ نے کہا باسرہ یعنے کالحہ ہی یعنے رو سیاہ ابن زید نے کہا یعنے عالم مجاہد نے کہا فاقرہ سے مراد داہیہ ہی قتادہ نے کہا مراد شر ہے سدی نے کہا مالک ابن زید نے کہا یعنے گمان کریگا کہ اب داخل نار ہوتا ہے وھذا المقام کقولہ تعالی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ وکقولہ تعالی وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ ووجوہ یومئذ علیھا غبرۃ ترھقھا قترۃ اولئک ھم الکفرۃ الفجرۃ وکقولہ تعالی ووجوہ یومئذ خاشعۃ عاملۃ ناصبۃ تصلی نارا حامیۃ الی قولہ ووجوہ یومئذ ناعمۃ لسعیھا راضیۃ فی جنۃ عالیۃ ہکذا سیاق آیات و سیاقات ہیں ف فتح البیان میں کہا ہے تو نہ ملا زبان اپنی ناگہ شتابی کرے قرآن کے لینے میں اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہاتھ سے جاتا رہے جمع کرنا وحی کا تیرے صدر میں اور پڑھوانا اوسکا تیری زبان سے اور بیان کرنا اوسکے معانی کا ہمارے ذمے ہے زجاج نے کہا یعنے یہ بات ہم پر آئی کہ ہم تجھ پر وحی نازل کریں قرآن عربی انا رین جس میں لوگوں کے لیے بیان ہو لکن اوجہل وغیرہ کفار دنیا کی دوستدار اور آخرت کو تارک ہیں ابن مسعود نے کہا عجلت لھم الدنیا خیرھا وشرھا وغیبت الاخرۃ نضارت کہتے ہیں حسن نعمت وعیش و بہجت کو واحدی نے کہا مفسرین نے کہا ہے کہ مراد نضارت وجوہ سے اضاءت اسفار و اشراق ہے یعنے چمکتی ہونگے ابن عباس نے کہا مسرور نعیم ہونگے بعض نے کہا سفید نورانی ہونگے اول اولی ہے اگر کیطرف بی حجاب دیکھیں گے جمہور اہل علم کا قول یہی ہے کہ مراد اس سے بحسب احادیث صحیحہ متواترہ رویت الٰہی ہے دن قیامت کے جسطرح چاند کو دیکھتے ہیں ابن عباس نے کہا نظر کرینگے طرف خالق کے دوسرا لفظ یہ ہے کہ طرف روی پروردگار کے حدیث النسر میں فرمایا ہے نظر کرینگے طرف اپنے رب کے بلا کیفیت و بلا حد محدود و بلا صفت معلوم رواہ ابن مردویہ ادلہ کتاب و سنت و اجماع صحابہ و من بعدہم و سلف امت اثبات رویت پر متظاہر ہیں قریب بیس صحابی کے راوی رویت کے رفعا ہیں اور آیات قرآن اس بارہ میں مشہور ہیں اور اعتراضات

معتزلہ وخوارج وبعض مرجیہ وغیرہ مبتدع کا جواب کتب عقائد اہل سنت وغیرہ مین تفصیل وارد یا گیا ہے
احادیث متواترہ رویت اس قدر ہین کہ اگر جمع کیے جائین تو ایک تصنیف مستقل چاہیے اور جس نے نفی رویت
کی کی ہے وہ کوئی شئ صالح تمسک نہین لایا نہ قرآن سے نہ سنت سے اس مسئلہ کی بحث کتاب جادی الارواح
الی بلاد الافراح مین بہت خوب لکھی ہے اور امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رح رسالہ بغیہ فی مسائل
الرویہ جمع کیا ہے اور اس مین سارے ادلہ عقلیہ ونقلیہ اہل نفی واثبات کے لکھے ہین کتب خانہ غریب خانہ
مین یہ سب کتب ورسائل فراہم ہین وللہ الحمد باسرہ سو مراد متعینہ ہین یا مصغرہ یہ کفار کے چہرے ہونگے
کہ زرد پڑ جائین گے فاقرہ سو مراد آفت بزرگ ہے جس سے فقار ظہر شکستہ ہو جائین ابن زید نے کہا مراد دوزخ
ہے یا حجاب رویت سو اول اولی ہے اصل فاقرہ وہ فراغ ہے جو اونٹ کی ناک پر لوہا گرم کر کے دیتے ہین
اور وہ ہڈی تک پہنچ جاتا ہے قالہ الاصمعی واللہ علم کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۝ وَقِیْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝
وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨ الْمَسَاقُ ۝ فَلَا صَدَّقَ
وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ
يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝ جسوقت جان پہونچی ہانس تک اور لوگ کہین کون
ہے جھاڑنیوالا اور وہ آپکا کہ اب آیا چھوٹنا اور لپٹ گئی پنڈلی پنڈلی تیرے رب کیطرف سے اوسدن
کہنچ جانا پہونچنا یقین لایا ہے اور نہ نماز پڑہی پر جھٹلایا اور منہ موڑا پہر گیا اپنے گہر کو اکڑتا خرابی تیری خرابی پر خرابی تیری
پہر خرابی تیری خرابی پر خرابی تیری کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ چھوڑا رہیگا بیقید بہلانہ تہا ایک بوند
منی کی جو ٹپکی پہر تہا لہو کی پہٹکی پہر اوسنے بنایا اور ٹہیک کیا اوتارا پہر کیا اوس مین جوڑا نر اور مادہ
کیا ایسا شخص نہین سکتا کہ جلادی مردے ف اللہ پاک نے اس آیت شریف مین حالت احتضار
اور احوال مرگ کی خبر دی ہے تَبَّتَنَا اللّٰهُ هُنَالِكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ کلا اس جگہہ اگر واسطے روع کے
ہے تو یہ معنے ہونگے کہ اے ابن آدم تو اوسدم تکذیب سے خبر کی نکریگا بلکہ یہ امر تجہ کو عیان ہو جائیگا اور
اگر کلا بمعنے حقا ہے تو ظاہر ہے کہ سچ مچ اوسدم تیرے روح تیرے تن سے کہینچے جائیگی اور ترقوۃ تک
پہونچیگی ترقوہ وہ ہڈیان ہین جو درمیان نحر وعاتق کے ہین کقولہ تعالی فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ

وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون فلولا ان کنتم غیر مدینین
ترجعونہا ان کنتم صدقین سو یہ ترقوہ حلقوم سے نزدیک ہے ابن عباس نے کہا راقی منتر کرنے
والا ہے یہی قول ہے ابو قلابہ کا یا مراد راقی سے طبیب شافی ہے قتادہ وضحاک وابن زید اسی کے
قائل ہین بعض نے کہا کون اڑچہ ہے گا اوسکی روح کو فرشتے رحمت کے یا عذاب کے اس صورت مین یہ کلام
ملائکہ کا ٹھیریگا ابن عباس نے کہا لپٹنا پنڈلی کا پنڈلی پر عبارت ہے دنیا و آخرت سے یعنے ہر دو نو
وقت ملتے ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ آخر دن ہو ایام دنیا سے اور اول دن ہو ایام آخرت سے دو شدتین
ناہم ملتے ہین الامن رحمہ اللہ تعالی حکم نے کہا مراد التقا عظیم یا مر عظیم ہے مجاہد نے کہا ملا کا ملا سے
ملنا ہے حسن نے کہا یہ دونون پنڈلیان ہین تیری جو لپٹ جاتی ہین دوسرا لفظ یہ ہے کہ دونون پاؤن
مرجاتے ہین اوٹھتے نہین حالانکہ پہلے اوپر چولائی کرتا تھا ابو مالک بھی اسی کے قائل ہین حسن نے کہا مراد
لف ساقین ہے کفن مین ضحاک نے کہا اجتماع دو امر ہے ایک لوگون کا تجہیز جسد کرنا دوم ترشتون
کا تجہیز روح کرنا مساق سے مراد مرجع و مآب ہے کیونکہ روح طرف آسمانون کے اوٹھا لیجاتی ہے اللہ
پاک فرماتا ہے پھیر دیتے ہے بندے کو طرف زمین کے کہ ہینے انکو اسی زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی
مین اون کو اعادہ کرون گا اور پھر دوبارہ اسی سے اون کو نکالون گا یہ مضمون حدیث طویل براء کا
آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وھو القاھر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظۃ حتی
اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا وھم لا یفرطون ثم ردوا الی اللہ مولاھم الحق
الا لہ الحکم وھو اسرع الحاسبین پھر اللہ نے ذکر عدم تصدیق و عدم صلوۃ کا کیا یہ خبر
ہے حال اسی کافر کے جو کہ دنیا مین حق کو دل سے جھٹلاتا تھا اور عمل کرنے سے قالبًا پیٹھ پھیرتا
تو اوس مین کسیطرح کی خیر ظاہر اور باطنا نہین ہے تمطے سے مراد یہ ہے کہ جذلان شہر بطر کسلان
بے ہمت و بیعمل تنہا اترا تا ہوا اکڑتا آپ کو کھینچتا ہوا اپنے گھر والون کے پاس آتا تھا کما قال تعالی
واذا انقلبوا الی اھلہم انقلبوا فکہین اور فرمایا انہ ظن
ان لن یحور ای یرجع بلی ان ربہ کان بہ بصیرا ابن عباس نے کہا تمطے بمعنے یختال ہے
یعنے اترا تا چلا قتادہ و زید بن اسلم نے کہا ناز سے چلا اللہ نے تہدید و وعید فرمای کمر ارشاد کیا
کہ اے اترانے کافر تجھکو خرابی پر خرابی ہے چار بار لفظ ویل کا کہا یہ خرابی چہار چند ہوئی عیاذًا باللہ

یعنے جملہ اسیطرح کی چال چلنا چاہیے کیونکہ تو اپنے خالق باریتعالی کا کافر و منکر ہے ایسی بات برسبیل تہدید و تہکم کہی جاتی ہے جسطرح فرمایا ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ وکقولہ تعالی كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ مُجْرِمُونَ وکقولہ تعالی فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ وکقولہ تعالی اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ذٰلِكَ غَيْرُ ذٰلِكَ سعید بن جبیر نے کہا یہ کلمہ اول لک فاول الخ حضرت نے ابوجہل سے فرمایا تھا یہ قرآن میں اترا قتادہ نے کہا یہ وعید ہے بعد وعید کے جسطرح کہ تم سنتے اور زعم کرتے ہو ابوجہل نے حضرت کے کپڑے پکڑ کر کہینچا تھا آپنے فرمایا اولی لک الخ وہ بولا کہ محمد تم مجھے وعید سناتے ہو واللہ تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں کرسکتا اور میں عزیز تر اون لوگون کا ہون جو کہ درمیان ان دو جبل مکہ کے چلتے پھرتے ہین مسدی نے کہا مراد مسدی سے یہ ہے کہ مبعوث نہوگا مجاہد و شافعی و ابن زید نے کہا یعنے مامور بہ و منہی عنہ نہوگا خلاصہ یہ ہے کہ آیت شامل ہے دونو حال کو یعنے اس دنیا مین مہمل ہے امر و نہی کے چھوڑا جائیگا اور نہ قبر مین مبعوث نہ ہوبلکہ دنیا مین مامور منہی عنہ ہوگا اور قبر سے طرف دار آخرت کے محشور کیا جائیگا مقصود اسکا ثابت کرنا سعاد کا اور رد کرنا اہل انکار و زیغ و جہل و عناد پر ہے وَلَهُ الْحَمْدُ اعادہ پر بدایت سے استدلال کیا اور کہا کہ کیا انسان ایک نطفہ ضعیف آب ذلیل کا نہ تھا جو کہ صلب سے رحم مین پڑتا ہے پھر علقہ ہوا پھر مضغہ بنا پھر شکل پکڑی پھر اوس مین جان پھونکی گئی پھر ایکیا و رہی خلق سوی سلیم الاعضا زیادہ ہوگیا اللہ کے اذن و تقدیر سے سو جس نے اس مخلوق ہموار کو ایک بوند پانی کمزور سے بنایا ہے کیا وہ پھر دوبارہ اوسکو مثل اول بار کے پیدا نہین کرسکتا ہے یہ قدرت اعادہ متناول ہے دو حالت کو یا تو ادسی اول بار کیطرح پھر بنائی یا مساوی بدایت کے یہ دو قول ہین اس آیت مین وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ لکن اول اشہر ہے جسطرح کہ سورہ روم مین گذر چکا ہے واللہ اعلم روایت ابن ابی حاتم مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ فَبَلَى کہتے و رواہ ابوداود عن صحابی ولم یسم ولا یضر ذلک حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ جو کوئی تم مین سورہ تین پڑہے اور آخر تک پہونچے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ وہ کہے بَلَى وَنَحْنُ عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اور جو کوئی سورہ لا اقسم بیوم القیامۃ پڑہے اور آخر تک پہونچے اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ وہ بلی کہے اور جو کوئی والمرسلات پڑہے اور فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ تک پہونچے وہ آمنا باللہ کہے رواہ ابوداود و احمد

والترمذی قتادہ نے کہا حضرت جب اس آیت کو پڑھتے یعنی الرقی فرماتے سبحانک وبلیٰ ابن عباس نے بھی اسیطرح کہا ہے ف فتح البیان کا بیان اس جگہہ یہ ہے کہ حرف کلا زجر ہے یعنے کافر کا ایمان لانا دن قیامت پر بعید ہے پھر کہا کہ جب نفس یا روح محتضر کی ہو من ہو یا کافر ترا قی تک پہنچتی ہے یعنی گلے کی ہڈیوں تک تر انسان کے دو ترقوہ ہوتے ہین یہ عبارت ہے حالت حضار سے یا کلا بمعنے حقا ہے مقصود اس سے زجر کرنے یا دلانا شدت حال کا نزدیک نزول موت کے ہے درید بن الصمہ نے کہا ہے ؎

وَرُبَّ كَرِيهَةٍ دَافَعْتُ عَنْهَا ۔۔۔ وَقَدْ بَلَغَتْ نُفُوسُهُمُ التَّرَاقِي

راقی سے مراد صاحب رقیہ ہے یعنے اب وقت کون ہے کہ جھاڑ پھونک کرے گنڈا تعویذ بنائے قتادہ نے کہا اور سکے لیے اطبا کی جستجو کی کسی طبیب نے بھی اسکی قضا سے اور سکو نہ بچایا یہی قول ہے ابو قلابہ کا شاعر نے کہا ؎

هَلْ لِلْفَتَى مِنْ بَنَاتِ الْمَوْتِ مِنْ رَاقِي ۔۔۔ أَمْ هَلْ لَهُ مِنْ حِمَامِ الْمَوْتِ مِنْ وَاقِي

اسجگہہ یقین کیجگہہ ظن فرمایا کیونکہ انسان کی روح جبتک بدن سے متعلق رہتی ہے تب تک اسکو طمع حیات کی ہوتی ہے بسبب شدت محبت زندگی کے اور یہ امید ٹوٹتی نہین بالجملہ موت کے آنے پر فراق دنیا و اہل و مال و ولد کا یقین ہو جاتا ہے اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے جمہور مفسرین نے کہا یعنے لگا تار شدائد ہوتے ہین یا مراد ساق اول سے تعذیب روح ہے وقت خروج نفس کے اور ساق دوم سے بعث بعد البعث ہے یا یہ حالت شدت کرب سے ہوتی ہے قتادہ نے کہا تو نے نہین دیکھا کہ جب مرنے لگتا ہے تو ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر مارتا ہے نخاس نے کہا قول اول احسن ہے ساق سے مراد ہے کہ پھر اسکو طرف ہانکا جاتا ہے وَإِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ اس کہنے مین کہ نہ یقین لایا اور نہ نماز پڑہی ذم ہے ترک عقاید و فروع پر قتادہ نے کہا نہ کتاب اللہ کی تصدیق کی اور نہ اللہ کے لیے نماز پڑہی بعض نے کہا نہ دل سے ایمان لایا اور نہ بدن سے عمل کیا بلکہ رسول کو جھٹلایا اور طاعت سے روگردان ہوا اور اپنے اہل کے پاس اترتا اکڑتا نخرے سے چلا حرف ثم اس جگہہ استبعاد کے ہے لیے کہ جس سے ایسا کام ہوا وسکو ڈرنا چاہیے کہ کہین اللہ کا غضب اسپر نہ ٹوٹ پڑے لفظ اولی کا استعمال بد و دعا مین ہوتا ہے یعنے ویل ہو یا تو اولی تر ہو ساتھ اس عذاب کے یہ قول ہے محمد بن اسنہ کا اصمعی نے کہا اولی کلام عرب مین بمعنے مقاربت ہلاک ہو مبرد نے کہا گویا یہ فرمایا کہ تو والی ہلاک ہوا اور بربادی سے نزدیک ثعلب نے کہا کسیتے اولی مین احسن و اصح تر

قول اصحی یہ نہین کہا سدی کے معنے مین مہمل و بیکار ہونا اور بلا امر و نہی کے رہنا یعنے کیا انسان کو یہ گمان ہے کہ وہ محاسب و معاقب و مکلف دنیا مین اور مبعوث و مجازی آخرت مین نہ ہوگا کیا وہ ایک پانی کی بوند تہا نطفہ کہتے ہین ذرا سے پانی کہ یعنے ایک قطرہ منی اوس مین اشارہ ہے طرف حقارت حال انسان کے کہ وہ ایک حقیقت شئے سے بنا ہے جو مخرج نجاست سے خارج ہوتی ہے ؎

از شکم تا کنار آمدہ از رہ بول و بار آمدہ

پہر بعد نطفہ کے علقہ ہو گیا یعنے ایک خون سرخ پہر اللہ پاک نے اوسکا اندازہ کیا کہ اوس خون کو لوتھڑا کر دیا پہر باقی خلقت پوری کی روح پہونک کے آدمی بنا کہڑا کیا پہر اوس مین دو نوعین بنا مین ایک نے ایک مادہ سو جس کی شان یہ ہو گیا وہ مُردون کو زندہ نہین کر سکتا ہے بلکہ یہ اعادہ تو اوسپر بہ نسبت مبادرت کے زیادہ تر سہل و آسان ہے ع نقاش نقش ثانی بہتر کند ز اول۔

سورۂ انسان

اسکو سورۂ ہل اتے و سورۂ امشاج و سورۂ دہر بہی بولتے ہین یہ اکتیس آیت ہے جمہور نے کہا مدنی ہے و کلبی نے کہا مکی ہے بیضاوی و مختصری بہی اسطرف گئے ہین محلی نے کہا مکی ہے یا مدنی ہے اور جمل نے کیا ابن عباس نے کہا کے مین اوتری ہون ابن الزبیر بہی اسی کے قائل ہین بعض نے کہا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ سے تا آخر سورت مکی ہے اور ما قبل اسکے مدنی حسن و مکرمہ مدنی ہے بناتے ہین مگر ایک آیت فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ تا كَفُوْرًا **حکایت** ابن عمر کہتے ہین ایک مرد صفینہ سے یا پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا حضرت نے اوس سے فرمایا تو سوال کر اور سمجہ لے اوس نے کہا اے رسول خدا تمکو فضیلت ہے ہم پر رنگ و صورت و نبوت مین بہلا اگر مین ایمان لاؤن جیسے تم ایمان لائے اور عمل کرون جو تم عمل کرتے ہو تو کیا مین تمہارے ہمراہ جنت مین ہونگا فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جس کے ہاتہہ مین ہے جان میری کہ سفیدی مرد سیاہ کی جنت مین ایک ہزار سالہ راہ سے دکہائی دیگی پہر فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوسکے لیے پاس اللہ کے عہد ہے اور جس نے سبحان اللہ و بحمدہ کہا اوسکے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیان لکہی گئین اور یہ سورت تا قولہ مُّلْكًا كَبِيْرًا نازل ہوی صفینہ نے کہا میری آنکہ وہ دیکہیگی جو تمہاری آنکہین جنت مین دیکہینگی فرمایا ہان وہ اتنا رویا کہ دم نکل گیا ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو دیکہا کہ اپنے ہاتہہ سے اوسکو گرہے ہین اتارتے ہین اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ عَسَاكِرَ محمد بن سطرف کہتے ہین کہ مجہسے ایک ثقہ

نے کہا کہ ایک مرد سیاہ نے حضرت سے سوال تسبیح تہلیل کا کیا عمر بن خطاب اوس سے کہا تو نے بہت حضرت سے پوچھا بس کر فرمایا رہو اے عمر اور یہ سورت حضرت پر نازل ہوئی جب حضرت ذکر جنت پر آئے اوس مرد سیاہ نے ایک ایسی آہ کی کہ جان نکل گئی حضرت نے فرمایا مات شوقا الی الجنۃ رواہ احمد فی الزھد و اخرج نحوہ ابن وھب عن ابن لہیعۃ مرفوعا و مرسلا ابوذر کہتے ہیں حضرت نے ھل اتی علی الانسان حاملہ تک پڑھا پھر فرمایا انی اری ما لا ترون و اسمع ما لا تسمعون اطت السماء و حق لھا ان تئط ما فیھا موضع اربع اصابع الا و ملک واضع جبھتہ ساجدا للہ واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا و ما تلذذتم بالنساء علی الفرش و لخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ عز و جل رواہ احمد و الترمذی و حسنہ و ابن ابی حاتم الحدیث کا ترجمہ قبل اسکے گذر چکا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن کثیر کہتے ہیں صحیح مسلم میں ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرت نماز صبح میں دن جمعہ کو الم تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان پڑھتے عبداللہ بن وہب کہتے ہیں مجھکو ابن زید نے خبر دی ہے کہ حضرت ابی یہ سورت پڑھی جسوقت کہ آپ پر نازل ہوئی آپکے پاس ایک کالا مرد بیٹھا تھا جب آپ صفت جنان تک پہونچے اوس نے ایک آہ بھری اور سکا دم نکل گیا فرمایا اخرج نفس صاحبکم ھذا و قال اخیکم الثوری الی الجنۃ و ھذا مرسل غریب ۵

مشتاق دیدنیم شنیدن حد گذشت ۔۔۔ ناکردہ چشم غیر تماشا کند کسے

ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا ۵ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا ۵ انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا ۵

کبھی ہوا ہے انسان پر ایک وقت زمانی میں جو نہ تھا کچھ چیز مکرر میں آتے سے بنا یا آدمی ایک بوند کے پچھے سے پلتے رہو اوسکو پھر کر دیا ستادہ دیکھتا ہے اوسکو سجھائی راہ حق یا تا یا ناشکر ف اللہ تعالی انسان کے حال سے خبر دیتا ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو بعد اسکے کہ کوئی شے لائق ذکر کے نہ تھی سبب حقارت ضعف کے ایجاد کیا اور ایک نطفہ سے بنایا یعنی منی و مشیج یعنی مختلط کو کہتے ہیں جسکا بعض بعض میں مختلط ہوا ابن عباس نے کہا اب مرد و آب زن ہے جبکہ مجتمع ہو کر مختلط ہو جائیں پھر ایک طبع سے طرف دوسرے طبع کے اور ایک حال سے طرف دوسرے

حال کے اور ایک کو دوسرے طرف دوسرے کون منتقل ہوتا ہے یہی قول ہے مجاہد و حسن و ربیع بن انس کا اشہاج کہتے ہین اختلاط آب جل کو آپ ن سے ابتلا سے مراد اختبار ہے کقولہ جل جلالہ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا پھر اللہ نے سمع و بصر بنائی تاکہ طاعت و معصیت پر تمکن ہو سکے راہ کو روشن و واضح کر دیا کقولہ جل و علا وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى و کقولہ عز و جل وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ یعنی ہمنے اوسکے لیے طریق خیر کا اور طریق شر کا واضح کر دیا یہی قول ہے عکرمہ و قتادہ و ابن زید و مجاہد کا روایت مشہور مین اور قول جمہور کا دوسرا قول مجاہد و ابو صالح و ضحاک و سدی کا یہ ہے کہ ہدایت سبیل سے مراد خروج ہے رحم سے یہ قول غریب ہے اور صحیح مشہور وہی قول اول ہے اب وہ بعد اس ہدایت و سبیل کے یا موفق ہے یا سعید حدیث ابو مالک اشعری مین فرمایا ہے سب لوگ صبح کرتے ہین اور اپنے نفس کو بیچتے ہین پھر تو اوسکو ہلاک کرتے ہین یا آزاد کرتے ہین رواہ مسلم جابر بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت کعب بن عجرہ سے فرمایا پناہ دیتا ہون تجھکو اللہ امارت سفہا سے کہا امارت سفہا کیا ہے فرمایا امرا ہین جو بعد میرے ہونگے نہ میری ہدایت پر چلینگے اور نہ میری سنت پر عمل کرینگے جو کوئی انکے کذب کی تصدیق کریگا اور ان کے ظلم کا معین ہوگا وہ نہ مجھ سے ہین اور نہ مین اوسسے ہون اور نہ وہ میرے حوض پر آئین گے اور جس نے اون کے جھوٹھ کو سچا نہ کہا اور انکے ظلم پر اعانت نکی وہ مجھ سے ہین اور مین اوسسے ہون اور وہ میرے حوض پر آئین گے اے کعب بن عجرہ روزہ سپر ہے یعنے آتش دوزخ سے اور صدقہ بجھا دیتا ہے خطا کو اور نماز قربان یعنے تقرب سن اللہ یا فرمایا برہان ہے اے کعب بن عجرہ داخل نہ ہوگا جنت مین وہ گوشت جو اوگا ہے حرام سے آگ لائق تر ہے اسکو اے کعب لوگ دو طرح صبح کرتے ہین کوئی اپنے نفس کو خرید کر کے آزاد کرتا ہے اور کوئی فروخت کر کے ہلاک کر دیتا ہے رواہ احمد حدیث جابر بن عبد اللہ مین فرمایا ہے كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعْرِبَ عَنْهُ لِسَانُهُ فَإِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا حدیث ابو ہریرہ مین رغما آیا ہے نہین باہر نکلتا ہے کوئی نکلنے والا لکن اوسکے دروازے پر دو نشان ہوتے ہین ایک نشان ہاتھ مین فرشتے کے دوسرا نشان ہاتھ مین شیطان کے وہ اگر ایسے کام کو نکلا جسکو اللہ دوست رکھتا ہے تو فرشتہ اپنا نشان لیکر اوسکے پیچھے ہوتا ہے وہ اپنے گھر کیطرف پھرتک اوس فرشتے کے نشان کے نیچے رہتا ہے اور اگر وہ ایسے کام کو نکلا ہے جس سے اللہ ناراض ہو تو شیطان اپنا نشان لیکر اوسکے ساتھ ہوتا ہے وہ اس نشان کے نیچے رہتا ہے یہانتک کہ اپنے گھر پھر آئے ف فتح البیان مین کہا ہے حرف

ہل اس جگہ بمعنے قد ہی نہ واسطے استفہام کے انسان سے مراد اس جگہ آدم علیہ السلام ہین یہی قول ہے قتادہ
وثوری وعکرمہ وسدی وغیرہم کا اور ابن عباس نے کہا مراد ہر انسان ہی حین سے مراد ایک محدود حصہ زمان
ممتد کا ہے اسلیے کہ اطلاق دہر کا نزدیک جمہور کے ساری مدت عالم پر آتا ہے اور ہر زمان طویل غیر معین
پر کبھی نے کہا آدم چالیس برس تک قبل نفخ روح کے درمیان مکہ وطائف کی پڑے تھے بعض نے کہا چالیس
سال تک طین ہی پھر چالیس سال تک حما مسنون پھر چالیس سال تک صلصال غرضکہ ایک سو بیس برس
مین جاکر اونکی آفرینش تمام ہوئی پھر روح پھونکی گئی کسیسنے کہا مقدار اس حین کا معلوم نہین ہے فرار
وقطرب تعلب کہتے ہین وہ ایک جسد مصور تھی تراب وطین کی اونکا ذکر نہ آسمان مین تھا اور نہ زمین مین
اور کوئی نہ جانتا تھا کہ اون کا نام ونشان کیا ہے اور اُسنے کیا مراد ومقصود ہے جب روح پھونکی گئی تو مذکور
ہوئی یحیے بن سلام نے کہا خلق مین کوئی شے مذکور نہ تھی اللہ کے نزدیک شے مذکور تھی بعض نے کہا مراد ذکر سے
اس جگہ اخبار نہین ہے اسلیے کہ اخبار رب کا کائنات سے قدیم ہے بلکہ ذکر اس جگہ بمعنے خطر وشرف
ہے کما فی قولہ تعالی وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ قشیری نے کہا مَا كَانَ مَذْكُوْرًا لِلْخَلْقِ وَاِنْ كَانَ
مَذْكُوْرًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ فراء نے کہا انسان شے تو تھا لکن مذکور نہ تھا بعض نے کہا بہت سے زمانے گذر
گئے آدم کوئی شے مخلوق ومذکور نہ تھے خلق مین کوئی اونکو جانتا پہچانتا نہ تھا مقاتل نے کہا کلام مین تقدیم
وتاخیر ہے یعنے کیا آیا ہے کوئی وقت زمانے سے انسان پر کہ وہ کوئی شے مذکور نہ تھا اسلیے کہ آفرینش
اوسکی بعد آفرینش جملہ حیوانات کی ہوئی ہے بعد اوسکے ہر کوئی حیوان مخلوق نہ ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو یہ آیت لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا پڑھتے سنے کہا لَيْتَهَا تَمَّتْ یعنے کاش اپنی اسی حالت
عدم مذکوریت پر باقی رہتا ابوبکر وابن مسعود سے بھی اسیطرح مروی ہے بعض نے کہا مراد انسان سے جنس
انسان ہے بدلیل اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ الخ گویا مراد اس جگہ انسان سے بنی آدم ہین قرطبی نے
کہا یعنے بلا خلاف نطفہ کہتے ہین ٹپکتے بوند کو مراد منی ہے یعنے پیدا کیا ہمنے انسان کو ایک ایسا وہ
حقیر پسیر سے نطفہ نر ومادہ دونون کی پانی کو کہتے ہین اور نیز آب صاف کو بہت ہو یا تھوڑا امشاج
بمعنے اخلاط ہے جمع کو صفت مفرد کی ٹھیرایا اسلیے کہ یہ مفرد بمعنے جمع مین ہو یا جزو نطفہ کا
نطفہ کہلاتا ہے ممتزج بمعنے مخلوط ہے مراد اس جگہ اختلاط نطفہ کا خون سے ہے بعض نے
کہا امشاج سرخی ہے سفیدی مین اور سفیدی سرخی مین قرطبی نے کہا یہی قول اکثر اہل لغت کا

مختار ہی کیونکہ مرد کا پانی سفید غلیظ ہوتا ہے اور عورت کا پانی زرد رقیق دونون پانیون سے ملکر بچہ پیدا ہوتا ہے ہڈی پٹھے نطفہ مرد سے بنتے ہین اور گوشت خون و بال عورت کے پانی سے یہانتک کہ اگر کوئی عورت کسی عورت سے زنا کرے اور رحم مین دونون پانی جمع ہوجائین تو بچہ بے ہڈی کا پیدا ہوگا عصر سلطان غیاث الدین مین ایک بار ایسیطرح ہوا تھا بادشاہ نے نجانا اطبا و علما کو جمع کیا کسی کی سمجھ مین کچھ نہ آیا علما ظفرآباد سے استفتا کیا محمد بن الحاج نے کہا یہ بچہ دو عورتون کے پانی سے پیدا ہوا ہے سلطان نے جستجو کی معلوم ہوا کہ ایسیطرح پر ہوا تھا ابن سعود نے کہا امشاج سے مراد عروق ہین ابن عباس نے کہا خلط آب مرد و آب زن ہی دوسرا لفظ یہ ہی کہ نطفہ مرد کا سفید و سرخ ہوتا ہے اور نطفہ عورت کا سبز و سرخ تیسرا لفظ یہ ہی کہ امشاج وہ چیز ہے جو بعد بول کے نکلتی ہے مثل قطم اوتار کی اوسی سے بچہ پیدا ہوتا ہے ابتلا سے مراد امتحان ہی انسان کا خیر و شر کو تکالیف سے بعد اوسکے سمیع و بصیر ہونے کے یعنی انتقال ہے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف لیکن اول اولی ہی سمع و بصر سے ہی دون حاسہ مراد ہین جو کہ معروف ہین انکا ذکر بالخصوص اسلیے کیا کہ یہ اعظم و اشرف حواس ہین خطیب نے کہا ہمنے انسان کو عظیم السمع و البصر و البصیرۃ بنایا ہے تاکہ بصر سے مشاہدہ دلائل کا کرے اور سمع سے سماعت آیات و بصیرت سے حجج کو پہچانے تو اب تکلیف مبتلا راوسکی صحیح ٹھیری سمع کو اسلیے مقدم کیا کہ مخاطبات مین انفع یہی ہی اور آیات مسموعہ سے آیات مرئیہ روشن تر ہوتے ہین بعض نے کہا مراد سمع سے اطاعت ہے کقولہم سمعًا وطاعۃ اور مراد بصیر سے عالم ہے یُقَالُ لِفُلَانٍ بَصَرٌ وَهٰذَا الْأَمْرُ لکن اول اولے ہے سبیل سے مراد طریق ہدایت و ضلالت ہے یعنے ہم نے اوسکے لیے راہ خیر و شر کی اول سمع و عقل سے کھولدے مجاہد نے کہا یعنے راہ شقاوت و سعادت کی بتادی یا منافع و مضار سمجھادیے وہ اپنے کمال عقل سے اوسطرف راہ یاب ہوسکتا ہے اور جو کہ متصف بانکار تھوڑے لوگ ہوتے ہین اسلیے شاکر کہا اور متصف بکفر بہت لوگ ہوتے ہین اسلیے کفور صیغۂ مبالغہ کا فرمایا یہ معنے ہین کہ اگر ہم اوسکو شاکر پیدا کرتے ہین تو وہ شکر رہتا ہے اور اگر کافر پیدا کرتے ہین تو کفور ہوتا ہے اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ
مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ
يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا
نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝

اور ہم نے رکھی ہین واسطے منکرون کے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی البتہ نیک لوگ پیتے ہین پیالہ جس کے ملونی ہے کافور ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہین بندے اللہ کے چلاتے ہین اوسکی نالیان پوری کرتے ہین منت اور ڈرتے ہین اوسدن سے کہ اوسکی برائی پھیل پڑیگی اور کھلاتے ہین کھانا اوسکی محبت سے محتاج کو اور بے باپ کے لڑکے اور قیدی کو ہم جو تم کو کھلاتے ہین مزا اللہ کا سو نہ چاہتے ہین کہ تم سے ہم چاہین بدلا نہ چاہین شکر گذاری ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایک دن اودا سے سختی کے پہر بچایا اودن کو اللہ پاک نے برائی سے اوس دن کی اور ملائی اُنکو تازگی اور خوشوقتی اور بدلا دیا اُنکو اُسپر کہ وہ ٹھیری رہے باغ اور پوشاک ریشمی ف ایک شراب کی ندیان ہین ہر کسیکی گھر مین اور ایک اسمین ملتی ہے تھوڑی سی وہ اعلےٰ قسم ہے کسی کو ملونے کافور سے ٹھنڈا خوشبو کسی کو ملونے سونٹھ سے گرم جو پرپر ایچشمی ہین خاص تنہی ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے اولا خبر دی اوس چیز کی جو واسطے کافرون کے طیار کر رکھی ہے وہ زنجیر طوق وسعیر ہے سعیر کہتے ہین بڑے اور سوزش آتش کو جہنم مین کما قال تعالیٰ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ پھر بعد ان اشقیا کے ذکر کے حال ابرار کا بیان کیا کہ وہ ساغر ممزوج بکافور نوش جان کرینگے کافور کی سردی اور بوئے خوش معلوم ہے اس کے ساتھ اور لذاذت بھی جنت مین ہوگی جس نے کہا کافور کی ٹھنڈک بوئے زنجبیل مین ہوگی یہ ایک چشمہ ہے خالص بلا مزج کے ابرار اوسکو سیراب ہوکر پینگے بعض نے کہا اس شراب مین کافور کی خوشبو آئیگی اور بعض نے کہا خود چشمہ کافور ہوگا تکثیر سے یہ مراد ہے کہ جدہر چاہین اپنے گھرون اور جو حویلیون مین اوس چشمہ کو بہا کر لیجائین اور اپنے مجالس ومحلات مین اُسکی نہر جاری کرین کما قال تعالیٰ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا وقال وَفَجَّرْنَا خِلٰلَهَا نَهَرًا مجاہد نے کہا یعنے اس نہر کو جہان چاہین کھینچے پھیرینگے یہی قول عکرمہ وقتادہ کا ہے ثوری نے کہا جدہر چاہین اوسکا رخ پھیر دین وفا نذر سے یہ مراد ہے کہ جو طاعات اصل شرع سے اون پر واجب ہین یا خود اونہون نے اپنے نفس پر واجب ٹھیرا لیے ہین بطریق نذر اون کے ساتھ اللہ کا تعبد کرتے ہین حدیث عائشہ مین فرمایا ہے جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کے اطاعت کریگا اوسکو چاہیے کہ بجا لائے اور جس نے نذر مانی کہ اللہ کی معصیت کریگا وہ اللہ کے معصیت نکرے رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكٍ

اور جو محرمات منہی عنہا ہین انکو ڈرسے سو حساب یوم المعاد کے ترک کرتے ہین یہ وہ دن ہوگا کہ اوسکا شر لوگون پر عام منتشر ہوگا مگر جسپر اللہ رحم کرے ابن عباس نے کہا مستطیر ہوگا یعنے فاشی قتادہ نے کہا واللہ شر اوس دن کا ایسا پھیلیگا کہ آسمانون اور زمین کو بھر دیگا ضمیر جسپر کی طرف اللہ کے پھرتی ہے یعنے اللہ کی محبت سے کھانا کھلاتے ہین سیاق سیبویہ دلیل ہے اور اظہر یہ ہے کہ عود ضمیر کا طرف طعام کے ہو یعنے باوجود محبت وشہوت طعام کے بھر اوون کو کھلاتے پلاتے ہین یہی قول ہے مجاہد و مقاتل کا اسیکو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے کقولہ تعالی وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ وکقولہ سبحانہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نافع کہتے ہین ابن عمر بیمار ہوئے انکا جی انگور کھانے کو چاہا جب اہل فضل انگور کی ہوئی تو انکی بی بی صفیہ نے ایک خوشہ انگور کا ایک درہم کو خرید کیا ایک سائل جیسے خریدار کے لگا جلدی آیا جب وہ پاس ابن عمر کے لایا کہا سائل سائل ابن عمر نے کہا اسی کو دیدو اسیکو دیدو اونکی بی بی نے دوسری بار بھر لی بھیجکر ایک اور خوشہ منگوایا پھر ایک اور سائل ساتھ ہولیا جب وہ خوشہ لیکر آیا کہا سائل سائل کہا اسی کو دیدو اوسیکو دیدو صفیہ نے سائل کو کہلا بھیجا کہ اگر تو پھر آئیگا تو کبھی خیر نہ پائیگا پھر ایک آدمی کو بھیجکر اور خوشہ منگوایا رواہ البیہقی صحیح مین آیا ہے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو تصدق کرے اور تو صحیح شحیح ہو امید تو انگری کی اور ڈر فقر کا رکھتا ہو یعنے ایسے وقت مین صدقہ دی کہ مال کی محبت اور مال پر حرص ہو اور مال کی حاجت ہو لہذا اللہ پاک نے فرمایا کہ مسکین و یتیم و اسیر کو کھانا کھلاتے ہین مسکین و یتیم معلوم ہین رہا اسیر سو سعید بن جبیر و حسن و ضحاک کہتے ہین کہ مراد اسیر اہل قبلہ ہین ابن عباس نے کہا اوسدن اسیر اون کے مشرکین تھے اسکا شاہد یہ ہے کہ حضرت نے دن بدر کے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم اساری کا اکرام کرو وہ اون کے نفوس سے اونکو مقدم کرتے پہلے انکو کھلاتے پھر آپ کھاتے فکر نے کہا مراد اسیر سے غلام ہین اسیکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے اسلیے کہ آیت عام ہے شامل ہے مسلم اور مشرک کو یہی قول ہے سعید بن جبیر و عطا و حسن و قتادہ کا اور حضرت نے وصیت کی ہے کہ ارقاء یعنے غلامون کے ساتھ احسان کرو یہ وصیت بہت سے حدیثون مین آئی ہے یہانتک کہ آخر وصیت یہ تھی کہ اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مجاہد نے کہا اسیر سے مراد محبوس ہے یعنے قیدیون کو باوجود اسکے محتاج و محبت طعام کے کھانا کھلاتے ہین اور اسے امید ثواب و رضا کی رکھتے ہین کچھ اون سے طالب مکافات و عوض کی نہین ہین اور نہ اسبات کی کہ وہ لوگون کے سامنے ان کا شکر ادا

کرین مجاہد سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ واللہ اونہون نے یہ بات اپنی زبان سی نہین کہی ولکن اللہ نے اون کے دلون سی اسکا کو معلوم کر لیا اور اپنے ثنا کی تاکہ رغبت کرنیوالا اس کار خیر مین رغبت کرے یہ اسلیے اون کے دلون مین کہا کہ شاید اللہ اونپر رحم کرے اور اپنے لطف و کرم سے اوس اور دوسرے دن مین پیش آئے ابن عباس نے کہا عبوس معنی ضیق اور قمطریر یعنے طویل ہے علقمہ وغیرہ نے کہا کافر اوس دن عبوس ہوگا یہان تک کہ درمیان سی اسکے دونون آنکھون کی سیل عرق کا مانند قطران بہیگا مجاہد نے کہا عابس دونون لب مین قمطریر یومہ کا بڑا بنا نا ہے سعید بن جبیر و قتادہ نے کہا کہ اوسدن مونہہ ہوا سے بدرو ہو جائین گے اور ماتھا اور ماہین ہر دو چشم سمٹ جائیگا ابن زید نے کہا عبوس سے مراد شر ہے اور قمطریر سے مراد شدید ہے لکن اوضح و اجلی و اجلی و اعلے و اولی وہی عبارت ہے جو کہا ابن عباس نے کہی ہے یعنے ضیقا طویلا ابن جریر نے کہا قمطریر شدید سے وہ دن اشد و اطول ایام ہوگا بلا و شدت مین اللہ نے فرمایا اوس دن اونکا رب اُنکو خوف سے بچا کر تازگی چہرہ پر اور سرور دل مین بخشیگا یہی قول ہے حسن بصری و قتادہ و ابو العالیہ و ربیع کا و ہذہ کقولہ تعالی وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ کیونکہ دل جب خوش ہوتا ہے تو چہرہ چمک اوٹھتا ہے حدیث طویل کعب بن مالک مین آیا ہے كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ یعنے حضرت جب خوش ہوتے تو آپکا چہرہ درخشان ہو جاتا گویا ایک پارہ ماہ کا ہے عائشہ نے کہا حضرت میرے پاس آئے خوش ہوتے ہوئے آپ کے چہرہ کی تمکین ہمکپتی تہین پہر اللہ نے فرمایا کہ ہمنے اُنکو عوض اونکے صبر کے جنت مین جگہ دی یعنے منزل کشادہ و عیش تر و تازہ اور لباس حسن ابو سلیمان دارانی نے کہا اونکا صبر دنیا مین ترک شہوات پر تہا پہر یہ شعر پڑہا ؎

كَمْ قَتِيْلٍ لِّشَهْوَةٍ وَّاَسِيْرٍ ۔۔۔ اُفٍّ مِّنْ مُّشْتَهٰى خَلَّانِ الْجَلِيْلِ

شَهَوَاتُ الْاِنْسَانِ تُوْرِثُهُ الذُّلَّ ۔۔۔ سَلْ وَتُلْقِيْهِ فِي الْبَلَاءِ الطَّوِيْلِ

فتح البیان مین کہا ہے سلاسل مین اختلاف ہے کہ مراد اوس سے قیود ہین یا جو چیز کہ گردن مین ڈالی جاتی ہے بہر حال سلسلہ کو باندہکر آگ مین کہینچین گے طوق سے ہاتہہ گردن مین بندہے ہونگے سعیر کہتے ہین آگ کو بعد ذکر عذاب کفار کے بیان ثواب ابرار کا فرمایا ابرار کہتے ہین اہل طاعت و اخلاص و صدق کو حسن نے کہا اَلْبِرُّ الَّذِيْ لَا يُوْنِي الذَّمَّ یعنے نیکوکار وہ شخص ہے جو کہ ایک چیونٹی کو بہی ستاوے قتادہ

نے کہا ابرار وہ لوگ ہین جو اللہ کا حق ادا کرتے ہین اور نذر پوری کرتے ہین یا وہ لوگ جو اپنے ایمان مین سچے اور اپنے رب کے مطیع ہین اونکی ہمت محقرات امور سے عالی ہی اون کے دلون مین جو چشمہ حکمت کی جاری ہین یا اونکا نام ابرار اسلیے ہوا کہ وہ آبا و ابنا کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہین سلوک و احسان سے پیش آتے ہین کاس وہ ساغر ہے جسمین شراب ہو اگر شراب ہوگی تو پھر وہ کاس کہلائیگا یہ کاس عام ہے اس سے کہ کانچ یا بلور کا ہو یا سونے چاندی کا کوی وجہ تخصیص کاس کے ساتھ زجاج کے نہین ہے عرب کے کاس کئی جنس کے ہوتے تھے اور نفس خمر پر بھی اطلاق لفظ کاس کا آتا ہے ؎

وَكَاسٍ شَرِبْتُ عَلَى لَذَّةٍ وَأُخْرَى تَدَاوَيْتُ مِنْهَا بِهَا

اوس کاس کا مزاج کافور ہوگا یعنے اوس مین آمیزش کافور کی ہوگی کافور نام ہے ایک چشمہ کا جنت مین یعنے جنت کی شراب اس چشمہ سے ملائی جائیگی قتادہ و مجاہد نے کہا مزج کافور کا اور خاتمہ مسک کا ہوگا عکرمہ نے کہا مزج سے طعم یعنے مزہ ہے بعض نے کہا خوشبو کافور کی ہوگی نہ مزہ کافور کا یا مراد کافور سے سفیدی رنگ کی اور بوی خوش و ٹھنڈک ہے کیونکہ خود کافور نہین پی جاتی ہے کما قال تعالی حتّٰی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا اِنِّیْ کَنَّاسٍ ابن کیسان نے کہا خوشبو اوسکی مشک کافور و زنجبیل کی سی ہوگی مقاتل نے کہا وہ کچھ تمہاری اس دنیا کے کافور نہین ہے لیکن اللہ نے اپنے پاس کے چیز کا وہی نام رکھا ہے جو کہ پاس تمہارے ہے تاکہ دل اسے یاب ہوجائین اس چشمہ کافوری سے اللہ کے بندے یعنے اولیا و مقربین پیئینگے اور جسطرف چاہین گے اور جو نفع چاہین گے اودھر کو پہنچ لے جائین گے اور حاصل کرینگے پانی اس چشمہ کا اون کے ساتھ ساتھ ہر جگہ جائیگا یعنے سہل ہوگا نہ ممتنع نذر لغت مین کسی شے کے واجب کرنے کو کہتے ہین یعنے اللہ کے طاعات واجبہ کو وفا کرتے ہین قتادہ و مجاہد نے کہا یعنے نماز و حج و نحو ہما بجا لاتے ہین اس مین مبالغہ ہی اونکے وصف کا کہ وہ موفق ہین ادا و واجبات پر عکرمہ نے کہا سنت پوری کرتے ہین یعنے دنیا مین کلبی نے کہا اتمام عہود کرتے ہین لقولہ تعالی وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ وقولہ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ لکن اولی یہ ہے کہ حمل نذر کا اوس چیز پر کرین جو بندے نے اپنی جان پر بغیر تخصیص کے واجب کرلی ہے وہ دن جسکا شر منتشر ہوگا قیامت کا دن ہی استطارت سے مراد غایت درجہ کا انتشار اور نہایت مرتبہ کا فقہی مقاتل نے کہا اوسکا شر جب آسمان پر پھٹنے ہوگا تو وہ پھٹ جائین گے اور تاری بکھر جائیگی اور سورج و چاند لپیٹ دیے جائین گے اور فرشتے گھبرائین گے اور زمین مین پہاڑ ریت کیطرح ہوجائینگے

اور باقی سو کہہ جائیگا آیت مین اشارہ ہی طرف اون کے حسن عقیدہ و اجتناب معاصی کی پھر اون کا یہ وصف بیان کیا کہ وہ ان تین قسم کے لوگون کو روٹی کہلاتے ہین حالانکہ خود اون کے پاس کھانا کم ہے اور خود کھانا چاہتے ہین بنیہ میر حیہ کی راجع ہے طرف خدا تعالی کے بقولہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لکن وجہ اول اَمدح ہی اسلیے کہ اوس مین ایثار علی النفس ہے اور طعام محبوب فقرا و اغنیا رہوتا ہے مسکین کہتے ہین صاحب مسکنت کو یعنے غریب مفلس آدمی یا وہ شخص جو کہ فقیر سے بھی زیادہ تر محتاج ہے یتیم سے مراد مسلمانون کے بچے ہین بے باپ کے اسیر سے مراد قیدی ہے یا غلام ابوحمزہ ثمالی نے کہا اسیر عورت ہے سعید بن جبیر نے کہا ہے آیت صدقات و آیت سیف نے اس آیت کو جو حق ہین اسیر کافر کے منسوخ کر دیا بعض نے کہا نہین بلکہ یہ آیت محکم ہے اور مسکین و یتیم کا کہلانا تطوع ہے اور اسیر کا کہلانا واسطے حفظ نفس کے ہے یہانتک کہ امام اوس کے حق مین کوئی حکم جاری کرے حدیث ابوسعید خدری مین رفعاً آیا ہے کہ مسکین فقیر ہے اور یتیم بے پدر اور اسیر مسجون اخرجہ ابن مردویہ و ابونعیم ابن عباس کہتے ہین یہ آیت حق مین علی بن ابی طالب و فاطمہ زہرا کے اوتری ہی اخرجہ ابن مردویہ اور بعضون نے کہا عام ہے حق مین ہر اوس شخص کے جو کہ انکو کہلائے پلائے اور اپنی جان پر اختیار کرے یہ کہنا انکا کہ ہم تم کو اللہ کے لیے کہلاتے ہین زبان قال سے ہے یا زبان حال سے مطلب یہ ٹھہرا کہ ہم کچھ اوسکا بدلا نہین چاہتے نہ مال سے نہ قال سے پہلے اللہ نے اُنکا جود و بذل ذکر کیا پھر اسکی تکمیل اخلاص سے ریا سے فرمائی پس جزا رشکار کا ڈر جاتا رہا ڈر سے اوسدن کے بچایا جودن کہ عبوس و مقطریہ ہوگا یعنے اوسکے ہول و شدت سے مونہہ کالے پڑ جائینگے چہرے اوز جائینگے حدیث انس مین رفعاً آیا ہے کہ عبوس و مقطریہ ہوگا یعنے بِقَبْضِ مَا بَيْنَ الْاَنْصَاف ابن عباس نے کہا مقطریدہ شخص ہے جو کہ ناک مونہہ چڑہائے آنکھین بند کرے سو اللہ پاک ابرار کو اوس دن بسبب اس حرف و اطعام کے شر سے اوسدن کے بچا لیگا اور بجای عبوس و مقطریہ ہونے کے تازگی و خوشدلی و مسرت عطا فرمائیگا ضحاک نے کہا نضرت بیاض و نقاہے وجوہ مین سعید بن جبیر نے کہا حسن و بہار ہی کسینے کہا اثر نعمت ہے ابن عباس نے کہا چہرہ پر تازگی اور سینے مین سرور ہوگا یہ جزا ہے اونکے صبر کرنے کی تکلیفات پر دنیا مین کسینے کہا فقر پر کسینے کہا گرسنگی پر کسی نے کہا روزے پر اولی ہے کہ حمل صبر کا بر طاعت کے صبر کرنے پر کرین وہ جزا یہ ہے کہ رہنے کو جنت ملیگی اور پہننے کو ریشم ملیگا یہ لباس ہے اہل جنت کا بعوض ترک کرنے حریر کے دنیا مین واسطے بجا آوری

حکم نہ عرشریف کی جہت سے مراد بستان کی حولات ہی نہ مقابل نار کہ کراہت کا گہہ ہو ظاہر آیت عموم ہے
حق مین ہر خائف یوم القیامۃ اور مطعم لوجہ اللہ و خائف عذاب خدا کے اور سبب اگرچہ خاص ہے لیکن
اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا رہا سبب نزول سو وہ اگرچہ خاص ہے پر داخل ہے عموم آیت کے یا دخول اولی مُتَّكِـِٔينَ فِيهَا
عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا
تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَا مِنْ
فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى
سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا ۝
وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۖ
وَحُلُّوٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ
سَعْيُكُمْ مَّشْكُورًا ۝ ع ۱۹/۲۲ لگی بیٹھتے ہین اوس مین تختون پر دیکھتے وہان دھوپ ٹھہر اور جہاں ہے ہین اور نہ
اوسکی چہامن اور پست کر رہے ہین اوسکے گچھے لٹکا کر اور لوگ لیے پہرتے ہین اون کے پاس سن سوئے
کے اور آبخوری جو موجود ہے ہین شیشے شیشے پر روپے کی ناپ کہا اونکا ناپ اونکو وہان پلاتے ہین
پیالہ جسکے ملونے سونٹھہ ایک چشمہ ہے اوس مین اوسکا نام کشمہ ہے سلسبیل اور پہرتے ہین اون کے
پاس لڑکے سدا رہنے والے جب تو اونکو دیکھے خیال کرے موتی بکھرے اور جب تو دیکھے وہان تو دیکھے نعمت
اور سلطنت بڑی اور پہنی اونکے کپڑے ہین باریک ریشم کی سبز اور گاڑھی اور اونکو پہنائے ہین
کنگن روپے کے اور پلائی اونکو اونکے رب نے شراب جو دل کو دھو لیگی یہ ہے تمہارا بدلا اور کمائی تمہاری
نیک کی ف ناپ سے یہ مراد ہے کہ وہ آبخوری اونکے پاس برابر روپے کے ہونگے اور شیشے یعنے
روپا ایسا شفاف ہوگا جیسے شیشہ سلسبیل کے معنے پاک صاف بتا اتنے اللہ تعالی نے اہل جنت کو حال کے
خبر دی کہ وہ اس نعیم مقیم مین ہونگے اونپر اللہ تعالی فضل عمیم کرے گا ذکر تکیہ لگا کر تختون پر بیٹھنے کا
سورہ صافات مین گذر چکا ہے اونکا مین اختلاف ہے کہ مراد اس سے لیٹنا یا چار زانو بیٹھنا یا تمکن
جلوس مین اور ارائک سے مراد وہ سریر ہین جو نیچے حجلے کے ہوتے ہین وہان نہ گرمی ہے جو سنائی اور نہ
سردی جو دکھ پہونچائے بلکہ ایک مزاج واحد سرمدی ہے جس سے وہ نقل کرنا نچا ہین گے حدیث مین آیا
ہے ھَوَاءُ الْجَنَّةِ يَجِيءُ الْحَرُّ وَالْقَرُّ دخون کی سیل وارشاخین قریب ہونگی جب چاہین اوس سے میوہ چن لین

اعلی شاخ جبک جائیگی گویا ساسع طلع ہے کما قال تعالی فی الآیۃ الاخری وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ اور فرمایا قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ مجاہد نے کہا اوسکا قطوف مذلل ہین بیٹھے اگر کھڑا ہو تو اوسکے ہمراہ ہین اور اگر بیٹھ گیا تو لٹک پڑے اور اگر لیٹ گیا تو جھک گئے کہ جس طرح وہ چاہے توڑے یہ مراد تذلیل سے ہے قتادہ نے کہا اون کے ہاتھون کو نہ کوئی خار پہیرے اور نہ دور سے مجاہد نے کہا جنت کی زمین چاندی کی ہے اور مٹی اسکی مشک اور جڑین درختون کی سونا چاندی اور افنان اونکے لولو زبرجد و یاقوت و سیم اور اُن کے بیچ پہیل ہوگا جو کوئی اون کو کھڑے ہو کر کھائیگا اوسکو اذا نہ دینگے اور جو کوئی بیٹھکر کھائیگا اوسکو بھی نہ ستائینگے اور جو کوئی لیٹ کر کھائیگا اوسکو بھی بے آرام نکرینگے خادم برتن طعام کے لیے اون کے ارد گرد پھرینگے یہ برتن چاندی کے ہونگے اور شراب کے آبخورے بے ٹونٹی کے یہ گویا چاندی کے شیشے ہونگے ابن عباس و مجاہد و حسن اور بہت سے سلف نے کہا ہے سفیدی چاندی کی صفای آبگینے کی ہوگی اور قواریر نہین ہوتی ہین مگر زجاج کے سو یہ آبخوری ہونگے تو چاندی کی اور معہذا ایسے خفاف ہونگے کہ اونکا باطن ظاہر سے نظر آئیگا اوسکا نظیر دنیا مین نہین ہے ابن عباس نے کہا نہیں ہے جنت مین کوئی شے مگر مثل شبہ یعنے نظیر اسکا دنیا مین دیے گئے ہونگے چاندی کے آبخوری کہ اُسکا نظیر یہان نہین ہے تقدیر سے یہ مراد ہے کہ وہ سیرابی کے قدر ہونگے نہ زیادہ نہ کم بلکہ جتنے پیاس ہوگی اوسی اندازہ پر وہ ساغر ہوگا یہی سنے مین قول ابن عباس و مجاہد و سعید بن جبیر و ابی صالح و قتادہ و ابن زید و ابن عیینہ و شعبی و ابن زید کے اور یہی قول ہے ابن جریر و غیرہ واحد کا اور یہ ابلغ ہے اعتنا و شرف و کرامت مین ابن عباس نے کہا قُدِّرَتْ لِلْكَفِّ ربیع بن انس بھی اسی کے قائل ہین ضحاک نے کہا بقدر کف خادم ہوگا سو یہ کچھ منافی قول اول کے نہین ہے اسلیے کہ وہ قدر و سیرابی دونون مین ایک اندازہ پر ہوگا ابرار اُن آبخورون مین شراب پینگے جسکا مزاج زنجبیل کا ہوگا کبھی اونکے شراب کا فوری ہوگی یہ سرد ہوتی ہے اور کبھی زنجبیلی ہوگی یہ گرم ہوتی ہے تاکہ اعتدال ہے ابرار کے لیے ان دونون طرح کا مزج ہوگا رہے مقربین وہ بادۂ ناب پینگے قتادہ وغیرہ واحد نے اسیطرح کہا ہے اور یہ قول اللہ تعالی کا پہلے گزر چکا ہے عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ اور یہان عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا کہا ہے یعنے زنجبیل کی چشمہ یہ جنت کا نام ہے عکرمہ نے کہا اِسْمٌ عَيْنٌ فِي الْجَنَّةِ مجاہد نے کہا یہ نام ہے سب سلاست سیل کے ٹہیلنے ہے کہ وہ تنہا بیگ قتادہ نے کہا سلسبیل ایک چشمہ ہے بہتا ہوا اوسکا پانی نہایت صاف و مستمرا ہے ابن جریج

ل
اور سیر ہون ان پانیون کا جبکہ یہ مراد ہے

بعض سے نقل کیا ہے کہ وہ حلق مین سلاست سے اور تریگا مختار ابن جریر یہ ہے کہ تمام ان سب معانی کو عام ہے ابن کثیر کہتے ہین ہو کما قال یہ واسطے خدمت اہل جنت کے ولدان بہشتی ہونگے جو ہمیشہ اوس مین ایک حالت پر بلا تغییر رہین گے اونکی عمر نہ بڑہے گی ایک ہی سن وسال رہیگا اور جس نے یہ کہا کہ مخلدون سے یہ مراد ہے کہ اونکے کانون مین گوشوارے پڑے ہونگے اوس نے تعبیر معنے کی اسطرح پر کی ہے کیونکہ اس کام کے لائق چھوٹے بچے ہی ہوتے ہین نہ بڑے بندہ کان مین صفار کے ڈالدیتے ہین نہ کبار کے اونکا جانا پہرنا واسطے خدمت سادات اہل جنت کے ایسا نظر آئیگا جیسے کہ گوہر شاہوار یا کبیر دیبے ہون وہ صبیح الوجہ حسین جمیل خوبصورت لذیذ ہونگے اسیطرح اون کے کپڑے جامی لباس بوشاک لذت بخش ہونگے تشبیہ جس مین یہ اس سے بہتر اور منظر مین اولو منثور سے بڑہکر اور کیا ہے ابن عمر کہتے ہین جنت مین کوئی شخص نہیں ہے لیکن اوسکے سامنے ہزار خادم دوڑینگے ہر خادم ایک عمل پر مقرر ہوگا پہر اللہ نے حضرت کو خطاب کیا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر تم جنت کو اور اسکے نعیم وسعت ارتفاع کو اور آرایش و سرور کو جو وہان ہوگا دیکھو تو ایک مملکت عظمی اور سلطنت کبری اور دولت باہرہ اور ثروت ظاہرہ پاؤ صحیح مین آیا ہے کہ اللہ تعالی آخر اہل نار سے جو کہ سب سے پیچھے آگ سے نکلیگا اور آخر اہل جنت سے جو کہ سب کے بعد جنت مین جائیگا فرمایا گا اِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَۃَ اَمْثَالِھَا یعنے تیرے لیے بادشاہت ہفت اقلیم کی دس گنے ہے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے کہ ادنی اہل جنت منزلت مین وہ شخص ہوگا جو اپنے ملک مین دو ہزار سال راہ تک نظر کریگا اوسکی نہایت کو ویسا ہی دیکھیگا جیسے کہ اوس کے قریب کو دیکھتا ہے سو جبکہ یہ عطا اللہ تعالی کے واسطے ادنی جنتی کے ٹہیرے تو پہر اعلی جنتی کے رتبے کا کیا پوچہنا ہے کہ وہ تو نزدیک اللہ کے بڑا ہی صاحب نصیب و بختاور ہوگا قصہ ایک مرد جنتی کے مرجانیکا حال جنت سنکر بیہقی روایت طبرانی سے گذر چکا ہے یہ حدیث نہایت غریب ہے اہل جنت کا لباس حریر ہوگا سندس حریر نفیس کو کہتے ہین جیسے قمصان وغیرہا جو بدن سے ملا رہے استبرق وہ حریر ہے کہ بریق و لمعان رکھتا ہو یہ ظاہر بدن سے ملا رہتا ہے جسطرح کہ لباس مین معمود ہے غرضکہ استبرق سندس نرم و نازک ہوگا اور ابرہ درخشان و باد فروغ اور دو نو جنس حریر سے ہونگے ریشم کی نرمی و خوبی معلوم ہے اور چاندی کے کنگن ہاتھون مین ہونگے یہ صفت ابرار کی ہے رہے مقربین سو اون کے کنگن سونے اور موتیون کے ہون گے اور کپڑا ریشمی اس نیت ظاہر حریر اور زیور لمعان کے بعد یہ فرمایا کہ اون کو شراب طہور

پلائی جائیگی جو اون کے بواطن کو حسد و کینہ و حقد و غل و اذی اور سائر اخلاق رذیہ سے پاک و صاف و مبرا و منزہ کردیگی جسطرح کہ علی مرتضے نے کہا ہے کہ جب جنت والے جنت کے دروازے تک پہونچین گے وہان دو چشمے پائین گے گویا اونکو اسبات کا الہام ہوا ہے ایک چشمے سے پئین گے جو کچھ ایذا کی چیز اون کے پیٹ مین ہوگی اللہ اوسکو دور کردیگا پھر دوسرے چشمے سے غسل کرین گے اونپر تازگی نعیم کی آجائیگی اللہ تعالی نے اس جگہہ اون کے حال ظاہر و حال باطن کے خبر دی ہے پھر اون سے یہ بات کہی جائیگی یعنے براہ تکریم و احسان کہ یہ تمہارا بدلا ہے اور تمہاری کوشش ٹھکانے لگے کہ تھوڑے عمل پر تم کو بہت کچھ دیا کما قال تعالی كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ وقولہ تعالی وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ف فتح البیان مین کہا ہے کہ ارائک جمع ہے اریکہ کی اریکہ سریر ہے جو اندر حجال کے ہو حجلہ وہ گھر ہے جسکو کپڑے اور پردی اور تخت سے آراستہ کرین اس کی تفسیر سورہ کہف مین گذر چکی ہے مراد چھپر کھٹ ہی ابن مسعود نے کہا زمہریر برد شدید ہے ثعلب نے کہا زمہریر یعنے قمر ہے لغت طی مین اسکی تفسیر سورہ مریم مین گذر چکی ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے دوزخ نے اپنے رب سے گلا کیا اور کہا ای رب میرے بعض نے میرے بعض کو کھالیا اللہ پاک نے اوسکے لیے دو سانسین لینا مقرر کیا ایک تابستان مین دوسری زمستان مین یہ شدت سردی کی جو تم پاتے ہو اوسکی زمہریر کی ہے اور یہ شدت گرمی کی جو تم پاتے ہو اوس کے سموم کی ہے رواہ الشیخان غرضکہ وہان نہ گرمی ہے نہ سردی ایک حالت معتدلہ و متوسطہ ہے جو کہ سراپا راحت و نعمت و آسایش و آرام ہے درختون کے سایے قریب ہین یہ افزایش ہے آرام کی اگرچہ وہان سورج نہ ہوگا جسکا سایہ ہو مقاتل نے کہا یعنے درخت جنت کے اہل جنت سے قریب ہونگے اور پھل اور خوشی میوجات کے لٹکتے جیسے ہون گے متناول کے لیے مسخر ہونگے جسطرح چاہے تناول کرے کھڑے بیٹھے لیٹے تکیہ لگائے کلبی نے کہا مذلل یعنے قریب تناول ہے بعض نے کہا یعنے منقاد ہے کہ جسطرح چاہین میوہ چنین لین کوئی امتناع نہین ہے مبارک بن عازب نے کہا ہے کہ اہل جنت ثمار جنت کو کھڑے بیٹھے لیٹے ہر طرح جیسے نوشجان کرین گے پھر اسنے بعد بیان طعام و لباس و مسکن کے ذکر انکی بادہ پیمائی کا کیا اور فرمایا کہ اونکے گرد چاندی کے باسن اور شیشے کی ساغر جو کہ چاندی کے ہونگے خدام عالی مقام لیے پھرینگے کوب کہتے ہین کوز عظیم کو اور ابریق بے گوش کو اور بے ٹونٹے کے آب خوری کو اس سے کچھ نفی آوندز کی نہین کلبی نے ہے بلکہ اُسکا ذکر دوسرے پر تنبیہ کرنا ہے جیسے تقیکم الحر وہ تو کبھی

ف جنت البیان مین ہے کہ ارائک جمع ہے اریکہ کی اریکہ سریر ہے جو اندر حجال کے ہو حجلہ وہ گھر ہے جسکو کپڑے اور پردی اور تخت سے آراستہ کرین اس کی تفسیر سورہ کہف مین گذر چکی ہے مراد چھپر کھٹ ہی ابن مسعود نے کہا زمہریر برد شدید ہے ثعلب نے کہا زمہریر یعنے قمر ہے لغت طی مین اسکی تفسیر سورہ مریم مین گذر چکی ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے دوزخ نے اپنے رب سے گلا کیا اور کہا ای رب میرے بعض نے میرے بعض کو کھالیا اللہ پاک نے اوسکے لیے دو سانسین لینا مقرر کیا ایک تابستان مین دوسری زمستان مین یہ شدت سردی کی جو تم پاتے ہو اوسکی زمہریر کی ہے اور یہ شدت گرمی کی جو تم پاتے ہو اوس کے سموم کی ہے رواہ الشیخان غرضکہ وہان نہ گرمی ہے نہ سردی ایک حالت معتدلہ و متوسطہ ہے جو کہ سراپا راحت و نعمت و آسایش و آرام ہے درختون کے سایے قریب ہین یہ افزایش ہے آرام کی اگرچہ وہان سورج نہ ہوگا جسکا سایہ ہو مقاتل نے کہا یعنے درخت جنت کے اہل جنت سے قریب ہونگے اور پھل اور خوشی میوجات کے لٹکتے جیسے ہون گے متناول کے لیے مسخر ہونگے جسطرح چاہے تناول کرے کھڑے بیٹھے لیٹے تکیہ لگائے کلبی نے کہا مذلل یعنے قریب تناول ہے بعض نے کہا یعنے منقاد ہے کہ جسطرح چاہین میوہ چنین لین کوئی امتناع نہین ہے مبارک بن عازب نے کہا ہے کہ اہل جنت ثمار جنت کو کھڑے بیٹھے لیٹے ہر طرح جیسے نوشجان کرین گے پھر اسنے بعد بیان طعام و لباس و مسکن کے ذکر انکی بادہ پیمائی کا کیا اور فرمایا کہ اونکے گرد چاندی کے باسن اور شیشے کی ساغر جو کہ چاندی کے ہونگے خدام عالی مقام لیے پھرینگے کوب کہتے ہین کوز عظیم کو اور ابریق بے گوش کو اور بے ٹونٹے کے آب خوری کو اس سے کچھ نفی آوندز کی نہین کلبی نے ہے بلکہ اُسکا ذکر دوسرے پر تنبیہ کرنا ہے جیسے تقیکم الحر وہ تو کبھی

ساغر سیم مین پینگے اور کبھی کاس زرین مین اسکی تفسیر سورۂ زخرف مین گذر چکی ہے یہ آنجوری اسکی تکوین سے جامع وصف جوہر متباین ہونگے دیکھنے مین چاندی اور شفافی مین آبگینہ رنگ سیم کا اور صفائی زجاج کی ابن عباس نے کہا ہے دنیا مین کوئی شے جنت کے نہین ہے مگر نام کیونکہ جنت کی شی اشرف واعلی ہوگی ہر برتن رقیق صاف کو قارورہ کہتے ہین زجاج نے کہا دنیا کی قوارید ریت کی ہوتے ہین اسد نے قوارید جنت کے فضیلت بیان کی کہ وہ سیم کے ہونگے اونکا داخل خارج سے نظر آئیگا ابن عباس نے کہا تو اگر دنیا کی چاندی لیکر اوسکو مثل پرگس کے پتلا کرے تب بھی باہر اوسکے اندر کا نظر آئے ولکن جنت کی آنجوری ایسے ہونگے رنگ مین جیسے سیم اور صفائی مین ایسے ہونگے جیسے شیشے خدام اہل جنت اندازہ اونکا بقدر حاجت شارب کرینگے نہ زیادہ نہ کم اور یہ شراب لذیذ تر ہوتی ہے اس لیے کہ مقدار حاجت پر ہے نہ بیش و نہ کم مجاہد وغیرہ نے کہا یا اسلیے کہ جنت مین پیاس ہوگی کلبی نے کہا کہ یہ الذ و اشہی ہے بعض نے کہا کہ اندازہ اوسکا ملائکہ نے کیا ہے بعض نے کہا کہ اہل جنت کی بعض نے کہا سقاۃ نے وہ شراب جو اون آنجورون مین ہوگی وہ سونٹھ سے ملی ہوگی عرب شراب کو سونٹھ سے ملا کرتے تھے اسلیے کہ اوسکا رائحہ خوشبودار ہوتا ہے مقاتل نے کہا وہ سونٹھ کچھ دنیا کی سونٹھ کی طرح نہین ہے کہ حلق کو کاٹے اور اوسکا اتارنا صعب ہے مین کہتا ہون کہ یہی حال ساری اشجار و ثمار و قصور و انہار و ماکولات و مشروبات و ملبوسات و مناکح و مساکن کا ہے دنیا مین انکا فقط نام ہے اللہ نے واسطے ترغیب کے وہی نام لیے جنکو یہ لوگ دنیا مین الذ و طیب جانتے اور پہچانتے ہین تاکہ یہ لوگ اوس نعیم مقیم کے لیے سعے و جہد بجا لائین سلسبیل کہتے ہین شراب طیب لذیذ کو ماخوذ ہے سلاست سے زجاج نے کہا سلسبیل لغت مین اوس پانی کا نام ہے جو نہایت سلسال اور تیز رو ہو حلق مین نہ اٹکے ابن الاعرابی نے کہا مین سلسبیل کا نام نہین سنا مگر قرآن مین کلبی نے کہا یہ نام عجمی ہے اور نکرہ ہے کسینے کہا آب روان نقاد ہے کہ جہان چاہو لیجاؤ مگر اول اولی ہے خازن نے کہا منتہے اسم کے انجملہ وصف ہین اسلیے کہ اکثر علماء اسپر ہین کہ سلسبیل صفت ہے اسم مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اسلیے کہتے ہین کہ اون کے راہون اور گھرون مین جاری اور سائل ہے عرش کی جڑ سے جنت عدن مین ہو کر طرف اہل جنت کے بہہ کر آتا ہے بغوی نے کہا جنت کی شراب سردی مین کافور مزہ مین زنجبیل خوشبو مین مسک ہوگی بغیر لزع کے یعنے گلے مین اوسکا چڑھاؤ مقاتل نے کہا مقربین بادہ ناب نوش کرینگے اور باقی

اہل جنت کے لیے ہوگی پھر اسنے بعد وصف سقاۃ کے ذکر غلمان کے طواف کرنیکا فرمایا یہ سب ایک سن
وسال کی ہونگی غیر بالغ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ انکو جنت ہی مین پیدا کرکے خدمت مومنین مین دیگا
اور بعض نے کہا کہ یہ اطفال مومنین ہونگے کیونکہ اون کی موت فطرت پر ہوئی ہے یعنے توحید جبلی پر اور
برجان نے کہا ہے اللہ ہی جانے کہ اسنے اونکا ایمان معلوم کرلیا ہے یہ اولاد کفار ہین الجنت کے
خدم ہونگے جسطرح کہ دنیا مین ہمارے خادم و اسیر تھے رہی اولاد مومنین کی تو بسطامی نے سورے کے اپنے
آباء سے مجتمع ہونگے مین کہتا ہون یہی قول اشبہ بہ معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ انبیاء علیہم السلام کی بھی بعضہ
اولاد نابالغ مری ہے اور فطرت پر گذری انکا خادم اہل جنت ہونا یا خادم آباء خود ہونا یعنے جیسا اللہ
اعلم خازن نے تفسیر سورۂ واقعہ مین کہا ہے قول صحیح جس سے عدول نہو انشاء اللہ تعالی یہ ہے کہ یہ ولدان
جنت مین اسطے خدمت اہل جنت کے مخلوق ہوے ہین مانند حور کے اور کسی سے پیدا نہین ہوے اور
نہ ولادت سے ہم بہرہ پہنچے انتہے مین کہتا ہون ہم اس جگہہ اپنے ظن و تخمین سے کچھ نہین کہہ سکتے اسلیے
کہ کوئی نص صحیح صریح کتاب عزیز و سنت مطہرہ مین بابت انکے نہین آئی ہے بس توقف کرنا اولی و
احوط و احسن ہے مخلدون سے یہ مراد ہے کہ اپنی شباب و طراوت و نضارت و بہجت پر باقی ہون ٹوٹ پھوٹ
ہون اور نہ متغیر اور نہ مبدل یا مراد تخلید سے تحلیہ ہے کہ کانون مین بندے پہنے رہتے ہین اون کو
دیکھو تو یہ نظر آئی کہ گویا بسبب مزید حسن و جمال و صفاء لون و تازگی چہرہ کی مجلسون مین موتی
پراگندہ کردیے ہین عطا نے کہا مراد بیاض حسن لون سے موتیون کو جب تاگے سے نکالکر بسا طر پر بکھیر
دیتے ہین تو وہ گوہر منظوم سے بہتر معلوم ہوتے ہین اہل معانی نے کہا ہے کہ یہ تشبیہ ہے اون کے انتشار
کی خدمت مین اور اگر وہ صف باندہکر کھڑے ہوتے تو منظوم سے تشبیہ دیجاتی لیکن وہ تو کام کاج
کے لیے خدمت مین دوڑتے پھرتے ہونگے اسلیے تشبیہ بساتہ منثور کے دیگئی بخلاف حور عین کہ اونکو منزلہ
لولو مکنون کے فرمایا ہے اسلیے کہ اونسے خدمت لیکر اونکو خوار و حقیر نہین کیا جائیگا پھر حضرت کو یاد
داخل جنت کو خطاب کیا کہ اگر تو کبھی نظر کو جنت مین جولانی دی اور نظارۂ نعیم مقیم کرے تو ایک ایسی
بڑی سلطنت اور مملکت دیکھے کہ جسکو اندازہ نکرسکے سعدی نے کہا ملک کبیر یہ ہے کہ ملائکہ اذن
لیکر داخل ہونگے بے پروانگی کے نہ آئین کی مقاتل و کلبی نے کہا ملک کبیر یعنے وسیع بے غایت ہو
بعض نے کہا اون کو سرون پر بادشاہون کی سی تاج مرصع ہونگے اور سب مین زیادہ عظیم المنزلۃ

وہ شخص ہوگا جو کہ ہر دن نظر طرف اپنے رب کے کریگا اہل جنت پر یا ولدان پہ کپڑے ہونگے سندس سبز کی یہ ایک نوع ہے جامۂ ابریشم کی اور استبرق کی یہ ایک جنس ہے سندس کی سندس کہتے ہیں باریک کو اور استبرق موٹے کو ان کی تفسیر سورۂ کہف میں گذر چکی ہے اس جگہ چاندی کے کنگن کا ذکر کیا ہے اور سورۂ فاطر میں فرمایا ہے یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ اور سورۂ حج میں ذکر زیور گوہر کا بھی زیادہ کیا ہے ان آیات میں کچھ تعارض نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ ان سب اقسام کے کنگن ہوں تا کہ جملہ محاسن مجتمع ہو جائیں یا یہ کہ کبھی سونے کے اور کبھی چاندی کی اور کبھی گوہر کی زیب تن کریں جیسا جس طرح کے زیور کو جو وقت چاہیگا پہنیگا یا مردوں کا زیور چاندی کا ہوگا اور عورتوں کا سونے کا یا چاندی کے کنگن ولدان کے لیے ہونگے اور سونے کے نسوان کے لیے اور لولو کے رجال کے لیے بعض نے کہا یہ زیور بحسب اوقات و اعمال کے ہوگا ابن اللہ کہتے ہیں کہ شراب طہور پلائیگا یہ ایک نوع خاص ہے جو ہر دو نوع متقدم پر فائق ہوگی و تلمذ اسکے پلانے کو اپنی طرف اضافت کیا ہے یہ شراب اپنے شارب کو میل کرنے سے طرف لذات حسیہ اور جھکنے سے طرف ماسوای حق کے پاک کر دیگی وہ فقط وسط مطامع جمال و تلذذ بلقاء کے متحیر و ہو جائیں گے یہ منتہا ہے درجات صدیقین کا فراء نے کہا وہ طہور ہے نجس جس طرح کہ دنیا میں موصوف بہ نجاست ہے یعنے اوسکو ہاتھوں نے نہیں چھوا اور نہ پاؤں نے جرکین کیسا بعض نے کہا وہ تمثیل ہو کر بول نہ بنے گی طہور صیغہ ہے مبالغہ کا طہارت و نظافت میں مقاتل نے کہا یہ ایک چشمہ ہے دروازۂ جنت پر جو کوئی اوسکا پانی پیے گا اوسکا دل حسد و غل و حقد سے پاک ہو جائیگا ابو قلابہ و ابراہیم نخعی کہتے ہیں پہلے طعام لایا جائیگا آخر میں شراب طہور پلائی جائیگی اون کے پیٹ خالی ہو جائیں گے ریح مسک کیطرح طعام پینا ہو کر بھا جائیگا یہ بعد اس دخول جنت و مشاہدۂ نعیم کے اُنسے یہ کہا جائیگا کہ یہ انواع نعم تمہارے اعمال کا بدلا ہے یعنے ثواب اللہ کے علم میں جو ہو وقت تک تمہارے لیے لکھا رکھا ہے تمہاری سعی یعنے عمل کرنا دنیا میں طاعت خدا پر مقبول و مقابل ثواب ٹھیرا اللہ کا شکر کرنا بندی کے عمل پر عبارت ہے قبول طاعت سے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ۝ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ع

ہنے اوتارا سو تو راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی اور کہا نہ مان اون مین کسی گنہگار یا ناشکر کا اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح و شام اور کچھ رات مین سجدہ کر اوسکو اور پاکی بول اوسکی بڑی رات تک یہ لوگ چاہتے ہین ۔ ملنے والی اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایک دن بھاری ہم نے انکو بنایا اور مضبوط باندھی اونکی گرہ بندے اور جب ہم چاہین بدل لاوین اونکی طرح کے لوگ بدلکر یہ تو سمجھولی ہے یہ جو کوئی چاہے کر رکھے اپنے رب تک راہ اور تم نہ چاہو گے مگر جو چاہے اللہ بیشک اللہ ہے سب جاننا حکمت والا داخل کرے جسکو چاہے اپنے مہر مین اور جو گنہگار ہین کہی ہے اون کو دکھ کی مار ف اللہ پاک نے اپنے رسول کریم پر انزال قرآن عظیم کی سنت رکھی اور فرمایا کہ جسطرح ہم نے تیرا اکرام اس تنزل سے کیا ہے اسیطرح تو بھی ہماری قدر و قضا پر صابر و شکیبا رہ اور جان لے کہ اللہ جلد تیری اچھی تدبیر کردیگا تو کسی کافر منافق کے کہنے پر نہ لگ یہ تو یہی چاہتے ہین کہ تجھکو اس تنزل سے روکدین سو تو اپنے رب کا اوتارا اون کو پہونچا دی اور اللہ پر بھروسا کر کہ وہ تجھ کو لوگون کے ہاتھ سے محفوظ رکھیگا تیرا کوئی شخص کچھ بگڑ سکیگا آخر سے مراد اس جگہ فاجر ہے افعال مین اور کفر سے مراد کافر ہے جسکا دل قرآن کا منکر ہے اپنے رب کا نام اول روز و آخر روز مین لیا کر اور رات کو سجدہ کیا کر اور بہت سی لمبی نماز پڑہا کر کقولہ تعالی وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وکقولہ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا پھر اللہ تعالی نے کفار پر اور جو لوگ کہ اونکی طرح کے ہین جب اقبال دنیا مین اور ترک آخرت مین اونپر انکار کیا اور فرمایا کہ یہ دوستدار عاجل مین اور بھلائی دن کو جو قیامت کا دن ہو اپنے پس پشت چھوڑ رہے ہین سو ہمنے اون کو بنایا ہے ہم جب چاہین اونکو اٹھا دین دن قیامت کے اور دوسری خلق مین اعادہ کرین یہ استدلال ہے ہدایت پر ابن زید و ابن جریر نے کہا ہم چاہین تو کوئی اور ہی قوم بدل مین انکے لے آئین اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کقولہ تعالی اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ وَمَا ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ پھر فرمایا کہ یہ سورت ایک تذکرہ ہے یعنے موعظت اب جسکا جی چاہے اس قرآن سے ہدایت حاصل کرے کقولہ تعالی وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ لکن کسی نفس کو یہ قدرت نہین ہے کہ وہ ہدایت پر لگے اور ایمان مین داخل ہو اور اپنے جی

کے لیے کوئی نفع حاصل کرے لکن اسیوقت کہ اللہ چاہے اللہ تعالی مستحق ہدایت کو جانتا ہے اور راہ ہدایت
کی اوسپر آسان کردیتا ہے اور اسباب ہدایت کو اوسکے واسطے مقرر فرماتا ہے اسیطرح مستحق غوایت کو جانتا ہے
اور ہدایت سے پھیر دیتا ہے لَہُ الْحِکْمَۃُ الْبَالِغَۃُ وَالْحُجَّۃُ الدَّامِغَۃُ پھر فرمایا کہ وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت
مین داخل کرتا ہے اور ظالمون کے لیے اُسنے عذاب الیم طیار کر رکھا ہے یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیُضِلُّ
مَنْ یَّشَآءُ فَمَنْ یَّھْدِیْہِ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ اے میرے رب تونے مجھکو ہدایت کی
ہے اور قرآن سکھایا اور حدیث پڑھائی لکن مین بدبخت گنہگار ہون مجھکو میرے اعمال بد ونفس و شیطان سے
رحمت وغفران سے ناامید کیے دیتے ہین تو مجھ کو اپنے فضل و رحم و کرم سے بچا مسلمان بنا دی اور توفیق
اعمال خیر کی دی اور ہمت استقامت کی بخش اور ہر عمل نامرضی اپنی سے مجھکو بچا کیونکہ مشیت تیری ہے
نہ میری مین سب کچھ اپنا سمجھا چاہتا ہون اور برے کام سے بچنے کی نیت رکھتا ہون لکن جب تک تو نہ
چاہیگا مین کچھ بھی خیر نہین کرسکتا اب میری عمر اخیر ہے ۷۵ برس کا ہوا گور و کفن کے کنارہ سے جا لگا
میری کوئی آرزو باقی نہین ہے بجز اسکے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ف
فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ قرآن ہمین نے تجھپر اوتارا ہے کچھ تو اسکو اپنے پاس سے نہین لایا جسطرح
کہ مشرک کہتے ہین اس مین حضرت کے دل کو قوت و تسلی دیتا ہے اور شرح صدر کرتا ہے کہ مہات و سحر کی تہمت
سے جو وحشت ہوتی ہے وہ زائل ہوجائے اور اپنے رب کی قضا و قدر پر صابر رہ اور تاخیر نصر سے ایک
مدت معین تک پریشان خاطر نہ ہو اور کسی مرتکب اثم اور غالی فی الکفر کی اطاعت نکر بعض نے کہا ہے مراد
اثم سے اس جگہہ عتبہ بن ربیعہ ہے اور کفور سے مراد ولید بن مغیرہ ہے ان دونون نے حضرت سے کہا تھا تم اس
امر سے پھر جاؤ ہم تمکو مال و زوجہ سے راضی کردینگے اسنے فرمایا اے پیغمبر تم انکی بات نہ مانو تم تو اپنے رب کا
نام صبح و شام لیے جاؤ مراد اس سے دوام ذکر ہے جمیع اوقات مین یا مراد نماز صبح و عصر ہے بیضاوی نے
کہا نماز فجر و ظہر و عصر ہے اسلیے کہ لفظ اصیل دونو کو شامل ہے مگر شہاب نے کہا کہ اصیل کا تناول عصر ہونا
ظاہر ہے اور ظہر کا باعتبار آخر وقت ہے کیونکہ زوال اور زمانہ قریب زوال کو اصیل نہین کہتے ہین رات مین
سجدہ کرنے سے مراد نماز مغرب و عشا ہے یا مطلق نماز کسیوقت شب مین بغیر تعیین اور تسبیح عام ہے
نماز مین ہو یا غیر نماز مین بعض نے کہا مراد نماز نفل ہے ابن زید وغیرہ نے کہا یہ آیت نماز پنجگانہ سے
منسوخ ہوگئی ہے بعض نے کہا امر واسطے استحباب و ندب کے ہے اور یہ مخصوص ہے ساتھ حضرت کے

پھر فرمایا کہ یہ کفار قریش اور جو لوگ کہ موافق اون کے ہین دستدار دنیا ہین اور آخرت کو چھوڑتے ہین حالانکہ آخرت کا دن نہایت ثقیل ہوگا بسبب اہوال کی ترک سے مراد عدم استعداد ہی واسطے عقبی کے اور بے پروائی کرنا آخرت سے جسطرح کہ کسی شے کو پس پشت پھینکدین حالانکہ اسکو ہمنے خاک سے پیدا کیا ہے پھر نطفہ سے پھر مضغہ سے پھر علقہ سے بنا کر پورا کر دیا کسی غیر کا اس مین کچھ دخل نہ تھا نہ بطور اشتراک اور نہ بطور استقلال اسسے مراد شدت خلق ہے یعنے ہمنے ان کی خلقت خوب قوی و مضبوط کی یعنے رگ پٹھون سے اچھی طرح جکڑ بند کر دیا ابو ہریرہؓ کہا مراد اس سے مفاصل ہین بعض نے کہا عجب الذنب ہے کہ وہ قبر مین ریزہ ریزہ نہین ہوتا ہے اسرار بالضم احتباس بول کو کہتے ہین جسطرح کہ حصر حق مین غائط کے بولا جاتا ہے ہم جامین توان سب کو مار کی دہر دین اور ایسے لوگ لائین جو ان سے زیادہ ہماری مطیع ہون یا یہ معنی کہ ہم اگر بری صورت مین مسخ کر دین یہ سورت ایک نصیحت و موعظت ہی واسطے خلق کے اسکی تصفح مین تنبیہات ہین واسطے غافلین کے اور اسکے تدبر و تذکر مین فوائد کثیرہ ہین واسطے طالبین کے اب جو چاہی وہ اس سے طرف اپنے رب کے آئے کیونکہ ہمنے سب امور کا حال بیان کر دیا اور شک و شبہ دور کر ڈالا اور جتنے موانع فہم تھے وہ اوٹھا دیے اب کوئی مانع اس راہ پر چلنے سے بجز مشیت عبد کے نہین ہے ولکن تم اس راہ پر نہین چلسکتے مو جبتک کہ اللہ تعالی نہ چاہے کیونکہ اختیار امر کا اسی کے ہاتھ مین ہے نہ تمہارے ہاتھ مین تنہا بندہ کی مشیت نہ خیر لائی نہ شر دور کرے اگرچہ مشیت صالحہ و قصد خیر پر ثواب و اجر ہوتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰی یہ آیت حجت ہے معتزلہ و قدریہ پر اللہ دانا حکمت والا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرتا ہے مراد رحمت سے جنت ہے اسلیے کہ جنت اللہ کی رحمت سے ملتی ہے عطا نے کہا جس کے سیئات صادر ہے اللہ اسکو جنت مین داخل کریگا ہے ظالم سوائے لیے عذاب الیم طیار ہے ظلم سے مراد شرک ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

سورۂ مرسلات

یہ پچاس آیت ہے مکے مین اُتری یہی قول ہے حسن و عکرمہ و عطا و جابر کا قتادہ نے کہا مگر ایک آیت وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ کہ یہ مدنی ہے ابن عباس سے بھی اسیطرح مروی ہے ابن مسعود کہتے ہین ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غار منی مین تھے کہ یہ سورت نازل

ہوئی حضرت اسکو پڑھتے تھے اور مین اوسکو آپکے دہن سے یاد کرتا تھا حضرت کا دہن تر تھا کہ اتنے مین
ایک سانپ نے جست کیا حضرت نے فرمایا اسکو قتل کرو ہم جلدی سے دوڑے وہ چلدیا حضرت نے فرمایا وہ تمہارے
شر سے بچگیا جس طرح کہ تم اسکے شر سے بچگئے رواہ الشیخان وغیرہما ابن عباس اس سورت کو پڑھ رہے تھے
اور ام الفضل سنتی تھین کہا ای بیٹے تو نے اس سورت کو پڑھکر مجھے یاد دلادیا کہ یہ سب سے پچھلے حضرت سے سنی
سورت کو سنا تھا حضرت اسکو مغرب کی نماز مین پڑھتے تھے اخرجاہ فی الصحیحین امام احمد کا لفظ یہ ہے کہ ابن
عباس نے کہا کہ اونکی ماں نے حضرت کو سنا کہ مغرب مین والمرسلات عرفا پڑھتے تھے ابن کثیر نے کہا کہ یہ سورت مکی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والمرسلت عرفا ۝ فالعصفت عصفا ۝ والنشرت نشرا ۝ فالفرقت فرقا ۝ فالملقیت
ذکرا ۝ عذرا او نذرا ۝ انما توعدون لواقع ۝ فاذا النجوم طمست ۝ واذا السماء
فرجت ۝ واذا الجبال نسفت ۝ واذا الرسل اقتت ۝ لای یوم اجلت ۝ لیوم الفصل
وما ادرٰک ما یوم الفصل ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝ قسم ہے چلنی ہوا اون کی دل کو خوش
آتی ہے جو بہ کا دینے والی آندھی زور سے بہ اور بہا رنیوالیان اور ٹھاکر بہ بہا ڈنیوالیان بانٹ کر بہ فرشتے اتارنے
والون کے سمجھوتی الزام اوتار نیکو یا ڈر سنانے کو مقرر جو تم سے وعدہ ہوا سو ہونا ہے بہ جب تارے
مٹا دیجائین اور جب آسمان مین جھروکے پڑین اور جب پہاڑ اوڑا دیجائین اور جب رسولون کا وعدہ
ٹھیرے کس دن کی اُنکو دیر ہے اوس فیصلہ کردن کی اور تو کیا بوجھا کیسے فیصلے کا دن خرابی ہے
اوس دن جھٹلانیوالون کی ف ایک ہوا ہین چلتی ہین ٹھنڈی مینہ کا نشان ایک تند آندھی جو
دبی مٹی کو ابھارین ایک جوابر کو ملک ملک ہٹین اور فرشتے اتارتے ہین قرآن کا فرون سے الزام اتارنا
منظور ہے کہ نہ کہین کہ ہمکو خبر نہ تھی اور جنکی قسمت مین ایمان ہے اُنکو ڈر سنانا تاکہ ایمان لائین یعنے
ہر امت کا حساب باری باری لینا ٹھیرے انتہی ابو ہریرہ نے کہا مرسلات عرفا سے مراد ملائکہ ہین اسیطرح
مسروق ابو الضحی و مجاہد ہوا ایک روایت مین اور سدی و ربیع بن انس سے بھی مروی ہے ابو صالح نے کہا مراد
رسل مین دوسرا لفظ یہ ہے کہ ملائکہ مین یہی قول ابو صالح کا عاصفات ناشرات فارقات ملقیات مین ہے
کہ مراد ان سب الفاظ سے فرشتے ہین ابن مسعود نے کہا مراد مرسلات سے ہوا اسیطرح عاصفات ناشرات کو
ریح کہا یہی قول ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ابو صالح کا ایک روایت مین ہے ابن جریر نے والمرسلات مین

توقف کیا ہے کہ آیا یہ ملائکہ ہین جو عرف کے ساتھہ بھیجے گئے یا جیسے عرف فرس کہ بعض پیچھے بعض کے ہوتے ہین یا مراد ریاح ہین کہ تھم تھم کر چلتے ہین اور عاصفات مین قطعاً کہا ہے کہ مراد ملائکہ ہین یہی قول ابن مسعود اور اون کے توابع کا ہے علی وسدی بھی اسی کے قائل ہین اور ناشرات مین توقف کیا ہے کہ ملائکہ ہین یا ریح ابو صالح نے کہا ناشرات سے مراد بادل ہین یعنے مینہ اظہر یہ ہے کہ مرسلات ریاح ہین کما قال تعالی وَ اَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ وقال تعالی وَھُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ اسی طرح عاصفات ریاح ہین موا جب چلتی ہے اور اُس مین آواز ہوتی ہے تو کہتے ہین عَصَفَتِ الرِّیٰحُ اسی طرح ناشرات ریاح ہین جو بادل کو آسمانون کے کنارون مین پراگندہ کرتے ہین جسطرح کہ اللہ تعالی چاہتا ہے فارقات ملقیات سے مراد ملائکہ ہین یہی قول ہے ابن مسعود و ابن عباس و مسروق و مجاہد و قتادہ و ربیع و سدی و ثوری کا اس جگہہ کچھہ خلاف نہین ہے کیونکہ فرشتے رسولون پر اترتے ہین اور حق و باطل و ہدی و غی و حلال و حرام مین تفرقہ کرتے ہین اور رسل کے پاس وحی لاتے ہین اور انذار و انذار خلق کا القا کرتے ہین اور اللہ پاک کے عذاب سے بصورت مخالفت امر کے ڈراتے ہین پھر اللہ نے اس پر قسم کھائی کہ جس قیام ساعت و نفخ صور و بعثت اجساد و جمع اولین و آخرین کا سعید و احمد مین اور مجازات ہر عامل کا اوسکے عمل پر خیر ہو تو خیر اور شر ہو تو شر تم سے وعدہ کیا گیا ہے یہ سب لامحالہ خواہے نخواہے ہونیوالا ہے پھر ان ستارون کی چمک جاتی رہیگی کقولہ تعالی وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ وکقولہ تعالی وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ آسمان مین جھروکے پڑنے سے یہ مراد ہے کہ آسمان بہت جابجا شق ہوجائیگا اون کے اطراف مدہوجائینگے کنارے کمزور ہوجائینگے اور پھاڑ اُڑجائینگے یعنے جاتے رہینگے نہین باقی رہے اور نہ اثر کقولہ تعالی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُھَا رَبِّیْ نَسْفًا الآیۃ وقال تعالی وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَی الْاَرْضَ بَارِزَۃً وَّحَشَرْنٰھُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا | ابن عباس نے کہا وقتت یعنی جمعت ہر پیغمبر کے پیغمبر لوگ فراہم کیے جائینگے ابن زید نے کہا وعدہ کقولہ تعالی یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ اور مجاہد نے کہا قتت سے مراد اجلت ہے یعنے ایک اجل و مدت درمیان اونکے مقرر ہوا ہر ایک نے کہا بمعنے اوعدت ہے گویا یعنے اس آیت کے ٹھیرایا ہے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا وَوُضِعَ الْکِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّھَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ پھر فرمایا کہ کس دن کے لیے رسولون کے کام مین تاخیر کی گئی یہانتک کہ قیامت قائم ہو کما قال تعالی فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ مُخْلِفَ وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ یَوْمَ

تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سویہ دن یوم الفصل کا ہوگا کما
قال تعالٰی لِيَوْمِ الْفَصْلِ پر اُسدن کی تعظیم شان کے لیے فرمایا تو نے کیا جانا کہ یوم الفصل کیا ہے وہ دن ہوگا کہ اسدن
مکذبین کے لیے خرابی ہے اور کے عذاب سے ف فتح البیان مین کہا ہے جمہور مفسرین کہتے ہین کہ مراد
مرسلات سے ریاح ہین ابن مسعود نے کہا ریح ہے کسینے کہا ملائکہ ہین بعض نے کہا انبیا ہین بعض نے کہا مراد سحاب
ہے کہ اوس مین نقمت و نعمت ہوتی ہے عرف صفد کہ ہے یا بمعنے پے در پے عاصفات سے مراد تند ہوائین
ہین قرطبی نے کہا بغیر اختلاف کسینے کہا ملائکہ ہین جو ریح پر مقرر ہین ہوا کو تیز چلاتے ہین اور کافر کی روح
کو تند کرتے ہین بعض نے کہا آیات مہلکہ ہین جیسے زلزلے و نحو ہا ابن مسعود و علی و ابن عباس نے کہا مراد ریح
ہے ناشرات وہ ہوائین ہین جو بادلی لاتی ہین اور بادل کو تقسیم کرتے ہین ابن مسعود نے کہا ملائکہ ہین موکل بالسحاب
ہین جو ابر کو بانٹ کر جدا کر دیتی ہین یا اپنے پر چھوا سمان مین کہولنے ہین وقت نزول وحی کے ربیع نے کہا
مراد بعث ہے قیامت مین ارواح منتشر ہونگے فارقات فرشتے ہین جو حق و باطل مین فرق کرتے ہین مجاہد
نے کہا ہوا ہے جو بادل کو جدا کرتی ہے دوسرا قول انکا یہ ہے کہ آیات قرآن ہین جو حق و باطل مین تفرقہ کرتے
ہین یا مراد رسل ہین جو کہ فارق ہین درمیان امر و نہی کے حسن اسی کے قائل ہین ابن عباس نے کہا ملائکہ ہین
فرق کرتے ہین حق و باطل مین ملقیات ملائکہ ہین قرطبی نے کہا ما جماع یعنے القا وحی کرتے ہین طرف انبیا
کے بعض نے کہا مراد جبریل علیہ السلام ہین اور لفظ جمع کا واسطے تعظیم کے لایا گیا ہے قطرب نے کہا مراد
رسل ہین جو بتنزیل خدا کو طرف امم کے القا کرتے ہین ابن عباس نے کہا ذکر سے مراد تنزیل ہے اللہ نے
پانچ صفتون کی قسم کہائی جنکی موصوف محذوف ہین بعض نے سب جگہہ موصوف ریاح کو ٹھیرایا اور بعض
نے ہر جگہہ ملائکہ بتائی اور بعض نے مغایرت کی کبھی یہ ریاح کہا اور کبھی ملائکہ جلال محلی نے تین صفت اول کا ایک
ہی موصوف بتایا کہ وہ ریاح ہے اور صفت چہارم کا موصوف آیات کو بتایا اور صفت پنجم کا موصوف ملائکہ
کو ٹھیرایا اس راہ پر سوا انکے اور کوئی مفسر نہین چلا اختلاف مفسرین کا اس جگہہ محمول ہے تمثیل پر یہ تعیین
پر راجح یہ ہے کہ تینون صف اول ریاح کے ہین اور چہارم پنجم ملائکہ کے اسی کو زجاج و قاضی وغیرہما نے اختیار
کیا ہے عذرًا او نذرًا کے یہ معنی ہین کہ القا کرنا ملائکہ کا وحی کو اعذار ہے طرف اللہ کے یا انذار ہے
اوسکی عذاب سے فرار اسی کے قائل ہین بعض نے کہا مُحِقّین کے لیے عذر ہے اور مبطلین کے لیے نذر بہرحال
جو وعدہ قیام قیامت کا کیا گیا ہے وہ ضرور ہوگا اسکے واقع ہونے مین کوئی دھوکا نہین ہے بہر وقت

اس وعدہ کا بتایا کہ جب یہ واقع ہوگا کہ تارون کا نور جاتا رہے آسمان پھٹ جائین پہاڑ اڑ جائین کلبی نے کہا یعنے زمین یکسان و برابر ہوجائیگی شیب و فراز کچھ باقی نرہے رسولون کے لیے ایک وقت فصل و قضا کا دیا انکے اور امتون کے ٹھیرا دیا جائے بعض نے کہا کہ یہ معاملہ دنیا کا ہے کہ اللہ نے ایک وقت انزال عذاب کا واسطے تکذیبن رسل کے مقرر کردیا ہے لیکن اول اولی ہے ابوعلی فارسی نے کہا کہ یوم الدین کو اون کے لیے ایک وقت مقرر کردیا ہے بعض نے کہا اُقِّتَتْ کے یہ معنے ہین کہ اُرْسِلَتْ لِاَوْقَاتٍ مَّعْلُوْمَةٍ عَلٰی مَا عَلِمَ اللّٰهُ لَهٗ یہ استفہام کہ کس دن کی انکو دیر ہے واسطے تعظیم و تعجیب کے ہے زجاج نے کہا مراد اس تاقیت و تعیین سے وقت کی ہے جس مین واسطے شہادت کے امم پر حاضر کیے جائین گے پھر اوس دن کا بیان کیا کہ وہ ایک امر بدیع ہائل ہے جسکا اندازہ نہین ہوسکتا اوس دن اون لوگون کی خرابی ہے جنہون نے رسولون کے تکذیب کی ہے بابت انکار روحی و لعب و لہو کے ویل بمعنے ہلاک ہے یا وادی ہے جہنم مین ابن مسعود نے کہا اوس وادی مین زرد آب اہل نار کے ندی بہتی ہوگی یہ آیت شریف اس سورۂ مبارک مین دس بار مکرر آئی ہے اس لیے کہ تقسیم ویل کی بقدر اونکے تکذیب کے کی گئی ہے ایک شی کی تکذیب کے لیے ایک عذاب ہے اور دوسری شے کی تکذیب کے لیے دوسرا عذاب اور اکثر تکذیب ایک شی کی تکذیب ہے دوسری شے عظیم تر ہوتی ہے رضی نے کہا ہے کہ تکرار مقام ترغیب و ترہیب مین تحسن ہے خصوصاً جبکہ آیات سابقہ مرات مکررہ پر مشتمل ہون

حبطرح کہ اس جگہہ اتفاق ہوا ہے اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ہم کہا نہین چکے اگلے پھر اون کے پیچھے پیچھے ہمین پچھلے ہم یہی کچھ کرتے ہین گنہگار دن سے خرابی ہے اوس دن جھٹلانے والون کی ہمنے نہین بنایا تم کو ایک بے قدر پانی سے پھر رکھا اُسکو ایک جمے ٹھیرا دین ایک وعدۂ مقرر تک پھر ہم کر سکے سو کیا خوب سکت والے ہین خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والون کے ہمنے نہین بنائی زمین سمیٹنے والے جیتون کو اور مردون کو اور رکھے اوس مین بوجھ کو پہاڑ اونچے اور پلایا تم کو پانی میٹھا پیاس بجھاتا خرابی ہے اوس دن جھٹلانے والون کی ف اولین سے مراد مکذبین رسل متقدمین ہین جنہون نے اپنے پیغمبرون کی مخالفت کی

تھی بابت اگلی رسالت کے آخرین سے مراد وہ لوگ ہین جو کہ اون سے مشابہ ہین ولہذا فرمایا کہ ہم مجرمون کے ساتھہ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہین قَالَہُ ابْنُ جَرِیْر پھر اللہ نے اپنے سنت رکھی خلق پر اور ہدایت سے اعادہ پر احتجاج کیا اور فرمایا کہ ہمنے تم کو ایک ضعیف حقیر پانی سے بنایا ہے جسکے کچھ قدر و برداشت کی قدرت کے نہین ہے جبر طرح کہ سورۂ یٰسین مین گذر چکا ہے حدیث بشر بن حجاش مین آیا ہے اِبْنَ اٰدَمَ اَنّٰی تُعْجِزُنِیْ وَقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ مِثْلِ ھٰذِہٖ اقرار یکمین سے مراد رحم ہے جس مین مرد و زن کا پانی ٹھیرتا ہے اور رحم اوس پانی کا نگہبان ہے قدر معلوم سے مراد مدت معین ہے جیسے مہینے یا نو مہینے ابن عباس نے کہا کفات سے مراد کون ہے مجاہد نے کہا زمین مردی کو سمیٹتی ہے کہ جیتی اوس مین دکھائی نہین دیتا شعبی نے کہا پیٹ زمین کا تمہارے مردون کے لیے ہے اور پشت تمہاری زندون کے لیے یہی قول مجاہد و قتادہ کا بھی ہے رواسی شامخات سے مراد پہاڑ ہین جو زمین مین جمے ہین تاکہ متمدد و مضطرب نہو مارفرات سہل اور زلال شیرین ہے جو ارسے اُترتا ہے یا زمین کے چشمون سے نکلتا ہے اب خرابی ہے اوسکی جس نے کہ اس مخلوقات مین جو کہ دلیل ہے عظمت پر اپنے خالق کی تامل کیا اور پھر بدستور اپنی تکذیب پر چلا رہا فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے کفار امم گذشتہ کے اہلاک کی خبر دی آدم سے ناخاتم جیسے قوم نوح و عاد و ثمود کے مقاتل نے کہا مراد عذاب دنیا ہے اور مراد اس استفہام سے طلب اقرار ہے ساتھہ ما بعد نفی کے آخرین سے مراد کفار مکہ ہین اور ان کے موافقین جو مکذب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مراد آخرین سے قوم شعیب و لوط و موسے علیہم السلام ہے اور اولین سے قوم نوح علیہ السلام و عاد و ثمود سو ہم اہل شرک سے دنیا یا آخرت مین اسیطرح کرتے ہین بے قدر پانی سے مراد نطفہ ہے کہ نجس و بدبودار و حقیر و ذلیل و خوار چیز ہے یہ ایک دوسرے نوع ہے تخویف کفار کے لیے اس کی نظیر یہ آیت ہے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ قرار یکمین سے مراد مکان حریز ہے یعنے منی رحم مین آفات مفسدہ سے محفوظ رہتی ہے جیسے ہوا دکھوا قدر معلوم سے وہ مقدار مراد ہے جو اللہ نے واسطے ولادت کے مقدر کیا ہے وہ مدت ہے حمل کی نو ماہ یا کم و بیش پھر فرمایا ہم بہت اچھا اندازہ کرنے والے ہین کسی کو قصیر کسیکو طویل بناتے ہین کفت لغت مین بمعنے ضم و جمع ہے سو اللہ نے زمین کو جامع احیا پشت زمین پر اور ضام اموات بطن زمین مین بنایا ہے ابو عبیدہ نے کہا کفات بمعنی آوند ہے بعض نے کہا جو فضلات انسان سے خارج ہوتے ہین وہ زمین مین دفن کیے جاتے ہین یہ معنے ہین اوسکے کفات ہونے

کے بعض نے کہا احیاء اموات صفت زمین ہے یعنے جو زمین پیداوار کی ہے وہ احیا رہے اور جس میں کچھ نہیں اگتا وہ اموات ہے رواسی کے معنے میں ثوابت اور شامخات کے معنے میں طوال ہر شے عالی کو شامخ کہتے ہیں ابن عباس نے کہا یعنے جبال شرفات بعض نے کہا ثوابت عالیات فرات کہتے میں میٹھے پانی کو مقاتل نے کہا یہ سب شیار بعث سے عجیب تر ہیں روایت میں آیا ہے کہ زمین میں جنت سے چار دریا ہیں سیحان جیحان فرات نیل یہ سب نہریں ہیں جنت کی انطلقوا الی ما کنتم بہ تکذبون ۝ انطلقوا

الی ظل ذی ثلث شعب ۝ لا ظلیل ولا یغنی من اللہب ۝ انہا ترمی بشرر کالقصر ۝ کانہ

جمالت صفر ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝ ہذا یوم لا ینطقون ۝ ولا یؤذن لہم

فیعتذرون ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝ ہذا یوم الفصل جمعنکم والاولین ۝ فان

کان لکم کید فکیدون ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝ چلو دیکھو جو چیز تم جھٹلاتے تھے چلو

ع ۱ ۲ ایک چھاؤں میں جسکے تین پہانکیں نہ گھن کی اور نہ کام آوے تپش کے وہ آگ پھینکتی ہے چنگاریاں

جیسے محل جیسے وہ اونٹ ہیں زرد خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والوں کی یہ وہ دن ہے کہ نہ بولینگے

اور نہ انکو حکم ہو کہ توبہ کریں خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والوں کی یہ ہے دن فیصلہ کا جمع کیا تمنے

تم کو اور اگلوں کو پھر اگر کچھ داؤ ہے تمہارا تو چلا لو مجھ پر خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والوں کی ف

چھاؤں کی تین پہانکیں یعنے پھٹے ہوئے جسمیں سے گرمی آتی رہی انتہے ابن کثیر کہتے ہیں اللہ نے

ادن کفار کی خبر دی جو کہ معاد و جزاء و جنت و نار کو جھٹلاتے ہیں کہ لوگوں سے قیامت کے دن یہ بات

کہی جائیگی کہ آؤ ایک سائے کے تلے یعنی لہب نار کے جسکے تین شعبے ہیں وہ لپٹ آگ کی جسدم اونچی ہوگی

اور اسکے ساتھ دھواں بھی ہوگا تو وہ شدت و قوت سے تین پہانک ہو جائیگی وہ سایہ دخان کا جو کہ

بمقابل لہب ہوگا نہ فی نفسہ سایہ دار ہے اور نہ اوس لہب سے بچاتا ہے بلکہ اوس شعلہ آتش سے بڑی بڑی

چنگاریاں اوڑتی ہیں جیسے کوئی بڑا محل ہو ابن مسعود نے کہا جیسے قلعجات ہوں ابن عباس و

مجاہد و قتادہ و مالک و زید بن اسلم وغیرہم نے کہا مراد جمالات ہیں درختوں کی وہ مثل شتر سیاہ کے

ہونگے یہی قول ہے مجاہد حسن و قتادہ و ضحاک کا اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے ابن عباس

و مجاہد و سعید بن جبیر کہتے ہیں مراد رسیاں پیلی کشتیوں کے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ صفر

ٹکڑے ہیں تانبے کے بخاری میں ابن عباس سے آیا ہے کہ ہم تین گز کے یا اس سے زیادہ کی لکڑی لیکر

واسطے سردی کے کپڑے کرتے اوسکا نام قصر رکھتے جماعت صفر سے مراد جماعت صفین ہین کہ جمع ہوکر مثل اوساط رجال کے ہوجاتین اللہ پاکنے کہا اوس دن اون کو قدرت بات کرنے کی نہ ہوگی اور نہ اذن عذر پیش کرنے کا ہوگا بلکہ خود اونپر حجت قائم ہوگی اور اونکا ظلم ثابت ہوجائیگا وہ کچھ نہ بول سکینگے عرصات قیامت مین حالات مختلفہ ہونگے اللہ تعالی کبھی ایک حالت سے اور کبھی دوسری حالت سے خبر دیتا ہے تاکہ شدت اہوال وکثرت زلزال پر دلیل ہو لہذا بعد ہر فصل کے اس کلام سے یہ فرماتا ہے کہ مکذبین کی اوسدن خرابی ہے پھر بندون کو مخاطب کرکے فرمائے گا کہ یہ دن فیصلہ کا دن ہے آج سب اولین و آخرین جمع ہین یہ جگہٹ اوسدن ایک زمین ہموار پر ہوگا داعی اونکو سنائیگا اور ابصار اون مین نفوذ کرے گی یہہ فرمانا کہ اگر تمہارے لیے کوئی فریب و چالاکی ہے تو تم آج میرے ساتھہ کرگذرو لطور تہدید شدید وعید اکید ہے یعنے اگر تم کو میرے قبضے سے خلاصی پانے پر قدرت ہے اور تم میرے حکم سے نجات پاسکتے ہو تو بہتر ہے تم کرگذرو اور چھوٹ جاؤ کما قال تعالی یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان اور فرمایا ہے ولا تضرونہ شیئا اور حدیث مین مرفوعاً آیا ہے یا عبادی انکم لن تبلغوا نفعی فتنفعونی ولن تبلغوا ضری فتضرونی

حکایت ابوعبداللہ جدلی کہتے ہین مین بیت المقدس مین آیا وہان عبادہ بن صامت و عبداللہ ابن عمرو کعب احبار آپس مین باتین کرتے تھے عبادہ نے کہا جب قیامت کا دن ہوگا اللہ اولین و آخرین کو جمع کرے گا زمین واحد پر داعی اونکا منفذ و سمیع ہوگا اور اللہ تعالی فرمائیگا ھذا یوم الفصل جمعناکم والآیۃ آج کا دن کہ جبار عنید و شیطان مرید محبہ ہی نجات نہ پائیگا ابن عمرو نے کہا ہم نے سنا ہے کہ اوسدن ایک گردن آگ سے باہر نکلیگی وہ جب درمیان لوگون کے پہونچیگی پکار کرکہے گی اے لوگو مین اوٹھائی گئی ہون طرف تین شخصون کے مین اونکو اوس سے بھی زیادہ پہچانتی ہون کہ باپ بیٹے کو یا بھائی بھائی کو پہچانے مجھہ سے اونمین کوئی دور غائب کرے گا اور نہ کوئی خافیہ اون کا مجھہ سے مخفی رہیگا ایک وہ شخص جس نے اللہ کے ساتھہ کوئی دوسرا معبود ٹھیرایا دوسرا ہر جبار عنید یعنے ستمگار دشمن کار قیصر ہر شیطان مرید یعنے سرکش و سرتاب پھر وہ گردن اون کو لپٹ جائیگی اور مثل حساب کے چالیس برس آگ مین پھینک دی گئے فتح البیان مین کہا ہے چاہو پاس اوسکے جس کو تم دنیا مین جھٹلاتے تھے یہ بات خزنہ جہنم بطور تقریع و توبیخ کے کہدینگے مراد لیجانا ہے طرف

عذاب نار کی جلو دخان جہنم کے سائے مین جو بلند ہوکر تین حصے ہوگیا ہے پھر جب تک حساب سے فراغ ہو تب تک
وہ اُسی جگہہ رہینگے یہ شان دخان عظیم کی ہوتی ہے کہ وہ بلند ہوکر متشعب بشعب ہوجاتا ہے بعض
نے کہا مراد ظل سے اس جگہہ سرادق ہے یعنے زبانہ آتش جو اُنکو محیط ہوجائیگی پھر تین پھانکین ہوکر
اون پر سایہ کریگی یہانتک کہ اون کا حساب ہوکر وہ دوزخ مین بھیجے جائین بعض نے کہا مراد ظل یحموم
ہے کمافی قولہ تعالی فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ بعض نے کہا مراد شعب ثلاث سے ضریع زقوم
وغسلین ہے یہ اوصاف ہین دوزخ کے پھر براہ تہکم و استہزا اس سایہ کا یہ وصف کیا کہ وہ نہ ظلیل ہے
کہ اوسکے سایہ مین سکون ہو کہے اور نہ آگ کی لپٹ سے بچائے پھر نار کا وصف کیا کہ وہ محل کی برابر
کے شرارے اڑاتی ہے یعنے ہر چنگاری اسکی اتنی بڑی ہے جیسے ایک محل عظیم ہو قصر بنائی عظیم کو کہتے
ہین مشروہ ہے جو کہ آگ سے متفرق ہوکر اُڑی یا مراد قصر سے ہیزم سطبر ہے سعید بن جبیر وضحاک نے
کہا یہ اصول شجر عظام ہین بعض نے کہا اعناق نار ہین یا اعناق نخل قتادہ نے کہا اعناق شتر ہین
ابن مسعود نے کہا وہ کچھ درخت وپہاڑ کی برابر نہین ہین بلکہ مثل بنائن وحصون کے ہین پھر تشبیہ
شرر کے باعتبار رنگ کے جمال صفر سے وہی واحدی نے کہا صفر کے معنے قول مفسرین مین سود
کے ہین یعنے سیاہ فرار نے کہا مراد کالے اونٹ ہین عرب اسود کو اصفر بولتے ہین پھر وہ وقت
دخول نار کے کچھ بات نکرینگے اسلیے کہ موقف سوال وحساب ختم ہوچکا ہوگا حسن نے کہا نطق
بحجت نکرینگے اگرچہ ناطق ہونگے نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہا ھٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ وَ
لَا یُسْمَحُ لَھُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ اَلَّا ھٰمَسًا قَبْلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَتَسَآءَلُوْنَ وَھٰذَا قَوْمٌ اُمِرُوْا بِکِتَابِہٖ کہا
تونے یہ سوال کسی اور شخص سے بھی مجھ سے پہلے کیا ہے کہا نہین کہا اگر تو یہ سوال کرتا ہلاک ہوجاتا
کیا اللہ تعالی نے یہ نہین فرمایا ہے وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ کہا ہان کہا
فَاِنَّ لِکُلِّ مِقْدَارِ یَوْمٍ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ لَوْنًا مِّنَ الْاَلْوَانِ پھر فرمایا کہ اللہ کی طرف سے اون کو اون
عذر کرنیکا نہ ہوگا وہ دن فیصلے کا ہے درمیان خلائق کے اوس دن مین تمیز حق کا باطل سے بخوبی
ہوجائیگا یہ خطاب ہے کفار زمانہ حضرت کو اور اولین سے مراد کفار امم ماضیہ ہین پھر فرمایا کہ اگر تمہارے
پاس کوئی حیلہ دفع عذاب کا ہو تو کر گذرو یہ تقریع وتہکم وتوبیخ ہے از انکہ مقاتل نے اِنْ کَانَ لَکُمْ
حِیْلَۃٌ فَاحْتَالُوْا لِاَنْفُسِکُمْ بعض نے کہا کہ اگر تم کو قدرت حرب کی ہو تو تم حرب کرو بعض نے کہا

یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جس طرح کہ ہود علیہ السلام نے کہا تھا فَكِيدُونِ جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ۝ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم
مُّجْرِمُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝ جوڑ دوالی مین وہ جہانون مین مین اور مذبون مین
اور میوے جس قسم کے جی چاہے کہاؤ اور پیو رچ سے بدلا اوسکا جو کرتے تھے ہم یون ہی دیتے مین بدلا
نیکی والون کو خرابی ہے اوسدن جھٹلانیوالون کی کہالو اور برت لو تھوڑے دنون تم مقرر گنہگار رہو خرابی
ہے اوس دن جھٹلانے والون کی اور جب کہیے انکو جھکو نہین جھکتے خرابی ہے اوسدن جھٹلانیوالون
کی اب کس بات پر اسکے بعد یقین لاوینگے ف اوپر نے ان لوگون کے حال سے خبر دی جو آخرت سے
ڈرتے ہین اور اسکی عبادت باداروجبات وترک محرمات کرتے ہین کہ وہ دن قیامت کی باغون مین
اور چشمون مین ہونگے بخلاف اون بدبختون کے جو سایہ گرم ودخان سیاہ بدبودار کے نیچے ہونگے
مراد فواکہ مشتہاۃ سے سائر انواع ثمار ہین کہ جب بالمعین تب ہی ملا تو تف ملین اون سے بطور احسان
کہا جائیگا کہ تم کہاؤ پیو گوارا ہو کر عوض اوس عمل صالح کے جو کہ تم نے دنیا مین کیے تھے ہماری جزا
واسطے عامل محسن کے اسیطرح ہوتی ہے اور مکذبین یوم الدین کو یون خطاب کیا کہ تم کہاؤ اور تھوڑے
دن برت لو تم مجرم ہو یہ امر واسطے تہدید ووعید کے ہے قلیل سے مراد مدت قریب قصیر ہے یہ مدت
دنیا کی ہوئی ع کہ دنیا ہمین ساعتے بیش نیست ۔ اور جب مجرم ٹھیرے تو اب طرف نار جہنم کے
انکے جانیکے کہ اقال تعالی تُمَتَّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ اور فرمایا إِنَّ الَّذِينَ
يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ
الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ پھر فرمایا کہ جب ان جہال کفار سے کہو کہ تم بھی جماعت نمازیون مین شریک
ہو تو عذر کرکے رکوع سے رک جاتے ہین اب یہ بعد اس قرآن کے جس پر ایمان نہین لاتے
کس کلام پر ایمان لاوینگے تفسیر قولہ تعالی فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ابوہریرہ رضی
کہا جب والمرسلات پڑھے اور اس آیت پر آئی فبای حدیث الخ تو چاہیے کہ یون کہے اٰمنت
باللہ وبما انزل ف فتح البیان مین کہا ہے کہ متقین ظلال اشجار وظلال قصور مین

ہونگے یعنے درختون اور مکانون کے سایون مین نہ ویسے سائے جیسے مین کفار ہونگے دخان نار کا محل نے کہا
تکاثف الشجار مین کازرونی نے کہا زیرا الشجار مقاتل وکلبی کہتے ہین مراد متقین ہے وہ لوگ ہین جو شرک
باللہ سے بچتے ہین اسلیے کہ یہ سورت اول سے تا آخر تقریع کفار مین ہے اونکے کفر پر عیون سے مراد نہرین
ہین آب و شہد و شیر و خمر کی کما قال تعالی فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ الخ پھر ذکر فواکہ کا کیا جس کو
نقل محل کرین گے جنت کو فواکہ تقیید بوقت نہونگے جسطرح کہ انواع فواکہ دنیا کے فصل پر ہوتے ہین بے
فصل نہین ہوتے اون سے فرشتے کہینگے یا اللہ کی طرف سے کہا جائیگا کہ تم کھاؤ پیو پھر بسبب اون اچھے
عملون کے جو تم دنیا مین کرتے تھے ہم ایسے ہی جزاء عظیم دیتے ہین اون کو جو اپنے عقائد و اعمال مین محسن
تھے یعنے مخلص موحد اور جہنم سے بچنے والون کے لیے شقاء عظیم ہے اور مومنین یعنے مقیم مقیم مین ہین پھر خطاب
کفار کو فرمایا کہ کھاؤ اور برتو یعنے تمہارے لیے بہرحال ویل ثابت ہے یہ یاد دلانا ہے اون کے حال کا دنیا
مین یا یہ بات اون سے دنیا مین کہی گئی ہے پھر اوسکو قلیل فرمایا کیونکہ متاع دنیا قلیل ہے اور اسکا زمانہ
بھی تھوڑا ہے یعنے مدت یہان کی مقابلے مین مدت آخرت کی بہت کم ہے اونکے منتہای آجال تک
بعض علما نے کہا ہے تمتع کرنا ساتھ دنیا کے منجملہ افعال کافرین کے ہے اور سعی کرنا واسطے دنیا کے
منجملہ افعال ظالمین کے ہے اور مطمئن ہونا طرف دنیا کے منجملہ افعال کاذبین کے ہے اور سکون کرنا
دنیا مین حد ذن و اخذ پر دنیا سے بقدر حاجت کہ افعال عوام مومنین سے ہے اور اعراض کرنا اکثر
سے افعال زاہدین مین سے ہے اہل حقیقت سوا انکار رتبہ جلیل تر ہے اس سے کہ اون مین محبت دنیا
کی یا بغض اوسکا اثر کرے اور وہ اسکو جمع کرین یا ترک کرین یعنے انکو دنیا کی خیر و شر سے سری ہے سے کچھ واسطہ
و غرض نہین ہے پھر فرمایا کہ تم مجرم ہو یعنے منکر باللہ ظاہر مین کلوا و تمتعوا امر ہے لکن معنے مین تہدید شدید
و زجر عظیم ہے مکذبین کے لیے ویل ہے کیونکہ اونھون نے اپنے جانون کو واسطے عذاب دائم کے بسبب
اس تمتع قلیل کے پیش کیا ہے ان مکذبین سے جب کوئی کہنے والا یہ بات کہتا تھا کہ تم ہمراہ نماز پڑھنے
والون کے رکوع کرو یعنے نماز پڑھو تو وہ نماز نہ پڑھتے مقاتل نے کہا یہ آیت حق مین ثقیف کے اوتری ہے
حضرت نے انکو حکم نماز پڑھنے کا دیا تو وہ نماز پڑھنے سے رک گئے اور کہا کہ ہم کرنہین جھکتے کہ ہمپر اس سے
گالی پڑتی ہے اور عیب لگتا ہے حضرت نے فرمایا اوس دین مین کوئی خیر نہین ہے کہ جس مین رکوع و سجود
نہین ہے یعنے نماز و عبادت معبود بعض نے کہا یہ بات اون سے دون قیامت کے کہی جائیگی جبکہ اون کو

وسطہ سجدہ کرنے کے بلایا جائیگا اور وہ سجدہ نکر سکینگے کیونکہ دنیا مین وہ اللہ کے لیے کبھی سجدہ نکرتے تھے
قالہ ابن عباس اس آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ کفار مخاطب ہین ساتھہ فروع شریعت کے نماز کا نام
رکوع رکھا یہ ایک جزو ہے نماز کا تخصیص اس جزو کی اسلیے فرمائی کہ یہ رکوع وسط خضوع وطاعت کو کیا جاتا
ہے یا خاص ہے ساتھہ نماز مسلمین کے رہے گذشتہ مین سو اونکے لیے وہی دلیل و ہلاک ہے کیونکہ اونہون نے
اللہ کے امر ونہی کو جھٹلایا ہے اب وہ بعد اس قرآن کے کس بات پر یقین لائینگے جبکہ اوسپر ایمان
نہ لائے حالانکہ یہ قرآن ایک آیت مبصرہ ومعجزہ باہرہ ہے درمیان کتب آسمانی کے تمام ہوئی تفسیر سورہ
والمرسلات کی آج نہم صفر ۱۳۰۶ ہجری روز دوشنبہ ہے اس سے پہلے ہم تفسیر پارہ عم لکھہ چکے ہین
ترتیب تحریر کی اوقات متفرقات مین تقدیماً وتاخیراً واقع ہوئی ہے اشارہ پارے باقی ہین اگر عمر نے
وفا کی اور علم الٰہی مین ختم ہونا تفسیر تمام قرآن کا محقق ہوا تو ان سے مقرر ہو چکا ہے تو ان شاء اللہ تعالے
وقتاً فوقتاً شیئاً فشیئاً بلا لحاظ تقدیم وتاخیر زمان وہ بھی لکھے جائینگے یہ خدمت اگر نزدیک باری
تعالی کے قبول ہو گئی تو ایک بہانہ ہے مغفرت کا اسلیے کہ اوسکی رحمت نکتہ نواز ہے اور اسکی مغفرت
غریب پرور ہم اس زمانہ پر آشوب مین ضعفا و دیار غربا اسلام مین کوئی ہمارا عون وناصر نہین ہے مگر
اُسی کی ذات پاک حوادث روزگار نے جو آغاز صدہ چہاردہم ہجری سے متواتر ہو رہے ہین اگر مشغول
افکار وشتت بال نکیا ہوتا تو آجتک بتفسیر اللہ تعالی چاہتا تو ختم ہو جاتی لکن بارہا اس ترجمہ
کی تحریر مین تعطلات پیش آئے اور غدرات وفجرات واقع ہوئے اور زمانہ کے عجز نے خاطر کو شدہ زدہ
کر دیا والحمد للہ تعالی علے کل حال وفی کل حال وبکل حال ومع کل حال اللہ تعالی کی غریب پروری و
بندہ نوازی کا شکر کس زبان وبیان وجنان سے ادا ہو جس نے اس طوفان وبہتان انبار زمان مین
مجھ غریب محسود کو حسد انداز وسوء قضا ودرک عقارب سے اپنے حفظ وامان مین رکھا مین اسید کرتا ہون
کہ جسطرح اللہ تعالی نے مجھہ اس دار فانی مین ہر بلا اور پریشانی سے بچایا ہے وہ قیامت کے دن مین بھی
مجھکو ہر آفت ناگہانی سے امن بخشیگا اور میرے ذنوب ومعاصی کو اپنے صفت ستار سے مستور
ومغفور کرکے اور ابواب جہنم ودرکات سقر سے بچاکر مشمول مراحم خداوندی فرمائیگا اوسکے نزدیک
درگذر فرمانا ایک مشت خاک کے کچھہ بڑی بات نہین ہے اور ایک بندہ شرمندہ کو معاف کر دینا
اور اسکو دہن عفو مین چھپا لینا کچھہ بڑا کام نزدیک اوسکے نہین ہے مین اگرچہ یقیناً لائق نار

ہون لکن وہ قطعاً اہل تقوی رہا اور مین اقرار شہادتین کا رکھتا ہون سچے دل سے اور شرک کفر سے سخت بیزار ہون اگرچہ عمل صالح مین قاصر ہون اسی توحید خالص کی بنیاد پر امید مغفرت کی ہوتی ہے ورنہ اعمال تو مہلکات و موبقات مین رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سورۂ عم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ عم خازن خطیب نے یہی نام لیا ہے اسکو سورۂ تساؤل و سورۂ بنا ابہی کہتے ہین یہ ۴۰ یا ۴۱ آیت ہے سب کے نزدیک مکہ مکرمہ مین اوتری ہے یہی قول ابن عباس و ابن الزبیر کا بھی ہے ابن کثیر نے کہا یہ سورت مکی ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۝ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝ کیا بات پوچھتے ہین لوگ آپس مین وہ بڑی خبر جس مین وہ مکی ہو رہے ہین ہین ہین ابھی جان لینگے ہین ہین نہین اب جان لینگے ف اللہ تعالی نے اس آیت مین منکرین پر انکار کیا کہ وہ سوال من قیامت کے آئیگا بطور انکار و وقوع کرتے ہین حالانکہ وہ ایک سخت ہولناک خبر ہے قتادہ و ابن زید نے کہا مراد نبأ عظیم سے اوٹھنا بعد موت کے ہے مجاہد نے کہا مراد قرآن کریم ہے ابن کثیر نے کہا اظہر وہی قول اول ہے اسلیے کہ وہ لوگ اوسکی وقوع و عدم وقوع مین مختلف ہین بعض مومن ہین اور بعض کافر ہین موضح قرآن مین فرمایا ہے کوئی مانتا ہے کوئی منکر ہے کوئی کہتا ہے بدن اوٹھیگا کوئی کہتا ہے روح جیگی اور غم گذریگا انتہے پھر اللہ نے منکرون کو یہ وعید سنائی کہ تم کو یہ بات جلد معلوم ہو جائیگی یہ ایک سخت تہدید اور وعید شدید ہے زجاج نے کہا یہ لفظ استفہام کا ہے مگر معنے اسکی تفخیم قصے کے ہین اس استفہام مین تہویل و تقریر و تعجیب ہے واحدی کہتے ہین یہ حضرت جب مبعوث ہوئے اور آپنے لوگون کو طرف توحید اور بعث بعد الموت کے بلایا اور قرآن پڑھکر سنایا تو آپس مین ایک دوسرے سے پوچھنے لگا کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ کیا لائے ہین اوسپر اللہ نے یہ آیت اتاری تساؤل کہتے ہین ایک دوسرے سے پوچھنے اور آپس مین بات چیت کرنے کو گو سوال نہ ہو مراد نبأ سے اگر قرآن ہے تو اوسکو عظیم

اسلیے کہا ہے کہ وہ خبر دیتا ہے توحید و تصدیق رسول اور وقوع بعث و نشور کی ضحاک نے کہا مراد قیامت کا دن ہے نصاری کہتے ہین معاد روحانی ہوگا ایک گروہ یہود نے کہا معاد جسمانی ہوگا توریت مین تصریح لفظ جنت کی لغت عبرانی آئی ہے یعنے لفظ جنعیذا اور انجیل مین بہت جگہہ صراحت معاد کی فرمائی ہے اور کہا ہے اوس مین آرام ہے واسطے مطیعون کے اور عذاب ہے واسطے عاصیون کے بعض طوائف کفار عرب انکار معاد کا کرتے تہے جسطرح کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيٰى وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ اور بعض طوائف کو جزم ساتہ نفی معاد کے نتہا بلکہ وہ شاک تہے جسطرح کہ اللہ نے حکایت کیا ہے اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ غرضکہ اسطرح پر درمیان طوائف کفر کے اختلاف واقع ہوا تہا یا مرجع ضمیر کا لفظ قیسارلون مین طرف مومنین و کفار دونون کے ہے مسلمان یقین کہتے تہے اونکی بصیرت و استعداد دین مین زیادہ ہونے کی وجہ سے اور کفار کا استہزا و سخریہ بڑہتا جاتا تہا ایک جماعت نے کہا ہے کہ مراد نبا عظیم سے قرآن کریم ہے یہ فرمانا اللہ پاک کا کہ اب وہ جان لینگے زجر و روع ہے واسطے اونکے اور دوبارہ کہنا اس جملے کا واسطے تاکید و تشدید کے ہے وعید مین یا وعید بعد وعید کے ہے یا پہلا جاننا وقت نزع کے ہوگا اور دوسرا وقت بعث کے یا پہلا وقت بعث کا اور دوسرا وقت جزا کے پہر اللہ نے کچہ بیان اپنی قدرت عظیم کا خلق اشیاء غریبہ و امور عجیبہ مین کیا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ معاد وغیرہ پر بہی اسیطرح قادر ہے جسطرح کہ ایجاد پر اسکو قدرت حاصل ہے فرمایا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ ہمنے نہین بنائی زمین بچھونا اور پہاڑ میخین اور تم کو بنایا جوڑے جوڑے اور بنائی نیند تمہاری دفع ماندگی اور بنائی رات اوڑہنا اور بنایا دن روزگار کوف مراد بچھونے سے یہ ہے کہ زمین کو خاکسار کر دیا ساکن و برقرار کہا پہاڑون سے اوسکو ساکن کیا تاکہ جنبش نکرے اور جو لوگ اوسپر رہتے بستے ہین وہ مضطرب نہون ؎

زمین از تپ لرزہ آمد ستوہ ۔۔۔ فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ

ازواج سے مراد نر و مادہ ہین تاکہ ہر ایک دوسرے سے متمتع ہوے اور تناسل حاصل ہو کقولہ سبحانہ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً

سبات کہتے ہین قطع حرکت کو اور اسکے تحصیل راحت کے کثرت تردد وسعی سے معایش مین عرض نہار مین اسطرح کی ایک آیت سورۂ فرقان مین گذر چکی ہے ۵

بقدر بہر سکون راحت بود بنگر مراتب را دو مین فرق استادن نشستن خفتن مردن

رات کو لباس فرمایا کہ جسطرح کپڑا بدن کو چھپا دیتا ہے اسیطرح رات کا اندھیرا سارا حال ہوتا ہے کما قال وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۵

اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهٗ تَدُوْمُ

قتادہ نے کہا لباسًا ای سکنًا مراد معاش سے یہ ہے کہ دن وشن و درخشان ہوتا ہے لوگ اوس مین ہر طرح کا تصرف کرتے ہین معاش و تمکن کے لیے چلتے پھرتے آتے جاتے ہین کوئی تجارت کرتا ہے کوئی زراعت کوئی کتابت کوئی خیاطت وغیر ذلک ف فتح البیان مین کہا ہے یعنے ہماری قدرت ان امور پر بڑی ہے قدرت اعادہ بالبعث پر پھر تمہارے انکار کی کیا وجہ ہے کیونکہ یہ بات مقرر ہے کہ اجسام قبول صفات و اعراض مین یکسان ہوتے ہین جعل اس جگہ بمعنے انشاء و ابداع ہے مثل پیدا کرنے کے اتنی بات ہے کہ مختص ہے ساتھ انشاء تکوینی کے مہاد کہتے ہین فراش کو کما فی قولہ تعالے اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ تساؤل مذکور درمیان اونکے بابت امر بعث کے تھا نہ بابت قرآن کے اور نہ بابت نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج سے مراد اس جگہ اصناف مذکور و اناث ہین یا الوان یا ہر مخلوق کا جوڑا قبیح و حسن و طویل و قصیر سبات سے مراد راحت ہے ہمراہ موجود ہونے روح کے اندر بدن کے یا مراد موت ہے کیونکہ سونا بھی ایک طرح کا مرنا ہوتا ہے اسی لیے خواب کو برادر مرگ کہتے ہین کیونکہ مسبوت یعنی نائم مشابہ میت کو ہوتا ہے فقط اتنی بات ہوتی ہے کہ جان اوسکی تن سے جدا نہین ہوتی اسی جگہ سے فرمایا ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا وقولہ هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ

مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ۵ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۵ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۵ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۵ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۵ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۵ چنے ہمنے تم سے اوپر سات چھتیان مضبوط اور بنایا ایک چراغ چمکتا اور اوتارا ہمنے بجلی بدلیون سے پانی کا ریلا کہ نکالین اوس سے اناج اور سبزہ اور باغ ملے جلے مین لپٹ رہے ف مراد سبع شداد سے سات آسمان ہین مع اپنے اتساع و ارتفاع و احکام و اتقان

وتزئین کے ستارون سے جو کہ ثابت و سیار ہین لہذا فرمایا کہ ہمنے آفتاب عالمتاب کو جسکی چمک ساری زمین پر پڑتی ہے ایک شمع روشن بنایا ابن عباس نے کہا مراد معصرات سے ریح ہے کیونکہ ہوا پانی کو گھیر لاتی ہے یہی قول ہے عکرمہ و مجاہد و قتادہ و کلبی و زید بن اسلم کا کہ مراد اس سے رياح ہین ہوا مین بادل سے پانی گراتی ہین دوسرا قول یہ ہے کہ مراد سحاب ہے ابو العالیہ و ضحاک و حسن و ربیع بن انس و ثوری اسی کے قائل ہین ابن جریر نے بھی اسیکو اختیار کیا ہے فراء نے کہا معصرات وہ بادل ہین جو پانی سے بھرے ہون مگر برسے نہین برسے حسن و قتادہ نے کہا مراد معصرات سے سموات ہین یہ قول غریب ہے اظہر یہی ہے کہ مراد اس سے سحاب ہے کما قال تعالی اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُهٗ کِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ مجاہد و قتادہ و ربیعہ کہتے ہین مراد ثجاج سے آب ریزان ہے ثوری نے کہا مراد لگاتار پانی ہے ابن زید نے کہا مراد آب کثیر ہے ابن جریر نے کہا کلام عرب مین ثج بمعنے کثرت مشہور نہین ہے بلکہ ثج لگاتار گرنے کو کہتے ہین وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ یعنے بہانا خون بدن کا ابن کثیر کہتے ہین مگر حدیث مستحاضہ مین آیا ہے فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا یعنے اوسکی تو ایک دھار سے لگ جاتی ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ استعمال ثج کا ریزش پے در پے پر ہوتا ہے واللہ اعلم پھر اس آب بسیار سے اناج و اسطرح کو گواد اور چوپایون کے اور سبزہ تازہ واسطے چرندون کے نکلتا ہے جنات سے مراد بساتین و حدائق ہین جو زمین مین طرح طرح کے پھل لگتے ہین اور رنگارنگ میوے پیدا ہوتے ہین جنکی بو مین اور مزے جدا گانہ ہین اگرچہ ایک ہی بقعہ زمین مین کیون نہ ہون لہذا انکو الفاف فرمایا ہے ابن عباس نے کہا یعنے مجتمعہ ونیہ کقولہ تعالی وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ف فتح البیان کا بیان فاتح اس جگہ ہم یون ہے کہ مراد سبع شداد سے سانون آسمان قوی الخلق محکم البنا ہین جنمین مرور زمان کا اثر نہین ہوتا لہذا انکا وصف ساتھ شدت کے کیا ہے ہر ایک آسمان کی موٹائی پانسو برس کی راہ ہے سراج سے مراد سورج ہے وہاج کہتے ہین خوب چمکنے والے کو زجاج نے کہا وہاج بمعنے وقاد ہے مقاتل نے کہا اُس مین روشنی اور گرمی ہے وہ جامع نور و حرارت ہے ابن عباس نے کہا وہاج بمعنے مضی ہے معصرات سے مراد بادل یا ہوا ہے یا آسمان ہے سب

معانی متقارب ہین آسمان پر ہوا چلتی ہے اوس سے بادل برستا ہی شجاج سے مراد موسلا دھار ہے دانہ سے
مراد گندم جو وغیرہما ہے نبات سے مراد گھاس پھوس خشک وتر ہے جسکو دواب کہا تا ہین الفاف سے
مراد گھنے درخت ہین فرمانے کہا جنت وہ ہے جس مین درخت ہون فردوس وہ ہے جس مین انگور ہون
یہ سب تو دلیلین اثبات قدرت پر بیان فرمائین ہر دلیل ایک حجت ہے ثبوت معاد جسمانی پر وبسند الحمد ان
یوم الفصل کان میقاتا ۝ یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا ۝ وفتحت السماء فکانت ابوابا
وسیرت الجبال فکانت سرابا ۝ ان جہنم کانت مرصادا ۝ للطغین مابا ۝ لبثین
فیہا احقابا ۝ لا یذوقون فیہا بردا ولا شرابا ۝ الا حمیما وغساقا ۝ جزاء وفاقا ۝
انہم کانوا لا یرجون حسابا ۝ وکذبوا بایاتنا کذابا ۝ وکل شیء احصینہ کتابا ۝
فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا ۝ بیشک دن فیصلہ کا ہے ایک وقت ٹھہرا ہے جسدن پھونکین
نرسنگا پھر چلے آؤ جتھے کے جتھے اور کھولا جاوے آسمان تو ہوجاوین دروازے اور چلائی جاوین پہاڑ تو ہوجاوین
ریتا بیشک دوزخ ہے تاک مین شریرون کا ٹھکانا رہتے ہین اوس مین قرنون نہ چکھین وہان ٹھنڈک کا نہ
ملے کچھ پینا مگر گرم پانی اور بہتی پیپ بدلا ہے پورا وہ تبے توقع نہ رکھتے حساب کی اور جھٹلائین ہماری
آیتین بکواس اور ہر چیز گنکے لکھ رکھی ہے تو چکھو ہم تمہارے نہ جائین گے تمہیر مگر مار ف
اللہ تعالی نے اس آیت مین فیصلہ کے دن کا ذکر کیا یہ قیامت کا دن ہے ایک وقت خاص اوسکے لیے
مقرر ہے کہ نہ بڑہے اور نہ گھٹے اور نہ علی التعین معلوم ہوسکے ہان وہ وقت اللہ پاک کو معلوم ہے کما
قال تعالی وما نؤخرہ الا لاجل معدود مجاہد نے کہا افواج سے مراد یہ ہے کہ گروہ گروہ آئین گے
ابن جریر نے کہا یعنے ہر امت اپنے رسول کے آنیکی لقولہ یوم ندعوا کل اناس بامامہم حدیث
ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا دونون نفخون کے فاصلہ چالیس کا ہے ابوہریرہ نے کہا
معلوم نہین کہ چالیس دن مراد ہین یا چالیس مہینے یا چالیس سال پھر اللہ آسمان سے پانی برسائیگا
جسطرح ساگ اوگتا ہے اسطرح جسم اوگین گے انسان کے ہر چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی جو عجب الذنب ہے
اوسی سے دن قیامت کے ترکیب خلق کی ہوگی ابواب سے مراد راہین اور راستے ہین جدہر سے فرشتے
اوترینگے اور یہ ارشاد کہ پہاڑ ریت کیطرح ہوجائینگے مثل سکے یہ قول ہے وتری الجبال تحسبہا جامدۃ
وہی تمر السحاب وکقولہ تعالی وتکون الجبال کالعہن المنفوش اس جگہہ سراب فرمایا یعنے دیکہنے

والا یہ خیال کرتا ہی کہ وہ کچھ چیز ہین حالانکہ کچھ بھی نہین ہین پہر اوسکے بعد بالکل جاتی رہین گی نہ عین ہوگا نہ اثر
کما قال تعالی وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرَىٰ
فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا وقال تعالی وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً مرصادی مراد یہ ہے کہ
طیار ہی طاغین سے مراد عصاۃ مخالفین رسل ہین مآب سے مراد مرجع ومنقلب ومصیر ہے یعنے بازگشت و
انجام ومہمانی حسن وقتادہ نے کہا یعنے داخل ہوگا جسمین کوئی شخص یہانتک کہ آگ سے پار ہوجاوے
بس اگر اوسکے پاس کاغذ پروانگی ہے تو نجات پائیگا ورنہ روکا جائیگا سفیان ثوری نے کہا جہنم پر تین
پل ہونگے حقب ایک مدت زمان کو کہتے ہین مقدار مین اختلاف ہے علی مرتضے نے ہلال ہجری سے کہا تہا کہ
تم حقب کو اسکی کتاب مین کیونکر پاتے ہو کہا اسّی برس ہر برس بارہ ماہ کا ہر مہینہ تیس دن کا ہر دن ہزار
برس کا ابوہریرہ وابن عمر وابن عباس وسعید بن جبیر وعمرو بن میمون وحسن وقتادہ وربیع وضحاک سے بھی
اسیطرح مروی ہے سدی وحسن نے اس طرح کے ستر برس بھی کہے ہین ابن عمر نے کہا حقب چالیس
سال کا ہے ہر دن اوسکا ہزار برس کا ہوگا تمہاری گنتی سے البتہ بعض کعب کہتے ہین مینے سنا ہے کہ حقب تین
سو برس کا ہوتا ہے ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن برابر ایک ہزار سال کے حدیث ابوامامہ مین مرفوعاً آیا ہی
کہ حقب ہزار مہینے کا ہوتا ہے اور مہینا تیس روز کا اور سال بارہ مہینے کا جسکے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین
ہر دن اون ہزار مہینون مین سے ہزار برس کا تمہاری شمار سے پس ایک حقب تین کروڑ برس کا ٹہیرا لکن ابن
کثیر نے کہا کہ یہ حدیث بطولہ سخت منکر ہے قاسم وجعفر راوی اسکے متروک ہین ہان حدیث ابن عمر مین مرفوعاً
آیا ہے کہ والا نہ نکلیگا کوئی آگ مین سے یہانتک کہ ٹہیرے اوس مین احقاب تک حقب کچھ اوپر اسّی سال
کا ہوتا ہے ہر سال تین سو ساٹھ دن کا تمہاری گنتی سے رواہ البزار سلیمان بن سلم رادی البصری شہر
ہے سدی نے کہا مراد احقاب سے سات سو حقب ہین ہر حقب ستر برس کا ہے ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر
دن ہزار برس کا تمہارے شمار سے مقاتل بن حیان نے کہا یہ آیت منسوخ ہی بقولہ تعالی فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ
إِلَّا عَذَابًا خالد بن معدان نے کہا یہ آیت اور قولہ تعالی إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ جن مین اہل توحید کے ہے ابن
کثیر کہتے ہین محتمل ہے کہ یہ آیت متعلق لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ہو پہر بعد اسکے اللہ تعالی اونکے
لیے کوئی اور طرح کا عذاب پیدا کرے کسی دوسرے نوع کا پر کہا ہے کہ صحیح یہ ہی کہ اسکے لیے کوئی انقضاء
نہین ہے قتادہ وربیع بن انس اسی کے قائل ہین اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ حسن نے کہا ہے کہ احقاب کے لیے کوئی

گنتی نہین ہی یہی خلود فی النار ہے لکن یہ ذکر کرتے ہین کہ حقب ستر برس کا ہوتا ہے ہر دن برابر ہزار
سال کے قتادہ نے کہا احقاب کا انقطاع نہین ایک حقب گذرا دوسرا حقب آیا سوا اللہ کے کوئی گنتی
احقاب کی نہین جانتا ایک حقب کو اسی برس کہتے ہین ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہوگا ہر دن ہزار
سال کا پھر فرمایا کہ جہنم مین نہ دل کو ٹھنڈک ہوگی نہ آب پاکیزہ جسکو غذا کرین دلمذا فرمایا کہ یہی آب گرم بہتا
ہوا پیپ ہوگا ابو العالیہ نے کہا بردہ جہنم کو اور سراب ہی عناق کو مستثنے کیا ہے ربیع نے کہا حمیم
اوس گرم پانی کو کہتے ہین جسکی گرمی بے نہایت ہو اور غساق اوس زرد آب کو کہتے ہین جو پیپ اور لہو
اور زخمون اہل نار سے جمع ہوگا وہ ایسا ٹھنڈا ہوگا جسکو بسبب نہایت برد و بدبو کے پی نہ سکین گے
اَجَارَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ وَلُطْفِہٖ ابن جریر نے کہا ایک قول یہ ہے کہ مراد برد سے نیند
ہے مجاہد و ابو عبیدہ و کسائی سے بھی یہی روایت ہی پھر اوسکو خبر اردوفاق فرمایا یعنے یہ عقوبت جبر
مین کہ وہ مبتلا ہونگے موافق اون کے اعمال فاسدہ کے ہے جو دنیا مین کیا کرتے تھے جواب ترکی بہ ترکی
اسیکو کہتے ہین یہی قول ہے مجاہد و قتادہ وغیرہ واحد کا پھر فرمایا کہ یہ لوگ معتقد ایسے گھر کے نہ تھے
جہان جزا دیجاتی ہے حساب لیا جاتا ہے بلکہ وہ تو ہماری حجتون اور دلیلون کو خلق پر جو ہمنے اپنے رسول
پر اوتاری ہین نہین مانتے اور مقابلہ ان آیات کا تکذیب سے کرتے ہین حالانکہ ہمکو بندون کے ساری
عملون کی خبر ہے ہمنے اون کے ساری اعمال لکھ رکھے ہین اب ہم انکو جزا دینگے خیر کی خیر اور شر
کی شر پھر دوزخیون سے یہ بات کہی جائیگی اب تم مزہ اس عذاب کا جس مین گرفتار ہو چکے ہو اسی جنس
کا عذاب ہم زیادہ کرینگے اور دوسری طرح کا عذاب بھی دینگے وَاٰخَرُ مِنْ شَکْلِہٖ اَزْوَاجٌ ابن عمر
نے فرمایا نہین اوتری اہل نار پر کوئی آیت سخت تر اس آیت سے فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَکُمْ اِلَّا عَذَابًا
پس وہ ہمیشہ زیادت عذاب مین ہین گے حسن کہتے ہین ہمنے ابو برزہ اسلمی سے پوچھا کہ اشد آیت کتاب
اللہ مین اہل نار پر کون سی آیت ہی کہا ہمنے حضرت کو سنا کہ اس آیت کو پڑھکر فرمایا ھَلَکَ الْقَوْمُ بِمَعَاصِیْھِمْ
اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یعنے قوم بسبب نافرمانی خدا کے ہلاک ہوگئی اسکی سند مین جبر بن فرقد ضعیف ہے ف
فتح البیان مین کہا ہو دن فصل کا درمیان نیک و بد و محق و مبطل کے اللہ کے علم و حکم مین ایک وقت معین ہے
جس مین کہ ساری اولین و آخرین جمع ہونگے یا مراد میقات سے میعاد ہے و بطور وقوع جزا کے پھر فرمایا
کہ اوسدن صور پھونکا جاویگا ذکر نفخہ کا واسطے سہل ڈالنے کے ہے اگر فیصل نفخہ سے سمجھی ہوگا صور کہتے ہین

ف یہ ہے درس حضرت شیخ الہند رح کا حاشیہ ۱۲

نرسنگے کو جس مین اسرافیل علیہ السلام پھونکینگے مراد نفخ سے اس جگہہ نفخہ ثانیہ ہے جو وسطہ بعث کہوگا تب لوگ
اپنی اپنی قبرون سے نکلکر طرف موقف کے فوج فوج اور جماعت جماعت ہوکر آئینگی اور آسمان مفتوح کردیا
جائیگا یعنے پھٹ جائیگا اوس مین سے ہوجائینگے وسطہ نزول ملائکہ کے بعض نے کہا ہر بندہ کے
لیے آسمان پر دو در ہین ایک دسکو رزق کا اور دوسرا دسکو عمل کا سو سبب قیامت قائم ہوگی تو وہ دروازے
کھل جائینگے اور پہاڑ اپنی جگہہ سے ہوا مین مانند غبار کے اوڑنے لگینگی یا دنکی جڑین اوکھڑ جائینگی
گی وہ ریت کی طرح نظر آنے لگینگے وہو یہ ہین پانی کی طرح دکھائی دینگے مطلب کہ لاشے ہوجائینگے
اللہ نے ذکر پہاڑون کا کئی طرح پر کیا ہے حالانکہ جمع درمیان اونکے ممکن ہے اسطرح پر کہ پہلا حال اونکا
اندکاک ہے وہو قولہ تعالی وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً دوسرا حال یہ ہے کہ مثل ہبی
روئی کے ہوجائینگے وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ تیسرا حال یہ ہے کہ مثل ہبلہ یعنے غبار کے ہوا
مین پرواز کرینگے وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا چوتھا حال یہ ہے کہ خاک ہوجائینگی ہوا مین اڑتی
اٹھائی پھرینگی وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ پانچوان حال یہ ہے کہ سراب ہوجائینگی
یعنے لاشے جسطرح کہ اس جگہہ فرمایا ہے مرصاد وہ جگہہ کہ کہتے ہین جہان کہ دشمن کو بیٹھکر تاکین یعنے
کمین گاہ مقاتل نے کہا مراد مرصاد سے محبس ہے کیونکہ کہا راستہ وگذرگاہ یعنے جہنم اللہ تعالے کے حکم وقضا
مین ایک جگہہ ہے تمکنے کی جہان سے کہ خزنۂ نار کفار کو بیٹھکر تاکینگے تاکہ اون کو آگ مین عذاب کرین
یا خود جہنم تاکتی ہے کہ کفار مجہہ مین آتے ہین کچہہ ہو جہنم انجام اہل طغیان ہے وہ اوس مین بہت سی
حقب تک رہینگے حقب بمعنی دہر ہے احقاب بمعنی دہور مقدار حقب مین اقوال مختلف ہین جن کا ذکر
ہوچکا ایک قول یہ ہے کہ حقب اوسوقت کا نام ہے جسوقت کہ وہ حمیم وغساق کو پیتے ہینگے جب وہ وقت گذر
جائیگا تو پھر دوسرے طرح کا عذاب دیا جائیگا بعض نے کہا یہ آیت حق مین اون گنہگارون کے ہے جو
آگ سے باہر نکالے جائینگے لکن اولی یہ ہے کہ مراد اس سے تابید ہے نہ تقیید واحدی نے حسن سے نقل
کیا ہے کہ وَاللّٰهِ مَا هِيَ اِلَّآ اَنْ اِذَا مَضٰى حُقُبٌ حَلَّ اَخَرُ تُتْرَاخُ كَذٰلِكَ اِلَى اَبَدٍ یعنے ابتک
ایک حقب کی بعد دوسرا حقب بہ آتا جائیگا یہ آیت دلیل ہے خلود اہل نار پر اور قول بفناء نار خلاف
ظاہر کتاب وسنت ہے واللہ اعلم پھر یہ لوگ جہنم مین اون احقاب مین نہ ٹہنڈک چکھینگے کہ گرمی سے
کچہہ آرام پائے اور نہ پانی پائینگے کہ پیاس بجھے مگر یہی گرم پانی اور دھوون دوزخیون کا اطلاق ہر دکا

نوم پر لغت ہذیل ہے یہ اسلیے کہ سوجانے سے پیاس کی شدت دور ہوجاتی ہے عرب کہتے ہین اذھب البرد والنوم
یعنے ٹھنڈک نے نیند کو دور کردیا حدیث مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ بہشت مین بھی سونا ہوگا فرمایا نہیں
نوم برادر مرگ ہے اور جنت مین موت نہ ہوگی اسیطرح آگ مین دوزخ قال تعالی لا یقضی علیھم فیموتوا
حسن وعطا نے کہا مراد برد سے رحمت ہے ابن مسعود نے کہا زمہریر جہنم ہے اونکے لیے عذاب ہوگا جب بدن
آب گرم کا اونکے منہ سے لگیگا چمڑا منہ کا گر کر پڑیگا ابن کثیر آئین کی رفاق صفت ہے جزا کی مقاتل نے کہا عذاب
موافق گناہ کے ہوا سو کوئی گناہ شرک سے بڑا ہے نہیں ہے حسن وعکرمہ نے کہا اونکے اعمال بُرے تھے
اللہ نے بھی اُنکو وہ بدلا دیا جو اُنکو بالکل اُنکو یہ امید نہ تھی کہ ہم مبعوث ہونگے ہمارا حساب کتاب ہوگا یہ تو
آیات خدا کو خواہ قرآن تھا یا اور کچھ عموماً جھٹلاتے تھے حالانکہ سمجھتے ہر چیز کو گن کر لکھ رکھا ہے اب چکھو یہ
اس عذاب کو یہ عذاب اُنکو روز افزون ہوگا ایک زیادتی عذاب کی یون ہوگی کہ جب کھال پک جائیگی تو دوسری
کھال بدلدینگے اور جب آگ نرم پڑیگی تو بھڑک اوسکی زیادہ کردیجائیگی یہ آیت قرآن اہل نار پر سب سے زیادہ
سخت تر ہے جیسا ایک عذاب سے تنگ آکر استغاثہ کرینگے تو دوسرا عذاب اُس سے بھی زیادہ سخت تر ہوجائے
فرمایا وہی مقرر کیا جاویگا اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا
دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ بیشک ڈر والوں
کو مراد ملنی ہے باغ ہین اور انگور اور نوجوان عورتین ایک عمر کی سب اور پیالہ چھلکتا نہ سنینگے وہان کوسنا
اور نہ کرنا بدلا ہے تیرے رب کا دیا حساب سے ف یعنے کوئی کسی سے جھگڑتا نہین کہ اوسکی بات مکرادے
انتہے اللہ نے اس آیت مبارک مین حال سے اہل سعادت کے خبر دی ہے کہ ہمنے اونکے لیے یہ کچھ کرا ہے
نعیم مقیم طیار کر رکھی ہے ابن عباس وضحاک نے کہا مفازا سے مراد منتزہ ہے یعنے سیر گاہ مجاہد وقتادہ نے
کہا یعنے وہ فائز ہوئے نا سے نجات پائی ابن کثیر نے کہا اظہر الجگہ وہی معنے ہین جو ابن عباس نے کہی ہین
کیونکہ بعد اسکے ذکر باغات کا کیا ہے حدائق وہ بساتین ہوتے ہین جن مین نخیل وغیرہ ہو کواعب اتراب کے
مراد حور عین ہین ابن عباس ومجاہد نے کہا کواعب سے مراد وہ عورتین ہین جنکی چھاتیان اوٹھی ہوئی ہون
لٹکتی نہون کیونکہ وہ دوشیزہ وابکار ہونگی اتراب سے مراد ہم عمر ہین ایک سن وسال کی ہین حدیث
ابوامامہ مین فرمایا کہ قمیص اہل جنت کی اللہ کے رضوان سے نمایان ہونگی ایک بادل آئیگا وہ پکار کرے گا
اے جنت والو تم کیا چاہتے ہو کہ مین کس چیز کو تمپر برساؤن پھر اونپر کواعب اتراب کو برسائیگا وہ

ابن ابی حاتم ابن عباس نے کہا مراد کاس صاف ہے لبریز پیالہ شراب طہور کا ہے عکرمہ نے کہا بادۂ صافی مراد ہے مجاہد وحسن قتادہ نے کہا چھلکتا ساغر ہے مجاہد وسعید بن جبیر نے کہا مراد اگنا رہے پھر اس جنت مین نفی لغو وکذاب کی فرمائی کقولہ لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ یعنے نہ کوئی لغو بیہودہ بات کہینگے اور نہ اثم و کذب ہوگا بلکہ وہ گہر سلامتی کا دولت خانہ ہے وہان کی ہر چیز نقص و بیہودگی سے سالم ہوگی یہ خبر احوال کو لے گی یہ اللہ کی داد و دہش ہے جو اوس نے اپنے فضل و من سے واحسان ہی دی ہے یہ عطا کافی وافی سالم کثیر المقدار ہے عرب کہتے ہین اَعْطَانِي فَأَحْسَبَنِي یعنے اتنا مجھکو دیا جو کفایت کر گیا وَمِنْهُ حَسْبِيَ اللّٰهُ کافی فتح البیان مین بیان کیا ہے کہ پہلے اللہ نے حال کافرون کے انجام کا ذکر کیا تھا اب جو چیز متقون کے لیے طیار کر رکھی ہے اوسکا ذکر شروع کیا مفازا مصدر میمی ہے یعنے فوز و ظفر مطلوب و نجات از نار جہنم کو مفازہ اسی جگہ سے کہتے ہین بطور فال خلاصی مراد جنت ہے یعنے بطور رجاے فوز یا بمعنے حدث اور ہوسکتا ہے کہ یہ دونو معنے مراد لین عذاب سے نجات پانا فوز ہوتا ہے اسیطرح نعیم کو پہونچنا بھی فوز ہی مختار رین کہا ہے کہ لفظ فوز بمعنے نجات و ہلاک دونون کے ہے قال تعالی فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ اس جگہ بہ اطلاق فوز کا دونون معانی پر ہوا حدیقہ اوس باغ کو کہتے ہین جسکے گرد چہار دیوار ہون اور طرح طرح کے درخت میوہ دار رکہتا ہو عنب انگور کو کہتے ہین ذکر انگور کا بعد باغ کے واسطے تعظیم شان انگور کے ہے کاعبہ زن نابدہ کو کہتے ہین جسکی پستان چلنے گول کرے اوٹھی ہوئی ہو یعنے انکو وہ عورتین ملین کی جنکی چھاتیان گول قدرے بلند ہونگی ؎

بروے سینۂ اش سیب دو پارہ علاج قوت ضعف نظارہ

ضحاک نے کہا مراد کواعب سے کواریان ہین اور اتراب سے اقراب سن مین ابن زید نے کہا دہاق کثیر ہین ساغر لبریز کو عکرمہ و مجاہد نے کہا اوس جام کو کہتے ہین جو پیالے لایا جاے ابن عباس نے کہا پر اور لبریز اور لگاتار مراد ہے وہ کبھی اپنے غلام سے کہتے اِسْقِنَا وَأَدْهِقْ لَنَا یعنے ہمین پلا اور بھر کر دے جس پیالے مین شراب ہوتی ہے اوسکو کاس کہتے ہین اور خالی کو کاس نہین کہتے جنت مین وقت بیخواری و شراب نوشی و بادہ کشی کے نہ کلام باطل لاطائل ہوگا اور نہ بعض بعض کو جھوٹا کہینگے یہ خبر الحمد للہ پر واجب نہین ہے اسلیے اوسکو عطا کہا ہے یعنے یہ اوسکا تفضل ہے حساب کے معنے ہین کافی مصدر کر واسطے مبالغہ کے قائم مقام وصف کر دیا ہے ابن قتیبہ نے

کہا حساب یعنی کثیری کلبی نے کہا حساب سے دیا یعنے ایک حسنہ کے عوض دس گنا بخشا مجاہد نے کہا حساب یعنی قدر ہے یعنے اوتنا دیا جتنا کہ اللہ کے وعدی مین دینا چاہیے تھا کیونکہ اوس نے ایک حسنہ پر وعدہ دس گنا دینے کا کیا ہے اور کسیکو سات سو گنا اور کسیکو لانہایت بے اندازہ کقولہ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور کسینے حساب بتشدید سین یعنے کفاف پڑہا ہے رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۝ یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝ رب ہے آسمانون کا اور زمین کا اور جو اون کے بیچ ہے بڑی مہربانی کا نہین کہ کوی اُس سے بات کرسکے جسدن کہڑا ہو روح اور فرشتے قطار ہوکر کوئی نہین بولتا مگر جس کو حکم دیا رحمن نے اور بولا بات ٹہیک وہ دن ہے تحقیق یہ جو کوئی چاہے بنا لے اپنے رب کے پاس ٹہکانا ہمنے خبر سنادی تمکو ایک آفت قریب کی جسدن دیکھہ لیوی آدمی جو اگے بہیجا اوسکے ہاتہون نے اور کہی کافر مٹی ہوتا ف عوام لوگ جو اوسکو نہین دیکہتے جو جانتے ہین اوس سے دنیا مین کہہ لینے آخرت مین اُسکا جلال روبرو ہے بجلکہ کوئی نہین بول سکتا روح کہا جانداروں کو یا نام ہے جبریل کا جو قابل سفارش کے ہین مسلمان اونہین کیواسطے یہ کہا کہ وہ ٹہیک بات بولینگے کافر کہیگا کہ مین مٹی ہی رہتا آدمی نہ بنتا کہ اس حساب عذاب مین گرفتار نہوتا انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے اس آیت مین اپنی عظمت و جلال کی خبر دی کہ آسمان و زمین و مافیہما کا رب رحمان ہے جسکی رحمت ہر چیز کو شامل حال ہے یہہ کہا کہ کسی کو قدرت ابتدا مخاطبت کی نہوگی مگر اوسکی اذن سے کقولہ تعالی مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وکقولہ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ روح مین اختلاف ہے ابن عباس نے کہا مراد ارواح بنی آدم ہین حسن نے کہا کہ مراد بنی آدم ہین قتادہ نے کہا اسکو ابن عباس چہپاتے تہے بعض نے کہا روح ایک خلق ہے جسکو اللہ نے صور بنی آدم پر پیدا کیا ہے وہ نہ ملائکہ ہین نہ البشر لکن کہاتے پیتے ہین ابن عباس و مجاہد و ابو صالح و عمش اسی کے قائل ہین کسینے کہا مراد جبریل ہین یہی قول ہے شعبی و سعید بن جبیر و ضحاک کا کریمہ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ اسی کی شاہد ہے مقاتل بن حیان نے کہا روح اشرف ملائکہ و اقرب بخدا ہے بہ نسبت اور ملائکہ کے

ع ۲

بقدر جمیع مخلوقات ابن عباس کہتے ہین روح ایک فرشتہ ہی سب فرشتون سے اعظم ترخلق ہین ابن جریر نے
ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ روح جسنے آسمان پر ہے وہ اعظم تر ہے سموات وجبال و ملائکہ سے ہر دن بارہ
ہزار بار تسبیح کرتی ہے ہر تسبیح سے اللہ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے وہ قیامت کے دن تنہا صف باندھکر
آئیگی ابن کثیر نے کہا یہ قول سخت غریب ہے ابن عباس نے رفعاً کہا ہے اللہ کا ایک فرشتہ ہے اگر اوس سے
کہا جائے کہ تو ساتون آسمان وزمین کو لقمہ کرجا تو وہ ایک لقمہ کرجائے اوسکی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَكَ حَيْثُ
كُنْتَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جِدًّا وَفِيْ رَفْعِهٖ نَظَرٌ وَقَدْ يَكُوْنُ مَوْقُوْفًا عَلٰى
ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَكُوْنُ مِمَّا تَلَقَّاهُ مِنَ الْاِسْرَائِيْلِيَّاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ابن جریر نے کسی ایک قول پر ان
اقوال مین سے جزم نہین کیا بلکہ توقف اختیار کیا ابن کثیر کہتے ہین اشبہ نزدیک ہمارے واللہ اعلم یہ ہے
کہ مراد بنی آدم ہین اور یہ قول اللہ کا اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ مثل اس قول کے ہے يَوْمَ يَاْتِ لَا
تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ صحیح مین آیا ہے وَلَا يَتَكَلَّمُوْنَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْمُرْسَلُوْنَ یعنے سوا رسولون کے کوئی اللہ سے
بات نکرسکیگا صواب یہ ہے مراد حق بات ہے پنجبار حق کے ایک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے قَالَهُ اَبُوْ صَالِحٍ وَعِكْرِمَةُ
اللہ نے کہا وہ دن حق ہے یعنے ضرور ہونیوالا ہے اوسکے ہونے مین کچھ شک وشبہ نہین ہے اب جو کوئی چاہے
وہ ایک راستہ بنالے جس سے اللہ تک جا پہونچی عذاب قریب سے مراد قیامت کا دن ہے کیونکہ تاکید وقوع سے
قریب ہوگیا ہے ہر آنیوالی چیز قریب ہوتی ہے اوسدن آدمی کے سامنے اوسکے سارے عمل خیر وشر
قدیم وحدیث پیش کیے جائینگے کہ دیکھ تونے یہ کام کیسے تھے کقولہ تعالیٰ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا
وکقولہ تعالیٰ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ کافر اوسدن یہ تمنا کریگا کہ کاش مین دنیا مین
خاک ہوتا پیدا نہ ہوتا ہوتی مین نہ آتا یہ بات اللہ کے عذاب اور اپنے اعمال فاسدہ کو دیکھکر کہیگا حالانکہ
وہ اعمال ملائکہ سفرہ کرام بررہ کی ہاتھ سے لکھے جاچکے گئے ہین بعض نے کہا یہ بات اوسوقت کہیگا جب کہ
اللہ کے فیصلہ کو درمیان حیوانات کے دیکھے گا کہ بے سینگ بکری کا بدلا سینگ والی سے لیا جاتا ہے
پھر بعد فیصلہ کے فرمائیگا کہ تم مٹی ہوجاؤ وہ سب حیوانات مٹی ہوجائینگے اوسدم کافر بھی یہ آرزو کریگا
کہ اگر مین بھی ان کی طرح خاک ہوجاتا تو کیا اچھا ہوتا یہ ذکر حدیث مشہور صور مین بھی آیا ہے اور
ابوہریرہ وابن عمر سے اسمین آثار وارد ہوئے ہین فتح البیان مین کہا ہے اوسدن خلق کو یہ مجال نہوگا
کہ اللہ سے کچھ سوال کرسکین شفاعت کا مگر اوسکے اذن سے مراد کفار ہین رہے مومن وہ شفاعت

کرینگی آیت مفید ربوبیت عامہ وعظمت وکبریا ہے روح مین آٹھ قول ہین ایک یہ کہ ایک لشکر ہے اللہ کے لشکرون مین سے سوا ملائکہ کے سر ملہ پاؤن کہتے ہین یا اشراف ملائکہ مراد ہین یا حفظہ ہین ملائکہ پر قالہ ابن ابی نجیح یا مراد قرآن شریف ہے قالہ زید بن اسلم یا یہ کہ ارواح مردم ہمراہ ملائکہ باہین ہر دو نفخہ قبل روح بطرف اجساد واپس کیے جائینگے شوکانی نے الجملہ جسیح کسی قول کی بیان نہین کی باقی اقوال ذکر ہو چکے بہرحال اوسدن خلائق ہاری ڈر اور اجلال عظمت الٰہی کے ہوسے قیامت کے بات نکرینگے اور نہ کسی کی سفارش کو لب کہولینگے مگر جسکو رحمان اجازت دی کہ وہ شفاعت کرے یا ٹھیک بات بولے حسن نے کہا داخل نہ ہوگا کوئی جنت مین مگر ہمراہ روح کے اور نہ دوزخ مین مگر بسبب عمل کے واحدی نے کہا موندین ملائکہ کو اذن تکلم کا ہوگا جس نے دنیا مین گواہی توحید کی دی تھی ہیضاوی نے کہا یہ لوگ جو بولینگے افضل خلائق اور اقرب بنجما ہون گے یہ دن قیامت کا بیچ ہونیوالا ہے اب کا جی چاہے وہ عمل خیر کرکے رب کیطرف رستہ قرب کا پکڑے کیونکہ عمل نہ سے دوری نصیب ہوتی ہے نہ نزدیکی قتادہ نے کہا مراد آب ہی سبیل ہے عذاب قریب سے مراد آخرت کا عقاب ہے کیونکہ ہر امر آئندہ قریب ہوتا ہے وشلہ قولہ گانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحھا قالہ الکلبی وغیرہ قتادہ نے کہا مراد عذاب دنیا ہے کیونکہ یہ اقرب عدم نہ سے ہے مقاتل نے کہا یہ عذاب قتل قریش ہے دن بدر کے مگر قول اول اولی ہے بدلیل ما بعد آیت کہ اوسدن ہر آدمی مسلمان تہا یا کافر اپنے آگے بھیجے ہوئے عمل کو دیکھیگا خیر تہا یا شر لقولہ ذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم حسن نے کہا مراد آدمی سے اس جگہ مومن ہے کیونکہ وہ اپنے عمل کو پائیگا رہا کافر سو وہ اپنے لیے کوئی عمل نہ پائیگا اسی لیے تمنا خاک ہونیکی کرے گا بعض نے کہا مراد کافر ہے علی العموم کسینے کہا ابی بن خلف وعقبہ بن ابی معیط مراد ہے لکن اول اولی ہے بعض نے کہا مراد کافر ہے اس جگہ ابوجہل ہے یا ابوسلمہ مخزومی یا ابلیس کہ تمنا مٹی ہونے کی کرینگے مگر اول اولی ہے باعتبار عموم لفظ کے خصوص سبب کے منافی اسکے نہیں ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ دن قیامت کے ساری خلق کا حشر ہوگا بہائم دواب طیر اور ہر شے پر الہ کا عذاب یہانتک پہونچیگا کہ سینگ والی سے بدلا بے سینگ والی کا لیا جائیگا پھر فرمائے گا کہ خاک ہوجاؤ اوسوقت کافر کہیگا یلیتنی کنت ترابا رواہ عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم

والبیہقی فی البعث ابوالزناد نے کہا جن بھی مٹی ہو جائینگے عمر بن عبدالعزیز و مجاہد وغیرہما نے کہا کہ مومنین جن گروہ جنت کے میدان مین ہونگے نہ اندر جنت کے لیکن اکثر اہل علم اسبات پر ہین کہ جن مکلف مثاب معاقب ہونگے ایماندار انکے جنت مین اور کافر آگ مین مثل بنی آدم کے جائینگے اسکا ذکر خطیب نے کیا ہے آیہ فبای الاء ربکما تکذبان اسی کو مقتضی ہو واللہ اعلم

سورۂ والنازعات

اسکو سورۂ ساہرہ بھی کہتے ہین یہ ۴۵ یا ۴۶ آیت ہے اور یہ سورت بلا خلاف مکی ہے ابن عباس و ابن الزبیر نے کہا کہ مدین نازل ہوئی ہے ابن کثیر نے کہا ھی مکیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ قسم ہے کھینچ لانیوالون کی ڈوب کر اور بند چھڑا دینے والون کی کھولکر اور تیرنیوالون کی تیرتی پھر آگے بڑھتے دوڑکر پھر کام بناتے حکم سے ف ایک فرشتے کا کافر کی جان کھینچ کر نکالنے اوسکی رگون مین ڈوبکر ایک مسلمان کی جان کو بدن سے گرہ کھولدینے سے وہ اپنی خوشی سے عالم پاک کو دوڑے جیسے کسی کی بند کھولدی لیکن بدن کی تکلیف اور ہے اوس مین دونون برابر ہین یہ ذکر ہے روح کا نیک خوشی سے دوڑتا ہے بد بھاگتا ہے یہ کھینچا جاتا ہے ایک فرشتے تیرتے پھرتے ہوا مین ایک سے ایک درجہ زیادہ چاہتے جب کچھ حکم ہو پہنچا دوڑے اسکام کے بنانے کو ف یہ تین کہا کر اگلا مدعا جتانا منظور ہوتا ہے اور کبھی اُن چیزون کی خوبی اور مذکر جتانے کو قسم کھاتے ہین انتہے ابن کثیر کہتے ہین ابن مسعود و ابن عباس و مسروق و سعید بن جبیر و ابو صالح و ابو الضحے و سدی نے کہا ہے کہ مراد نازعات سے فرشتے ہین جبکہ نزع ارواح بنی آدم کرتے ہین کسی کی روح کو مشکل سے پکڑتے ہین ڈوب کر کھینچتے ہین کسی کی روح کو آسانی سے نکالتے ہین گویا اوسکو ایک بند سے کھولدیا یہی ناشطات سے مراد ہے دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ یہ کافرون کی جانین ہین جنکو کھینچتے ہین پھر وہ کھل کر نکل آتے ہین پھر آگ مین ڈوبو دیجاتے ہین مجاہد نے کہا مراد نازعات سے موت ہے حسن و قتادہ نے کہا نازعات ناشطات ستارے ہین عطا نے کہا یہ تیر ہین جو جنگ مین چلتے ہین صحیح اول ہے اکثر اسی پر ہین سابحات سے مراد ملائکہ ہین یہی قول ہے

ابن مسعود کا علی مجاہد و سعید بن جبیر و ابی صالح نے بھی یہی طرح کہا ہے مجاہد نے کہا موت ہے قتادہ نے کہا نجوم ہیں عطا نے کہا کشتیان ہیں سابقات سے مراد فرشتے ہیں علی و مسروق و مجاہد و ابی صالح و حسن بصری نے بھی یہی کہا ہے حسن نے کہا سب سے پہلے یہی ایمان لائی انہیں نے تصدیق کی مجاہد نے کہا مراد موت ہے قتادہ نے کہا نجوم ہیں عطا نے کہا گھوڑے ہیں راہ خدا میں مدبرات سے مراد ملائکہ ہیں یہی قول ہے علی و مجاہد وغیرہ مذکورین کا حسن نے کہا وہ آسمان سے زمین تک تدبیر امر رب کی کرتے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ابن جریر نے کسی قول پر جزم نہیں کیا لکن مدبرات میں حکایت کیا کہ مراد فرشتے ہیں لکن میں نہ اثبات کروں نہ نفی فتح البیان میں کہا ہے اللہ نے ان چیزوں کی قسم کھائی مراد نازعات سے ملائکہ ہیں جو بندوں کی روحیں انکے بدن سے کھینچتے ہیں جسطرح کہ نادار کمان کو کھینچتا ہے اور خوب ہی تانتا ہے اسیطرح ما بعد سے بھی سب جگہہ فرشتے مراد ہیں عطف انکا باوجود اتحاد کے بطور تغایر وصفی ہے نیتیمن بلفظہ مونث آئی ہیں حالانکہ صفات ملائکہ ہیں اور وہ کچھ مونث نہیں یہ اسلیے کہ مراد طوائف ملائکہ ہیں اور طوائف جمع طائفہ ہے اور طائفہ مونث ہے جمہور صحابہ و تابعین و من بعدہم کا قول یہی ہے نشطا سے مراد نکالنا جان کا بدن سے ہے آسانی سے جسطرح اونٹ کا بندکھولنے سے نزع واسطے ارواح کفار کے ہے اور نشطا واسطے ارواح مومنین کے معاذ بن جبل سے فرمایا کہ تو لوگوں کو پہاڑے نہ کہا کہ تجھہ کو آگ کے کتے پہاڑ کہا ہیں اللہ نے فرمایا ہے وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا تو جاتا ہے کہ یہ کیا ہیں عرض کیا فرمایا کتے ہیں آگ کے جو گوشت و ہڈی کو جہنم میں گے اخرجہ ابن مردویہ سابحات وہ فرشتے ہیں جو غوطہ لگا کر جان نکالتے ہیں آسانی سے پھر اسکو چھوڑ دیتے ہیں کہ آرام لے لے یا وہ ملائکہ ہیں جو آسمان پر سے واسطے بجا آوری حکم خدا کے شتابی کرتے ہیں یا ارواح مومنین ہیں جو ہمراہ ملائکہ کے بشوق خدا آسمان تیرتے ہیں سابقات وہ فرشتے ہیں جو وحی لانے میں طرف انبیاء کے شیاطین پر سبقت کرتے ہیں یا طرف ابن آدم کے خیر و عمل صالح کے ساتھہ پیشقدمی کرتے ہیں یا ارواح مومنین کو جلد طرف بہشت کے لیجاتے ہیں یا یہ سب ملائکہ سب کام بجا لاتے ہیں مدبرات وہ فرشتے ہیں جو بندوں کے کام کا بندوبست ایک سال سے ایک سال تک کرتے ہیں یا وہ ملائکہ ہیں جو ہمراہ ملک الموت کے نزدیک مردہ کے وقت قبض روح کے حاضر ہوتے ہیں کوئی روح کو اوپر لیجاتا ہے کوئی دعا پر آمین کہتا ہے کوئی مردہ کے لیے استغفار کرتا ہے

یہانتک کے اوسپر نماز پڑہی جائی اور گڑہے مین اوتار اجائی قشیری نے کہا اسپر اجماع ہے کہ مراد اس سے فرشتے ہین ماوردی نے کہا بلکہ دو قول ہین جمہور نے کہا ملائکہ ہین یہ ایک قول ہوا دوسرا یہ کہ مراد کواکب ہین معاذ بن جبل کا قول یہی ہے تدبیر کو اکب سے مراد دوام مین ایک تدبیر طلوع وافول دوسرے تدبیر احوال امور یہا تدبیر ملائکہ سے مراد نازل ہونا ہے حرام حلال لیکر مع تفصیل ورنہ فاعل تدبیر حقیقت مین اللہ وحدہ لاشریک ہی بعض نے کہا ملائکہ کو حکم ہے کہ ریاح وامطار وغیرہا کے انتظام کا بندوبست رکہا کرین اسلیے انکو مدبرات کہتے ہین عبدالرحمان بن سابط نے کہا تدبیر امر دنیا کے چار فرشتون کے حوالے ہے جبرئیل میکائیل عزرائیل اسرافیل جبرئیل علیہم السلام ریاح وجنود پر موکل ہین میکائیل قطر ونبات پر عزرائیل قبض ارواح پر اسرافیل امر لیکر اوترتے ہین جواب ان سب قسمون کا یہ ہے کہ تم سب مبعوث ہوگے یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ قلوب یومئذ واجفۃ ابصارہا

خاشعۃ یقولون ائنا لمردودون فی الحافرۃ ائذا کنا عظاما نخرۃ قالوا تلک اذا کرۃ خاسرۃ فانما ہی زجرۃ واحدۃ فاذا ہم بالساہرۃ

حسبن کانپنے والی یعنے زمین کو بہونچال آئے اوسکے پیچے دوسرے یعنے لگاتار بہونچال چلے آوین کتنے دل اوسدن دہڑکتے ہین اوذکی تیور نوے ہین لوگ کہتے ہین کیا ہم پہر آئینگے اولٹے پاؤن کیا جب ہم ہوچکے ہڈیان کہوکہلی تو یہ پہر آنا ٹوٹا ہے سو وہ تو ایک جھڑکی ہی پہر تب ہی وہ آرہے میدان مین ف کہتے ہے اگر پہر آوین تو ایسا ایسا حیلی کے ہزار ہزار مدعی ہون انتصے ابن کثیر نے کہا ابن عباس نے کہا راجفہ راد فہ سے مراد نفخہ اولی اور نفخہ ثانیہ ہے یہی قول ہے مجاہد حسن وقتادہ وضحاک وغیرواحد کا مجاہد نے کہا راجفہ مثل اس قول کے ہے یوم ترجف الارض والجبال اور رادفہ مثل اس قول کے ہے وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہے آیا راجفہ اوس کے پیچے ہے رادفہ آئی موت لیکر جو اوس مین ہے ایک مرد نے کہا یہلا اگر مین ساری دعا اپنے آپ ہی کے لیے کردون فرمایا اذا یکفیک اللہ ما اہمک من دنیاک واخرتک رواہ احمد

یعنے اب ساری مہم تیرے دنیا و آخرت کی کفایت ہوجائین گی ترمذی وابن جریر وابن ابی حاتم نے سفیان ثوری سے رفعا روایت کیا ہے کہ جب دو تہائی رات جاتی حضرت کہڑے ہوکر کہتے ای لوگو اللہ کو یاد کرو آیا راجفہ اوسکے پیچے ہے رادفہ آئے موت لیکر جو کچہ اوس مین ہے

ابن عباس نے کہا واجفہ بمعنے خائفہ ہے یعنے ترسان لرزان یہی قول ہی مجاہد و قتادہ کا مراد خشوع ابصار سے خشوع اصحاب ابصار کا ہے مراد خشوع سے ذلت و حقارت ہی معاینہ احوال آخرت سے مشرکین قریش اور جو ہم قول انکے تھے وہ معاد کا انکار کرتے اور وقوع بعث کو دور جانتے مجاہد نے کہا حافرہ سے مراد قبور مین یعنے جب بدن گل سڑ گئے اور ہڈیان ریزہ ریزہ ہوگئین پرانی پڑ گئین تو اب کیا پھر ہم جی اوٹھینگے ابن عباس نے کہا ہڈی جب کہنہ ہوجاتی ہے اور اسکی اندر ہوا آتی جاتی ہے تو اوسکو نخرہ کہتے ہین اسکو ناخرہ بھی پڑہا ہے یعنے کہوکھلی ہڈی محمد بن کعب و عکرمہ و سعید بن جبیر و ابی مالک و سدی و قتادہ نے کہا مراد حافرہ سے حیات بعد موت کے ہے ابن زید نے کہا مراد آگ ہے آگ کی بہت سی نام ہین اون مین سے ایک یہ نام بھی ہے اسکی سوا نار جحیم سقر جہنم ہاویہ لظی حطمہ ہے محمد بن کعب کہتے ہین قریش کہتے تھے اگر اللہ ہمکو بعد موت کے زندہ کریگا تو یہ بڑا ٹوٹا ہے اللہ نے فرمایا ایک ہی جھڑکی مین تم سب اللہ کے حکم سے میدان مین آکھڑے ہوگے یعنے اللہ تعالے اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیگا کہ صور کو پھونکدو یعنے واسطے بعث کی نفخ صوتی ہے ساری اولین و آخرین سامنے رب العالمین کے کھڑے دیکھتے ہونگے کما قال تعالی یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِہٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا اور فرمایا ہے وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَۃٌ کَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ اور فرمایا وَمَآ اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ مجاہد نے کہا مراد زجرۃ واحدہ سے صیحہ واحدہ ہے ابراہیم تیمی نے کہا سب سے زیادہ رب عزوجل کو غصہ خلق پر اوس دن ہوگا جسدن اون کو مبعوث کرے گا حسن نے کہا یہ زجر براہ غضب ہوگا ابو مالک و بیع نے کہا مراد اس زجرۃ واحدۃ سے نفخہ آخرہ ہے ابن عباس نے کہا ساہرہ نام ہے ساری زمین کا یہی قول ہے سعید بن جبیر و قتادہ و ابو صالح کا عکرمہ و حسن و ضحاک و ابن زید نے کہا ساہرہ روے زمین کو کہتے ہین مجاہد نے کہا زمین کے نیچے تھی اب اوپر زمین کے آگئی ساہرہ ہموار جگہہ کو کہتے ہین فوری نے کہا ساہرہ زمین شام ہے ابن ابو العالیہ نے کہا زمین بیت المقدس ہے وہب بن منبہ نے کہا ایک پہاڑ ہے پاس قدس کے قتادہ نے کہا ساہرہ جہنم ہے ابن کثیر کہتے ہین یہ سب اقوال غریب ہین صحیح یہ ہے کہ ساہرہ وجہ اعلای زمین ہے سہل بن سعد ساعدی کہتے ہین ساہرہ زمین سفید خاک رنگ خالی کو کہتے ہین جو بغیر روٹی ربیع بن انس نے کہا اللہ فرماتا ہے یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ

وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور فرماتا ہے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا وقال تعالى وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً اس ارض سے وہ زمین مراد ہے جس پر کوئی گناہ نہیں ہوا نخوز یزی ہوئی۔

فتح البیان میں کہا ہے مراد راجفہ سے اس جگہ صیحہ عظیمہ ہے جس کے اندر تردد و اضطراب ہو مثل رعد کے یہ نفخہ اولی ہے جس میں ساری خلق مرجائیگی قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رادفہ سے مراد نفخہ ثانیہ ہے جو وقت بعث کے ہوگا درمیان دونوں نفخوں کے فاصلہ چالیس برس کا ہوگا ابن زید نے کہا راجفہ زمین ہے اور رادفہ ساعت مجاہد نے کہا رادفہ زلزلہ ہے اور رادفہ صیحہ بعض نے کہا راجفہ اضطراب ارض ہے اور رادفہ زلزلہ واجفہ صفت ہو دلوں کی یعنے دل وسدن مضطرب خائف قلق خائف ہونگے جمہور مفسرین احیطرت گئے ہین ابن عباس نے کہا متحرک ہونگے سدی نے کہا زائل ہونگے اپنی جگہ سے اسکی نظیر یہ ہے اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ مطلب ہوا کہ اوس پر وقت معاینہ ہوا قیامت کے ذلت وخشوع ظاہر ہوگا عطا نے کہا مراد وہ لوگ ہین جو غیر اسلام پر مرے ہین کیونکہ سیاق دلیل ہے منکرین بعث پر اوسنے جب یہ بات کہی جاتی رہی کہ تم مبعوث ہوگے تو وہ استہزا کرتے اور کہتے کیا ہم اول حال پر دوبارہ زندہ ہونگے بعد مرنے کے اگر ایسا ہو تو یہ بڑے نقصان کے بات ہے ہڈیان گل سڑ گئین اب کیا زندہ ہون گے اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم ایک ہی جھڑکی مین بعد مرنے اور دفن ہونے کے اوٹھ کھڑے ہوگے روئے زمین پر واحدی نے کہا ساہرہ روئے زمین کو کہتے ہین بعض نے کہا وہ زمین چاندی کی ہوگی یا ساتوین زمین جسپر اللہ خلائق کا حساب لیگا یا زمین مکہ یا زمین

قیامت یا جہنم هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ کہ پہونچی ہے تجھکو بات موسی کی جب پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان مین جسکا نام طوی ہے جا فرعون پاس اوسنے سر اوٹھایا پھر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو ستھرا ہو اور راہ بتاؤن تجھکو تیرے رب کی طرف پھر تجھ کو ڈر ہو پھر دکھائی اوسکو وہ بڑی نشانی پھر جھٹلایا اور نہ مانا پھر جھٹلایا اوسنے اور نہ مانا پھر چلا پھٹیا

پھیر کر تلاش کرتا پھر سب کو جمع کیا پھر پکارا تو کہا مین ہون رب تمہارا سب سے اوپر پھر پکڑا اوسکو اللہ نے سزا مین پہلی کی اور پہلی بیشک اس مین سبق ہے کیجگہ ہے جسکو ڈر ہے ف یعنی آخرت مین بھی عذاب ہوگا اور دنیا مین بھی عذاب پایا ابن کثیر نے کہا اللہ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ جنہے اپنے بندہ رسول موسی کو پاس فرعون کے بھیجا تہا اور معجزات سے انکی تائید کی تہی معہذا فرعون اپنے کفر پر جما رہا یہانتک کہ اللہ نے اوسکو پکڑ لیا اسیطرح انجام اوس شخص کا ہوگا جو تمہاری مخالفت کریگا اور تمکو جھٹلائیگا ولہذا آخر قصہ مین یہ فرمایا کہ اس مین عبرت ہے واسطے ڈرنیوالے کے طوی نام ہے ایک وادی کا قول صحیح پر طبیان کہتے ہین تجبر و تمرد و سرکشی کو موسی علیہ السلام نے فرعون سے کہا تہا کہ تو یہ بات چاہتا ہے کہ ایسی راہ پر چلا جس سے تو پاک ہوجائے مین تجھکو طریقہ تیرے رب کی عبادت کا بتا دون تیرا دل اللہ کے لیے خشوع کرے تو اوسکا مطیع ہوجائے ابھی تیرا دل سخت و ناپاک ہے اور خیر سے دور ہے پہر موسی نے ہمراہ اس دعوت کے اوسکو ایک بڑی نشانی دکھائی اور ایک حجت قوی و دلیل واضح اپنے صدق پر بتائی اوس نے اُنکو جھوٹا کہا اور نہ مانا اور اللہ کے حکم کے برخلاف کیا اُسکا دل کافر بنا رہا باطن مین منفعل نہ ہوا اور نہ ظاہر مین کچھ اثر پذیر ہوا فرعون کا اتنا جاننا کہ جو کچھ موسے طرف سے اللہ پاک کی لائے ہین وہ سب حق ہے اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ مومن تہا کیونکہ معرفت دلکی جاننے کو کہتے ہین اور ایمان عمل کرنا ہے اس معرفت پر جو کہ عبارت ہے القیاد حق و خضوع سے بلکہ وہ تو پٹیہ پہیر حق کا مقابلہ باطل سے کرنے لگا وہ مقابلہ یہ تہا کہ جادوگر لوگ جمع کیے تاکہ سحر کا مقابلہ معجزات باہرات سے کرے لوگون کو جمع کرکے اپنی قوم سے کہا کہ مین تمہارا اعلی رب ہون ابن عباس و مجاہد کہتے ہین کہ پہلے فرعون نے یہ کہا تہا کہ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرِي پہر بعد چالیس برس کے یہ کلمہ کہا کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اوسکو اللہ نے عذاب دنیا و آخرت مین پکڑا اور ایسا انتقام لیا جو اوروں کے لیے موجب عبرت کا ہوا اوس جیسے سرکشون کے لیے دنیا و قیامت مین نکال دو بال ٹہیرا کما قال تعالی وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ اس آیت کے معنے مین یہی قول صحیح ہے کہ مراد نکال آخرت و دنیا سے عذاب دنیا و قیامت ہے اور بعض نے کہا کہ مراد یہ دونون کلمے اوسکے مین یا کفر و عصیان اوسکا ابن کثیر کہتے ہین صحیح وہی قول اول ہے اس مین کچھ شک نہین ہے عبرت سے مراد اتعاظ و ازمجار ہے فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ نے اس آیت مین

حضرت کی تسلی کی کہ تم تکذیب قوم پر غمیدہ خاطر نہ ہو اذکو بھی وہی پہونچیگی جو ان سے پہلے امت کو پہونچی ہے حالانکہ وہ امت بہ نسبت انکی قوت تیہی طوی کو وادی مقدس کہا ہے اسلیے کہ انزال نبوت و برکات رسالت کا اوسی جگہ ہوا تھا یہ شرف اللہ پاک نے اوس وادی کو بخشا فرانے کہا یہ وادی درمیان مدین و مصر کے ہے اوسکا نام طوی اسلیے ہوا کہ اللہ نے بنی اسرائیل کو اوس جگہ مطوی کیا یا اسلیے کہ موسی نے اوسکو وقت شب طی کرکے اعلے وادی مین پہونچی یا وہ ایک وادی ہے شام مین نزدیک طور کے درمیان ایلہ و مصر کے یا منجے طوی کے عبرانی مین یا رجل کے ہین یا اس وادی مین دوبارہ برکت دی گئی ہے مگر اول اولے ہے طغیان کہتے ہین تجاوز کرنے کو حد سے عصیان و فساد و تکبر و کفر یا لہ مین ہے کہا اللہ نے یہ بیان نہین کیا کہ یہ طغیان اوسکا کس چیز مین تہا اللہ پر یا تہہ کفر کے طغیان کیا تہا یا خلق پر کہ انکو اپنا غلام بنایا تہا تو کس سے مراد تطہر ہے یعنے مین تجھ کو شرک سے پاک کردون ابن عباس نے کہا هَلْ لَّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یا یہ مطلب ہے کہ تو یہ بات چاہتا ہے کہ مسلمان ہو کر عمل صالح کرے اللہ نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ فرعون سے نرم بات کرین اور مدارات کی ساتھ پیش آئین یہ گویا تفصیل ہے اسقول کی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى پھر کہا مین تجھ کو راہ بتاؤن طرف تیرے رب کی شاید تو اوسکے عقاب سے ڈرے ابن عطاء کہا خشیت امید ہے خوف سے اسلیے کہ صفت علماء کی ہے قال تعالی اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا وسطی نے کہا اوائل علم خشیت ہے پھر اجلال پھر تعظیم پھر ہیبت پھر فنا بعض نے کہا جسکو خوف ہوا ہے وہ ہر خوشی کی چیز سے غافل ہو جاتا ہے اور اسکو مدلازم حال ہوتا ہے یہانتک کہ خوف سے امن حاصل ہو آیت کبری مین اختلاف ہے کہ کیا چیز تہی کسینے کہا عصا تہا کسینے کہا کہ ید بیضا تہا کسینے کہا کہ پیٹ جانا دریا کا تہا کسینے کہا آیات تسع تہین اول اولی ہے پھر ید بیضا اکثر اسپر ہین کہ یہ دونون نشانیان اوسکو دکہلائی تہین بسبب اتحاد وقت کی اطلاق آیت کبری کا اون دونون پر کیا گیا یا مراد فقط عصا ہے کہ یہ مقدم تہا دوسری نشانی پر اور یہ آیت وَلَقَدْ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلِّهَا کچھ منافی اسکے نہین ہے اسلیے کہ مراد اس جگہ طبیر دینا اوس چیز سے ہے جو کہ ملاقات اول مین دکہلائی تہی وہ یہی عصا و ید بیضا تہا پھر بعد اوسکے وقتاً فوقتاً ساری نشانیان دکہلائین یہ دکہلانا کل آیات کا بعد مغلوبیت سحرہ کے تہا بین اس مین جسطرح کہ سورۂ اعراف سے سمجہا گیا ہے مطلع قصہ یہی ارادت آیت کبری تہی قصہ

سحرہ کا بعد اسکے واقع ہوا تھا فرعون نے باوجود دیکھنے اس آیت کبری کے تکذیب و عصیان کیا اور اعراض کرکے فساد کرنے میں ساعی ہوا اور چاہا کہ موسی سے معارضہ کرے اپنا لشکر واسطے جنگ و قتال کے جمع کیا یا سحرہ کو اکھٹا کیا یا لوگوں کو واسطے مشاہدہ کے بلایا اور پکار کر یہ بات کہی کہ میں ہوں تمہارا رب اعلے موسی نے کہا تھا کہ مجھ کو میرے رب نے تیرے پاس بھیجا ہے اور میرا وس لیعین نے یہ کلمہ کہا یعنے میرے اوپر کوئی اور رب نہیں ہے سب سے فوق میں ہی ہوں عطا کہتے ہیں کہ فرعون نے چھوٹے چھوٹے بت بنا کر حکم دیا تھا کہ انکو پوجیں اور کہا تھا کہ میں ان اصنام کا رب ہوں یا میرا رب ہونے سے یہ ہے کہ میں ہی تمہارا قائد و سائد ہوں لیکن اول اولی ہے بدلیل قولہ تعالی مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي اس کہنے پر اسنے اوسکو پکڑ لیا یہاں اور وہاں نکال کہتے ہیں عقوبت کو مراد نکال آخرت سے عذاب نار ہے اور نکال اولی سے عذاب دنیا کہ نیل میں ڈوب گیا مجاہد نے کہا مراد عذاب اولی و آخر عمر کا ہے قتادہ نے کہا آخرت سے مراد اَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ہے اور اولی سے مراد تکذیب موسی پھر اللہ نے فرمایا کہ اس قصہ فرعون میں اور جو کچھ اوسنے کیا عبرت عظیم ہے واسطے اوس شخص کے جو اللہ سے ڈرتا ہے ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ۝ وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ۝ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ۝ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ۝ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ کیا تم مشکل ہو بنانے میں یا آسمان اوس نے وہ بنایا اونچی کی اوسکی بلندی پھر اُسکو صاف کیا اور اندھیری کی رات اوسکی اور کھول نکالی اوسکی دھوپ اور زمین کو اوس پیچھے صاف بچھایا نکالا اوسکا پانی اور چارا اور پہاڑوں کو پوجہ رکھا کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کی ف سورہ فصلت میں آسمان کو پیچھے کہا یہاں زمین کو پیچھے سو یہاں آسمان کا بنانا ہے اونچا اور دن رات ٹھیرانا یہ شاید زمین سے پہلے ہو وہاں انکو سات کرنا بانٹ کر پھر ہر ایک میں جدا دستور چلانا وہ شاید زمین سے پیچھے ہوا انتہے ابن کثیر کہتے ہیں اللہ پاک نے اس آیت میں حجت قائم کی ہے منکرین بعث پر اعادہ خلق میں بعد بد خلق کے کہ تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا بنانا کما قال تعالی لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وقال تعالی أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ لفظ بناها کی تفسیر رفع سمکها فسواها سے یعنے آسمان کو بلند بنیاد دراز صحن برابر کونوں کا اڑسٹھ ساٹھ ستاروں کے شب

تاریک مین بنایا اور رات کو کالا بھجنگ سیاہ تاریک کیا اور دن کو روشن و مخشان چمکیلا و الا واضح بنایا
ابن عباس نے کہا مراد اغطش لیلہا سے اندھیرا ہے یہی قول ہے مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر اور ایک جماعت کثیر
کا اخراج ضحے سے مراد روشن کرنا دن کا ہے سورۂ حم سجدہ مین یہ ذکر گذر چکا ہے کہ زمین آسمان سے
پہلے پیدا ہوئی ہے لیکن کشادگی اوسکی بعد پیدائش آسمان کے ہوئی یعنے جو چیز اوسکی قوت مین تھی
وہ فعل مین لائی گئی یہی معنے ہین قول ابن عباس وغیرہ کے ابن جریر نے بھی اسیکو اختیار کیا ہے
ابن عباس نے کہا مراد دحوارض سے یہی نکالنا پانی اور چارہ کا ہے زمین سے کہ نہرین جاری کین اور
پہاڑ کہے اور ریت بنائی اور رستے مقرر کیے اور ٹیلے ٹھیرائے پہاڑون کو زمین پر جمایا اور خوب
مستحکم کیا کہ زمین کو جنبش نہ ہو یہ صنعت ہے حکیم علیم رؤف رحیم کی انس بن مالک نے رفعاً کہا ہے کہ
جب اللہ نے زمین بنائی وہ دراز ہونے لگی تو پہاڑون کو پیدا کرکے زمین پر ڈالدیا وہ ٹھیر گئی ملائکہ
کو آفرینش جبال سے تعجب ہوا کہا اے رب تیری مخلوق مین ان پہاڑون سے بھی زیادہ کوئی چیز سخت و درشت
ہے فرمایا ہان لوہا کہا لوہے سے بھی کوئی شے شدید تر ہے فرمایا آگ کہا آگ سے زیادہ کون چیز
سخت ہے فرمایا پانی کہا پانی سے بڑھکر کیا چیز سخت ہے فرمایا ہوا کہا ہوا سے زیادہ کون سخت تر ہے
کہا ابن آدم صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اوسکو بائین ہاتھ سے چھپاتا ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ پھر اللہ نے
فرمایا کہ یہ سب چیزین متاع ہین تمہارے لیے اور واسطے تمہارے انعام کے پانی کے چشمے بہائے نہار
کو آفکار اکیا زرع و شجر و ثمر پیدا کیے لوگ چوپایون کا گوشت کھاتے ہین اور ان پر سوار ہوتے ہین یہان
تک کہ دنیا منقضی ہو فتح البیان کا لفظ یہ ہے کیا پیدا کرنا تمہارا بعد موت کے اور اٹھانا تمہارا سخت تر
ہے نزدیک تمہارے آسمان بنانے سے یہ خطاب ہے کفار مکہ کو مقصود اس سے توبیخ و تبکیت ہے
کیونکہ جسکو پیدا کرنے پر اس جرم عظیم کے جس مین عجائب صنع و بدائع قدرت ہین اور سب دیکھنے والے
اوسکو دیکھ رہے ہین کیا وہ اعادہ اجسام سے بعد موت کے عاجز ہے یعنے ہرگز نہین یہ کیفیت خلق
کی بیان فرمائی کہ پہلے اوسکو زمین سے اور پیدا کیا اوسکی چوڑی ملکو ہوا مین اونچا کیا چنانچہ زمین سے پانسو
برس کی راہ پر بلند ہے بغوی نے کہا مراد اسکے سقف ہونے سے جسطرح آسمان اس دنیا کی چھت ہے اسی
طرح ایک آسمان دوسرے آسمان کی سقف ہے جو نیچے اوسکے ہے پھر ان آسمانون کی یکسان کیا سب
کی آفرینش برابر ہے سب کی شکلین معتدل ہین کچھ تفاوت نہین اور نہ کسی طرح کی کجی یا فتور و شکاف

وشقوق عظیم سے مراد ظلمت سے رات کو طرف آسمان کے مضاف کیا اسلیے کہ سورج ڈوبنے پر آتی ہے
اور سورج آسمان پر ہے دن کو بلفظ صحی تعبیر کیا اسلیے کہ یہ وقت اخیر وطہیر اوقات نہار ہے اور اضافت
دن کی طرف آسمان کے اسلیے کی کہ ظہور نہار کا آفتاب سے ہوتا ہے اور آفتاب طرف آسمان کے منسوب
ہے پھر بعد آسمان کے زمین کو بچھایا کہا ہے کہ بعد دو ہزار برس کے پیدا کرنے آسمان سے زمین کو مکہ معظمہ
سے پھیلایا اس آیت میں اور آیۂ سورۂ فصلت میں کچھ تناقض نہیں ہے ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ بلکہ
جمع ممکن ہے کہ پہلے زمین کو بنایا پھر آسمان پیدا کیا پھر زمین پھیلای پھر آسمان برابر کیے یا لفظ بعد اس
جگہ بمعنی مع ہے یا بمعنے قبل جمع اول اولی ہے اور ابن عباس بھی اسی کے قائل ہیں ابن جریر نے بھی
اسی کو اختیار کیا ہے پانی نکالنے سے مراد انہار وچشمہ وعیون ہیں مرعی سے مراد نبات ہے شہاب نے
کہا مرعی وہ ہے جو دواب کھاتے ہیں سوا انسان کے ذکر کھانے پینے کا ارسا جبال پہاڑ اسلیے تقدم
کیا تا کہ اہتمام اونکا معلوم ہو انعام سے مراد گائے وشتر بکری ہیں فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى يَوْمَ يَتَذَكَّرُ
الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِىَ الْمَاْوٰى وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى پھر جب آوے وہ ہنگامہ بڑا جسدن یاد کرے آدمی جو کمایا
اور نکال رکھے دوزخ جو چاہے دیکھے سو جس نے شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے
ٹھکانا اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے اور روکا جی کو خواہش سے سو بہشت ہی ہے
ٹھکانا ف مراد طامہ کبری سے دن قیامت کا ہی یہی قول ہے ابن عباس کا کیونکہ اوس میں ہر
امر ہولناک وہشت خیز ہوگا کما قال تعالی وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ اسوقت ہر آدمی اپنے عمل خیر
وشر کو یاد کریگا کما قال تعالے يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى لوگ اوسدن دوزخ
کو کھلا دیکھینگے پھر جس نے تردد وسرکشی کی ہوگی اور دنیا کی زندگی کو امر دین پر اختیار کیا ہوگا اسکا
انجام جہنم ہوگا زقوم کھائیگا حمیم پیے گا اور جس نے اس ڈر سے کہ مجھ سامنے اللہ کے کھڑا ہونا پڑیگا
اپنے نفس کو خواہش خاطر سے روکا ہوگا اور گناہ سے روک کر طرف طاعت کی لایا ہوگا اوسکا
انجام جنت ہوگا فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ طامہ کہتے ہیں اوس آفت وبلا کو جو ساری آفات و
بلایا سے بڑھکر ہو وہ آفت اوسدن کی آفت فرعون سے بھی زیادہ بڑھی ہوگی جس نے انا ربکم الاعلی
کہا تھا اس آیت میں اللہ تعالی نے حال معاد کا بیان کیا بعد احوال معیشت کی جس نے کہا مراد طامہ

کبری سے اس جگہ نفخہ ثانیہ ہے مبرد نے کہا طامہ نزدیک عرب کے وہ داہیہ عظمی ہے جسکی برابر سخت کسی کو نہ ہوسکی مجاہد وغیرہ نے کہا اوس دن جنتی جنت کو اور دوزخی دوزخ کو حوالہ کردیے جائینگے ابن عباس نے کہا یہ ایک نام ہے قیامت کا آدمی اوسدن اپنے اعمال نیک و بد کو صحائف مین مدون پائیگا اور جہنم کو کھولکر ظاہر کردینگے اوسکی آتش سوزان کسیپر مخفی نہ رہیگی ساری خلق اوس کو دیکھیگی مومن اوسکو دیکھکر قدر اللہ کی نعمت کی پہچانیگا اور کافر کو غم پر غم اور حسرت پر حسرت زیادہ ہوگی پھر جس کسی نے دنیا کو آخرت پر مقدم کیا تھا اتباع شہوات محرمات کرکے وہ دوزخ مین جائیگا اور جو کوئی اللہ پاک کے روبرو حساب دینے کے لیے کھڑے ہونے سے ڈرتا تھا اور گناہ کرنے سے دنیا مین باز رہا تھا اور نفس امارہ کو خواہش معاصی و محارم سے روکتا تھا اوسکی منزل بہشت ہوگی مقاتل نے کہا مراد وہ شخص ہے جس نے ارادہ کسی گناہ کرنے کا کیا پھر اوسکو یاد آیا کہ مجھے اسکا حساب سامنے پروردگار کے دینا پڑیگا اس خیال پر اوس نے وہ گناہ نہ کیا تو اوسکے لیے گناہ جنت ہے ہوا تھے یَسْـَٔلُونَكَ عَنِ

السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۝ إِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝ إِنَّمَا أَنْتَ

مُنْذِرُ مَنْ يَخْشٰهَا ۝ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ۝ ترجمہ وہ تجھسے

مین وہ گھڑی کب ہے ٹھہراوسکا تو کس بات مین ہے اوسکے ذکر سے تیرے رب تک پہونچنا ہے اوسکی تو تو ڈر سنانے کو ہے اوسکو جو اوس سے ڈرتا ہے ایسا لگیگا جسدن دیکھینگے اوسکو کہ دیر نہ لگے اوز کو مگر ایک شام یا صبح اوسکی ف یعنے پوچھتے پوچھتے اوسی تک پہونچنا ہے بیچ مین سب خبر مین شتاب مانگتے ہین قیامت اوسوقت معلوم ہوگا کہ بہت جلد آئی بیچ مین دیر کچھ نہ لگے ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے فرمایا یہ لوگ تجھسے حال قیامت کا پوچھتے ہین کہ کب وہ آئیگی سو اوسکا علم نہ تجھکو ہے نہ کسی اور مخلوق کو بلکہ اوسکا علم اللہ ہی کو ہے وہی اوسکا وقت علی التعیین جانتا ہے ثَقُلَتْ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

اللّٰهِ اور اس جگہ یہ بھی کہا کہ منتہا اوسکا اللہ کیطرف ہے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے پوچھا تھا کہ اوس گھڑی کا کون وقت ہے فرمایا مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ یعنے نہ مجھے معلوم اور نہ تم کو معلوم اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کو علم غیب نہین ہے غیب کا جاننا خاصہ خدا ہے ہان تیرا یہ کام ہے کہ جو کوئی قیامت کا ڈر رکھتا ہو تو اوسکو اللہ کے بأس و عذاب سے ڈرا دے

پھر جو کوئی اللہ سے ڈریگا اور اُسکے سامنے کھڑے ہونے سے ترسان ہوگا اور تیری پیروی کریگا وہ رستگار ہوگا خیبت محتار اوسپر ہے جو تجھ کو جھٹلائیگا اور تیری مخالفت کریگا وہ جب قبروں سے اوٹھیگا محشر میں آئیں گے دنیا کے جینے کو بہت تھوڑا جانینگے جیسے شام یا صبح ایک دن کی ابن عباس نے کہا ظہر سے سورج ڈوبنے تک کو عشیہ کہتے ہیں اور طلوع سے نصف نہار تک ضحیٰ ہے یعنے وہ یہ سمجھینگے کہ ہم دنیا میں فقط دو پہر ٹھیرے خواہ نصف روز اول سمجھو یا نصف روز آخر قتادہ نے کہا یہ وقت دنیا کا ہے قوم کی آنکھوں میں جبکہ آخرت کا دن دیکھینگے فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم سے یہ لوگ سوال ساعت قیامت کا کرتے ہیں کہ وہ کس گھڑی ہوگی سو تم کو اس ذکر سے کچھ کام نہیں ہے تم کیا جانو کہ وہ کب ہوگی یہ تو اللہ ہی جانے کہ وہ کب اسکو قائم کریگا تم آخر انبیا ہو اور ایک علامت ہو علامات قیامت میں سے تم سے اس بات کا پوچھنا یعنے یہ انکو اتنا ہی کافی ہے کہ تمہاری بعثت کو دلیل قرب قیامت جان لیں اور واسطے اوسکے طیار ہو جائیں عائشہ کہتی ہیں جب یہ آیت اوتری تب لوگ سوال کرنے سے دن قیامت کے باز رہے اعراب جب پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آتے تھے یہی سوال کرتے حضرت کسی انسان نوجوان کی طرف دیکھکر فرماتے اِنْ یَعِشْ هٰذَا قَامَتْ عَلَیْكُمْ سَاعَتُكُمْ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ یعنے اگر یہ جیتا رہا تو تمہاری قیامت قائم ہو جاویگی یہ اسلیے کہ جو منحصر مرنا ہے اوسکی قیامت قائم ہو جاتی ہے کیونکہ احوال برزخ کی اُسپر طاری ہوتی ہیں یہ مقدمہ ہے اوس عالم میں پہونچنے کا پھر فرمایا منتہے اوسکا تیرے رب کیطرف ہے یعنے وہی جانے کہ قیامت کبریٰ کس دن کس گھڑی کتنی مدت کے بعد برپا ہوگی دوسرا کیا جانے کقولہ تعالے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اب انکا پوچھنا تجھسے بے سود ہے ہاں تیرا کام یہ ہے کہ تو انکو اوس دن سے ڈرائے یہ کفار قریش وغیرہم جسدن قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھینگے تو یہ جانینگے کہ ہم دنیا میں کچھ بھی نہیں رہے یہی صبح یا شام تک رہے یعنے بمقابلہ طول یوم آخر کے ساری حیات دنیا نہایت درجہ قصیر نظر آئے گی یا قبر میں رہے مگر بسقدر قلیل زمانہ تک کیونکہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اوسکے مقابلے میں حیات دنیا کی کچھ بھی مدت نہیں ٹھیرتی ہے واللہ اعلم

سورۂ عبس

اسکو سورہ سفرہ و سورہ الصاخہ بھی کہتے ہین ۴۱ یا ۴۲ آیت ہین سب کے نزدیک مکہ مین اوتری ہے
یہی قول ہے ابن عباس و ابن الزبیر کا ابن کثیر نے کہا یہ مکی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝
اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝
وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ
وقف لازم
مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ تیوری چڑہائی اور مونہہ موڑا اس
سے کہ آیا اوس پاس اندہا اور تجھ کو کیا خبر ہے شاید کہ وہ سنورتا یا سوچتا تو کام آتا اوسکے سمجہانا وہ
جو پروا نہین کرتا سو تو اوس کی فکر مین ہے تجھپر گناہ نہین کہ وہ نہین سنورتا اور وہ جو آیا تیرے پاس
دوڑتا اور وہ ڈرتا ہے سو تو اوس سے تغافل کرتا ہے یون نہین یہ تو سمجہوتی ہے پھر جو کوئی چاہے
اوسکو پڑہے لکہے ہے اب کے درقون مین اونچی دہری ستھری ہاتھون مین لکہنے والون کی جو دار
ہین نیک ف موضع قرآن مین لکہا ہے حضرت ایک کافر کو سمجہاتے تہے اس مین ایک مسلمان
آیا نابینا وہ اپنی طرف مشغول کرنے لگا کہ وہ آیت کیونکر ہے اوسکے کیا معنے ہین حضرت پر گران
لگا بے وقت کا پوچہنا اللہ نے یہ آیتین بہیجین یہ کلام گریا اورون کے پاس گلہ ہے رسول کا آگر
رسول کو خطاب فرمایا کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے یاد رکھ لگا ہے کہ تیری ملاقات ہاوے یا نہ ہاوے اس
تذکرہ کو فرشتے لکہتے ہین اوس موافق وحی اوترتی ہے انتہے ابن کثیر کہتے ہین بہت سے مفسرون نے
ذکر کیا ہے کہ ایک دن حضرت سرداران قریش سے مخاطب تہے اونکا اسلام مین حلم رکہتے تہے اتنے مین
ابن ام مکتوم آئے یہ بدر سے مسلمان ہوچکے تہے حضرت سے کچہ پوچہنے لگے اور سوال مین الحاح کیا حضرت
نے چاہا کہ یہ ایک دم ٹہیر جائین تو اچہا ہے کہ مین اونسے باتین کرلون کیونکہ حضرت کو یہ رغبت تہی کہ
وہ شخص ہدایت پاوے اسلیے طرف سے ابن ام مکتوم کے ترش روی کرکے اعراض کیا اللہ نے یہ آیتین اتارین
کہ تجھے کیا معلوم ہے کہ اوسکا جی پاک صاف ہو یا وہ نصیحت و وعظ قبول کرکے محارم سے منزجر ہو
دوسرا شخص جو آسودہ ہے تو اوس سے تعرض کرتا ہے کہ شاید وہ راہ پائے حالانکہ اگر وہ راہ یاب
نہ ہوا تو تیرا اوس مین نقصان کیا ہے کچہ تجھ سے مطالبہ اوسکے عدم زکوۃ و طہارت نفس کا نہوگا

اور یہ غریب بیچارہ جو تیرے پاس دوڑتا آیا ہے تاکہ تیری بات سنکر راہ پائے سو تو اُس سے غافل و شاغل ہوا
اسی جگہہ سے اللہ تعالی نے حضرت کو یہ حکم دیا کہ وہ کسی شخص کو خاص ساتھہ انذار کے نکرین بلکہ شریف و ضعیف
و فقیر و غنی و سید و عبد و رجال و نساء و صغار و کبار کو اس بارہ مین یکسان و برابر رکھین پھر اللہ کو اختیار
ہے کہ جسکو چاہے ہدایت دی سیدھے راہ پر لگائی کیونکہ اوسکی حکمت بالغ اور اُسکی حجت دافع ہی الس
کہتے ہین ابن ام مکتوم نزدیک حضرت کے آئے حضرت ابی بن خلف سے باتین کر رہے تھے اسلیے اون کی
طرف ملتفت نہ ہوئے اللہ پاک نے یہ آیت بھیجی اسکے بعد حضرت اُنکی خاطرداری کرنے لگے رَوَاہُ ابو یعلی
انس نے کہا مین نے ابن ام مکتوم کو دن قادسیہ کو دیکھا کہ ایک زرہ پہنے ہوئے نشان سیاہ ہاتھہ مین
لیے ہوئے تھے عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ عبس و تولی ابن ام مکتوم اعمے کے مقدمہ مین اوتاری گئی ہے
وہ حضرت کے پاس آئے اور کہا مجھے ہدایت و ارشاد کر و حضرت کے پاس ایک سردار مشرکین بیٹھا تھا
حضرت ان کیطرف سے مونہہ پھیر کر اوس سے باتین کرنے لگے اور کہا بھلا کیا تو میری اس بات مین
کچھہ کھٹکا پاتا ہے وہ کہتا تھا نہین اسپر یہ آیت اتری رواہ ابو یعلی و ابن جریر بطولہ و الترمذی
مختصراً ابن عباس کہتے ہین حضرت عتبہ بن ابی ربیعہ و ابو جہل بن ہشام و عباس بن مطلب سے سرگوشی
کر رہے تھے اور اُنکی طرف بہت متوجہ تھے دل سے چاہتے تھے کہ وہ ایمان قبول کرین اتنے مین ایک
اندھا آدمی آیا اوسکو عبد اللہ بن ام مکتوم کہتے تھے حضرت تو باتون مین لگے تھے اوس نے حضرت
سے کہا فلان آیت قرآن پڑھکر سناؤ اور جو کچھہ اللہ نے تم کو سکھایا ہے وہ مجھے سکھاؤ حضرت نے
اوسکی طرف سے مونہہ موڑا اور ترشروئی فرمائی اور اسکی بات کو اسحالت مین سنا نکیا اور دوسرون
کی طرف مخاطب رہے جب حضرت اوٹکی بات چیت سے خالی ہوکر گھر کی طرف پھرنے لگے تو کچھہ آنکھہ میرے
اندھیرا سا ہوا اور سر پھرنے لگا اوسپر اللہ نے یہ آیت نازل کی بعد نزول اس آیت کے حضرت اوس کا
اکرام کرتے اور گفتگو فرماتے اور کہتے کہو کچھہ تمہارا کام ہے تم کچھہ چاہتے ہو اسی طرح جب وہ پاس سے
حضرت کے جانا چاہتا تو بھی یہ فرماتے کہ تمہارا کچھہ کام ہو تو کہو رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ
وَفِیْہِ غَرَابَۃٌ وَنَکَارَۃٌ حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا بلال رات ہی اذان کہدیتا
ہے تم کھاؤ پیو یہانتک کہ ابن ام مکتوم اذان دین یہ اندھے تھے ہمراہ بلال کے اذان دیتے سالم
کہتے ہین کہ جب تک لوگ ان سے یہ بات نہ کہتے کہ اب صبح ہو گئی تب تک یہ اذان نہ دیتے رَوَاہُ

ابن ابی حاتم اسکا ذکر عروہ بن زبیر و مجاہد و قتادہ و ابو مالک و ضحاک و ابن زید اور بہت سے سلف و خلف نے کیا ہے کہ نزول اس آیت کا حق میں ابن ام مکتوم کے ہوا ہے مشہور یہ ہے کہ نام انکا عبد اللہ تھا اور کسی نے کہا عمرو واللہ اعلم اللہ نے فرمایا کہ یہ سورت یا یہ وصیت سادات درمیان شریف و وضیع کے ابلاغ علم میں ایک تذکرہ ہے جو کوئی یہ چاہے کہ اللہ کو اپنے سب کاموں میں یاد کرے وہ اس قرآن کو پڑھے کیونکہ یہ سورت یا یہ موعظت صحیفہائی بزرگ بلند رتبہ میں ہے بلکہ سارا قرآن ہی دلنشی و زیادت و نقصان سے عالیقدر و مطہر ہے ابن عباس و مجاہد و ضحاک و ابن زید نے کہا سفرہ سے مراد ملائکہ ہیں و وہب بن منبہ نے کہا اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں قتادہ نے کہا قراء ہیں یعنے علماء یہ معنے اس لفظ کے زبان عربی میں ہیں ابن جریر نے کہا صحیح یہ ہے کہ سفرہ ملائکہ ہیں یہ سفیر ہیں درمیان اللہ اور اسکے خلق کے جو شخص صلح و خیر میں دوڑتا ہے اوسکو سفیر کہتے ہیں بخاری نے کہا کہ سفرہ ملائکہ ہیں سفر سفرہ کا سافر ہے سفرت یعنی اصلحت ہے چونکہ فرشتے خدا کی وحی لیکر اوسکے پیغمبر کے نزول کرتے ہیں اسلیے مثل سفیر کے ٹھیرائے گئے جو کہ قوم میں اصلاح کرتا ہے کرام سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے انکو کریم حسن شریف پیدا کیا ہے اذکی اخلاق و افعال نیک و پاک و کامل ہیں اسجگہ سے یہ بات چاہیے کہ جو کوئی حامل قرآن ہو اوسکے سارے افعال و اقوال طریقہ سداد و رشاد پر ہوں حدیث عائشہ میں فرمایا ہے جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ ماہر ہے ساتھ اوسکے وہ ہمراہ سفرۂ کرام بررہ کے ہوگا اور جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے اور یہ پڑھنا اوسپر شاق ہو اوسکے لیے دو اجر ہیں اخرجہ الجماعۃ فتح البیان میں کہا ہے ان لفظوں میں صیغہ غائب کی ارشاد کی اس میں اجلال و لطف ہے ساتھ حضرت کے اور تاء خطاب کی ساتھ دو بدو ہونے میں جو بات ہے وہ مخفی نہیں ہے مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت حق میں ابن ام مکتوم کے اوتری ہے محلی نے کہا اسکے بعد جب وہ پاس حضرت کے آتے تو آپ فرماتے مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی پھر اپنی چادر اونکے لیے بچھا دیتے خازن نے کہا حضرت نے اپنے غزوات میں تیرہ بار اونکو مدینے میں خلیفہ کیا یہ مہاجرین اولین میں تھے قادسیہ میں شہید ہوکر مارے گئے نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن عمرو تھا ام مکتوم زوجہ عمرو تھیں تو یہ عبد اللہ کی ماں ٹھیریں اور بخاری میں خود ان کا نام عمرو بتایا ہے قسطلانی نے کہا انکا نام عبد اللہ یا عمرو تھا اور انکو باپکا نام زائدہ واللہ اعلم پھر اللہ تعالی نے غیبت سے طرف خطاب کے التفات کیا کیونکہ مشافہہ کرنا میں زیادہ

وجہ اس کی یہ ہے کہ ترکیب جملہ سے شاید وہ سمجھ رہا ہے اس امر کا کہ اسکی شان منافی عراض ہے سنورنے تم مراد ہے کہ اس سے پاک ہو کر عمل صالح بجا لانا
نہ پاکی شرط ہے اس لیے کہ وہ تو ہمیشہ سے مسلمان ہے جیسا کہ تو وہ فرماتا ہے اور لا تطرد الذین یدعون ربھم
بالغداۃ والعشی وکذلک قولہ فی سورۃ الکھف ولا تعد عیناک عنھم تریدزینۃ الحیوۃ
الدنیا یا وہ موعظت سنکر نفع اوٹھاتا سو تو نے اوس سے تو سو نہ موڑا اور جو شخص کہ آسودہ حال اور ایمان
سے بے نیاز ہے اور علم قرآن کی کچھ پروا نہیں رکھتا ہے اوسکی بات سنی میں لگا لیتا کہ وہ ایمان نہ لائیگا
اچھا نہ لائے تیرا کیا نقصان ہے کیونکہ تجھپر فقط اتنا ہی واجب ہے کہ تو پہونچا دے تجھہ کو ایسے کافروں
کے امر میں کچھ فکر کرنا ضرور نہیں ہے اور یہ شخص نابینا جو طلب راہ شاد و ہدایت تیری پاس دوڑتا آیا اور تیری
وعظ کو سنتا اور اللہ سے یا ایذای کفار سے ڈرتا ہے سو اس سے تو نے غفلت کی اور اسکو چھوڑ کر دوسرے
کی بات میں مشغول ہو گیا غرضکہ یہ بات حضرت سے ترک اولی تھا اللہ نے فرمایا کوئی نہیں یہ آیات یا سور
موعظت ہیں الکا حق یہ ہے کہ جو کوئی انکو سنے وہ انپر چلے اور نصیحت پکڑ کر عمل میں لائے اور جو کوئی
ان سے مستغنی ہے تو پھر تجھ کو اوسکی کام کی فکر کرنا کچھ ضرور نہیں ہے یہ یادداشت ایسی ورقوں میں لکھی ہے
جو نزد یک اللہ کے مکرم ہیں یا لوح محفوظ سے اوتری ہیں مراد صحف سے کتب انبیا علیہم السلام ہیں کما
فی قولہ تعالی ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم وموسی انکی قدر نزدیک اللہ کے بہت
بلند ہے یا آسمان ہفتم کی اور پھر ہیں یا شبہ تناقض سے عالی درجہ ہیں پاک ہیں انکو سوا پاکون کے کوئی
ہاتھہ نہیں لگاتا حسن نے کہا مطہر ہیں ہر دنس سے سدی نے کہا محفوظ ہیں کفار سے محلی نے کہا اس
شیطان سے یہ دلیل ہے اسپر کہ صحف ہاتھہ میں ملائکہ کے آسمان پر ہیں شیاطین وہانتک نہیں پہونچ سکتے
سفرۃ جمع سافر کی جیسے کاتب جیسے فرشتے اسکو لوح محفوظ سے نقل و کتابت کرتے ہیں یا مراد
سفرا ہیں جیسے سفیر انکو اللہ نے کرام کہا یہ گناہوں سے پاک ہیں یا یہ وقت خلوت مردکے ساتھہ زوجہ
کے الگ ہو جاتے ہیں یا خیر کے نفع کو اپنے نفع پر مقدم رکھتے ہیں یا موسنوں کے لیے استغفار کیا
کرتے ہیں بررۃ جمع ہے بار کی بار کہتے ہیں نیکوکار کو قتل الانسان ما اکفرہ من ای شیء خلقہ
من نطفۃ خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ
کلا لما یقض ما امرہ فلینظر الانسان الی طعامہ انا صببنا الماء صبا ثم شققنا الارض
شقا فانبتنا فیھا حبا وعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا وحدائق غلبا وفاکھۃ وابا

۱ اور یہ بھی ایک سبب ہے اور اسی سبب سے ہم نے اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کسی شخص کو بغیر اسکے کہ اوس نے کسی شخص کو قتل کیا ہو یا زمین میں فساد کیا ہو قتل کیا تو گویا اوس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے کسی شخص کو جلا دیا یعنی قتل سے بچا لیا تو گویا اوس نے سب لوگوں کو جلا دیا اور ہمارے رسول ان کے پاس کھلی کھلی دلیلیں لے کر آئے پھر اسکے بعد بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتی کرنے والے ہی رہے

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ یعنی جانوروں کے کھانے کی چیزیں بنایا اوسکو ایک بوند سے بنایا پھر اندازہ رکھا اوسکا پھر راہ آسان کردی اوسکو پھر اوسکو مردہ کیا پھر قبر میں رکھوایا پھر جب چاہا اوسکو اُٹھا نکالا کوئی نہیں پورا نہ کیا اوسکو جو فرمایا اب نگاہ کرے آدمی اپنے کھانے کو کہ ہم نے ڈالا پانی اوپر سے پھر ہم زمین کو پھاڑ کر پھرا دیا اوس میں اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور باغ گھنے اور میوہ اور دوب کام چلانے کو تمہارا اور تمہاری چوپایوں کا ف اندازہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ ہاتھ پاؤں اسلوب پر رکھے نہ کہ ایک بہت بڑا ایک بہت چھوٹا راہ آسان کرنیکا مطلب ہے کہ ایمان و کفر کی سمجھ دے یا پیٹ میں سے نکالا آسانی سے انتہے اللہ نے بعث کی منکروں کی مذمت کی اور کہا انہوں نے بڑا منکر ہے ابن عباس کہتے ہیں قتل یعنے لعن ہے یہی قول ابو مالک کا بھی ہے یہ لعنت حق میں اوس جنس انسان کے ہے جو کہ مکذب ہے بسبب کثرت تکذیب کے ملعون ٹھیرا کیونکہ بمجرد استبعاد و عدم علم کے بلا مستند جھٹلانے لگتا ہے ابن جریج نے کہا ما اکفرہ یعنے ما اشد کفرہ ہے ابن جریر نے کہا یعنے کس چیز نے اوسکو کافر بنا دیا اور تکذیب معاد پر بانگیخت کیا اسکو بغوی نے مقاتل و کلبی سے بھی نقل کیا ہے قتادہ نے کہا یعنے ما العنہ پھر اللہ نے یہ بیان کیا کہ ہمنے اوسکو ایک حقیر چیز سے بنایا ہے اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جسطرح پہلے بنایا اسیطرح دوسری بار اُٹھا کھڑا کریں تقدیر سے مراد اندازہ کرنا اجل و رزق و عمل و شقاوت و سعادت کا ہے راہ کا آسان کرنا یہ ہے کہ شکم مادر سے باہر نکالا یہی قول ہے ابن عباس و عکرمہ و ضحاک و ابو صالح و قتادہ و سدی کا ابن جریر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے مجاہد نے کہا مذہ کقولہ تعالی إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا یعنے ہمنے اُسپر رستہ اوسکی علم کا سہل کردیا اور کہو کہ جتا دیا اب جاہے شکر کرے جاہے کفر حسن و ابن زید اسی کے قائل ہیں ابن کثیر نے کہا یہی راجح تر ہے پھر بعد پیدا کرنے کے مار کر صاحب قبر کیا پھر قبر سے جب چاہیگا اُٹھا کھڑا کریگا قال تعالی وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے کہ مٹی ہر چیز انسان کی کھا جاتی ہے مگر عجب الذنب کو پوچھا وہ کیا چیز ہے فرمایا برابر ایک دانہ رائی کے ہے اوسی سے تم بنتے ہو رواہ ابن ابی حاتم ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث صحیح میں بھی آئی ہے مگر بغیر اس زیادت کے لفظ اسکا یہ ہے کل ابن آدم یبلی الا عجب الذنب منہ خلق و فیہ یرکب یعنے سارا آدمی گل کر مٹی ہو جاتا ہے

مگر ہڈی دُم کی کہ آدمی سے پیدا ہوا ہے اور اُسی کے اندر مرکب ہوگا پھر اللہ پاک نے فرمایا کہ انسان کافر جو یہ بات کہتا ہے کہ جو اللہ کا مجھ پر حق تھا وہ میں نے ادا کر دیا نفس میں اور مال میں سو یہ بات نہیں ہے بلکہ جو حقوق فرائض خدا کے اوسپر تھے وہ اوسنے ہرگز ادا نہیں کیے مجاہد نے کہا ہرگز کوئی شخص جو اوسپر فرض ہے ادا نہیں کرتا بغوی نے یہی بات حسن بصری سے بھی نقل کی ہے ابن کثیر کہتے ہیں میں نے متقدمین کا کلام اس آیت میں نہیں پایا سوا اسکے جو اس جگہ ذکر کیا ہے اور میری سمجھ میں یہ معنے آتے ہیں واللہ اعلم کہ جب اللہ چاہیگا اوسکو قبر سے اوٹھا کھڑا کریگا وہ اُسے حکم کو بجا نہ لائیگا یہانتک کہ مدت گذر جائے اور قدر فارغ ہونیکی آدم سے جو اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ اتنے آدمی ہونگے اور دنیا میں آئینگے اللہ نے حکم کون و قدر کا دیدیا ہے جب یہ امر نزدیک اللہ کے اپنی نہایت کو پہونچ جائیگا تو اللہ نشر خلائق کریگا اور جسطرح بدایت کی تھی اوسیطرح پھر اعادہ کریگا وہب بن منبہ کہتے ہیں عزیر علیہ السلام نے فرمایا ہے ایک فرشتے نے میرے پاس آکر کہا کہ قبور بطن ارض ہے اور ارض ام خلق ہے سو جب اللہ موافق اپنے ارادہ کے پیدا کریگا اور یہ قبریں جنکو اللہ نے وسطی خلق کے بنایا ہے تمام ہوچکینگی تب دنیا منقطع ہوجائیگی اور جو لوگ روئی زمین پر ہیں وہ مر جائینگے اور جو کچھ جوف ارض میں ہے زمین اُسکو اُگل دیگی اور جو کچھ اندر قبروں کے ہے قبروں کو باہر نکالکر ڈالدینگے یہ شاہد اوسی معنے کے ہے جو ہمنے ذکر کیے ہیں واللہ اعلم اس کہنے میں کہ آدمی اپنے طعام کی طرف دیکھے استدلال ہے احیا نبات پر زمین مردہ سے احیائی اجسام پر بعد موت کے جبکہ ہڈیاں گل سڑکے خاک ہوگئیں ہمنے آسمان سے پانی اوتارا پھر زمین کو چیرا پھاڑا یعنے وہ پانی تہ میں زمین کے جا گھسا اور اجزا اناج میں متخلل ہوا وہ دانہ جو اندر زمین کے امانت رکھا گیا تھا اوگا اور اونچا ہوا اور زمین پر نکلا اوس میں اناج و انگور و ترکاری نکل لفظ حب شامل ہے سب قسم کے اناج کو اور انگور کو سب پہچانتے ہیں ترکاری وہ سبزہ ہے جسکو دواب کہاتے ہیں اوسکو فصفصہ وقت بھی کہتے ہیں ابن عباس و قتادہ و ضحاک و سدی نے اسیطرح کہا ہے حسن بصری نے کہا قضب سے مراد چارہ ہے زیتون سالن ہے اور اُسکا تیل سے چراغ جلاتے ہیں اور تدہن کرتے ہیں اور کھجور کو تر و خشک کہاتے ہیں اور خام و پختہ استعمال میں لاتے ہیں اور اُسکا سرکہ نکالتے ہیں اور سرکہ بناتے ہیں حسن نے کہا حدائق سے مراد بساتین ہیں غلب سے مراد نخل غلاظ کرام ہیں ابن عباس و مجاہد نے کہا حدیقہ وہ باغ ہے جو گھنا ہو

اور درخت اوسکے مجتمع ہوں ہم اور درخت سایہ دار ہین یا درخت دراز قد مکررسے کہ مراد درخت ہے لحاظ الوسط
ہین یعنے خوب موٹے وہماری ایک روایت مین غلیظ گردن کہا ہے فاکہہ سے مراد میوہ ہے جسکے ساتھ تفکہ
کرین ابن عباس نے کہا میوہ تر کو فاکہہ کہتے ہین اور اب وہ چیز ہے جو زمین اُگاتی ہے اور دواب اوسکو
کہتے ہین نہ آدمی ایک روایت مین ہے کہ مراد حشیش ہے جو خوراک بہائم ہے مجاہد و سعید بن جبیر نے کہا اب
بمعنے کلا ہے یعنے گھاس مجاہد حسن وقتادہ وابن زید نے کہا کہ اب اُسطے بہائم کے ہے اور فاکہہ ہم
بنی آدم کے عطا نے کہا جو چیز روئی زمین پر اوگتی ہے وہ اب ہے ضحاک نے کہا ہر شے جسکو زمین نے اوگایا
سوا فاکہہ کے وہ اب ہے ابن عباس نے کہا اب رویدگی زمین ہے جس کو دواب کہاتے ہین نہ آدمی ابن
اور یس نے بھی یہی کہا ہے دوسرا قطا ابن عباس کا یہ ہے کہ اب وہ ہے جسکو زمین نے واسطے انعام کے اُگایا
ہے ابو السائب نے کہا اب رویدگی زمین کو کہتے ہین جسکو آدمی اور چوپائے کہاتے ہین ابن عباس نے
نے کہا اب بمعنے کلا اومرعی ہے یہی قول مجاہد حسن وقتادہ وابن زید وغیرہم کا ہے ابو بکر صدیق سے بمعنے
اب کے پوچھے تب فرمایا اَیُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِیْ وَاَیُّ اَرْضٍ تُقِلُّنِیْ اِنْ قُلْتُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَا لَمْ اَعْلَمْ اسکی سند
منقطع ہے یعنے کون آسمان مجھپر سایہ کریگا اور کون زمین مجھکو اوٹھائیگی اگر مین اسکی کتاب مین
بے جانے بوجھے کہوں عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار یہ سورت پڑہی جب لفظ فاکہۃ واَبًّا پر آئے کہا فاکہہ
کو ہم پہچانتے ہین اب کیا چیز ہے قسم ہے اسی ابن خطاب کہ یہ تو تکلف ہے اسکی اسناد صحیح ہے ابن کثیر کہتے
ہین یہ محمول ہے اس بات پر کہ مین اوسکی شکل وجنس وعین کو نہین جانتا ہون ورنہ جس سینہ اس آیت کو
پڑہا ہے وہ جانتا ہے کہ اب نبات ارض کو کہتے ہین کقولہ تعالی فَاَنْبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا الی قولہ اَبًّا
پھر فرمایا کہ یہ معیشت ہے تمہاری اور تمہارے چوپاؤن کی اس گہر مین قیامت تک منتفع الیہا ن کا بیان یہ
ہے کہ لعنت ہو انسان کافر پر کسقدر کفر اوسکا سخت ہے کرخی نے کہا یہ بددعا ہے اُسپر ساتھہ شنع
دعوات کے یہ اسلوب کلام عرب پر آئی ہے واسطے بیان کرنے اس بات کے کہ وہ انسان کافر مستحق اعظم
عقاب کے ہے اسی لیے اعظم قبائح کا ذکر اس جگہہ کیا جسطرح کہتے ہین قَاتَلَهُ اللّٰهُ مَا اَحْبَنَهٗ اَخْزَاهُ اللّٰهُ مَا اَظْلَمَهٗ
شاعر نے کہا ہے ؎ یَمُوْتُ الْمَرْءُ فِی الصَّیْفِ الْقَیْظِ فَاِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ اَنْکَرَهٗ کَاَنَّهٗ یَرْضٰی وَلَا یَرْضٰی
بِدَا قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَهٗ یا یہ معنے ہین کہ کس چیز نے اوسکو کافر بنا دیا گویا استفہام توبیخ کے ہے مگر
معنے اول ظاہر ترہین مراد اس انسان سے عتبہ بن ابی لہب ہے اوسکے افراط کفر سے تعجب دلایا ہے زجاج نے

کہا یعنے تم تعجب کرو اُس کے کفر سے یعنے اجنس ہے یہی اولی ہے ہر کافر شدید الکفر اسکے نیچے داخل ہے اور جسکے حق مین یہ آیت اوتری ہے وہ بدخول اولی داخل ہے پھر اللہ نے اس انسان کافر کی اوس چیز کا ذکر کیا جس مین اوسکو نظر کرنا چاہیے تاکہ اپنے کفر سے متنبہ ہو اور طغیان سے باز رہے فرمایا اللہ پاک نے اوسکو کس چیز سے پیدا کیا ہے یہ استفہام وسطی تقریر یا تحقیر کے ہے مگر اول اظہر ہے بعض نے کہا اس جگہ وسطی تقریر تحقیر کے ہے شہاب بھی اسطرف گئے ہین کہ یہ دونون امر اس سے مستفاد ہوتے ہین مراد نطفہ سے آب خوار ہے یہ کمال تحقیر ہوئی جسنے کہا بھلا جو مخرج بول سے دو بار نکلا ہے وہ کیونکر کبر کرے گا ایک قطرہ آب ناپاک سے پیدا کر یا اور مصالح نفس کے لیے طیار کیا دو ہاتھ دو پاؤن دو آنکھین اور سائر آلات و حواس پیدا کیے یا یہ کہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف اولا پھر اوسکے لیے رستہ خیر و شر کا آسان کر دیا سدی و مقاتل و عطا و قتادہ نے کہا ہے کہ ماں کے پیٹ سے نکلنے کو سہل کر دیا بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مرنے کے بعد قبر مین جانب فوق ہوتا ہے اور پاؤن جانب تحت غرضکہ پیٹ مین سیدھا رہتا ہے جب وقت نکلنے کا آتا ہے الہام الہی منقلب ہو جاتا ہے اوسکو رازی نے ذکر کیا ہے لکن اول اولی ہے و مثلہ قولہ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ پھر جب آدمی مر جاتا ہے تو صاحب قبر ہوتا ہے چھپا دیتا ہے اوسکو اندر قبر کے ایک طرح کا اکرام ہے وسطی اوسکے کیونکہ اگر روئے زمین پر رکھدیا جاتا تو درندے پرندے اوسکو کھا جاتے قالہ الفراء پھر جیسا اسکو اوسکا زندہ کرنا بعد موت کے منظور ہوگا تو اوسکو اوٹھائیگا اگر یگا انشاء کو معلق بہ مشیت کے کہا اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ وقت مذکور غیر معین ہے تابع مشیت ہے باقی احوال جو اس سے پہلے ہوتے ہین اونکے اوقات بعض وجوہ سے معلوم ہو جاتے ہین اسلیے اونکو مفوض طرف مشیت کی نہین کیا پھر فرمایا کہ اس شخص نے نہ طاعت پر عمل کیا اور نہ گناہون سے بچا مراد انسان کافر ہے یا عموم انسان حسن نے کہا اوس نے سچ مچ اللہ کے حکم کی بجا آوری نہین کی بلکہ ہر فرد بشر نے ما سوا جو مین خلل آ ہی گیا کیونکہ کفر سوا سنی عصیان سے ایسے لوگ تھوڑے ہین جو عامل و مودی فرائض ہوئے بعض اہل علم نے کہا ہے مَا لِابْنِ اٰدَمَ وَالْفَخْرِ اَوَّلُهٗ نُطْفَةٌ مَذِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ جِيْفَةٌ قَذِرَةٌ وَهُوَ بَيْنَهُمَا حَامِلٌ عَذِرَةٌ یعنے آدمی کو کب فخر کرنا ہو سکتا ہے اول ایک قطرہ خوار رہتا اور انجام مین ایک مردار بخس اور بیچ مین جو کین بردار اب انسان اپنے کہانے کو دہیان کرے کہ اللہ نے کس طرح اوسکو سبب حیات کا ٹھیرایا ہے اور وسیلہ معاش بنایا جس کے سبب سے وسطی سعادت اخروی کو مستعد ہو سکتا ہے مجاہد نے کہا مراد نظر کرنا

ہے طرف مدخل ومخرج طعام کے یہی قول ابن الزبیر کا ہے مگر اول اولی ہے ابن عباس نے کہا اپنے خر یعنے جانور کو دیکھو ہمنے پانی اوتارا اور اسکے حصول طعام کے گویا پانی کے اندر رزق رکھا گیا ہے پھر زمین کو پھاڑا اوس سے اناج دوانہ نکلتا ہے اپنی اپنی شکل وصورت کا بڑا چھوٹا پھر زمین سے جو جوب نکلا جو غذا ہوتی ہے مطلب یہ ہوا کہ نبات نشو ونما پکڑتے پکڑتے دانہ ہوجاتی ہے پھر انگور پھر ترکاری پیدا کی جو چارہ ہے دواب کا ترکو نصفصہ کہتے ہین اور خشک کو قت زیتون سے تیل نکالا کھجور کے درخت بنائے گھنے باغ لگائے فاکہہ مین رطب وعنب وانار واترج وقثو وزبیب وغیرہ سبوہ جات رب کے سب نے اخل ہین فاکہہ وہ چیز ہے جسکو آدمی کھاتا ہے جیسے انگور انجیر خوخ وغیرہ یہ سب سبل ہین درختون کے اب وہ گھاس وچارہ ہے جسکو آدمی نہین بوتا اور نہ کھاتا ہے ابن عباس نے کہا اب میوہ تازہ ہے ضحاک نے کہا انجیر ہے قول اول اولی ہے یہ سب متاع ہے واسطے سارے حیوانات کے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ۝ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ پھر جب آوے وہ غل جسدن بھاگے مرد اپنے بھائی سے اور اپنے ماں باپ سے اور اپنے ساتھ والے سے اور بیٹون سے ہر مرد کو اوس دن ایک فکر لگی ہے جو اوس کو بس ہے کتنے مونہہ اوسدن روشن ہین ہنستے خوشیان کرتے اور کتنے مونہہ اوس دن اوپر گرد پڑے ہے جڑ ہی آتی ہے اوپر سیاہی وہ لوگ وہی ہین جو منکر ہین ڈھیٹھ ف ابن عباس نے کہا صاخہ ایک نام ہے قیامت کا اسنے وہ دن عظیم بنایا ہے اوس سے اپنے بندون کو ڈرایا ہے ابن جریر نے کہا شاید یہ نام صور مین پھونکنے کا ہے بغوی نے کہا صاخہ صیحۂ روز قیامت ہے کان اُسکے سننے سے بہرے ہوجائین گے اسلیے اوسکو صاخہ کہا آدمی اپنے ان اعزہ سے بھاگیگا اور نفرت کریگا کیونکہ ایک ہول عظیم وخطب جلیل ہوگا عکرمہ نے کہا مرد اپنی بی بی سے ملکر کہیگا اے بی بی مین تیرا کیسا شوہر تھا وہ کہیگی تو بہت اچھا خاوند تھا اور اسکی تعریف کریگی یہ کہے گا کہ آج تو مجھے ایک نیکی دیدے شاید مین بچ جاؤن اور اس عذاب سے جو تو دیکھ رہی ہے نجات پاؤن وہ جواب دیگی کہ تو نے بہت ذرا سی چیز مانگی ہے لیکن مین تجھ کو کچھ بھی نہین دیسکتی مجھ کو بھی وہی ڈر ہے جو تجھکو ہے پھر اپنے بیٹے سے ملکر کہیگا کہ اے بیٹے مین کیسا باپ تیرا تھا وہ تعریف کریگا یہ کہیگا مجھکو آج ایک ذرہ برابر نیکی کی حاجت

ع ۱۲

ہے تو مجھ کو اپنی نیکیون مین سے دی شاید مین اس عذاب سے جو تو دیکھہ رہا ہے نجات پاؤن وہ کہیگا یہ تو سچ ہے کہ تو نے بہت ذرا سی چیز مانگی لیکن مین بھی اوسی چیز سے ڈرتا ہون جس سے تو ڈرتا ہے مین تو کچھ بھی بھلا نہین دیسکتا اسیواسطے پاک نے یہ بات بیان کی کہ آدمی اوسدن اپنے عزیزون سے گریز کریگا یعنے ہر کسی کو اپنی جان و نجات کی پڑی ہوگی دوسرے کی خبر نلیگا گو ماں باپ بھائی بہن جورو بچے کیون نہون حدیث صحیح مین مقدمۂ شفاعت آیا ہی کہ جب لوگ انبیاء اولوالعزم سے طالب شفاعت ہونگی تو ہر شخص یہی کہیگا نفسی نفسی لا اسئلک الیوم الا نفسی یہانتک کہ عیسی بن مریم علیہما السلام بھی یہی کلمہ کہینگے کہ مین آج کے دن اپنی ہی جان کا سوال کرتا ہون مریم جس نے مجھہ کو جنا ہے اوسکے لیے بھی کچھ نہین کہتا قتادہ نے کہا مراد اس آیت سے حنظلہ لاحب اقرب فالاقرب ہی یہ بات اوس دن کے ہول کی سبب سے ہوگی ؎

در آن دم کہ از فعل پرسند و قول اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

غرضکہ ہر نفس ایک شغل شاغل مین ہوگا غیر سے غافل بنے گا حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے محشور ہونگے لوگ برہنہ پا برہنہ تن پیادہ بے ختنہ ایک بی بی نے کہا آپکی بعض ستر بعض کا دیکھینگے فرمایا اوسدن ہر آدمی کو اپنی پڑی ہوگی کوئی کسیکو نہ دیکھیگا رواہ ابن ابی حاتم والنسائی والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح یہ مضمون کئی صحابیون مین کئی طریق سے آیا ہے پھر اللہ نے یہ فرمایا کہ کچھ منہ اوسدن بحال ہونگے معلوم ہوا کہ وہان دو طرح کے فریق جمع ہونگے ایک وہ لوگ جو خوش حال و مسرت ہین انکے دل کی خوشی اونکے چہرون سے ظاہر ہوگی یہ اہل جنت ہین دوسرا فریق سیاہ رو ہوگا یہ اہل نار ہین حدیث مین آیا ہے کہ کافر کو پسینے کی لگام لگیگی پھر اون کے چہرون پر سیاہی دوڑیگی رواہ ابن ابی حاتم ابن عباس نے کہا مراد رہق قترت سے یہ ہے کہ سیاہ روئی انکو ڈھانپ لیگی یہ لوگ اپنے دلون سے کافر اپنے عملون مین فاجر تھے کما قال تعالی ولا یلدوا الا فاجرا کفارا فتح البیان مین کہا ہے صاحۃ صیحۃ روز قیامت ہے جسدن یہ پکار ہوگی جسکی غل سے کان بہوٹنے لگینگے اوسدن ہر شخص اپنے ماننے والون سے بھاگنے لگیگا یہ لوگ اخص قرابت ہین سب سے زیادہ انہین پر مہربانی و رافت ہوتی ہے انسے بھاگنا دلیل ہے ہول عظیم و خطب فظیع پر مراد بھاگنے سے یہ ہے کہ الگ اور دور رہیگا کوئی طرف کسی کے بسبب اپنے شغل نفس کے التفات نکریگا سب سے پہلے جو اپنے بھائی سے بھاگیگا ہابیل ہوگا اور ماننا ہے جو پہلے بھاگیگا وہ ابرہیم علیہ السلام ہین اور بی بی سے اول نوح و لوط بھاگینگے اور بیٹے سے بھی نوح علیہ السلام

لکن عموم اول ہی پر بھاگنا اسلیے ہوگا کہ وہ لوگ کہیں اپنے معاملات کا مطالبہ اس سے کرین یا اوس سے شدت وعقاب کو نہ دیکھین جس مین یہ گرفتار ہے یا اسلیے کہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ وہ اسکے کچھ میرے کام نہین آسکتے ہین کما قال تعالی یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا ابن طاہر ابہری کہتے ہین اون کا عجز وقلت وحیلہ دیکھکر بھاگیگا کہ اُنکے سامنے اسکے کچھ نہین چلتے اور اگر یہ بات آج دنیا مین اسپر ظاہر ہوجائے تو یہ سوا اپنے رب کے کسیپر اعتماد نکرے وہ دن قیامت کا ایسا ہوگا کہ ہر شخصکو اپنی پڑی ہوگی کہان کی ماں باپ بھائی بی بی بیٹے اوسکے بعد اللہ نے انجام اشقیا اور سعدا کا بیان کیا کہ بعد گرفتار ہونے کے اس آفت بزرگ مین کچھ لوگ تو ہشاش بشاش فرخناک مسرور ہونگے یہ وجوہ سومنین ہین انکو حال اپنے نعیم وکرامت کا معلوم ہوجائیگا جب حساب سے فارغ ہوجائین گے ہنسینگے جب ثواب جزیل پائینگے اور اسکی کرامت و رضوان کو دیکھینگے خوش ہوجائین گے ضحاک نے کہا چمک چہرے کی آثار ضو سے ہوگی یا قیام لیل سے یا غبار راہ خدا سے اور کچھ لوگون کے چہرونپر غبار وکدورت ہوگا سیاہی اور مرجھاپن ہر طرف سے چڑہا آئیگا اجتماع غبرت وسواد سے بڑہکر کوئی چیز وحشت ناک نہین ہے جو گرد طرف آسمان کے جائے وہ قترت ہے اور جو زمین پر لگے وہ غبرت ہے ابن عباس نے کہا مراد ذلت وشدت ہے سوا ایسے لوگ جنکی یہ حالت ہے کافر فاجر ہونگے یہ جامع ہی درمیان کفر وفجور کے ولہذا اسود وجہ غبرت بھی انپر جمع ہوا فاجر کہتے ہین صاحب فسق وکذب کو واللہ اعلم

سورۂ تکویر

یہ اونتیس آیت ہے بلا خلاف مکی ہے اوسکو سورت کورت بھی کہتے ہین ابن عباس وعائشہ وابن الزبیر نے کہا کہ یہ مکے مین اوتری ہے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے جسکو یہ بات خوش آئے کہ وہ قیامت کو دن کو دیکھ لے گویا اوسدم آنکھسے نظر آتی ہے تو وہ اس سورت کو اور اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کو پڑہے اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَهٗ وَابْنُ مَرْدَوَیْهِ سورۂ عبس مین کچھ ذرا سا ذکر بعض احوال قیامت کا کیا تھا ان سورتون مین بعض احوال دیگر بیان فرمایا یہی مناسبت ہے درمیان اسکے اور ماقبل کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝
بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝
وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝ جب سورج کی دھوپ تہ ہو جاوے اور جب

میلے ہو جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں اور جب جنگل کے جانوروں میں
رول پڑے اور جب دریا جھونکے جاویں اور جب جیوں کے جوڑ بند ہیں اور جب بیٹی جیتی گاڑ دیگئی کہ پوچھے
کس گناہ پر ماری گئی اور جب کاغذ کھولے جاویں اور جب آسمان کا چھلکا اوتاری اور جب دوزخ دہکائی
جاوے اور جب بہشت پاس لائی جاوے جان لے جی جو لیکر آیا **اف** بیانے کے قریب اونٹنی بہت عزیز
ہوتی ہے بچے کی توقع سے اور دودھ کی تو اور جھونکنے سے اوبتا ہے قسم قسم کے گھنگرا کٹھے ہوں ابن
کثیر نے کہا ابن عباس کہتے ہیں مراد کورے سے تاریک ہو جانا سورج کا ہے اور دور ہو جانا مجاہد نے کہا
مضمحل ہو جانا اور چلے جانا یہی قول ضحاک کا ہے قتادہ نے کہا سورج کی چمک جاتی رہیگی سعید بن
جبیر نے کہا لپٹ ہو جائیگا ربیع نے کہا بھینک دیا جائیگا ابو صالح نے کہا ڈالدیا جائیگا یا اوندھا کر دیا جائیگا
زید بن اسلم نے کہا زمین پر گرا دیا جائیگا ابن جریر نے کہا ٹھیک بات نزدیک ہماری یہ ہے کہ تہ کر دیا جائیگا جس
طرح پگڑی کے پیچ ایک دوسرے پر لپیٹ دیتے ہیں یہی اوسکو اوٹا کر پھینک دینگے اسوقت اوسکی روشنی
جاتی رہیگی ابن عباس کہتے ہیں اللہ چاند سورج تاروں کو دن قیامت کے تہ کر کے دریا میں ڈالدیگا پھر
اور تر کیطرف سے ہوا چلے گی وہ اوس دریا کے پانی کو آگ کی طرح سلگا دیگی یہی قول عام مفسروں کا بھی ہے
حدیث ابن ابی مریم میں فرمایا ہے **کُوِّرَتْ فِیْ جَهَنَّمَ** رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ اس کا لفظ یہ ہے کہ چاند سورج
دو ثور عقیر ہیں آگ میں رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی بِاِسْنَادٍ ضَعِیْفٍ بخاری کا لفظ صحیح میں یوں ہے **اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ**
یُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنے اوسدن چاند سورج تہ کر کے جاویں گے کچھ بکار آمد نہ ہونگے تاریک گر پڑیں گے
ابی بن کعب نے کہا قیامت سے پہلے جو نشانیاں ہیں لوگ اپنے بازاروں میں ہونگے کہ اتنے میں روشنی
آفتاب کی جاتی رہیگی اسی درمیان میں تاریکی پھر جائیگی اتنے میں پہاڑ زمین پر ڈھے پڑینگے زمین میں حرکت
و اضطراب و اختلاط پیدا ہوگا جن طرف انکے اور انس طرف جنکے گھبرا کر آئیں گے دواب و طیور و وحوش مختلط
ہو جائیں گے ایک دوسرے میں گھس پڑینگے غرضکہ جنگلی جانوروں میں رول پڑیگی اونٹوں کو اونٹ والے
بیکار چھوڑ دینگے دریاسا گلا دیگا اسوقت جن کہینگے کہ ہم جاکر خبر لاتے ہیں وہ دریا کی طرف آئیں گے دیکھینگے

کہ آگ سے بڑھکے ہین اتنے زمین نہ زمین ساتوین زمین تک سمٹ جائیگی اور ساتوین آسمان تک اوے ایک زور کی ہوا چلیگی جو انکو مار کر کہدیگی رواہ ابن جریر وھذا لفظہ وابن ابی حاتم بعضہ یہی قول مجاہد و ربیع بن خثیم وحسن بصری و ابو صالح وحماد بن ابی سلیمان وضحاک کا بھی ہے کہ مراد ستارونکا بکھر جانا ہے اور ابن عباس نے کہا منغیر ہو جانا اور حدیث مین فرمایا ہے کہ تارے جہنم مین گرجاوین گے اسی طرح وہ شخص جو سوا اللہ کے معبود تھا جہنم مین جائیگا مگر عیسی اور انکی ماں وہ بھی اگر معبود ہونے پر راضی ہو جاتے تو جہنم مین جاتے رواہ ابن ابی حاتم عن یزید بن ابی مریم پہاڑ اپنی جگہ سے ملکر ریت کی طرح ہو جائین گے زمین ایک چٹیل میدان ہو جائیگی عشار سو مراد اونٹنیان ہین جو عمدہ وحاملہ ہوتی ہین اور بعض نے کہا مراد بادل ہے جو درمیان آسمان وزمین کے ہوتا ہے وہ بیکار ہو جائیگا اسلیے کہ دنیا ویران ہوگئی ہوگی یا مراد زمین عشر ہے یا گھر رہنے لیئے کہ وہ اپنے لوگون سے خالی ہو جائینگے یہ سب اقوال قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کیے ہین اور کہا ہے کہ راجح یہ ہے کہ مراد عشار سے شتر ہین اکثر لوگون کا قول یہی ہے ابن کثیر کہتے ہین کہ سلف سے سوا اسکی اور کچھ معنے معروف نہین ہین واللہ اعلم حشر وحوش سے مراد جمع ہونا حیوانات صحرائی کا ہے کما قال تعالی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ما فرطنا فی الکتاب من شیء ثم الی ربھم یحشرون ابن عباس نے کہا ہر شی محشور ہوگی یہانتک کہ مگس یہی قول ربیع بن خثیم اور بہت سے لوگون کا ہے قتادہ نے کہا اللہ تعالے آس ساری خلائق مین جو چاہیگا وہ حکم کریگا عکرمہ نے کہا مراد اونکی حشر سے موت ہے ابن عباس نے کہا مراد حشر بہائم سے موت ہے ہر چیز کا حشر موت ہوتی ہے مگر جن وانس کہ دن قیامت کے کھڑے کیے جائین گے ربیع بن خثیم نے کہا حشر وحوش یہ ہے کہ اللہ کا حکم اونپر صادر ہوگا ابی بن کعب نے کہا کہ مراد حشر سے اختلاط ہے ابن جریر نے کہا اولی یہ ہے کہ مراد جمع ہو قال تعالی والطیر محشورۃ کل لہ اوابین و المجموعۃ علی مرتضی نے ایک یہودی سے کہا تھا جہنم کہان ہین کہا یہی بحر ہے فرمایا مین اسکو سچا سمجھتا ہون والبحر المسجور ابن عباس کہتے ہین اللہ باد و بر کو بھیجیگا وہ دریا کو سلگا دیگی دریا آگ ہو جائیگا معاویہ بن سعید نے کہا ہے کہ یہ بحر برکت سے بھرے بحر روم جو وسط ارض مین ہے اور ساری نہرون کا پانی مین آکر گرتی ہین اور بحر کبیر کے نیچے کو مین ہین جو تلے سے نبع ہین قیامت کے دن سلگ اوٹھینگے یہ اثر عجیب غریب ہے سنن ابی داؤد مین آیا ہے کہ سوار نہ ہو دریا پر مگر حاجی یا عمرہ کرنیوالا یا غازی کیونکہ نیچے دریا کے آگ ہے مجاہد و حسن بن مسلم نے کہا کہ مراد بحر سے اوقد

ہ اور آگ کی ہوا چلنے سے ہوا کا گرم ہو جانا مراد ہے یا ہوا کا بند ہو جانا مراد ہے یا ہوا کا بند ہو جانا مراد ہے یا ہوا کا بند ہو جانا مراد ہے

ہے یعنے دریا سلگا یا جائیگے حسن نے کہا سو کہہ جائینگے ضحاک و قتادہ نے کہا پانی انکی نہ رہیگا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہیگا ابن ضحاک نے کہا کہ نکلینگے سدی نے کہا مفتوح ہوجائینگے ربیع نے کہا فاسد ہونگے تزویج نفوس سے یہ مراد ہے کہ ہر شکل اپنی نظیر کے ساتھ جمع کی جاویگی کقولہ تعالی اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ حدیث نعمان بن بشیر میں فرمایا ہے ہر آدمی ہمراہ اوسی قوم کے ہوگا جسکا سا عمل کرتا تھا کیونکہ اللہ نے کہا ہے وَكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ یہ لوگ ایک قسم کے ہونگے رواہ ابن ابی حاتم عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں اس آیت کو پڑھکر کہا تھا کہ تزویج نفوس یہ ہے کہ ہر گروہ طرف اپنے گروہ کے جمع کیا جائیگا دوسری روایت یہ ہے کہ مراد وہ دو آدمی ہیں جو ایک سا عمل کرتے تھے جنت میں جائینگے یا نار میں قیسر الفظ یہ ہے کہ صالح آدمی کو ساتھ صالح کے اور بد آدمی کو ساتھ بد کے آگ یا بہشت میں قرین کرینگے چوتھا لفظ یہ ہے کہ لوگوں سے کہا کہ تم اس آیت کی کیا تفسیر کرتے ہو سب خاموش رہے کہا میں جانتا ہوں کہ ہر آدمی کا جوڑا اسکی نظیر کے ساتھ ملایا جائیگا اہل جنت یا اہل نار سے پھر یہ آیت پڑھی اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ ابن عباس نے کہا مراد اس تزویج سے ازواج ثلاثہ ہیں مجاہد نے کہا امثال ہیں جنکو یکجا کرینگے یہی قول ہے ربیع بن خثیم حسن و قتادہ کا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے اور یہی صحیح بھی ہے دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ ایک جنگل پانی کا عرش کی جڑ سے درمیان دونوں صیحوں کے بہیگا اور مقدار ما بین صیحتین کا چالیس سال ہے ہر چیز جو انسان و طیر و دابہ کی بوسیدہ ہوگئی ہے وہ اوگیگی اگر کوئی گذر کرنے والا اوپر گذرے جو انکو پہچانتا تھا تو اب بھی روئے زمین پر انکو پہچان لیگا کہ وہ پیدا وگے ہیں پھر ہوائیں چلینگی احیاد کو جوڑے ملجائینگے یہ مطلب ہے اس آیت کا وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ابو العالیہ و عکرمہ و سعید بن جبیر و شعبی حسن بھی اسیکے قائل ہیں کہ مراد تزویج ابدان ہے بعض نے کہا کہ مراد تزویج مومنین ہے ساتھ حور عین کے اور تزویج کفار ساتھ شیاطین کے اوسکو قرطبی نے تذکرہ میں حکایت کیا ہے موؤدہ وہ دختر ہے جسکو اہل جاہلیت مٹی میں دفن کردیتے تھے وہ دن قیامت کے کھڑی کیجائیگی اور اس سے پوچھا جائیگا کہ تو کس بات پر ماری گئی اسمیں تہدید ہے واسطے قاتل کے کیونکہ مظلوم مسئول ہوا تو پھر قاتل کا کیا ٹھکانا ہے ابن عباس نے بجای سُئِلَتْ سَاَلَتْ پڑھا ہے یعنے وہ اپنے خون کا دعوی کریگی ابو الضحی و سدی و قتادہ سے بھی اسی طرح مروی ہے موؤدہ کے متعلق بہت سے حدیثیں آئی ہیں حدیث جذامہ بنت وہب میں آیا ہے کہ حضرت سے

سوال عزل کا کیا فرمایا یہ واختی ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّاَھْلُ السُّنَنِ اور حدیث سلمہ بن یزید مین فرمایا ہے الوائدۃ والموؤدۃ فی النار الا ان یدرک الوائدۃ الاسلام فیعفو اللہ عنھا رَوَاہُ اَحْمَدُ یعنے وہ عورت جس نے کسی دختر کو زندہ درگور کیا وہ اور دختر دونون آگ مین جائینگے مگر یہ کہ زندہ درگور کرنے والی مسلمان ہوجاوے اور اللہ اسے درگذر فرمائی وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَفِیْ شَرْحِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَفَعَاہُ اِلٰی قَوْلِہٖ فِی النَّارِ عمہ خنساء دختر معاویہ نے رفعا کہا ہے اَلْمَوْؤدَۃُ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ حسن کبیر حدیث مین بھی رفعا اسی طرح آیا ہے رواہ ابن ابی حاتم مرسلاً ابن عباس کہتے ہین اطفال مشرکین جنت مین ہونگے جس نے یہ زعم کیا کہ وہ آگ مین جائینگے اوس نے اللہ کے قول کی تکذیب کی وَاِذَا الْمَوْؤدَۃُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ عمر بن خطاب نے کہا ہے قیس بن عاصم نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ مین نے اپنی بیٹیون کو جاہلیت مین زندہ درگور کیا ہے فرمایا ہر ایک کے عوض ایک گردن آزاد کر کہا اے رسول خدا مین اونٹ والا ہون فرمایا ہر ایک کیطرف سے ایک اونٹ نحر کر رواہ عبد الرزاق دوسری روایت مین ہے کہ اوس نے آٹھ سو کر کہا ان زندہ درگور کی تھین جاہلیت مین اسکو فرمایا کہ ہر ایک کیجانب سے ایک اونٹ ہدی کر تیسری روایت یہ ہے کہ بارہ بیٹیان ماری تھین یا تیرہ جاہلیت مین فرمایا اوتنی ہی جانین آزاد کر اوس نے ایسا ہی کیا پھر سال آیندہ مین سو ناقے لیکر آیا اور کہا اے رسول خدا یہ صدقہ ہے میری قوم کا بعد اوس کے جو کچھ مین نے ساتھ مسلمانون کے کیا علی مرتضے کہتے ہین ہمنے اون ناقون کا نام قیسیہ کہا تھا ہم انکو پالتے تھے ضحاک نے دربارۂ نشر صحف کہا ہے کہ ہر انسان کو اوسکا نامہ اعمال اوسنے یا پائین ہاتھ مین ملیگا قتادہ نے کہا اے ابن آدم صحیفہ مین ملکہ تہ کر دیا جاتا ہے پھر تجھہ پر کھولا جائیگا دن قیامت کے اب ہر آدمی دیکھیگا کہ اوسکے نامہ اعمال مین کیا لکھا جاتا ہے مجاہد نے کہا کُشِطَتْ یعنی اجتذبت سدی نے کہا بہ معنے کسفت ضحاک نے کہا اسکا جلکا اتار اجائیگا تو وہ باقی نہ رہیگا تسعیر تحریم سے مراد گرم کرنا ہے قتادہ نے کہا دوزخ سلگائی جائیگی اوسکا سلگنا اللہ کے غضب سے اور بندون کی خطاؤن سے ہوگا اُزْلِفَتْ کے معنے مین قریب ہونیکے ضحاک ابو مالک قتادہ و ربیع بن خثیم نے کہا یعنے بہشت کو اوسکے اہل سے نزدیک کر دیا جائیگا غرضکہ جب یہ سب امور واقع ہونگے تو اوسدم ہر نفس جان لیگا کہ اوس نے کیا کام کیا تھا کما قال تعالی یَوْمَ نَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَھَا وَبَیْنَہٗٓ اَمَدًا بَعِیْدًا وقال تعالی یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ عمر رضی اللہ عنہ

جسنے بارہ بیٹیان زندہ درگور کی تھین اور جسکا ہر ایک کیطرف سے ایک اونٹ نحر کیا گیا اور ایک سو اونٹ ہدی کیا گیا

اس آیت پر پہونچکر کہا لھذا اجری الحادیث یعنی یہ سب کام اسی مطلب کے لیے ہوئے کہ ہر جی اپنے کیے کو جان لے ف فتح البیان مین کہا ہے ابن عباس نے کہا کورت یعنی اظلمت ہو جانے کہا مثل لپیٹی کے لپیٹا جائیگا غرضکہ مراد تکویر سے یا تو لف جرم ہے یا لف ضوء یا رمی مراد انکدار نجوم سے جھڑ پڑنا اور ٹوٹ جانا ہے اصل معنے انکدار کے اوپر سے نیچے کو گرنا ہے پہاڑ ہوا مین اوڑنے لگینگے اپنی جگہہ سے دور جا پڑینگے اونٹنیان حاملہ بیکار ہو جائینگی کوئی انکا راعی یا حالب نہ ہوگا وحوش اسطے بدل لینے کے محشور ہونگے پر مٹی ہو جائین گے اگرچہ اشعریہ اسکے قائل نہین ہین دریا بھر کے آگ بن جائین گے یا آب شور آب شیرین مین مکر ایک ہو جائیگا یا سب دریا بحر واحد ٹھیرینگے یا سوکھ جائین گے ایک بوند پانی کی باقی نہ رہیگی یا پانی خون کے رنگ ہو جائیگا ابو العالیہ نے کہا کہ جہنیان اس صورت کی دنیا مین ہونگی لوگ انکو دیکھینگے تکویر سے تسجیر تک اور جہنم آخرت مین تزویج سے ازلاف تک ابن عباس نے کہا مراد تسجیر سے یہ ہے کہ دریا آگ ہو جائین گے تزویج یہ ہے کہ روحین بدن سے جالمین یا ہر نفس اپنے ہم عمل شخص سے نزدیک کر دیا جائے یا ہر گروہ اپنے گروہ مین ملا دیا جائے جیسے یہود ساتھہ یہود کے نصاریٰ ساتھہ نصاریٰ کے مجوس ساتھہ مجوس کے اسی طرح ہر عابد غیر اللہ ہمراہ اپنے جنس کے منافق ساتھہ منافق کے مومن ساتھہ مومن کے یا ہر گمراہ ہمراہ اپنے شیطان کے یا اصحاب یمین ایک زوج اور اصحاب شمال ایک زوج اور سابقین ایک زوج کر دیے جائین گے عرب مین جب لڑکی پیدا ہوتی تو ادسکو ڈر سے عار یا محتاجی و مفلسی اور خوف کنیز بنا لیے جانے سے زندہ در گور کر دیتے ایک گڑھے مین پھینک کر مٹی سے توپ دیتے اور سکو وأد کہتے ہین اللہ نے فرمایا اس سے سوال کیا جائیگا اس مین کمال اظہار غیظ و غضب ہے قاتل پر گویا وہ لائق خطاب کے نہین ہے کہ باوجود اس قصور عظیم کے اور سے بات کیجائے لہذا مقتولہ ہی سے پوچھا جائیگا کہ تو کس قصور مین ماری گئی ہے جس نے کہا اللہ نے چاہا کہ قاتل کو جھڑکے کہ وہ بچاری بے گناہ ماری گئی ہے یا وہ اپنے قاتل کا پتہ بتائے یا یہ کہے کہ مجھے بے قصور قتل کیا ہے اس بنیاد پر یہ سوال تلطف ہوگا مصحف ابی مین بجای سئلت سالت آیا ہے یعنے وہ کہیگی کہ تو نے مجھہ کو کس گناہ پر قتل کیا ہے آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اطفال مشرکین کو عذاب ہوگا اور اس بات پر کہ تعذیب بے گناہ کی نہین ہوتی ہے شاہ عبد العزیز دہلوی نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اسپر کہ اسقاط حمل بعد نفخ روح کے حکم وأد مین ہے سو یہ استدلال صحیح ہے اسلیے کہ جب حضرت صلعم

نے غزل کو واسخی فرمایا ہے حالانکہ ہنوز حمل تہانہ روح تو بعد چار ماہ کے جبکہ بچہ مین جان پڑگئی گرانا حمل
کا مثل قتل کرنے کہے گو اس جگہہ اوسپر قصاص جاری نہ ہو لکن وہ اوسدن کہہ سکتا ہو کہ بای ذنب قتلتنی
نامہ اعمال کا پہیلا نامہ اسطرح حساب لینے کے ہوگا کیونکہ وقت موت کو وہ صحائف لپیٹ کر رکھہ چھوڑے
جاتے ہین جب دن حشر کا ہوگا تب وہ صحیفے کہولے جاوینگے تاکہ ہر انسان اپنے عمل کو جان لے اسوقت
وہ یہ کہیگا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا آسمان اپنی جگہ سے سرک
جاوینگے یا بالکل معدوم ہوجاوینگے جسطرح بکری کی کہال اودھیڑلی جاوین یا جیسے تورے ہوئے سیپ طرح
حال آسمانون کا ہوگا فرانے کہا لپیٹ کر رکھدیے جاوینگے مقاتل نے کہا جو کچہ اندر اون کے ہے
وہ مکشوف ہوجائیگا جہنم کو گرم کرینگے وہ واسطے اعدائی خدا کے معمول سے زیادہ بھڑک اوٹھیگی جنت
کو متقیون سے قریب کردینگے تاکہ بآسانی اوس مین داخل ہون دور چلکر جانا نہ پڑے ابن زید نے کہا اسکا
کیجائیگی لکن اول اولی ہے کیونکہ ازلفی کے معنے قرب ہین اوسدم ہر جی اپنے عمل کو معلوم کرلیگا کہ
اوس نے دنیا کی زندگی مین کیا کیا کیا تہا یہ جانا وقت نفخہ صعق یا موقف حساب یا نزدیک میزان
کے ہوگا ہر عمل خیر و شر سامنے آنہون کے آجائیگا فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَ
الَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِىْ قُوَّةٍ
عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ
بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ فَاَيْنَ
تَذْهَبُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ سو تم کہا جاتہون پیچہے ہٹ جاتے سیدہے چلتے دبک جانے
والون کی اور رات کی جب جا سکا اوٹہان ہو اور صبح کی جب دم بہرے مقرر یہ کہا ہے ایک پیہم
عزت والے کا قوت رکہتا تخت کے مالک پاس درجہ پایا ہوا سب کا مانا وہان کا معتبر ہے اور یہ تمہارا
رفیق کچہ نہین دیوانہ اوسنے دیکہا ہے اوسکو کہلے کنارہ آسمان پاس اور یہ غیب کی بات پر نہین بخیل
اور یہ کہا نہین کسی شیطان مردود کا پہر تم کدہر چلے جاتے ہو یہ تو ایک سیدہی سمجہوتی ہے جہان کو واسطے
جو کوئی چاہے تم مین سے کہ سیدہا چلے اور تم جب ہی چاہو کہ چاہے اللہ جہان کا صاحب ف
سات تارے آسمان مین جدی چال چلتے ہین اون مین پانچ جو ہین سورج چاند کے سوا زحل مشتری بیخ

زہرہ عطارد انکی چال اس ڈھب سے ہے کہ کبھی مغرب سے مشرق کو چلین یہ سیدھی راہ ہوئی کبھی ٹھہک کر اولٹے پھرین کبھی سورج کے پاس آکر غائب رہین کتنے دنون تک پھر جبریل کی صفت بیان کی انتہے عروہ بن حریث نے کہا مینے پیچھے حضرت کے نماز صبح کی پڑہی آپنے اوس مین یہ سورت قرارت کی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ علے نے کہا خنس کنس وہ ستارے ہین جو رات کو پیچھے ہٹ جاتے ہین اور دن کو نکلتے ہین دوسرا قول بالعکس اسکے ہے ابن عباس و مجاہد و حسن و قتادہ و سدی وغیرہم کا لفظ یہ ہے کہ مراد ان سے نجوم ہین بحر ابن عبد اللہ نے کہا یہ نجوم وہ ہین جو مشرق کیطرف چلتے ہین بعض نے کہا ہار جب چھپتے ہین تو انکو خنس کہتے ہین یہ اپنے فلک مین چلتے پھرتے ہین اور جبکہ ڈوبتے ہین تو اون کا نام کنس ہوتا ہے عبد اللہ نے کہا مراد خنس و کنس سے گاؤ وحشی ہے ثوری نے کہا مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون ابن عباس نے کہا گاؤ جب سائے مین آکر ٹھیرتی ہے تو اوسکو جوار کنس کہتے ہین یہی قول سعید بن جبیر کا بھی ہے دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد ہرن ہین سعید و مجاہد و ضحاک اسی کے قائل ہین جابر بن زید نے کہا ہے کہ مراد ہرن اور گاؤ مین ابن جریر نے توقف کیا کہ مراد نجوم ہین یا ظباء یا بقر وحش پھر کہا محتمل ہے کہ یہ سب مراد ہون مجاہد نے کہا مراد عسعس سے اندھیرا رات کا ہے سعید بن جبیر نے کہا جبکہ اوسکا آغاز ہو حسن نے کہا جبکہ وہ لوگون کو ڈھانپ لے ایسی قول عطیہ کا ہے ابن عباس نے کہا جبکہ پشت پھیرے یہی قول مجاہد کا ہی قتادہ و ضحاک و زید بن اسلم اور اون کے فرزند عبد الرحمان بھی اسی کے قائل ہین ابن جریر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ابن کثیر کہتے ہین کہ میرے نزدیک مراد عسعس سے اقبال لیل ہے اگرچہ استعمال اوسکا ادبار مین بھی ہو لکن اسجگہ یہی اقبال مناسب تر ہے گویا اللہ نے رات کی اور رات کے اندھیرے کی قسم کہائی ہے جبکہ رات آئے اور فجر کی اور فجر کی روشنی کی سوگند فرمائی ہے جبکہ صبح چمکی کما قال تعالی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وقال تعالی وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی وقال تعالی فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا اسکے سوا اور آیتین بھی ہین علماء اصول کہتے ہین کہ لفظ عسعس اقبال و ادبار دونون مین بروجہ اشتراک مستعمل ہوتے ہے اس بنیاد پر دونون کا مراد ہونا بھی صحیح ہے واللہ اعلم ضحاک نے کہا تنفس صبح سے مراد طلوع فجر ہے قتادہ نے کہا جبکہ سامنے آئے اور روشن ہو جائے سعید بن جبیر نے کہا جبکہ اوٹھان پر ہو علی سے بھی یہی مروی ہے ابن جریر نے کہا مراد ضوء نہار ہے جبکہ رو برو آئے اور ظاہر ہو جائے پھر فرمایا کہ یہ قرآن تبلیغ رسول کریم ہے یعنے اوسکو ایک شریف الذات حسن الخلق بہی المنظر خوبصورت

فرشتے نے پہونچایا ہے وہ جبریل علیہ السلام ہین یہی قول ہے ابن عباسؓ سے یمون بن مہران حسن وقتادہ و ربیع بن انس وضحاک وغیرہم کا ان کو صاحب قوت فرمایا کقولہ تعالی عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ یعنے شدید الخلق شدید البطش شدید الفعل پھر کہا کہ وہ نزدیک صاحب عرش کے صاحب عزت ومکانت ومنزلت رفیع ہین ابو صالح نے کہا جبریل علیہ السلام ستر حجاب نور کے اندر بغیر اذن چلے جاتے ہین اون کو صدر پر وانگی ہے مطاع ہین یعنے صاحب وجاہت اونکی بات ملا اعلے مین سنی جاتی ہے سب فرشتے اوسکو قبول کرتے ہین قتادہ نے کہا آسمانون مین مطاع ہین یعنے وہ کچھ اونے ملائکہ مین نہین ہین بلکہ سادات واشراف مین سے ہین اُلمود اسطے رسالت عظیمہ کے منتخب کیا گیا ہے امانت دار باوقار ہین یہ ایک دوسرا رتبہ عظیم ہے کہ اسنے اون کو ایک رسول ملکی ٹھیرایا جسطرح کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول بشری بنایا صاحب سے مراد اس جگہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اسر پاکے نے اون سے نقل جنون کی فرمائی یہی قول ہے شعبی و میمون و ابو صالح وغیرہم کا حضرتؐ نے اُنکو کنارہ آسمان پر اون کی اصلی صورت پر دیکھا تھا جسپر سو پر تھے یہ دیکھنا پہلی بار تھا بطحا مین جسکا ذکر اس آیت مین آیا ہے عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى دلیل اسپر کہ مراد اس سے جبریل علیہ السلام ہین یہ ہے کہ نزول اس سورت کا قبل شب معراج کے ہوا ہے کیونکہ اُس مین فقط اسی رویت کا ذکر ہے سو یہ پہلی بار کا دیکھنا تھا اور دوسری بار کا دیکھنا یہ تھا وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى یہ سورہ نجم مین آیا ہے نجم بعد سورہ اسرا کے نازل ہوئی ہے پھر فرمایا کہ حضرت اس تنزل مین متہم نہین ہین بلکہ یہ بچہ مجہ اونپر اوتری ہے یہ معنی ہین لفظ ظنین کے ظا معجمہ سے اور بعض نے اوسکو ضاد سے پڑہا ہے اوسکے معنی ہین بخیل یعنے وہ ہرگز یہ اسکا بدل کرتے ہین ابن عیینہ نے کہا ظاء وضاد برابر ہین یعنے وہ دروغ گو اور فاجر نہین ہین بلکہ صادق صالح ہین قتادہ نے کہا قرآن غیب تہا اللہ نے اوسکو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارا حضرت نے اوس مین کچھ بخل نہ کیا بلکہ اوسکو نشر کیا جس کسی نے اوسکا لینا چاہا اوسکو پہونچا دیا یہی قول عکرمہ وابن زید وغیرہ واحد کا ہے ابن جریر نے قرارت ضاد کو اختیار کیا ہے ابن کثیر کہتے ہین کہ یہ دونون متواتر ہین اور دونون کے معنے صحیح ہین پھر اسنے فرمایا کہ یہ قرآن کسی شیطان رجیم کا قول نہین ہے شیطان کو قدرت اوسکے حمل وارادے پر کہان سے آسکتی ہے کما قال تعالے وَمَا تَنَزَّلَتْ

بِهِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ پھر فرمایا تمہاری عقل کدہر گئی جو تم اس قرآن کو جھٹلاتے ہو حالانکہ نہایت ظاہر و واضح ہے اور سچ مچ اللہ کے پاس سے آیا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جب قوم بنی حنیفہ کے ایلچی مسلمان ہو کر آئے تو کہا مسیلمہ کذاب کے قرآن کو پڑھو وہ غائت ہذیان و مہملکت سے بہرا تہا سنکر کہا وَيْحَكُمْ اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ عُقُوْلُكُمْ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ یعنے تمہاری عقل کہان گئی واللہ یہ کلام اللہ کیطرف سے نہین نکلا ہے قتادہ نے کہا تم کتاب و طاعت خدا سے کدہر جاتے ہو پھر اللہ نے فرمایا کہ یہ قرآن ذکر ہے واسطے سب لوگون کے جس سے وہ منتفع ہوتے ہین جو کوئی یہ چاہے کہ راہ ہدایت پر لگی اوسپر اس قرآن کا پڑہنا اور عمل کرنا واجب ہے کیونکہ یہ پایہ نجات و ہدایت ہے سوا اس کے کسی چیز مین ہدایت نہین پھر فرمایا کہ یہ چاہنا کچھ تمہارے بس مین نہین ہے کہ جو شخص چاہے وہ ہدایت یاب ہو یا گمراہ ہو جائے بلکہ یہ بتابع مشیت رب العالمین ہے وہی جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے سلیمان بن موسی نے کہا جب یہ آیت اوتری لمن شاء منکم ان یستقیم ابوجہل نے کہا یہ امر ہماری اختیار کا ٹھیرا کہ اگر ہم چاہین مستقیم ہون اور اگر چاہین مستقیم نہ ہون اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ف فتح البیان مین کہا ہے مراد ضنس سے کواکب ہین جو دن کو چھپ چلتے ہین جیسے زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد انکا ذکر بتخصیص اسلیے کیا کہ سب ستارون مین یہی استقبال شمس کرتے ہین اور کہکشان کو کاٹتے ہین صحاح مین کہا ہے کہ یہی سیارہ ہین جسطرح ہرن اپنی غار مین مستور ہوتا ہے اسیطرح یہ ہر پنج کوکب دن کو مستتر ہو جاتے ہین بعضون نے کہا یہ کواکب متحیرہ ہین علی رضی اللہ عنہ نے بجائی مریخ کے نام بہرام کا لیا ہے اور کہا سوا ان کے اور کوئی قاطع مجرہ نہین ہوتا ہے ابن عباس نے کہا کہ یہ سات ستارے ہین اور سورج و چاند کو زیادہ کیا مراد انکے خنوس سے رجوع ہے اور کنوس سے غائب ہونا دن مین انکو جواری فرمایا یعنے یہ سیر کرتے ہین ہمراہ مہر و ماہ کے پھر رجوع کر کے ضمن آفتاب کے نیچے چھپ رہتے ہین دن کو مخفی رات کو ظاہر ہوتے ہین اور بعضون نے کہا خنس بقر ہے اور کنس آہو اور کسی نے کہا مراد ان سے فرشتے ہین مگر اول اولی ہے اسلیے کہ بعد انکے ذکر شب و صبح کا آیا ہے مفسرین نے اجماع کیا ہے کہ مراد عسس سے ادبر ہے اگرچہ اصل مین یہ لفظ مشترک ہے درمیان اقبال و ادبار کی سبرد نے کہا لفظ منجملہ اضداد لغات کی ہے اور مرجع دونون معنے کا ایک ہی ہے یعنے ابتداء ظلام اول لیل مین

بِهِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ پھر فرمایا تمہاری عقل کدہر گئی جو تم اس قرآن کو جھٹلاتے ہو حالانکہ نہایت ظاہر و واضح ہے اور سچ مچ اللہ کے پاس سے آیا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جب قوم بنی حنیفہ کے ایلچی مسلمان ہوکر آئے تو کہا مسیلمہ کذاب کے قرآن کو پڑھو وہ غایت ہذیان و رکاکت سے بہرا تھا شکر کہا وَيْحَكُمْ اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِعُقُوْلِكُمْ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ یعنے تمہاری عقل کہان گئی والله یہ کلام اللہ کیطرف سے نہین نکلا ہے قتادہ نے کہا تم کتاب و طاعت خدا سے کدہر جاتے ہو پھر اللہ نے فرمایا کہ یہ قرآن ذکر ہے واسطے سب لوگون کے جس سے وہ متعظ ہوتے ہین جو کوئی یہ چاہے کہ راہ ہدایت پر لگی اوسپر اس قرآن کا پڑہنا اور عمل کرنا واجب ہے کیونکہ یہ آیہ نجات و ہدایت ہے سوا اس کے کسی چیز مین ہدایت نہین پھر فرمایا کہ یہ چاہنا کہ تمہارے بس مین نہیں ہے کہ جو شخص چاہے وہ ہدایت یاب ہو یا گمراہ ہوجاے بلکہ یہ بتابع مشیت رب العالمین ہے وہی جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے سلیمان بن موسی نے کہا جب یہ آیت اوتری لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ابوجہل نے کہا یہ امر ہماری اختیار کا نہیں اگر ہم چاہین مستقیم ہون اور اگر چاہین مستقیم نہ ہون اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ف فتح البیان مین کہا ہے مراد خنس سے کواکب ہین جو دن کو چھپ جاتے ہین جیسے زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد انکا ذکر بتخصیص اسلیے کیا کہ سب ستارون مین یہی استقبال شمس کرتے ہین اور کنکشان کو کاٹتے ہین صحاح مین کہا ہے کہ یہی سیارہ ہین جسطرح ہرن اپنی غار مین مستور ہوتا ہے اسیطرح یہ ہر پنجگوکب دن کو مستتر ہوجاتے ہین بعضونے کہا یہ کواکب متحیرہ ہین علی رضی اللہ عنہ نے بجائی مریخ کے نام بہرام کا لیا ہے اور کہا سوا ان کے اور کوئی قاطع مجرہ نہین ہوتا ہے ابن عباس نے کہا کہ یہ سات ستارے ہین اور سورج و چاند کو زیادہ کیا مراد انکے خنوس سے رجوع ہے اور کنوس سے غائب ہونا دن مین انکو جواری فرمایا یعنے یہ سیر کرتے ہین ہمراہ مہر و ماہ کے پھر رجوع کرکے ضوء آفتاب کے نیچے چھپ رہتے ہین دن کو مختفی رات کو ظاہر ہوتے ہین اور بعضونے کہا خنس تقہر ہے اور کنس آہو اور کسی نے کہا مراد ان سے فرشتے ہین مگر اول اولی ہے اسلیے کہ بعد انکے ذکر شب و صبح کا آیا ہے مفسرین نے اجماع کیا ہے کہ مراد عسعس سے ادبر ہے اگرچہ اصل مین یہ لفظ مشترک ہے درمیان اقبال و ادبار کی ہر دو نے کہا لفظ منجملہ اضداد لغات کی ہے اور مرجح دونون معنے کا ایک ہی ہے یعنے ابتداء ظلام اول لیل مین

نے کہا مراد جبریل ہین حضرتؐ نے اون کو اون کی صورت مین تر دیک سدرۃ المنتہے دافق سبین آسمان ہفتم کے دیکھا یہ غیب و خبر سمار چو اہل مکہ سے غائب تھے متہم نہین ہین بلکہ جو کچھ طرف سے اللہ کے پہنچاتے ہین اوس مین ثقہ و معتمد ہین یا ابلاغ وحی ہین بخیل نہین ہین جس نے ظاہی معجمہ سے پڑہا اوس نے کہا متہم نہین جس نے ضاد معجمہ سے پڑہا اوس نے کہا بخیل نہین بعض نے کہا کہ یہ صفت ہی جبریل علیہ السلام کی ہے لکن اول اولے ہی عائشہؓ نے کہا حضرتؐ اس لفظ کو ظا معجمہ سے پڑہتے تہے اخرجہ الدارقطنی والحاکم و صححہ کیونکہ بخل کا تعدیہ بحرف با آتا ہے نہ بحرف علی بہر اس بات کی نفی کی کہ یہ قرآن کسی شیطان مسترق السمع رجیم بالشہب کا کلام نہین ہے یعنے نہ شعر ہے نہ کہانت جسطرح کہ قریش گپ لگاتے ہین عطا نے کہا مراد شیطان سے شیطان ابیض ہے جو بارہ حضرت کے صورت جبریل مین آکر فتنہ مین ڈالنا چاہتا تہا تم لوگ کدہر جاتے ہو تمہاری عقل کہہ گئی ہے کہ جو یہ خیال فاسد کرتے ہو یہ قرآن تو ایک ذکر ہے واسطے سارے جہان کے یعنے موعظت و تذکیر ہے واسطے اوس شخص کے جو ارادہ استقامت کا حق و ایمان و طاعت پر کرتا ہے لکن یہ بات بے مشیت خدا کے فقط تمہارے چاہنے سے نہین ہو سکتی ہے توفیق ہدایت ہاتہ مین اللہ کے ہے کقولہ تعالی وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وقولہ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وقولہ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ آیات قرآنیہ اس باب مین بہت ہین رب العالمین سے مراد یہ ہے کہ وہ ساری خلق کا مالک ہے

سورۃ النفطار

یہ اونسیں آیت ہے مکے مین اوتری ہے اسکو سورۃ انفطرت بہی کہتے ہین ابن عباس و ابن زبیر کا قول یہی ہے کہ یہ مکی ہے جابر نے کہا معاذ نے ایک بار نماز عشا کی بہت لمبی پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ اَيْنَ اَنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ وَالضُّحٰى وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ رواہ النسائی اصل اس حدیث کی صحیحین مین ہے لکن بدون ذکر اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ کی پہلی یہ حدیث ابن عمر سے رفعاً گذر چکی ہے کہ جسکو یہ بات خوش آئے کہ قیامت کے دن کو آنکہون سے دیکہے وہ پڑہے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ واِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ واِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْقُبُورُ
بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝
الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ
بِالدِّينِ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ جب آسمان چیر
جاوے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب دریا بہ چلیں اور جب قبریں اوٹھائی جاویں یعنے جو چیز زمین میں
تھی اوپر آوے جان لیوے جی جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا اے آدمی کاہے سے بہکا تو اپنے رب کریم سے
نے تجھ کو بنایا پھر تجھ کو ٹھیک کیا پھر تجھ کو برابر کیا جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا کوئی نہیں پر تم
جھوٹ جانتے ہو انصاف ہونا اور تم پر نگہبان مقرر ہیں سردار لکھنے والے جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

ف مراد بہ چلنے سے دریا کے یہ ہے کہ سمندر کا پانی زمین پر زور کرے اللہ نے انسان کو ٹھیک کیا
بدن میں برابر کیا خصلت میں انتہے ابن کثیر کہتے ہیں اللہ پاک نے فرمایا آسمان پھٹ جائیگا کقولہ السَّمَاءُ
مُنفَطِرٌ بِهِ تارے بکھر جائیں گے دریا ابل پڑینگے ابن عباس نے کہا یعنے بعض بعض میں ملجائیں گے
اور یہ نکلیں گے حسن نے کہا ایک دوسرے میں ملکر پانی جاتا رہیگا قتادہ نے کہا کہ سارا میٹھا مل جائیگا
کلبی نے کہا سب لبریز ہوجائیں گے قبریں کریدی جائیں گی سدی نے کہا جنبش کرینگی جو لوگ اونکے
اندر ہونگے وہ باہر نکل پڑینگے جسدم یہ حال ہوگا اوسوقت ہر نفس اپنے عمل کو جان لیگا کہ کیا آگے
بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا یہ ارشاد کہ اے آدمی تجھ کو کس نے بہکایا تیرے رب کریم پر تہدید ہے نہ ارشاد
طرف جواب کے جسطرح کہ بعض لوگوں نے توہم کیا ہے کہ کریم جواب ہے اس استفہام کا یہانتک کہ قائل
یہ کہے کہ غرہ کریمہ ملکہ سمجھے آیت کریمہ میں کہ اے ابن آدم تجھکو تیرے رب عظیم پر کس نے یہ جرأت دلائی کہ
تو نے اوسکے معصیت پر اقدام کیا اور جو بات لائق اللہ کریم کے نہ تھی تو نے اوسکو سانہہ مقابلہ رب کا
کیا حدیث میں آیا ہے اللہ دن قیامت کے فرمائیگا یَا ابْنَ آدَمَ مَا غَرَّكَ بِي ابْنَ آدَمَ مَاذَا أَجَبْتَ الْمُرْسَلِينَ
عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے سنا فرمایا جہل نے بہکایا ابن عمر نے کہا واللہ غرہ جہلہ یعنے
قسم ہے اللہ کی کہ جہل نے انسان کو دھوکا دیا یہی بات ابن عباس و ربیع بن خیثم و حسن نے بھی کہی
ہے قتادہ نے کہا دھوکا نہ دیا ابن آدم کو کسی نے سوا اس شیطان دشمن کے فضیل بن عیاض
کہتے ہیں اگر مجھ سے کہا جائے کہ تجھ کو کسی نے دھوکا دیا تو میں یہ کہون کہ ان بردون نے جوڑ کائے اور

چھوڑے گئی ہین ابوبکر وراق نے کہا اگر مجھ سے یہ بات کہی جائے تو مین یہی کہون کہ نعرانی کرم الکریم یعنے ع کرمہای تو مارا کرد گستاخ - بغوی نے کہا بعض اہل اشارہ نے کہا ہے کہ اس جگہہ لفظ کریم فرمایا نہ اور کوئی اسم وصفت گویا تلقین اجابت کی ابن کثیر کہتے ہین کہ یہ خیال اس قائل کا لاطائل ہی اسلیے کہ لفظ کریم اسوجہ سے لایا گیا ہی تاکہ تنبیہ کیجائے اس بات پر کہ کریم کا مقابلہ ان افعال قبیحہ و اعمال فجور سے کرنا کب زیبا تھا کلبی و مقاتل کہتے ہین کہ یہ آیت حق مین اسود بن شریک کے اوتری ہے ٹھیک اور برابر کرنے کا مطلب یہ ہی کہ آدمی کو معتدل القامۃ منتصب احسن ہیات و اشکال مین بنایا حدیث بشر بن حجاش مین آیا ہے کہ ایک دن حضرت نے ہتیلی پر تھوک کر اور اسپر انگلی رکھکر فرمایا کہ اللہ تعالی کہتا ہے اے ابن آدم تو کب مجھکو عاجز کر سکتا ہے حالانکہ مینے تجھکو اس جیسی چیز سے پیدا کیا ہے یہانتک کہ جب تجھکو برابر اور ٹھیک کیا اور تو درمیان دو چادرون کے چلا اور زمین کو تجھسے دبید ہوئے تو تونے جمع کیا اور منع کیا پھر جب تیری جان گلے تک پہونچی تو تو کہنے لگا کہ اب مین صدقہ کرون گا اب کہان وقت صدقہ کا ہے رواہ احمد و ابن ماجہ مجاہد نے کہا مراد ترکیب ہی سے جس صورت مین کہ چاہا یہ ہی کہ ماں باپ خال و عم مین سے جس کے مشابہ چاہتا ہے کرتا ہے صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میری بی بی نے کالا بچا جنا ہے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہین کہا ہان فرمایا اون کے کیا رنگ ہین کہا لال فرمایا اون مین کوئی خاکی رنگ بھی ہی کہا ہان فرمایا یہ رنگ اوس مین کہان سے آیا کہا شاید کسی رگ نے اوسکو کھینچا ہو فرمایا اسیطرح اسکو بھی کسی رگ نے کھینچا ہو مکہ مرد نے کہا یعنے اگر چاہے بندر کی صورت بنائی اور چاہے سور کی شکل مین پیدا کرے یہی قول ابو صالح کا ہے کہ چاہے کتے کی صورت مین بنائی اور چاہے گدہے کی شکل مین یا سور کی صورت مین قتادہ نے کہا واللہ سیرا رب اس بات پر قادر ہے کہ لطفہ کو جس شکل قبیح حیوانات منکرۃ الخلق پر چاہے ترکیب دے ولکن وہ اپنے لطف و حلم سے شکل خوب و درست پر باعتدال تمام حسن منظر و لطف ہیئت پر بناتا ہے پھر فرمایا کہ تم دین کی تکذیب کرتے ہو یعنے چونکہ تمہارے دل مین معاد و جزا حساب کا انکار ہے اسلیے یہ تکذیب تم کو حامل و باعث ہی سوا حبہ کریم پر سابقہ معاصی کے حالانکہ تمپر فرشتے نگہبان مقرر مین تم مقابلہ اونکا ساتھہ قبائح کے نکرو وہ تو تمہاری سارے کرتوت لکھتے رہتے ہین مجاہد نے رفعا کہا ہے تم اکرام کرو کرام کاتبین کا جو تم سے جدا نہین ہوتے ہین مگر وقت

ف اسکی تائید ہوتی ہے اس حدیث سے جو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت سے کہا کہ مین اپنے دل مین کچھ باتین پاتا ہون کہ اگر مین آسمان سے گر پڑنا اختیار کرون تو مجھکو یہ بات اس سے بہتر معلوم ہوتی ہے کہ مین ان باتون کو زبان سے نکالون آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اسنے شیطان کے مکر کو وسوسہ مین تبدیل کر دیا

دو حالت کی ایک جنابت دوسری غائط تم مین جب کوئی نہائے تو کسی جرم حائط یا بعیر سے چھپ جاوے
یا اوسکا بھائی اوسکو اوٹ کرلے رَوَاہُ الْبَزَّارُ وَوَصَلَہٗ بِلَفْظِ اَخَذَ عَنْہُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لفظ ابن
عباس کا یہ ہے کہ حضرتؐ نے کہا اللہ منع کرتا ہے تم کو تعری سے تم فرشتون سے شرماؤ جو تمہارے ساتھ
رہتے ہین کرام کاتبین ہین تمکو کسی حالت مین نہین چھوڑتے مگر تین حالت مین غائط جنابت غسل
تم مین جب کوئی میدان مین نہائے تو کپڑے یا درخت یا جرم دیوار یا شتر سے اوٹ کرلے حسن بصری
انس رضی اللہ عنہ سے رفعًا راوی ہین کہ جو کچھ دو حافظ دن مین لکھکر باس اللہ کے لیجاتے ہین اللہ تم
اول و آخر صحیفہ مین استغفار دیکھکر فرماتا ہے قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَۃِ رَوَاہُ
الْبَزَّارُ وَسَنَدُہٗ ضَعِیْفٌ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ اللہ کے فرشتے ہین وہ بنی آدم اور اُنکے اعمال
کو پہچانتے ہین جب کسی بندے کو دیکھتے ہین کہ وہ اللہ کی طاعت بجالاتا ہے تو آپس مین اُسکا چرچا کرتے
ہین اور کچھ نام رکھ لیتے ہین اور کہتے ہین کہ آج کی رات فلان رستگار ہوا آج کی شب مین فلان نے
نجات پائی اور جب کسی ایسے بندے کو دیکھتے ہین جو معصیت کرتا ہے تو اُسکا چرچا آپس مین کرکے اُسکا
کچھ نام مقرر کرلیتے ہین اور کہتے ہین کہ آج کی رات فلان شخص ہلاک ہوا رواہ البزار اسکی سند
مین سلام بن سلم ہے لیس الحدیث ہے فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد انفطار سمار سے پھٹ جانا آسمان کا ہے
کقولہ وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَنْزِیْلًا بعض نے کہا یہ شگاف وسطِ نزول ملائکہ
کے ہوگا تاری مکہ جائین گے یعنے اپنی جگہ پر باقی نہ رہینگے دریا اعلے یا اسفل کیطرف سے بہکر ایک دوسرے
مین ملکر ایک بحر ہوجائین گے آب تلخ و شیرین مختلط ہوجائیگا جو برزخ درمیان عذب و ملح کے ہے وہ
زائل ہوجائیگی حسن نے کہا مراد یہ ہے کہ پانی سوکھ جائیگا قبور کی مٹی جو وقت دفن کے ڈالی گئی تھی الگ
کردیجائیگی مردے اپنی اپنی قبرون سے باہر نکل پڑینگے فراء نے کہا جو سونا چاندی اندر زمین کے ہے وہ باہر آجائیگا
کیونکہ علامات قیامت و شرائط ساعت سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ زمین اپنا زر و سیم اوگل دیگی رازی
نے کہا مراد ان آیتون سے یہ ہے کہ جب یہ امور واقع ہونگے تو یہ شرائط قیامت ہین سو وقت حشر و نشر
حاصل ہوگا یہ چار چیزین ہین دو متعلق علویات اور دو متعلق سفلیات مراد ان نشانیون سے دنیا کی
جہان کی اور فنا دنیا کی اور منقطع ہونا تکالیف کا ہے آسمان مثل چھت کے ہے اور زمین مثل گھر
کے جب کسی گھر کو ویران کرنا ڈھانا چاہتے ہین تو پہلے اوسکی چھت ہی توڑتے ہین سو جب آسمان خراب

ہوا تو ساری ہی بلکہ جائینگے پھر آسمان و تارون کے برباد ہونے سے جو چیز کہ روی زمین پر ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ وہ بھی خراب ہوجائینگے زمین کی ویرانی سے جو مردے اندر اوسکے تھے وہ باہر آجائینگے تب ہر جی اپنے کیے ہوئے کو جان لیگا کہ اچھا کیا تھا یا برا یہ بات وقت نشر صحف کے ہوگی نہ وقت بعث کے اسلیے کہ بعث سے تا دخول جنت و نار ایک ہی وقت ہوگا یعنے تقدیم و تاخیر کے یہ معنی کہ یہ بات معلوم ہوجائیگی کہ عمل خیر و شر کیا تھا کس حسنہ و سیئہ کو پیچھے چھوڑا ہے اور کس کو آگے بھیجا ہے اسلیے کہ جو کوئی طریقہ نیک نکالا جاتا ہے یا بد تو اوسکو اجر و وزر اوسکا ملتا رہتا ہے قتادہ نے کہا یعنے کون معصیت آگے بھیجی اور کون طاعت پیچھے ڈالی یا کون فرض آگے بھیجا اور کون موخر کیا یا یہ کہ اول و آخر عمل علم حاصل ہوجائیگا یہ علم وقت بعث کو اجمالاً ہوگا مطیع آثار سعادت کے اور عاصی آثار شقاوت کے دیکھیگا ع سائے کہ نکوست از بہارش پیداست ۔ رہا علم تفصیلی سو وقت نشر صحائف اعمال کے میسر آئیگا حدیث حذیفہ میں فرمایا ہے کہ جس نے راہ نکالی کسی خیر کی اور اوسپر لوگ چلے تو اوسکو برابر اون لوگون کے اجر ہوگا جو اوسکی پیروی کرینگے بے اسکہ اونکا اجر کچھ کم ہو اور جس نے راہ شر کی نکالے اور لوگ اوسپر چلے تو اوسکو گناہ برابر پیروی کرنے والون کے ہوگا بغیر اسکے کہ اونکا گناہ کم ہو پھر حذیفہ نے یہ آیت پڑہی عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ رواہ الحاکم و صحہ اے انسان تجھ کو کس چیز نے فریب دیا ہے رب کریم کے ساتھ یہ خطاب ہے کفار کو یا عام ہے ہر کسن عاصی و کافر کو شہاب نے کہا یہی ارجح ہے جسطرح کہ کتاب کشف وغیرہ میں کہا ہے یعنے جس خدا نے تجھ پر دنیا میں یہ تفضل کیا کہ پورا آدمی بنایا حواس و ہوش بخشے عقل و شعور دیا رزق عطا کیا نعمت پر نعمت دے جسکا شمار تو اونکا نہیں کرسکتا ہے تو اب کس بات پر تو کافر نعمت ہوا قتادہ نے کہا اوسکے فریبان نے جو اوسپر مسلط ہے اوسکو دھوکا دیا حسن نے کہا شیطان خبیث نے فریب میں لیا کسینے کہا اوسکے حق جل نے کسی نے کہا اوسکے عفو و حلم نے کہ جلدی سی اول ہی بار عقوبت نہ کی یہی قول مقاتل کا ہے ذکر کریم کا دو طرح مبالغہ منع کے ہے اعتراء سے اسلیے کہ محض کرم مقتضی اہمال ظالم و تسویۂ دوست و دشمن و مطیع و عاصی کو نہیں ہوتا ہے پھر جب کہ اوس کے ساتھ صفت قہر و انتقام کی بھی انگلی اوجتلا دیا گیا کہ دیکھو شیطان بڑا دغاباز فریب کار ہے تو اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ تو جو چاہے کر تیرا رب کرم گستر ہے وہ کسی کو نہیں ستاتا ہے اور نہ کسی کو جلدی سے عقوبت کرتا ہے یہی اعتراء اوسکی

کرو پر دلیل ہے اس بات پر کہ کثرت اُس کی کرم کی یہ چاہتی ہے کہ اطاعت مین بہت کسی کوشش و کوشش کرنا چاہیے نہ یہ کہ اوسکے عصیان مین منہمک و غرقاب ہوجاے پھر فرمایا کہ ہمنے تجھکو پیدا کیا ایک بوند سے پہلے تو کچھ بھی چیز نہ تھا یہانتک کہ آنکھہ کان دیگر ٹھیک ٹھاک کردیا اور برابر و معتدل بنایا کہ سیدہا کھڑا ہوا جاتا ہے خوبصورت ہی مقاتل نے کہا یہ تعدیل ہے تو اُنکھون اور کانون اور ہاتھون اور پاؤن مین ہے کہ عضاء کو برابر کہا کما قال تعالے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ پھر جسصورت مین چاہا حسن قبیح طویل قصیر جوڑ کر کھڑا کردیا معہذا تم دین کو جھٹلاتے ہو اور خالق سے نہین ڈرتے حالانکہ تمپر نگہبان مقرر ہین جو تمہارے تکذیب کو دور کرتے ہین اور تمہارے اعمال و رقون مین لکھتے جاتے ہین گویا تمہارے روزنامچہ نگار احوال و افعال ہین ابن عباس نے کہا ابن آدم پر دو نگہبان رات دن مین مقرر کیے ہین جو اوسکے عمل کی حفاظت کرتے اور اسکے اثر کو لکھتے ہین یہ خطاب اگرچہ دو بدو ہی لیکن امت کا اسپر اجماع ہے کہ حق مین سارے مکلفین کے عام ہے لفظ حافظین محتمل ہے کہ مراد حفظ جمیع آدم ہو نہ کہ ہر آدمی کے ساتھہ ایک حافظ لگا رہتا ہو یا یہ کہ ہر شخص کے ساتھہ الگ الگ ایک حافظ مقرر ہو یا یہ کہ ایک شخص پر کئی گماشتے ہون نہ ایک جس طرح کہ کہا ہے دو رات کو رہتے ہین دو دن کو بعض نے کہا کہ پانچ پانچ فرشتے ایک ایک پر مقرر ہین ہے کفار کہ اونپر بھی کوئی حافظ مقرر ہے یا نہین ہے اونپر کوئی مقرر نہین ہے اسلیے کہ اُن کا حال ظاہر ہے اور اون کا عمل احمد ہے قال تعالے یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمَاهُمْ اور بعض نے کہا کہ مقرر ہین ظاہر آیت باب یہی ہے وکذا قولہ وَاِنَّا مُنَزِّلُوْنَ کِتَابًا یَّقْرَؤُهٗ وَرَاَدْتُهٗ اس سے معلوم ہوا کہ اونکے لیے بھی نامہ اعمال ہے اور اُپر بھی نگہبان مقرر ہین جو کچھ بندہ عمل کرتا ہے وہ اوسکو نہایت امانت و دیانت سے لکھتے ہین اور جو کچھ تجدد و استقرار اون کے اعمال مین ہوتا ہے اوسکا علم اون کو رہتا ہے آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ شہادت شاہد کی بعد علم کے ہوتی ہے کیونکہ جب فرشتون کا یہ وصف ٹھہرا کہ وہ حافظ اور عالم افعال عباد ہین تو سبب کتابت وہ عالم ٹھہرے اسی علم کی وجہ سے وہ شہادت ادا کرین گے رازی نے کہا اس آیت مین تعجب ہے اُنکے حال سے کہ وہ تو مکذبون بیوم الدین ہین اور ملائکہ موکل اُنکے اعمال لکھتے جاتے ہین یہانتک کہ دن قیامت کے اون اعمال

کا حساب نہیں لیا جائیگا وغیرہ قولہ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ملائکہ پر شاہد کرنے میں تعظیم امر خدا ہے کہ نزدیک اسکے یہ جلائل امور میں سے ہے پس اس آیت میں انذار و تہویل ہے واسطے مجرمین کے اور لطف و تکریم ہے واسطے متقین کے فضیل جب اس آیت کو پڑھتے کہتے مَا اَشَدَّهَا مِنْ اٰيَةٍ عَلَى الْغٰفِلِيْنَ یعنے یہ آیت حق ہے میں اہل غفلت کو بہت ہی سخت و درشت ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ بیشک نیک لوگ بہشت میں ہیں اور بیشک گنہگار دوزخ میں ہیں وہ اس میں انصاف دن اور نہ ہونگے اوس سے غیب نہیں والے اور تجھکو کیا خبر ہے کہ کیسا ہی دن انصاف کا یہ ہی تجھکو کیا خبر ہے کہ کیسا ہی دن انصاف کا جسمیں کوئی جی کسی جی کا کچھ اوختیار نہ رکھیگا اور حکم اوسدن اللہ کا ہے ف اللہ نے اس آیت میں خبر دی ہے کہ انجام ابرار کا نعیم ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی طاعت کرتے ہیں اور معاصی سے مقابلہ اوسکا نہیں کرتے حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے کہ اللہ نے انکا نام ابرار کہا ہے اسلیے کہ انہوں نے آباء و ابناء سے نیکی کی ہے رواہ ابن عساکر پھر فرمایا کہ انجام فاجروں فاسقوں کا نار جحیم و عذاب مقیم ہوگا لہذا وہ اُسدن نار آگ کے گہسینگے ایک ساعت بھی اوس عذاب الیم سے دور نہونگے نہ اوان کے عذاب میں کچھ تخفیف کی جائیگی اور نہ سوال اونکا بابت موت کے قبول ہوگا ایک دن بھی رحمت نہ پائینگے اس ارشاد میں کہ تجھ اوسدن کی کیا خبر ہے تعظیم ہے شان یوم القیامۃ کی اسی لیے دوبارہ یہ بات فرمائی ہے واسطے تاکید کے وہ ایسا دن ہوگا کہ کسیکو یہ قدرت نہ ہوگی کہ کسی کو کچھ فائدہ پہونچا سکے یا رہائی دلوا سکے مگر اللہ کے اذن سے جسکے لیے اللہ کی مرضی ہوگی حدیث میں فرمایا ہے اے بنی ہاشم بچاؤ اپنی جانوں کو آگ سے میں مالک نہیں تمہارے لیے کسی چیز کا اللہ سے ولہذا فرمایا کہ اوسدن حکم اللہ ہی کا ہوگا کقولہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ وکقولہ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وکقولہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قتادہ نے کہا واللہ اُسدن اختیار خدا کا ہوگا کوئی اوسمیں نزاع نہ کریگا فتح البیان میں کہا ہے غیب سے مراد جنت سے اور جحیم سے مراد آگ یہ تقریر ہے اس آیت کی فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ لفظ فجار کا عام ہے کفار و غیر کفار کو اور یہ جملہ عاصمہ مومنین اس میں داخل نہیں ہیں اسلیے کہ فاجر کبیرہ موصوف ہوتا ہے وہ علی الاطلاق فاجر نہیں ہی

ولہذا فرمایا ہے کہ وہ جحیم مین داخل ہوکر اُس سے غائب ہونگی پھر وسطِ تعظیم شان اور تفخیم قدر کے فرمایا کہ تو دن جزا و حساب کو کیا جانے کہ وہ کیسا دن ہی کقولہ اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ وَالْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ کلبی نے کہا خطاب ہے انسان کافر کو اور سدن کوئی نفس کسی نفس کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ مالک شفاعت و نفع کا ہوگا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یہ اذن بھی اوسکے لیے ہوگا جس سے خدا راضی ہے یا اوسکا بخشنا چاہتا ہے نہ واسطے ہر کسی کے جسکو دوسرا چاہے ولہذا فرمایا ہے کہ حکم اوسدن اللہ ہی کا ہوگا غیر کوئی ہو کہین ہو ہرگز مالک و مختار کسی شے کا نہ ہوگا قتادہ نے کہا وہان کوئی شخص کچھ کہہ نہین سکتا مگر رب العالمین مقاتل نے کہا نفسی نفسی کے لیے کچھ نہ ہوگا یعنے وہان دنیا کا سا حال نہین ہی کہ سعی سفارش سے کسی کا کچھ بھلا برا ہو سکے بلکہ یہ اختیار اوسی واحد قہار کو ہوگا کہ جو چاہے سو کرے کسیکا مقدور نہین ہوگا

سورۂ مطففین

یہ ۳۶ آیت ہی قرطبی نے کہا یہ ابن مسعود و ضحاک و مقاتل کے قول مین مکی ہی اور حسن و عکرمہ کے قول مین مدنی ہی دوسرا قول ضحاک کا یہ ہے کہ پہلی سورت ہے جو مدینہ مین نازل ہوئی ابن عباس و قتادہ نے کہا یہ مدنی ہے مگر آٹھ آیتین اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا سے تا آخر کلبی و جابر نے کہا کہ یہ درمیان مکہ و مدینہ کے اوتری ہے ابن عباس و ابن الزبیر نے کہا مکہ مین نازل ہوئی ہے اور سب سے پیچھے مکہ مین یہی سورت آئی حضرت جب مدینہ مین آئے تو یہان کے لوگ سب لوگون سے تول مین بدتر تھے اوسپر یہ سورت نازل ہوئی وہ پیمانہ مین ایسے ہوگئے رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَرْدَوَیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ السُّیُوْطِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ خرابی ہی گھٹانیوالون کی وہ کہ جب ناپ لین لوگون سے پورا بھرلین اور جب ناپ دین انکو یا تول دین تو گھٹا کر دین کیا خیال نہین رکھتے وہ لوگ کہ اون کو اٹھنا ہے ایک بڑے دن مین جسدن کھڑے رہین لوگ۔ اہ دیکھتے جہان کہا ف ہلال بن طلق کہتے ہین مین ساتھ ابن عمر کے

چلا جاتا تھا مینے کہا کون لوگ اچھی صورت اور ناپ مین پورے ہین کہدیا یا مدینہ والی کہا انکو کیا ہی ہے تو نے اللہ کا فرمانا نہین سنا وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ کسی نے عبداللہ سے کہا ای ابا عبدالرحمان مدینہ والے پورا ناپتے ہین کہا اونکو پورا ناپنے سے کون مانع ہے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَى قَوْلِهِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ ابن کثیر کہتے ہین مراد تطفیف سے اس جگہ کم کرنا ہے ناپ اور تول مین اسطرح کہ لوگون سے زیادہ لیا انکو کم دیا ولہذا اللہ نے اونکو وعدۂ خسار و ہلاک کا دیا ہے اور حکم کیا ہے کہ ناپ تول مین وفا کرین چنانچہ فرمایا ہے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيلًا اور فرمایا وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وقال تعالی وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ اور اسی جگہ سے قوم شعیب علیہ السلام کو تباہ کر دیا اور سیتا ناس ملا دیا کیونکہ وہ ناپ تول مین کمی کرتے تھے پھر اللہ پاک نے یہ وعید سنائی کہ کیا یہ لوگ بعث و قیام سے سامنے اوس معبود کے جو عالم پنہاں و آشکار ہے ایک بڑی ہولناک دن کثیر الفزع جلیل الخطب مین نہین ڈرتے ہین جو کوئی اوسدن خاسر ہوا وہ نار حامیہ مین جائیگا اوسدن لوگ سامنے رب العالمین کے برہنہ پا برہنہ تن بے ختنہ ایک وقف سخت مین کھڑے ہونگے وہ جگہ نہایت تنگ عیش ہوگی اللہ کا حکم ہر طرف سے اون کو اسطرح ڈھانپ لیگا کہ قوی و حواس عاجز ہو جائینگے ابن عمر رفعا کہتے ہین اوسدن جبکہ لوگ سامنے رب العلمین کے کھڑے ہونگے ہر ایک اپنے پسینے مین نصف گوش تک ڈوب جائیگا رواہ البخاری و مسلم امام احمد کا لفظ یہ ہے حتی ان العرق لیلجم الرجال الی انصافِ اذانہم ہو کندی نے مرفوعاً کہا ہے اوسدن قیامت ہوگی سورج بندون سے نزدیک ہو جائیگا یہانتک کہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر ہوگا دھوپ کی مار سے لوگ پسینے مین ہونگے بقدر اپنے اعمال کے کسی کی ایڑی تک کسی کے زانو تک کسی کمر تک کسی کو لگام سی لگ جائیگی رواہ مسلم والترمذی ابو امامہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ سورج دن قیامت کے نزدیک ہو جائیگا بقدر ایک میل کے اور اسکی گرمی زیادہ کی جائیگی چنین و چنان ہوام کو جوش ہوگا جسطرح کہ دیگ جوش مارتی ہے بقدر خطاؤن کے پسینے پسینے ہو جائین گے کسی کی ایڑی تک پہونچیگا اور کسی کی پنڈلی تک اور کسی کی کمر تک اور کسی کو لگام لگ جائیگی رواہ احمد و انفرد بہ عقبہ بن عامر رفعاً کہتے ہین سورج زمین کے قریب ہو جائیگا

۱ اور پیمانہ اور ترازو سے جو ناپ تول مین کمی کرتے ہین اور ڈنڈی مارتے ہین

۲ اور ظلم کرنے سے منع کیا

۳ اور ناپ تول مین انصاف کرنے کا حکم دیا

۴ کسی کو اوسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے

۵ اور ناپ تول مین کمی نہ کرو

۶ اور ناپ تول مین انصاف سے پورا تولو

لوگ پسینا کرینگے کسیکا پسینا عقبین تک اور کسی کا نصف ساق تک اور کسیکا رکبتین تک اور کسی کا عجز یعنے سرین تک اور کسی کا خاصرہ یعنے کمر تک اور کسی کا منکب تک اور کسی کا وسط فم تک پہونچیگا یا پہنچا ہوا کہ منہ مین لگام کے طور پر ڈالکر تبلایا اور کسیکو پسینا اوسکا بالکل چھپا لیگا انفرد بہ احمد ایک حدیث مین آیا ہے کہ وہ ستر برس تک کھڑے رہینگے بات نکرینگے بعض نے کہا تین سو برس تک بعض نے کہا چار ہزار سال تک اور مقدار دس ہزار سال مین درمیان اونکے حکم اخیر دیا جائیگا حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ یعنے وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا مترجم کہتا ہے کہ مین نے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ مقادیر خلائق کو اللہ نے پچاس ہزار برس پہلے خلق سے مقدر کیا تھا اور مدت خلق کی بھی پچاس ہزار برس ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ اور دن قیامت کا بھی پچاس ہزار برس کا ہوگا یہ ڈیڑھ لاکھ سال ہوئے ہر دن اللہ تعالی کا ہماری گنتی سے کتنے ہزار برس کا ہوتا ہے وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ تو یہ ایک مدت نہایت طویل ہوئی واللہ اعلم حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے بشیر غفاری سے فرمایا تو کیا کریگا اوسدن جسدن کہ لوگ کھڑے ہونگے تین سو برس تک سامنے رب العلمین کے ایام دنیا سے اونکے پاس کوئی خبر آسمان سے آئیگی اور نہ کوئی حکم صادر ہوگا بشیر نے کہا اللہ مستعان ہے فرمایا جب تو اپنے بستر پر آیا کرے تو کرب یوم قیامت و سوء حساب سے پناہ مانگا کر رَوَاہُ ابن ابی حاتم و ابن جریر سنن ابی داود مین آیا ہے کہ حضرت ضیق مقام یوم قیامت سے پناہ مانگا کرتے تھے ابن مسعود کہتے ہین چالیس برس تک کھڑے رہینگے سر اٹھائے ہوئے طرف آسمان کے کوئی اُنسے بات نکریگا پسینے کی لگام سے بدکو لگ جائیگی ابن عمر نے کہا سو برس تک کھڑے رہینگے عائشہ کہتی ہین حضرت قیام لیل کو اسطرح شروع کرتے کہ دس دس بار تکبیر تحمید تسبیح تہنیف استغفار کرتے کہتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ اور ضیق مقام یوم قیامت سے پناہ مانگتے تھے رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ف فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ مطفف کہتے ہین منقص کو اور حقیقت اسکی لینا کیل و وزن مین شے طفیف یعنے حقیر خفیف قلیل کو ویل سے مراد اس جگہ بقول بعض شدت عذاب یا شر شدید ہے یا ایک وادی ہے جہنم مین کلبی نے کہا حضرت مدینہ مین آئے وہان کے لوگ بہت ناپ تول کرتے تھے اور دن کو کم دیتے آپ بہت روپیتے تھے اُسپر یہ آیت اوتری سدی نے کہا جب حضرت مدینہ مین آئے

لہ جو بیچنا اور خریدنا اور ہر قسم کا لین دین اور ہر قسم کا کاروبار اور ہر قسم کی صنعت اور ہنر اور ہر قسم کی مزدوری

وہاں ایک آدمی تھا اوسکو ابوجہینہ کہتے تھے وہ دو صاع رکھتا تھا ایک سے دیتا دوسرے سے لیتا اوسپر اللہ نے یہ آیت بھیجی فرمانے کہا بعد نزول اس آیت کے لوگ ناپ تول مین آجتک اچھے خاصے ہوگئے حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اللہ اونپر دشمن کو مسلط کردیتا ہے اور جب ناپ تول مین کمی کرتی ہے تو رزق نہین بہیجا ہوتا قحط سالی مین پکڑے جاتی ہین اخرجہ ابن مردویہ یہ وعید ہر اوس شخص کو لاحق ہے جو آپ زیادہ لے اور دوسرے کو کم دے تھوڑا ہو یا بہت لیکن جبکہ توبہ نہ کرے اور اگر توبہ کریگا تو اوسکی توبہ قبول ہوگی اور جو شخص اس کام پر جما رہا اوس نے کبیرہ پر اصرار کیا یہ اسلیے کہ عامۂ خلق محتاج معاملات ہوتی ہین اور بنیاد ان معاملون کی اسی نرخ اور ناپ تول پر ہے و لہذا اللہ نے اس امر کو عظیم ٹہیرایا یعنے بسبب اسکے کہ حقوق عباد سے متعلق ہے پہر فرمایا کہ یہ لوگ جو لوگون سے خود کچھ سودا سلف کے لیتے ہین تو پورا پورا لیتے ہین ایک دانہ نہین چہوڑتے اور جب اُنکو غلہ اناج وغیرہا تول کر دیتے ہین تو ترازو کی ڈنڈی مار کر کم دیتے ہین بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسا کرتے ہین کیا انکو یہ گمان نہین ہے کہ وہ مبعوث ہونگے اور اُنکے اس کرتوت کا مواخذہ اُن سے ہوگا ظن اسجگہ بمعنے یقین ہے یوم عظیم سے مراد قیامت کا دن ہے کیونکہ وہ زمانہ امور عظام کا ہوگا بعث و حساب و کتاب و عقاب و دخول جنت یا نار پیش آئیگا حسکا ایک گنوارے عبدالملک بن مروان سے کہا تھا تو نے سنا ہے کہ اللہ نے حق مین مطففین کے کہا ہے یعنے مطففین کے لیے ویل ہے یعنی عذاب شدید ہے یوم عظیم سے یہ تو تو سن چکا پہر تجہ کو اپنے نفس کے ساتہہ کیا گمان ہے حالانکہ تو مسلمانون کے مال کو ملا کیل و وزن کر لیتا ہے مین کہتا ہون میرے والد مرحوم غفر اللہ لی ولہ نے اس آیت کی تفسیر مستقل لکہی ہے جتنے انواع و اسباب تطفیف کے تمام اعمال قلبی و قالبی مین محتمل تہے اون سبکا ذکر کیا ہے یعنے یہ تطفیف کچہ کیل و میزان ہی مین نہین ہوتی ہے بلکہ ہر عمل مین پائی جاتی ہے اس جس کسی امر ما مورہ یا منہی عنہ مین خلاف حکم شرع شریف کوئی بات وقوع مین آئی ہے وہ داخل تطفیف ہے خواہ زیادتی ہو یا کمی اوسپر وعید شدید تطفیف متوجہ ہے اَللّٰھُمَّ غُفْرًا وَ تَوْفِیْقًا لوگون کا کہڑا ہونا واسطے یا مالک ہر دو سرے کے یون ہوگا کہ بحکم خدا واسطے حصول جزا حساب و حکم و قضا کے قبرون سے نکلکر اوٹہ کہڑے ہونگے اوسدن کو عظیم فرمایا لوگ اوسدن مین خاضع خاشع ہونگے اور اپنے نفس مقدس کو رب العلمین کہا سمین دلالت ہے عظم گناہ تطفیف پر اور یہ بیان ہے فرمایا تم و وفاعت عقاب کا یہی حال ہر اُس شخص کا ہوگا جس مین ہر دو ستم اور ترک قیام بہ قسط و عدل و عدم عمل تسویہ ہر اخذ و عطا بلکہ ہر قول و عمل و حال مین ہوگا یا مراد قیام ہے پسینے مین یا قیام ساتہہ

حقوق عباد کی یا قیام رسولون کا سامنے ذوالجلال کے واسطے قضاء وفیصلہ کے لکن اول اولی ہے حدیث ابن
عمر مین فرمایا ہے کہ تمہارا حال کیا ہوگا جبکہ اللہ تم کو جمع کریگا جسطرح کہ تیرون کو ترکش مین جمع کرتے
ہین پچاس ہزار برس تک پھر تمہاری طرف نگاہ نہ کریگا اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاَبُو الشَّيْخِ وَالْحَاكِمُ
وَصَحَّحَهُ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْبَعْثِ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کھڑے ہونگے لوگ اوسدن
واسطے رب العالمین کے بمقدار نصف یوم کے پچاس ہزار سال سے یہ دن اوسدن موسن پر ہلکا ہوجائے
گا جیسے کہ سورج ڈوبنے پر ہو یہانتک کہ ڈوب جاوے اَخْرَجَهُ اَبُو يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ
ابن عمر نے حضرت سے کہا تھا لوگ کب تک سامنے رب العالمین کے کھڑے رہینگے دن قیامت کو فرمایا
ہزار برس اون کو اذن نہ ہوگا اخرجہ الطبرانی مین کہتا ہون ہر دن اُس برابر ایک ایک ہزار
برس دنیا کے ہوگا ابن عمر نے ایک بار اس سورت کو پڑہا جب اس آیت پر پہونچے خوب روئے اور مابعد آیت کو
نہ پڑہ سکے كَلَّا اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ
اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا
الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ کوئی نہین لکھا نگہگا رون کا بہتیرا
بندیخانے مین ورقہ کو کیا خبر ہے کیا ہے بندیخانہ ایک دفتر ہے لکھا ہوا یعنے اون کے نام وہان داخل
ہوتے ہین مگر وہان پہونچنے کے خرابی ہے اوسدن جھٹلانیوالون کی جو جھوٹ جانتے مین انصاف
کا دن اور اسکو جھٹلاتا وہی ہے جو بڑہ چلنیوالا گنہگار ہے جب سنائیے اوسکو ہماری آیتین کہے پہلون کی
پہلون کی کوئی نہین بزرگ بچے گیا اون کا دل پر وہ جو کچھ کماتے تہے کوئی نہین وہ اپنے رب سے اس
دن روکے جاوینگے پھر مقرر وہ پیٹھنیوالے ہین دوزخ مین پھر کہیگا یہ ہے جسکو تم جھوٹ جانتے تہے ف
ابن کثیر کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کتاب فجار کی سجین مین ہے یعنے یہ بات مقرر ہوچکی ہے
کہ اونکا ٹہکانا سجین ہے مشتق سجن سے بمعنے ضیق جسطرح کہ ضیق و شریف جہنم و سکیر و نحو ذلک بولتے
ہین لہذا اوسکو ایک بڑی چیز ٹہہرا کر ارشاد کیا ہے کہ تو کیا جانے کہ سجین کیا چیز ہے یعنے وہ ایک
امر عظیم و سجن مقیم و عذاب الیم ہے پھر بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سجین نیچے زمین ہفتم کے ہے حدیث براء ابن عازب

مین فرمایا ہے اللہ تعالی روح کافر کو کہتا ہی کہ اسکی کتاب سجین مین لکھو یہ سجین نیچے ساتوین زمین کے ہے
اور بعض نے کہا ایک بھاری سبز پتھر ہے زیر زمین مفتہم یا ایک چاہ سیاہ ہی جہنم مین صحیح یہی ہی کہ سجین
ماخوذ ہے سجن سے سجن بمعنے ضیق ہے مخلوقات مین جو مخلوق سافل ہے وہ اسیقدر تنگ و تاریک
ہے اور جو مخلوق جتنی عالی ہے وہ اسیقدر وسیع ہے ساتون آسمان زمین ہر ایک آسمان اعلی واوسع ہی آسمان
زیرین سے اسیطرح زمینون مین ہر زمین اوسع نیچے کی زمین سے یہانتک کہ اسفل سافلین اور محل ضیق
تک منتہی ہوا اور مرکز تک جو وسط زمین مفتہم مین ہے پہونچا اور چونکہ انجام و بازگشت فجار کا طرف
جہنم کے ہوگا جو کہ اسفل سافلین ہے کما قال تعالی ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اسلیے اسجگہ یہ فرمایا کَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ یہ لفظ جامع ضیق و ہول
ہے کما قال تعالی وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا یہ لفظ اللہ تعالے
کا کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ کچھ تفسیر اس جملہ کی نہین ہی کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ بلکہ یہ تفسیر ہے اوس کتاب کی
جسکا انجام سجین ہی یعنے وہ کتاب لکھی گئی ہے اوس سے فراغت حاصل ہو چکی اب اوس مین نہ کوئی
بڑہے نہ گھٹہے یہی قول ہے محمد بن کعب قرظی کا پھر فرمایا جب دن قیامت کے یہ لوگ سجین اور عذاب
مہین مین جا پہونچین گے مطابق وعید خدا کے تو اوسدن ان جھٹلانے والون کے لیے خرابی و تباہی
و بربادی و دمار و ہلاک و عقاب ہے عرب بین کہتے ہین وَیْلٌ لِّفُلَانٍ حدیث معاویہ بن ضمرہ مین فرمایا
ہے وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَكْذِبُ لِیُضْحِكَ النَّاسَ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ یعنے ہلاک و دمار ہی
واسطے اوسکے جو جھوٹی بات کرکے لوگون کو ہنساتا ہے پھر اللہ نے مکذبین کا بیان کیا کہ مراد ان سے
وہ لوگ ہین جو قیامت کے دن کی تصدیق نہین کرتے اور یوم جزا کو بعید جانکر معتقد اوسکے وقوع
کے نہین ہوتے سو یہ تکذیب ہی شخص کرتا ہی جو کہ اپنی کار و بار مین متعاطی حرام اور تناول سہام مین متجاوز
حد سے ہوتا ہے اور اپنے اقوال مین گنہگار ہی جب بات کرتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی جب وعدہ کرتا ہی تو
خلاف کرتا ہی جب جھگڑتا ہے تو گالی بکتا ہے اور جب اللہ کا کلام زبان سے اوسکے رسول کے سنتا
ہے تو جھٹلاتا ہے اور گمان بد کرکے یہ اعتقاد کرتا ہے کہ یہ کلام مفتعل و مجموع ہے کتب اوائل
سے کما قال تعالی وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ وقال تعالی وَقَالُوْٓا
اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا سو یہ بات یون نہین ہی جس طرح کہ انہون نے

کمین نقلین ہین
پہلون کی کہ
کہتے ہین نقلین ہین
اگلون کی جو لکھ
لیا ہے سو وہی
لکھوکے جاتے
ہین ۱۲ عباس
درشام ۱۲

زعم و اعتقاد کیا ہی اور جسطرح کہ اس قرآن کو پہلون کی نقل بتائی ہی بلکہ وہ اللہ کا کلام اور اسکی وحی و تنزیل ہی اوسکی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اون کے دبھرا و سپر ایمان لانے سے محجوب ہونگے اسلیے کہ اون دلونپر بسبب کثرت ذنوب و خطایا کے زنگ بیٹھ گیا ہے موچہ لگ گیا ہے کافرون کے دلکو رین لگتا ہے اور ابرار کے دلون کو غیم اور مقربین کے دلون کو غین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اوسکے دل مین ایک نکتہ سیاہ ہوجاتا ہے اگر توبہ کرلیتا تو دل صاف ہوگیا اور اگر اور زیادہ گناہ کیا تو وہ نکتہ بھی بڑہجاتا ہے فذالک قول اللہ تعالی کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ رواہ ابن جریر والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی حسن صحیح نسائی کا لفظ یہ ہی کہ بندہ جب کوئی خطا کرتا تو اوسکے دل مین ایک نکتہ ہوگیا پھر اگر وہ اس گناہ سے باز رہا اور استغفار کی اور توبہ بجالایا تو دلکو صیقل ہوگئی پھر اگر دوبارہ وہی کام کیا تو نکتہ بڑہکر دلکو داب لیتا ہے یہی وہ رین ہی جسکا ذکر اللہ نے کیا ہی یہی مضمون حدیث ابوہریرہ مین فقانزدیک احمد کے بھی آیا ہے حسن نے کہا مراد رین ہر گناہ پر گناہ کرنا ہے یہانتک کہ دل اندھا ہوکر مرجاتا ہے یہی قول مجاہد و ابن جبیر و قتادہ و ابن زید وغیرہم کا بھی ہی پھر فرمایا کہ اون کے لیے علاوہ منزل و منزل سجین کے ایک یہ بات ہوگی کہ وہ اپنے رب کی رویت سے اوٹ مین ہونگے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس آیت مین دلیل ہی اسبات پر کہ مومنین اللہ کو اوسدن اپنی آنکھون سے دیکھینگے ابن کثیر کہتے ہین یہ قول امام صاحب کا غایت حسن و جمال مین ہے یہ استدلال ہے ساتھہ مفہوم آیت کے جسطرح کہ منطوق کریمہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ بھی اسپر دلیل ہی اور احادیث صحیحہ متواترہ دربارہ رویت مؤمنین در آخرت مین رویت ابصار ثابت ہین اہل ایمان رب العلمین کو عرصات قیامت و روضات فاخرہ جنان مین انہین آنکھون سے دیکھینگے ولہ الحمد حسن نے کہا پردہ اوٹھادیا جائیگا مومن کافر سب کو دیکھینگے پھر کافر محجوب ہوجائینگے اور مومن صبح و شام اوسکو دیکھا کرینگے پھر کفار باوجود اس حرمان کے رویت رحمن سے اہل نیران مین ہونگے اور اون سے یہ بات کہی جاویگی کہ دیکھو یہ وہی دن ہی جسکو تم جھٹلاتے تھے یہ کہنا بطور تقریع و توبیخ و تصغیر و تحقیر کے ہوگا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ف فتح البیان مین کہا ہی کہ حرف کلا اسجگہ و اسطرح زجر کے ہے مطففین کو جھڑکا ہے اور ڈرایا کہ اعمال نامہ کفار کے سجین مین ہونگے کتاب مرقوم

اسی سجین کی تفسیر ہے مرقوم بمعنے مسطور ہے یہ کتاب جامع اعمال شر ہے جو شیاطین و کفرہ فجرہ سے صادر ہوتے ہین سجین اُس کتاب کا نام ہے بعض نے کہا سجین محل کتاب ہے زیر صخرۂ ہفتم زمین ادسی کے نیچے یہ کتاب رکھی جاتی ہے ابو عبیدہ و الخش و مبرد نے کہا مراد سجین سے حبس و ضیق شدید ہے گویا یہ قید ذلیل ہے انکی خساست شرار و خواری حال پر واحدی نے کہا کتاب کو سجین بڑا تیرانا بعید ہے کجا سجین اور کجا کتاب جس طرح کہ بعضے مفسرین ہے اوسکو نقل کیا ہے مرقوم سے یہ مراد ہے کہ اوسکے حرف صاف صاف لکھے گئے ہین قتادہ نے کہا مرقوم کے یہ معنی ہین کہ رقم اونکے شر کی لکھی گئی گویا کہ ایک علامت کر دی ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ کافر ہے یہی قول مقاتل کا بھی ہے ضحاک نے کہا مرقوم بہ معنی مختوم ہے لغت حمیر مین اور اصل مین رقم بمعنے کتابت ہے کعب احبار نے تفسیر آیت باب مین کہا ہے کہ فاجر کی روح کو آسمان پر لے جاتے ہین آسمان اسکو قبول نہین کرتا پھر زمین پر پھینک دیتے ہین زمین بھی اوسکو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے پھر نیچے ساتوین زمین کے لیجاتے ہین یہانتک کہ سجین تک پہونچتے ہین وہ ایک حد ہے ابلیس کی پھر اوس حد کے نیچے سے ایک کتاب نکالکر اور مہر لگا کر زیر حد مذکور رکھدیتے ہین ابن عباس نے کہا سجین اسفل ارضین ہے ابن جریر نے ابو ہریرہ سے رفعاً روایت کیا ہے کہ فلق ایک چاہ مغلی ہے جہنم مین اور سجین مفتوح ہے لکن ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث منکر و غیر صحیح ہے عائشہ کا لفظ مرفوعاً یون ہے کہ سجین ہفتم زمین ہے رواہ ابن مردویہ اسیطرح جابر سے بھی رفعاً مروی ہے عبد اللہ بن کعب کہتے ہین کہ جب کعب بن مالک کو موت آئی ام بشر بنت براء نے آکر کہا اگر تجھکو بخشے ہم تو مشغول ہونگے یعنے اپنے حال مین گرفتار سلام پہونچا نا کس کا کہا کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہین سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جان مومن کی جنت مین چرتی ہے جہان چاہے اور جان کافر کی سجین مین ہے کہا ہان کہا بس یہی بات ہے اَخْرَجَہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الْبَعْثِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اساطیر جمع ہے اسطورہ یا اسطارہ کی کذبین قرآن ہمیشہ کو حکایات سابقین کہتے تھے اللہ کا کلام منزل علی الرسول نہین جانتے تھے یہی اونکی تکذیب تھی اللہ نے فرمایا کہ یہ کہنا اونکا اسلیے ہے کہ اونکے دلونپر زنگ لگا ہے یعنے کثرت معاصی و ذنوب نے اون کے دلکو گھیر لیا مجاہد نے کہا دل مثل ہتیلی کے ہے پھر اپنا کف دست اوٹھا کر بتایا کہ جب بندہ گناہ کرتا

ہے تو دل منقبض ہوجاتا ہے پھر ایک انگلی بند کی پھر جب وہ بارہ گناہ کرتا ہے تو اور منقبض ہوجاتا ہے اور دوسری انگلی بند کرلی یہانتک کہ ساری انگلیاں بند کرلیں پھر دل پر مُہر لگ جاتی ہے سلف اسی حالت کو رین کہتے ہیں پھر آیت باب پڑھی ابو معاذ نحوی نے کہا ہے رین یہ ہے کہ دل پر مُہر لگ جائے رین سے بھی زیادہ تر سخت ہے اقفال طبع سے بڑھکر ہے زجاج نے کہا رین مثل زنگ کے ہے دل کو جیسا لیتی ہے جیسے میلا یا دل آدمی کی مثل غین ہے پھر فرمایا کہ کافر اوسدن اللہ کے دیدار سے حجاب میں ہونگے ہرگز اوسکو نہ دیکھینگے مقاتل نے کہا یعنے بعد عرض وحساب کے نظر طرف رب کے نہ کرینگے جسطرح کہ مومن اوسکو دیکھینگے حسین بن فضل نے کہا اسمیں دنیا میں اوسکو توحید سے حجاب ہیں کہا آخرت میں اپنی رویت سے محجوب کہینگا زجاج نے کہا اس آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالی دن قیامت کے دکھائی دیگا اگر یہ بات نہ ہو تو پھر اس آیت کا فائدہ کیا ہے اور آیہ وجوہ ناضرہ سے یہ بتایا کہ مومن اوسکو دیکھینگے اور کفار محجوب ہین گے اور کسینے کہا کہ یہ تمثیل اہانت ہی لیکن اول اولی ہے پھر ہمراہ اس حجاب کے داخل نار ہو ملازم عذاب رہینگے کیا ذکر ہے کہ جہنم سے باہر آئینگے پھر اونکو یہ بات کہی جائیگی کہ یہ وہی دن ہے جسکی تم تکذیب کرتے تھے یہ بات اونسے نظر زجہنم کہینگے یہ کہنا بطور توبیخ وتبکیت کے ہوگا کہ اب تم نے دیکھا کہ جسکا نام دنیا میں انکار کرتے تھے وہ روز سیاہ تمہارے سامنے آیا اب تم اپنے انکار کا مزا چکھو

كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْأَبْرَارِ لَفِى عِلِّيِّينَ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝ كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ
ٱلْمُقَرَّبُونَ ۝ إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِى نَعِيمٍ ۝ عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِى وُجُوهِهِمْ
نَضْرَةَ ٱلنَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۝ خِتَٰمُهُۥ مِسْكٌ ۚ وَفِى ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
ٱلْمُتَنَٰفِسُونَ ۝ وَمِزَاجُهُۥ مِن تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا ٱلْمُقَرَّبُونَ ۝ کوئی نہین لکھا ہوا
علیین کا ہے اور پروالون میں اور تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہین اوپر والے ایک دفتر ہے لکھا ہوا اوسکو دیکھتے ہین نزدیک لے یعنے فرشتے بیشک نیک لوگ ہین آرام مین تختون پر بیٹھے دیکھتے ہونگے پہچانے تو اونکے مونہہ پر تازگی آرام کی اونکو پلائی جاتی ہے شراب مہر مین مہری جسکی مہر جمتی ہے مشک پر اور اسمیں چاہیے حرص کرنیوالے اور اسکی طرف لپکنے اور اسکی ملونے اوپر سے پڑے ایک چشمہ جس سے پیتے ہین نزدیک لے شراب کی نہرین ہین ہر کسی کی گہر مین لیکن یہ شراب نادر ہے جو زیر مہر رہتی ہے اور اسکی قدر کے موافق مہر جمتی ہے مشک پر انتہی

ابن کثیر کہتے ہین اسمین فرماتا ہے کہ یہ سچ ہے کتاب ابرار کی برخلاف کتاب فجار کے علیین مین ہے یعنی یہ لوگ جنت مین جائینگے جسطرح کہ فجار جہنم مین داخل ہونگے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ ہلال بن یساف کہتے ہین ابن عباسؓ سے کعب نے پوچھا اور مین حاضر تہا کہ سجین کیا ہے کہا ساتوین زمین ہے اوس مین کافرون کے روحین ہین کہا علیین کیا ہے کہا آسمان ہفتم اوسمین مومنون کی روحین ہین یہی قول ہے عبید واحد کا اہل علم مین ہے کہ علیین آسمان ہفتم ہے دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد علیین سے جنت ہے نیسر لفظ یہ ہے کہ اُنکے اعمال آسمان مین اُنکی روحین اسمین ہین یہی قول ہے ضحاک کا قتادہ نے کہا علیین ساق جانب راست عرش ہے کسینے کہا پاس سدرۃ المنتہی کے ہے ظاہر یہ ہے کہ ماخوذ ہے علو سے ہر شے جتنی عالی و مرتفع ہوتی ہے اوتنی ہی عظیم و متسع ہوتی ہے ولہذا اللہ نے اوسکی شان کو عظیم ٹہیرایا کہ یہ فرمایا کہ تو کیا جانے کہ وہ کیا چیز ہے پہر کہا کہ ایک کتاب مرقوم ہے جسکی نزدیک فرشتے حاضر رہتے ہین یہی قول ہے قتادہ کا ابن عباس نے کہا کہ ہر آسمان کے مقرب فرشتے وہان موجود ہوتے ہین الغرض یہ ابرار دن قیامت کے نعیم مقیم و جنات فضل عظیم مین رہا کرینگے ہونگے مراد ان تختون سے جہپر کہٹ ہی وہ ہین ہی بیٹہے بیٹہے اُنکے ملک کو دیکہینگے یہ خیر فضل جو اللہ اُنکو دیگا وہ کبہی منقضی نہ ہوگا یا یہ کہ اون سرپر سے اللہ کا دیدار دیکہینگے یہ وصف اونکا بمقابلہ وصف کفار کہے کہ وہ تو محجوب ہونگے اور یہ ناظران کو نظر کرنا طرف اپنے رب کی انہر گہر اور فرش اور سرپر سے مباح ہوگا حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے ادنی درجہ اہل جنت مین وہ شخص ہوگا جو کہ دو ہزار سال راہ تک اپنی عملداری کو دیکہیگا جسطرح کہ نزدیک کی جگہہ اوسکو دیکہائی دیگی سیطرح دور کی جگہہ اور اعلی درجہ وہ شخص ہوگا جو ہر دن اللہ تعالی کو دوبار دیکہیگا اون کے چہرون پہ تازگی تر و تازہ و خشمت و سرور و رحمت و ریاست کی معلوم ہوگی کیونکہ وہ نعیم مقیم مین ہونگے جنت کی شراب سربمہر پینگے رحیق نام ہے خمر کا یہی قول ہے ابن مسعود و ابن عباس و مجاہد و حسن و قتادہ و ابن زید کا حدیث ابوسعید خدری مین فعا آیا ہے جو مومن کسی مومن کو پیاس پر پانی پلاتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکو بادہ سربمہر پلائیگا اور جو مومن کسی مومن کو بہوک پر کہانا کہلاتا ہے اللہ اسکو جنت کے پہل کہلائیگا اور جو مومن کسی مومن کو برہنگی پر کپڑا پہناتا ہے اللہ اسکو خضر جنت سے لباس پہنائیگا رواہ احمد ابن مسعود نے کہا ختامہ مسک سے مراد ہے کہ اوس مین مشک ملا ہوا ہوگا ابن عباس

نے کہا اللہ نے اونکی شراب کو طیب کیا ہے یعنے خوشبودار گویا کہ کے پیچھے اس مین مشک ملایا گیا ہی یہی قول قتادہ وضحاک کا ہے ابرہیم وحسن نے کہا ختام مسک سے مراد عاقبت ہے ابوالدرداء نے کہا وہ شراب بمثل چاندی کے سفید ہوگی خاتمہ اُسکا مشک سے ہوگا اگر ایک آدمی دنیا کا اپنی اونگلی اوپر ڈالکر نکالے تو کوئی جاندار باقی نرہے مگر وہ اوسکی خوشبو پائی رواہ ابن حمید مجاہد نے کہا ختامہ مسک کے یہ معنے ہین کہ اوسکی خوشبو مسک کی سی ہوگی پھر فرمایا کہ اس جیسے حال مین اہل تفاخر فخر کرین اور مباہات ومکاثرت واستباق کرین کقولہ تعالی لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ پھر کہا کہ مزاج اس رحیق کا تسنیم سے ہے یعنی اس شراب ناب خوشگوار سے جسکو تسنیم کہتے ہین اور وہ اشرف واعلای شراب الجنت ہی ولہذا یہ فرمایا کہ یہ ایک ایسا چشمہ ہے جس سے نزدیک کا بادہ صرف پیتے ہین اور اصحاب یمین کے لیے اوس مین ملونی کیجاتی ہے یہی قول ہے ابن مسعود وابن عباس ومسروق وقتادہ وغیرہم کا فتح البیان مین کہا ہی کہ لفظ کلا بمعنے حقا ہے اور ابرار سے مراد مطیعین ہین اور اُنکی کتاب سے مراد صحائف اعمال علیین نام ہے دیوان خیر کا جس مین عمل صلحی لکھا جاتا ہے واحدی نے مفسرین سے نقل کیا ہے کہ یہ کچہری ساتوین آسمان کے اوپر ہے کسی نے کہا کہ مقرار واح مومنین ہی کسینے کہا کہ جنت ہی کسینے کہا کہ صفت ملائکہ ہے جو بلا اعلی کہلاتے ہین یا ایک لوح زبرجد سبز ہی جو نیچے عرش کے لٹکتی ہے اوس مین اعمال صالحین مکتوب ہین یا پایہ راست عرش ہے یا عبارت ہے مراتب عالیہ سے جو محفوظ ہین ساتھ جلالت کے اللہ نے انکو اعلی واعظم بنایا ہے ابن عباس نے کعب احبار سے پوچھا تہا کہ اس آیت کے کیا معنے ہین کہا روح مومن کی قبض کرکے آسمان پر لے جاتے ہین دروازے آسمان کے واسطے اوسکے کہولدیے جاتے ہین فرشتے بشارت لیکر ملاقات کرتے ہین یہانتک کہ وہ روح عرش تک جاتی ہے اور فرشتے بھی اوپر کو چڑہتے ہین پھر عرش کے نیچے سے ایک کاغذ نکلا کر اور لکھکر اور مہر لگاکر زیر عرش کہدیتے ہین اوس سے شناخت نجات کی دن حزلے ہوگی رواہ ابن المبارک وغیرہ ابوامامہ کا لفظ رفعا یہ ہی صَلٰوةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّيْنَ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مرقوم یعنی مکتوب ہے یعنے اعمال ابرار کے اوجو راست انکو دن آخرت کے ملینگی وہ سب لکھی ہی یہ تفسیر الٰہی ساری تفاسیر خلق ہی معنی ہی خطیب نے کہا اُس مین یہ لکھا ہی کہ اِنَّ فُلَانًا مِنَ النَّارِ رَقَمًا مَالَهٗ مِنْ رَقٍّ مِثْلُهَا اَبْهَاهُ وَاَجْمَلُهٗ شہود مقربین یہ دوسری صفت کتاب ہے یعنے فرشتے واسطے حفاظت اُس کتاب کے حاضر رہتے ہین یا دن قیامت کے گواہی

ل اس جگہ سے جزو ۳۰ شروع ہوتا ہے

دیں گے کہ جو کچھ اس میں مرقوم ہے وہ صحیح ہے یہ بات وسطِ تعظیم کتاب صاحب کتاب کے ہوگی اول ماخوذ ہے شہود سے اور ثانی ماخوذ ہے شہادت سے وہب و ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مراد مقربین سے اس جملہ سے اسرافیل علیہ السلام ہیں یعنی جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو فرشتے اوسکے نامہ اعمال کو اوپر لیجاتے ہیں نور اُس کتاب کا آسمان میں ایسا چمکتا ہے جیسے سورج کی چمکنے میں ہوتی ہے یہانتک کہ اسرافیل کے پاس بھیجتے ہیں وہ اوس صحیفہ پر مہر لگا دیتے ہیں ابن عباس نے کہا مقربین آسمان والے ہیں پھر اللہ نے ذکر کیا کہ ابرار یعنے اہل طاعت نعم عظیم میں ہونگے جسکا اندازہ نہیں ہوسکتا جو پھر کھٹوں پر بیٹھے ہوئے جو کرامات اللہ نے اون کے لیے طیار کی ہیں اوسے دیکھینگے یہی قول ہے عکرمہ و مجاہد کا مقاتل نے کہا کہ اہل نار کو دیکھینگے کہ اللہ کے جلال و جمال کا ملاحظہ کرینگے اون کے چہرون پر تازگی اور سفیدی پہچانی جائیگی کیونکہ نور و حسن و بیاض و بہجت و نعیم و رونق دار ہونگے علی مرتضے کہتے ہیں جنت میں ایک چشمہ ہے اوس سے وضو و غسل کرینگے اون پر تازگی نعمت کی یعنے بہجت و صحت و طراوت نعم ظاہر ہوگی یہ خطاب ہے ہر صالح مخاطب کو عطا نے کہا اللہ اونکے جمال رنگ کو اتنا بڑھا دیگا جو کہ وصف وصف سے باہر ہے اونکو وہاں بادہ مہر زدہ ملیگا جسکی مہر سوا اون کے کوئی نہ کھولیگا ابو عبید و خفش و مبرد و زجاج نے کہا ہے رحیق شراب ناب کو کہتے ہیں جسمیں کوئی چیز مفسدہ نہ ہو خلیل نے کہا رحیق اجود خمر ہے صحاح میں کہا ہے کہ صفوۃ خمر ہے مجاہد نے کہا کہ بادہ سفید صاف کہنہ ہے ؎

شراب کہنہ کہ رشک نگر روان منست ۔۔۔ مصاحب من و پیر من و جوان من ست

دوسرا قول اونکا یہ ہے کہ مختوم بمعنے مطین ہے یعنے اوسکو گل حکمت کر رکھا ہے کہ کوئی اوسکو ہاتھ نہ لگائے یہانتک کہ ابرار اسکی مہر توڑیں سورۂ محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں فرمایا ہے وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ حالانکہ نہر پر مہر نہیں لگائی جاتی معلوم ہوا کہ مراد اس جملہ سے یہ ہے کہ خمر تو بلون میں بہر کر مہر لگا کر رکھی گئی ہے کیونکہ نہایت شریف و نفیس ہے وہ خمر اور ہے جو نہرون میں بہتی ہے آخر مزہ اس شراب کا رائحۂ مشک ہے شارب جب ہر شراب کو پی چکیگا اور ساغر کو دہن سے جدا کریگا تو اوسکو مشک کی خوشبو آئیگی ؎ کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ✤ مصلحت را تہمتے بر آہوی چین بستہ اند

یا یہ مدعا ہے کہ اکواب و اباریق اس حریق انیق کے بجائے خاک مختوم بمسک ہونگے گویا واسطے کمال نفاست و طیب رائحہ کے ایک مثال ہے کہ اوسنے کہا وہ ممزوج بکافور و مختوم بمسک ہوگی صحاح

مین کہا ہے لِخِتَامُ الطِّیْنِ الَّذِیْ یُخْتَمُ بِہٖ یہی قول ابن زید کا بھی ہے اب چاہیے کہ جو لوگ رغبت تنعم مین وہ اس بادہ طیب آمیزہ مین تنافس کرین اور عمل بجا لانے مین شتابی فرماوین اصل معنے تنافس کے تشاجر ہین یعنے کسی چیز پر جھگڑنا اور ہر ایک شخص کا یہ چاہنا کہ یہ چیز تنہا مجھی کو ملے دوسرے کے ہاتھ نہ لگے بغوی نے کہا اصل مین معنے شے نفیس ہے جسپر نفوس حریص کرین اور ہر کوئی غیر پر بابت اوسکے بخیل ہو عطائی کہا اب چاہیے کہ جلدی کرین جلدی کرنیوالے مقاتل نے کہا اب چاہیے کہ جھگڑنے والی اور یہ بات ہے اسکے نہین ہاتھ آسکتی کہ خیرات کی طرف شتابی کرین سیات سے باز رہین مختصر نے کہا یعنے انتظار کرنیوالے منتظر ہون یہ سب معانی قریب یکدیگر ہین دوسری صفت رحیق مذکور کی یہ فرمائی کہ مزاج اُس شراب کا تسنیم ہے یعنے اوس شراب سے مزاج پکڑا ہے جو اوپر سے اونکے اوپر گرای جاتی ہے اصل معنے تسنیم کے لغت مین ارتفاع کے ہین تسنیم ایک چشمہ ہے پانی کا جو اوپر سے نیچے کو بہتا ہے یہ شراب اشرف شراب اہل جنت ہے خاص مقربین کو خالصا ملیگی باقی ساری بہشت والون کے لیے جیسے کہ اصحاب یمین وغیرہم ہین ملا کر دیجائیگی کسینے ابن عباس رض سے اس آیت کا سوال کیا تھا اونہون نے جواب دیا هٰذَا مِمَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ابن مسعود نے کہا عَیْنٌ فِی الْجَنَّةِ ثُمَّ مَزَجَ لِاَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَ یَشْرَبُهَا الْمُقَرَّبُوْنَ صِرْفًا ابن زید نے کہا ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ یہ چشمہ شراب کا زیر عرش سے جاری ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ۝ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ وہ جو گنہگار ہین تھے ایمان والون سے ہنستے اور جب ہمارے اون پاس آپس مین ایما شارہ کرتے اور جب پھر کر جاتے اپنے گھر پھر باتین بناتے اور جب انکو دیکھتے کہتے بیشک یہ لوگ بہک رہے ہین اور انکو بھیجا نہین اونپر نگہبان سو آج ایمان والے منکرون سے ہنستے ہین تختون پر بیٹھے دیکھتے ہین اب بدلا پایا منکرون نے جیسا کچھ کرتے تھے ف اللہ تعالی نے اس آیت مین مجرمون کا حال بیان فرمایا کہ وہ دنیا مین ایماندار لوگون سے ہنسی دل لگی کرتے تھے اونکو حقیر فقیر ذلیل قلیل جانتے تھے وقت سامنا ہونے کے انکی حقارت کرتے ٹھٹھے لگاتے پھر

ع ۱۵

ف یعنی جو کسی کو حقیر جانے اور اسکے ساتھ ہنسی کرے

اپنے گھروں کو خوش باخوش آتے جو مانگتے وہی پاتے سبحان اللہ کی نعمت کا کچھ شکر ادا کرتے تھے بلکہ مومنین کی تحقیر و حسد میں مشغول رہتے تھے اور کہتے کہ یہ لوگ تو گمراہ ہیں ہمارے دین پر نہیں ہیں اللہ نے فرمایا یہ ہنسی و طنز کرنے والے گمراہ بتانیوالے کچھ ان مومنوں پر نگہبان مقرر نہیں کئے ہیں کہ ان کے اعمال و اقوال کی حفاظت کیا کریں یہ تکلیف ہے گزاوں کو نہیں دیگئی ہے پھر کس لیے یہ ایمان والوں سے چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں اور ان کو نشانہ اپنے ضحک کا مقرر کر رکھا ہے ؎

مبادش در صدد بیشمار خندیدن که صبح بخت نفس مہ دو بار خندیدن

قال تعالی اِخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ولہذا اس جگہ یوں فرمایا کہ آج کے دن یعنے بروز قیامت وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہیں کفار سے ضحکہ کریں گے مقابل میں ان کی ضحک کے جو دنیا میں انپر کرتے تھے اور انپے مختوم چہرہ کر رہکر اللہ پاک کے دیدار کو مشاہدہ کرینگے یہ نظر بمقابلہ اوس قول کے ہے کہ وہ انکو گمراہ بتاتے تھے اب جان لیں گے کہ وہ گمراہ تھے یا یہ گمراہ ہیں بلکہ وہ تو اللہ کے اولیا مقرب ٹھیرے اور دار کرامت میں مشرف بدیدار ہوئے وللہ الحمد اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ اب کافر لوگ دیکھیں کہ بمقابلہ اوس ہنسی ٹھٹھے بازی کے جو وہ مومنوں کے ساتھ کیا کرتے تھے آج کے دن بدلا اوسکا انہیں ملا یا نہیں مطلب یہ ہے کہ بدلا ملا اور خوب ہی بھرپور جزا ملی کہ یاد ہی کریں گے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَمَا ذٰلِكَ عَلَیْكَ بِعَزِیْزٍ ف فتح البیان میں کہا ہے مراد مجرمین سے اس جگہ کفار قریش ہیں جیسے ابوجہل ولید بن مغیرہ و عاصی بن وائل اور انکے یار اہل مکہ اور وہ جو کفر میں انکے ہم آواز تھے اللہ نے اس جگہ ان کے چار خصال قبیح کا ذکر کیا ایک یہ کہ مومنین سے استہزا کرتے تھے جیسے عمار و بلال و خباب و صہیب اور انکی اصحاب بمجملہ نقرا مومنین کے کہ ان سے سخریہ کرتے اور پچھلا قول یہ تھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں دوسرے یہ کہ جب گذران کفار کا مجالس میں ان مومنین کی ہوتا تو آنکھ یا بروے غمزہ و اشارہ کرتے کہ یہی لوگ ہیں جو مسلمان نہیں ہیں تیسرے جب اوس مجلس سے اپنے گھر پھر کر آتے تو تمامے مسلمانوں پر طعن کرتے عیب لگانے سے منہ اٹھاتے چوتھے جب اصحاب حضرت صلعم کو دیکھتے کہ اونہوں نے تنعم

حاضر کو چھوڑ کر تسک حضرت کے قول وفعل کے ساتھ کیا ہی تو کہتے کہ یہ گمراہ ہوگئے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فریب مین لیا ہی یہ نقد کو چھوڑ کر اودھار کی امید پر بیٹھے ہین سخت بیوقوف ہین کہ حقیقت کو تارک ہوکر خیال کے پیرو بنے ہین اور یہ عین گمراہی ہے حالانکہ یہ کچھ اون بیچارون پر موکل نہین کیے گئے ہین کہ رات دن اون کے احوال و اعمال کے نگران و مجبیان ہین اور اونکے رشد وضلال کے شاہد نہین بلکہ اون کو تو یہ حکم ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرین کہ یہ شغل انکا اس شغل دیگر سے کہیں اوسطے انکے بہتر ہے کہ لوگون کے عیب جوئی کرتے پھرتے ہین سب کو بیوقوف ٹھہراتے ہین سو اب ان آخرت کو وہی مومن کافرون پر ہنسینگے جبکہ اون کو ذلیل وخوار ومغلوب دیکھینگے جیسے کہ وہ دنیا مین انپر خندیدگی کرتے تھے اور اپنے تختون پر سے اون کو حال قبیح وہوان وصغار وذلت کا مشاہدہ بعد اوس عزت وتکبار کے کرینگے واحدی نے کہا مفسرین نے کہا ہے کہ جنت والے جب جا بیٹھینگے تو طرف منازل اہل نار کے نظر کرینگے وہ آگ مین معذب ہون گے یہ دیکھکر ہنسینگے جس طرح کہ وہ انپر ہنستے تھے ابو صالح نے کہا اہل نار سے کہا جائیگا باہر نکلو اور دروازے کھولدیے جاوینگے جب نکلنا چاہینگے اور دروازون تک پہونچینگے تو وہ دروازے بند کردیے جاوینگے مومنین اس حال کو دیکھ رہے ہونگے یہ مطلب ہے اس آیت کا یہ ستفہام کہ آیا کفار نے جزا اپنے فعل کی پائی یا نہین بطور تقریر ہے یا بعض مومن بعض سے یہ بات کہینگے ثواب جزا کو کہتے ہین خیر ہو یا شر

سورۂ انشقاق

یہ ۲۳ یا ۲۵ آیت ہی یہ سورت بلا خلاف مکی ہی ابن عباس و ابن الزبیر نے کہا کہ مکہ مکرمہ مین اتری ہی ابو رافع کہتے ہین کہ مینے ابو ہریرہ کے ساتھ نماز عشا پڑہی اونہون نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ مین سجدہ کیا مینے کہا کہ تمنے سجدہ کیا کہا مینے پیچھے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کیا اسلیے مین ہمیشہ اوس مین سجدہ کرونگا یہانتک کہ اونسے جا ملون اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَغَیْرُھُمَا اہل سنن وغیرہم کا لفظ ابو ہریرہ یہ ہی کہ مینے سجدہ کیا ہمراہ حضرت کے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ مین اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ مین بریدہ کہتے ہین حضرت ظہر مین اذا السماء انشقت وبخ ہاڑہا کرتے تھے اَخْرَجَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَالرُّوْیَانِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَالضِّیَاءُ الْمَقْدِسِیُّ فِی الْمُخْتَارَۃِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝
وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝ فَأَمَّا مَنْ
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝
وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ
فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ۝ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝

مع ۱۴

جب آسمان پھٹ جاوے اور سُن لے حکم اپنے رب کا اور اُسی لائق ہے یعنے آسمان نے حکم نہیں ما ورجب زمین پھیلائی جاوے اور نکال ڈالے جو کچھ اوس مین ہے اور خالی ہوجاوے یعنے مردون ہو اور سُنے حکم اپنے رب کا اور اُسی لائق ہے
اے آدمی تجھکو پہنچنا ہے اپنے رب تک پہنچنے مین پہنچ کر پھر اوس سے ملنا سو جسکو ملا لکھا اوسکا داہنے ہاتھہ مین تو اوس سے حساب لینا ہے آسان حساب اور پھر کر آوے اپنے لوگون کی پاس خوشوقت اور جسکو ملا اوسکا لکھا پیٹھ کے پیچھے سو وہ پکاریگا موت موت اور پیٹھیگا آگ مین یعنے عذاب کے ڈر سے موت مانگے گا وہ رہا تھا اپنے گھر خوشوقت یعنی دنیا مین آخرت سے بے فکر تھا اوس نے خیال کیا کہ پھر جاوے گا کیون نہین اوسکا رب اوسکو دیکھتا تھا یعنے اوسکے عمل کی سزا دیا چاہیے ف ابن کثیر کہتے ہین آسمان دن قیامت کے پھٹ جاویگا اور اپنے رب کے حکم کی اطاعت کریگا یہ پھٹنا دن قیامت کے ہوگا اوسکو یہی دیا اور دہے ہے کہ اپنے رب کے حکم کی اطاعت بجالائی کیونکہ اوسکا رب وہ عظیم القدرۃ ہے کہ کوئی اُسکا مانع یا اوسپر غالب نہین ہی بلکہ وہ ہر چیز پر قاہر اور ہر چیز اوسکے لیے ذلیل ہے
اور زمین بھی اوسمین بسوط و مفروش و وسیع ہوجائیگی علی بن حسین رضی کہتے ہین کہ جب دن قیامت کا ہوگا اللہ تعالی زمین کو مثل ادیم کے کردیگا یہانتک کہ کسی بشر کے لیے اوسمین جگہہ نہ ہوگی مگر موضع ہر دو قدم سب سے پہلے مین ہی بلایا جاونگا اور جبریل علیہ السلام جانب راست رحمن پر ہونگے واللہ نہین دیکھا اوسکو جبریل نے پہلے اوس سے مین کہونگا ای رب اس شخص نے مجھے خبر دی تھی کہ تو نے اوسکو میرے پاس بھیجا تھا اللہ تعالی فرمائیگا اس نے سچ کہا پھر مین شفاعت کرونگا اور کہونگا ای رب تیرے بندون نے عبادت کی ہی تیرے اطراف زمین مین فرمایا یہی مقام محمود ہی رواہ ابن جریر مجاہد و سعید و قتادہ نے کہا زمین کے اندر جتنے مردی ہین مین انکو نکالکر باہر ڈالدیگی اور خالی ہوجاویگی اوسکو یہی لائق ہی پھر انسان کو خطاب فرمایا کہ تو اپنے رب کی طرف سعی کرتا ہے عمل بجالاتا ہے خوب کوشش

کرکے سو تو جب اُس سے ملیگا تو اپنے عمل خیر و شر کو پائیگا حدیث جابر مین فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُلَاقِيهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ یعنے زندہ رہ جتنا تو چاہے تو ایک دن مریگا اور جا جسکو تو چاہے ایکدن اُسکو چھوڑیگا اور عمل کر جو تو چاہے تو اپنے عمل سے ملیگا بعض لوگون نے کہا ضمیر طرف رب کے پھرتی ہے یعنی تو اپنے رب سے ملیگا وہ تجھکو بدلا تیرے عمل کا دیگا اور تیری سعی کا عوض کرے گا اس بنیاد پر دونون قول متلازم ہین ابن عباس نے کہا تو جو عمل کرتا ہے خیر یا شر اسی عمل کے ساتھ تیرے ملاقات اللہ تعالی سے ہوگی قتادہ نے کہا اے ابن آدم تیری کد یعنے سعی ضعیف ہے سو جس کسی سے بنے کہ اوسکی سعی اللہ کے طاعت مین ہو تو وہ کام کرلے ولا قوۃ الا باللہ حساب یسیر مراد سہل حساب ہے جس مین کوئی مشکل نہ ہو یعنے ساری دقائق اعمال کی تحقیق نہ کی جائے کیونکہ حساب اسطرح پر ہوا وہ کلا ہوگا لامحالہ حدیث عائشہ مین فرمایا ہے مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ یعنے جس سے حساب مین انچ کھینچ ہوئی وہ عذاب کیا جائیگا عائشہ کہتی ہین مینے کہا کیا اللہ نے نہین فرمایا فسوف یحاسب حسابا یسیرا فرمایا یہ کہ حساب نہین ہے ولکن عرض ہے اور جسکے ساتھ حساب مین مناقشہ کیا گیا دن قیامت کے وہ معذب ہوگا رواہ احمد وھلذا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی وابن جریر دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ نہین کوئی شخص جسکا حساب لیا جائیگا دن قیامت کو مگر وہ معذب ہوگا مینے کہا کیا اللہ نے نہین فرمایا ہے فسوف یحاسب حسابا یسیرا کما ذاک العرض انما من نوقش الحساب عذب اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا مین کہہ رہا ہون لگو رواہ ابن جریر یسیر الفظ عائشہ کا یہ ہے من نوقش الحساب او من حوسب عذب پھر کہا کہ حساب یسیر عرض ہے الا سر پر اسکو دیکھیگا رواہ ابن جریر جو تھا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ مینے حضرت کو سنا بعض نمازین کہتے تھے اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا جب بیان پڑھ چکے مینے کہا اے رسول خدا حساب یسیر کیا ہے فرمایا یہ ہے کہ اوسکی نامہ اعمال مین نظر فرما کر تجاوز کرے گا اور جس سے حساب مین مناقشہ ہوا وہ عذاب مین پہنچا ہلاک ہوا رواہ احمد بسند صحیح علی شرط مسلم پھر وہ پاس آئیگا اپنے گھر والون کے جو بہت مین ہونگے خوش خوش پھر کر آئیگا یہ قول ہے قتادہ وضحاک کا مسرور یعنی شادمان ہوگا وہ اللہ کی عطا پر خوشحال ہوگا حدیث فرمان مین فرمایا ہے تم ایسے عمل کرتے ہو جو پہچانے نہین ہوا در قریب ہے کہ عارف بہ کرائم طرف اپنے گھر کے مسرور ہو کر یا مغموم ہو کر پھر جسکو اوسکی کتاب پس پشت سے ملیگی یعنے اسکا ہاتھ پیٹھ

کیطرف پھیرا جائیگا وہ نزدیک ہے کہ حسار و ہلاک کو پکاریگا اور آتش سوزان میں گر ہیگا کیونکہ وہ اپنے گھر میں خوش تہا اوسکو کچھ فکر عواقب امور کی نتہی اور نہ اوسکو کچھ خوف اُسدن کا تہا جو اوسکے سامنے تہا اس لیے انجام اس نے اسی خوشی کا حزن طویل ہوگا اوسکو تو یہ گمان نہ تہا کہ وہ طرف اللہ کے پھر کر نہ آئیگا یا بعد موت کے پھر اعادہ اوسکا نہ ہوگا یہی قول ہے ابن عباس و قتادہ وغیرہما کا حور کے معنی میں جوع کے اللہ تعالی نے کہا ہان اللہ اوسکو دیکھتا اور جانتا تہا کہ اوسکو اعادہ کریگا جسطرح کہ اوسکو ابتداءً پیدا کیا تہا اور اوسکی عمل کی جزا اوسکو دیگا خیر تہا یا شر وہ علیم خبیر ہے فتح البیان میں کہا ہے واحدی کہتے ہیں کہ مفسرین نے کہا ہے کہ پھٹ جانا آسمان کا علامات قیامت میں سے ہے قال تعالی یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ یعنے ابر سفید ہوجائیگا یا کہکشان سے انشقاق ہوگا یہ قول علی بن ابیطالب کا ہے کہکشان موزہ ہے آسمان کا اہل ہیئت کہتے ہیں کہ یہ چھوٹے چھوٹے تارے ہیں آپس میں ملے جلے ہوئے ایک دوسرے سے متمیز نہیں ہیں جس میں آسمان اس پیٹنے میں اپنے رب کا مطیع ہے انکار نکریگا اور زمین دراز ہوجائیگی پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائینگے کوئی ٹیلہ ٹیکری اوس میں باقی نہ رہیگا بلکہ ایک صاف میدان کیطرح ہوجائینگے مقاتل نے کہا زمین برابر یکسان ہوجائیگی جیسے دسترخوان بچھاتے ہیں نکوئی بنا ہوگی نہ کوہ سب اندر زمین کے گھس جائینگے یا زیادہ ہوجائینگے ابن عباس نے کہا قیامت کے دن زمین دراز کردیجائیگی حدیث جابر میں فرمایا ہے ثُمَّ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَدَّ الْاَدِیْمِ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ لِاَحَدٍ اَمَامَ فِیْهَا اِلَّا مَوْضِعَ قَدَمَیْهِ اَخْرَجَهُ الْحَاکِمُ قَالَ السُّیُوْطِیُّ بِسَنَدٍ جَیِّدٍ یہ بات کہ سوا پاؤں رکھنے کے زیادہ جگہ کسی آدمی کو نہ ملیگی دلیل ہے کثرت بشر پر زمین کے اندر جتنے اموات و کنوز ہیں وہ سب روی زمین پر آجائینگے زمین خالی رہجائیگی کقولہ تعالی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا یعنے نہایت درجہ خالی ہوجائیگی کہ کوئی چیز بہی اوسکے اندر باقی نہ رہیگی گویا اقصے جہد کریگی خالی ہونیمیں اور بکلف خالی ہوجائیگی مخرج ان اشیا کا اللہ تعالی ہوگا اس تخلی میں بجا آوری حکم خدا کی کریگی اور اپنے رب کا حکم اٹھائیگی اور اسکو ایسا ہی انقیاد کرنا لازم ہے انسان سے مراد اس جگہ جنس انسان ہے شامل ہے مومن و کافر یا انسان کافر مراد ہے لکن اول اولی ہے کدح کہتے ہیں سعی و کوشش کرنیکو ساتھ جہد کے خواہ وہ شے خیر ہو یا شر مطلب یہ ہے کہ تو اے انسان ساعی ہے اپنے عمل میں یا لقاء رب میں مختار ہیں کہا ہے کہ کدح کہتے ہیں سعی و کد و کسب کو آدمی اوسدن اپنے عمل سے ملیگا یہ جبلی کتاب و اپنے نامہ میں آئے وہ ایمان و الا ہے

اوسکا حساب بہت سہل و آسان ہوگا کہ چھڑا لیگا اوس سے نکلیا جائیگا مقاتل نے کہا یا اسلیے کہ اوسکو گناہ بخشدیے جاوینگے مفسرین کہتے ہین کہ سیئات کو اوسپر عرض کرکے اللہ بخشدیگا یہ حساب یسیر ہوا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جس شخص مین تین خصلتین ہونگی اوسکا حساب آسان ہوگا اور اللہ اوسکو اپنی رحمت سے داخل جنت کریگا ایک تو جو اس کو محروم رکھے اوسکو دے دوسرے یہ کہ جو اسپر ظلم کرے اوسکو معاف کرے تیسرے یہ کہ جو اس سے قطع کرے یا اس سے وصل کرے اخرجہ البزار والطبرانی والبیہقی والحاکم ایسا شخص اپنے گھر والون کے پاس جو اوسکو جنت مین ملینگی یا جو دنیا مین تھے جیسے زوجات و اولاد خوش ہوکر آئیگا اور وہ اس سے پہلے جنت مین پہونچ چکے ہونگے یا ان دونون کے پاس آئیگا یہ خوشی اوس خوبصورتی کی ہوگی جو اللہ بطرف سے اوسکو ملیگی اور جسکو کتاب باین ہاتھ مین یا پس پشت سے ملیگی وہ اپنے ہلاک کی تمنا کریگا کلبی نے کہا یہ سلیم کا اوسکا دست راست اوسکی گردن سے بندھا ہوگا اور دست چپ پس پشت ہوگا وہ کتاب کو پڑھکر یا ویلاہ یا ثبورا کہیگا ثبور بمعنی ہلاک ہے ابن عباس نے کہا بمعنے ویل ہے ہر دوزخ مین جاکر وہان کی شدت و حر کو اوٹھائیگا کیونکہ وہ دنیا مین اپنے گھر والون مین خوش باخوش تھا خواہش نفس کی پیروی کرتا تھا اتراتا تھا اوسکو آخرت کا خطرہ نہ ہوتا تھا بلکہ تابع نفس ہوتا تھا اس بات کا یقین نہ کرتا تھا کہ وہ حساب کتاب عقاب ثواب کے لیے مبعوث نہ ہوگا اسلیے کہ منکر آخرت کا تمام رغبت کے لیا حور کے سننے مین تردد کرنا کسی امر مین عکرمہ نے کہا یحور کلمہ حبشیہ ہے بمعنے ریجع و منہ قولہ صلعم اللھم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور یعنے من الرجوع الی النقصان بعد الزیادۃ ہروی نے کہا یہ ہمان اوسکا رب ہوسکا اور اوسکے عمل کا عالم ہے زجاج نے کہا یعنے آفرینش سے پہلا جانتا تھا کہ مرجع اوسکا اسی کی طرف ہوگا فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ سو تم کہتا ہون شام کی سرخی کی اور رات کی اور جو اوس مین سمٹتا ہے اور چاند کی جب پورا ہو تم کو چڑھنا ہے کہنڈ پر کہنڈ پر کہا ہوا ہے انکو یقین نہین لاتے اور جب پڑہے اونکے پاس قرآن سجدہ نہین کرتے اوپر سے یہ نکر جھٹلاتے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے جو اندر رہکر کہتے ہین سو خوشی سنا انکو دکھ دینے والی مار کی مگر جو یقین لائے اور کیسے بھلائیان انکو ونیگے بے انتہا ف ایک جماعت صحابہ و تابعین و تبع تابعین نے کہا ہے کہ شفق سرخی کو کہتے ہین اور ابو ہریرہ نے کہا سفیدی کو غرضکہ سورج نکلنے سے پہلے جو سرخی کنارہ آسمان پر ہوتی ہے جسکو

طرح کہ مجاہد نے کہا یا بعد غروب کے جس طرح کہ اہل لغت کے نزدیک معروف ہے اور اسکو شفق کہتے ہین خلیل بن احمد نے کہا شفق سرخی ہی غروب آفتاب کی عشا آخر کے وقت تک جب وہ جاتی رہتی ہی تو کہتے ہین کہ شفق غائب ہوگیا جوہری نے کہا شفق بقیہ نور آفتاب ہے اور وہ سرخی جو دل شب تک ہوتی ہی قریب عشا تک عکرمہ نے کہا شفق درمیان مغرب و عشا کے ہوتا ہے صحیح مسلم مین ابن عمر سے رفعاً آیا ہے کہ وقت مغرب کا جب تک ہے کہ شفق غائب نہین ہوا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ شفق مطابق قول جوہری و خلیل کے سرخی کو کہتے ہین لکن صحیح مجاہد سے اس آیت مین یہ ہی کہ مراد شفق سے اس جگہ سارا دن ہے دوسرا لفظ یہ ہی کہ مراد سورج ہے یا سیلیے کہا کہ متقون بذکر قسم شب ہے گویا دھالی اندھیرے دونون کی قسم کہائی ہی وسق بمعنے جمع ہے ابن جریر نے کہا اللہ نے سون کی پشت اپہیرنے کی اور رات کے آٹیکی قسم کہائی ہی اور دوسرون نے کہا کہ شفق سرخی و سفیدی کو کہتے ہین یہ لفظ منجملہ اضداد کے ہے ابن عباس و مجاہد و حسن و قتادہ نے کہا مراد وسق یہ ہے کہ رات تجمع و دابہ کی جامع ہی عکرمہ نے کہا یعنے سوگند ہے رات کی اور اوس چیز کی جو رات کو سمٹ آتی ہے ابن عباس نے کہا الساق سے مراد اجتماع ہے جبکہ چاند برابر ہو جاتی یہی قول ہے عکرمہ و مجاہد و سعید بن جبیر و مسروق و ابو صالح و ضحاک و ابن زید کا کہ الساق بمعنے ہنودی ہے حسن نے کہا یعنے جبکہ چاند پورا ہو جاتی قتادہ نے کہا جبکہ گول ہو جاتی مطلب یہ ہے کہ نور اوسکا کامل ہو کر بدر بنجاتی ابن عباس نے کہا مراد رکوب طبق عن طبق ہی حال بعد حال ہے قال ھذا نبیکم یصلی لھکذا رواہ البخاری بھذا اللفظ شاید مراد یہ ہے کہ مینے یہ بات حضرت سے سنی ہی مراد حال بعد حال کو ہے یہی قول عکرمہ و حسن و مجاہد کا بھی ہی مراد اس سے حضرت ہین و لہذا لفظ لترکبن کو بفتح تا و باء پڑہا ہے شعبی نے کہا یعنے اے محمد تم ایک آسمان پر بعد دوسرے آسمان کے چڑہو گے ابن مسعود و مسروق و ابو العالیہ سے بہی اسیطرح مروی ہی کہ سماء بعد سماء ابن کثیر نے کہا مراد اس سے شب معراج ہی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ منزلاً بعد منزل تیسرا لفظ یہ ہی کہ امراً بعد امر سدی نے کہا یعنے اعمال گلے لوگون کے گویا ارادہ حدیث صحیح کے معنے کا کیا ہے لترکبن سنن من قبلکم حذو القذة بالقذة حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ قالوا یا رسول اللہ الیہود و النصاری قال فمن ابن کثیر کہتے ہین یہ محتمل ہے کہ اوسکا مراد ہر بیس برس مین ایسی بات نکالے جو پہلے نہ تہی ابراہیم نے کہا آسمان پہٹ جائیگا پہر لال ہو جائیگا پہر رنگ بعد رنگ کے بدلے گا ابن مسعود نے کہا آسمان مثل دراز کے ہو جائیگا پہر منشق ہوگا دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت کا حال بعد حال کے بدلیگا سعید بن جبیر نے کہا ایک قوم

دنیا مین جنسیں تھی وہ آخرت مین رفیع ہوجائیگی بدوسری قوم شریف تھی وہ آخرت مین وضیع ہوجائیگی علامہ نے کہا پہلے بچہ ضعیف خوار تھا بعد دودھ چھوڑنے اپھر جوان ہوا پھر بوڑھا بناحسن نے کہا مراد رخا بعد شدت کے اور شدت بعد رخا کے اور غنی بعد فقر کے اور فقر بعد غنا کے اور صحت بعد سقم کے اور سقم بعد صحت ہے ابن جریر نے بعد حکایت ان اقوال کے مفسر ہے یہ بات کہی ہے کہ اولیٰ صواب یہ ہے کہ ای محمد تم بعد ایک حال کے دوسرے حال پر اور بعد ایک امر کے دوسرے پر ہوجاؤگے یہ خطاب اگرچہ حضرت کو ہے لیکن سب لوگون کی طرف متوجہ ہے کہ وہ شدائد و احوال قیامت کو دیکھینگے کہ ہول پر ہول آریگا سو جب بات یون ٹھہری تو اب انکو ایمان لانے سے اللہ و رسول و یوم آخر پر کون مانع ہے اور وہ کس لیے وقت تلاوت آیات و کلام الٰہی کے سجدہ نہین کرتے انکو تو اس قرآن کا اعظام و اکرام و احترام کرنا لازم ہے بلکہ اون کے علامت یہ ہے کہ یہ تکذیب و عناد و مخالفت حق کیا کرتے ہین اور اللہ جانتا ہے جو کچھ اون کے دل مین بھرا ہوا ہے مجاہد و قتادہ نے کہا انہی جی مین پوشیدہ رکھتے ہین تو انکو خوشخبری عذاب الیم کی سنادی اور کہدو کہ اللہ نے تمہارے لیے عقاب مقیم طیار کر رکھا ہے ہان جو لوگ ایمان دار صالح العمل ہین انکو وہان اجر بے حساب ملیگا ابن عباس نے کہا ممنون بمعنے منقوص ہے مجاہد نے کہا بمعنے محسوب حاصل دونو اقوال کا یہ ہے کہ مقطوع نہ ہوگا کما قال تعالیٰ عطاءً غیر مجذوذ بعض نے کہا یعنے اونپر اس اجر کے کچھ منت نرکھی جاویگی لیکن بہت سے لوگون نے اس معنے پر انکار کیا ہے اسلیے کہ اللہ کی منت اہل جنت پر ہر حال ہر آن ہر لحظہ و لمحہ مین ہے وہ جو جنت مین گئے تو اوسکے فضل و رحمت سے گئے ہین نہ اپنے اعمال کی وجہ سے تو اللہ کی منت اپنی بہ حال ثابت ہے یہ منت دائما سرمدا رہیگی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ اَبَدًا وَلِهٰذَا انکو تسبیح و تحمید کا الہام ہوگا جسطرح کہ سانس کا الہام ہوگا وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ف فتح البیان کا بیان اس آیت شریفہ کے تبیان مین یہ ہے کہ واحدی نے کہا شفق اوس سرخی کو کہتے ہین جو بعد غروب آفتاب کے مغرب تک ہوتی ہے یہی قول ہے ساری مفسرین و اہل لغت کا فرطبی نے اسی کو اکثر صحابہ و تابعین و فقہا سے روایت کیا ہے اسد بن عمرو و ابو حنیفہ رح نے کہا کہ شفق سفیدی ہے سو کوئی وجہ اس قول کی نہین اور نہ کوئی دلیل اسپر لغت عرب و شرع سے قائم ہے بلکہ کتب لغت اسی سرخی پر شفق مین عمر بن خطاب سے کہا شفق حمرت ہے یہی قول ہے ابن عباس و عبادہ بن صامت و ابوہریرہ و شداد بن اوس و ابن عمر و محمد بن علی بن حسین و مکحول و بکر

ابن عبداللہ مزنی و بکیر بن الاشج و مالک بن ابی ذئب و عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون کا یہ سب ابی کے قائل ہین کہ شفق عبارت ہے حمرت سے و سق نزدیک اہل لغت کے ملنا بعض شے کا طرف بعض کے ہے رات کو سب دواب وغیرہ یکجا ہو جاتے ہین جو دن مین منتشر تھے رات کا اندھیرا سب پر کو سمیٹ لیتا ہے سعید بن جبیر نے کہا رات کو مجاہد و استقبار بالاسحار ہوتا ہے لکن اول اولی ہے اتساق قمر سے یہ مراد ہے کہ مکمل و مجتمع و مستوی ہو جائے یہ بات ۱۳ - ۱۴ سے ۱۶ تاریخ تک ہوتی ہے ابن عباس نے کہا ۱۳ تاریخ مراد ہے طبق سے مراد حال ہے یہ خطاب ہے حضرت کو یا ہر اوس شخص کو جو صالح خطاب ہے اگر بفتح موحدہ پڑہا جائے اور بصورت ضم موحدہ خطاب ہے جمیع مردم کو شعبی نے کہا ای سماءٍ بعد سماءٍ کلبی نے کہا یعنے تم ایک ایک آسمان پر چڑہو گے کسی نے کہا درجہ بدرجہ قرب من اللہ و رفعت و منزلت مین بڑہو گے یا ایک شدت سے دوسری شدت مین مثل اوسکے بڑہو گی یا یہ بیان ہے حال انسان کا کہ پہلے نطفہ تھا پھر علقہ ہوا پھر مضغہ پھر زندہ پھر مردہ ابو حاتم و ابو عبید نے قرارت ضم کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ بہ نسبت حضرت کے لوگون کو خطاب کرنا شبیہ ہے مقاتل نے کہا مراد طبق عن طبق سے حیات و موت ہے یا مراد شدائد ہوال آخرت ہین جیسے موت پھر بعث پھر عرض پھر فرمایا کہ ان لوگون کو کیا ہوا ہے کہ باوجود موجبات ایمان کے رسول قرآن پر ایمان نہین لاتے وہ موجبات بھی تغیرات علوی و سفلی ہین جو کہ عظیم قدرت خالق جلیل پر دلیل ہین پھر جب ان کو قرآن پڑہکر سناؤ تو یہ سجدہ تک بھی نہین کرتے حسن و عطاء و کلبی نے کہا یعنے نماز نہین پڑہتے ابو مسلم نے کہا مراد خضوع و استکانت ہے بعض نے کہا مراد مجرد سجود ہے جسکو سجدہ تلاوت کہتے ہین یہ سجدہ نزدیک امام شافعی وغیرہ کے آخر سجدات قرآن کریم ہے پھر فرمایا ایمان و سجدہ کجا یہ تو رسول و قرآن کے مکذب ہین توحید و بعث و ثواب و عقاب کے معتقد نہین جو مکذب ان کے ضمیر مین مضمر ہے اللہ تعالی اسکو جانتا ہے افعال پر شدید کا علیم ہے ابن زید نے کہا یہ جامع ہین اعمال صالحہ و سیئہ کے اوکے لیے بشارت عذاب دوزخ کی ہے رہا اجر غیر مقطوع وہ اونکے لیے ہو گا جو کہ ایمان لائے ہین اور عمل نیک کیے اللھم غفرًا

سورۂ بروج

یہ ۲۲ آیت ہے بلا خلاف مکی ہین اوتری ہے ابن عباس نے کہا مکی ہے ابو ہریرہ نے کہا حضرت اوسکو عشاء مین ہمراہ والسماء والطارق پڑہتے تھے اخرجہ احمد جابر بن سمرہ کہتے ہین حضرت ان دونون کو

نماز ظہر وعصر میں پڑھا کرتے رواہ احمد والدارمی وابوداود والترمذی وحسنہ والنسائی وغیرہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والسماء ذات البروج ۝ واليوم الموعود ۝ وشاهد ومشهود ۝ قتل اصحب الاخدود ۝
النار ذات الوقود ۝ اذهم عليها قعود ۝ وهم على ما يفعلون بالمؤمنين شهود ۝ وما نقموا
منهم الا ان يؤمنوا بالله العزيز الحميد ۝ الذي له ملك السموت والارض والله على كل
شيء شهيد ۝ ان الذين فتنوا المؤمنين والمؤمنت ثم لم يتوبوا فلهم عذاب جهنم
ولهم عذاب الحريق ۝ قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں اور اُسدن کی جسکا وعدہ ہے اور حاضر ہونے
والے کی اور جس پاس حاضر ہوویں مار ڈالے جانیوالے کہ ایاں کھودنے والے آگ بھری ایندھن سے جب وہ اوسپر بیٹھے اور
جو کچھ وہ کرتے مسلمانوں سے سامنے دیکھتے اور ان سے بدلا نہ لیتے تھے مگر اسیکا کہ وہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست
ہے خوبیوں سراہا جسکا راج ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز جو دین ہے بچالینے
لگے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو پھر توبہ نکی تو انکو عذاب ہے دوزخ کا انکو عذاب ہے آگ جلنے کا ف سب شہروں میں
حاضر ہوتا ہے جمعہ کا دن اور سب حاضر ہوتے ہیں عرفے کے دن حج میں انتہے ابن کثیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے
قسم کھائی ہے آسمان اور اسکے برجوں کی مراد برج سے نجوم عظام ہیں یہی قول ہے مجاہد و ابن عباس و ضحاک
و حسن و قتادہ و سدی کا مجاہد نے اتنا اور کہا ہے کہ ان برجوں میں چوکیدار رہتے ہیں یحییٰ بن رافع نے
کہا یہ برج محل ہیں آسمان میں منہال بن عمرو نے کہا مراد اس سے خلق حسن ہے ابن خیثمہ نے کہا یہ منزلیں ہیں
چاند سورج کی یہ بارہ برج ہیں جنمیں سورج ہر مہینے میں ایکبار اور چاند دو دن ایک تہائی دن ٹھیرتا ہے
اس حساب سے یہ ۲۸ منزلیں ہوئیں پھر دو دن چاند چھپا رہتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے یوم موعود قیامت
کا دن ہے شاہد جمعہ کا دن ہے سورج کسی دن پر نہیں نکلا اور نہ ڈوبا جو افضل ہو دن جمعہ سے اس دن میں ایک
ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی بندہ اوسکو موافق پڑجاتا ہے تو پھر جو کچھ اوسدم مانگتا ہے خیر سے اللہ وہ اوسکو
عطا کرتا ہے اور جس شر سے پناہ چاہتا ہے اوس سے اوسکو پناہ دیتا ہے مشہود دن عرفہ کا ہے رواہ ابن
ابی حاتم و ابن خزیمہ و ضعیف و قد روی موقوفاً علی ابی ہریرۃ وہو اشبہ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعاً ہے
کہ شاہد یوم جمعہ ہے اور مشہود یوم قیامت رواہ احمد تیسرا لفظ یہ ہے کہ شاہد دن جمعہ کا ہے اور مشہود دن عرفے
کا اور موعود دن قیامت کا یہی قول حسن و قتادہ و ابن زید کا بھی ہے اس میں کچھ اختلاف انکا نہیں

ہے ولید الحمد ابو مالک اشعری رفعا کہتے ہین کہ یوم موعود یوم قیامت ہے اور شاہد یوم جمعہ ہے اور مشہود یوم عرفہ
اللہ پاک نے جمعہ کے دن کو ہمارے لیئے ذخیرہ کر رکھا ہے رواہ ابن جریر سعید بن المسیب رفعا کہا ہے سید ایام
یوم جمعہ ہے یہی شاہد ہے مشہود یوم عرفہ ہے نام رسل ابن عباس نے کہا شاہد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور
مشہود دن قیامت کا یہ پر یہ آیت پڑہی ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ایک آدمی نے
حسن بن علی سے پوچھا کہ شاہد و مشہود کیا ہے کہا تو نے مجھ سے پہلے کسی اور سے بھی پوچھا ہے کہا ہان ابن
عمر و ابن زبیر سے اونہون نے کہا دن ذبح کا اور دن جمعہ کا ذبح سے مراد یوم عرفہ ہے فرمایا نہین شاہد محمد صلے
اللہ علیہ وسلم ہین یہ پر یہ آیت پڑہی فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ
شَهِيدًا اور مشہود دن قیامت کا ہے یہ پر یہ آیت پڑہی ذٰلک یوم مجموع لہ الحسن بصری بھی اسی کے قائل ہین
سعید بن مسیب نے کہا مشہود دن قیامت کا ہی مجاہد و عکرمہ و ضحاک نے کہا کہ شاہد ابن آدم ہے اور مشہود
یوم قیامت دوسرا قول عکرمہ کا ہے کہ شاہد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور مشہود دن جمعہ کا ابن عباس نے
کہا شاہد اللہ تعالی ہے اور مشہود دن قیامت کا دوسرا قول یہ ہے کہ شاہد انسان ہے اور مشہود دن جمعہ کا
تیسرا قول یہ ہے کہ شاہد دن عرفہ کا ہے اور مشہود دن قیامت کا ابراہیم نے کہا مراد دن ذبح کا اور دن
عرفہ کا ہے اور لوگون نے کہا کہ مشہود دن جمعہ کا ہے اسلیے کہ حدیث ابی الدرداء مین فرمایا ہے اَكْثِرُوا
عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ سعید بن جبیر کا
لفظ یہ ہے کہ شاہد اللہ ہے وکفی باللہ شہیدا اور مشہود ہم ہین اسکو نعوی نے حکایت کیا ہے اکثر کا
قول یہ ہے کہ شاہد یوم جمعہ ہے اور مشہود یوم عرفہ ف قتل لعنہ لعن ہے اخدود کہتے ہین مغاک کو جو زمین
مین ہوتا ہے اللہ نے ایک قوم کفار کے حال کی خبر دی کہ اونہون نے مومنون کے ساتھ یہ کام کیا کہ ایک
کھائی کھودی اوس مین آگ جلائی اور اوسکو خوب دہکایا پھر اہل ایمان سے کہا کہ تم اپنے دین سے پھر و جب
اونہون نے نہ مانا تو اون کو پکڑ کر اوس آگ مین ڈالدیا اور خود وہان موجود رہے اونکا کوئی قصد نہ تہا
بجز اسکے کہ وہ اللہ غالب پر ایمان لائے تہے جو کوئی اللہ کو اپنا ملاذ بناتا ہے اور اپنے سارے اقوال و افعال
کو اوسکی مرضی پر چہوڑتا ہے اگرچہ اوس نے اپنے بندون پر تکلیف کو ہاتھ سے کفار کے مقدر کیا ہو اور لوگون
کو اوس سبب خفی پر آگاہی نہ ہو تو اللہ عزیز حمید ہے آسمان زمین کا مالک ہے ہر چیز پر شہید ہے کوئی شے
اوسپر مخفی نہین ہے وہ جانتا ہے کہ یہ کافر میرے ان ایماندارون کے ساتھ کیا کر رہے ہین

اصحاب خدود مین اختلاف ہی علی رضی اللہ عنہ نے کہا یہ فارس کے لوگ تھے اونکے بادشاہ نے جب محارم کا حلال کرنا چاہا تو علمانے منع کیا بادشاہ کے حکم سے گڑہے کھودے گئے اوس مین آگ جلائی گئی جس نے انکار کیا تہا اوسکو پکڑکے اوس آگ مین ڈالدیا اور آخیتک اون مین دستور تحلیل محارم کا چلا جاتا ہے دوسرا قول انکا یہ ہے کہ ایک قوم یمن مین تہی وہان درمیان اونکے اور مومنین کے مقاتلہ ہوا مومنین غالب آئے پہر دوبارہ جنگ ہوئی کفار نے غلبہ پایا تب مومنون کو کہائی مین ڈالکر آگ سے جلادیا تیسرا قول انکا یہ ہے کہ وہ اہل حبشہ تہے ابن عباس نے کہا یہ کچھ لوگ بنی اسرائیل کے تہے اونہون نے گڑہے کہودکر آگ جلاکر کچھ مردون اور عورتون کو وہان پر جمع کیا اور کہا کہ تم ایمان سے باز رہو ورنہ اس آگ مین جلادیے جاؤگے اونکا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مومنین اصحاب انجیل تہے یہی قول ضحاک کا ہے اسکے سوا اور اقوال بہی ہین حدیث صہیب مین آیا ہے کہ حضرت نے کہا تم سے پہلے ایک بادشاہ تہا اوسکے پاس ایک جادوگر رہتا تہا جب وہ ساحر بوڑہا ہوا تو اوس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میری عمر زیادہ ہوئی اور اجل قریب آئی مجہے ایک لڑکا سپرد کرو کہ مین اوسکو علم سحر سکہادون بادشاہ نے ایک لڑکا اوسکے حوالہ کیا وہ اوسکو سحر سکہاتا تہا درمیان ساحر و بادشاہ کے ایک راہب تہا لڑکا اوسکے پاس گیا اور اسکی بات سنی اوس کی بات لڑکے کو پسند آئی جی مین لگ گئی وہ لڑکا جب پاس ساحر کے آتا تو ساحر اوسکو مارتا اور کہتا کہ تجہ کو کیا ہوا ہے تو اتنے دیر مین آیا اور جب وہ گہر والون کے پاس آتا تو گہر والے الگ اوسکو مارتے اور کہتے تو کہان تہا لڑکے نے یہ حکایت اوس راہب سے کی راہب نے کہا کہ جب ساحر تجہ کو مارنا چاہے تو تو کہدیا کر کہ مجہ کو میرے گہر والون نے روکا تہا اور جب گہر والے مارنا چاہین تو اون سے یہ کہا کر کہ مجہ کو ساحر نے روک رکہا تہا ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ راہ مین ایک دابہ ملا بہت قطع عظیم اوس نے لوگون کا راستہ بند کر رکہا تہا وہ راہ نہ چل سکتے تہے لڑکے نے کہا آج مین یہ حال معلوم کرونگا کہ اللہ کو بیراہب زیادہ پیارا ہے یا یہ ساحر پہر ایک پتہر اوٹہا کر طرف اوس دابہ کے پہینکے کہ مارا اور کہا ای اللہ اگر کام اس راہب کا نزدیک تیرے محبوب تر اور پسندیدہ تر ہے امر ساحر سے تو اس دابہ کو مار ڈال کہ لوگ اس راستہ سے گذر کرین وہ دابہ اسکا پتہر سے مرگیا اور لوگ چلنے لگے یہ خبر راہب کو دی اوس نے کہا اے فرزند تو مجہ سے افضل ہے اور تو عنقریب کسی بلا مین گرفتار ہوگا اگر ایسا ہو تو میرا نام نہ لینا پہر وہ غلام اندہے اور مادر برص کو اچہا کرنے لگا اور سب بیماریون

سے صحت ہوگی بادشاہ کا ایک مصاحب اندھا تھا وہ بہت سا ہدیہ تحفہ لیکر پاس اس لڑکے کے آیا اور کہا مجھے شفا دی سب مال تیرا ہے لڑکے نے کہا مین کسی کو شفا نہین دیتا ہون شافی تو اللہ عزوجل ہے تو اگر اللہ پر ایمان لائے تو مین البتہ تیرے لیے دعا کرون وہ تجھہ کو شفا دیگا وہ ایمان لایا اسنے دعا کی اللہ نے اسکو شفا بخشی پھر تندرست کی بادشاہ کے آگے اپنی جگہہ مین جہان بیٹھتا تھا بیٹھا بادشاہ نے کہا اے فلان تیری آنکھہ کس نے درست کی کہا میرے رب نے کہا مین نہین بلکہ میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے کہا کیا سوا میرے تیرا کوئی اور رب ہے کہا ہان میرا اور تیرا پالنے والا اللہ ہے بادشاہ نے اوسکو تکلیف دینا شروع کیا یہانتک کہ اوس نے لڑکے کا نام لے دیا بادشاہ نے اوس لڑکے کو بلا کر کہا اے فرزند تیرا جادو یہانتک پہونچا کہ تو اندھے اور برص والے کو اچھا کرتا ہے اور سب بیماریون کو صحت دیتا ہے اوس نے کہا مین کسی کو اچھا نہین کرتا اللہ عزوجل سب کو شفا بخشتا ہے کہا مین نہین پوچھا کیا تیرا کوئی اور رب ہے کہا ہان اللہ تعالی میرا اور تیرا رب ہے بادشاہ نے اوسکو بھی عذاب کرنا شروع کیا یہانتک کہ اوس نے نام راہب کا لے دیا اوس راہب کو بلا کر کہا تو اپنے دین کو چھوڑ دے اوس نے نہ مانا تب اوس کے سر پر آرہ رکھکر دو ٹکڑے کر ڈالا اندھے سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا اوس نے بھی نہ مانا اوس کو بھی آرہ سے چیر ڈالا پھر لڑکے سے کہا کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دی اوس نے انکار کیا تب اوسکو کچھ لوگون کے ساتھہ ایک پہاڑ پر بھیجکر کہدیا کہ اگر یہ اپنے دین سے نہ پھرے تو اوسکو پہاڑ کی چوٹی پر سے نیچے ڈھکیل دو اوسکو پہاڑ کے اوپر لے گئے اوس نے کہا اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ پہاڑ کو زلزلہ ہوا سب کے سب ڈھک گئے لڑکا وہان سے چلکر نزدیک بادشاہ کے آیا پوچھا تیرے ساتھی کے لوگ کدھر گئے کہا اللہ نے انکو مجھہ سے کفایت کیا بادشاہ نے اوسکو ہمراہ چند نفر کے ایک ناؤ مین بٹھا کر حکم دیا کہ جب تم لجہ بحر مین پہونچو تو اس سے کہو کہ تو اپنے دین سے رجوع کر ورنہ اوسکو دریا مین ڈبا دو جب بیچ دھار مین پہونچے تو لڑکے نے کہا اللھم اکفنیھم بما شئت وہ سب ڈوب گئے لڑکا پاس بادشاہ کے آیا کہا تیرے ہمراہیون نے کیا کیا کہا اللہ نے مجھہ کو انسے کفایت کی پھر اوس لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھہ کو مار نہ سکیگا جب تک کہ تو وہ کام نہ کرے جو مین تجھہ کو بتاؤن اگر تو وہ کام کرے گا تو مجھہ کو قتل کر سکے گا ورنہ ہرگز تجھکو مسلط نہ ہوگی قتل کی کہا وہ کیا کام ہے کہا لوگون کو ایک میدان مین جمع کر پھر مجھہ کو درخت پر سولی چڑھا اور ایک تیر میرے ترکش سے نکالکر یون کہہ بسم اللہ رب الغلام جب تو ایسا کریگا تو مجھہ کو قتل کر پائیگا

بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر کمان کے بیچ مین رکھکر چلایا بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ کہا وہ تیر اوس کے کنپٹی مین
جا لگا لڑکے نے اپنا ہاتھہ جا تیر پر رکھا اور مر گیا لوگون نے کہا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ ہم ایمان لائے رب پر
اس لڑکے کے بادشاہ سے کہا گیا تو نے دیکھا کہ جس بات سے تو حذر کرتا تھا وہ بات تجھہ پر آ پہنچی آخر سب لوگ
ایمان لے آئے حکم دیا ایک گلے کوچون مین کہا ئیان کھودو اور آگ جلاؤ جو کوئی اپنے دین سے پھرے
اوسکو چھوڑ دو ورنہ اوسکو آگ مین داخل کرو لوگ اوس کے اندر جانے لگے اور آگ کو دور کرتے تھے
اتنے مین ایک عورت بچہ شیر خوار لیکر آئی اور آگ مین گرنے سے جھجکی بچے نے کہا اے مان صبر کر تو
حق پر ہے رواہ احمد وکذا رواہ مسلم فی آخر الصحیح نحوہ ورواہ النسائی وقد جودہ الترمذی فرواہ
فی تفسیر ہذہ السورۃ صہیب کہتے ہین حضرت جب نماز عصر پڑھ چکتے تو ہمسے کرتے یعنے اپنے
دونون لب ملاتے گویا کچھ بات کرتے ہین کہا ای رسول خدا آپ بعد نماز عصر کے کیا ہونٹ ملاتے
ہین کہا ایک نبی نے اپنی امت پر عجب کیا اور کہا ان کا کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے وحی بھیجی
کہ تو ان کو اختیار دے کہ مین ان سے انتقام لون یا اونپر کسی دشمن کو مسلط کر دون اونہون نے نقمت
کو اختیار کیا اللہ نے اونپر موت کو مسلط کیا ایک دن مین ستر ہزار آدمی مر گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب یہ حدیث بیان فرماتے تو دوسری حدیث بھی ذکر کرتے کہ ایک بادشاہ کے پاس
ایک کاہن تھا اوس نے کہا ایک ہشیار لڑکا دیکھو جسکو مین اپنا علم سکھاؤن پھر یہ سارا قصہ
بیان کیا آخر مین کہا اللہ تعالی فرماتا ہے قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ الی قولہ الحمید غلام کو
دفن کر دیا تھا کہتے ہین وہ زمانہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مین قبر سے نکالا گیا اوسکی انگلی
اوسکی کنپٹی پر بدستور جسطرح کہ اوس نے وقت قتل کے رکھی تھی رکھی پائی ترمذی نے کہا یہ
حدیث غریب ہے اور اس سیاق مین یہ صراحت نہین ہے کہ یہ سیاق اس قصہ کا کلام رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ہے ہمارے شیخ حافظ ابو الحجاج مزی نے کہا محتمل ہے کہ صہیب رومی کا
کلام ہو کیونکہ اونکے پاس اخبار نصاری کا علم تھا واللہ اعلم محمد بن اسحاق نے ذکر اس قصہ کا سیرت مین اور ہی
سیاق سے کیا ہے جو ماتقدم سے کسیقدر مخالف ہے کہا ہے کہ بعض اہل نجران نے ذکر کیا ہے کہ نجران والے
مشرک تھے بتون کو پوجتے نجران بڑا قصبہ تھا اوسکے ایک گاؤن مین ایک جادوگر رہتا تھا وہ وہان کے
لڑکون کو جادو سکھاتا جب فیمون کا گذر اوس جگہہ ہوا تو کہا کہ یہان ایک شخص آیا ہے ایک خیمہ درمیان

نجران اوس گاؤن کے کنارہ کیا جس مین وہ ساحر تہا نجران والونے اپنے لڑکون کو پاس اوس ساحر کے سحر سیکہنے کو بہیجا تہا مرنے اپنا بیٹا عبداللہ نام سہ اور لڑکون نجران کے روانہ کیا وہ لڑکا جب صاحب خیمہ پر گذرتا تہا اوس کی عبادت ونماز دیکہکر خوش ہوتا اوسکے پاس تہہکر اوسکی بات چیت سنتا یہانتک کہ مسلمان ہوگیا موحد بنکر اللہ پاک کا عابد ہوا اور استاذ سے شرائع اسلام سیکہکر سیکہکر فقیہ بنگیا پہر کہا مجہہ اسم اعظم سکہادو استاد نے اوسکو مخفی رکہا اگرچہ سیکہا دیا تہا اور کہا ای برادر زادے تجہہ کو تحمل اسم اعظم کا نہوگا مجہے ڈر ہے کہ تو ضعیف نکلیگا نام باپ لڑکے کا اسی گمان مین تہا کہ وہ پاس ساحر کے جاتا ہے جس طرح کہ اور لڑکے جاتے ہین عبداللہ نے جب دیکہا کہ استاذ تعلیم اسم اعظم مین بخل کرتا ہے اور مجہکو میرے ضعف کا ڈر ہے تو کچہ قدح جمع کیے پہر کوئی نام اللہ کا باقی نہ رکہا مگر اوسکو ایک ایک قدح پر الگ الگ لکہا جب نام لکہہ چکا تو آگ جلائی پہر اوس مین ایک ایک قدح ڈالنا شروع کیا جب وہ قدح ڈالا جس مین اسم اعظم لکہا تہا تو وہ قدح کود کر باہر نکل آیا اوسکو کچہ نقصان آگ سے نہوا پہر لڑکا وہ قدح لیکر پاس استاذ کے آیا اور خبر کی کہ مجہکو وہ اسم اعظم جو تم نے مجہ سے مخفی رکہا تہا معلوم ہوگیا کہا وہ کون نام ہے کہا کذا وکذا ہے پوچہا تو نے کس طرح جانا اوس نے اپنا قصہ کہا استاد نے کہا ای پسر تجہے اب جو تو نے اس نام کو پالیا ہے تو اپنے جی مین رکہہ لکن مجہہ کو گمان نہین ہے کہ تو ایسا کرے تب سے عبداللہ جب نجران کو آتا تو کوئی دیکہا اوسکو راہ مین ملتا اوس سے کہتا کہ اے بندۂ خدا تو اللہ کی توحید اختیار کر کے میرے دین مین آجا میں تیرے لیے اللہ سے دعا کرون گا وہ تجہہ کو تندرست کردیگا یہ بلا جو تیرے اندر ہے جاتی رہیگی وہ کہتا اچہا اور موحد ہوکر مسلمان ہوجاتا یہ اللہ سے دعا کرتا وہ بہلا چنگا بن جاتا یہان تک کہ نجران مین کوئی دیکہنہ والا باقی نہ رہا لیکن اوسکی دعا سے اچہا ہوگیا یہ خبر بادشاہ کو پہونچی اوس نے اس لڑکے کو بلا کر کہا کہ تو نے میرے شہر کے لوگون کو نکاڑ دیا اور خلاف میرے دین کے اور میرے آبا کے دین کے کڑوا مین تجہہ کو مثلہ کرون گا اوس نے کہا تجہہ کو مجہ پر ہرگز قدرت نہوگی بادشاہ نے کہا اوسکو لیجاکر پہاڑ کے اوپر سے گرا کر مار ڈالو جب ایسا کیا تو اوسکو کچہ صدمہ نہ پہونچا پہر اس کو نجران کے دریاؤن مین ڈالا جس مین گر کر ہر کوئی ہلاک ہوجاتا تہا وہ اون مین سے بہی صحیح سلامت بے کسی نقصان کے باہر نکل آیا جب بادشاہ مغلوب ہوا تو عبداللہ نے اوس سے کہا تجہہ کو میرے قتل پر ہرگز دسترس نہوگا یہانتک کہ جس بہ مین ایمان لایا ہون تو بہی اوسپر ایمان لے آئی اور اللہ کو

ایک جانے تو اگر ایسا کریگا تو مجھ پر مسلط ہوسکیگا اور مجھے قتل کرسکے گا اوسپر بادشاہ نے موحد ہوکر اور شہادت
دیکر ایک لاٹھی جو ہاتھ مین بادشاہ کے تھی سر پر عبداللہ کے جڑی تھوڑی سی چوٹ آئی مگر عبداللہ مرگیا پر اسی
جگہہ بادشاہ بھی ہلاک ہوگیا اور نجران کے لوگ دین پر عبداللہ کے مجتمع ہوگئے عبداللہ دین عیسے بن مریم
علیہما السلام پر تھا حکم انجیل پر چلتا پھر ان لوگون مین بدعات نکلی جس طرح کہ اون کے اہل دین مین
احداث آگئے تھے اسی جگہہ سے اہل نجران مین دین نصرانیت کی اصل حمی ابن اسحاق کہتے ہین کہ یہہ
حدیث محمد بن کعب قرظی کی ہے اوسکو اہل نجران نے عبداللہ بن ثامر سے نقل کیا ہے اللہ ہی جانے
کہ کون سا قصہ واقع ہوا تھا پھر ذونواس اپنا لشکر لیکر اونپر گیا اور اون کو طرف دین یہودیت کے بلایا
اور اختیار دیا کہ یہود ہوجاؤ یا قتل ہونا منظور کرو اونہون نے قتل ہونا منظور کیا اوسپر اوس نے گڑھے
کھودوا کر آگ مین جلادیا اور بعض کو قتل کیا اور بعض کو مثلہ کیا یہ سب قریب بیس ہزار آدمی کے تھے
اللہ نے آیت باب حق مین ذونواس کے اتاری ھلک اذکرہ ابن اسحاق فی السیرۃ یعنے
قاتل اصحاب اخدود ذونواس تھا اوسکا نام زرعہ ہے اپنے زمانہ ملکت مین بنام یوسف مشہور تھا وہ بیٹا
تھا اسعد بن کرب کا یہ اسعد وہی تبع ہے جو مدینہ پر لڑا تھا اور کعبہ کو اوس نے کپڑا پہنایا تھا اور اپنے
ہمراہ ایک عالم یہودی کو لے گیا تھا اسوجہ سے یمن کے بعض لوگ اوس کے ہاتھہ پر یہودی ہوگئے تھے ابن
اسحاق نے اس داستان کو بسط سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ذونواس نے ایک دن مین بیس ہزار نفر کو
اخدودہین قتل کیا اون مین سے کوئی شخص نہ بچا مگر ایک مرد جسکو دوس ذوثعلبان کہتے تھے وہ
گھوڑے پر سوار ہوکے بھاگ نکلا اوسکا تعاقب کیا مگر ہاتھہ نہ آیا قیصر ملک روم کے پاس جاکر طرف نجاشی
کے تحریر سفارش لایا بادشاہ حبشہ نے ایک لشکر ارضاری ہمراہ اسکے کردیا اوس لشکر کے سالار ارباط
دابرہہ تھے اونہون نے یمن کو ہاتھہ سے بہوکے نکالا ذونواس وہان سے بھاگ کھڑا ہوا در یا کے اندر
گھس پڑا پھر ڈوب گیا ستر برس تک وہ ملک ہاتھہ مین نصاری کے رہا پھر سیف بن ذی یزن حمیری
نے ہاتھہ سے نصاری کے نکال لیا یہ جبکہ کسرے بادشاہ فارس نے لشکر کشی کی اور ہمراہ سیف کے قریب
سات سو قیدی کے بھیجے اون کے ذریعہ سے سیف نے یمن کو مفتوح کیا اور ملک ہاتھہ مین حمیر کے
آیا کچھ ذکر اوسکا تفسیر سورۂ فیل مین آئیگا ابن اسحاق کہتے ہین کہ ایک مرد نجرانی زمانہ عمر بن خطاب مین
تھا اوس نے ایک جاہی ویران نجران کو کھودا کسی کام کے لیے عبداللہ بن ثامر کو اوس جگہہ مدفون پایا

وہ اپنا ہاتھہ اپنے سر پر جہان زخم لگا تہا رکہے ہوئے تہا اور ہاتھہ سے پکڑے ہوئے جب ہاتھہ کو ہٹایا تو خون ابلنے لگا جب ہاتھہ چہوڑ دیا تو پہر وہ اپنے جگہہ پر جا لگا اور خون تہم گیا اوسکے ہاتھہ مین ایک انگشتری تہی اوسپر ربی اللہ لکہا تہا یہ حال عمر رضی اللہ عنہ کو لکہہ بہیجا عمر نے جواب لکہا کہ اوسکو حال پر اوسکے چہوڑ دو اور بدستور مٹی مین دفن کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن محمد سے روایت کیا ہے کہ بعض اہل علم نے ذکر کیا کہ جب ابو موسی نے اصبہان کو فتح کیا تو ایک دیوار شہر کو ساقط یا کر بنایا وہ پہر گر پڑی پہر دوبارہ بنیاد کیا پہر گر گئی پہر سہ بارہ بنایا پہر ساقط ہو گئے آخر لوگون نے کہا اوسکے نیچے ایک قبر ایک مرد صالح کی ہے جب بنیاد کہودی تو ایک شخص کو تلوار لیے ہوئے کہڑا پایا اوس مین لکہا تہا اَنَا الْحَرِث بن مَضَاض نَقَمْتُ عَلَی اَصْحَابِ الْاُخْدُوْد ابو موسی نے اوسکو نکالکر دیوار بنائی تب وہ قائم ہوئی ابن کثیر کہتے ہین یہ شخص ایک بادشاہ تہا منجملہ ملوک جرہم کے جو کہ بعد ثابت بن اسمعیل ابن ابراہیم علیہما السلام کے والی امور کعبہ ہوئے تہے عمرو بن حارث بن مضاض آخر ملوک جرہم سے خزاعہ نے اوسکو مکہ سے طرف یمن کے جلاوطن کر دیا تہا یہ شعر جس کی نسبت ابن ہشام یہ بات کہتے ہین کہ سب سے پہلے عرب نے یہی شعر کہا ہے ؎

كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحَجُوْنِ اِلَى الصَّفَا ۔۔۔ اَنِيْسٌ وَّلَمْ يَسْمُرْ بِمَكَّةَ سَامِرُ

بَلٰى نَحْنُ كُنَّا اَهْلُهَا فَاَبَادَنَا ۔۔۔ صُرُوْفُ اللَّيَالِيْ وَالْجُدُوْدُ الْعَوَاثِرُ

اسی عمرو بن حارث کا شعر ہے اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ ایک پرانی کہانی ہے زمانہ اسمعیل علیہ السلام کے بعد قریب پانسو برس کے اور ابن اسحاق کی روایت مقتضی اس امر کی ہے کہ یہ قصہ زمانہ فترت کا ہے درمیان حضرت عیسی اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابن کثیر کہتے ہین یہی اشبہ ہے اور یہ بہی احتمال ہے کہ ایسا حال جہان مین بہت ہو چکا ہو ابن ابی حاتم عبد الرحمان بن جبیر سے راوی ہین کہ اخدود یمن مین بزمانہ تبع تہے اور قسطنطنیہ مین بزمانہ قسطنطین جبکہ نصاری نے اپنا قبلہ دین مسیح و توحید سے پہیر ڈالا تہا اوسپر ایک اتون یعنے بہاڑ بنا کر نصاری کو جو دین مسیح و توحید پر تہے ڈالدیا اور عراق مین اندر زمین بابل کے زمانہ بخت نصر مین تہا بخت نصر نے ایک صنم بنا کر لوگون کو حکم دیا کہ اوسکو سجدہ کرین دانیال اور اونکے ہمراہ صاحب عزیر و سیال نے منع کیا بخت نصر نے ایک اتون طیار کر کے اور آگ مین لکڑیان ڈالکر ان دونو کو اوس مین جہونکدیا اللہ نے اوس آگ کو اونپر سرد و سلام کر دیا یہ صحیح

سلامت نکل آئی فورًا جنہوں نے اوسپر بغاوت کی تھی اوتکو آگ کہا گئی سدی نے کہا اخدود تین جگہ ہے ایک عراق مین دوسرا شام مین تیسرا یمن مین مقاتل نے کہا ایک نجران کا خدتھا یمن مین دوسرا شام مین تیسرا فارس مین شام والے کا نام انطنا نوس دوسرے تھا فارس والے کا نام بخت نصر تھا عرب والے کا نام یوسف ذونواس تھا سو حق مین اخدود فارس و شام کے اللہ نے کچھ قرآن نہین اوتارا نجران کے اخدود مین یہ آیت باب آئی ربیع بن انس کہتے ہین مجھسے سنا ہے کہ یہ ایک قوم تھی زمانہ فترت مین جب لوگون مین فتنہ و شر واقع ہوا اور الگ الگ حزب ہوگئے وکل حزب بما لدیھم فرحون تو کنارہ کش ہوکر الگ ایک گاؤن بسا کر اللہ کی عبادت باخلاص دین حنیف کرنے لگے نماز پڑھتے روزہ رکھتے زکوۃ ادا کرتے اسی حال مین رہے یہانتک کہ ایک ستمگر بادشاہ نے اونکا حال سنا اور ماجرا معلوم کیا آدمی بھیجکر کہلا بھیجا کہ تم بت پوجو جنکو ہم پوجتے ہین اونہون نے نہ مانا اور کہا کہ یہ ہرگز نہ ہوگا ہم تو سوا اللہ کے کسی کو نہ پوجینگے وہی ہمارا معبود الاشریک ہے بادشاہ نے کہا اگر تم ہمارے ان معبودون کی عبادت نہین کرتے ہو تو مین تم کو قتل کرونگا اوسپر بھی اونہون نے نہ مانا آگ کی کہائیان طیار کین اور خود کنارہ اخدود پر کھڑے ہوکر کہا کہ تم اس آگ کو اختیار کرو یا ہمارے دین کو اونہون نے کہا یہی آگ ہمکو درست تر ہے اون مین عورتین اور بچے بھی تھے بچے گھبرا گئے اون کے باپون نے کہا آج کے بعد پھر نار نہین ہوگی اور کود پڑے اللہ تعالی نے اون کے روحون کو قبل اسکے کہ آگ چھوسکے قبض کرلیا آگ نے اپنی جگہ سے نکلکر سب جبارین کو گھیر لیا وہ اوسی آگ مین جلکر خاک سیاہ ہوگئے چاہ کندہ راچاہ در پیش یہ آیت اونہین کے حق مین اوتری ہے درواہ ابن جریر یحنہ مین کہتا ہون کہ جب کوئی اللہ کے توحید مین صادق قدم راسخ دم ہوجاتا ہے تو غیب سے اوسکی حمایت وصیانت ہوتی ہے یہ صدقہ ہوتا ہے توحید کا اور طفیل ہے دین خالص کا موحد مومن کی شان یہی چاہیے کہ اگر ہزار آفات حرق وغرق وقتل وغیرہا اوسکے سر پر نازل ہون وہ ہرگز اپنے توحید و ایمان سے گریز نہ کرے ؎

موحد کہ در پائے ریزی زرش ۔۔۔ وگر تیغ ہندی نہی بر سرش

امید و ہراسش نباشد زکس ۔۔۔ ہمین ست بنیاد توحید و بس

ای ہمارے رب تو ہمکو وہ یقین صادق و توحید خالص لطف فرما کہ اگر سلطنت ہفت اقلیم ہم پر عرض کیجائے تو ہم اوسکو سفال شکستہ کی برابر بھی وزن نہ کرین بلکہ برابر ایک پر پشہ کے سمجھین

اور اگر دنیا پر کا عذاب تمہارے لیے طیار کرایا جائے تو ہم اوسکو ایک نعیم مقیم سمجھکر بسر وچشم قبول کرینگے کیونکہ وہ سلطنت محدود بنار آخرت ہے اور یہ عقوبت محدود بنعیم جنت ہے حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ ہم سے تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کہدیا ہے کہ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ اب ہم اگر ستر لزل ہوں تو یہ دلیل ہے ہمارے ضعف ایمان پر لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق رفیق حال ہوگی اور شہود توحید صادق وودین اُنس کا دل میں قائم ودائم رہیگا تو پھر ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ ہی قول ثابت کے ساتھ ہمیشگی دیگا یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰيَةَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا وَاسْتِقَامَةً پھر اللہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے مرد وعورت ایمان دار کو فتنہ میں ڈالا یعنے آگ میں جلایا ہے یہی قول ہے ابن عباس ومجاہد وقتادہ وضحاک کے ابن مازی کافر اوسمیں سے توبہ نہ کی اور اپنے فعل گذشتہ پر نادم نہ ہوئی تو اونکے لیے عذاب جہنم وعذاب حریق ہے کیونکہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے حسن بصری نے کہا اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ قَتَلُوْا اَوْلِيَاءَهٗ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو ایمان لانا بندوں کا سب چیزوں سے زیادہ محبوب ومطلوب ہے لیکن بندے ہاتھ میں نفس وشیطان کے ایسے پھنس گئے ہیں کہ اونکو کچھ قدر وقیمت اس نعمت ودولت لازوال کی سمجھ میں نہیں آتی اللہ پاک کا یہ رحم وکرم اوساون کا یہ تمرد وعتو وجود اوسنے ایسے بڑے گناہ اور ہماری تقصیر پر بھی طرف توبہ کے ارشاد کیا اور وعدہ مغفرت کا فرمایا ہے نصیب ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر وگبر وبت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

ف فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ بروج سے مراد نجوم ہیں آسمان صاحب نجوم ہے یا مراد بروج سے قصور ہیں حمار میں یا ذات البروج یعنے ذات الخلق الحسن ہے یا مراد بروج سے منازل کو اکب سبعہ سیارہ ہیں اور یہ بارہ منازل ہیں برج کلام عرب میں محل کو کہتے ہیں ومنہ قولہ تعالیٰ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ تم لوگوں کی منزلوں کا تمام برج اسلیے کہا کہ وہ اُن گھروں میں نزول کرتے ہیں یہ اون کے محلات ہیں یا مراد ابواب سموات یا منازل قمر ہیں اصل معنے برج کے ظہور ہیں حدیث حاجیز برج کو اکنبہ فرمایا ہے اخرجہ ابن مردویہ یوم موعود بقول واحدی قول جمیع مفسرین ہیں یعنے یوم القیامۃ ہے ابن عباس بھی اسی کے قائل ہیں شاہد ہے مراد خلائق ہے جو اوس دن وہاں حاضر ہوگی

مشہود وہ عجائب احوال ہین جو اوس جگہہ مشاہدہ ہونگے یا شاہد روز جمعہ اور مشہود یوم عرفہ ہے یا شاہد یوم ترویہ ہے اور مشہود یوم عرفہ یا شاہد یوم عرفہ اور مشہود یوم النحر ہے یا شاہد اللہ تعالی اور رسول خدا ہین یا سارے انبیا علیہم السلام یا عیسے علیہ السلام اور مشہود امت اسلام یا امم انبیا کرام یا امت عیسی علیہ السلام یا شاہد آدم اور انکی ذریت ہے یا اعضا بنی آدم یا شاہد یہ امت اور مشہود سائر امم یا شاہد حنظلہ اور مشہود بنی آدم یا ایام ولیالی بالجملہ اقوال اس جگہہ بہت ہین راجح یہ ہے کہ شاہد یوم جمعہ ہے اور مشہود یوم عرفہ اور موعود یوم قیامت اس اخیر پر اجماع ہے بابت اصحاب اخدود کے وہی روایت صہیب ہے جسکو عبد الرزاق وابن ابی شیبہ واحمد وعبد بن حمید ومسلم وترمذی ونسائی وطبرانی نے نقل کیا ہے اللہ نے اس آگ کو ذات الوقود فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ وہ بہت بڑی آگ تھی اوسکے پاس کرسیان ڈالکر واسطے عرض کفر کے بیٹھتے تہے یا کنارہ آتش پر کہ جس کو چاہین اسکو آگ مین ڈالین اور جسکو چاہین چھوڑ دین اس مین حث ہے مومنین کو صبر وتحمل پر ایذای اہل کفر وعناد کی زجاج نے کہا اللہ نے قصہ قوم کے صبر وحقیقت ایمان کا بیان کیا کہ اونہون نے اتنا صبر کیا کہ آگ مین جل گئے مگر توحید سے نہ پھرے مروی ہے کہ اللہ نے اون مومنون کو جو آگ مین ڈالے گئے تہے نجات دی وہ ۷۷ آدمی تہے یہ لوگ اپنے دین سے نہین پھرے دس یا گیارہ آدمی نے دین سے رجوع کیا کوئی نص تعیین اصحاب اخدود مین نہین آئی ہے کہ وہ سب کتنے شخص تہے مگر ایک جماعت تھی انپر بادشاہ نے انکار نہین کیا مگر اسی ایمان لانے پر وہذا کقولہ تعالی هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا پھر اللہ نے فرمایا کہ وہ اوسپر ایمان لائے تہے جو مالک ہے آسمانون اور زمین کا سو جسکی شان رفیع یہ ہو وہ اسی لائق ہے کہ اوسپر ایمان لایے اوسکی توحید کریے اوسپر وہ حال مخفی نہین ہے جو کہ ساتھہ مومنین کے کیا گیا ہے اوس مین وعید شدید ہے اصحاب اخدود کو اور وعد سدید ہے اون لوگون کو جنہون نے اپنے دین پر صبر کیا پھر فرمایا کہ جن لوگون نے مومنون کو فتنہ مین ڈالا اور آگ مین جلایا اور اپنے کفر سے رجوع نہ کیا اونکو آخرت مین اندیشہ ہے بسبب اون کے کفر کے اور ایک دوسرا عذاب علاوہ عذاب کفر کے علیحدہ ہوگا بعض نے کہا حریق نام ہے دوزخ کا اور بعض نے کہا کہ پہلے جہنم مین عذاب نمہریہ ہوگا پھر دوبارہ عذاب حریق پہلا عذاب سردی کا ہوا دوسرا عذاب گرمی کا ربیع بن انس نے کہا عذاب حریق دنیا مین ہوا کہ آگ نے خود اونہین کو جلا دیا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے جل بھن کر خاکستر ہوگیا کلبی بہی اسی کے قائل

ہین مفہوم آیت کا یہ ہے کہ اگر وہ توبہ کرلیتی تو اس وعید سے بچ جاتے اسلیے کہ توبہ قبل عزغرہ کے مقبول ہے اگرچہ
طول زمان ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْكَبِيْرُ ۭ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۭ بَلِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ۭ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ
مَّحْفُوْظٍ ۝ جو لوگ یقین لائے اور کین بھلائیان انکو باغ ہین جنکے نیچے بہتی نہرین یہ بڑی مراد ملنی ع ۱۲
اور بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے بیشک وہی کرے پہلی مرتبہ اور دوسری یعنے دنیا کا عذاب اور آخرت
کا اور وہی ہے بخشتا محبت کرتا مالک تخت کا بڑے شان والا کر ڈالتا ہے جو چاہے کیا پہونچی تجھکو بات
اون لشکرون کی فرعون اور ثمود کی نہین بلکہ منکر ہیں بلاتے ہین اور اللہ نے اون کے گرد سے گھیرا ہے کوئی
نہین یہ قرآن ہے بڑی شان کا لکھا تختی مین جسکی نگہبانی ہے ف موضع قرآن مین فرمایا ہے ایک
بادشاہ کا ایک پاک بیٹا تھا بادشاہ اوسکو بھیجتا ساحر کے پاس کہ سحر سیکھے وہ میٹھتا ایک راہب کے پاس کہ
انجیل سیکھے اللہ نے اوسکو کمال دیا کہ شیر سانپ اوسکا کہا مانین اور کوڑھی واندھے اوسکے چھونے
سے اچھے ہون اوسکے ہاتھ سے بہت خلق اللہ پر اور حضرت عیسی پر ایمان لائی بادشاہ نہایت پرست یہہ
بات سنکر اوس نے اپنے پاک کو مار ڈالا پھر شہر مین ہر محلہ کے لوگ کہا ئی کہ دوائی آگ سے بھری محلے مین
سے مرد اور عورتین پکڑ کر منگاتا جو بت کو سجدہ نکرتا آگ مین ڈالتا ہزارون خلق شہید کی جب اللہ پاک کا
غضب آیا وہی آگ پھیل پڑی بادشاہ اور امیرون کے گھر ساری پھونک دیے انتہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ
تعالی نے خبر دی کہ مومنون کے لیے ایسے باغات ہین جنکے نیچے نہرین جاری ہین بخلاف اُن دشمنون
کے کہ اونکے لیے عذاب حریق وجحیم ہے ولہذا احبر مومنین کو فوز عظیم فرمایا پھر فرمایا کہ ہمارے پکڑ اون
لوگون کے لیے جو مکذب رسل ومخالف امر خدا کے ہین بہت سخت ودرشت وقوی وعظیم ہے کیونکہ اللہ
صاحب قوت متین ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ایک پاک مارنے مین بلکہ اس سے بھی جلد تر کرسکتا ہے
ایک قوت وقدرت اوسکی یہ ہے کہ اوس نے خلق کو بنایا پھر اوسکا اعادہ کرے گا کوئی مانع ومدافع نہین
ہے وہ توبہ کرنے والون کو بخشتا ہے گو گناہ کسی طرح کا ہو وہ خضوع کرنے والون کو دوست رکھتا ہے
خاکساروں پر مہربان ہے اوسکا عرش بہت بڑا ہے ساری خلائق کے اوپر ہے جو چاہے سو کر ڈالے

کس کا مجال ہو کہ اوس کے حکم کو پیچھے ڈالے یا اوسکے فعل سے سوال کرے کیونکہ وہ صاحب عظمت وقہر وحکمت وعدل ہے ابوبکر صدیق سے مرض الموت مین کہا تھا کہ طبیب نے بھی تمکو دیکھا یا نہین کہا ہان دیکھا ہے کہا پھر کیا کہا کہا یہ کہا اِنِّیْ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ پھر اللہ نے قصہ فرعون وثمود کا یاد دلایا کہ جو آفت اون پر پہونچے اوسکی کچھ خبر تجھ کو بھی ہے کہ جو نقمت اون پر نازل ہوئی تھی کوئی اوسکو اون سے دور نکر سکا یہ گویا تفسیر ہے اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ کی یعنے اللہ جب کسیکو پکڑ لیتا ہے تو سخت پکڑتا ہے پھر نہین چھوڑتا عمرو بن میمون کہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا وہ یہ آیت پڑھ رہی تھی هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ آپ کھڑے ہوکر سننے لگے پھر فرمایا نَعَمْ قَدْ جَآءَنِیْ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ تکذیب سے مراد شک وریب کفر وعناد ہے محیط کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اُنپر قادر ہے اوسکے قہر سے فوت نہین ہوسکتے اور نہ اوسکو عاجز کرسکتے ہین یہ قرآن عظیم ملأ اعلی مین زیادت ونقصان وتحریف وتبدیل سے محفوظ ہے الوس نے کہا یہ لوح محفوظ پیشانی اسرافیل علیہ السلام مین ہے رَوَاہُ ابْنُ مُجَرِّیر عبدالرحمان بن سلمان نے کہا ہے کہ اللہ تعالے نے جو کچھ لکھدیا ہے ہوگا ماقبل وما بعد لوح محفوظ مین ہے لوح محفوظ سامنے دونون آنکھون اسرافیل علیہ السلام کے ہے اون کو حکم نظر کرنیکا اوس مین نہین ہے حسن بصری نے کہا یہ قرآن مجید لوح محفوظ مین ہے جو چاہتا ہے اوس مین سے جس خلق پر چاہتا ہے اوتارتا ہے ابن عباس نے کہا صدر لوح محفوظ مین یہ لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ دِیْنُهُ الْاِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَصَدَّقَ بِوَعْدِهٖ وَاتَّبَعَ رُسُلَهٗ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ پھر کہا کہ یہ لوح ایک سفید موتی ہے بقدر ما بین آسمان وزمین لمبی ہے اور بقدر ما بین مشرق ومغرب چوڑی کنارے اوسکے درو یاقوت کے ہین اور دفتی سرخ یاقوت کی اور قلم نور کا اور کلام وابستہ ہے ساتھ عرش کے اور جز اوسکی گود مین ایک فرشتے کے ہے مقاتل نے کہا لوح یمین عرش پر ہے حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے اللہ نے ایک لوح محفوظ بنائی ہے سفید موتی سے اوسکے صفحات یاقوت سرخ پر اور قلم نور کی اور کتابت اللہ کے نور کی ہر دن ایک لحظہ مین تین سو ساٹھ بار پیدا کرتا رزق دیتا مارتا جلاتا عزت دیتا ذلیل کرتا ہے جو چاہے سو کرے وللہ الحمد والمنۃ **ف** فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے بعد ذکر وعید مجرمین کے ذکر اہل مومنین کا کیا اور فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے ہین اور اچھے کام کیے اون کے لیے بہ سبب ایمان وعمل صالح جنات ہین ظاہر آیت عموم ہے اس مین وہ لوگ بھی داخل ہین جو اخدود مین بہ سبب ایمان لانیکے جلا دیے گئے ذکر نہ کا اسلیے ہے کہ دنیا مین گرمی کا صبر کیا تھا اب برد سی لذت

گیرہون یہ ایک بڑے اشرف وفضل ہے وسطے جامعین ایمان وعمل صالح کے رہے کفار سو اونکے لیے بطش شدید ہے یعنے اللہ ظلمہ وجبابرہ کو سخت پکڑتا ہے اوسی نے اس دنیا مین اولاً پیدا کیا پھر آخرت مین بعد موت کے زندہ کردیگا جمہور کا قول یہی ہے بعض نے کہا دنیا مین عذاب حریق کو ظاہر کیا آخرت مین پھر اوسکا عادہ کریگا اسکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے لکن اول اولی ہی ابن عباس نے کہا مراد بدء وعود عذاب ہے کیونکہ جسکو ایجاد کی قدرت ہے وہ اعادہ بھی کرسکتا ہے معہذا مومنین کے ساتھہ بالغ المغفرۃ ہی اونکو رسوا نہین کرتا مطیعین کے ساتھہ بالغ المحبۃ ہے اونکو دوست رکھتا ہی مجاہد نے کہا اپنے اولیا کا ودود ہے ابن زید نے کہا ودود بمعنے رحیم ہے قاضی اسمعیل نے کہا ودود وہ ہے جس کے کوئی بیٹا نہ ہو بعض نے کہا بمعنے مودود ہے یعنے جسکو صلحا دوست رکھتے ہین غرضکہ دو اوصفات مدح ہین اگر اللہ نے مطیعین کو دوست رکھا تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر عباد عارفین نے اوسکو دوست رکھا تو وہ اوسکو کریم الاحسان جانتے ہین معتزلہ نے کہا غفور ہے وسطے تائب کے اہلسنت نے کہا نہین بلکہ غافر تائب وغیر تائب ہی اسلیے کہ یہ آیت معرض تدح مین آئی ہی تدح اسمین ہے کہ مطلقاً غفور ہو لہذا اسپر حمل کرنا اوسکا اولی ہی کیونکہ غفور صیغہ مبالغہ کا ہے تو یہی مناسب ہے کہ اطلاق پر محمول ہو قالہ زادہ یعنے اگر ترکب کبیرے توفیق توبہ کی نہ پائی تو بھی بسبب وجود ایمان کے اوسکے لیے اسمیں مغفرت کی ہی مجد عبارت ہے غایت کرم وفضل سے یہ اللہ کی صفت ذات ہے یا عرش کی سورۂ مومنین مین اللہ نے وصف عرش کا ساتھہ کرم کے کیا ہے مجید بمعنے کریم ہے قالہ ابن عباس مراد ذو العرش ہی صاحب ملک وسلطان ہے پھر کہا کہ وہ فعال لما یرید ہے ایدا کرے جاہی اعادہ عطا نے کہا کوئی شے جسکا وہ ارادہ کرے اوسے عاجز نہین کرسکتی اور نہ ممتنع ہوسکتی ہے جب ہر امراد سکے ارادہ پر ٹھیرا تو ثابت ہوا کہ کوئی شے اوسپر واجب نہین ہی حدیث جنود فرعون وثمود کا ذکر واسطے تسلی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا ہے مراد حدیث ہی کفر وعناد ہے وضلال انکا ہے جسکی سبب سے اونپر نکال وعذاب وبال آیا یہ قصہ قرآن پاک مین کئی جگہہ آچکا ہے اقتصار ذکر پر ان دو فریق کے اسلیے ہوا کہ ان کا حال نزدیک اہل کتاب ومشرکین عرب کے مشہور تھا پھر فرمایا کہ یہ کفار اپنی تکذیب مین گرفتار ہین اگلے کافرون کے حال سے عبرت نہین پکڑتے اور اللہ انکو گھیرے ہوئے ہے یہ ہر طرف سے محاط ہین اور قرآن شریف اپنی کرم وبرکت مین متناہی اور اپنے نظم مین معجز ہے اعلے طبقہ کتب مین واقع ہوا ہے اس مین احکام دارین واسطے عباد کے مذکور ہین یہ کچھہ شعر وکہانت وسحر

نہین ہے جیسا کہ یہ کفار گمان کرتے ہین بلکہ یہ تو لوح محفوظ مین مکتوب ہے لوح ام الکتاب ہے شیاطین اوس تک نہین پہونچ سکتے کیونکہ نزدیک اللہ کے محفوظ ہے بعض نے کہا مراد لوح بالضم سے ہوی و فضاہے آسمان ہفتم پر یہی قول ابوالفضل و ابن خالویہ کا ہے ابن عباس نے کہا لوح ذکر ایک سفید موتی کی سی لوح ہے تین سو برس کی راہ کا طول اور دہ ایک نور ہے دوسرا قول ان کا یہ ہے کہ اللہ نے لوح کو سو برس کی راہ تک پیدا کیا ہے پیدا کیا ہے بشیر خلق سے پہلے قلم کو حکم دیا کہ میرے علم کو میری خلق مین لکھ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے قلم نے اسکو لکھا اس کی سند جید ہے

سورۂ طارق

یہ سورہ آیت ہر ملاظاف کی ہے ابن عباس نے کہا مکے مین اوتری ہے خالد عدوانی کہتے ہین مین نے حضرت کو بازار ثقیف مین ایک کمان یا عصا پر قائم دیکھا آپ اونکے پاس واسطے طلب نصر کے آئے تھے مینے سنا کہ والسماء والطارق پڑھتے ہین یہانتک کہ اس سورت کو ختم کیا مین نے جاہلیت مین اوسکو یاد کرلیا پھر اسلام مین اسکو پڑھا ثقیف نے مجھ کو بلا کر کہا تو نے اس شخص سے کیا سنا یہ کیا پڑھتا تھا مین نے ساری سورت پڑھکر سنائی قریش جو ہمراہ ثقیف کے تھے اونہون نے کہا ہم کو ہمارے صاحب کا حال خوب معلوم ہے اگر یہ اوسکی بات کو سچ جانتے تو اوسکی پیروی کرتے اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ وَالطَّبَرَانِیُّ وَابْنُ مَرْدَوَیْہ جابر کہتے ہین معاذ نے نماز مغرب مین بقرہ و نساء پڑھی حضرت نے فرمایا تو کیا فتنہ انگیز ہے اے معاذ کیا تجھ کو پڑھنا والسماء والطارق اور والشمس وضحٰھا کافی نہین کرتا تھا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ قسم ہے آسمان کی اور اندھیرا پڑے آنیوالے کی اور تو کیا سمجھا کون ہے اندھیرا پڑے آنیوالا وہ تارا ہے چمکتا کوئی جی نہین جس پر نہین ایک نگہبان اب دیکھ لے آدمی کاہے سی بنا بنا ایک اوچھلتے پانی سے جو نکلتا ہے بیچ سے پیٹھ اور چھاتی کے بیچ سے بیشک وہ اوسکو پھیر لاسکتا ہے جسدن جانچے جاوین چھپے

تو کچھ نہ ہو قوت اور نہ کوئی مدد کرنے والا ف فرشتے رہتے ہین آدمی کے ساتھ بلاؤن سے بچاتے یا اوسکے عمل لکھتے کہتے ہین مرد کو منی آتی ہے پیٹھ سے عورت کو سینے سے اللہ پھیر لائیگا مرنے کے بعد انتہی ابن کثیر کہتے ہین اللہ نے آسمان کی اور تارون کی قسم کہائی ہے قتادہ نے کہا تارے کا نام طارق رکھا اسلیے کہ وہ رات کو دکہائی دیتا ہے اور دن کو چھپ جاتا ہے حدیث صحیح مین نہی آئی ہے طروق سے یعنے رات کو آدمی پاس اپنے گہر والون کے ناگہان سفر سے پھر کر آئے دوسری حدیث مین یہ دعا کی ہے اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ ثاقب سے مراد درخشان ہے سدی نے کہا جب وہ شیاطین پر مارا جاتا ہے تو اون مین سوراخ کر دیتا ہے عکرمہ نے کہا یعنے سوزندہ شیاطین ہے ہر جی پر طرف سے اللہ کے ایک حارس مقرر ہے جو اوسکو آفات سے بچاتا ہے کما قال تعالی لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ پھر انسان کو تنبیہ کی اوس کے ضعف اصل پر اور ارشاد کیا طرف اقرار معاد کے کیونکہ جسکو بدارت پر قدرت ہے وہ اعادہ پر بھی بطریق اولے قادر ہے کما قال تعالی وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ منی آدمی مین سے کود کر نکلتی ہے سیطرح عورت سے پھر دونون منی ملکر بحکم خدا بچہ پیدا ہوتا ہے ابن عباس نے کہا مرد کی منی پشت سے نکلتی ہے عورت کی منی زرد اور پتلی ہوتی ہے بچہ پیدا نہین ہوتا مگر انہین دونون سے یہی قول سعید بن جبیر و عکرمہ و قتادہ و سدی وغیرہم کا ہے ابن عباس نے اپنا ہاتھ سینہ پر رکھکر کہا کہ ترائب یہ ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ تریبۃ زن موضع قلادہ ہے عکرمہ و ابن جبیر یہی اسی کے قائل ہین مراد ما بین پستان ہین قتادی نے کہا ترائب ما بین ہر دو دوش کو کہتے ہین سینہ تک دوسرا لفظ یہ ہے کہ اسفل ترائی کو بولتے ہین قتادی نے کہا فوق پستان کو ابن جبیر نے کہا ترائب چار اضلاع ہین جانب اسفل سے ضحاک نے کہا ترائب ما بین پستان و سر دو پائی و سر دو چشم ہے معمر نے کہا ما بین صلب و ترائب سے مراد عصارۂ قلب ہے وہین سے بچہ کا مون ہوتا ہے قتادہ نے کہا ما بین صلب و نحر سے رجوع سے مراد یا تو یہ ہے کہ جو پانی کود کر نکلتا ہے اللہ اوسکو پھیر اوسکی جگہہ مین پھیر دے یہ قول ہے مجاہد و عکرمہ وغیرہما کا یا یہ کہ آخرت مین پھیر اوسکا اعادہ فرمائے کیونکہ جسکو بدارت پر قدرت ہے اوسکو اعادہ پر بھی قدرت ہے اللہ نے اس دلیل کو قرآن پاک مین کئی جگہہ ذکر کیا ہے ضحاک اسی قول کے قائل ہین ابن جریر نے بھی اسیکو اختیار کیا ہے و لہذا فرمایا ہے کہ جس دن استحان راز دل

کا ہوگا اوسدن اوسکو نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ مددگار یعنے سر علانیہ اور یکنون مشہور ہوجائیگا کوئی شے مخفی و پوشیدہ نہ رہیگی بلکہ دلون کے راز کھل پڑینگے ابن عمر نے رفعاً کہا ہے کہ اللہ تعالی واسطے ہر غادر کے ایک نشان نزدیک اوسکی مقعد کے بلند کریگا کہینگے کہ یہ غدر ہے فلان بن فلان کا یعنے عہد شکنی اوسکی رواہ الشیخان اب انسان کو نہ اپنی ذات سے کچھ طاقت ہوگی اور نہ خارج مین کوئی اوسکا ناصر ہوگا جو کہ اوسکو اللہ کے عذاب سے چھڑا سکے کسکا مقدور ہے جو یہ کام کرسکے فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے کتاب عزیز مین جابجا ذکر آسمان و سورج و چاند و تارون کا کیا ہے اسلیے کہ اُنکے حالات افلاک و سیر و مطالع و مغارب مین عجیب عجیب ہین طارق سے مراد ستارہ روشن ہے جسطرح کہ خود قرآن نے اوسکی صراحت فرمائی ہے فراء و زجاج و مبرد نے کہا ہے جو رات کو نکلی اور رات کو پاس سے آئی وہ طارق ہے بعض نے کہا یہ ایک نجم معین ہے زحل یا ثریا یا وہ جس سے شیاطین کو مارتے ہین یا عنبر نجم صحاح مین کہا ہے طارق صبح کا ستارہ ہے مجاہد نے کہا ثاقب یعنی متوہج ہے بعض نے کہا یعنی مرتفع عالی ہے سفیان نے کہا قرآن مین جہان کہین ما أدراک آیا ہے اوسکی خبر حضرت کردی ہے اور جس جگہہ ما یدریک فرمایا ہے اوسکی خبر نہین دی کسینے کہا یہ تارۂ آسمان ہفتم پر ہے جسکو زحل کہتے ہین وہان اوسکی سوا اور کوئی تارہ نہین ہے جب تارہ آسمان پر اپنی اپنی جگہہ پہنچتے ہین تب یہی اوتر کراون کے ساتھہ ہوجاتا ہے پھر اپنی جگہہ پر آسمان ہفتم مین چلا جاتا ہے اسلیے اوسکو طارق کہتے ہین کہ نازل و صاعد ہوتا ہے اللہ نے فقط والنجم الثاقب نہین کہا حالانکہ یہ مختصر تھا بلکہ عدول کیا تاکہ شان طارق کو مفخم کرے پہلے طارق کی قسم کھائی جس مین غیر بھی شریک ہے پھر اوسکی تفسیر ساتھہ نجم کے فرمائی تاکہ جو ابہام استفہام سے حاصل ہوا تھا وہ دور ہوجائے مراد حافظ سے ملائکہ حفظہ ہین جو عمل و قول و فعل کا حفظ کرتی ہین اور کسب خیر و شر کو لکھتے رہتے ہین یا مراد خود حق تعالے ہے یا عقل ہے جو طرف مصالح کے راہنما ہوتی ہے اور مفاسد سے روکتی ہے لیکن اول اولی ہے بدلیل وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ وقولہ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً وقولہ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ اگرچہ حقیقت مین حافظ اللہ ہی ہے کما فی قولہ تعالی وَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وقولہ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا یا اسلیے کہ ممکنات جسطرح کہ اپنے وجود مین محتاج ایک واجب الذات کی ہین اسیطرح اپنے بقا مین اوسکی حاجت رکھتے ہین ملائکہ کا

کا حفظ اوسی کے حفظ سے ہے کیونکہ اوسکے حکم سے وہ نگہبانی کرتے ہین اب انسان اپنے مبدء خلق مین ذرا فکر کرے اور اللہ کی قدرت دیکھے کہ اوسکو کیا بے حقیقت چیز سے اوسنے بنایا ہے ایک نطفہ قذرہ قلیلہ حقیرہ سے کیا اب وہ پہر اوسکا اعادہ نہین کرسکتا ہے وفق یعنے ریختن ہے یا یعنے دفع یعنے پیاپے بوندون کا گرنا ایسا ہی جیسے ایک قطرہ دوسرے قطرہ کو دفع کرتا ہوا بعطینے اسکی طرف اشارہ کیا ہے مراد اس جگہہ اس اوچھلتے پانی سے منی مرد و عورت ہے کیونکہ بچہ انہین کے امتزاج سے بنتا ہے ابن عادل کہتے ہین بچے کی ہڈی پٹھے آب مرد کے ہوتے ہین اور گوشت وخون آب زن کا سو جسکو اوسکی قدرت ہے وہ اوسپر بھی قادر ہے کہ انسان کو بعد موت کے پہر اوٹھا کھڑا کرے یہی قول ہے ایک جماعت مفسرین کا مجاہد نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ چاہے تو منی کو پہر اصلیل مین پہیر دی عکرمہ وضحاک نے کہا صلب مین واپس کرے مقاتل نے کہا یعنے اگر مین چاہون تو بڑہاپے سے طرف جوانی کے اور جوانی سے طرف بچپن کے اور بچپن سے طرف نطفہ کے پہیر دون ابن زید نے کہا یعنے اللہ قادر ہے اس بات پر کہ نطفہ کو روک رکھے نکلنے نہ دے اول اظہر ہے اور اسی کو ابن جریر و ثعلبی و قرطبی نے اختیار کیا ہے ابن عباس نے کہا وہ چاہے تو پیر کو جوان اور جوان کو شیخ کردے مراد جانچنے سے بھیدون کے یہ ہے کہ جو عقاید و نیات وغیرہا دلون مین مستور ہین وہ اوسدن منکشف ہوجائین گے کسی کے لیے زین ہون گے اور کسیکے لیے شین ہونگے مراد اس سے عرض اعمال و نشر صحف ہے اوسدن تمیز حسن کا قبیح سے غرض کسین کی سیہ رو ہوجائیگا۔

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ باکہ تاختہ عشق در شب دیجور

عکرمہ نے کہا ان لوگ کے لیے وہان نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی نصرت سفیان نے کہا قوت سے مراد عشیرہ ہے اور ناصر سے مراد حلیف لیکن اولی یہ ہے کہ نہ خود کچھ طاقت رکھینگے کہ عذاب سے بچین اور نہ کوئی اور مدد گار ہوگا جو کہ اون کو عقاب سے بچاوے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ قسم ہے آسمان جگہ پانیوالے کی اور زمین درار کھانی والی کی یعنے ہر مین سے کھیتی درخت بہوٹ نکلتے ہین یہ بات دو ٹوک ہے اور نہین یہ بات ہنسی کی البتہ وہ لگے ہین ایک دلکو کرنے اور مین لگا ہون ایکیا و کرنے سو ڈہیل دے منکرون کو ڈہیل دیکا تو مخاطب دن ف ابن عباس نے کہا مراد رجع سے باران ہر بادل جس مین پانی ہوتا ہے یعنے آسمان بار بار مینہ برساتا ہے قتادہ نے کہا بندون کا

ع ۱

رزق ہر سال بہر کرآتا ہے اگر یہ نہو تو وہ ہلاک ہوجائین اور اونکے مویشی مرجائین ابن زید نے کہا مراد بہرنا ہے تارون اور سورج اور چاند کا کہ وہ چکر مار اکرتے ہین یہان سے وہان تک مراد صدع سے پھٹنا ہے زمین کا روئیدگی سے یہی قول ہے ابن عباس و سعید بن جبیر و عکرمہ و ابو مالک و ضحاک و حسن و قتادہ و سدی و غیرہم کا قول فصل سے مراد قول حق ہے ابن عباس و قتادہ اسی کے قائل ہین کسی نے کہا کہ حکم عدل ہے مراد ہزل سے خلاف جد ہے یعنے یہ بات کچہ بے تحقیق نہین ہے بلکہ حق و ثابت ہے پھر خبر دی کہ کفار اس حق کی تکذیب کرتے ہین اور راہ خدا سے لوگون کو روکتے باز رکہتے ہین طرف خلاف قرآن کے اپنے مکر سے بلاتے ہین سو تو ای رسول اُنکو مہلت دے جلدی نکر ذرا سی ڈہیل دیکر دیکہ کہ کیسا عذاب و نکال اون پر آتا ہے اور یہ کس عقوبت و ہلاک مین گرفتار ہوتے ہین کما قال تعالے ثُمَّ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ فتح البیان مین کہا ہے مراد رجع سے یہ ہے کہ آسمان جس جگہ سے حرکت کرتا ہے پھر اوسی جگہ چکر مار کر آجاتا ہے بعض نے کہا مراد رجع سے ملائکہ ہین کہ اعمال عباد لیکر آتے جاتے ہین اور بعض نے کہا مراد رجع سے نفع ہے رہی زمین سو اوس مین سے گہاس پہوس پھل میوہ درخت نہر چشمہ و نحو ہا نکلتا ہے صدع یعنے شق ہو یا مراد صدع سے رستے ہین جو پانی بہنے سے نمودار ہوتے ہین یا اموات مراد ہین کہ زمین پھٹکر نکل پڑینگے یا مراد خبگل ہین فخر الدین رازی کہتے ہین اسد تعالی نے جس طرح کیفیت خلقت حیوان کو دلیل معرفت مبدء و معاد پر ٹہیرایا ہے اسیطرح کیفیت خلقت نبات کو دلیل معرفت مذکور قرار دیا ہے آسمان مانند باپ کے صاحب رجع ہے زمین مانند ماں کے صاحب صدع ہے یہ دونون امر منجملہ انعم عظام الٰہی کے ہین کیونکہ نعمتین دنیا کی موقوف ہین اوس چیز پر جو آسمان سے مکرر سہ کرر اترتی ہے اور زمین سے بارہا اوگے پھر فرمایا کہ یہ قرآن ایک قول فاصل ہے درمیان حق و باطل کے ہر ایک کا حال الگ الگ بتاتا ہے اسی لیے اوسکو فرقان بہی کہتے ہین حکم قطعی جازم کا نام فیصلہ ہوتا ہے یعنے یہ کلام پاک قاطع شر و نزاع ہے کہ لعب و لہو نہین ہے بلکہ صدق و رین مہیب اور قلوب مین معظم ہے قاری و سامع اوسکا بلند درجہ ہوجاتا ہے ہزل و تفکہ و مزاح سے دور رہتا ہے ابن عباس نے کہا مراد ہزل سے باطل ہے یہ لوگ ابطال مین اوس چیز کی جو حضرت لائے ہین مکر و فریب کرتے ہین یہ ذکر اوسوقت کا ہے کہ جب وہ دار الندوہ مین جمع ہوکر مشورہ کیا کرتے تہے یا مراد کید سے القار شبہات ہی کقولہم اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وقولہم مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وقولہم

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا سو ہم بھی اون سے وہی اونکے چال چلتے ہین اور اس طرح استدراج کرتے ہین کہ اُنکو معلوم بھی نہین ہوتا یعنے خبر اون کے کیدکی اونکو دین گے بعض نے کہا مراد اس خبر سے وہ قتل وکید ہے جو دن بدر کو واقع ہوئی تھی یا اللہ کا کید یہ ہے کہ اوس نے اپنے پیغمبر کی مدد کی اور ان کا درجہ بڑہایا سو تو بھی انکو مہلت دے اور اللہ سے جلد ہلاک ہونا اون کا مت مانگ اور اُنپر بد دعا مکر کیونکہ ہم بھی تو جلدی نہین کرتے ہین تو اُنکو کچہ مدت قلیل چہوڑدی پہر اللہ نے اُنکو پکڑلیا اور آیت سیف سے اس اِمہال کو منسوخ فرماکر حکم قتال کا دیا

سورۂ اعلیٰ

اسکو سورہ مسبح بھی کہتے ہین یہ ۱۹ آیت ہی قول جمہور مین مکی ہے ضحاک نے کہا مدنی ہے ابن عباس نے کہا مکی ہین اوتری ہے یہی قول عائشہ و ابن الزبیر کا بھی ہے براء بن عازب کہتے ہین سب سے پہلے اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ہمپر مصعب بن عمیر و ابن ام مکتوم آئے وہ ہمکو قرآن پڑہاتے تہے پہر عمار و بلال و سعد آئے پہر عمر بن خطاب بیس شخص لیکر آئے پہر حضرت آئی ہمنے نہین دیکہا کہ اہل مدینہ کسی شی سے اتنا خوش ہوئے ہون جتنا کہ تشریف آوری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شادمان ہوئے یہانتک کہ لڑکے بچے بھی کہتے تہے هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَ سو وہ نہ آئے یہانتک کہ ہمنے سبح اسم ربک الاعلی اور ایک اور سورت مثل اسکے پڑہ لیے تہے رواہ البخاری وغیرہ علی مرتضے نے کہا ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اس سورت کو دوست رکہتے تہے اخرجہ احمد و البزار ابن مردویہ نے کہا یعنے بسبب اسکے کہ یہ سورت مشتمل ہے علوم و خیرات حسان پر حدیث نعمان بن بشیر مین آیا ہے کہ حضرت عیدین و جمعہ مین یہ سورت اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے اور اگر عیدون جمعہ کے پڑہتے تب بہی انہین دونون کو پڑہتے اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّاَهْلُ السُّنَنِ جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ حضرت ظہر مین سبح اسم پڑہتے اخرجہ مسلم وغیرہ ابی بن کعب کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کرتے ساتہہ اسکے اور قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد کی اَخْرَجَهٗ اَهْلُ السُّنَنِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ ہر ایک رکعت وتر مین ہر ایک سورت پڑہتے مین کہتا ہون کہ اس وتر مین تشہد اوسط نہ ہوتا تہا عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ پہلے رکعت مین سبح دوسری رکعت مین کافرون تیسری رکعت مین قل ہو اللہ مع معوذتین رَوَاهُ اَهْلُ السُّنَنِ وَ

وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْ اَخْرَجَ
الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ
وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَ
يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ پاکی

بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر ہے جس نے بنایا پھر ٹھیک کیا اور جس نے ٹھیرایا پھر راہ دی یعنے اول تقدیر لکھی پھر اوسی کے موافق دنیا مین لایا اور جس نے نکالا چارا پھر کر ڈالا اوسکو کوڑا کالاہم پڑہاوینگے تجھکو پھر تو نہ بھولیگا یعنے تو زبان ہی نہ ہلنے لگ مگر جو چاہے اللہ وہ جانتا ہے پکارا اور جو چھپا یعنے جو نسخ کیا چاہے اسی صورت سے کہ بھلادے اور سہج سہج ہم پہونچاوینگے ہم تجھکو آسانی تک یعنے وحی یاد رکھنا آسان ہوجائیگا سو تو سمجھا اگر کام کرے سمجھا نا سمجھا جاویگا جسکو ڈر ہوگا اور سمرک رہیگا اوس سے بڑا بد بخت وہ جو پیٹھے گا بڑی آگ مین پھر نہ مریگا اوس مین اور نہ جیے گا **ف** عقبہ بن عامر کہتے ہین جب یہ آیت اوتری فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ حضرت نے ہمسے کہا تم اوسکو اپنے رکوع مین رکھو جب یہ آیت آئی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى فرمایا تم اسکو اپنے سجود مین رکھو رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت جب پہلی آیت کو پڑہتے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہتے رواہ احمد و ھٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَهُوَ مَوْقُوْفًا سدی نے کہا علی نے اوسکو پڑہکر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہا ابن جریر نے کہا ابن عباس نے بہی اسیطرح کیا تہا اور جب آخر سورہ قیامت پر آئی اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى تو کہتے سُبْحَانَكَ وَبَلٰى اللہ نے خلق کو بنایا ہر مخلوق کو احسن ہیئات مین برابر کیا انسان کو راہ بد بختی و نیک بختی کی دکہائی جو پاپون کو رستہ چراگاہ کا بتایا یہ آیت ویسی ہی جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا تہا رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے کہ اللہ نے مقادیر خلق کا پہلے پیدا کرنے آسمانون اور زمین سے پچاس ہزار برس اندازہ کیا ہے اسکا عرش پانی پر تہا رواہ مسلم مرعی سے مراد جمیع اقسام نباتات و زروع ہین انکو پیدا کرکے پہر کوڑا متغیر صورت کر ڈالا یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و قتادہ و ابن زید کا ابن جریر کہتے ہین بعضر اہل علم عارف کلام عرب نے کہا ہے کہ یہو خر

سلسلہ اسناد حدیث مذکور ۱۲ منہ

حدیث مذکور ۱۲ منہ

حدیث مذکور ۱۲ منہ

معنے مین مقدم ہے یعنی بیل چارپی کو سبز رائل سیاہی پیدا کیا پھر اوسکو کوڑا کرکٹ ڈالا پھر کہا کہ یہ اگرچہ محتمل ہے
لکن کچھ ٹھیک بات نہین ہے اسلیے کہ برخلاف اقوال اہل تاویل یعنے تفسیر ہے پھر اللہ نے حضرت سے یہ وعدہ
کیا کہ ہم تم کو ایسا پڑہائین گے جو فراموش نہ ہوگا مگر جسکا بھلا دینا ہم چاہین تم اوسکو البتہ بھول جاؤ گے ابن جریر
نے اسی کو اختیار کیا ہے قتادہ نے کہا حضرت کسی شے کو نہ بھولتے مگر جو اللہ چاہتا بعض نے کہا مراد عدم فراموشی
سے نسخ ہے کہ اوسکے بھولنے مین کچھ الزام نہین پھر فرمایا کہ بندون کی کھلی چھپی بات سب ہم کو معلوم ہے ہم
تجھ پر اقوال و افعال خیر کو آسان کر دینگے اور ایک سہل سیدھی آسان راہ نکالدینگے جس مین کچھ کجی و تنگی
و نارستی نہ ہوگی تو سمجھا جہان سمجھانا نفع دے اور اس جگہ سے نشر علم کا ادب معلوم ہوا کہ علم کو نزدیک غیر اہل
کے نہ رکھے علی مرتضے نے کہا ہے مَا اَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْلُهُمْ اِلَّا كَانَ فِتْنَةً
لِبَعْضِهِمْ یعنے جب تو کسی قوم سے ایسی بات کہیگا جو انکی سمجھ سے باہر ہی تو ضرور بعض اون کے فتنہ مین
پڑینگے اور کہا ہے حَدِّثِ النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ یعنے تو لوگون سے
ایسی بات کر جو وہ پہچانتے ہین کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ و رسول کو جھٹلایا جاے پھر فرمایا جسکو اللہ کا ڈر
ہے اور جانتا ہے کہ مجھے اللہ سے ملنا ہے وہ اس قرآن کریم سے متعظ ہوگا اور جسکو بڑی آگ مین جانا ہے وہ اس
فہمایش فہمیدہ سے بچیگا ہے حالانکہ آگ مین جاکر اوسکی یہ گت ہوگی کہ نہ مریگا نہ جیسے گا اگر مرجاتا تو راحت پاتا
اگر جیتا ہے تو بر حال مین ہی اس جیسے سے مرنا ہی اچھا تھا یہ حیات اوسپر بسبب عذاب الیم و انواع نکال کے
وبال ہوگئی ہے حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے دوزخ والے جو اہل نار ہین وہ نہ زندون مین ہونگے اور نہ مردون
مین اور وہ لوگ جنکے ساتھ اللہ تعالی ارادہ رحمت کا کریگا اونکو آگ مین مار کر کہیگا شفعا و انپر داخل ہونگے
ایک آدمی ایک جماعت کو لیگا وہ نہر حیات مین یا حیوان مین یا نہر جنت مین یا ایسے اوگین گے جیسے
دانہ رہگذر سیل مین اوگتا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ پھر حضرت نے فرمایا کیا تمنے درخت کو نہین دیکھا کہ سبز ہوتا ہے
پھر زرد پھر ہرا ہوجاتا ہے بعض نے کہا گویا حضرت جنگل مین رہے ہونگے دوسرا لفظ ابوسعید کا ہے کہ اہل نار نہ
مرینگے نہ جیینگے لکن کچھ لوگون کو کہ بسبب اپنے گناہون کے آگ لگیگی یا یون فرمایا کہ بسبب اونکی خطاؤن
کے آگ پہونچیگی اور انکو مردہ کردیگی جب وہ کوئلہ ہوجاوینگے تب اذن شفاعت کا ہوگا انکو جماعت جماعت
کرکے لاوینگے اور جنت کی نہرون پر بکھیر دینگے اور یہ بات کہی جاویگی کہ اے اہل جنت انپر پانی بہاؤ وہ دم
کیطرح اوگینگے جو رہگذر سیلاب مین ہوتا ہی ایکنے نے اوسدم کہا کہ گویا حضرت بادیہ مین تھے رواہ احمد و مسلم شلا

تیسرا لفظ اون کا یہ ہے کہ دوزخ والے وہ ہین جن کا نکالنا اللہ نہین چاہتا وہ آگ مین نہ مرینگے نہ جینگے اور جنکا نکالنا اللہ کو منظور ہے اُنکو مردہ کردیگا یہانتک کہ وہ کوئلہ ہوجائین گے پھر جنت کے جھنڈ باہر نکلینگے اور انہار جنت پر ڈالدیے جائینگے اون پر پانی جنت کی نہرون کا چھڑکا جائیگا وہ اسطرح اوگین گے جیسے دانہ راہ مین سیل کے اوگتا ہے رواہ احمد اللہ نے حال اہل نار خبر دی ہے کہ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قال تعالی لا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا اس باب مین اور بہت سی آیتین آئی ہین ف فتح البیان مین کہا ہے پاکی بول اپنے رب کی ہر اوس چیز سے جو لائق اوسکے ہیں سبح ذات وصفات و اسماء و افعال و احکام مین سدی نے کہا بڑائی کرو اوسکی ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا یعنے سُبحان ربی الاعلی کہو اور جو صفت ملحدین نے بیان کی ہے اوس سے اللہ کی تنزیہ کرو علی مرتضے نے ایک دن نماز مین سبح اسم ربک الاعلی پڑہکر سبحان ربی الاعلی کہا کسینے کہا تم قرآن مین زیادہ کرتے ہو کہا نہین ہمکو جس بات کا حکم ہے وہ ہمنے کیا اسی طرح ابو موسی اشعری نے جمعہ مین یہ سورت پڑہی اور کہا سُبحان ربی الاعلی ابن عمر سے بھی اسیطرح مروی ہوا ابی بن کعب کی قرارت بھی اسیطور پر تھی عمر رضی اللہ عنہ جب اس آیت کو پڑہتے سبحان ربی الاعلے کہتے ابن الزبیر بھی یہی کرتے یعنے اندر نماز کے زجاج نے کہا آدمی کے خلق کو برابر کیا یعنے سیدہا قد خوبصورت بنایا یا احیاد بنا کر افہام عطا کیے یا وسطی تکلیف و قیام باد ارعبادات کی طیار کیا یا باپ کی پشت مین طیار کیا اور مان کے حرم مین برابر بنایا یا ہر شے کی خلقت ملہم غیر متفاوت احکام و التیاق کے ساتھہ رکھی یہ دلیل ہے اسپر کہ صدور اس خلق کا عالم حکیم قادر علیم سے ہوا ہے یا منفعت و مصلحت کو اوس مین کہا ہے یا ہر جاندار کے لیے ہاتھہ پاؤن آنکھین بنائین کہ ہر انداز مقرر کرکے ہدایت کی مفسر یہ کہا ہے دو اب مین نر و مادہ پیدا کیے نر کو طریقہ مادہ کے پاس آنیکا بتایا مجاہد نے کہا انسان کو رستہ خیر و شر و سعادت و شقاوت کا بتایا دوسرا قول یہ ہے کہ سعادت و شقاوت کو مقدر کیا رشد و ضلالت کی راہ دکھائی جو پانین کو سمجھ چراگاہ کی دی یا ارزاق و اقوات کو مقدر کیا معایش کا رستہ سُجھایا عطا نے کہا ہر دابہ کو مصلحت اسکی بتائی یا اشیا مین منافع پیدا کیے اور انسان کو طریقہ اونکے استخراج کا سکھایا سُدی نے کہا مدت جنین کی رحم مین نو ماہ یا کم یا زیادہ رکھی پھر رحم سے نکلنے کی راہ بتائی مقاتل نے کہا اس آیت کی تفسیر مین بہت سے اقوال ہین اولے عدم یقین ہے کہ فرادا یا افرادا لکن جبکہ کوئی دلیل دلالت کرے اور جب دلیل نہیں ہے تو جسپر یہ دونو فعل صادر

آئین بدلا یا شمولا اوسی پر حمل کرنا چاہیے طلب ہے کہ اللہ نے اجناس و انواع و صفات و افعال و اقوال و احوال اشیا کو مقدر کیا پھر ہر ایک کو طرف اوس چیز کے جو اوس سے صادر ہوتی ہے اور اسکو زیبا ہے اور اوسکے لیے سہل و آسان ہے راہ بتائی اور الہام کیا پھر بعد ذکر انسان کے اوس چیز کو ذکر فرمایا جو مختص ہے انسان کے یعنے مرعی مراد اس سے چارہ ہے حیوانات کا جیسے کاہ سبز پھر اوس چارہ کو بعد ہے ہونیکے خشک کر ڈالا مثل کوڑے گھورے کے ہو گیا جیسے جھاگ ندی نالہ دریا کا جو ساگ و گھاس سو کہکر کچرا ہو جاتا ہے اوسکو غثا کہتے ہین احوی کے معنے ہین کالا کیونکہ گھاس سو کہکر سیاہ پڑ جاتی ہے کسی نے کہا سبزہ مائل بسیاہی ہے ابن زید نے کہا یہ ایک مثل ہے جو اللہ نے واسطے ذہاب دنیا کے بعد اوسکے تازگی کے کفار کے لیے بیان کی ہے پھر حضرت نے کہا کہ ہم وحی کو تمہین پڑہاوینگے تم اوسکو نہ بھولوگے یہ وعدہ ہے واسطے حفظ کرا دینے قرآن کے اور بیان ہے ایک ہدایت خاصہ کا بعد بیان ہدایت عامہ کے مجاہد و کلبی نے کہا جبرئیل علیہ السلام جب وحی لاتے تو وہ ہنوز آخر آیت تک نہ پہونچتے تھے کہ حضرت اول آیت کو پڑہنے لگتے اس ڈر سے کہ کہین بھول نہ جائین جب یہ آیت اوتری تو پھر بعد اوسکے کبھی نہین بھولے ابن عباس نے کہا حضرت قرآن کا استذکار کرتے ڈر سے نسیان کے اللہ نے کہا ہم تمکو قابو کرینگے اور یہ آیت اتری اسیطرح سعد بن ابی وقاص نے کہا ہے یہ آیت دلیل ہے معجزہ پر دو طرح سے ایک یہ کہ حضرت امی تھے اُنکا اس کتاب مطول کا یاد کر لینا بغیر دراست و تکرار کے ایک امر خارق عادت تھا تو یہ معجزہ ٹھیرا دوسری یہ سورت سب سے پہلے مکہ مین اوتری تھی اس مین خبر دی ہے ایک امر عجیب مخالف عادت کے جو زمان آئندہ مین پیش آنے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا تو یہ معجزہ ٹھیرا پھر استثنا کیا کہ جس چیز کا بھلا دینا اللہ چاہیگا اوسکو تم بھول جاؤگے ابن عباس نے کہا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاَنْسٰى فَاَنْسٰىكَ مگر فراء نے کہا کہ اللہ نے نہیں چاہا کہ حضرت کچھ بھول جائین یہ استثنا ویسا ہی ہے جیسے اس آیت مین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ یا مراد یہ ہے کہ نسیان کلی نہ ہوگا بلکہ اگر بھول جاؤگے تو پھر یاد آجائیگا یا مراد نسخ ہے کہ جس چیز کی تلاوت یا حکم منسوخ ہوگا اوسکو فراموش کروگے اللہ ہر ظاہر و باطن و اسرار و اعلان کو جانتا ہے ظاہر اسکا عموم ہے یسری سے مراد عمل جنت ہے یا توفیق طریقہ الیسر و اسہل یا شریعت حنیفیہ سمحہ سہلہ بیضا جسکی رات مثل دن کے ہے یا حفظ وحی اولی یہ ہے کہ آیت کو عموم پر حمل کرین مراد وہ طریقہ ہے جو دین و دنیا مین ہر امر کے اندر سہل ہو اسلیے نُيَسِّرُكَ کہا نہ نُيَسِّرُ لَكَ تاکہ یہ فائدہ

نکلے کہ ہم تم کو اس کام کی توفیق دینگے ابن عباس نے کہا یہی خیر ہے ابن مسعود نے کہا حبت ہو تم اے پیغمبر کو وعظ کرو وحی پہونچاؤ راہ خیر پر لگاؤ دین کا رستہ سجھاؤ حسن نے کہا یہ تذکرہ ہے واسطے مومنین کے اور حجت ہے کافر پر واحدی نے کہا خواہ یہ وعظ نفع کرے یا نکرے اسلیے کہ حضرت مبعوث ہوئے ہیں واسطے تبلیغ انذار اور انذار کے اوپر وعظ و تذکیر کرنا ہر حال میں واجب ہے خواہ فائدہ بخش ہو یا نہ ہو بعض نے کہا یہ مخصوص ہے ساتھ ایک قوم کے جو جس سے یہ اللہ کا ڈر ہے وہ اس وعظ سے نصیحت پذیر ہوگا اور جسکو آتش بزرگ میں جانا ہے وہ اس نصیحت سے بھاگیگا حسن نے کہا مراد نار جہنم ہے کیونکہ دنیا کی آگ صغری ہے اور وہ کبری یعنی وہ آگ ہے جو طبقہ اسفل جہنم میں ہوگی اوس میں نہ موت آئیگی کہ عذاب سے چھین ملے نہ ایسی حیات ہوگی جس سے کچھ نفع حاصل ہو حرف ثم واسطے تراخی کے ہے مراتب شدت میں اسلیے کہ تردد درمیان موت و حیات کے نری آگ میں جانے سے زیادہ تر فظیع ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ ع ۱۹

بیشک بھلا ہوا اوسکا جو ستورا اور بڑہا نام اپنے رب کا پھر نماز کی کوئی نہیں تم آگے رکھتے ہو دنیا کا جینا اور پچھلا گھر بہتر ہے اور رہنے والا یہ کچھ لکھا ہے پہلے ورقوں میں ورق ابراہیم کے اور موسی کے **ف** ابن کثیر کہتے ہیں مراد تزکے سے طہارت نفس ہے اخلاق رذیلہ سے اور اتباع وحی اور مراد نماز سے ادا کرنا اوسکا اوقات معینہ میں ہے واسطے جستجوئی رضوان الٰہی کے اور بجالانا اللہ کے حکم کا اور استمثال کرنا شرع خدا کا حدیث جابر بن عبد اللہ میں تفسیر اس آیت کی رفعًا یوں آئی ہے یعنے جس نے گواہی دی اس بات کی کہ لا الٰہ الا اللہ اور انداد کو ترک کر دیا اور گواہی دی اس بات کی کہ میں رسول ہوں اللہ کا پھر نماز پنجگانہ پڑہی اور انکی محافظت رکھی اور اہتمام کیا رواہ البزار ابن عباس کا بھی یہی قول ہے کہ مراد اس سے نماز پنجگانہ ہے اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے ابو العالیہ نے کہا مراد تزکی سے صدقہ فطر ہے پھر کہا کہ اہل مدینہ اس سے بہتر کسی صدقہ کو اور پانی پلانے سے افضل نہیں جانتے ہیں عمر بن عبد العزیز لوگوں کو حکم اخراج صدقہ فطر کا کرتے اور یہی آیت پڑہتے ابو الاحوص نے کہا ہم میں جب کسی کے پاس کوئی سائل آتا اور وہ ارادہ نماز پڑہنے کا کرتا ہو تو پہلے زکوۃ دی پھر نماز کو کھڑا ہوا اسلیے کہ اللہ نے فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى قتادہ نے کہا مال کی زکوۃ دی خالق کو راضی کرے پھر اللہ نے فرمایا کہ تم دنیا کو امر آخرت پر مقدم و مختار کرتے ہو اور یہی ہیں

اپنا نفع وصلاح ومعاش سمجھتے ہو حالانکہ آخرت یعنی ثواب اللہ کا دار آخرت مین بہتر و پایندہ تر ہے اس دار فانی دنی سے کیونکہ آخرت شریف و باقی ہے پھر عقلمند آدمی کیونکر فانی کو باقی پر اختیار کریگا اور جو عنقریب زوال پذیر ہے اوسکے اہتمام مین لگیگا اور دار بقا و خلد کا اہتمام چھوڑ دیگا حدیث عائشہ مین فرمایا ہے دنیا گہر ہے اوسکا جسکے لیے گہر نہین ہے اور مال ہے اوسکا جسکے لیے مال نہین ہے اس گہر کے لیے وہی جمع کرتا ہے جسکو عقل نہین ہے رواہ احمد ابن جریر نے کہا ہے کہ ابن مسعود نے اس آیت کو پڑھکر کہا ہم نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ہے لوگ جب رہے کہا ہمنے اسلیے اسکو اختیار کیا کہ اوسکی زینت وزن وطعام وشراب کو دیکھا ہے اور آخرت ہمکو مستور ہے اسلیے ہمنے اس عاجل کو آجل پر اختیار کیا ابن کثیر کہتے ہین یہ کہنا اوسکا بطور تواضع وضم نفس تھا یا اخبار تھا جنس سے من حیث ہو حدیث ابو موسیٰ اشعری مین فرمایا ہے جسنے دوست کہا اپنی دنیا کو اوسنے نقصان پہونچایا اپنے آخرت کو اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو اوسنے نقصان پہونچایا اپنی دنیا کو سو اختیار کرو تم باقی کو فانی پر تفسیر احمد ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت اتری اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولٰى الخ تو حضرت نے فرمایا كَانَ كُلُّ هٰذَا وَكَانَ فِي صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى رواہ البزار دوسرا لفظ ان کا یہ ہے کہ جب سبح اسم ربک الاعلیٰ اوتری فرمایا كُلُّهَا فِي صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى اور جب آیت اوتری وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفّٰى تو فرمایا وَفّٰى أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى یعنے یہ آیت مثل اس قول کے ہے سورہ نجم أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسٰى وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفّٰى أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرٰى ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفٰى وَأَنَّ إِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى تا آخر آیات رواہ النسائی یہی قول عکرمہ کا بھی ہے ابو العالیہ نے کہا یعنے قصہ اس سورت کا اگلے صحیفون مین ہے ابن جریر کا مختار یہ ہے کہ ان ہذا اشارہ ہے طرف قد افلح من تزکی کی الخ پھر کہا یہ مضمون اس کلام کا صحف ابراہیم وموسیٰ مین ہے ابن کثیر نے کہا یہ بات جسکو ابن جریر نے اختیار کیا حسن قوی ہے قتادہ و ابن زید سے بھی اسیطرح مروی ہے واللہ اعلم ف فتح البیان مین کہا ہے مراد تزکے سے تطہر ہے شرک سے یعنے نزدے اللہ پر ایمان لایا شرائع حقہ پر عمل کیا عطا و ربیع نے کہا مراد وہ شخص ہے جسکا عمل زاکی نامی ہو قتادہ نے کہا مراد تزکے سے عمل صالح ہے ابو العالیہ نے کہا صدقہ فطر ہے بعض نے کہا مراد زکوۃ جملہ اموال کی ہے کسی نے کہا مراد زکوۃ اعمال ہے نہ زکوۃ اموال کیونکہ اگر مال مین زکی کہتے ہین نہ تزکی عوف نے کہا حضرت حکم

زکوۃ فطر کا پہلے نماز عید سے فرماتے اور یہ آیت پڑھتے رواہ البزار وغیرہ لکن یہ سورت مکہ مین اوتری ہے وہان زکوۃ فطر ونماز عید نہ تھی مراد ذکر اسم رب سے تکبیر افتتاح ہے یعنے اللہ اکبر کہنا یا طریق مصلے مین ذکر اسم رب کا ہم نے فرمایا کہ تم یہ کام نہین کرتے ہو بلکہ لذات فانیہ عاجلہ دنیا کو دار آخرت آجلہ باقیہ پر اختیار کرتے ہو مراد آیت سے کفار ہین کہ اختیار کرنا محبت دنیا کا اور راضی ہونا ساتھ اوسکے اور مطمئن ہونا اوسپر اور اعراض کرنا آخرت سے بالکلیہ اونہین کا شیوہ ہے یا مراد سب لوگ ہین کیونکہ کافر اور کیا مومن اور مراد ایثار سے اہم ہے اسلیے کہ غالب لوگ ایثار ایک جانب دنیا سے جانب آخرت پر خالی نہین ہوتی کچھ نہ کچھ اہتمام تحصیل منافع دنیا کا رکھتے ہین جو اہتمام طاعات سے زیادہ ہوتا ہے حالانکہ دار آخرت یعنے جنت افضل واولیٰ وادوم ہے دنیا سے کیونکہ مشتمل ہے سعادت جسمانیہ وروحانیہ پر اور دنیا اس طرح پر نہین ہے کیونکہ لذات دنیا کے مخلوط بآلام ہین بخلاف آخرت کہ وہان کوئی الم نہ ہوگا دنیا فانی اور آخرت باقی ہے اور باقی فانی سے بہتر ہوتی ہے مالک بن دینار نے کہا ہے اگر دنیا زر خالص ہوتی اور فنا ہوتی اور آخرت ایک ٹھیکرا ہوتی اور باقی رہتی تو واجب تھا کہ اوس خزف باقی کو اس ذہب فانی پر اختیار کیا حالانکہ آخرت ذہب باقی اور دنیا ایک سفال فانی ہے یہ ذکر فلاح زکوۃ کا تا آخر صحف اولی مین ثابت ہے لنسفی نے کہا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ پڑھنا قرآن کا فارسی مین اندر نماز کے جائز ہے اسلیے کہ یہ مضمون ان صحف مین مذکور ہے حالانکہ یہ نظم اوس لغت مین نہ تھی انتہے مین کہتا ہون گو یہ نظم بعینہ اون صحف مین نہ ہو لکن جب قرآن مین بلغت قرآن منقول ہوکر آیا تو اب قرارت اوسکی اسی لغت سے قرآن مین جائز ہے یہ کسی اور زبان مین دوسرے یہ کہ اللہ پاک نے قرآن کا وصف ساتھ عربیت کے کیا ہے تو اس بنا پر بھی یہ استدلال صحیح نہین ٹھہر اخطیب نے کہا اللہ نے یہ ادعا نہین کیا کہ بعینہ یہ الفاظ اون صحف مین تھے بلکہ اس کلام کے معنے تھے معہذا اب یہ استدلال لنفی کا یون بھی بعید عن الصواب ہے کہ غرض تو اس استدلال سے ہے انتصار اپنے امام کے قول کا اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس قول سے رجوع کیا ہے اور یہی نزدیک حنفیہ کے معتمد علیہ ہے اور سیر اونکا فتوی ہے قتادہ نے کہا کتب آلہیہ متابعہ ہین اس بات پر کہ آخرت بہتر وپائندہ تر ہے دنیا سے واللہ اعلم

سورۂ غاشیہ

یہ ۲۶ آیت ہے بلا خلاف مکہ مین اوتری ہے ابن عباس وابن الزبیر اسیکے قائل ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو اور سبح اسم کو عید مین اور جمعہ مین پڑہتے ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر سے پوچہا تہا کہ حضرت جمعہ مین ہمراہ سورہ جمعہ کے کون سی سورت پڑہا کرتے تہے کہا ہل اتاک حدیث الغاشیہ رواہ الثعلبی و مسلم و ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ تعیین سورت کے واسطے نماز معین کے درست ہے + + + + + + +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھل اتٰک حدیث الغاشیۃ ۝ وجوہ یومئذ خاشعۃ ۝ عاملۃ ناصبۃ ۝ تصلٰی نارا حامیۃ ۝ تسقٰی من عین اٰنیۃ ۝ لیس لھم طعام الا من ضریع ۝ لا یسمن ولا یغنی من جوع ۝ کچہ پہنچی تجہکو بات اوس چہپا لینے والی کی کتنے منہ اوسدن ذلیل ہین محنت کرتے تہکتے یعنے کافر جو ریاضت کرتے ہین دنیا مین کچہ قبول نہین ہوتی پہر جہنم کے دہکتی آگ مین جائینگے کہولتے کا کہانا نہیز انکے پاس مگر جہاڑ کانٹے نہ موٹا کرے نہ کام آوے بہوک مین ف ابن عباس نے کہا غاشیہ نام ہے قیامت کے دن کا یہی قول ہے قتادہ و ابن زید کا بہی کیونکہ وہ دن سب کو ڈہانپ لیگا عام ہوگا قتادہ نے کہا منہ اوسدن خاشع ہونگے یعنے ذلیل ابن عباس نے کہا انکو عمل زکا کچہ نفع نہ دیگا وہ عمل کرکے تہکے وہ تو آگ گرم مین جاوینگے عمر بن خطاب کا گذر ایک راہب پر ہوا اوسکو پکارا وہ آیا اوسکی طرف دیکہکر رونے لگے اوس نے کہا اے امیر المومنین کیون روتے ہو کہا مجہکو یہ آیت قرآن کی یاد آئی عاملۃ ناصبۃ تصلٰی نارا حامیۃ مجہکو اس آیت نے رولایا بخاری نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ مراد اس سے نصاری ہین عکرمہ و سدی نے کہا دنیا مین عامل ہین ساتہہ معاصی کے آگ مین ناصب ہونگے ساتہہ عذاب غلال کی ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا مراد آگ ہے دہکتی ہوئی نہایت گرم چشمہ غایت درجہ کا گرم اور کہولتا ہوگا حسن و سدی و مجاہد و ابن عباس اسی کے قائل ہین ضریع ایک درخت ہے آگ مین قال ابن عباس سعید بن جبیر نے کہا ز قوم ہے اور وہ ایک تہور کا ہے ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و ابن الجوزا و قتادہ کہتے ہین شبرق ہے قریش اوسکو موسم ربیع مین شبرق اور موسم صیف مین ضریع کہتے ہین عکرمہ نے کہا ایک جہاڑ ہے خاردار زمین سے لگا ہوا بخاری مین مجاہد سے آیا ہے کہ ضریع ایک وئید گی ہے جسکو شبرق کہتے ہین اور اہل حجاز ضریع وہ سوکہکر سوکہ ہوجاتا ہے شبرق خشک کو ضریع بولتے ہین قتادہ نے کہا مراد اخبث و اشنع و شر طعام ہے اس طعام سے نہ کوئی مقصود حاصل ہوگا نہ کوئی محذور مندفع فتح البیان مین کہا

ہے ایک جماعت مفسرین کا قول یہ ہے کہ حرف ہل اسجگہ بمعنے قد ہے قطرب بھی اسی کے قائل ہیں حدیث غاشیہ سے مراد قیامت ہے کیونکہ اوسکے احوال سب کو ڈھانپ لینگے اکثر مفسرین نے یہی کہا ہے محمد بن کعب و سعید بن جبیر کہتے ہین آگ کافرون کے چہرون کو ڈھانپ لیگی کما فی قولہ تعالی وَتَغْشٰى وُجُوهَهُمُ النَّارُ بعض نے کہا مراد غاشیہ سے اہل نار ہین اسلیے کہ وہ اوس مین گھسینگے لکن اول اولے ہے ابن عباس نے کہا مراد غاشیہ سے ساعت ہے مصباح مین کہا ہے غشاہ بمعنے غطاہ ہی یا مراغشی ہے اغمار ہے باطن دماغ جب بضم بار و غلیظ سی پیدا ہوجاتا ہے تو بیہوشی گہیرلیتی ہے اور غشی سے قوی محرکہ اور آنتین حساسہ بسبب ضعف قلب کے بوجہ شدت وجع یا برد یا جوع مفرط کے بیکار ہوجاتے ہین بعضونے کہا اغمار سہو ہے جو فتور اعضا سے انسان کو لاحق ہوتا ہے بسبب کسی علت کے وجوہ سے مراد اس جگہ اصحاب وجوہ ہین انسان مین اشرف اعضا یہی چہرہ ہوتا ہے اسپر اولاً ذلت ظاہر ہوتی ہے مراد ان سے کفار ہین جو عبادت خدا سے تکبر کرتے تھے قتادہ و ابن زید نے کہا آگ مین خوار ہونگے بعض نے کہا مراد وجوہ یہود و نصاریٰ ہین علی الخصوص لکن اول اولی ہے عاملہ سے مراد عمل شاق ہے عمل اوسکا کھینچنا زنجیرون کا اور طوقون کا اور گھسنا آگ مین اور چڑہنا اور اترنا اوسکے ٹیلون پر ہوگا اس مین سخت تعب اونکو لاحق حال ہوگا یا مراد عمل دنیا ہے کہ دنیا مین کفر و معاصی بجالانے مین بڑی مشقت کرتے تھے اب آخرت مین اوسکو بھگتینگے لکن اول اولے ہے قتادہ نے کہا دنیا مین اللہ کی طاعت سے تکبر کیا تھا اب آگ مین جر سلاسل ثقال و حمل اغلال کرینگے عرصات قیامت مین ننگے پاؤن ننگے بدن اٹھے ہونگے وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا حسن بصری نے کہا دنیا مین اللہ کے لیے کوئی عمل نہین کیا اور نہ محنت اوٹھائی اب اسکے عوض جہنم مین محنت و عمل اٹھائینگے کلبی نے کہا منہ کے بل کھینچکر جہنم مین ڈالے جاوینگے ایک لوہے کا پہاڑ ہوگا اوسپر چڑہنے کا حکم دیا جائیگا سلاسل و اغلال پہنے ہوئے اوسپر بڑی مشقت و محنت سے چڑہنا ہوگا آگ مین اسطرح بہسنا جائینگے جسطرح اونٹ دلدل مین پھنس جاتا ہے وہ آگ مثل تنور کے دہکتی ہوگی بلکہ اُس سے بھی زیادہ حدیث مین فرمایا ہے کہ ہزار برس اُسکو دہکایا تب وہ لال ہوئی پھر ہزار برس جلایا تو سفید ہوئی پھر ہزار برس سلگایا تو سیاہ ہوئی اب یہ کالی بھری ہے عین آنیہ سے مراد ولیتا چشمہ ہے شدت حرارت سے کما قال تعالی يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ اٰنٍ مفسرین کہتے ہین کہ اگر ایک قطرہ اوس چشمے کا دنیا کے پہاڑ و پتھر پر گرے تو وہ گل جائین ضریع ایک نوع ہے درخت خاردار کی جسکو کوئی جاندار نہیں چرتا یا وہ کچرا کوڑا ہے جو نالے ندی مین بہکر آتا ہے قوت چوپایون سے نہ قوت انسانون سے اونٹ جب اسکو

ع اونٹ کا مثل بتانا اوسکے اوپر چڑہنے کی طرف اشارہ ہے
ع اوسکے اوپر چڑہنے مین

کہاتا ہے تو پیٹ اوسکا نہین بھرتا اور سخت لاغر ہوجاتا ہے خلیل نے کہا ضریع ایک چارہ ہے بدبودار حسن نے کہا عذاب مخفی ہے ابن کیسان نے کہا ایک طعام ہے جس کے کھانے سے طرح طرح کے تضرع کرینگے اور رہائی چاہینگے بسبب اسکی کراہت وخشونت کے یا ایک وادی ہے جہنم مین قال تعالی وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ جہنم درمیان ان آیات کے یون ہے کہ نارمین درکات ہین اور الوان عذاب کے طبقات کسی جگہہ کا طعام ضریع ہوگا اور کسی جگہہ غسلین اور کسی جگہہ کا زقوم اللہ نے حق مین ضریع کے فرمایا کہ وہ نہ فربہ کرے نہ بھوک کو دور کرے ابو السعود نے کہا ہے اہل نار کی بھوک پیاس کچھ دنیا کی سی نہ ہوگی کہ بھوک مین جو ملا وہی مزہ دار معلوم ہوتا ہے بلکہ وقت بھوک لگنے اوسکے احشا مین ایک اضطرار ہوگا کہ کوئی کثیف چیز ہی ملجائے جس سے پیٹ بھرے وہ بسبب تسلط جوع کے ضریع کہا ئینگے اور آب گرم پینگے جس سے چمڑا منہ کا نکل آئیگا آنتین کٹ کر گرینگی وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ کتنے منہ اوسدن آسودہ ہین اپنی کمائی سے راضی اونچے باغین نہین سنتے اوس مین بکواس مین ایک چشمہ ہے بہتا اوس مین تختہ ہین اونچے بچھے اور آبخورے رکھے ہوے اور قطار لگے گدیلے اور مخمل کے بچھونے بچھے ہوے ف اللہ نے بعد ذکر اشقیا کے حال سعدا کا بیان کیا اور فرمایا اونکے چہرون پر نعیم پہچانی جائیگی یعنی اُنکو بسبب اُنکی سعی کے مالکی سفیان نے کہا اپنے عمل سے راضی ہونگے اون کے بہشت اور اوسکی خوشنمائی ہوگی وہ اوسکی حدیقون مین ہونگے کوئی کلمہ لغو نہ سنینگے کیا قال تعالی لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلَامًا وقال تعالی لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ وقال تعالی لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اِلَّا قِيْلًا سَلَامًا سَلَامًا مراد چشمہ جاری سے کوئی چشمہ معین نہین ہے بلکہ جنس مراد ہے یعنے اوس جنت مین عیون جاریات ہونگے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے نہرین جنت کی مشک کے ٹیلون یا پہاڑون کے نیچے سے بہتی ہین وہان نرم نرم تخت بچھے ہونگے بہت سے فرش ہونگے جنپر حور عین جلوہ گر ہونگے جب کوئی اللہ کا دوستدار اونپر بیٹھنا چاہیگا تو وہ تخت اوسکے لیے جھک جائینگے شراب طہور کے برتن بھرے ہوے انتظار شارب مین رکھے ہونگے ابن عباس نے کہا نمارق یعنے وسادہ ہے یعنے گدیلے قطار کے قطار مہیا ہونگے یہی قول ہے عکرمہ وقتادہ وضحاک وسدی وثوری وغیرہم کا ابن عباس نے کہا مراد زرابی سے بسط ہین ضحاک وغیرواحد بھی اسیکے قائل ہین مبثوثہ سے

ف اللہ نے بعد ذکر اشقیا کے حال سعدا کا بیان کیا اور فرمایا اونکے چہرون پر نعیم پہچانی جائیگی یعنی اُنکو بسبب اُنکی سعی کے مالکی سفیان نے کہا اپنے عمل سے راضی ہونگے اون کے بہشت اور اوسکی خوشنمائی ہوگی وہ اوسکی حدیقون مین ہونگے کوئی کلمہ لغو نہ سنینگے کیا

یہ مراد ہے کہ جا بجا نہالچون اور قالینون کا فرش بچھا ہوگا جسکا جی چاہے اون پر جلوس کرے حدیث
اسامہ بن زید مین فرمایا ہے الا اھل مشمر للجنۃ فان الجنۃ لا حطر لھا ھو ورب الکعبۃ نور
یتلالأ وریحانۃ تھتز وقصر مشید ونھر مطرد وثمرۃ نضیجۃ وزوجۃ حسناء جمیلۃ وحلل
کثیرۃ ومقام فی ابد فی دار سلیمۃ وفاکھۃ وخضرۃ وحبرۃ ونعمۃ فی محلۃ عالیۃ بھیۃ قالوا
نعم یا رسول اللہ نحن المشمرون لھا قال قولوا ان شاء اللہ تعالی رواہ ابو بکر بن داود
وابن ماجۃ یعنے ہے کوئی کمر باندھنے والا طیار ہو نیوالا واسطے جنت کے کیونکہ جنت کے لیے حد
نہین ہے قسم ہے رب کعبہ کی کہ جنت ایک نور ہے چمکتا ہوا ایک پھول ہولہراتا ایک محل ہے پکا کیا ہوا
ایک نہر ہے بہتی ہوئی ایک پھل ہے پکا ہوا ایک بی بی ہے حسین جمیل کپڑے ہین بہت سے رہنا ہے
ہمیشگی کا ایک سلامتی کے گھر مین میوہ ہے سبزہ ہے رونق ہے نعمت ہے ایک اونچی خوشنما حویلی
مین صحابہ نے کہا ہم اوسکے لیے کمر باندھنے والے ہین فرمایا ان شاء اللہ تعالی کہو مین کہتا ہون بیان
مین نعیم جنت کے کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح تالیف ابن القیم اور اُسکا خلاصہ مثیر ساکن
الغرام الی روضات دار السلام ملت اسلام مین باعتبار استقرار احوال جنت واستیعاب اقسام
نعمت بے مثیل ومثال ہے جسطرح کہ بیان نار واہل نار مین کتاب یقظہ اول الاعتبار بے نظیر ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَاَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ یَا غَفَّارُ

فی علی جنات عدن فانھا ۔۔۔ منازلک الاولی وفیھا الخیم
ونکنا سبی العد فھل تری ۔۔۔ نعود الی اوطاننا ونسلم

فتح البیان مین بیان کیا ہے کہ مراد وجوہ ناعمہ سے صاحب نعمت وبہجت ہین لین عیش مین یہ وجوہ
سومنین کے ہونگے حسن عاقبت اور نعیم مقیم جنت کو دیکھکر اونکے چہرون پر رونق وتازگی خارج از وصف
آجائیگی قال تعالی تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِھِمْ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ یعنے وہ اپنی اون اعمال صالح خالص سے جو دنیا
مین اللہ کے لیے کیے تھے نہایت خوشدل خوشوقت ہونگے اوعمال کا اجر جزیل ثواب جمیل پاکر
اونکی آنکھون کو ٹھنڈک دلکو چین آئیگا اونکے جنت ایک اونچا محل یا عالیقدر ہوگا نفس جسکی خواہش
کریگا انکھ اوس سے لذت گیر ہوگی وہان انکی باتین گپ شپ سننے مین نہ آئین گی لغو کہنے مین کلام
ساقط کو بھی لاغیہ ہے مراد اس سے کذب وزور وبہتان وکفر ہے قالہ قتادہ مجاہد نے کہا گالی گلوج

ہے فرار نے کہا حلف دروغ ہے فرار نے کہا اہل جنت لغوبات نہ سنینگے اونکا کلام حکمت وحمد الٰہی ہوگا
جس نے انکو یغیم دائم عطا کی ہے یہی قول ارجح اقوال ہے کیونکہ جب نکرہ سیاق نفی مین آتا ہے تو صیغ
عموم مین ہوتا ہے حاجت تخصیص کرنے کسی نوع خاص کی نہین ہے مگر اوسیوقت کہ کوئی مخصص
صالح تخصیص موجود ہو واذلیس فلیس لاغیہ یا توصفت کلمہ ہے یا صفت جماعت یا صفت نفس ابن
عباس نے کہا وہان سماع اذی و باطل نہ ہوگا عین سے مراد جنس ہے نہ کوئی چشمہ خاص یہ چشمے روئے زمین پر
بہتے ہونگے بلا پستی زمین طرح طرح اشربہ لذیذہ اوس سے بہکر نکلینگے کلبی نے کہا معلوم نہین کہ
پانی کے ہونگے یا کسی چیز کے رہی تخت سو وہ بھی اونچے یا بلند قدر یا شریف الذات ہونگے ابن عباس نے
کہا ایک پر ایک ہوگا کوب اوس آبخورہ کو کہتے ہین جسکے ٹونٹی نہ ہو وہ سامنے اہل جنت کے رکھے ہونگے
جب چاہین اون مین نوش کرین نہ بہت بڑے ہونگے نہ بہت چھوٹے بلکہ متوسط ہونگے اور نہرون کے
کنارون پر دھرے ملینگے وسادہ کو نمرقہ کہتے ہین ابن عباس نے کہا مراد نمارق سے مجالس ہین یا میر افرو
یا مسند و طارح جہان چاہے وہان اوٹھے بیٹھے اور تکیہ لگا کر جمے واحدی نے کہا یہ بالای طنافس
مصفوف ہونگے یعنے جسطرح کسی مکان مین پہلے فرش عام بچھاتے ہین پھر اوسپر مسندین گدیلے
لگاتے ہین تکیے جماتے ہین اسیطرح بہشت مین چوڑے چوڑے عمدہ بساط ہونگے مراد زرابی سے
طنافس ہین طنافس وہ فروش ہین جن مین باریک جھالرین لگی ہون قاموس مین کہا ہے زرابی
بمعنے نمارق وبسط ہی یا ہر وہ چیز جسکو بچھا کر اوسپر تکیہ لگا کر بیٹھین مبثوثہ سے مراد مبسوطہ ہے قالہ
قتادہ واحدی نے کہا جائز ہے کہ معنے یہ ہون کہ وہ مجالس مین جابجا مفرق و مفروش ہین قتیبی
نے کہا مراد بث سے کثرت ہے ظاہر یہ ہے کہ مراد بث سے تفریق مع کثرت کی ہے وَمِنْهُ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ
دَآبَّةٍ قرطبی وغیرہ نے کہا کہ یہ اصح ہے اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ
رُفِعَتْ ۝ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ
مُذَكِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝
اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ سہلا کیا نہین نگاہ کرتے اونٹ پر کیسے بنائے ع ۱۶ النصف
ہین اور آسمان پر کیسا بلند کیا ہے اور پہاڑون پر کیسے کھڑے کیے ہین اور زمین پر کیسی صاف
بچھائی ہے سو تو سمجھاتا رہ کام ہے یہی سمجھانا تو نہین انپر داروغہ مگر جس نے منہ موڑا اور منکر ہوا تو

عذاب کریگا اوسکو اللہ وہ بڑا عذاب بیشک ہمارے پاس ہی انکو پھر آنا پھر بیشک ہمارا ذمہ ہی اونسے حساب لینا
ف اللہ پاک نے اپنے بندون کو حکم کیا کہ وہ اوسکی مخلوقات مین نظر کرین اور قدرت و عظمت
الٰہی پہچانین ایک مخلوق اوسکی اونٹ ہی جسکی خلقت عجیب اور ترکیب غریب ہی غایت قوت و شدت
مین واقع ہوا ہے معہذا بار گران اٹھانے کے لیے نرم ہے ایک ضعیف حد ہر جا ہے اوسکو لیجائی
منقاد ہے گوشت اوسکا کھانے مین آتا ہے صوف سے نفع لیتے ہین دودھ اُسکا پیا جاتا ہے کوئی تو
اُسکے لحم و دم و عظم سے بیکار و بے فائدہ نہین ہی ذکر شتر کا اس جگہ اسلیے کیا کہ غالب دواب
عرب یہی ابل تھے قاضی شریح کہا کرتے تھے ہمارے ساتھ چلو اونٹ کو جاکر دیکھین کیسا پیدا ہوا
ہے اسکے بعد عظم رفعت آسمان کا ذکر کیا کہ یہ آسمان تمہارے سر پر ہے مثل سقف کے ہمنے اسکو
زینت دی اوس مین کوئی شگاف نہین ہی پہاڑون کو دیکھو کس طرح کے مضبوط جمے ہوئے
کھڑے ہین جنکے سبب سے زمین ہل نہین سکتی اون مین طرح طرح کے منافع و معادن کے ہین
زمین کو دیکھو مثل ایک فرش کے گسترده ہے بدوی کو تنبیہ کی استدلال پر ساتھ اونٹ کے جسپر
وہ سوار ہوتا ہے اور سر پر اوسکے آسمان ہی اور پہاڑ روبرو اوسکے ہوتا ہے اور نیچے پاؤن کے
زمین ہی یہ سب دلائل ہین قدرت خالق صانع پر اس سے معلوم ہوا کہ رب عظیم ہے مالک و متصرف ہے
وہی ایک معبود برحق مستحق عبادت ہے اوسکے سوا کوئی لائق پرستش کے نہین ہے اسی بات کو
پیچھے ضمام نے اپنے سوال مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قسم دی تھی انس کہتے ہین ہم منع
کیے گئے تھے کہ حضرت سے کچھ سوال کرین ہمکو یہ بات خوش آتی تھی کہ کوئی شخص دہاتی جنگلی آکے
جو عقل رکھتا ہو وہ حضرت سے کچھ پوچھے اور ہم سُنین ایک مرد اہل بادیہ مین سے آیا اور کہا اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا تم کو یہ اعتقاد ہے کہ تمہین اللہ نے بھیجا
ہے کہا اوس نے سچ کہا پوچھا آسمان کو کس نے بنایا فرمایا اللہ نے کہا زمین کو کس نے پیدا کیا ہے فرمایا
اللہ نے ماان پہاڑون کو کس نے کھڑا کیا ہے اور ان مین یہ چیزین کس نے رکھی ہین فرمایا اللہ نے
کہا تمکو قسم ہے اوسکی جس نے آسمان زمین پیدا کیا اور ان پہاڑون کو کھڑا کیا کیا اللہ پاک نے
تمکو بھیجا ہے فرمایا ہان کہا تمہارا قاصد کہتا ہے کہ ہمپر ہر رات دن مین پانچ نماز فرض ہین
فرمایا اوس نے سچ کہا ہے کہا تمکو قسم ہے اوسکی جس نے تم کو بھیجا ہے کیا اللہ نے تمکو اسبات

کا حکم دیا ہے فرمایا ہاں کہا تمہارا قاصد کہتا ہے کہ ہم پر ہمارے مال میں زکوۃ ہے فرمایا سچ کہا پوچھا کیا اللہ نے تمکو اس بات کا حکم دیا ہے فرمایا ہاں کہا تمہارا قاصد کہتا ہے کہ ہم پر اس گھر کا حج کرنا واجب ہے جسکو مقدور ہو فرمایا سچ کہا جب وہ پشت پھیر کر چلا تو کہنے لگا قسم ہے اوس شخص کی جس نے تم کو حق ہی بھیجا ہے میں اسپر نہ کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کم تب حضرت نے فرمایا اِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ رواہ مسلم وعلقہ البخاری ورواہ الترمذی والنسائی واحمد والبخاری وابوداود والنسائی وابن ماجۃ بطولہ اس طریق کے آخر میں یہ ہے کہ اوس نے یہ بات کہی وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَۃَ اَخُوْ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَکْرٍ ابن عمر کہتے ہیں حضرت اکثر حکایت ایک عورت جاہلیت کی کیا کرتے تھے کہ وہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر مع اپنے ایک ولد صغیر کے رہا کرتی تھی بکریاں چراتی اوسکے بیٹے نے اوس سے کہا اے ماں تجھ کو کس نے پیدا کیا ہے اوس نے کہا اللہ نے کہا میرے باپ کو کس نے پیدا کیا ہے کہا اللہ نے کہا مجھے کس نے پیدا کیا ہے کہا اللہ نے کہا آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے کہا اللہ نے کہا زمین کو کس نے پیدا کیا ہے کہا اللہ نے کہا پہاڑ کو کس نے پیدا کیا ہے کہا اللہ نے کہا ان بکریوں کو کس نے پیدا کیا ہے کہا اللہ نے کہا میں اللہ پاک کے لیے ایک شان سنتا ہوں پھر آپ کو پہاڑ پر سے گرا دیا اور پارہ پارہ ہو گیا ابن عمر کہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث ہم سے بہت بار بیان کیا کرتے تھے ابن دینار نے کہا کَانَ ابْنُ عُمَرَ کَثِیْرًا مَّا یُحَدِّثُنَا ھٰذَا رواہ ابویعلی لیکن اسکے اسناد میں ضعف ہے عبداللہ بن جعفر مدینی کو اوسکے بیٹے امام علی بن مدینی نے ضعیف کہا ہے پھر اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ تم لوگوں کو وعظ کرو تم پر پہونچانا اور ہم پر حساب لینا ہے ابن عباس و مجاہد نے کہا مسیطر بمعنے جبار ہے یعنے دلوں میں ایمان پیدا کر دینا کچھ تمہارا کام نہیں ہے ابن زید نے کہا تم کو زبردستی مار مار کر ایمان پر لانا نہیں پہونچا ہے حدیث جابر میں فرمایا ہے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِذَا قَالُوْھَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پھر یہ آیت پڑھی فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ رواہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی یہ حدیث صحیحین میں روایت ابوہریرہ سے آئی ہے پھر کہا جو کوئی سو مرتبہ کے عمل الارکان سے اور انکار کرے حق کا دل و زبان سے اوسکو بڑا عذاب ہوگا کقولہ تعالی فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ابوامامہ باہلی کا گذر خالد بن یزید بن معاویہ پر ہوا کہا بہت نرم بات جو حضرت سے سنی ہو کہو کہا میں نے سنا فرماتے تھے اَلَا کُلُّکُمْ یَدْخُلُ

الجنۃ الا من سرد علی اللہ شرادا البعیر علی اھلہ رواہ احمد وتفرد بہ یعنے تم سب جنت مین جاؤگے مگر وہ شخص جو بھاگا اللہ سے مثل بھاگنے اونٹ کے اپنے صاحب سے پھر فرمایا کہ مرجع ومنقلب تمہارا اور حساب لینا ہماری طرف ہے ہم اعمال کا حساب لیکر بدلا دینگے اچھے عمل کا اچھا بدلا برے عمل کا برا بدلا فتح البیان مین کہا ہے کہ یہ استفہام کہ کیا وہ طرف اونٹ کی نگاہ نہین کرتے ہین واسطے تقریع و توبیخ کی ہے پھر اللہ نے واسطے تقریر بعث کے کیا تا کہ لوگ اوس سے استدلال کرین بعث پر فرمایا اونٹ کو دیکھو جو غالب مواشی عرب ہے اور اکثر مشاہدہ اوسکا ہوتا رہتا ہے کہ کس طرح وہ سائر انواع حیوانات سے ایک نئی طرز پر پیدا ہوا ہے جثہ مین عظیم قوت مین زیادہ سارے صفات اوسکے بدیع ہین ابن العلا نے کہا یہ چار پاؤن کا ہے اسکو بٹھا کر لادتے ہین چار پایون مین کوئی سوا اسکے ایسا نہین ہے کہ جو بٹھا کر لادا جائے بلکہ سب کو کھڑا کر کے لادتے ہین زجاج نے کہا کہ باوجود اس عظم خلقت کے ایک لڑکا اوسکو جدہر چاہے نکیل پکڑ کے لیجائے اوٹھائے بٹھائے بوجھ لادے وہ سارا بوجھ لیکر بیٹھے سے کھڑا ہو جاتا ہے یہ بات کسی جانور بار بردار مین نہین ہے دکھانا اس خلق عظیم کا دلیل ہے توحید پر کسی نے حسن سے سوال اس آیت کا کیا تھا اور کہا تھا کہ فیل اس سے بھی زیادہ اعجوبہ ہے کہا اول تو فیل عرب مین ہوتا نہین ہے دوسرے وہ ایک خوراک ہے اوسکے پشت پر سواری نہین کیجاتی اور نہ اوسکا گوشت کھایا جاتا ہے اور نہ دودھ دوہا جائے اور اونٹ اعود انفس اموال عرب ہے گٹھلی کہاتا ہے دودھ دیتا ہے ایک بچہ بالک پکڑ کر جدہر چاہے لیجائے وہ چلا جائیگا باوجود یکہ عظیم الجثہ ہے غرضکہ عجیب مخلوق ہے خازمی خود دیارمی بردابو السعود نے کہا دس وزبلکہ زیادہ تک پیا سا رہ سکتا ہے بڑے بڑے دور دراز شہرون تک سامان لادکر جاتا ہے کانٹے اور پتے درخت کے کہاتا ہے اور آواز خوب اُسمین اثر کرتی ہے حالانکہ جگر اوسکا سوتا ہے یہ شیا سوا اس حیوان کے اور کسی حیوان مین جمع نہین ہین سرد کا یہ کہنا کہ لفظ ابل اس جگہ بمعنے سحاب ہے خلاف اہل تفسیر ہے فتح العزیز مین لکھے اس آیت کے بیان کیا ہے کہ اونٹ ممنونہ ہے جنت و دوزخ کا پھر اوسکی تفصیل لکھی ہے اوسکی طرف رجوع کرنا چاہیے آسمان کو دیکھو کہ زمین کے اوپر کسطرح بے ستون کے کھڑا کر دیا ہے بھلا کسی کی بھی عقل مین آسکتا ہے یا کسی کا فہم اُسکو پا سکتا ہے کوئی چیز اوسکی بلندی تک نہین پہونچتی غبار کے اوڑ دیا ہوا اوپر چلو پہاڑون کو اس طرح نصب کیا ہے کہ زمین جنبش نہین کر سکتی اوسکو سخت جکڑ بند کیا ہے زمین کو دیکھو کہ برابر ایک

فرش کیطرح بچھادیا ہے محلی نے کہا اس سے زمین کا سطح ہونا ظاہر ہے سیپر علماء شرع مین کرہ نہین ہے جس طرح کہ ہیئت والے کہتے ہین گو اس سے کوئی رکن شرع شکستہ نہ ہوکرخی نے کہا زمین اپنی حقیقت و طبیعت مین کرہ ہے لیکن اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اوسکو طبیعت سے خارج کرکے بعض کو مسطح کردیا ہے تاکہ حیوانات اوسپر بود و باش کرین شیخ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے رسالہ تکمیل مین لکھا ہے کہ اہل شرائع مثل قولہ تعالی اَلْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا وَدَحٰهَا وَسُطِحَتْ وغیرہا سے یہ بات سمجھتے ہین کہ زمین ایک سطح مستوی ہے اور حکما نے ادلہ صحیحہ سے کروی ہونا اوسکا ثابت کیا ہے اس سے وہم خلاف کا ہوتا ہے سو دفع اس توہم کا یون ہو کہ قدر محسوس اوسکا ہر بقعہ مین ایک سطح مستوی ہے اسلیے کہ جب دائرہ بڑا ہوتا ہے تو اخدات اوسکے اجزا کا کم ہوجاتا ہے سو مستوی ہونا اوسکا باعتبار محسوسیت اجزا کے ہے اور کروی ہونا اوسکا باعتبار معقولیت جملہ ارض کے انتہے پھر اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ تم ان لوگون کو نصیحت و وعظ و تذکیر کرو کہ تمہارا کام یہی ہے تم کچھ داروغہ نہین ہو کہ زبردستی ہمسے بناؤ سیطر لسبین مصادہ ہردو اوش خصکو کہتے ہین جو کسی شے کے حال کا خبرگیران ہو لیکن پھر یہ حکم بہ آیت فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ منسوخ ہوگیا ہان جو شخص تمہارا وعظ نہ سنے گا اور انکار کرے گا وہ عذاب اکبر مین گرفتار ہوگا مراد اس سے عذاب جہنم ہے یا عذاب دنیا جیسے جوع قحط قتل اسپر یہ سنادیا کہ تم بعد موت کے ہماری ہی طرف پھر کر آؤگے نہ کسی اور کیطرف جاؤگے تب ہم تمہارا حساب لینگے اور موجب اعمال کے سزا دینگے یہ ترکیب عبارت غایت سخط و نہایت عذاب سے خبر دیتی ہے ونعوذ باللہ من سخط اللہ وغضبہ

سورۂ فجر

یہ ۳۰ آیت ہے یا ۲۹ آیت قول جمہور مین بلا خلاف مکہ مین نازل ہوئی ہے ابن عباس و ابن زبیر و عائشہ کا یہی قول ہے علی بن ابی طلحہ کہتے ہین کہ یہ سورت مدنی ہے جابر نے کہا معاذ نے نماز پڑہائی ایک آدمی نے آکر اون کے ساتھ نماز پڑہی انہون نے نماز مین طول کیا اوس نے مسجد کے کونے مین الگ نماز پڑہ لی جب نماز پڑہ چکی اور یہ حال معلوم ہوا کہا منافق ہے یہ خبر حضرت کو پہونچی اوس نے کہا مین آیا تہا کہ اونکے ساتھ نماز پڑہون اونہون نے بہت طول کیا ناچار مین نے ناحیہ مسجد مین علیحدہ پڑہ لے مجھے اپنے اونٹ کو چارہ کہلانا تہا حضرت نے فرمایا اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

الاعلیٰ والشمس وضحٰھا والفجر واللیل اذا یغشیٰ اخرجہ النسائی یعنے تو نے ان سورتون کو پڑھا ہوتا کیا تو فتنہ انگیز ہے جو ایسی لمبی نماز پڑھتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والفجر ۝ ولیال عشر ۝ والشفع والوتر ۝ واللیل اذا یسر ۝ ھل فی ذٰلک قسم لذی حجر ۝ الم تر کیف فعل ربک بعاد ۝ ارم ذات العماد ۝ التی لم یخلق مثلھا فی البلاد ۝ وثمود الذین جابوا الصخر بالواد ۝ وفرعون ذی الاوتاد ۝ الذین طغوا فی البلاد ۝ فاکثروا فیھا الفساد ۝ فصب علیھم ربک سوط عذاب ۝ ان ربک لبالمرصاد ۝ قسم ہے فجر کی اور دس راتون کی اور جفت وطاق کی اور رات کی جب رات کو چلی ہے ان چیزون کی قسم پوری عقلمند کے واسطے تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے وہ جو ارم تھے بڑے ستونون والے جو بنے نہیں ویسے شہرون میں اور ثمود سے جنہون نے تراشے پتھر وادی میں اور فرعون سے وہ میخون والا یہ سب جنہون نے سر اوٹھایا ملکونپر پھر بہت ڈالی اونمین خرابی پھر پھینکا اونپر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا تیرا رب لگا ہے گھات مین ف عید قربان کی فجر تڑ اجح ادا ہوتا ہے اور دس رات اوس سے پہلے اور جفت اور طاق جو رمضان کی آخر ہائی مین ہے اور جب رات کو چلے پیغمبر معراج کو عاد ایک قوم تھی ارم اوس قوم کا ایک قبیلہ تھا سلطنت تھی اون مین عمارتین بناتے بڑی بڑی اونچی وادی ثمود کے مکان کا نام ہے پہاڑ کو کہ کر گھر بناتے تھے فرعون سونے کی میخین رکھتا لشکر کے گھوڑون کی انتہا ابن کثیر کہتے ہین فجر معروف ہے صبحکو کہتے ہین یہی قول ہے علی و ابن عباس و عکرمہ و مجاہد و سدی کا مسروق و محمد بن کعب نے کہا مراد فجر یوم النحر ہے خاتمہ ہے دس راتون کا عکرمہ نے کہا مراد فجر سے نماز صبح ہے بعض نے کہا سارا دن اسیطرح ابن عباس نے بھی کہا ہے دس راتون سے مراد عشر ذی الحجہ ہے قول ہین ابن عباس وزبیر و مجاہد و غیر واحد کے سلف و خلف سے صحیح بخاری مین ابن عباس سے مرفوعاً آیا ہے نہین ہے کوئی دن کہ عمل صالح دوست تر ہو اون دنون سے یعنے عشر ذی الحجہ کہا کیا جہاد بھی نہین فرمایا نہ جہاد راہ خدا مین مگر یہ کہ کوئی آدمی اپنے جان و مال سے نکلے پھر کچھ لیکر نہ پھرے بعض نے کہا مراد عشر اول محرم ہے اسکو ابن جریر نے حکایت کیا ہے ابن عباس نے کہا مراد عشر اول رمضان ہے لیکن صحیح قول اول ہے حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے کہ عشر عشر اضحے ہے اور وتر یوم عرفہ اور شفع یوم النحر رواہ احمد والنسائی و ابن جریر و ابن ابی حاتم اسکی

سند لاباس بہ ہے ابن کثیر نے کہا مگر میرے نزدیک رفع میں نکارت ہے وتر سے مراد یوم عرفہ ہے کیونکہ نہم کو ہوتا ہے اور شفع سے یوم النحر اسلیے کہ دہم ہے ابن عباس و عکرمہ و ضحاک بھی اسی کے قائل ہیں عطا نے کہا شفع یوم عرفہ ہے اور وتر شب الاضحیٰ ابن الزبیر نے کہا شفع یہ قول ہے فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اور وتر یہ قول وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ دوسرا قول انکا یہ ہے کہ شفع اوسط ایام تشریق ہے اور وتر آخر ایام تشریق صحیحین میں روایت ابوہریرہ سے رفعاً آیا ہے کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں سو عدد مگر ایک جسنے انکو یاد کیا وہ جنت میں جائیگا اللہ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے حسن و زید بن اسلم نے کہا ساری خلق شفع و وتر ہے اللہ نے اپنی خلق کی قسم کھائی ہے یہ ایک روایت مجاہد سے بھی ہے لیکن مشہور ان سے وہی قول اول ہے ابن عباس نے کہا اللہ وتر ہے اور تم شفع ہو بعض نے کہا شفع نماز صبح ہے اور وتر نماز مغرب مجاہد نے کہا شفع زوج ہے اور وتر اللہ یعنے اللہ طاق ہے اور خلق جفت ہے زوماده اللہ نے ہر شے کو جفت بنایا ہے آسمان و زمین و بر و بحر و جن و انس و آفتاب و ماہتاب و شب و روز گویا اس قول کی طرف جسکو وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یعنے تاکہ تم یہ بات جان لو کہ خالق ازواج ایک ہے قتادہ نے کہا مراد عدد ہے کہ کوئی شفع ہے اور کوئی وتر حدیث جابر میں رفعاً آیا ہے کہ شفع دو دن ہیں اور وتر تیسرا دن رواہ ابن ابی حاتم ابو العالیہ و ربیع بن انس نے کہا شفع نماز چار رکعت اور دو رکعت ہے اور وتر نماز مغرب اور نماز وتر جو آخر تہجد میں ہوتی ہے عمران بن حصین سے کہا مراد نماز فرض ہے کوئی اوس میں شفع اور کوئی وتر ہے یہ قول رفعاً بھی مروی ہے ابن جریر نے ساتھ کسی قول کے ان اقوال میں سے جزم نہیں کیا وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ سے مراد رات کا جانا ہے یہی قول ابن عباس کا ہے ابن الزبیر نے کہا یعنے يَذْهَبُ بَعْضُهٗ بَعْضًا مجاہد و ابو العالیہ و ابن زید نے کہا یعنے اذا سار ہے محتمل ہے کہ اذا سار یعنے اقبل ہو بلکہ یہی انسب ہے اسلیے کہ مقابلہ میں فجر کے ہے فجر اقبال نہار و ادبار لیل کو کہتے ہیں و بالعکس کقولہ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ یہی قول ضحاک کا ہے کہ یسر یعنے بجری ہے عکرمہ نے کہا مراد اس سے شب جمع یعنے لیل مزدلفہ ہے قرظی نے کہا یعنے چل کے چلنے والے اور رات بمکہ مزدلفہ میں حجر سے مراد عقل و لب و حجی ہے عقل کو حجر اسلیے کہتے ہیں کہ عقل افعال و اقوال نالائق سے مانع ہوتی ہے یہ قسم ہے اوقات عبادت کی یا نفس عبادت کی جیسے حج و نماز وغیرہ انواع قرب اسکے بعد ذکر عاد کا کیا یہ لوگ بڑے متمرد و سرکش و متراتبے اللہ کی طاعت سے خارج اور رسول کے مکذب اور کتب الٰہی کے جاحد تھے اللہ نے کہا ہمنے اونکو تباہ و برباد کر دیا اور ایک استدلال

۵ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت مکی ہے اور نماز پنجگانہ ۵ وقت مدینہ میں فرض ہوئی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت مدنی ہے اور نماز پنجگانہ مکہ میں فرض ہوئی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت مکی ہے اور نماز پنجگانہ مکہ میں فرض ہوئی ہے ۱۲

ٹھیرادیا واسطے عبرت کے یہ عاد صاحب ارم عاد اولی تھے اولاد عاد بن ارم بن عوص بن سام بن نوح علیہ السلام قالہ
ابن اسحاق انہیں میں اللہ نے ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تھا عاد نے انکو جھٹلایا اور مخالفت کی
اللہ نے ہود اور مومنین کو انکے درمیان میں سے نکالکر بچا دیا اور عاد کو باد تند سے ہلاک کر دیا یہ ہوا سات رات
آٹھ دن تک اونپر چلی کوئی اون میں سے باقی نہ رہا سب مثل درختوں کے جڑ سے اوکھڑ کر گر پڑے انکا قصہ قرآن
شریف میں کئی جگہ آیا ہے تاکہ اہل ایمان انکے بچنے سے عبرت حاصل کریں فات العماد سے مراد ہے
کہ وہ بالوں کے گھر میں رہتے تھے سخت ستونوں پر انکو اونچا کرتے یا اپنے وقت میں سارے خلق سے بطش و
قوت میں زیادہ تر تھے اسی لیے ہود علیہ وسلم نے انکو یاد دہی اس نعمت کی فرمائی اور کہا کہ تم اپنی اس طاقت
وقوت کو اللہ کی طاعت میں صرف کرو کما قال تعالی وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ
وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وقال تعالی فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ
قُوَّةً اس جگہ یہ فرمایا کہ ایسا قبیلہ قوی البطش عظیم التر کیب شدید القوۃ اور شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا
مجاہد نے کہا ارم ایک امت قدیم ہے یعنے عاد اولی قتادہ و سدی کہتے ہیں ارم دار الملک عاد تھا ابن کثیر نے
کہا یہ قول حسن جید قوی ہے سعید بن مجاہد و قتادہ و کلبی نے کہا ذات العماد سے مراد یہ ہے کہ وہ اہل عمود تھے ایک جگہ
اقامت نہ کرتے ابن عباس نے کہا اونکو ذات العماد اسلیے کہا کہ وہ دراز قد تھے لیکن ابن جریر نے قول اول کو
اختیار کیا ہے اور قول ثانی کو رد کیا یہی ٹھیک ہے اونہوں نے احقاف میں اپنے ستون بنائے تھے کہ مثل انکا
بلاد میں نہ تھا یا ایسا قبیلہ دوسرا نہ تھا یہی قول صواب ہے اور یہ قول ابن زید کا کہ سونے کے ستون بنائے
تھے ضعیف ہے کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو اللہ تعالی یوں فرماتا الَّتِي لَمْ يُعْمَلْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ حالانکہ امر الخیر
کہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مراد قبیلہ ہے نہ مکان حدیث مقدام میں مرفوعاً آیا ہے کہ ایک آدمی عاد کا ایک لمبے
چوڑے جوان کو قوم میں اوٹھا کر لے آتا پھر انکو ہلاک کر ڈالتا رواہ ابن ابی حاتم نور بن ابی زید ویلی کہتے ہیں میں نے
ایک کتبہ پڑھا اوس میں لکھا تھا اَنَا شَدَّادُ بْنُ عَادٍ وَاَنَا الَّذِي رَفَعْتُ الْعِمَادَ وَاَنَا الَّذِي شَيَّدْتُ بِلَدًا
لَظُّ وَاحِدًا وَاَنَا الَّذِي كَنَزْتُ كُنُوزًا عَلَى سَبْعَةِ اَذْرُعٍ لَا يُخْرِجُهَا اِلَّا اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الحاصل عماد خواہ ابنیہ ہوں یا عمدہ بیوت یا سلاح جنگ طویل قامت ایک قبیلہ اور ایک امت
تھی جسکا ذکر قرآن میں کئی جگہ آیا ہے ہمراہ ثمود کے جسطرح کہ اس جگہ بھی مقرون بہ ثمود ہے اور یہ زعم بعض

کا کہ ارم نام ہے شہر کا منظور فیہ ہی سعید بن مسیب وعکرمہ نے کہا مراد دمشق ہے قرطبی نے کہا اسکندریہ ہی اس بنیاد پر التیام کلام نہیں ہوتا بلکہ مراد خبر دینا ہے اہلاک قبیلہ عاد سے کہ اللہ نے اوپر اپنا عذاب اتارا اگے خبر دینا حال شہر یا اقلیم سے منظور نہیں ہی ہمنے اس بات پر تنبیہ اسلیے کی تاکہ ایک جماعت مفسرین کے ذکر پر دھوکا نہ ہو کیونکہ اوہنوں نے ارم کو ایک شہر ٹھہرا کر بہت کچھ تعریف اوس بلدہ کی لکھی ہے اور کہا ہے کہ اوسکی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی اور سنگریزے جواہر کے اور مٹی مشک کی اور بیوت وسباتین چنان وچنین اور انہار وشمار کذا وکذا تھے لیکن وہاں کوئی رہتا نہ تھا فصیل وابواب شہر خالی تھے نہ کوئی داعی نہ کوئی مجیب شہر چلتا پھرتا رہتا ہے کبھی شام میں اور کبھی یمن میں اور کبھی عراق میں اور کبھی کبھی سو یہ سب ایک خرافات ہے بعض زنادقہ بنی اسرائیل نے بنائی ہے تاکہ جاہلوں کے عقل کا امتحان کریں کہ دیکھیں ہماری تصدیق کرتے ہیں یا نہیں پھر ثعلبی وغیرہ نے قصہ ایک اعرابی کا لکھا ہے کہ اوسکا نام عبد بن قلابہ تھا اور وہ زمانہ معاویہ میں اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلا اتنے میں اوسکو ایک شہر جنگل میں ملا جسکے فصیل اور دروازے تھے اوس میں جاکر قریب اسی حال کے دیکھا جو اوپر بیان ہوا ہے پھر اوس نے لوگوں سے اگر حال کہا جب اوسکے ساتھ گئے تو کچھ نہ دیکھا ابن ابی حاتم نے قصہ ارم کا مطول ذکر کیا ہے سو یہ حکایت اعرابی کی بالکل صحیح نہیں ہے اور اگر صحت کو پہونچی تو اوسکی ساختہ وپرداختہ ہوگی یا اوسکو کچھ جنون ہوگا کہ اوس نے خارج میں اسطرح کا اعتقاد کر لیا یہ بات ایسی ہے کہ اوسکی عدم صحت پر یقین کرنا ضرور ہے اور یہ قریب اوس داستان کے ہے جسکا ذکر بہت سے جاہل طامع تخیل کیا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے قناطیر ذہب وسیم والوان جواہر ولیاقیت ولآلی واکسیر کثیر ہے لیکن بہت سے موانع اوس تک پہونچنے سے مانع ہیں اس حیلہ سے بہت سا مال اغنیاء ضعفاء عقول وسفہاء احلام کا ناحق مارا کھا جاتے ہیں اور بہت سے بخورات وعقاقیر خرچ کرا دیتے ہیں اسطرح کی اذیانات دنیا میں بہت ہیں ہاں اتنی بات ہے کہ زمین میں دفائن جاہلیت واسلام اور کنوز کثیرہ موجود ہیں جسکے ہاتھ وہ لگیں وہ اوسکو ایک جگہ سے دوسری جگہ تحویل کر سکتا ہے لیکن اس صفت پر جسکا اعتقاد یہ لوگ کرتے ہیں بالکل دروغ وبند شر وبہتان وافترا ہے کچھ بھی اوس میں سے صحیح وثابت نہیں ہے فقط ایک کہانی قصہ ہے جسکے کچھ اصل و حقیقت نہیں ہے واللہ الہادی الی الصواب قول ابن جریر کا کہ ارم قبیلہ ہے یا بلدہ جس میں عاد رہتے بستے تھے منظور فیہ ہے اسلیے کہ یہ اخبار قبیلہ سے ہے نہ مدینہ سے ولہذا اللہ نے بعد اسکے ذکر ثمود کا کیا

کہ وہ وادی مین سنگ تراشی کرتے تہے ابن عباسؓ نے کہا پتھرون کو تراشتے اون مین خرق کرتے یہی قول ابو زید و مجاہد و قتادہ و ضحاک کا بہی ہے قال تعالے وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ابن اسحاق نے کہا یہ لوگ عرب تہے انکے گہر وادی قری مین تہے قصہ عاد کا بطور استقصا کے تفسیر سورۂ اعراف مین ذکر ہو چکا ہے حاجت اعادہ کی نہین ہے ابن عباس نے کہا مراد اوتاد سے لشکر ہے جو اوسکے کام کو ضبط کرتے تہے بعض نے کہا فرعون اونکے ہاتہون اور پاؤن مین لوہے کی میخین ٹھونکتا تہا یہی قول ہے مجاہد کا سعید بن جبیر و حسن و سدی بہی اسی کے قائل ہین سدی نے کہا آدمی کے ہر ایک ہاتہہ پاؤن مین ایک میخ ٹھونکتا پہر اوسپر ایک بہت بڑا پتہر پہینک مارتا جس سے اوسکا سر پہٹ جاتا قتادہ نے کہا ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ فرعون کے پاس طال و ملاعب تہی جن سے وہ کہیلتا اونکے بیچ میخین اور سیاں تہین ابو رافع نے کہا فرعون کو صاحب الاوتاد اس لیے کہا ہے کہ اوس نے اپنی بی بی کے چار میخین ٹھونکے تہین ہر اونکے اوپر ایک بڑی چکی رکہی تہی جس سے وہ مر گئے طغیان سے مراد سرکشی و سرتابی ہے فساد سے مراد ایذا دینا ہے لوگون کو سوط سے مراد اوتارنا عذاب کا ہے آسمان سے اور عقوبت کرنا جو قوم مجرم سے روندہ ہو سکے اللہ کا تاک مین ہونا یہ ہے کہ وہ خلق کے عمل دیکہتا ہے ہر ایک کو اوسکے عمل کا بدلا دیگا ساری خلائق اوسپر عرض کیجاویگی اون مین عدل کی راہ سے حکم دیگا جو شخص جس امر کا مستحق ہے وہی امر اوسکے سامنے آویگا اللہ تعالے ظلم و جور و ستم سے منزہ ہے اس گلہمہ ابن ابی حاتم نے ایک حدیث غریب ذکر کی ہے لیکن اوسکے اسناد مین نظر اور صحت مین مقال ہے اسلیے ترجمہ اسکا چہوڑ دیا گیا ف فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ اللہ تعالے نے ان چیزون کی قسم کہائی جس طرح کہ اور مخلوقات کی قسم کہائی ہے فجر مین اختلاف ہے کہ وقت معروف مراد ہے یا فجر اول یوم محرم یا یوم نحر یا فجر ذی الحجہ لیالی عشر سے مراد عشرۂ اول ذی الحجہ ہے یا محرم کا صبح سال ہے فضل صوم محرم مین حدیثین آئی ہین لیکن اون مین دلالت اسپر نہین ہے کہ مراد اس آیت سے شہر محرم ہو بسیط فضیلت عشرۂ ذی الحجہ کی آئی ہے اور عشرۂ اخیرۂ رمضان کی مگر کسی مین دلیل اسپر نہین کہ مراد اس آیت سے یہ عشرات ہین لفظ شفع و وتر شامل جمیع اشیا ہر جیسے کفر و ایمان و طاعت و عصیان و ہدی و ضلال و سعادت و شقاوت و لیل و نہار یا مراد جفت و طاق لیالی ہے یا آدم و حوا کیونکہ آدم وتر تہے پہر حوا سے شفع ہو گئے یا شفع درجات جنت ہین کیونکہ جنات آٹہ ہین اور وتر درکات نار کیونکہ دوزخ سات ہین یا شفع صفا و مروہ ہے اور وتر کعبہ مکرمہ یا شفع ایام و لیالی ہین اور وتر وہ دن جسکے لیے رات

ایہ ہین ہی یعنے قیامت کا دن الشفع و وتر خدای پاک ہے شفع اسطور پر کہ اوس نے فرمایا ہے مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ یا شفع سجدہ و مدینہ ہی اور وتر مسجد بیت المقدس یا شفع حج قران اور وتر حج مفرد یا شفع حیوان ہے کہ زوجہ رکھتا ہے اور وتر جماد لکن ان اقوال مین سقوط بین ضعف ظاہر ہے اور مجرد رائی زائف و خاطر خاطی پر گویا بھروسا کرنا ہے لائق اعتماد کے یہ بات ہے کہ جن چیزون مین لفظ شفع و وتر کے کلام عرب مین دلیل ہون وہی معنی متعین ہین سو شفع نزدیک عرب کے جفت کو اور وتر طاق کو کہتے ہین مراد آیت سے یا تو نفس عدد ہی یا جو بعد و صادق آئے جو دلیل تعیین پر کسی عدد کی تفسیر مین اس آیت کے قائم ہو تو پھر وہی مراد ہوگا اور اگر دلیل تناول پر دال ہے تو پھر کوئی تناول غیر سے بھی مانع نہین ہے حدیث عمران بن حصین مین فرمایا ہے کہ شفع و وتر نماز ہے کوئی جفت کوئی طاق رواہ احمد والترمذی وَاسْتَغْرَبَہٗ لکن وقت اوسکا اشہر ہی ہے اسکے معنے یہ ہین کہ رات کو راہ چلتے ہین مراد رات کا آنا ہے کیا ان قسمون مین عقلمند کے لیے مقنع نہین ہے یعنے یہ شیا لائق قسم کھانے کے ہین مسئلہ قولہ تعالی وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ حسن نے کہا حجر بمعنے حکم ہے ابو مالک نے کہا بمعنے ستر من الناس ہے جمہور نے کہا بمعنے عقل ہے مرجع ان سب معانی کا ایک ہی طرف ہے یہ اللہ نے ذکر عاد کا کیا مراد عاد سے نام اوسکے باپ کا ہے اور ارم نام ہے قبیلہ کا یہ عاد اولے تھے انکو بعد عاد اخرے ہوئے مراد رویت سے اس جگہ رویت قلب ہے اور خطاب حضرت کو ہے یا ہر صالح خطاب کو عاد و ثمود کا قصہ عرب مین مشہور تھا اس لیے کہ اونکے دیار عرب کے دیار سے متصل تھے اور اہل کتاب سے حال فرعون کا سُنا تھا مجاہد نے کہا ارم ایک لمبا قد تھی قتادہ نے کہا ایک قبیلہ تھا قوم عاد کا یا وہ دو عاد تھے ایک عاد اولی انکو ارم کہتے ہین دوسرا عاد ثمود یہ دونو طرف ارم کے منسوب ہین ذات العماد سے مراد صاحب قوت و شوکت و شدت ہے وہ لوگ ربیع مین سیر کرتے جب بڑھیدگی ہوتی تو اپنے گھروں مین آجاتے یا مراد عماد سے طول ہے کیونکہ ہر شخص اون مین بارہ گز کا لمبا ہوتا تھا مدد ازقد کہ بطویل العماد کہتے ہین یا بمعنے سید سے سید قوم کو عمید و عمود قوم بولتے ہین یا مراد یہ ہے کہ اونکے گھر محکم ستونون کے تھے یا مراد بنا رفیع ہے کسی نے کہا کہ دمشق تھا کسی نے کہا اسکندریہ کچھ بھی ہو اللہ نے تو یہ فرمایا کہ اوس جیسا بلاد مین کوئی دوسرا مخلوق نہین ہوا یہ صفت ہے عاد کی طول و شدت و قوت مین یا صفت ہے اوس شہر کی لکن اول اولی ہے قرات ابی بن کعب بھی اسپر دلیل ہے لم یخلق مثلھم فی البلاد یا لفظ ارم بمعنے ہلاک ہے یعنے اللہ نے انکو ہلاک کر کے مثل رسیم کے کر دیا شہرین جو شتب اسی

کے قائل ہین ایک جماعت مفسرین نے ارم کو ایک شہر عجیب و غریب بتایا ہے اور قصہ عبد اللہ بن قلابہ کا ذکر کیا ہے شوکانی رح کہتے ہین کہ یہ کذب بحت ہے جسکو ذرا سا بھی تمیز ہوگا اوسپر یہ فقرہ ہرگز نہ چلیگا اور قصہ مذکور ایک دوسرا کذب بالائی کذب اور افترا در افترا ہے سلام و اہل اسلام پر یا تہ سی ان وضاعین جاہلین کذابین کے عجب طرح کی ایک مصیبت عظمی اور فاقرہ کبری آئی کبھی بنی اسرائیل کے نام سے کوئی بات بنائی کبھی انبیا پر کچھ چھوڑ لیا کبھی صلحا پر افترا کیا کبھی خود رب العالمین پر کچھ بہتان باندھا اس مصیبت پر ایک دوسری مصیبت آئی کہ ایک جماعت بے علم نے جسکو کچھ تمیز صحیح روایت کا ضعیف روایت کی نہیں ہے بلکہ موضوع سے اوس نے ایسے ہذیانات و خرافات کو تفسیر و تصنیف مین ذکر کرنا شروع کیا یہ نہ جانا کہ ایسے قصص تشویش و حکایات ساختہ و پرداختہ و اساطیر مفتعلہ کا تفسیر کتاب اللہ مین لانا ایک طرح کی تبدیل تحریف کرنا ہے جسکو واقف ہونا ایسے امور پر منظور ہو وہ طرف کتاب فوائد مجموعہ شوکانی رح کے رجوع کرے ابن خلدون نے تاریخ عرب مین قصہ ارم کو منجملہ اغلاط و اوہام مفسرین و مورخین کے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ طبری و ثعالبی و زمخشری اسکے حالی مین بہر انتہا راس غرابیان کہانتک پہنچے کہ بعض لوگون نے کہا کہ اس شہر کو ہر کسیکو اطلاع نہین ہوتی ہے اہل ریاضت و سحار اسپر مطلع ہوتے ہین وَهٰذَا مِمَّا يَعُدُّ كُلُّهَا اَشْبَهُ بِالْخُرَافَاتِ اِنْتَهٰى مین کہتا ہون کہ یہ قصہ مختلقہ ویسا ہی ہے جیسے کہ اہل قصہ نے کتب قصص مین حال طلسمات عجیبہ و غریبہ کا لکھا ہے قصہ امیر حمزہ و بوستان خیال شاہد اس مقال کے ہین وَنَحْوُهَا مِنَ الْحِكَايَاتِ الْوَاهِيَةِ الَّتِي لَيْسَ لَهَا كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْ مِثْلِهَا اس قصہ کو صاحب تفسیر فتح العزیز نے بھی بتقلید مفسرین بروایت ابن قلابہ نقل کیا ہے دل اس ذکر سے قلق مین ہے اسلیے کہ انکا مرتبہ ہمارے ذہن ناقص مین اس سے زیادہ ہے کہ وہ اس طرح کے بے اصل بات کو اپنی کتاب مین نقل کرین اور انکو علم اوسکی وضع و لا اصل ہونے کا حاصل نہو اور اگر حاصل تھا تو اور بھی زیادہ محل ملال ہے ؎

فَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَتِلْكَ مُصِيْبَةٌ وَاِنْ كُنْتَ تَدْرِيْ فَالْمُصِيْبَةُ اَعْظَمُ

ثمود نام ہے قوم صالح علیہ السلام کا اپنی دادا کے نام پر نامزد ہوئے ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام یہ لوگ ایسے زبردست کاریگر تھے کہ پہاڑون مین تہ تراش کر گھر بناتے مفسرین نے کہا ہے کہ انہون نے ایک ہزار سات سو شہر اسی نہج کے بنائے تھے پہاڑون کو اندر سے خالی کرکے محل و حویلی طیار کرتے پہاڑون مین بستے بستے وادی سے مراد وادی القری ہے یہ جگہ شام کی طرف سے نزدیک مدینہ کے ہے

یا درمیان پہاڑوں کے ہے فرعون کا لشکر صاحب خیام تھا وہ انکو میخوں سے کھڑا کرتے یا میخوں سے لوگوں کو عذاب دیتا یہ لشکر والے سخت سرکش تھے شہروں میں اپنے کفر و معاصی سے فساد کرتے پھرتے اللہ نے انکو کوڑا عذاب کا مارا عاد ثمود سے اور ثمود صیحہ سے اور فرعون والے غرق سے ہلاک کئے ہر کسیکو اوسکے گناہ میں پکڑ لیا سو کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ عذاب دنیا بمقابلہ عذاب آخرت کے اتنا ذرا سا ہے جیسے کہ کوڑا بمقابلے میں ایک بڑے عذاب کے ہوتا ہے اسکے سوا اور تاویل بھی کی ہے اللہ نے کہا ہم ہر انسان کے عمل کو تاکتے ہیں خیر و شر کی جزا دینگے فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ سو آدمی جو ہے جب جانچے اوسکو رب اسکا پھر دس کو عزت دے اور اوسکو نعمت دے تو کہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور وہ جسوقت اوسکو جانچے پھر تنگ کرے اوسپر روزی کی تو کہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا یعنے رب پر الزام رکھے اپنے فعل نہ دیکھے کوئی نہیں پر تم عزت نہیں کرتے یتیم کو اور تاکید نہیں کہتے آپس میں محتاج کے کھانے کی اور کھاتے ہو مردے کا مال سمیٹ کر سارا اور پیار کرتے ہو مال کو جی بھر کر **ف** اللہ نے انسان پر اوسکا اعتقاد کا انکار کیا کہ جب اسپر توسیع رزق کی کرتا ہے تاکہ اوسکا امتحان لے تو وہ اعتقاد کرتا ہے کہ یہ اللہ کیطرف سے اوسکا اکرام ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے بلکہ ابتلا و امتحان ہے کما قال تعالے اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ اسی طرح دوسری جانب کا حال ہے کہ جب اللہ انسان کو مبتلا کرتا ہے اور امتحان فرماتا ہے تو وہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ اللہ کیطرف سے اوسکی اہانت ہے اللہ نے کہا یہ بات نہیں ہے جسطرح کہ اوس نے اعتقاد کیا بلکہ اللہ تعالی مال اوسکو دیتا ہے جسکو دوست رکھتا ہے اور جسکو دوست نہیں رکھتا اسی طرح تنگی رزق کی بھی دوست اور غیر دوست پر کرتا ہے دار مدار امر کا اسجگہ اللہ کے طاعت پر ہے دونو حالتوں میں کہ اگر غنی ہو تو اللہ کا شکر بجالائے اور اگر فقیر ہو تو صبر کرے پھر اشارہ کیا طرف اکرام یتیم کے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو جسکے ساتھ احسان کیا جائے اور بدتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جسمیں یتیم کے ساتھ برائی کیجائے پھر انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا کہ میں اور کافل یتیم جنت میں اس طرح پر ہونگے رواہ عبداللہ ابن مبارک سہل بن سعد رفعا کہتے ہیں کہ میں اور کافل یتیم جنت میں مثل ان دو انگشت کے قریب ہونگے

اور وسطی و ابہام کو ملایا دواہ ابوداؤد پھر فرمایا کہ فقراء و مساکین کے ساتھ احسان نہیں کرتے اور نہ ایک دوسرے پر اس بات کی تاکید کرتے ہیں بلکہ میراث کو کھائے پر جمکے ہوئے ہیں کسی طرح سے بھی ہاتھ آئے وجہ حلال ہو یا حرام اور مال کے بڑے دوستدار ہیں فتح البیان میں کہا ہے کہ جب اللہ پاک کسی آدمی کا امتحان لیتا ہے اور اسکو مال کثیر و رزق وسیع دیتا ہے تو وہ بہت خوش ہو جاتا ہے اور اللہ کا شکر بجا نہیں لاتا اور اسکے دل میں اس بات کا خطرہ تک بھی نہیں گذرتا کہ یہ اوسکا امتحان ہے طرف سے اوسکے رب کے کہ وہ صبر و جزع کریگا یا شکر و کفران نعمت کریگا بلکہ یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو یہ مال و رزق میرے استحقاق کے سبب سے ملا ہے میں اسی لائق تھا اگر مجھ کو یہ نعمت نہ ملتی بلکہ تے کہا مراد انسان کافر ہے ابی بن خلف مقاتل نے کہا کہ امیہ بن خلف کے حق میں اوتری ہے اور بعض نے کہا یہ آیت حق میں عتبہ بن ربیعہ اور ابوحذیفہ بن مغیرہ کے اوتری ہے لکن باعتبار عموم لفظ کے ہے نہ خصوص سبب کے اسیطرح جب اللہ کسی شخص کا امتحان فقر و فاقہ سے لیتا ہے اور اس پر بسبط رزق و مال نہیں کرتا تو وہ سمجھتا ہے کہ میں تو میرے اللہ کے ذلیل و خوار ہوں جب تو مجھکو اس حال میں گرفتار کر کہا ہے حالانکہ یہ امتحان ہے نہ ہوان یہ صفت ہی کافر کی ہے جو بعبث پر ایمان نہیں لایا ہے کیونکہ اوسکے نزدیک اور دنیا کے اور کوئی کرامت نہیں ہے اسی توسع متاع کو وہ اکرام جانتا ہے اور قوت مال و رزق کو اہانت سمجھتا ہے اور عدم وصول کو طرف زینت دنیا کی بے غرتی اپنی خیال کرتا ہے بخلاف مومن کے اوسکے نزدیک ساری کرامت یہ ہے کہ اللہ کی طاعت و عمل آخرت کی توفیق ملی اور محتمل ہے کہ مراد انسان سے علی العموم ہو اسلیے کہ اوسکو اسبات کا تیقظ نہیں ہے کہ اس سے بدتر کافر دنیا میں لاحق ہونا کچھ اکرام و اہانت سے متعلق نہیں ہے بلکہ امتحان اختبار ہے طرف سے خدا کے کیونکہ اگر دونیا نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے بھی وقعت رکھتی تو اللہ تعالی ایک گھونٹ پانی بھی کسی کافر کو اوس میں نہ دیتا بلکہ یہ تو اوسکی طرف سے ایک ابتلا ہے کما قال وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً یہ جملہ یا اکرام یتیم و اطعام مساکین کا پھر ذکر میراث کا کیا مراد اس سے مال ایتام اغنیاء کا ہے اسیطرح مال عورتوں کا کیونکہ وہ لوگ نساء و صبیان کا مال کہا جاتا تھے درثہ کو اوس میں سے کچھ نہ دیتے تھے جس نے کہا یعنے اپنا اور یتیم کا حصہ کہا لیتے بھی قول ابوعبیدہ کا ہے ابن زید نے کہا جب اپنا مال کہا چکتے تو دوسرے کے مال پر جھکتے نہیں طیب کی کچھ فکر نہ کرتے حالانکہ حکم ارث کا نزدیک انکے بقایای شریعت اسمعیل علیہ السلام سے تھا یا بطریق حادث معلوم تھا تو اب یہ بات نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ سورت مکی ہے اور آیت میراث مدنی اور علم حلال و حرام شرع ہی سے معلوم ہو سکتا تھا

پھر فرمایا کہ انکو محبت مال کی سجیدہ ہے ابن عباس نے کہا یہ شدید الحب ہیں ساتھ مال کے کَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ
دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ
اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝
وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ
فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ کوئی نہیں جب پست کرینگے مین کو کوٹ کوٹ کر اور آوی
تیرا رب اور آوین فرشتے قطار قطار اور لاوی اوسدن دوزخ کو اوسدن سوچ آدمی اور کہان ملے اُسکو
سوچنا کہے کسیطرح مین آگے بھیجتا اپنے جیتے پھر اوس دن مارنیوالا اوسکی سی کوئی اور باندہ نہ رکھے اوسکا سا
باندہنا کوئی اے جی جین بیڑے پھر چل اپنے رب کی طرف تو اوس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر مل میرے
بندون مین اور پیٹھ پھرے بہشت مین ف اللہ نے اس جگہ وقائع و احوال عظیمہ قیامت سے خبر دی ہے
کہ اوس دن زمین پامال دستوروہ و برابر و یکسان کردیجائیگی پہاڑ وغیرہ کچھ نہ ہونگے خلائق اپنی قبرون سے
نکلکر سامنے رب کے آئینگی اور اللہ تعالی واسطے فصل قضا کے درمیان خلق کے آئیگا یہ آثار رب کا بعد اسکے
ہوگا کہ لوگ سید ولد آدم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کرینگے اور سارے انبیا اولوالعزم سے
واحدا بعد واحد سوال سفارش کرچکے ہونگے اور ہر کسینے کہدیا ہوگا کہ لَسْتُ بِصَاحِبَةِ ذٰلِكُمْ یہانتک کہ نوبت
سید الانبیا کی آئیگی اور آپ فرماوینگے کہ اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا پھر اوسدم نزدیک رب العالمین کے جاکر شفاعت فرماوینگے
تب اللہ تعالی جب رواج چاہیگا واسطے قضا و فصل قضا کے آئیگا اور فرشتے صف باندہ باندہ کر سامنے اوسکے
آئینگے اور جہنم لاکر حاضر کرینگے حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے کہ اوس دن جہنم لائی جائیگی اوسکے
ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اوسکو کھینچتے ہونگے (رواہ مسلم والترمذی
وعبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم) اوسوقت انسان اپنے عمل کو یاد کریگا جو زمانہ قدیم و
حدیث مین کرچکا ہے لیکن یہ یاد کرنا کس کام آئیگا اپنے معاصی پر نادم ہوگا اور تمنا کرے گا کہ کاش مینے
اپنے اس حیات کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا عاصی کو پشیمانی عصیان پر ہوگی اور طائع کو اس بات کی کہ طاعات
زیادہ کیے ہوتے محمد بن عمرہ ایک صحابی ہے وہ کہتے ہین اگر کوئی بندہ اپنے منہ کے بل روز ولادت سے
مرنے تک اللہ کی طاعت پر پڑا رہے تو بھی وہ دن قیامت کے اوس طاعت کو حقیر جانیگا اور تمنا کریگا کہ
کاش پھر دنیا مین واپس جاوین تاکہ اجر و ثواب زائد پاوین (رواہ احمد) پھر فرمایا کہ کوئی شخص زیادہ عذاب

وثاق مین تعذیب وثاق اللہ تعالی ہی گنہگارون کو نہ ہوگا عذاب سے مراد آگ ہے یہ انجام مجرمین کا ہے جو کہ ظالم فاجر ہے رہا نفس کہ یہ مطمئنہ اور یہ وہ نفس ہے کہ ساتھ حق کے ساکن و دائر و ثابت رہتا ہے سو اس سے یہ بات کہی جائیگی کہ اے آرمیدہ تو ہمائیگی و ثواب مین اپنے رب کے آجا اور جو کچھ جنت مین تیرے لیے طیار کر رکھا ہے اوسکو لے تو اللہ سے خوش ہے اور اللہ تجھ سے راضی ہے تو میرے بندون مین داخل ہو اور میرے بہشت مین آسایش کر یہ بات اُس سے وقت احتضار کے کہی جاتی ہے اور قیامت مین بھی کہی جائیگی جس طرح فرشتے مومن کو وقت احتضار کے اور وقت قیام کے قبر سے یہ بشارت دیتے ہین یہ مطلح اسکا یہی ابن عباس نے کہا یہ آیت حق مین عثمان رضی اللہ عنہ کے اتری ہے بریدہ نے کہا حق مین حمزہ بن عبد المطلب کے بعض نے کہا مراد جوع الی الرب سے رجوع طرف بدن کے ہے جسکو دنیا مین طاعت سے آباد رکھتا تھا ابن عباس نے بجائے فی عبادی فی عبدی پڑہا ہے عکرمہ و کلبی بھی اسی کے قائل ہین ابن جریر نے بھی اسکو اختیار کیا ہے لیکن یہ قرارت غریب ہے اور اظہر وہی قول اول ہے بدلیل قولہ تعالے ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَاِنَّ مَرْجِعَنَآ اِلَى اللّٰهِ یعنے ہمارا انجام طرف اللہ کے حکم کے ہے ہمکو سامنے اوسکے کھڑا ہونا ہوگا ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت باب اوتری تو ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اونہون نے کہا اے رسول خدا ما احسن ھذا فرمایا اما انہ سیقال لک ھذا رواہ ابن ابی حاتم سعید بن جبیر کا لفظ یہ ہے کہ جب یہ آیت سامنے حضرت کے پڑہی ابو بکر نے کہا ان ھذا لحسن حضرت نے فرمایا اما ان الملک سیقول لک ھذا عند الموت رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر و ھذا مرسل حسن سعید بن جبیر کہتے ہین ابن عباس رضے اللہ عنہ کا انتقال طائف مین ہوا کچھ پرندے آئے کہ ان سے اعلی تر خلقت مین کبھی دیکھے نہ گئے تھے ایک طائر اونکی نعش مین گھس گیا پھر باہر نہ نکلا جب انکو دفن کیا تو یہ آیت کنارہ قبر پر پڑہی گئی پڑہنے والا اوسکا معلوم نہ ہوا رواہ ابن ابی حاتم والطبرانی حکایت حافظ محمد بن ہمذہر ہروی معروف بشکر نے اپنی کتاب عجائب مین اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ قتاب ابن رزین ابو ہاشم نے کہا کہ زمین بلاد روم مین قید ہو گیا بادشاہ نے ہمکو جمع کر کے اپنا دین عرض کیا اور یہ کہا کہ جو پھر سے دین سے باز رہیگا اوسکی گردن ماری جائیگی تین شخص مرتد ہو گئے جو تھے نے انکار کیا اوسکی گردن مار کر سر کو نہر مین جو اُس جگہ تھی ڈالدیا وہ پانی مین تھمکتا زمین پر آگیا اور اون تینون شخصون کو نام بنام پکار کر کہا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پر بانی مین غوطہ لگایا قریب تھا کہ
نصاری ایمان لے آئین بادشاہ کا تخت اوٹھالیا اور وہ تینون شخص پھر مسلمان ہوگئے بعدہ خلیفہ ابوجعفر منصور
کی طرف سے فدیہ آیا اوسپر ہم کو چھوڑ دیا ابوامامہ کہتے ہین حضرت نے ایک مرد کو کہا کہہ اللھم انی اسالک نفسا
بک مطمئنۃ تؤمن بلقائک وترضی بقضائک وتقنع بعطائک رواہ ابن عساکر ف فتح البیان
مین کہا ہے دک ودق کے ایک معنے ہین مراد تزلزل وتحرک زمین کا ہے بعد تحرک کے ابن قتیبہ نے کہا پہاڑون
کو ٹھونک ٹھونک کر برابر کردینگے سبر دنے کہا اونچائی اونکی جاتی رہیگی مطلب یہ ہے کہ زمین مرۃ بعد مرۃ مدکوک
ہوگی اور اللہ تعالی آئیگا یعنے اوسکا حکم وقضا صادر ہوگا یا آیات قہر ظاہر ہونگے یا شبہ دور ہوکر سب کے معارف
منکشف ہوجائینگے جسطرح کسی مشکوک فیہ چیز کے آنے سے شک زائل ہوجاتا ہے اسیطرح کا وہوکا باقی نہیں
رہتا الیس الخبر کالمعاینۃ یا اللہ کا قہر وسلطان اور انفراد بالامر آئیگا کسی بندہ کو کچھ دخل نہین رہیگا یا مراد
آنا محاسبہ وجزا کا ہے حق یہ ہے کہ یہ آیت منجملہ آیات صفات کے ہے جس کی بیان کیفیت سے سلف امت و
ائمہ ملت اور راسخین خلف خاموش ہین کسی نے اوس مین کچھ کلام نہین کیا بلکہ جسطرح جو یہ صفت آئی
ہے اوسیطرح اوسکو جاری رکھا بغیر تکییف وتشبیہ وتاویل وتحریف وتعطیل کے اور یہ کہا کہ ہمکو ایمان
لانا اس صفت پر اور جاری کرنا اوسکا جون وجہ یہ لازم ہے تاویل کرنا خوئی اہل کلام ودین ستیز
ہے سو یہ طریقہ خلاف شیوہ ومنہاج جمہور سلف صالحین ہے اوسدن فرشتون کی صفین بندہ ہینگے ہر آسمان
کے ملائکہ ایک صف ہونگے علیحدہ علیحدہ ضحاک نے کہا ہر آسمان والے دن قیامت کے اوتریگے صفین
باندھکر زمین کو ہر طرف سے احاطہ کرلینگے یہ سب ملائکہ صفوف ہونگے جہنم لائی جائیگی اور جانب یسار عرش
رکھی جائیگی اوسدم کوئی ملک مقرب ونبی مرسل نہوگا لکن گھٹنون کے بل ہر نفسی نفسی کہیگا اسکو
ایک جماعت مفسرین نے نقل کیا ہے اور مرفوعا بھی حدیث ابن مسعود سے اوپر گزر چکا ہے اس بنیاد پر آیت انپر
ظاہر پر جاری ساری ہے یعنے پھر پھیر دوزخ اہل دوزخ کے لیے ظاہر ہوجود ہوگی کقولہ تعالے اور
برزت الجحیم للغاوین لکن اول اولے ہے اوسدن انسان اپنے کیے کو یاد کریگا دنیا مین جو کچھ کفر و
معاصی سے کیا تھا اوسپر پشیمان ہوگا لکن اسوقت کا نادم ہونا کچھ کام نہ آئیگا زجاج نے کہا وہ توبہ کرنے لگیگا
لکن وہان توبہ کہان جو جگہہ توبہ کرنے کی تھی وہان تو توبہ کی نہین یا کی مگر توڑ ڈالی اور انجام کار کو نہ سوچا
اور کچھ دم دن کا نہ کیا اب دیکھہ بھال کر یہ کہیگا کہ کاش مین اپنے زیست کے لیے کوئی خیر وعمل صالح آگے

بیجد یتا تو آج کے دن کام آتا مراد حیات آخرت ہی کیونکہ حیات حقیقیہ وہین کی زندگانی ہے نہ اسجگہہ کی اسلیے کہ وہ دائم غیر منقطع ہے اور یہ فانی بعض نے کہا مراد حیات دنیاوی ہے یعنے مینے اُس زندگانی مین آجکے لیے کوئی عمل صالح کر لیا ہوتا تو کیا خوب بات ہوتی لکن اول اولی ہے حسن نے کہا واللہ اوس نے جان لیا کہ اب ایکایسی حیات دراز ملی ہے جس مین مرنا نہین ہے پھر اوس دن جبکہ ایسا حال وہوگا اوسکا سا عذاب کوئی نکر سکیگا اور نہ اوس کیطرح کوئی جکڑ بند کر سکے یا اسلیے کہ سوا اللہ کے کسیکا کچھ اختیار نہ رہیگا مراد انسان سے اُس جگہہ انسان کافر ہے یا ابلیس یا ابی بن خلف فراء نے کہا مطلب ہے کہ اس کافر معین کیطرح نہ کوئی معذب ہوگا اور نہ موثق سلاسل و اغلال مین اسلیے کہ وہ بھی کفر مین جدوجی کو پہونچ گیا تھا یا یہ مراد ہے کہ اوسکی جگہہ پر کسی اور کو نہ عذاب کرینگے اور نہ وثاق کہ وہ فدیہ دیکر رہائی پائے چھوٹ جائے کقولہ فَكَاتِدُ وَاذِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ عذاب یعنی تعذیب ہے اور وثاق بمعنے توثیق یہ ذکر شقی کا تھا اوسکے بعد ذکر تقی کا کیا ہے کہ نفس مطمئنہ سے یہ بات کہی جائیگی کہ تو اپنے رب کے پاس آ راضی ہوکر وہ بھی تجھ سے راضی ہے یہ بات خود اللہ تعالی کہیگا اس مین اکرام ہے مومن کا جسطرح کہ موسی علیہ السلام سے بات کی تھی یا کہنے والا اوسکا فرشتہ ہوگا اور یہ بات وقت موت یا بعث یا دخول جنت کے کہے گا نفس مطمئنہ وہ ہے جو کہ سانہ ایمان و توحید کے ساکن موقن ہو اور تیلج یقین تک پہونچ جائے شک و شبہ کا لگاؤ اور خلط ملط اوس مین نہ ہو حسن نے کہا هِيَ الْمُؤْمِنَةُ الْمُوقِنَةُ مجاہد نے کہا راضی بقضا مراد ہے اوسکو معلوم ہے کہ جو بات چوک گئی وہ نصیب مین نہ تھی اور جو بلا پہونچی وہ چوکنے والے نہ تھی مقاتل نے کہا مراد آمنہ مطمئنہ ہے ابن کیسان نے کہا مراد مطمئن بذکر اللہ ہے کسی نے کہا مخلصہ ہے مراد رب سے اسجگہہ اللہ ہے یا موعد یا امر خدا یا حسب لکن اول اولے ہے قفال نے کہا یہ آیت اگرچہ ظاہر مین امر ہے لکن معنے مین خبر ہے تقدیر عبارت یون ہے کہ نفس جب مطمئن ہوتا ہے تو قیامت مین طرف اللہ کے بسبب اس طمانیت کے رجوع کرتا ہے ابن عباس نے کہا یہ نفس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفس تھا دوسرا لفظ یہ ہے کہ مراد مطمئنہ سے صدقہ ہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ جو ثواب اُسکو ملا اوس سے خوش ہے اور اپنے عمل پر راضی ہے عباد سے مراد اہل ایمان ہین یعنے تو زمرۂ مومنین صالحین مین داخل ہو اور انکے سلک مین منتظم اس سے ثابت ہوا کہ نفس بمعنے ذات ہے اور بہ معنے روح بھی ہوسکتا ہے جان جب تن سے دنیا مین نکلنے کو ہوتی ہے تو یہ بات اوسوقت کہی جاتی ہے کہ میرے بندون مین مل اور قیامت کو میرے بہشت مین جا مراد اس آیت سے ہر نفس ہے جو کہ مطمئن ہوتا ہے علی العموم کیونکہ یہ

سورت مکی مین اوتری ہے اُسکا نازل ہونا حقیقین کسی نفس معین کے کچھ خلاف عموم نہین ہے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ سبب خاص کا واللہ الحمد فقط

سورۂ بلد

اسکو سورۂ لا اقسم بھی کہتے ہین یہ ۲۰ آیت ہے اور بلا خلاف مکی ہے ابن عباس و ابن الزبیر نے بھی یہی کہا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْ كَبَدٍ ۭ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۭ اَيَحْسَبُ وقف لازم
اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۭ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ قسم
کھاتا ہون اس شہر کی یعنے مکہ کی اور تجھکو قید نہ ہیگی اس شہر مین اور جنتی کی اور جو جنا یعنے آدم کی اور جنی آدم کی ہمنے بنایا آدمی محنت مین یعنے سارے عمر محنت سے خالی کبھی نہین کیا خیال نہ کہتا ہے کہ اوسپر بس نہ چلیگا کسیکا کہتا ہے مینے کہا پایا مال ڈھیرون کیا خیال نہ کہتا ہے کہ دیکھا نہین اوسکو کسینے بہلا ہمنے نہین دین اوسکو دو آنکھین اور زبان اور دو ہونٹھے اور بجا دین اوسکو دو گھاٹیان یعنے کفر و ایمان یا دو وہ کی دو چھاتیان

ف مکہ مین لڑائی کی قید ہے ہر شخص کو مگر حضرت کو فتح مکہ کے دن قید معاف ہوئی تھی جو کوئی آپسے لڑا اوسکو مارا پھر وہی قید قائم ہے تا قیامت پھر فرمایا کہ شادیون مین ماتمون مین نام کی جگہون مین مال خرچ کرنیکو بڑائی گنتا ہے اور خرچ کرنیکی جگہہ اور ہے ابن کثیر کہتے ہین اللہ پاک نے مکے کی قسم کہائی مکہ ام القری ہے تاکہ جو کوئی اوس مین ساکن و حال ہے وہ مکہ کی عظمت قدر پر حالت احرام مین آگاہ ہو ابن عباس نے کہا مجھے قسم ہے اس مکہ کی اور تجھکو اے محمد مقاتل کرنا وہان حلال ہے یہی قول ہے سعید بن جبیر و ابو صالح و عطیہ و ضحاک و قتادہ و دسری و ابن زید کا مجاہد نے کہا یعنے جو کچھ وہان تیرے ہاتھہ آئی وہ تجھکو حلال ہے قتادہ نے کہا یعنے تجھکو کچھ حرج دائم وہان نہین ہے حسن بصری نے کہا اللہ نے ایک ساعت روز کو حضرت کے لیے وہان جائز کردیا تہا یہی مضمون حدیث صحیح متفق علیہ مین بھی رفعاً آیا ہے کہ اس شہر کو اللہ پاک نے حرام کیا ہے جب سے کہ آسمان اور زمین کو پیدا کیا سو وہ حرام ہے اللہ پاک کے حرام کرنے سے قیامت تک سو وہان کا درخت کاٹا جائے نہ کانٹا توڑا جائے میرے لیے ایک ساعت نہار کو حلال کردیا گیا پھر اوسکی حرمت بدستور پھر آئی جیسے کہ کل تھی اب چاہیے کہ حاضر آدمی غائب آدمی کو یہ بات پہونچادی ایک لفظ مین یون فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص حجت پکڑے

رخصت پر قتال رسول خدا سے تو تم یہ کہو کہ اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا تم کو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ تم اوس سے قتال کرو ابن عباس نے کہا والد سے مراد وہ ہے جو جنتا ہے اور ولد سے وہ جو کہ نہیں جنتا عکرمہ نے کہا والد سے مراد عاقر ہے اور ولد سے جننے والا مجاہد و ابو صالح و قتادہ و ضحاک و سفیان ثوری و سعید بن جبیر و سدی و حسن بصری و ضحیف شہر بیل وغیرہم کہتے ہیں کہ والد آدم ہیں اور ولد اوسکی اولاد ابن کثیر نے کہا یہ قول حسن قوی ہے اسلیے کہ جب اللہ پاک نے اقسم القرآن کی قسم کھائی اور یہ اسم ساکن ہے تو بعد اوسکے ساکن کی قسم کھائی وہ آدم ابو البشر اور انکی اولاد ہے ابو عمران جونی کہتے ہیں مراد آدم علیہ السلام اور اوان کی ذریت ہے ابن جریر نے یہ بات اختیار کی ہے کہ یہ کلمہ عام ہے حق میں ہر والد و ولد کے سو یہ بھی محتمل ہے ابن مسعود ابن عباس عکرمہ مجاہد ابراہیم نخعی شعبہ ضحاک وغیرہم کا قول یہ ہے کہ کبد سے مراد سیدھا کھڑا آدمی ہے یعنے ماں کے پیٹ میں منتصب ہوتا ہے کبد کہتے ہیں استواء و استقامت کو گویا یہ معنے ہوئے کہ لقد خلقنا سویا منتصبا کقولہ تعالی الذی خلقک فسوّیک فعدلک فی ای صورۃ ما شاء ربک وکقولہ سبحانہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ مراد کبد سے شدت خلق ہے جیسے پیدا ہونا دانت نکلنا مجاہد نے کہا یعنے پہلے نطفہ تھا پھر علقہ ہوا پھر مضغہ محنت اٹھاتا ہے پیدا ہونے میں وہو کقولہ تعالی حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا وحملہ وفصالہ ثلثون شھرا کل کا غرض کہ وہ شقتیں اوٹھاتا ہے سعید بن جبیر نے کہا یعنے شدت و طلب معیشت میں رہتا ہے عکرمہ نے کہا شدت و طول میں پیدا ہوا ہے قتادہ نے کہا مشقت میں ایک نصاری سے پوچھا تھا مراد کبد سے کیا ہے کہا قیام و اعتدال امام محمد باقر نے سنکر انکار نہ کیا حسن نے کہا مشقت کمینچتا ہے امر دنیا و امر آخرت کی دوسرا لفظ یہ ہے کہ اوٹھاتا ہے ضائق دنیا کے اور شدائد آخرت کے ابن زید نے کہا آدم آسمان پر پیدا ہوئے تھے اسلیے نام اوسکا کبد ہوا ابن جریر نے یہ اختیار کیا ہے کہ مراد اس سے مکابدت و شاق امور ہے یعنے کافر کی محنت و مشقت میں لگا رہتا ہے کبھی خالی نہیں ہوتا حسن نے کہا کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی کو اسکا مال لینے پر قدرت نہیں ہے قتادہ نے کہا کیا یہ گمان کرتا ہے کہ اوس سے سوال اس مال کا نہ ہوگا کہ کہاں سے کمایا کہاں اوٹھایا سدی نے کہا مراد اللہ ہے کہ وہ اوسپر قادر ہے مال سے مراد مال بسیار ہے مجاہد حسن و قتادہ و سدی نے کہا کیا وہ اس خیال میں ہے کہ کوئی اوسکو دیکھتا نہیں

ہے یعنے اللہ عزوجل یہی قول سلف کا بھی ہے پھر فرمایا کیا ہمنے اُسکو دو آنکھین نہین دی ہین جن سے وہ دیکھتا ہے اور زبان جس سے جی کی بات بیان کرسکتا ہے اور ہونٹھ جن سے بات کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور کہا نا کہا سکتا ہے اور چہرہ کا جمال اور وہان کا کمال ہی کمال فعا کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے اے آدم مینے تجھپر بڑے بڑے انعام کیے جنکا شمار نہین ہے اور نہ تجھکو طاقت انکی شکر کی ہے ایک انعام یہ تجھپر یہی ہے کہ مینے تجھکو دو آنکھین دی ہین جن سے تو دیکھتا ہے اور انکے لیے پردہ رکھا ہے سو تو انکو ان سے اون چیزون کو دیکھ جو تیرے لیے حلال ہے اور جو چیز تجھپر حرام ہے اوسپر پردہ ڈال اور تجھکو ایک زبان دی ہے اور اسکے لیے ایک پردہ کہا ہے سو جس چیز کا مینے تجھکو حکم دیا ہے وہ زبان سے نکال اور جائز بات کہہ اور جو بات کہنا تجھپر حرام ہے اوس سے جیبہ کو بند رکھ اور تجھکو ایک شرمگاہ دی ہے اور ایک پردہ رکھا ہے سو شرمگاہ سے حلال کو پہونچ اور اگر حرام سامنے آئے تو اوسپر پردہ ڈال اے ابن آدم تو میرے غصے کو نہین اُٹھا سکتا اور نہ میرے انتقام کی طاقت رکھتا ہے رواہ ابن جریر ابن مسعود نے کہا تجھ بین سو مراد خیر و شر ہے یہی قول علی و ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و ابی وائل و ابی صالح و محمد بن کعب و ضحاک و عطا خراسانی وغیرہم کا ہے حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے یہ دو نجد ہین ایک نجد شر سو یہی تم کو دوست تر ہے نجد خیر سے رواہ عبد اللہ بن وہب لیکن سند اسکی ٹھیک نہین یہ حسن بصری کا بھی مرسلا مروی ہے ابن عباس نے کہا مراد ہر دو پستان ہین ربیع و قتادہ و ابی حازم بھی اسی کے قائل ہین لیکن صواب قول اول ہے اس آیت کی نظیر یہ ہے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ف فتح البیان مین کہا ہے حرف لا کریہ لا اقسم بہذا البلد مین زائد ہے واحدی نے کہا مفسرین کا اجماع ہے کہ مراد اس بلد سے مکہ مکرمہ ہے اور وسطی نے کہا کہ مراد مدینہ منورہ ہے سو قطع نظر اسکے کہ یہ قول خلاف اجماع مفسرین ہے یون بھی مدفوع ہے کہ یہ سورت مکی ہے نہ مدنی اللہ نے مکہ معظمہ کو حرم با امن اور مثابہ مردم کیا ہے اور مسجد الحرام قبلہ اہل مشرق و مغرب ہے اور اوسکو مقام ابراہیم سے شرف عظیم بخشا ہے اور وہان شکار کھیلنا حرام کردیا اور بیت المعمور کو اوسکے مقابل مین رکھا اور کعبے کے نیچے لیکر ساتوین زمین پہلی حبہ تک فضائل اوس جگہہ فراہم ہین تو اُسکے قسم کھائی اور فرمایا تجھکو کہ اوس مین قتال کرنا حلال ہے گو ایک ہی ساعت سہی یہ خبر دی ہے آیندہ کی جسطرح کہ فرمایا تھا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ نسفی نے اسی کو راجح کہا ہے مجاہد نے کہا کہ تم جو کچھ اوسکے اند

کر وہ تم کو درست ہے فتح و قتال سے یا یہ مراد ہے کہ جو کہ تم اس شہر مین مقیم ہو اسلیے تمہاری ہم تشریف و تعظیم کے واسطے یہ قسم کہاتے ہین اسلیے کہ تمہارا وہان ہونا ایک دوسرا شرف ہے مکہ کو علاوہ اوسکے شرف و عظم سابق کے ابن عباس نے کہا اللہ نے دن دخول مکہ کے حضرت صلعم کو قتل کرنا اور چھوڑ دینا حلال کر دیا تھا چنانچہ ابن خطل کو جو متعلق تھا استار کعبہ سے صبر اقتل کیا یعنے بہوکا پیاسا مارا اسبب اسکے حضرت کے کسی کو حلال نہین کہ وہان ایسا کام کرے جو اللہ پاک نے حرام کر دیا ہے ابو بزدہ اسلمی کہتے ہین یہ آیت میرے حق مین اوتری ہے مین گھر سے باہر نکلا مینے عبد اللہ بن خطل کو کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے پایا اوسکے گردن در سیان کن و مقام کے مار ہو گئے اخر جہا بن مردویہ والد و ما ولد سے مراد آدم اور ابن آدم ہین ابن عباس نے کہا اللہ نے اوکی قسم کہائی اسلیے کہ روئے زمین پر یہ اعجب خلق ہین ان مین بیان و عقل و تدبیر و استخراج علوم ہے ان مین انبیا اولیا صلحا اصفیا دعاۃ الی اللہ متصادر دین ہین اور جو کچھ زمین مین مخلوق ہوا ہے وہ انہین کے لیے ہے فرشتون سے آدم کو سجدہ کرایا سب پیدون کے نام سکھائے اسلیے اوکی قسم کہائی انمین سب اچھے برے آگئے بعض نے کہا مراد صلحا ہین ہے طلحا روہ اولاد نہین ہین گویا بہائم ہین فائدہ نکیر والد کا تعجب و مدح ہے قالہ الرازی کسی نے کہا والد ابراہیم ہین اور ما ولد اسمعیل و محمد علیہما السلام یا عاقر و غیر عاقر لکن اس مین بعد ہے یا عام ہے جمیع حیوانات کو ابن جریر کا مختار یہی ہے بعض جہال سفہا نے اس سے استدلال جواز احتفال مولد نبوی صلعم اور علیہ وسلم پر کیا ہے یہ درحقیقت تحریف ہے اللہ پاک کی کتاب کی جسکی طرف سلفاً و خلفاً کوئی مفسر نہین گیا بلکہ خلاف اجماع مسلمین ہے اور تفسیر بالرای پر وعید سخت آچکی ہے کبد بہمزہ اور شدت و مشقت ہے یعنے انسان پیدا ہونیکے دن سے مرنے کے دن تک محنت و سختی مین بسر کرتا ہے ذوالنون نے کہا آدمی ہمیشہ قضا کی رسی مین بندہا ہے امر و نہی کی طرف بلایا گیا ہے یا سراپا محنت شکر مین ہے اور ضرر پر محنت صبر مین ان دو حال سے کبھی خالی نہین ہوتا کلبی نے کہا ایک مرد قوم بنی جمح کا تھا اوسکو ابو الاشدین کہتے تھے ایک بڑا پچھاڑ کر بیٹھتا اور کہتا بھلا کوئی اسکو میرے نیچے سے کھینچکر نکال لے دس آدمی کھینچتے وہ نہ سرکتا نہ اسکے پاؤن کو جنبش ہوتی وہ حضرت کا دشمن تھا اوسکے حق مین یہ آیت اوتری کیا اوسکو یہ گمان ہے کہ اوسپر کسیکا بس نہ چلیگا یا مانی کہتے ہین اللہ نے کوئی خلق انسان سے زیادہ ضعیف نہین بنائی معہذا وہ ضعیف الخلق ہے علما نے کہا ہے کہ پہلے ناف کاٹی جاتی ہے پھر کپڑے مین تنگ لپیٹا جاتا ہے پھر شیر خواری کی مشقت مین پڑتا ہے پھر دانت نکلنے کی تکلیف مین پھر دودھ چھڑانے کی محنت مین پھر فتنہ کی ایذا پھر درد رنج کا

وکہہ پر معلم کی صولت پہر سرور کی سیاست پہر استاذ کی ہیبت پہر بیاہ کی مشغل پہر مشغل اولاد وخدم ولشکر پہر پرستی اور گہر بنانیکا کھیڑا پہر پڑہانے کا ہنگامہ غرضکہ اس طرحکے صدہا مصائب والام واٰفات ہین جسکا ذکر زبانتکلم ہے جیسے دردسر ودرد دندان ودرد چشم والم گوش وقرا قرشکم ولفخ بطن وسائر امراض جنکی شرح کتب طب ہے پہر محزن نفس ومال مصیبت ضرب وحبس وحربانہ حاصل یہ کہ کوئی دن ایسا نہین گذرتا کہ اوس مین جانکنی وشقت برداری پیش نہ آئے پہر سب کے بعد موت ہی پر سب سے زیادہ سختی ہے پہر سوال منکر نکیر ہے پہر ضغطہ قبر پہر ظلمت گور پہر بعث پہر عرض علے اللہ یہانتک کہ جنت مین جانیکی بابت مین اگر انسان کی ہاتہہ مین کام ہوتا تو ہرگز وہ ان شدائد کو اختیار نہ کرتا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ خالق مدبر اور قاضی امور کوئی اور ہی ہے وہ اللہ وحدہ لا

شریک لہ ہی تو اوسی کے حکم کو بجالانا چاہیے کسی غیر کا دہیان تک نہ ہو

دلارامی کہ داری دل در و بند دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

کیا ابن آدم کو یہ خیال ہے کہ کسیکو اوسپر قدرت نہ ہوگی کہ اوس سے انتقام لے سکے ولہذا البطور فخر یہ کہتا ہے کہ مین نے بہت سا مال خرچ کر ڈالا ڈہیر کے ڈہیر اوڑا دیے ایسے نے کہا مال لبدہ ہے جسکے فنا ہونیکا ڈر نہو بسبب کثرت کے کلبی مقاتل نے کہا یعنے مینے یہ مال عداوت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صرف کیا ہے یا مراد کثرت انفاق ہے طریقہ جاہلیت پر کہ وہ اُسکو مکارم ومعالی ومفاخر مین شمار کرتے تہے مقاتل نے کہا یہ آیت حق مین رشید بن عامر بن نوفل کے اوتری ہے اوس نے ایک گناہ کیا تہا حضرت سے استفتا کیا فرمایا کفارہ دی کہا سب سے مین دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوا ہون سارا مال میرا انہین کفارات ونفقات مین خرچ ہوگیا اللہ نے فرمایا کیا وہ اس خیال مین ہے کہ کوئی اوسکو دیکھتا نہین ہے اور کوئی اس سے یہ نہ پوچہے گا کہ تو نے یہ مال کہان سے کمایا اور کہان اوڑایا کلبی نے کہا وہ جہوٹا تہا اوس نے کچہہ بہی خرچ نہین کیا تہا پہر اللہ نے ذکر اپنی نعمت کا انسان پر کیا اور فرمایا کیا ہمنے اوسکو آنکہین نہین دین جس سے وہ مرئیات کو دیکہتا ہے تین اندہیرون کے اندر رحم مین اُنکو بہاڑا پہر مقدار مناسب رکہا کہ ایک دوسرے سے نہ ٹکرا ہے نہ گھٹے پہر سفیدی سیاہی حمرت رقت کو مقدر کیا یہ وہ کیفیت ہے کہ ساری خلق اوسکے ادراک سے عاجز ہے پہر ایک زبان دی بولنے کو ع حکیمے سخن بر زبان آفرین ✤ جو دلمین ہوتا ہے اوسکو زبان سے بیان کرتا ہے دو لب دو دانت سے دانتون کا پردہ ہے بات کرنے پر قدرت سے کہا تا ہے پتا ہے کیا یا سور دلیل قدرت علی البعث پر نہین ہین نجد کہتے ہین اونچی راہ کو مراد اس جگہ طریق خیر وطریق شر ہے یا سر دو پستان

کہ طریق حیات و رزق اولاد ہے لیکن اول اولیٰ ہے ابن مسعود نے کہا مراد سبیل خیر و شر ہے ابن عباس نے کہا راہ ہدیٰ و ضلالت ہے یعنے ہمنے بیان کردیا کہ سلوک طریق اول منجی ہے اور سلوک سبیل ثانی مہلک اور پہلا سلوک ممدوح ہے اور دوسرا سلوک مذموم فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ۝ سو نہ پھاند سکا گھاٹی پر اور تو کیا بوجھا ہے کیا ہے وہ گھاٹی چھڑانا گردن کا یعنے آزاد کرنا یا قرضدار کو خلاص کروانا اور کھلانا بھوک کے دن مین بے باپ کے لڑکے کو جو ناتے دار ہے یا محتاج کو جو خاک مین رلتا ہے پھر ہوا ایمان والون مین جو تقید کرتے ہین سہارنیکا اور تقید کرتے ہین رحم کھانیکا وہ لوگ ہین سہ بے نصیب والے اور جو منکر ہوئے ہماری آیتون سے وہ ہین بائین ہاتھ والے اونہین کو آگ مین موندا ہے ف قیم کا ایک حق ناتے دار کا ایک حق جو دونون ہو کیا تو دو حق لنتے ہین ابن کثیر کہتے ہین ابن عمر نے کہا عقبہ ایک پہاڑ ہے دوزخ مین کعب احبار نے کہا ستر درجہ ہین جہنم مین حسن نے کہا جہنم کی گھاٹی مراد ہے قتادہ نے کہا یہ ایک سخت گھاٹی ہے اس مین اللہ کی طاعت کرنیکا جانا چاہیے پھر اللہ نے گھسنے کا رستہ بتایا کہ ایک تو گردن چھڑانا ہے دوسرے کہنا کھانا حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جس نے آزاد کیا ایک رقبہ مومنہ آزاد کرے گا اللہ ہر عضو کو اسکے عوض ہر عضو کے اوسکے آگ سے یہانتک کہ ہاتھ کو بدلے ہاتھ کے اور پاؤن کو بدلے پاؤن کے اور شرمگاہ کو بدلے شرمگاہ کے رواہ احمد علی بن حسین نے بحدیث کو سنکر ایک عمدہ غلام اپنے کو اوسی وقت آزاد کردیا اور کہا اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ شیخین و ترمذی و نسائی نے روایت کیا ہے کہ یہ غلام جعفر زین العابدین نے آزاد کیا اوسکے دس ہزار درہم ملتے تھے ابوبکیچ کا لفظ رفاعیہ ہے جس کسی مسلمان نے جس کسی مسلمان کو آزاد کیا اللہ پاک ہر عضو اوسکے عضو کے ایک استخوان اوسکا آگ دوزخ سے آزاد کرے گا اسیطرح حق مین عورت مسلمان کے فرمایا کہ جو کوئی عورت مسلمان کسی عورت مسلمان کو آزاد کریگی عوض ہر ہڈی کے ایک ہڈی اوسکی آگ سے آزاد ہوگی رواہ ابن جریر حدیث عمرو بن عبسہ مین فرمایا ہے جس نے بنائی کوئی مسجد کہ ذکر کیا جاوے اللہ اوسمین تو بنائیگا اللہ اسکے لیے ایک گھر جنت مین اور جس نے آزاد کی کوئی جان مسلمان تو وہ فدیہ ہوگی اوسکی جہنم سے اور جو بوڑھا ہوا اسلام مین تو یہ نور ہوگا واسطے اوسکے دن قیامت کو رواہ احمد

دوسرا لفظ انکا یہ ہے جس نے آزاد کیا ایک رقبہ مومن آزاد کریگا اللہ عرض ہر عضو کے اوسکے ایک عضو اوسکا آگ سے اور جس نے خرچ کیا جوڑا اسکی چیز کا راہ خدا مین تو جنت کے آٹھ دروازے ہین جس دروازے سے چاہے داخل ہو رواہ احمد ابن کثیر نے کہا وھٰذہٖ اسانید جیدۃ قویۃ وللہ الحمد سب کہتے ہین بہوک کر یہی قول ہی ابن عباس و عکرمہ و مجاہد و ضحاک و قتادہ وغیرہم کا نخعی نے کہا یعنے ایسے دن مین کہلائے کہ اسکو کہانا میسر نہو قتادہ نے کہا یعنے ایسے دن مین کہ اشتہا طعام ہو ذا مقربہ کے معنے ہین قرابت دار یہی قول ہے ابن عباس و عکرمہ و حسن و ضحاک و سدی کا حدیث سلمان بن عامر مین فرمایا ہے صدقہ کرنا مسکین پر ایک صدقہ ہے اور ذی رحم پر دو صدقے ہین صدقہ و صلہ رواہ احمد والترمذی والنسائی وھٰذا اسناد صحیح مسکین سے مراد گدائے خاکسار ہی جو خاک مین پڑا رہتا ہے ابن عباس نے کہا یعنے وہ جو برہنہ مین مٹی پر پڑا ہوا ہے نہ گہر ہے نہ در کوئی شے اوسکو خاک سے نہین بچاتی دوسرا لفظ یہ ہے کہ خاک سے چسپیدہ ہے بسبب فقر و فاقہ و حاجت کے اوسکے پاس کوئی شے نہین ہے تیسرا لفظ یہ ہی کہ مراد مسافر ہے یعنے خاک وطن سے دور پڑا ہے عکرمہ نے کہا مراد فقیر و قرضدار حاجتمند ہے سعید بن جبیر نے کہا مراد وہ شخص ہے جسکا کوئی نہین ہے سعید و قتادہ و مقاتل نے کہا مراد صاحب عیال ہے یہ سب الفاظ قریب المعنی ہین پھر اللہ نے فرمایا کہ وہ باوجود ان اوصاف جمیلہ کے دل سے مومن بھی ہے اللہ کے نزدیک امید اجر کی رکھتا ہے کما قال تعالیٰ ومن اراد الاخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مومن فاولٰئک کان سعیھم مشکورا وقال تعالیٰ من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن الآیۃ پھر اوس مین ایک صفت یہ بھی ہی کہ اوس نے صبر و رحم کی وصیت کی جسطرح حدیث مین آیا الراحمون یرحمھم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء دوسری حدیث مین ہے لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس تیسری حدیث مین ہی من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا فلیس منا پھر اللہ نے فرمایا کہ اس صفت کے لوگ اصحاب یمین مین ہونگے جنکا نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین ملیگا اور جو لوگ ہماری آیتون کے منکر ہین وہ صاحب شمال ہونگے اونکا صحیفہ عمل انکے پس پشت سے ملیگا وہ آگ کے اندر بند ہونگے اونکو کوئی رستہ گزیکا نہ ملیگا کہ جس سے وہ نکل بھاگین ابو ہریرہ و ابن عباس و عکرمہ و سعید بن جبیر و مجاہد و محمد بن کعب قرظی و عطیہ عوفی و حسن و قتادہ و سدی نے کہا موصدہ یعنی مطبقہ ہے ابن عباس نے کہا یعنے دروازے اوسکے بند ہونگے مجاہد نے کہا دروازے کے بند کر دینے کو لغت قریش مین الصاد کہتے ہین

ضحاک نے کہا یعنے وہ آگ محیط ہوگی قتادہ نے کہا اوس آگ مین روشنی نہ ہوگی اور نہ شگاف اور نہ رستہ نکلنے کا ابوعمران جونی کہتے ہین قیامت کے دن اللہ حکم کریگا ہر جبار شیطان اور وہ شخص جسکے شر سے لوگ ڈرتے تھے لوہے مین جکڑ بند کرکے جہنم مین ڈالے جائینگے پھر جہنم کو اوپر منطبق کردینگے واللہ اُنکے پاؤن ہرگز نہ جمینگے اور نہ وہ آسمان کو دیکھینگے اور نہ انکی آنکھ نیند سے جھپکیگی اور نہ ٹھنڈا پانی نصیب ہوگا رواہ ابن ابی حاتم ف فتح البیان مین کہا ہے اقتحام کہتے ہین اپنی جان کو کسی چیز مین جھونکدینے کو اور عقبہ کہتے ہین درہ کوہ کو جس سے گذر کرنا دشوار ہو اللہ پاک نے یہ ایک مثال بیان کی ہے مجاہدہ نفس وہوی شیطان کے سلوک سبیل اعمال پر ہین کہ نیک کام کرنا ایسا مشکل پڑتا ہے جیسے کہاٹی پار ہونا ابن عباس نے کہا عقبہ نار ہے یا ایک گہاٹی ہے درمیان جنت نار کے بعض نے کہا مراد خلاص ہے ہول عرض سے کلبی وضحاک نے کہا بصراط ہے جو پشت جہنم پر ہوگا تلوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک فک رقبۃ سے مراد خرچ کرنا ہے راہی مین گردن کی احادیث کثیرہ مین عتق رقاب کی فضیلت آئی ہے ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى الْفَرْجَ بِالْفَرْجِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ اطعام مین قید بھوک کے دن کی لگائی ہے یا اسلیے کہ نکالنا مال کا ایسے دن مین نفس پر نہایت ثقیل ہتا ہے اور اجر کو وجب کردیتا ہے پھر مصرف اس انفاق کا ارشاد کیا کہ وہ اطعام کسی یتیم رشتہ دار کو ہو یا کسی مسکین نادار کو یتیم نزدیک اہل لغت کے وہ ہے جسکا باپ نہ ہو یا مان باپ دونون نہ ہون مترجم کہتا ہے مراد یہ ہے کہ دائم المرض ہو یا فقر وفاقہ سے زمین مین لگ گیا ہو حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہے هُوَ الَّذِي مَاتَ وَاهُ الْمَزَابِلُ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ یعنے وہ گدا جو گھورے پر پڑا رہتا ہو نکل مانگنے کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ نفع ان قربات کا جب ہے کہ ایمان بھی رکھتا ہو اور آپس مین وصیت صبر کرنے کی طاعت خدا پر اور معصیت مخلوق سے اور شکیبا رہنے کے بلا یا مصایب و محن و شدائد پر کہ ہوا اللہ کے بندون پر رحم کرنے کو کہا ہو سو ایسے ہی لوگ صاحب یمین ہونگے بخلاف اون لوگون کے جنہون نے ہماری آیتون کو رد مانا خواہ وہ نشانیان تنزیلی تھین یا تکوینی اور دلیل تھین توحید الوہیت و ربوبیت پر کہ وہ صاحب شمال ہونگے اور پھر آگ جہنم کی سوندی گئی ہے یہ آیات دلیل ہین اس بات پر کہ گردن چھڑانے والا اور جسکی گردن چھڑای ہے اور یتیم و مسکین کا پرورش کرنیوالا اور وہ یتیم و مسکین جنکو کھانا کھلایا ہے مومنین ہون تب کہین یہ اجر موعود حاصل ہوگا واللہ اعلم

سورۂ والشمس

یہ ۱۵ آیت ہی اور بلا اختلاف مکی ہین اوتری ہی ابن عباس رض ابن الزبیر بھی اسی کے قائل ہین برید نے کہا حضرت نماز عشا مین اسکو اور اسکے اشباہ کو پڑہتے تہے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ اور ابن عباس سے فرمایا تہا کہ نماز صبح مین والليل اذا يغشى کو اور اس سورت کو پڑہا کرو اخرجہ الطبرانی عتبہ بن عامر نے کہا ہمکو حضرت نے حکم دیا کہ ہم دو رکعت صبح مین اسکو اور والضحے کو پڑہا کرین اَخْرَجَہُ الْبَیْہَقِیُّ اور حدیث جابر مین گزر چکا ہے کہ معاذ سے فرمایا تہا کہ تو نے سبح اسم ربک الاعلی اور والشمس وضحہا والليل اذا يغشى کیون نہ پڑہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والشمس وضحٰها ۝ والقمر اذا تلٰها ۝ والنهار اذا جلّٰها ۝ والليل اذا يغشٰها ۝ والسماء وما بنٰها ۝ والارض وما طحٰها ۝ ونفس وما سوّٰها ۝ فالهمها فجورها وتقوٰها ۝ قد افلح من زكّٰها ۝ وقد خاب من دسّٰها ۝ قسم ہے سورج کی اور اسکے دہوپ پھیلنے کی اور چاند کی جب آوے اوسکے پیچھے یعنے سورج ڈوبنے کے ساتھہ نکلی اور دن کی جب اوسکو روشن کرے اور رات کے جب اوسکو ڈہانپ لیوے اور آسمان کی اور جیسا اوسکو بنایا اور زمین کی اور جیسا اوسکو پہیلایا اور جی کی جیسا اوسکو ٹہیک بنایا پہر سمجہ دی اوسکو ڈہٹائی کی اور بچ چلنے کی مراد کو پہونچا جس نے اوسکو سنوارا اور نامراد ہوا جس نے اوسکو خاک مین ملایا ف ابن کثیر کہتے ہین مجاہد نے کہا ضحے سے دن مراد ہے قتادہ نے کہا ضحے سارا دن ہی ابن جریر نے کہا صواب یہ ہے کہ اللہ نے سورج اور دن کی قسم کہائی ہے اسلیے کہ ظاہر ضرور آفتاب یہی دن ہوتا ہے مجاہد نے کہا چاند اوسکے پیچھے رہتا ہے ابن عباس نے کہا دن کے پیچھے چاند آتا ہے قتادہ نے کہا مراد شب ہلال ہے جب سورج گر جاتا ہے تو ہلال نظر آتا ہے ابن زید نے کہا چاند نصف اول ماہ تک پیچھے سورج کے لگا رہتا ہے پہر سورج چاند کے پیچھے رہتا ہے اور چاند نصف آخر ماہ تک سورج سے آگے ہوتا ہے زید بن اسلم نے کہا لیلۃ القدر مراد ہی مجاہد نے کہا مراد ظلمہا سے دن کا اوجالا ہے قتادہ نے کہا دن اسکو ڈہانپ لیتا ہے ابن جریر نے کہا بعض اہل عربیت نے یہہ تاویل کی ہے کہ دن اندہیرے کو اوجالا کر دیتا ہے لیکن اگر یہ قائل یون کہتا کہ دن سوکھے زمین کو چمکا دیتا ہی تو اولی ہوتا اور تاویل اسکی صحیح ہوتی اس آیت مین والليل اذا يغشٰها اور یہ تاویل اجود و اقوی ٹہیرتے واللہ اعلم ولہذا مجاہد نے کہا ہے کہ والنہار اذا جلّٰہا مثل اس آیت کے ہے والنہار اذا تجلی ابن جریر

نے عود ضمیر کا سب کی طرف سورج کے اختیار کیا ہے اسلیے کہ سورج ہے کا ذکر ہے پھر رات سورج کو ڈھانپ لیتی ہے سورج غائب ہوجاتا ہے آسمان کے کناروں میں اندھیرا آجاتا ہے یزید بن ذی حمایہ نے کہا کہ جب رات ہوتی ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میری ایک خلق عظیم نے میرے بندوں کو چھپا لیا وہ رات سے ہیبت کرتے ہیں لیکن جس نے رات کو بنایا ہے وہ زیادہ مستحق ہے ہیبت کا پھر آسمان کی قسم کھائی اور اُسکے بنانیکی پھر قول ہے قتادہ کا یا اوسکے بانی کی وہ اللہ ہے یہ قول ہے مجاہد کا دونوں قول متلازم ہیں مراد بنا سے رفع ہے کقولہ تعالیٰ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ایدٍ سے مراد قوت ہے وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ مجاہد نے کہا طحاہا معنے دحاہا ہے ابن عباس نے کہا مراد خلق ہے زمین دوسرا لفظ یہ ہے کہ زمین کو تقسیم کیا مجاہد و قتادہ و ضحاک و سدی و ثوری و ابو صالح و ابن زید نے کہا کہ زمین کو بچھایا یہ قول اکثر اقوال ہے اسلیے اکثر مفسرین ہیں یہی نزدیک اہل لغت کے معروف ہے جوہری نے کہا طحوتہ مثل دحوتہ معنے بسطتہ ہے پھر جان کی اور اسکے برابر کرنیکی قسم کھائی مراد تسویہ سے استقامت ہے فطرت قویہ پر کما قال تعالیٰ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ اور حدیث میں فرمایا ہے كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُوْلَدُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ اَخْرَجَاهُ مِنْ رِّوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حدیث عیاض مجاشعی میں رفعاً آیا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کو یکسو پیدا کیا ہے یعنے توحید اسلام پر شیاطین نے آکر اونکو اونکے دین سے اوچک لیا رواہ مسلم پھر نفس کو طرف فجور و تقوی کے راہ دکھائی ابن عباس نے کہا یعنے خیر و شر کو اوسطے اوسکے بیان کردیا یہی قول مجاہد و قتادہ و ضحاک و ثوری کا ہے سعید بن جبیر نے کہا مراد الہام خیر و شر ہے ابن زید نے کہا یعنے نفس کے اندر فجور و تقوی کو رکھا ہے کوئی فاجر ہوتا ہے اور کوئی متقی عمران بن حصین نے ابو الاسود دئلی سے کہا تھا بھلا یہ کام جو لوگ کرتے ہیں اور جسمیں سعی کرتے ہیں یہ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو اونپر لکھدیگئی اور ہوچکی یعنے قضا و قدر سابق ہے یا آیندہ میں یہ لوگ اسکو کرتے رہتے ہیں جو کہ اونکے نبی لائے ہیں اور جسکی حجت اونپر موکد ہوچکی ہے ابو الاسود نے کہا بلکہ یہ ایسی شے ہے جسکا حکم ہوچکا ہے کہا پھر بھلا یہ ظلم ہوگا یا نہیں ابو الاسود کہتے ہیں میں اس بات سے سخت گھبرایا اور میں نے کہا کوئی شے نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی مملوک ہے لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ کہا اللہ تجھکو سیدھا رکھے میں نے یہ بات اسلیے کہی کہ میری عقل کا امتحان لوں ایک مرد فریہ

یا مجھ سے یہی بات حضرت سے پوچھی تھی فرمایا تھا کہ یہ شی مقتضے علیہ ہے اوسنے کہا پھر عمل کرنا کسلیے ہے فرمایا جبر کو اللہ نے وسطی ایک منزلت کے ان دو منزلتون مین سے پیدا کیا ہے اوسکو وہ منزلت آسان کر دیتا ہے اوسکی تصدیق کتاب خدا مین موجود ہے وَنَفْسٍ وَمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا رواہ ابن جریر و احمد و مسلم پھر فرمایا جس نے کہ اپنے نفس کا تزکیہ اللہ کی طاعت سے کیا وہ مراد کو پہونچا قتادہ نے کہا یعنے جی کو اخلاق دنیہ و رذائل سے پاک کیا یہی قول مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر کا ہے کقولہ تعالیٰ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اور جس نے اپنے جی کو خامل کیا اور ہدایت سے مخذول کیا اور اکسب معاصی تارک طاعات ہوا وہ نقصان و زیان مین پڑا یہ مطلب ہے کہ جس کے جی کو اللہ پاک نے پاک کیا وہ اجیارہا اور جسکے جی کو خاک مین ملایا وہ زیان کار ہوا یہی قول ابن عباس کا ہے ان کی حدیث مین رفعاً آیا ہے اَفْلَحَتْ نَفْسٌ زَكّٰهَا اللّٰهُ وَخَابَتْ نَفْسٌ خَيَّبَهَا اللّٰهُ مُبَرِّكٌ لِّكُلِّ خَيْرٍ رواہ ابو بی ابی حاتم وغیرہ لکن اسکی سند ٹھیک نہین ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا ہے کہ حضرت جب یہ آیت پڑھتے تو ٹھیر کر یون کہتے اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰاهَا رواہ الطبرانی یہ حدیث کئی طرق سے مختصراً و مطولاً آئی ہے فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے ان چیزون کی قسم کہائی اور اسکو پہونچا ہے کہ وہ اپنے مخلوقات کی قسم کہائی بعض نے کہا یہ اقسام حذف مضاف پر ہین اس جگہہ اور جسجگہہ یعنی وَرَبِّ الشَّمْسِ وَضُحٰهَا اللہ کی قسم کہائی سے ان چیزون کی وقعت دلمین پڑتی ہے یہ مخلوقات مشتمل ہین منافع عظیمہ پر بکلف کو ان مین تامل کرنا اور اللہ کا تشکر بجالانا چاہیے اس سورت مین اللہ نے سات چیزون کی قسم کہائی سورج کی اور اسکے ضحی کی کیونکہ اہل عالم رات کو مثل مردون کے ہوتے ہین جب انور صبح کا ظاہر ہوتا ہے مردہ مثل زندون کے ہوجاتے ہین وقت چاشت کے حیات کامل ہوجاتی ہے یہ حالت مشابہ احوال قیامت کے وقت چاشت کا مشابہ استقرار المحبت کے جنت مین ہی مجاہد نے کہا مراد ضحی سے ضوء آفتاب ہے یعنے دھوپ یہی قول کلبی کا بھی ہے یا سارا دن یا خود دن مبرد نے کہا اصل ضحی صبح ہے یعنے نور آفتاب یا ارتفاع نہار پھر چاند کی قسم کہائی کہ وہ پیچھے سورج کے رہتا ہے مفسرین نے کہا یہ بات نصف اول ماہ مین ہوتی ہے جبکہ سورج ڈوب جاتا ہے تو قمر امارت مین اوسکا خلیفہ ہوتا ہے زجاج نے کہا چاند جب گول ہوجاتا ہے تو نارت من تابع سورج کا رہتا ہے یہ بات شبہای بیض مین ہوتی ہے فراء نے کہا سنے ملا ہے یہ ہین کہ چاند سورج سے روشنی لیتا ہے ۔ ؎ زجام مہر بود ہمچو ماہ مستی را ؎

بقدر وصل شود محو ہیئتی ما * اولی یہ تفسیر ہے کہ روشنی چاند کی پیچھے روشنی سورج کے ہوتی ہے جب سورج ڈوب جاتا ہے تب چاند نکلتا ہے خواہ جلدی ہو یا دیر نصف اول مین بغیر تراخی نکلتا ہے اور نصف آخر ماہ مین ذرا دیر سے پھر دن کے اجالا کرنے کی قسم کہائی کیونکہ سورج وقت انبساط نہار کے پوری تجلی کرتا ہے گویا دن نے اسکو خوب سا چمکا دیا ہے یا ضمیر طرف ظلمت کے ہے کہ وہان تاریکی کو روشنی بنا دیتا ہے اگرچہ ذکر ظلمت کا اوپر نہین ہوا یا یہ ارادہ ہے کہ شبنے حیوانات وغیرہ اشیاء زمین مین ہین وہ سب دن ہونے سے ظاہر ہو جاتی ہین دن سے پہلے رات کے اندر چھپے ہوئے تھے یا ساری دنیا یا ساری زمین کو درخشان کرتا ہے پھر رات کی قسم کہائی رات سورج کو ڈھانپ لیتی ہے سورج ڈوب جاتا ہے آفاق تاریک ہو جاتا ہے یہ چارون گویا آفتاب ہی کی قسمین کہائی ہین باعتبار اوصاف اربعہ کے جو شخص عظمت شمس مین ذرا سا بھی غور و تامل کریگا اوسکا ذہن طرف عظمت خالق شمس کے ضرور ہی منتقل ہوگا پھر آسمان اور اسکی بنا کی سوگند کی ابو البقاء نے کہا یہ قسم ہے قادر عظیم الشان بانی آسمان کی لیکن فراء و زجاج نے اول ہی کو راجح کہا ہے اور ابن جریر نے ثانی کو راجح ٹھیرایا پھر زمین اور اسکے بسط کی قسم کہائی یہی قول ہے عامہ مفسرین کا کیونکہ طحو بسط کو کہتے ہین اللہ نے ہر جانب سے زمین کو مبسوط کیا ہے یا مراد طحو سے دحو ہے اور پیدا کرنا ہے لیکن اول اولی ہے ایک معنے طحو کے ذہاب ہین یعنے قسم ہے زمین کی اور جہان تک وہ چلی گئی ہے اور قسم ہے نفس کے اور اوسکے برابر کرنے کی یعنے اوسکا ڈیل ڈول ٹھیک ٹھیک بنایا اعضا کو اعتدال پر کیا مراد نفس سے ساری جن و انس ہین یا خاص آدم لیکن عموم اولی ہے پھر اوس نفس کو نیک و بد کی سمجھ دی حسن و قبح کا عارف کیا الہام کہتے ہین کسی چیز کے دل مین ڈالنے کو بطریق فیض کے جس سے دل کھلجائے اور صورت مین اطلاق الہام کا مجبور پر بطور تسامح ہے یعنے بطریق سہل انگاری اور کبھی اطلاق اوسکا مطلق بیان پر بھی آتا ہے مجاہد نے کہا اللہ نے نفس کو شناسا ساتھ طریق طاعت و معصیت کے کر دیا فراء نے کہا راہ خیر و شر کی دکھائی کما قال وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ محمد بن کعب کہتے ہین اللہ جب کسی بندے کی ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو الہام خیر کرتا ہے وہ عمل خیر بجا لاتا ہے اور جسکے ساتھ ارادہ بدی کا کرتا ہے اوسکو الہام شر کرتا ہے وہ عمل شر بجا لاتا ہے ابن زید نے کہا جسکو توفیق دیتا ہے اوسکے اندر تقوی رکھتا ہے اور جسکو مخذول کرتا ہے اوسکے اندر فجور رکھتا ہے زجاج نے کہا اسی کو اختیار کر کے حمل الہام کا توفیق و خذلان پر کیا ہے واحدی نے کہا یہ ایک عمدہ وجہ ہے وجہ تفسیر الہام کے کیونکہ تبیین و تعلیم و تعریف الہام کے

دون ہی اور الہام وہ ہے جو دلمین پڑے اور اندازہ سکے کہی جاوے یہ صریح ہے اس بات مین کہ اللہ نے
مومن مین تقوی اور کافرمین فجور کو پیدا کیا ہے ابن عباس نے کہا اوسکو طاعت و معصیت سکھائی خیر و شر
کا الہام کیا فجور اور تقوے کو لازم حال کر دیا پھر فرمایا کہ جس شخص نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور اسکو تقوی سے اعلی
والی بنایا وہ فائز ہر مطلوب ظافر ہر محبوب ہوا اور جس نے اُسکو معصیت سے اخوا کیا وہ خائب و خاسر ہوا ابن زید
کہتے ہین ایک شے کو دوسری شے کے اندر مخفی رکھنے کو مراد اسجگہ اخفاء و اضمال ہے یعنے طاعت نکی ابن اعرابی
نے کہا یعنے اپنے نفس کو منجملہ صالحین کے ٹھیرایا حالانکہ صالح نہین ہے اسی کو دخون لگا کر شہیدون مین داخل
ہونا کہتے ہین ابن عباس نے کہا جسکے نفس کو اللہ نے مدسوس کیا وہ گمراہ ہوا یعنے اوسکے ساتھہ ملکر یا

كَلَّا بَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ ع ۱۵

جھٹلایا ثمود نے اپنی شرارت سے جب اوٹھہ کھڑا ہوا اون مین بڑا بدبخت پھر کہا انکو اللہ کے رسول نے خبردار
ہو اللہ کی اونٹنی سے اور اُسکے پینے کی باری ہی پھر اونھون نے اوسکو جھٹلایا پھر وہ کاٹ ڈالے پھر الٹ
مارا اون پر اُنکے رب نے اُنکے گناہ سے پھر برابر کر دیا اور وہ نہین ڈرتا کہ پیچھا کرینگے ف
اللہ نے اس جگہ احوال ثمود سے خبر دی کہ اونھون نے بسبب بغاوت و سرکشی کے اپنے رسول کو جھوٹا کہا
یہی قول ہے مجاہد و قتادہ کا مراد بدبخت قبیلے سے قدار بن سالف اوسی نے پاؤن ناقے کے کاٹے
تھے اوسی کے حق مین اللہ نے یون کہا ہے فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ثمضمر ثمود مین عزیز شریف
صاحب قدر نسیب رئیس مطاع تھا حدیث عبد اللہ بن زمعہ مین آیا ہے کہ اشقے ایک مرد عارم عزیز منیع تھا
اپنے قبیلہ مین جیسے کہ ابو زمعہ ہی رواہ احمد و البخاری و الترمذی عمار بن یاسر رفعا کہتے ہین کہ حضرت نے
علی مرتضے سے کہا کیا مین تجھہ کو حدیث اشقی الناس نکرون کہا ہان فرمایا یہ دو مرد ہین ایک احیمر ثمود جس نے
ناقہ کی کونچین کاٹین دوسرا وہ جو تجھکو زخمی کرے گا اس جگہہ یعنے پیشانی پر یہانتک کہ تیرے ڈاڑھی
بھیگ جائیگی رواہ ابن ابی حاتم مراد رسول سے اسجگہ صالح علیہ السلام ہین اونھون نے قوم ثمود سے کہدیا
تھا کہ دیکھو یہ اونٹنی اللہ کی ہے اسکو بری طرح ہاتھہ لگانا اور جو بنا دن اُسکے پانی پینے کا ہوا و سدن تم اسپر
دست درازی و تعدی نکرنا کیونکہ اوسکا دن الگ مقرر ہے اور تمہارا دن الگ لیکن اونھون نے صالح کو دروغگو
ٹھیرا کر اوس ناقے کے پاؤن کاٹ ڈالے جسکو اللہ نے ایک سنگ سخت سطبر کی بطور نشانی کے نکالکر حجت کو قائم کیا

ف پھر بیشک اللہ نے اُنکے گناہ کے سبب اُنپر عذاب بھیجا اور اُنکو ہلاک کر دیا

تہا اوسپر اللہ کو غصہ آیا اللہ پاک نے ساری قوم پر اپنا عذاب اُتار کر سب کو یکسان برباد و تباہ کر دیا قتادہ نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ اسمیں ثمود نے اسوقت عقر ناقہ کیا جبکہ سارے چہوٹے بڑون مردون عورتون نے اوس سے بیعت کر لی تہی ساری قوم عقر مین شریک تہیری اسلیے اللہ نے اون سب کو بسبب انکے گناہ کے برابر کر دیا ابن عباس نے کہا اللہ تعالے کسی ایک سے بہی ڈر انجام کا نہین کہتا یعنے اوسکو کسیکا ڈر نہین پڑا ہے یہی قول ہے مجاہد حسن و مکہ زہری وغیرہم کا اور ضحاک و سدی نے کہا کہ عاقر انجام عقر سے نہ ڈرا کہ مین یہ کیا کام بد انجام کرتا ہون مگر ابن کثیر کہتے ہین کہ قول اول اولے ہے سیاق سیپر دلیل ہے واللہ اعلم فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ ثمود نے اپنے رسول صالح علیہ السلام کو براہ جرم زدگی جہٹلایا ابن عباس نے کہا طغوی نام ہے اوس عذاب کا جو ثمود پر آیا تہا محمد بن کعب نے کہا مراد طغوی سے باجمہا ہے اوس قوم کا بدبخت اشقر عقر ناقہ کے اوٹہہ کہڑا ہوا مثل ابن کثیر کہتے ہین اشقاہم یعنی قدار وہ شقی اولین تہا اور ایک مرد اشقر ازرق قصیر القامۃ تہا صالح علیہ السلام نے اونسے یہ بات کہی تہی کہ یہ اللہ کا ناقہ ہے تم ذرا اس سے بچتے رہو اور اوسکے گہاٹ سے تعرض نکریو وہ اپنی باری ہی پانی پیے تم اپنی باری سے ثمود نے اس تحذیر کو نسنا اور ناقہ کے پاؤن کاٹ ڈالے وہ سب اس عقر پر راضی تہے اسلیے اون سب پر عذاب آیا اگرچہ مباشر عقر ایک ہے بدبخت قدار بن سالف نام تہا و مدرکہتے ہین تصغیف و تردید عذاب کو یعنے وہ عذاب اوپر منطبق ہو گیا و جڑسے اوکھیڑ کر پہینک دیے گئے سب کے سب خاک سیاہ ہو گئے کوئی بہی باقی نہ رہا مگر جو صالح پر ایمان لایا تہا وہ چار ہزار آدمی تہے اللہ نے یہ کام اونسے کیا اللہ کو کچہ ڈر کسیکا نہین پڑا ہے بلکہ وہ جو چاہے سو کرے طلبت یہ ہوا کہ جسطرح دنیا کے بادشاہ انجام بد سے ڈرتے ہین اس طرح اللہ کسی انجام و تبعات سے خوف نہین کرتا عقبے کہتے ہین جزائے امر کو واللہ اعلم

سورۂ واللیل

یہ ۲۱ آیتے ہے نزدیک جمہور کے مکی ہین اوتری ہے یہی قول ابن عباس و ابن الزبیر کا بہی ہے بعض نے کہا یہ مدنی نازل ہوئی ہے جابر بن سمرہ کہتے ہین حضرت خطر و عصر مین اوسکو اور مثل اسکے پڑہتے اخرجہ البیہقی الرض نے کہا حضرت نے انکو دوپہر کی نماز پڑہائی آواز بلند کی اور والشمس اور واللیل پڑہی ابی بن کعب نے پوچہا کہ کیا اس نماز مین آپکو کوئی حکم ہوا ہے فرمایا نہین مینے یہ چاہا کہ تمہارے لیے یقین کروان اخرجہ الطبرانی یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ معاذ سے کہا تہا کہ تو نے سبح اسم اور واللیل کیون نہ پڑہی ابن عباس کہتے ہین کہ

کہ نزول اس سورت کا دربارۂ صداقت و بخل ہوا ہے رازی نے کہا کہ یہ سورت ابوبکر صدیق اور اُنکے انفاق علے المسلمین کے حق مین اور امیہ بن خلف اور اُسکے بخل و کفر باللہ کے حق مین لکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی ۝ فَاَمَّا مَنْ
اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۝ وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ۝ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی ۝ قسم ہے رات کی جب چھاجاوے
اور دن کی جب روشن ہو اور اُسکی جو اوس نے پیدا کیے نر و مادہ تمہاری کمائی طرح طرح ہے سو جس نے دیا اور
ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج سہج پہونچائینگے آسانی مین اور جس نے ندیا اور بے پروا رہا
اور جھوٹھ جانا بھلی بات کو سو اوسکو ہم سہج سہج پہونچائین گے سختی مین اور کام نہ آویگا اوسکو مال اُسکا
جب گڑھے مین گریگا ف علقمہ کہتے ہین مین شام مین آیا مسجد دمشق مین دو رکعت نماز پڑہکر کہا اَللّٰھُمَّ
اَرْزُقْنِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا اے اللہ مجھکو کوئی ہم نشین نیک میسر کر پھر پاس ابوالدرداء کے بیٹھا اونھون نے کہا تو
کون ہے مینے کہا مین کوفی ہون کہا تو نے ابن ام عبد کو سُنا ہے کہ وہ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی
کو کس طرح پڑہتے تھے مینے کہا وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی ابوالدرداء نے کہا مینے حضرت کو اسیطرح پڑہتے ہوئے سنا
ہے ان لوگون نے مجھے شک مین ڈالدیا پھر کہا کیا تم مین صاحب وسادہ اور صاحب نعلین نہین ہین جسکو سوا اوسکے کوئی
نہین جانتا اور وہ شخص جو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے زبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رواہ
احمد والبخاری مسلم کا لفظ یہ ہے کہ صحاب عبداللہ ابوالدرداء کے پاس آئے اونھون نے اُنکو ڈھونڈھکر پایا اور
کہا تم مین کون سا شخص قرارت عبداللہ قرآن پڑہتا ہے کہا ہم سب اُنہین کی قرارت پر پڑہتے ہین کہا تم
مین کون زیادہ حافظ ہے لوگون نے اشارہ طرف علقمہ کے کیا پوچھا تو نے اس سورت کو کس طرح پڑہتے سنا ہے
کہا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی کہا گواہ رہو مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ وہ اسیطرح پڑہتے تھے اور یہ لوگ چاہتے
ہین کہ مین یون پڑہون وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی واللہ مین انکی پیروی نکرون گا بخاری کا لفظ یہ ہے هٰكَذَا
قَرَءَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ وَرَفَعَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ اور جمہور نے اسکو اسطرح پڑہا ہے جسطرح
کہ مصحف امام عثمانی مین سارے آفاق مین ثابت ہے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے
رات کی جبکہ وہ اپنی اندھیری سے خلق کو ڈھانپ لے اور دن کی جبکہ وہ چمک اٹھے اور نر و مادہ کی پیدا

کریگی یہ مثل اس آیت کی ہے وَخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا وکقولہ وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ یہ قسم ہے ساتھ
اشیاء متضادہ کی بسیط جسپر قسم کھائی ہے وہ بھی متضاد ہے ولہذا فرمایا کہ اعمال عباد کے جنکو وہ کماتے ہین متضاد
ہین کوئی شخص فاعل خیر ہے اور کوئی فاعل شر ہر شخص نے زیادہ جسکا حکم تھا اور ڈالا سے اپنی کامون
مین اور تصدیق کی مجازات کی اون اعمال پر یہ قول قتادہ کا ہے اور مخصف نے کہا مراد حسنہ سے ثواب ہے ابن
عباس و مجاہد و عکرمہ و ابو صالح و زید بن اسلم کہتے ہین مراد خلف ہے سلمی و ضحاک نے کہا مراد لا الہ الا اللہ ہے
عکرمہ نے کہا نعمت خدا کی ہے جو خدا نے اوسکو دی ہے زید بن اسلم نے کہا مراد نماز و زکوۃ و روزہ ہے کہی کہا
کہ صدقہ فطر ہے ابی بن کعب کہتے ہین مینے حضرت سے پوچھا حسنی کیا ہے فرمایا جنت رواہ ابن ابی حاتم مین کہتا
ہون اسے خیال مین یہی ہے جگہ پر قبل اطلاع کے حدیث پر یہی مینے گذرے ولہ الحمد یعنے ہمراہ اعطاء و تقوے
کے مصدق آخرت بھی ہو تو اسکو عمل خیر کرنا آسان ہو جائیگا یہی قول ہے ابن عباس کا زید بن اسلم نے کہا اسکے
لیے جنت سہل ہو جائیگی بعض سلف نے کہا ثواب حسنہ ہے بعد حسنہ کے اور جنت سیدہ سیئہ ہے بعد سیئہ کے
ولہذا فرمایا کہ جس نے بخل کیا ابن عباس کہتے ہین یعنے مال خرچ نہ کیا اور اپنے رب سے بے پروا رہا اور حسنی
یعنے جزا دار آخرت کی تصدیق نکی اوسکو طریق شر پر چلنا آسان ہو جائیگا کما قال تعالی وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ
وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ آیتین اس باب مین بہت
ہین اور وہ سب دلیل ہین اس بات پر کہ اللہ تعالی قاصد خیر کو توفیق اور قاصد شر کو خذلان کی جزا دیتا ہے
یہ سب قدر سے ہوتا ہے احادیث دالہ اس بات پر بہت آئی ہین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے
حضرت سے کہا کیا ہم عمل کرتے ہین امر سے فراغ ہو چکا ہے یا امر مستانف پر یعنے جو آیندہ ہوگا فرمایا
بلکہ اوس چیز سے فراغ ہو چکا ہے کہا پھر عمل کرنا کیلیے ہے فرمایا کُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ رواہ احمد
یعنے جو شخص جسکام کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہی کام کرنا اوسکو آسان پڑتا ہے علی بن ابی طالب کہتے ہین
ہم ساتھ حضرت کے تھے بقیع غرقد مین ایک جنازہ پر فرمایا تم مین کوئی شخص نہین ہے لکن جگہ اوسکی جنت
یا نار مین لکھدی گئی ہے کہا کیا ہم نہ کل نکرین فرمایا تم تو عمل کیے جاؤ کُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ پھر یہ آیت پڑھی
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى رواہ البخاری یعنی

ہر کسی را بہر کارے ساختند میل آنرا در دلش انداختند

دوسرا لفظ علی رتقے کا یہ ہے کہ ہم ایک جنازہ مین بقیع غرقد مین تھے اتنے مین حضرت آئے اور بیٹھ گئے ہم سب

نبی آپکے ارد گرد بیٹھے حضرت کے ہاتھ مین ایک ٹہنی تھی سر جھکا کر اوس سے زمین کو کرودنے لگی پھر فرمایا تم مین کوئی شخص نہین ہر یا کوئی نفس منفوسہ نہین ہے لکن جگہ اوسکے جنت یا نار مین لکھدی گئی ہے اور سعید یا شقی ہونا لکھدیا گیا ہے ایک مرد نے کہا ای رسول خدا تو پھر کیا ہم اپنے کتاب پر اعتماد کرکے عمل کرنا نہ چھوڑدین جو کوئی ہم مین سعادتمند ہوگا وہ اہل سعادت ہوجائیگا اور جو کوئی ہم مین شقی ہوگا وہ اہل شقاوت ہوجائیگا فرمایا جو سعادت والے ہین وہ اہل سعادت کا سا کام کرتے ہین اور جو اہل شقاوت ہین وہ بدبختون کا سا کام کرتے ہین دونون کو اپنا کام کرنا آسان و سہل ہوجاتا ہے پھر آیت باب پڑہی اَخْرَجَهٗ بَقِيَّةُ الْجَمَاعَةِ مِنْ طُرُقٍ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ای رسول خدا ہم جو یہ کام کرتے ہین یہ کوئی ایسا کام ہے جس سے فراغ ہوچکا ہے یا اور کوئی امر مبتدا یا مستقبل ہے فرمایا مفروغ نہ کرتے ہو ای ابن خطاب تو عمل کیے جا ہر کوئی میسر ہے جو بنظر اہل سعادت ہوتا ہے وہ عمل سعادت کرتا ہے اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوتا ہے وہ کام شقاوت کا کرتا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ جابر بن عبداللہ نے کہا ای رسول خدا کیا ہم عمل کرتے ہین اوس امر کے جس سے فراغ ہوچکا ہے یا نئے سر سے یہ کام کرتے ہین فرمایا امر مفروغ منہ سے سراقہ نے کہا پھر عمل کیلیے ہے فرمایا كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ كَعْبٍ عدی کہتے ہین دو جوان لڑکون نے حضرت سے پوچھا کہ کیا ہم عمل کرتے ہین اوس چیز مین جسپر اقلام خشک ہوگئے اور مقادیر جاری ہین یا کسی شئی مستانف مین یعنی امر جدید مین فرمایا بلکہ اوس چیز مین جسپر اقلام خشک ہوچکین اور مقادیر جاری ہوگئین کہا تو پھر عمل کس لیے ہے فرمایا اِعْمَلُوْا فَكُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ الَّذِيْ خُلِقَ لَهٗ احمد نوفل نے کہا نجد و نعل رواہ ابن جریر ابو الدرداء کہتے ہین اونہون نے کہا ای رسول اسمین خبر دو کہ ہم جو یہ کام کرتے ہین اس سے فراغت ہوچکی ہے کوئی نئی بات ہے فرمایا فراغت ہوچکی ہے کہا پھر یہ عمل کیسا ہے فرمایا كُلُّ اُمْرِئٍ مُهَيَّأٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ نَفَرَّدَ بِهٖ اَحْمَدُ حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے کسی دن سورج نہیں ڈوبتا لکن اوسکے دونون طرف دو فرشتے پکارتے ہین جسکو ساری خلق سنتی ہے مگر ثقلین یعنے جن و انس اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا اللہ نے اس باب مین قران اوتارا ہے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى اِلٰى قَوْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ بمثلہ پھر ابن ابی حاتم نے ایک حدیث غریب درباره نزول آیت کر روایت کی ہے جس مین ایک قطعہ زمین کا جالیس درخت نخلہ سے نقل کیا ہے ابن جریر کہتے ہین یہ آیت حق مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوتری ہے وہ مکہ مین سات غلام لانے پر کچھ عجائز و نساء کو

آزاد کرتے تھے اُنکو باپنے کہا اے بیٹے تو ضعفا کو آزاد کرتا ہے اگر تو اقویا کو آزاد کرتا وہ تیرے ساتھ کھڑے ہوکر تجھ سے لوگون کو بازرکھتے کہا اے باپ مین وہ چیز چاہتا ہون جو نزدیک اللہ کے ہے اوسپر یہ آیت نازل ہوئی پھر اللہ نے یہ فرمایا کہ اوسکا مال کچھ اوسکے کام نہ آویگا جب وہ ہلاک ہوویگا مجاہد نے کہا یعنے جب مرے گا ابو صالح و مالک و زید بن اسلم نے کہا جب آگ مین جاگریگا ف فتح البیان مین کہا ہے قسم ہے رات کی جبکہ وہ جھپا لیوے اوس چیز کو جو روشن تھی مراد ڈھانپ لینا ہے آسمان و زمین کا کیونکہ رات کے آنے سے دن کی روشنی جاتی رہتی ہے ابن مسعود نے کہا ابو بکر نے بلال کو امیہ بن خلف سے عوض ایک چادر اور دس اوقیہ کے خرید کر کے اللہ کے لیے آزاد کر دیا اوسپر یہ سورت اتری ان سعیکم لشتے تک مراد سعی ابو بکر و سعی امیہ ہے مراد حسنی سے بہشت ہے اور عسری سے دوزخ رات کو ہر جاندار اپنی جگہہ مین آتا ہے اور خلق حرکت سے ساکن ہوتی ہے اور سب سو جاتے ہین بدن کو راحت روح کو غذا ملتی ہے اسلیے اللہ نے اوسکی قسم کھائی پھر دن کی قسم کھائی کیونکہ وہ تاریکی کو دور کرتا ہے جو رات کو ہوتی ہے سورج جب طلوع کرتا ہے تو ہر شی چمک سے جو اندھیرا دنیا مین ہوتا ہے وہ جاتا رہتا ہے اگر سارا زمانہ رات ہوتا تو معاش پیدا کرنا مشکل پڑ جاتا اور اگر سارا وقت دن ہوتا تو راحت جاتی رہتی اسلیے مصلحت یہی ٹھیری کہ ایک کی بعد دوسرا آئے پھر قسم کھائی نر و مادہ کی پیدا کرنے کی یعنے اوس قادر عظیم کی جس نے اُنکو بنایا گویا اپنے نفس مقدس کی سوگند یاد کی ابن مسعود نے اوسکو بدون لفظ و ما خلق پڑہا ہے محلی نے کہا خنثے مشکل ہمارے نزدیک ذکر ہے یا اُنثے نزدیک اللہ کے اب جو کوئی یہ قسم کھائیگا کہ مین کسی نر و مادہ سے بات نکرونگا تو وہ خنثے سے بات کرنے مین سوگند شکن ہوگا اُنثے خطیب نے کہا خنثے گو ہمارے نزدیک مشکل ہے لیکن اللہ کے نزدیک مشکل نہین ہے اسکو معلوم ہے کہ ذکر ہے یا اُنثے جواب قسم کا یہ ہے کہ تمہاری سعی گوناگون ہے یعنے تمہارے عمل مختلف ہین کوئی عمل جنت کا ہے اور کوئی نار کا یا کوئی تم مین مومن ہے اور کوئی کافر یا کوئی شتاب بالخیر ہے اور کوئی شتاب بالشر یا کوئی راحم ہے اور کوئی قاسی یعنے نرم دل و سخت دل اور کوئی حلیم اور کوئی طائش یعنے صاحب طیش اور کوئی سخی اور کوئی بخیل جمہور مفسرین نے کہا ہے کہ مراد سعی سے اس جگہہ عمل ہے کوئی اپنی جان کو چھڑاتا ہے اور کوئی اوسکے ہلاک مین سعی کرتا ہے شتی جمع ہے شتیت کی مختلف کو شتی کہتے ہین پھر جس نے اپنا مال وجوہ خیر مین صرف کیا اور اللہ پاک کے محارم سے باز رہا اور حصول خلف کا طرف سے اللہ کے یقین کیا مفسرین نے کہا یعنے معسرین کو دیا قتادہ نے کہا یعنے اللہ کا حق جو اوسپر تھا وہ ادا کیا حسن نے

کہا صدق علی سے دیالا الا اللہ کی تصدیق کی یہی قول ہے ضحاک وسلمی وابن عباس کا توسم اوسکو عمل خیر کا بجالانا آسان کردینگے وہ انفاق راہ خدا مین اور عمل باطاعت خدا کرنے لگیگا حرف سین اس جگہ طرف سے اللہ کے واسطے تحقیق کی ہے وسطی تسویف کے قطلانی نے کہا یسین تسہیل کے لیے ہے واحدی نے کہا مفسرین کہتے ہین یہ آیت حق مین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اوتری ہے کہ ایمان لائے ہاتھ مین اہل مکہ کے گرفتار تھے مکہ والے اونکو عذاب کرتے ابوبکر نے اونکو مول لیکر آزاد کردیا ابن عباس نے کہا سیرے سے مراد خیر ہے زید بن اسلم نے کہا جنت سے اور حسن نے بخل کیا ابن عباس کہتے ہین یعنے زکوٰۃ ندی مراد ابوسفیان بن حرب سے ہے اور اسباب خیر وصلاح کو دشوار کردیتے ہین وہ فعل فلاح سے ضعیف ہوجاتا ہے یضعف اوسکا گ مین لیجائیگا اوسکے ہاتھ پر شر ہے جاری ہوتا ہے اوسکا مال کچھ اوسکے کام نہین آتا وقت ہلاک کے مراد مال غیر ہے

ہے اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا

الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا ع ۱

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ ہمارا ذمہ ہے سجھا دینا اور ہمارے ہاتھ ہے پچھلی اور پہلی سو مینے سنا دی تم کو خبر ایک تپتی آگ کی اوسمین وہی بیٹھیگا جو بڑا بدبخت ہے جس نے جھٹلایا اور مونہہ موڑا اور بچا دیجیگا اوس سے بڑی ڈر والے کو جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنیکو اور نہین کسیکا اوسپر احسان جسکا بدلا دے مگر چاہ کر مونہہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر اور آگے وہ راضی ہوگا

ف قتادہ نے کہا مراد ہدی سے تبیین حلال وحرام ہے بعض نے کہا مراد سلوک طریق ہدی ہے وہ موصل الی السعادۃ ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ پھر فرمایا کہ آخرت واولی ہمارے لیے ہے یعنے یہ سب ہمارے ملک ہے ہمین ان مین تصرف کرتے ہین مجاہد نے کہا مراد انذار ناطق سے تپتی آگ ہے جو خوب بھڑکتی ہو نعمان بن بشیر کہتے ہین حضرت نے خطبہ مین فرمایا اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ یعنے مینے تمکو آگ سے ڈرایا یہانتک کہ اگر کوئی آدمی بازار مین ہو تو وہ بھی سن لے پھر چادر آپ کی جو کندھے پر تھی پاؤن کے قریب گرگئی دوڑا حمد نعمان بن بشیر کا لفظ رفعا ہے کہ بہت ہلکا دوزخیون مین عذاب کی راہ سے وہ شخص ہوگا جسکے تلوون کے نیچے دو چنگاریان رکھی جاوینگی اوسسے دماغ اوسکا ہانڈی کیطرح جوش ماریگا رواہ احمد والبخاری مسلم کا لفظ اہون ہے رفعا یون ہے کہ اہون اہل نار عذاب مین وہ شخص ہوگا جسکے لیے دو نعل ودو شراک آگ کے ہونگے اوسسے دماغ اوسکا کھولیگا جسطرح کہ ہانڈی کھولتی ہے وہ نہ دیکھیگا کہ کوئی شخص اوسسے زیادہ تر عذاب مین ہے حالانکہ یہ سب سے زیادہ ہلکی عذاب مین ہوگا پھر فرمایا کہ داخل نہ ہوگا آگ مین

ع اور اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے

گروہ شخص جو طرف اشقی ہوگا اوسکو ہرطرف سے گھیر لیگی پھر بتایا کہ اشقی وہ شخص ہے جس نے دل سے تکذیب کی اور عمل بالجوارح سے پشت پھیری حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے داخل نہ ہوگا آگ میں مگر اشقی پوچھا وہ کون ہے فرمایا جو عمل طاعت پر نہیں کرتا اور کسی معصیت کو اللہ کے لیے نہیں چھوڑتا رواہ احمد دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ میری ساری امت قیامت کے دن جنت میں جائیگی مگر جس نے انکار کیا یا زبانہ مانا پوچھا وہ کون ہے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائیگا اور جس نے میری نافرمانی کی اوسنے نہ مانا رواہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ پھر فرمایا کہ جو اتقے پھر یعنے نقی نقی وہ اس آگ سے سرکا دیا جائیگا پھر بتایا کہ اتقی وہ شخص ہے جو اپنے مال کو طاعت میں صرف کرتا ہے تاکہ اپنی جان مال کو پاک کرے دین دنیا کو سنوارے یہ بدل مال کچھ اسلیے نہیں ہے کہ جس نے اوسکے ساتھ کوئی سلوک و احسان کیا ہے اوسکا بدلا دے اور بقابلہ نعمت کے وہ یا کچھ خرچ کرنا مال کا محض اللہ پاک کی ذات کے لیے ہے تاکہ وہ راضی ہو اور آخرت میں اسکا مدار پائے موضات جنت میں جائے سو جو شخص کہ متصف ساتھ ان صفتوں کے ہے وہ حلبہ خوشدل ہوگا جمہور مفسرین کا قول یہی ہے کہ یہ آیت حق میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوتری ہے یہانتک کہ بعض نے اسپر اجماع اہل تفسیر کا نقل کیا ہے اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اسمیں داخل ہیں اور اولی ہیں اور داخل ہیں ساتھ اس عموم کے کیونکہ لفظ عام ہے اور صدیق مقدم و سابق ہیں ان جمیع صفات میں اسی طرح سائر اوصاف حمیدہ میں وہ صدیق کریم جواد بذال اسوال طاعت سوے تعالے و نصرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے انہوں نے بہت کچھ درہم و دینار رضاے رب کریم میں صرف کیے کسی شخص کی منت اوپر نہ تھی جسکے لیے وہ محتاج مکافات کے ہوتے بلکہ اونہیں کا فضل و احسان ساکر سادات و رؤساء قبائل پر تھا ولہذا عروہ بن مسعود نے کہ سردار ثقیف تھے دن صلح حدیبیہ کے ابوبکر سے کہا اَمَا وَاللّٰہِ لَوْلَا یَدٌ لَکَ عِنْدِیْ لَمْ اَجْزِکَ بِھَا لَاَجَبْتُکَ یعنے خدا کی قسم ہے کہ اگر تمہارا احسان مجھ پر نہ ہوتا جسکا بدلا نہیں کیا ہے تو میں تمہاری بات کا جواب دیتا حالانکہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عروہ سے گفتگو سخت کی تھی پس جبکہ ابوبکر کا یہ برتاؤ ساتھ سرداران عرب کے و رؤساء قبائل کے یہ تھا تو پھر اوروں کا کیا ذکر ہے ولہذا اللہ پاک نے فرمایا و لسوف یرضی صحیحین میں آیا ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ جس نے خرچ کیا کوئی جوڑا جیسے کسی چیز کا راہ خدا میں تو بلائینگے اوسکو خازنان جنت اسطرح پر کہ اے بندہ خدا یہ خیر ہے ابوبکر نے کہا اے رسول خدا ایسا ایسے آدمی پر کیا ضرورت ہے کوئی ان سب دروازوں سے بھی بلایا جائیگا فرمایا ہاں اور مجھکو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں سے ہوگا یعنے جو کہ سب ابواب جنت سے پکارے جائینگے ہر دروازہ کا خازن کہیگا کہ ادھر آؤ ادھر آؤ ؎

باغ میں گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں انگلیاں سر اوٹھاتی ہیں کہ وہ آتے ہیں

فتح البیان مین کہا ہے زجاج نے کہا یعنے ہمپر لازم ہے کہ ہم طریق ہدایت کو طریق ضلال سے جدا کرکے بیان کرین
چنانچہ ہمنے ایسا ہی کیا کہ دونون راہین کو غیب کے واسطے سالک سبیل کی تبادین کوئی بات اوٹھا نہین
رکھی قتادہ نے کہا اللہ کے ذمہ پر ہی بیان کرنا یعنے حلال حرام طاعت و معصیت کا فراء نے کہا یعنے ہمپر لازم
ہے ہدایت کرنا اور گمراہ کرنا کقولہ تَقِيكُمُ الْحَرَّ ای الحر والبرد یا ہمپر ہے ثواب دینا ہدایت کا لکن اول اولی ہے
پھر فرمایا کہ جو کچھ دنیا و آخرت مین ہے وہ سب ہمارا ہے ہمین اسکے مالک و مختار اور اوس مین متصرف ہین سو جو کوئی
کچھ مانگے وہ ہمین سے طلب کرے جس نے ثواب دنیا یا آخرت کا ہمارے غیر سے مانگا وہ رستہ چوک گیا دیکھو ہمنے تم
کو بھڑکتی آگ سے جس سے لوگ ڈرتے ہین ڈرا دیا ہے یہ وہ آگ ہے جس مین بطور خلود کے پڑیگا یعنی کافر جائیگا
اگرچہ بعض گنہگار بھی واسطے ایک مدت معین کے داخل ہونگے یہ وہ اشقی ہے جس نے تکذیب کی مونہہ موڑا نہ رسول
کو مانا نہ طاعت و ایمان کو اختیار کیا فراء نے کہا اشقی وہ ہے جو اللہ کے علم مین شقی ٹھیر چکا ہے مراد تکذیب
سے کچھ فقط رد ظاہر ہے نہین ہے ولکن مقصود کرنا ہے طاعت ماسوا مین اسکو جھٹلانا ٹھیرایا زجاج نے کہا
اسی آیت کی وجہ سو مرجیہ نے یہ بات کہی ہے کہ دوزخ مین سوا کافر کے کوئی نجائیگا اور اہل نار کے لیے منازل مین بسبب تفاضل
درک اسفل مین ہونگے اللہ نے جس عذاب کا وعدہ کیا ہے وہ اسیطرح کا عذاب کریگا اور اللہ نے فرمایا ہے کہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ سو اگر ہر غیر مشرک غیر معذب ہی ہو تو لمن
یشاء کا فائدہ کیا تھا کشاف مین کہا ہے کہ ورود اس آیت کا بطور موازنہ کے درمیان دو حالت عظیم شرکین و
مومنین کے ہوا ہے اسلیے بیان مین اُنکے صفت کے مبالغہ کیا گیا اشقی کو مختص سانھہ دخول نار کے فرمایا گیا اگلے اسی کے
لیے پیدا کی گئی ہے اور اتقی کو مختص بنجات ٹھیرایا گو یا جنت اسی کے لیے بنی ہے بعض نے کہا مراد اشقی سے ابوجہل
یا امیہ بن خلف ہے اور اتقی سے ابوبکر صدیق محلی نے کہا یہ حصر مائول ہے بآیت لمن یشاء گویا مراد خول کہ مدبو صلی مخلد
ہے انتہے کیونکہ فاسق کو اگر معاف کردیا تو وہ سزا ہی سے دخول نار نہ ہوگا اور اگر معاف نفرمایا اور آگ مین
گیا تو ایک نہ ایک دن اوس سے خلاص ہوگا تو گویا صفتے یہ ٹھیرے کہ دخول ہو مدبو نہ ہوگا مگر واسطے کافر کے جو کہ اشقی و
مکذب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ابوہریرہ نے کہا تم جنت مین جاؤگے مگر جب نے نہ مانا کہا بھلا جنت مین جانیکو کونسا
نہ مانیگا اوسپر اونہون نے یہ آیت پڑہی الذی کذب وتولی رواہ ابن جریر ابوامامہ کا لفظ رفعاً یہ ہے باقی نہ رہیگا
اس امت مین سے کوئی لکن داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جنت مین مگر وہ شخص جس نے سرکشی کی اللہ پر جسطرح کہ مدبو نہ
شقی کرتا ہے اپنے اہل پر رواہ سعید بن منصور کسینے ان سے پوچھا تھا کہ بہت زم بات جو تم نے حضرت سے سنی ہو

کہا مینے سنا کہ فرماتے تھے الا کلکم یدخل الجنۃ الا من شرد علی اللہ شرود البعیر علی اھلہ رواہ احمد ولکاکر والضیاء یعنے اللہ نے کہا کہ جو شخص ٹر اڑنے والا ہے مجھ پر یعنے کفر سے نہایت درجہ بچتا ہے وہ آگ مین نہ جائیگا بلکہ اوس سے دور رہیگا واحدی نے کہا قول جمیع مفسرین مین اتقی ابوبکر صدیق ہین مین کہتا ہون اللہ نے فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان دونون آیتون کے ملانے سے بڑی فضیلت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خاص کتاب عزیز سے ثابت ہوئی ولہ الحمد اول یہ ہے کہ احمل اشقے واتقی کا ہر متصف بہر دو صفت پر کیا جائے اور اشقے یعنے کامل فی الشقاوت مراد کافر ٹھیرے اور اتقی یعنے کامل فی التقا ہر مومن ٹھیرے کیونکہ کافر دوزخ سے دور نہ ہوگا اور مومن ہر جنت نزدیک ہوگی تو اب فعل بعض عصاۃ کا نار مین اور ابعد بعض غیر کامل التقوے کا نار سے کچھ منافی آیت کے نہ ہوا پھر اللہ نے خود ہی بتادیا کہ اتقی کون ہے جسطرح کہ اشقی کا بتادیا ہے فرمایا وہ شخص ہے جو اپنا مال وجوہ خیرات مین دیتا رہتا ہے تاکہ نزدیک خدا کے زکی ہو یہ دنیا کچھ واسطے دکھانے سنانے کے نہین ہے اور نا اسلیے ہے کہ کسی کی منت اوسپر تھی جسکا وہ عوض کرتا ہو بلکہ یہ دنیا خاص واسطے جستجوئی ذات خداوند اعلی کے ہے سو وہ بدلے اس عطا و بذل کے عنقریب خیر شوقت ہوگا یا اللہ تعالی کا وعدہ ہے صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ انکا مطلوب مرغوب انکو بروجہ کمال حاصل ہوگا جس سے وہ راضی ہونگے اس جگہ پر یہ بندہ عاصی بھی کہتا ہے کہ اے رب تو مجھکو بھی مصداق اس آیت کا کرنا اور اشقا سے بچانا مین بھی ہم نام تیرے بندہ عالی مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہون اگرچہ اعمال مین ہرا حمل اون سے دور ہون ولکن المرء مع من احب وانت مع من حببت سو جیسا کہ تو نے بچایا ہر ویسا ہی تیرا رسول بھی بچا ہے اور نا امیدی تجھ سے کفر ہے پھر مین کیسے نا امید ہون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

سورۃ الضحی

یہ ۱۱ آیت ہے بلا خلاف مکی مین اوتری ہے ابن عباس ہی سے قائل ہین ابوالحسن بقری جب اس سورت پر پہونچتے تو تکبیر کہتے یعنی اللہ اکبر وجہ مناسبت کی یہ بیان کی ہے کہ وحی کے آنے مین دیر ہوئی کچھ مدت گذر گئی پھر یہ سورت آئی فرح و سرور کی راہ سے حضرت نے اللہ اکبر کہا مگر اسکی سند جو کس نہین ہے بخاری و مسلم کا لفظ جندب بجلی سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار پڑ گئے دو یا تین رات نہ اٹھے ایک عورت نے آکر کہا اے محمد مین دیکھتی ہون کہ تیرے شیطان نے تجھکو چھوڑ دیا ہے دو تین رات سے وہ نزدیک تیرے نہین آیا اوسپر اللہ نے یہ سورت اوتاری یہ عورت ام جمیل زن ابی لہب تھی دوسرا لفظ جندب کا یہ ہے کہ جبریل کو حضرت کے پاس آنے مین دیر لگی مشرکین نے کہا کہ محمد رخصت کر دیئے گئے اوسپر اللہ نے فرمایا ما ودعک ربک وما قلی

تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام نہ آئے اوسپر بعض دشمنان عم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا مین نہین خیال کرتی مگر یہ کہ تیرے صاحب نے تجھکو دشمن رکھا اوسپر یہ سورت نازل ہوئی اسکے سوا اور بھی سبب نزول بیان کیے ہین لکن یہ اولی ہے جو کہ اس جگہہ ذکر کیا گیا ہے ابن کثیر نے کہا قرا کا اختلاف ہے موضع کبیہ مین بعض نے کہا بعد اللیل اذا یغشے کے کہے دوسرون نے کہا واالضحے پر کہے یہ بعض کا قول یہ ہے کہ اللہ اکبر کہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ اللہ اکبر لاالہ الا اللہ واللہ اکبر کہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا
فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ تم

ع ۱

دوہو پڑہتے وقت کی اور رات کی جب چھا جائے نہ رخصت کیا تجھکو تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا البتہ پچھلی بہتر ہے تجھکو پہلی سے اور آگے دیگا تجھکو تیرا رب پھر تو راضی ہوگا بھلا نہ پایا تجھکو یتیم پھر جگہہ دی اور پایا تجھکو بھٹکتا پھر راہ دی اور پایا تجھکو خلش پھر خاطر کیا سو جو یتیم ہوا سو کہ نہ دبا اور جو مانگتا ہوا سو کہ جھڑک اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر ف حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی دل مکدر رہا تجھکو کنوا ٹھے کافرون نے کہا اوسکو چھوڑ دیا اُسکے رب نے پھر یہ سورت اوتری پہلے قسم کہائی دھوپ روشن کی اور رات اندھیری کی یعنے ظاہر مین یہی اللہ کی دو قدرتین ہین باطن مین ہی کبھی چاند نا ہے کبھی اندھیرا دونون اللہ کے ہین اللہ سے دور کبھی نہین بندہ حضرت کی باپ مرگئے بیٹ مین چھوڑ گیا دادا نے پالا وہ مرگئے آٹھہ برس کا چھوڑ گیا چچا نے پالا جبتک جوان ہوئے جب حضرت جوان ہوئے قوم کی راہ و رسم سے بیزار تھے اور اپنے پاس کوئی رسم و راہ نہ تھی اللہ پاک نے دین حق نازل کیا خدیجہ اپنی قوم مین اشراف بھی تھین اور مالدار اون سے نکاح ہوا سب مال اونہون نے حاضر کیا انتہے ابن اسحاق نے کہا کہ یہ وہی سورت ہے جسکو جبریل علیہ السلام نے بطحا مین اوتر کر اور اپنی اصلی صورت مین ظاہر ہو کر وحی کی تھی اللہ نے اس مین قسم کہائی ہے ضحی روشنی کی اور سکون و ظلمت لیل کی یہی قول ہے مجاہد و قتادہ و ضحاک کا یہ دلیل ظاہر ہے قدرت پر خلق ان اشیا کے کما قال تعالی وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وقال تعالی فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ وداع سے مراد رخصت کرنا ہے اور قلی سے مراد بغض ہے پھر آخرت کو

دنیا سے بہتر فرمایا و لہذا حضرت از ہد ناس سے دنیا مین اور سب سے بڑھکر نارک تھے چنانچہ یہ بات سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرورۃً معلوم ہے حضرت کو جب اختیار ملگیا کہ چاہو آخرت دنیا تک دنیا مین رہو اور چاہو اللہ کے پاس جاؤ اور جنت مین رہو تو آپنے اوسی چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہی اور اس دنیائے دنی کو پسند نہ کیا **بیت**

دنیائے دنی کو جو کہ فانی سمجھے　　اور قصۂ عمر کو کہانی سمجھے

دریا بحقیقت کو وہی جاوید تیر　　جو شکل حباب زندگانی سمجھے

ابن مسعود کہتے ہین ایک دن حضرت تو بہ پر سوئے آپکے پہلو مین نقش اُسکا پڑگیا جب آگے مین آپکے پہلو مین مسح کرنے لگا اور مینے کہا اے رسول خدا آپ حکم نہین دیتے کہ آپکے لیے اس بوریے پر کچھ بچھا دین فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی سوار نیچے سایۂ درخت کے ٹھیرے اور ذرا سا آرام لیکر چلدی رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح پھر اللہ نے فرمایا کہ تیرا رب دار آخرت مین تجھکو وہ چیز دیگا جس سے تو راضی و خوش ہوگا یعنے اپنے اور اسکے حق مین منجملہ اس عطا کے ایک کوثر ہے جسکے دونون کنارہ پر لولوئے مجوف کے قبے ہونگے اور مٹی اُسکی مشک اذفر ہوگا ابن عباس کہتے ہین جو فتوح آپکے امت پر ہوئی تھے وہ ایک ایک خزانے کے طور پر آپکے سامنے لائے گئے حضرت خوش ہوئے اللہ نے یہ آیت بھیجی ولسوف یعطیک ربک فترضی اور جنت مین آپ کو ایک ہزار قصر ہیے ہر قصر مین ازواج و خدام لائق اوس جگہ کے ہونگے رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم واسنادہ صحیح ایسی بات توقیف ہی سے کہی جاتی ہے دوسرا لفظ ارکایہ ہے منجملہ رضای حضرت کے ایک بات یہ ہے کہ کوئی شخص آپکے گھر والون مین سے دوزخ مین نہ جائے رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم حسن کے کہا مراد اس سے شفاعت ہے یہی قول امام باقر علیہ السلام کا بھی ہے حدیث عبد اللہ مین فرمایا ہے کہ ہم اہل بیت کے لیے اللہ نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا ہے پھر اللہ نے اپنی نعمتون کو گنا جو اپنے بندہ رسول پر کی ہین انمین سے منجملہ ایک نعمت یہ ہے کہ اُنکو بے باپ کا پاکر جگہ دی حضرت مان کے پیٹ مین تھے کہ باپ مرگئے کسی نے کہا کہ انتقال باپ کا بعد آپکے ولادت کے ہوا پھر آپ کو مان آمنہ بنت وہب نے انتقال کیا اُسوقت آپ چھ برس کے تھے آپکے دادا عبد المطلب نے آپ کو اپنی کفالت مین لیا یہانتک کہ وہ بھی مرگئے اُسوقت آپ آٹھ برس کے تھے پھر آپکے چچا ابو طالب کفیل ہوئے وہ ہمیشہ آپ کی مدد کرتے قدر و توقیر رکھتے اذیت قوم سے بچاتے یہانتک کہ جب آپ چالیس برس کے ہوئے اللہ نے آپ کو مبعوث کیا ابو طالب اپنی قوم کے دین پر تھے بت پرستی پر سب معاملہ کی تقدیر و حسن تدبیر سے ہوئے یہانتک کہ ابو طالب ہجرت سے پہلے مرگئے اور سفہا و جہال قریش

نے بشیقدمی مندوح کی اور آپکے لیے ہجرت اختیار فرمائی اور درمیان ہی راہ ان لوگوں کے لگا لگا کر شہر اوس فخرج
مین پہونچا یا وہ آپکے انصار ہوگئے اللہ کی سنت اسیطرح پر بروجہ اتم و اکمل جاری ہی جب آپ مدینہ مین آئے
انصار نے ہمراہ آپکے ہوکر آپکے سامنے قتال وجہاد کیا یہ سب اللہ تعالی کی حفاظت وکلاءت وعنایت تھی
آپکے حال پر پھر فرمایا کہ ہمنے تجھ کو بھٹکا ہوا پاکر راہ دی کقولہ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا
مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا بعض
نے کہا مراد اوس سے یہ ہے کہ حضرت بعض شعاب مکہ مین بزمانہ صغر راہ بھول گئے تھے پھر راہ پالی بعض نے کہا ہمراہ
اپنے چچا کے طریق شام مین ایک ناقہ پر وقت شب کے چلے جاتے تھے ابلیس نے اگر راہ بلادی اتنے مین جبریل
علیہ السلام آئے اور ایک ایسی پھونک ماری کہ ابلیس حبشہ مین جا گرا پھر آپ کی سواری کو راہ پر لگا دیا حکاہما
الْبَغَوِيُّ پھر فرمایا کہ ہم نے تجھ کو مفلس پاکر تونگر کر دیا یعنے تم ایک فقیر و عیال تھے تم کو سوا اپنے سب سے بے
نیاز کر دیا جامع مقام فقیر صابر و غنی شاکر بنایا قتادہ نے کہا یہ منازل ہین رسولخدا کے قبل بعثت کی حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہے لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ یعنے
تونگری بدل بہت نہ بحال ابن عمر رفعا کہتے ہین مراد کو پہونچا وہ شخص جو اسلام لایا اور اوسکا رزق کفاف ہے
اور قناعت کی اوس نے اللہ کے دیے پر رواہ مسلم پھر اللہ نے فرمایا کہ تو یتیم کو مت دبا اور اوسکو خوار و مقہور سمجھ
بلکہ اوسکے ساتھ احسان سے پیش آ کیونکہ تو بھی ایک وقت مین یتیم تھا قتادہ نے کہا یعنے ہو جاؤ اسطرح یتیم کے
مثل پدر مہربان کے اور سائل کو مت جھڑک بلکہ اوسکو جو بن سکے وہ دے یعنے علم یا مال سے کیونکہ تو بھی بھٹکا ہوا
تھا اللہ نے تجھ کو راہ سجھائی ابن اسحاق نے کہا یعنے جبار متکبر اور فحاش فظ ضعفاء عباد اللہ پر مت بن
قتادہ نے کہا یعنے مسکین کو رحمت و لینت کے ساتھ پھیر اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر کیونکہ تو عیال دار
تھا اوسی نے تجھ کو غنی کر دیا وعاء ماثور مین آیا ہے وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا عَلَيْكَ قَابِلِيْهَا
وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا ابونضرہ کہتے ہین مسلمین کا یہ اعتقاد تھا کہ ایک شکر نعمت یہ ہے کہ اوسکا بیان کرے حدیث نعمان
ابن بشیر مین بالای منبر فرمایا ہے مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَلِيْلَ لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيْرَ وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ
اللّٰهَ وَالتَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُكْرٌ وَتَرْكُهَا كُفْرٌ وَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ اَحْمَدَ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ صحیحین مین انس سے آیا ہے کہ حضرت سے کہا انصار سارا اجر لے گئے فرمایا
نہین جب تک تم اوسے اونکیلیے دعا کرو گے اور اوپر ثنا کہتے رہو گے یعنے تب تک تمکو بھی اجر ملتا رہیگا

ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس رواہ ابوداؤد والترمذی وقال صحیح حدیث
جابر میں فرمایا ہے من ابتلی فذکرہ فقد شکرہ ومن کتمہ فقد کفرہ تفرد بہ ابوداؤد دوسرا لفظ
انکار رفعًا یہ ہے من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ فان لم یجد فلیثن بہ فمن شکر بہ فقد شکر ومن
کتمہ فقد کفرہ رواہ ابوداؤد دیکھئے شکر کیا گیا اگر وہ پائی تو بدلا دی نہ پائی تو ثنا کرے جس نے ثنا کی اوس نے
شکر ادا کیا جس نے چھپایا اوس نے کفران نعمت کیا مجاہد نے کہا النعمت سے مراد یہ ہے کہ تیرے رب نے تجھکو نبی کیا یا
تجھکو قرآن دیا علی نے کہا جو خیر تجھکو معلوم ہو تو ذکر اوسکا اپنے احفان سے کر ابن اسحاق نے کہا جو نعمت و کرامت
طرف اللہ کے تجھکو آئی جیسے نبوت سے تو اوسکو بیان کر اور لوگون سے کہہ اور انکو طرف اوسکی بلا چنانچہ حضرت
ذکر نعمت نبوت کا مخفی طور پر اپنے گھر والون سے جنپر اطمینان تھا کرتے تھے پھر حضرت پر نماز فرض ہوئی تو آپ
نماز پڑھنے لگے ف فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد ضحے سے سارا دن ہے کقولہ واللیل اذا یغشی اصل
مین ضحے نام ہے آفتاب کے اونچے ہونیکا ظاہر یہ ہے کہ مراد ضحی ہے بغیر تعیین قتادہ و مقاتل وجعفر صادق
نے کہا مراد وہ ضحی ہے جسمین اللہ نے موسے علیہ السلام سے بات چیت کی تھی اور مراد رات سے شب معراج ہے
یا مراد ضحے سے وہ ساعت ہے جس مین جادوگر سجدہ مین گرے تھے کما فی قولہ وان یحشر الناس ضحی یا مراد
رب ضحی ہے یا مراد ضحے سے نور جنت ہے اور لیل سے مراد ظلمت نار یا ضحی نور قلوب عارفین ہے اور لیل سواد
قلوب کافرین لکن اول اولی ہے اس جگہ دن کو رات پر مقدم کیا ہے اور پہلے سورت مین رات کو دن پر
مقدم کیا تھا اسلیے کہ ہر ایک پیچھے دوسرے کے آتا ہے اور ہر ایک کا اصلاح عالم مین اثر نمایان ہے اگرچہ رات
کو فضیلت سبق کی ہے اور نہار کو فضیلت نور کی اسلیے کبھی اوسکو اور کبھی اسکو مقدم کیا یا سورہ ابوبکر
مین رات کو مقدم کیا کیونکہ ابوبکر پر کفر سابق تھا اور سورہ محمد مین دن کو مقدم کیا کیونکہ حضرت پر نور محض
سابق تھا اور کوئی گناہ مقدم نہ ہوا تھا اور ان دونو سورتون کے بیچ مین کوئی فاصلہ نہین ہے یہ اشارہ ہے
طرف اسکے کہ درمیان حضرت اور ابوبکر کے کوئی واسطہ نہین ہے یہ ساری اقوال قیل لطائف نکات ہیں مگر
کچھ تفسیر کتاب اللہ نہین ہین مجاہد و قتادہ و ابن زید و عکرمہ وغیرہم نے کہا سجے یعنے سکن ہے عطا نے کہا غطے
غطے ہے اصمعی نے کہا سجو لیل یہ ہے کہ دن کو چھپا لے جسطرح کوئی شخص کپڑے مین لپٹ جاتا ہے حسن نے
کہا رات اپنی اندھیرے سے ہر چیز کو ڈھانپ لیتی ہے سعید بن جبیر نے کہا سجی یعنے اقبل ہے مجاہد نے کہا یعنے
استوی ہے لکن اول اولے ہے یہ جمہور مفسرین و اہل لغت ہین یعنے مراد سکون لیل ہے ابن عباس نے

ل اور یہ ہے جو کہ سے کوئی کہ دن ہے ۱۲

کہا یعنے اذیت ہے یہ قول کہ حضرت نہین کیا تجھکو تیرے رب نے اور نہ دشمن کہا جواب قسم ہے پھر کہا کہ آخرت یعنے جنت بہتر ہے تیرے لیے اولی یعنے دنیا سے حالانکہ دنیا میں حضرت کو شرف نبوت دیا گیا جسکے مقابل مین ہر شرف صغیر ہے اور ہر مرتبت دنیا حقیر لیکن چونکہ دنیا آلودہ اکدار اور منغص بعوارض البشریہ ہے اور زندگی اس جگہہ کی مثل خواب و سراب و ظل زائل و حلم نائم ہے اسلیے بہ نسبت آخرت کے دنیا کچھ چیز نہین ہے، ہان اس اعتبار سے کہ ایک ذریعہ ہے حصول خیر کا واسطے فوز بالجنۃ کے فی الجملہ خیر بھی ہے لکن نہ واسطے ہر کسی کے ولہذا خیر یک فرمایا ہے ثعالبی نے کہا لوگ چار قسم کے ہین ایک وہ ہین جنکو دارین مین خیر ہے یہ اہل طاعت اغنیا ہین دوسرا وہ جنکو دارین مین شر ہے یہ کفرہ فقرا ہین تیسرے وہ جنکے لیے دنیا مین صورت خیر کی ہے اور آخرت مین شر ہے یہ کفرہ اغنیا ہین چوتھے وہ جنکے لیے دنیا مین صورت شر کی ہے اور آخرت مین خیر ہے یہ فقرا مومنین ہین ذکرہ الخطیب بیضاوی نے کہا یہ وعدہ لسوف یعطیک بک فرضے شامل ہو ہر عطا کو جو اللہ نے حضرت کو عنایت فرمائی جیسے کمال نفس ظہور امر و اعلای دین اور جو کچھ کہ آپکے لیے ذخیرہ کر رکھا ہے اور ہم کو اوسکی کنہ معلوم نہین سوا اسکے جو حوض و شفاعت ہو یا ہزار قصر جو ہر ابن عباس نے کہا حضرت کی رضا یہ ہے کہ آپکی ساری امت بخشی جاوے حدیث ابن عمر جو صحیح مسلم مین ہے وہ بھی اسپر دلالت کرتی ہے کہ حضرت نے یہ قول ابرہیم علیہ السلام کا پڑھا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي اور یہ قول عیسی علیہ السلام کا إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ الخ پھر دونو ہاتھہ اوٹھا کر فرمایا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِي اُمَّتِي اور رو دیے اللہ نے کہا اے جبریل تم جاؤ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہو اِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ یعنے ہم تمکو در بارہ تمہاری امت کے خوش کرینگے رنجیدہ نہ کرینگے حرب بن شریح کہتے ہین مینے محمد بن علی بن حسین علیہم السلام سے کہا کیا ہم اس رضا سے شفاعت ہے جسکا خیال اہل عراق کرتے ہین اور یہ کہا ہے کہا ای والد محترم محمد بن حنفیہ نے کہا کہ علی نے رفعا روایت کیا ہے کہ اَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتَّى يُنَادِيَنِي رَبِّي أَرَضِيتَ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيتُ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا تمہارے عراق والے یہ بات کہتے ہو کہ بڑی امید وار کی آیت اللہ پاک کی کتاب مین یہ ہے قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا مینے کہا ہان ہم یہ بات کہتے ہین کہا ہم اہل بیت اسکے قائل ہین کہ ارجی آیت کتاب اللہ مین ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور یہ شفاعت ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت پاس فاطمہ کے گئے وہ چکی پیس رہی تھین اور ایک کمل اونٹ کی کہال کا پہنے تھین حضرت نے اون کو دیکھکر فرمایا اے

سلہ جو کوئی پھرے راہ پر بھلا سو وہ بھٹکے گا اپنے ہی برے کو ۱۲ سلہ اور تیرے رب کا فضل تو تو اوسکو بیان کر ۱۲ سلہ کہ تجھکو یتیم پایا پھر ٹھکانا دیا اور راہ سے بیخبر پایا پھر راہ پر لایا اور محتاج پایا پھر غنی کر دیا سو یتیم پر زور نہ کر اور مانگنے والے کو نہ جھڑک اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کر ۱۲ منہ

فاطمہ تعجل مرارۃ الدنیا بعیلم الاخرۃ اوسپر اللہ نے یہ آیت اوتاری اخرجہ العسکری فی المواعظ وابن مردویہ
وابن النجار ابن مسعود کا لفظ رفعًا یہ ہی انا اھل البیت اختار اللہ لنا الاخرۃ علی الدنیا وسوف یعطیک ربک
فترضیٰ رواہ ابن ابی شیبۃ ظاہر یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ خیر دارین عطا کریگا اہم واقدم اوس مین شفاعت ہی وسطے
امت کے پہر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتون کا ذکر کیا ذکر سے ان ہر سہ نعمت کے تقویت قلب نبوی مراد ہے یہ حکم دیا کہ
تو اپنے رب کی نعمت کا بیان کر گویا یہ فرمایا کہ رستہ تیری لیے رہے کہ تو بہی میرے بندون کے ساتھہ ویسا ہی کام کر جو میں
تیرے ساتھہ کیا ہے ہمنے تجھکو یتیم پایا تیرا باپ نہا یعنے بعد حمل دماہ کے یہی ارجح ہے پہر تجھکو جگہہ دی حضرت
کے باپ نیز مین سے دار التابعہ مین دفن ہوے کسیتر کہا ابوا مین اعمال فرع سے اور حجب بان کا انتقال ہوا تو چار
یا پانچ یا چہہ یا سات یا آٹھہ یا نو یا بارہ برس اور ایک ماہ و دس دن کے تہی یہ ابوا مین مرے تہے یا حجون مین جب
دادا مرے تو حضرت آٹھہ برس کے تہے ضلال سے مراد اجگہہ غفلت ہے کما فی قولہ لا یضل ربی ولا ینسیٰ وکما فی قولہ
وان کنت من قبلہ لمن الضالین یعنے ہمنے تجھکو غافل پایا اوس چیز سے جسکا ارادہ ساتھہ تیرے ہے یعنی
امر نبوت سے زجاج نے یہی معنے اختیار کیے ہین بعض نے کہا اسکے یہ معنی کہ تو نہ قرآن کو جانتا تہا اور نہ شرائع کو ہم
نے تجھکو انکا رستہ دکہایا سدی فراء نے کہا تجھکو قوم گمراہ مین پایا تیرے سبب سے انکو راہ دکہائی یا تجھکو طریقہ
اونکے ارشاد کا سکہایا یا ہجرت سے ناواقف پایا شان استغنا سے ناسی پایا جبکہ تجھسے سوال اصحاب کہف و ذی
القرنین کا کیا گیا کقولہ ان تصل احدٰھما یا طالب قبلہ پایا کما فی قولہ فلنولینک قبلۃ ترضاھا گویا ضلال یعنے طلب ہے کیونکہ گم کردہ راہ طالب ہوتا ہے یا تجھکو تیری قوم مین
ضائع پاکر اوذکی طرف راہ سجہائی گویا ضلال بمعنے ضیا رہی یا تجھکو محب ہدایت پاکر ہدایت کی گویا ضلال بمعنے
محبت ہی کقولہ تعالیٰ انک لفی ضلالک القدیم بہر حال ضلال سے مراد نہین ہے کہ حق سے عدول مین تہے یا باطل
مین واقع کیونکہ آپ اول حال سے تا نزول وحی عبادت اوثان سے معصوم اور تا قدورات اہل فسق وعصیان سے
محفوظ رہے یا تو اپنے نفس کو ضال نہا یہ نہ جانتا تہا کہ تو کون ہی ہمنے تجھکو شناسائی سے نفس کی کیا یا تو شب معراج
مین جبکہ جبریل تجھکو چہوڑکر الگ ہو گئے راہ گم کردہ تہا ہمنے تجھکو رستہ طرف ساق عرش کے دکہایا یا کوئی
شخص تیرے دین پر نہ تہا تو اکیلا تہا ہمنے تیرے سبب سے خلق کو ہدایت کی یا خطاب حضرت کو ہے اور مراد
غیر ہے لکن اس مین بعد ہے نظم کریم بہی اس سے انکار کرتے ہین سیر سے نزدیک بات ہے کہ ضلال وہدی دونو
اس جگہہ عام ہین شامل ہین ہر نوع کو انواع ضلالت وہدایت سے سوا شرک و کفر کے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ

ا در دنیا ان سے محبوب ہین
ب سے چہوٹے ہین
ج پہر تجھکو جگہہ دی
د پہر تجھکو طریقہ سکہایا
ہ سے سوال اصحاب کہف
و ذی القرنین
ز ہمنے تجھکو

کا ہے خصوص سبب کا عامل کہتے ہین فقیر بے مال کو غنا سے مراد عطا ارزق ہی فرانے اسی کو اختیار کیا ہے حضرت کچھ کثرت مال کی راہ سے غنی نہ تھے بلکہ اللہ کے دیے پر راضی تھے یہی حقیقت سے غنا کی یا مراد غنی سے اعانت انصار ہے وقت ہجرت کرانے کر یا فتوح وغنائم اسلام ہین لیکن اسمین نظر ہے اسلیے کہ یہ سورت مکی ہے یا مراد مال خدیجہ علیہا السلام ہے اور تربیت ابوطالب اولًا اور مال ابوبکر ثانیًا یہ مطلب ہے کہ ہمنے تجھکو حجج وبراہین سے تھے دست پایا مگر یہ بعید ہے ابن عباس کہتے ہین حضرت نے کہا مینے اپنے رب سے ایک سوال کیا کاش مین وہ سوال نکرتا مین نے کہا مجھ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے اونمین کسیکی ہوا سخر تھی کوئی مردے کو زندہ کرتا تھا اللہ نے فرمایا کیا مینے تجھکو یتیم پاکر جگہ نہین دی گمراہ پاکر ہدایت نہین کی مفلس پاکر تونگر نہین کیا کیا تیرا سینہ کھول نہین دیا کیا تیرا بوجھ اتار نہین رکھا یہ اذکر بلند نہین کیا مینے کہا ہان اے رب اخرجہ ابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی وابونعیم وابن عساکر دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جب یہ سورت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن علی ربی واھل ان یمن ابن مردویہ یعنی میرے رب نے مجھپر منت رکھی وہ اسی لائق ہے کہ منت رکھی مین کہتا ہون کہ حویہ تین فتنین اللہ نے اپنے رسول مقبول پر فرمائین بعینہا یہی فتنہ مجھہ مبتلای محن وفتن پر بھی نازل کیے مین پانچ سالہ عمر مین یتیم ہوگیا مجھے جگہ دی مین گمراہ تھا تقلید نہ سب مین پھنسا ہوا تھا تجھے ہدایت کی راہ اتباع سنت کی دکھائی مین مفلس محض تھا تیرے سر پر بار گران ام اخوات تھا مجھے نزاروں بلکہ لاکھون سے زیادہ آسودگی وتونگری بخشی غنا قلبی سے بھی ایک حصہ دیا اگرچہ مین باوجود نسبت سیادت کے مثل کرم کے تنگ آب اور شل وروکے عار آتش ہون لیکن مین کیسطرح شکر ان منن کا ادا نہین کرسکتا ہون مجھ سے کیونکر ہوسکے کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک کہون

اور الحمد للہ علی نعمتہ الظاہرۃ والباطنۃ کا وظیفہ رکھون ؎

ولو کان لی فی کل منبت شعرۃ ۔۔۔ لسانًا لما استوفیت واجب حمدہ

ای خدا قربان احسانت شوم ۔۔۔ این چہ احسان ست قربانت شوم

بہر اللہ تعالی نے حضرت کو وصیت کی کہ تو کسی یتیم کو کسیطرح پر کسی حال مین بھی منجملہ وجوہ قہر کے مت جھڑک مجاہد نے کہا یتیم کو حقیر نہ جان تو بھی یتیم تھا خضر نے کہا یتیم پر ستم نکر بلکہ اوسکا حق اسکو دی اور اپنی بے پدری کو یاد کر

مرا باشد از حال طفلان خبر ۔۔۔ کہ در طفلی از سر بر فتم خبر

فراء وزجاج نے کہا تو یتیم کو مال سے یہ مقہور نکر کہ اسکے ضعف کے اوسکے حق کو لے لے جسطرح کہ عرب

کیا کرتے تھے کہ اونکے حقوق ضائع کردیتے اور انکا مال لے لیتے چنانچہ حضرت ہمیشہ ساتھ یتیموں کے سلوک کرتے اور انکو حق مین وصیت فرماتے قہر بمعنے غلبہ ہے اور کہر بمعنے زجر حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے کہ انا وکافل الیتیم فی الجنۃ ھکذا اپھر سبابہ و وسطے سے اشارہ کیا اخرجہ البخاری نہر کہتے ہین زجر کو زجر سائل ہی نہی فرمائی کہ اوسپر خفا نہو بلکہ بسبیل قلیل ہے منبل کرے یا اچھے بات کہکر پھیرے واحدی کہتے ہین مفسرین نے کہا ہے مراد وہ سائل ہے جو دروازے پر آکر بھیک مانگتا ہو اوسکو ڈانٹنا نہ چاہیے بلکہ جو میسر ہو دیدے اگرچہ اونٹ کی کھیر ہی کیون نہو قتادہ نے کہا مراد وہ سائل ہے ساتھ رحمت و نرمی کے یا مراد سائل سے طالب علم و سائل عن الدین ہے کہ اوسکے ساتھ غلظت و جفوت کرنا نہ چاہیے بلکہ رفق و لین کے ساتھ جواب اسکے سوال کا دے یہی قول ہے سفیان کا یہ نواہی جسطرح حضرت کے لیے ہین اسیطرح آپ کی امت کے لیے بھی ہین کیونکہ امت آپ کی مقتدی ہے تو ہر فرد منجملہ افراد امت کے منہی ہے ہر فرد سے منجملہ افراد ان نواہی کے پھر یہ حکم سوا کرنعمت رب کی تحدیث کرنے انعام الٰہی کا چرچا کرنا لوگون مین چاہیے کہ یہ بھی ایک طرح کا شکر نعمت ہے ظاہر ہے کہ لفظ نعمت کا عام ہے کسی فرد کے ساتھ مختص نہین ہے نہ کسی نوع کے ساتھ خاص مجاہد و کلبی نے کہا مراد نعمت سے قرآن ہے بلکہ قرآن اعظم نعم ہے گویا یہ حکمدیا کہ قرارت قرآن کیا کرو فراء نے کہا حضرت ہمیشہ قرآن کو پڑہتے اوسکا بیان کرتے مجاہد نے کہا نبوت ہے ایک نعمت ہے اسیکو زجاج نے بھی پسند کیا ہے یعنے تبلیغ رسالت کرو نبوت جو کہ ایک اجل نعم ہے اوسکا چرچا کرنا لکا و مقاتل نے کہا ان ہر سہ نعمت کا جو اس سورت مین مذکور ہین ذکر کردینے جیسے یتیم و غنا بعد عیلہ اور ہدی بعد ضلالہ یہ امر حضرت کو امر ہے امت کو اسلیے کہ وہ یہ فعل و ترک مین مقتدی رسول ہے اور تحدیث نعمۃ اللہ ایک شکر ہے مین کہتا ہون سیوطی نے اسی نام کی ایک کتاب لکھی ہے اور دوسری کتاب شکر و بیان منن مین تالیف شعرانی رحمہ اللہ کہ ہے جسکا ترجمہ مختصر منتخ الخلاق نام طبع ہوچکا ہے اور میرا رسالہ ابقار المنن بالقار المحن بیان مین اسی تحدیث نعمۃ اللہ کے ہے حسن بن علی نے کہا تجھ کو جو نعمت معلوم ہو اوسکا ذکر کرے یعنے کوئی نعمت خاص مراد نہین ہے بلکہ اللہ کے ہر نعمت اعلیٰ و ادنیٰ پر بیان کرنا شکر کا مامور بہ ہے بلکہ اوسکی ہر نعمت اعلیٰ ہے ہوتی ہے انمین کوئی ادنیٰ نہین ہے پھر اوسکو نعم کا شمار کرنا دائرہ قدرت البشر سے خارج ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ معہذا انکم اِنْ لَّمْ تَكُنْ وَاَيْلٌ فَكُلُّهُمْ اپنی طرف سے تو تحدیث نعمت و ادای شکر مین لگو پورا شکر ادا ہونا معلوم ہے لیکن بعجوای مَا كَانَ يَدُوْمُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ کچھ نہ کچھ زبان پر جاری رہنا کلمہ

شکر کا لازم ہے حدیث مین کلمہ الحمد للہ کو کلمہ شکر فرمایا ہے ولہذا الحمد الحاصل بندہ شہر سنہ وہ کو کسی حال مین بھی
تارک تحدیث و شکر ہونا چاہیے کہ یہ خود ایک کفران نعمت ہے حدیث عائشہ مین فرمایا ہے مَنْ اُدْخِلَ مَعْرُوْفًا فَلْيَقْبَلْ
بِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَذْكُرْهُ فَاِنَّ مَنْ ذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ تحدیث
بہ نعمت یون ہوتی ہے کہ اُس نعمت کو پھیلائے اور سپر شکر کرے یہ شکر بمنزلہ شکر کے ہے

سورۂ الم نشرح

یہ آٹھ آیت ہے بلا خلاف مکہ مین اوتری ہے عائشہ و ابن عباس کا یہی قول ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ کیا نہین کھولدیا
ہمنے تیرا سینہ اور اتار رکھا تجھ سے بوجھ تیرے جس نے کمر توڑی تھی تیری اور اونچا کیا ذکر تیرا البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے
مشکل کے ساتھ آسانی ہے پھر جب تو فارغ ہو تو محنت کر اور اپنے رب کیطرف دل لگا **ف** شرح صدر کیا یعنے حوصلہ
کشادہ دیا اتنا بڑا کام اوٹھانیکو اور ظاہر مین بھی فرشتون نے حضرت کا سینہ مبارک چاک کیا دل مین سے سیاہی
نکالکر دھوڈالا وحی کا اترنا اول سخت مشکل تھا پھر آسان ہوگیا یعنے پیغمبرون اور فرشتون مین تیرا نام بلند
ہے پھر فرمایا کہ جب تو خلق کے سمجھانے سے فراغت پائے تو خلوت کی عبادت مین لگ انتہی ابن کثیر نے کہا اسم
فرماتا ہے کہ ہمنے تیرے سینے کو منور فسیح و رحیب کشادہ کردیا کقولہ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ
لِلْاِسْلَامِ پھر جسطرح کہ اسنے حضرت کے سینہ مبارک کو کھولدیا اسیطرح آپکی شریعت کو فسیح و وسیع سہل بنادیا
جس مین نہ کوئی حرج ہے نہ اصر نہ ضیق بابراد شرح صدر ہے شب معراج مین چنانچہ ترمذی نے حدیث مالک بن
صعصعہ کی اسی جگہ پر ایراد کیا ہے اور یہ امر اگرچہ شب اسرا مین واقع ہوا لکن کچھ بنافات اسکو اسجگہ سے
نہین ہے اسلیے کہ منجملہ شرح صدر کے ایک وہ فضل بھی تھا جو شب اسرا مین پیش آیا اور اس سے شرح
معنوی نے نشو و نما پایا واللہ اعلم ابی بن کعب کہتے ہین، ابو ہریرہ صاحب جرأت تھے سوال کرنے پر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوا انکے غیر سوال ایسے اشیا کا کرتا اور نہون نے کہا اے سول خدا آپنے سب سے پہلے
امر نبوت سے کیا دیکھا حضرت سنبھل کر برابر ہو بیٹھے اور فرمایا ای ابو ہریرہ مینے دیکھا کہ مین صحرا مین ہون سر
برس اور چند ماہ کا میرے سر پر کوئی کلام کرتا ہے اتنے مین ایک مرد نے دوسرے مرد سے کہا کہ کیا یہی ہے پھر

میرے سامنے آئے انکے چہرے ایسے تھے کہ میں نے کبھی ویسے صورتین نہین دیکھین اور نہ ویسی خوشبوئین کسی خلق مین پائین اور نہ ویسے کپڑے کسیپر دیکھے وہ دونون مرد میرے طرف متوجہ ہوکر چلے یہانتک کہ ہر ایک نے ایک ایک بازو میرا پکڑلیا مینے کسی کے پکڑنیکا انمین دونومین سے کچھ محسوس نہ پایا ایک نے دوسرے سے کہا اسکو لٹادو پھر دونون نے مجھکو لٹادیا بغیر قصر و جبر کے پھر ایک نے دوسرے سے کہا اسکا سینہ پھاڑو اور مینے میرے صدر کیطرف جھک کر سینہ کو چاک کیا مین دیکھتا تھا کہ نہ خون بہا اور نہ درد ہوا پھر اوس نے کہا کہ اس صدر سے غل حسد کو نکال ایک چیز مثل ہیئت علقہ کے نکالی پھر اوسکو اوٹھاکر پھینکدیا اوس نے کہا اس مین رأفت و رحمت رکھدیجائے پس اسکے جو نکالی تھی ایک چیز مانند چاندی کے رکھدی پھر میرے داہنے پاؤن کی انگلی ابہام ہلاکر کہا کہ جاو ڈرا اور سلامت رہ مین اٹھکر دوڑنے لگا میرے اندر رحمت صغیر پر اور رحمت کبیر پر تھی رواہ عبد اللہ بن الامام احمد یہ بات کہ ہمنے تیرا وجہ انا رکہا یعنے اس آیت کے ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر انقاض کے معنے مین آواز اور جب سے سلف نے کہا ہے مراد حمل ثقل ہے رفع ذکر سے یہ مراد ہے کہ جہان کہین میرا ذکر ہوگا وہان تیرا ذکر بھی ہوگا جیسے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ یہ قول مجاہد کا ہے قتادہ نے کہا اللہ نے آپکے ذکر کو دنیا و آخرت مین اونچا کیا کوئی خطیب یا شہد و صاحب صلوٰۃ نہین ہے لیکن وہ آپ کا نام پکارتا ہے یعنے کلمہ شہادت مین کہتا ہے ابو سعید کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ میرا اور تیرا رب فرماتا ہے یعنے کیونکر تیرا ذکر بلند کیا مینے کہا اللہ ہی جانتے کہا اذا ذکرت ذکرت معی یعنے جب میرا ذکر ہوگا تو میرا بھی ذکر کیا جائیگا رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب مین فارغ ہوا اوس چیز سے جسکا مجھکو حکم دیا تھا آسمان اور زمین کے کاموں سے تو مینے کہا اے رب کوئی نبی مجھسے پہلے نہ تھا لیکن تو نے ابراہیم کو خلیل ٹھیرایا موسی کو کلیم بنایا داؤد کے لیے پہاڑ مسخر کیے سلیمان کے لیے ہوا مسخر کی عیسے کے لیے مردے زندہ کردیے میرے لیے کیا کیا فرمایا کیا مینے تجھکو اس سے بہتر چیز نہین دی ہے لا اذکر الا ذکرت معی اور مینے تیرے امت کے ایسے بنائے کہ وہ قرآن کو حفظ پڑہتے ہین یہ چیز مینے کسی امت کو نہین دی اور مینے تجھکو ایک گنج مخبوء کنز عرش کے عطا کیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم رواہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ بغوی نے ابن عباس و مجاہد سے نقل کیا ہے کہ مراد رفع ذکر سے اس جگہ اذان ہے اسی جگہ سے حسان بن ثابت نے یہ شعر کہے ہین ؎

اغر علیہ للنبوۃ خاتم ۔۔۔ من اللہ من نور یلوح ویشہد
وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ ۔۔۔ اذا قال فی الخمس المؤذن اشہد
وشق لہ من اسمہ لیجلہ ۔۔۔ فذو العرش محمود وھذا محمد

بعض نے کہا اسرار رفعہ وذکرہ اولین و آخرین میں جب سب پیغمبروں سے میثاق ایمان کا لیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم سب اپنی اپنی امتوں کو حکم دو کہ وہ آپ پر ایمان لائیں تو اسوقت آپ کا نام لیا گیا پھر آپ کا ذکر آپ کی امت میں مشہور ہوا اب جہاں کہیں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہاں آپکا بھی مذکور آتا ہے صصری نے خوب بات کہی ہے کہ لا یصح الاذان والفرض الا باسمہ العذب فی الفرض المرضی بہ اور نیز یہ کہا ہے الا ترانا لا یصح اذاننا ولا فرضنا ان لم نذکرہ فیھما پھر اسنے یہ ارشاد کیا کہ عسر کے ساتھ یسر ہوا کرتا ہے پھر اوسکو موکد بتکرار فرمایا انس بن مالک کہتے ہیں حضرت بیٹھے تھے اور آپکے سامنے ایک سوراخ تھا فرمایا اگر عسر پیغمبر مشکل اگر اس سوراخ میں گھس جائے تو بھی یسر پیغمبر آسانی اگر اسکے اندر گھسکر اوس عسر کو باہر نکالدیگی اوسپر اللہ نے یہ آیت اوتاری رواہ ابن ابی حاتم والبزار ولفظہ لو جاء العسر حتی یدخل ھذا الحجر لجاء الیسر حتی یخرجہ ثم قال فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا اسکی سند ضعیف ہے حسن نے کہا صحابہ کہتے تھے ایک عسر دو یسر پر غالب نہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ ایک دن حضرت مسرور و خوشدل باہر آئے ہنستے تھے اور فرماتے تھے لن یغلب عسر یسرین اسکو دو بار فرمایا رواہ ابن جریر

مشکلی نیست کہ آسان نہ شود ۔۔۔ مرد باید کہ ہراسان نشود

قتادہ نے کہا ہمنے سنا ہے کہ حضرت نے اپنے اصحاب کو اس آیت کی خوشخبری دی ہے اور کہا ہے کہ دو یسر پر ایک عسر غالب نہوگا اسکے سمجھنے ہوئے کہ عسر دونوں جگہ نظم کریم میں معرف باللام آیا ہے تو یہ ایک ہی عسر ٹھیرا اور یسر دونوں جگہ میں منکر آیا ہے تو وہ متعدد ہوا گویا عسر اول عین ثانی ہے اور یسر مکرر ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے کہ نزول مصیبت کا آسمان سے بقدر مصیبت کے ہوتا ہے اور نزول صبر کا بقدر مصیبت کے امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

صبرا جمیلا ما اقرب الفرجا ۔۔۔ من راقب اللہ فی الامور نجا
من صدق اللہ لم ینلہ اذی ۔۔۔ ومن رجاہ یکون حیث رجا

ابن درید نے کہا ابوحاتم سجستانی نے مجھے یہ شعر پڑھکر سنائی ؎

اذا اشتملت علی الیاس القلوب	وضاق لما به الصدر الرحیب	
واوطأت المکاره واطمأنت	وارست فما تنهنها الخطوب	
ولم تر لانکشاف الضر وجها	ولا أغنی بحیلته الاریب	
اتاک علی قنوط منک غوث	یمن به اللطیف المستجیب	
وکل الحادثات اذا تناهت	فموصول بها الفرج القریب	

کسی اور شخص نے یہ کہا ہے ؎

ولرب نازلة یضیق بها الفتی	ذرعا وعند الله منها المخرج	
کملت فلما استحکمت حلقاتها	فرجت وکان یظنها لا تفرج	

بہ ارادہ تعالیٰ نے حضرت کو حکم دیا کہ جب تم امور و اشغال دنیا سے فارغ ہو اور اوسکی علائق کو قطع کر چکو تو عبادت کے لیے کھڑے ہو اور ساتھ نشاط و فراغ بال کے بخلوص نیت و رغبت عبادت کرو اسی قبیل سے یہ حدیث صحیح ہے کہ نہیں ہے نماز وقت حضور طعام کے اور نہ وقت دفع بول و براز کے اور یہ حدیث کہ جب اقامت نماز کی ہو اور طعام شام سامنے آئے تو پہلے کھانا کھا لو یعنے بعدہ نماز پڑھو مجاہد نے کہا جب تم امر دنیا سے فارغ ہو اور نماز کے لیے کھڑے ہو تو اب محنت کرو اور سطر ۲ کے دوسرے لفظ یہ کہ تو جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے کام میں محنت کر یعنی جس کام سے فراغ ہو تو تمام لیل میں محنت کر ابن عباس نے بھی اسی طرح کہا ہے دوسرا لفظ ابن مسعود کا یہ ہے کہ محنت کر اور طرف اپنے رب کے رغبت ہو بعد فراغ کے نماز سے اور تو بیٹھا ہوا ابن عباس نے کہا محنت کرو عامر بن زید بن اسلم نے کہا جب جہاد سے فرصت ہو تو عبادت میں محنت کر بشری نے کہا اپنی نیت و رغبت اللہ کی طرف کر فتح البیان میں کہا ہے شرح صدر عبارت ہے فتح صدر سے اسطرح پر کہ جو چیز ادراک سے روکتی ہے وہ دور کر دیجائے یعنے ہمنے تیرا سینہ کھولدیا یہانتک کہ وہ واسطے مناجات حق اور دعوت خلق کے کشادہ ہو گیا یہ حضرت اپنے روح سے تو لوگوں سے غائب تھے اور اپنے جسد شریف سے ہمراہ انکے حاضر تھے آپکے سینہ بے کینہ میں حکمتیں رکھی گئی تھیں موفق جہل و ورد کر دیا گیا تھا یا مراد تلقی وحی ہے بعد شاق ہونیکے صدر کو اسلیے خاص کیا کہ محل احوال نفس ہے جیسے علوم و ادراکات یا اسلیے کہ محل وسوسہ ہے کما قال تعالیٰ یُوَسْوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ پس اس وسوسہ کو دور ہی خیر کے ساتھ بدلدیا یہی شرح ہے راہ ول سو محل عقل و معرفت ہے شیطان اسیکا قصد کیا کرتا ہے پہلے سینے کی طرف آتا ہے قلعہ ہے دل کا اگر رستہ ملا تو اوتر پڑتا ہے یہ ہوم اپنے لشکر کے غموم و ہموم و حرص کو اندر اسکے پہیلاتا ہے اوسوقت

دل تنگ ہوجاتا ہے لذت طاعت کی نہین پاتا اور نہ حلاوت اسلام کی اور گمراہ نہ ملا اور مردود ہوا تو ممکن حاصل ہوتا ہے اور سینہ منشرح ہوجاتا ہے اور قیام بادار عبودیت آسان پڑجاتا ہے اور نے اس شرح و توسیع صدر کے منت کہی بلند احضرت نے بار نبوت کا اٹھایا اور خلق کی دعوت الی اللہ کی اور وحی کو پہونچایا کما قال تعالی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اور وزر سے مراد گناہ ہے یعنے جس امر جاہلیت مین تم تھے اوسے تم کو الگ کردیا حسن و قتادہ و ضحاک و مقاتل نے کہا یعنے جو کچھ جاہلیت مین ہوا اسکو تم سے گرا دیا یہ وہ بوجھ تھا جس سے تمہاری پشت بہاری ہوگئی نہی قتادہ نے کہا حضرت کے گناہ تھے جو آپ پر گران ہوتے تھے اللہ نے انکو بخشدیا ایک قوم نے کہا مراد اس سے تخفیف بار نبوت ہے جس سے کہ جھکی جاتی تھی اللہ نے اسکو حضرت پر سہل کردیا یہانتک کہ اسکا اوٹھانا آسان ہوگیا یہی قول ابو صبیرہ وغیرہ کا ہے ابن مسعود کی قرارت یہ ہے وَحَلَلْنَا عَنْكَ وِقْرَكَ بعض نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ ہمنے تمکو اُس وزر سے بچایا جو پشت شکن تھا گو وزر کیا ہو حسن نے کہا رفع ذکر یہ ہے کہ کسی جگہہ اللہ کا ذکر نہین ہوتا ہے لیکن ہمراہ اوسکے حضرت کا بھی ذکر آتا ہے خطیب نے کہا یعنے تم مذکور ہوتے ہو ہمراہ میرے اذان و اقامت و تشہد و جمعہ مین منبر پر اور دن فطر و اضحی کے اور دن عرفہ و ایام تشریق کی اور وقت رمی جمار کے اور صفا و مروہ پر اور خطبہ نکاح مین اور تمام مشارق و مغارب مین اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت کرے اور جہت دنار کو سجدہ جائے اور ہر شے کو مانے اور حضرت کے رسول ہونیکی گواہی نہ دے تو کچھ نفع اوسکو نہ ہوگا وہ کافر ہی رہیگا انتہے یا مراد ذکر آپکا ہے کتب انبیا رسا لقین مین انکو حکم تھا کہ وہ آپ کی بشارت دیجائین اور کوئی دین نہین مگر یہ دین تیرا اور سب پر غالب ہوگا یا مراد آپکا ذکر ہے ملائکہ آسمان مین اور نزدیک مومنین کے زمین مین اور آخرت مین مقام محمود پر اور کرائم درجات و جلائل مراتب صفاک نے کہا ہے آپکے ذکر کے نہ کوئی نماز درست ہے اور نہ کوئی خطبہ یا مراد اخذ میثاق ہے انبیا سے ایمان لانے پر ساتھ آپکے ظاہر ہونے کا یہ رفع ذکر جسکا احسان اللہ نے حضرت پر کیا ان سب امور کو متناول ہے ہر امر ان مین منجملہ اسباب رفع ذکر کے ہے اسیطرح حکم درود و سلام بھیجنے کا آپ پر قرآن پاک مین بہت جگہہ ذکر آپ کا ہمراہ خدا کے آیا ہے جیسے وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اور اللہ نے آپ کی طاعت کرنیکا حکم فرمایا ہے کقولہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وقولہ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وقولہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ آپ کو ذکر جمیل نے آسمانون اور زمینون کو بھر دیا اور جو لسان صدق و ذکر حسن و ثنائے صالح آپ کو عطا کی وہ کسی ایک کو اور

بندوں میں ہر نبی کے وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ مَا صَلّٰى عَلَيْهِ الْمُصَلُّوْنَ بِكُلِّ لِسَانٍ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ وَّكُلِّ مَكَانٍ

ابن عباس نے کہا لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ اِلَّا ذُكِرَ مَعَهٗ ع يُطْوٰى بِهِ اللَّذْكُرُ الْجَمِيلُ وَيُبْدَأُ اُعسر یسیر سے مراد ضیق وسعت سے بایں شدت در خانہ کرب و فرج یہ وعدہ ہے اللہ کا کہ ہر عسر یسیر ہو جاتا ہے اور ہر شدید آسان ہو جاتا ہے اور ہر صعب نرم ہو جاتا ہے پھر فرمایا کہ عسر سابق کے ساتھ ایک یسر ہے و لہٰذا حدیث میں کہا ہے کہ لن یغلب عسر یسرین واحدی نے کہا یہی قول ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و مفسرین کا کہ عسر ایک ہے اور یسر دو میں ہر جگہ یا کہ جب تو نماز سے یا تبلیغ سے یا غزو سے فارغ ہو تو دعا میں کوشش کر اور اللہ سے اپنی حاجت مانگ یا محنت کر عبادت و دعا میں قبل یا بعد سلام نماز کے نصب کے معنے میں تعب و شقت و محنت کی قتادہ و ضحاک و مقاتل و کلبی نے کہا یعنے جب تو نماز فرض پڑھ چکے تو دعا میں کوشش کر اور مسئلت میں راغب ہو تیرا سوال تجھ کو ملیگا یہی قول مجاہد کا ہے شعبی نے کہا جب تشہد سے فارغ ہو تو دنیا و آخرت کے لیے دعا کر یہی قول زہری کا ہے کلبی نے کہا جب تبلیغ رسالت سے فرصت ہو تو اپنے لیے اور مومنین و مومنات کے لیے استغفار کر مجاہد نے کہا جب دنیا سے خالی ہو تو عبادت کرنے لگ عمر بن خطاب نے کہا اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَرٰى اَحَدَكُمْ فَارِغًا لَا فِيْ عَمَلِ الدُّنْيَا وَلَا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ پھر اللہ پاک نے فرمایا کہ تیری رغبت طرف اللہ کے ہونی چاہیے تو اوسیکا فضل مانگ اوسیپر توکل کر اوسی کی طرف تضرع کر عطا نے کہا یعنے نا سوی خالق اور جنت میں راغب ہو مطلب یہ ٹھیرا کہ ساری رغبت اللہ میں ہو غیر میں کوئی ہو کمین ہو جب حاجت مانگے تو اوسی سے مانگے جب اعتماد کرے تو اوسیپر کرے ✣

سورۂ والتین

یہ آٹھ آیت ہیں قول جمہور میں مکی ہے ابن عباس نے کہا مدنی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مکی ہے ابن الزبیر بھی اسی کے قائل ہیں برا بن عازب کہتے ہیں حضرت سفر میں تھے عشا پڑھی ایک رکعت میں والتین پڑھی میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوش آواز خوش خوان نہیں سنا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَهْلُ السُّنَنِ دوسرا لفظ اذکا یہ ہے کہ عشا پڑھی میں نے ہمراہ حضرت کے آپنے مغرب میں التین پڑھی اخرجہ الخطیب زید بن خلیفہ نے کہا ہم یمامہ سے باہر حضرت کے آئے ہم پر سلام عرض کیا ہم مسلمان ہو گئے جب نماز صبح پڑھی تو والتین وانا انزلناہ کی قرارت فرمائی اخرجہ ابن قانع وابن السکن والطبرانی فی الالقا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والتین والزیتون ۝ وطور سینین ۝ وھذا البلد الامین ۝ لقد خلقنا الانسان فی احسن
تقویم ۝ ثم رددنٰہ اسفل سافلین ۝ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت فلھم اجر غیر
ممنون ۝ فما یکذبک بعد بالدین ۝ الیس اللہ باحکم الحٰکمین ۝ قسم ہے انجیر اور زیتون
کی اور طور سینین کی اور اس شہر امن والے کی ہمنے بنایا آدمی خوب سے خوب اندازی پر پھر پھینکدیا اوسکو
نیچے سے نیچے مگر جو یقین لائے اور کین بھلائیاں سو اُنکو ملیگا بے انتہا پھر اس پیچھے تو کیون جھٹلاوے
بدلا ملنا کیا نہیں ہے اللہ سب حاکمون سے بڑا حاکم ف یہ شہر فرمایا کہ کوا اور انجیر زیتون کے دو باغ ہین دو
پہاڑ پر بیت المقدس کے آس پاس وہ مکان برکت کا ہے اور طور سینین جہان حضرت موسی سے کلام ہوا یہ چار مکان
فرمائے بہت برکت کے پھر فرمایا انسان کو لائق بنایا فرشتون کے مقام کا پھر جب بیگڑا تو جانورون سے بدتر ہے
انتہی ابن کثیر کہتے ہین اس جگہہ پر بہت سے قول ہین بعض نے کہا مراد تین سے مسجد دمشق ہے کسینے کہا خود انجیر
ہی مراد ہے کسینے کہا وہ پہاڑ جو اسکے نزدیک ہے قرطبی نے کہا مسجد اصحاب کہف ہے ابن عباس نے کہا مسجد
حضرت نوح علیہ السلام ہے کوہ جودی پر مجاہد نے کہا یہی درخت انجیر ہے کعب احبار وقتادہ وابن زید وغیرہم
نے کہا مسجد بیت المقدس ہے مجاہد وعکرمہ نے کہا یہی زیتون ہے جسکو تم نچوڑتے ہو کعب احبار وغیرہ احد نے
کہا کہ طور وہ پہاڑ ہے جسپر اللہ پاک نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا تھا بلد امین سے مراد مکہ مکرمہ ہے
یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد وعکرمہ وحسن وابراہیم نخعی وابن زید وکعب احبار کا اس مین کسیکا اختلاف نہیں
ہے بعض ائمہ نے کہا یہ تین محال ایسے ہین کہ ان مین سے ہر ایکمین ایک نبی مرسل صاحب اولی العزم اصحاب
شرائع کبار کے مبعوث ہوا سو محلہ تین وزیتون بیت المقدس ہے وہان حضرت عیسے بن مریم مبعوث ہوئے
محلہ ثانی طور سینین ہے وہان اللہ نے موسی بن عمران سے باتہ جہیت کی بلد امین محلہ ثالث ہے اس جگہ جو
آیا وہ امن مین ہوا یہان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو رب کے آخر مین ان ہر سہ مکان
کا ذکر فرمایا ہے جاء من طور سیناء یعنی الذی کلم اللہ علیہ موسی واشرق من ساعیر یعنی
جبل بیت المقدس الذی بعث اللہ منہ عیسی واستعلن من جبال فاران یعنی جبال مکۃ التی
ارسل اللہ منہا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو اللہ نے ذکر انکا بطور احتجاج کے ترتیب وجودی پر
بحسب ترتیب زمان فرمایا پہلے قسم اُنکی کھائی پھر جو اس سے زیادہ اشرف تھا اوسکی قسم یاد کی پھر جو

اون دونوں سے اشرف رتبہ اوسکی قسم کہائی جواب قسم یہ ہے کہ ہمنے انسان کو بہت اچھی شکل وصورت مین پیدا کیا قدر برابر اعضا بنایا پھر اوسکو طرف نار کے رد کیا یہی قول ہے مجاہد و ابو العالیہ حسن و ابن زید وغیرہم کا ۔۔۔

السلام نے جنت کو چھوڑا تو اوسی کے پتون سے ستر چھپایا یہ شارح فرما کہ جنت سے کیونکہ اس مین گٹھلی نہین ہوتی اور ایک خوشبودار پھل ہے ضحاک نے کہا مراد اس سے مسجد الحرام ہے قتادہ نے کہا وہ پہاڑ جس پر وہ شق ہے زیتون وہی درخت ہے جسکا تیل نکالتے ہین اور جسے ادویہ مین ملایا جاتا ہے یا مسجد اقصے یا وہ پہاڑ جس پر مسجد اقصے ہے ابن عباس نے کہا بلاد فلسطین ہین شوکانی رحمہ نے فرمایا کاش مین جانتا کہ کون شے ان ائمہ کو باعث اس امر پر ہوئی ہے کہ معنے حقیقی لغت عربیت سے طرف ان تفسیرات بعیدہ کے عدول کیا یہ معانی ایسے خیالات پر مبنے ہین جو نہ طرف عقل کے راجع ہون اور نہ طرف نقل کے اس سے زیادہ عجیب تر وہ قول ہے جسکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے حالانکہ وہ علم روایت و درایت دونون مین طویل الباع ہے یعنے مراد اس سے بیت المقدس ہے فراء نے کہا ہے مبنے ایک مرد کو سنا کہ وہ کہتا تھا تین کوہستان ہے حلوان سے ہمدان تک اور زیتون کوہستان شام ہے مین کہتا ہون ماناکہ تم نے یہ سنا پر اوس سے کیا ہوتا ہے اسی سننے سے کچھ لغت ثابت نہین ہوتی اور نہ یہ کوئی نقل ہے شارع سے رازی نے کہا زیتون ایک فاکہہ ہے من وجہ ادوہ ہے من وجہ لوگ اس سے چراغ جلاتے ہین جو کوئی اوسکے پتون کو خواب مین دیکھے وہ تمسک بعروۂ وثقی ہو طور اوس پہاڑ کا نام ہے جسپر اللہ نے موسے علیہ السلام سے باتین کی تہین سینین کہتے ہین مبارک حسن کو زبان حبشہ مین قالہ قتادہ مجاہد نے کہا یعنے مبارک سے لغت سریانی مین کلبی نے کہا جس پہاڑ پر درخت میوہ دار ہوتے ہین اوسکو سینین کہتے ہین اور لغت نبط مین سینا بولتے ہین اخفش نے کہا طور کوہ ہے سینین درخت کو کہتے ہین واحد سینہ ہے اللہ نے اس پہاڑ کی قسم کہائی اسلیے کہ یہ درخت شام مین ہوتا ہے شام زمین مقدس ہے کما فی قولہ الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ اور بڑی برکت جو اس جگہ اوتری اور واقع ہوئی یہ تھی کہ اللہ نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا مکہ کا نام اللہ نے بلد امین کہا اسلیے کہ وہ آمن ہے کما قال تعالی انا جعلنا حرما امنا ابن عباس نے کہا لوگ وہان امن مین ہوتے ہین جاہلیت و اسلام مین اور وہ خود بھی خوائل سے ماموں ہے جواب قسم کا یہ ہے کہ ہمنے آدمی کو اچھی صورت و تعدیل مین بنایا واحدی نے کہا مفسرین کہتے ہین اللہ نے ہر ذی روح کو سر نگون بنایا ہے مگر انسان کو ورا نقامت اپنے ماکول کو اپنے ہاتھ سے تناول کرتا ہے مزین بعلم و فہم و نطق و عقل و تمیز و ادب ہے اسلیے احسن خلق ہوا بحسب ظاہر و باطن تقویم یعنے تعدیل ہے قرطبی نے کہا مراد اعتدال و استواء ہے یہی قول عامہ مفسرین کا بھی ہے ابن العربی نے کہا اللہ کی کوئی مخلوق انسان سے احسن تر نہین ہے کیونکہ اللہ نے اوسکو حی عالم قادر

مرید متکلم سمیع بصیر مدبر حکیم بنایا ہے یہ صفات ہین رب کے اسپر بعض علمانے اسحدیث کو حمل کیا ہے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنے اپنی صفات پر اوسکو پیدا کیا اسکے ساتھہ اس آیت کو بھی ملانا چاہیے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وقولہ لَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا اور جس شخص کو واقف ہونا بدیع خلق وعجیب صنع وحقیقت انسان پر منظور ہو وہ کتاب العبر والاعتبار جاحظ اور کتاب بیاہوری کو دیکھے یہ کتاب تفسیر قولہ تعالی وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ہین دو مجلد ضخیم ہے کتاب الفکر احیاء العلوم اور رسالہ کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر مین بھی کچھہ ذکر بدائع قدرت الٰہی کا خلقت انسان مین آیا ہے **حکایت** ایک شخص نے اپنی بی بی سے کہا تھا اگر تو چاند سے بہتر نہین ہی تو تجھہ کو طلاق ہے بعض علمانے فتوی دیا کہ وہ طلقہ ہوگئی امام شافعی نے کہا نہین ہوی اسلیے کہ وہ انسان ہی اور اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمنے انسان کو احسن تقویم مین بنایا ہے اگر چاند کی صورت انسان کی صورت سے احسن تر ہوتی تو یہ ارشاد نہ ہوتا پھر ہمنے انسان کو طرف اسفل سافلین کے پھیرا مراد اس سے ہرم و ضعف ہی بعد شباب وقوت کے یہانتک کہ مثل کودک کے خرف وذلی عقل ہوجاتا ہے یہی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت مفسرین کا ؎

پیری نے ملک تن کو اوجاڑ اوگرنہ یاں ۔۔۔ تھا بندوبست اور ہی عہد شباب مین

واحدی نے کہا سافلین سے مراد ضعفاء وزمنا وا طفال ہین اور شیخ کبیر ان سب سے اسفل ہے کیونکہ اسسے نہ کوئی حیلہ بنے اور نہ وہ راہ پاوے بسبب ضعف بدن وسمع وبصر وعقل کی قالہ الخازن مجاہد وابو العالیہ وحسن کہتے ہین کہ معنے یہ ہین کہ ہمنے کافر کو طرف نار کے پھیرا کیونکہ نار کے درجات مین بعض نسبت بعض کے اسفل ہین کافر اسفل درجات سافلہ مین جا بگا یہ کچھہ مخالف اس آیت کے نہین ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اسلیے کہ کوئی اس سے مانع نہین ہے کہ کفار ومنافقین درک اسفل مین مجتمع ہون پھر اس حکم سے اون لوگون کو مستثنے کیا ہے جو ایمان لائے اور عمل نیک کیے اونکے لیے ثواب دائم اور نعیم مقیم ہے غیر ممنون کے معنے ہین غیر منقوص مومن جب ارذل عمر کو پہونچتا ہے اور اپنی جوانی مین عمل صالح کرتا تھا تو اسکے لیے اوتنا ہی اجر لکھا جاتا ہے جتنا کہ حالت صحت وشباب مین لکھا جاتا تھا اور عمل کبر اوسکو ضرر نہین کرتا اور اسپر وہ خطایا جو بعد بلوغ ارذل عمر کے کرتا ہے لکھی نہین جاتین ابن عباس نے کہا فاری قرآن ارذل عمر کو نہین پہونچتا پھر آیت باب پڑہی ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی وہ خرف نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی بوڑہا کیون نہ ہوجاے حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے بندہ جب بیمار ہوجاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو لکھا

واسطے اوسکو احبار صحیح مقیم کے لکھتا ہی رواہ احمد والبخاری وغیرہ مین کہتا ہون یہی خاصہ قرارت ودرس علم حدیث کا ہے کہ صاحب علم حدیث مثل قاری قرآن کے لوگون کو بہوت مغالطہ ہوگیا ہے مگر حرف نہین ہوتا یہہ خطاب کہ اب تجھ کو کون باعث ہی تکذیب معاد پر انسان کا فکر ہے اور استفہام واسطے تقریع وتوبیخ والزام حجت کے ہے یعنی جب تو نے یہہ بات معلوم کرلی کہ اللہ پاک نے تجھ کو احسن تقویم مین پیدا کیا اور وہ تجھ کو اسفل سافلین مین رد کریگا تو پھر انکار بعث وجزا کی کیا وجہ ہے قاضی نے کہا یہہ خطاب حضرت کو ہے کہ اے محمد اب بعد ظہور ان دلائل باہرہ کے تو یقین کر کہ جو کچھ اللہ کے پاس سے تیری پاس آیا ہے وہ سب حق وصدق ہی لکن اول اولے ہے فرانے کہا یعنے اب کون تجھکو جھوٹا کہہ سکتا ہے بعد اس بیان کے ابن جریر نے اسی کو اختیار کیا ہے پھر فرمایا کیا اللہ سب حاکمون سے بڑا حاکم نہین ہے صنعت وتدبیر مین وہ تو سب حکام مین اصح وانفذ و اقضے ہے پھر تو ہم عدم اعادہ وجزا کا یعنے جو اس کین وعید شدید ہی واسطے کفار کے ابن عباس جب اس آیت کو پڑہتے کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى

سورۂ قرأ

اسکو سورۂ علق وسورۂ قلم بہی کہتے ہین یہہ ۱۹ آیت ہی یا ۲۰ آیت مکہ مین اوتری ہے اس مین خلاف نہین اور سب سے پہلے سنجملہ قرآن کے یہی سورت نازل ہوئی ہے ابن عباس رض وابوموسے اشعری وعائشہ اسی کے قائل ہین حدیث طویل غار حرا جو صحیحین وغیرہما مین آئی ہے اسپر دلیل ہے اوس مین آیا ہے فَجَآءَهُ الْمَلَكُ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ اِقْرَأْ الْحَدِيْثَ اور اس باب مین بہت سے احادیث وآثار جماعہ صحابہ سے آئی ہین جمہور نے کہا کہ یہہ سورت اول اوتری ہے سورۂ ن والقلم پھر مزمل پھر مدثر خازن مین ترتیب سور کی حسب نزول پر تفصیل وار لکہی ہے کہ مکہ مین فلان اور مدینہ مین فلان سورت نازل ہوئی اسکا خوب استیفا کیا ہے قاضی ابوبکر بن الطیب نے کہا جو ترتیب سور کی آج کے دن ہے مصحف مین یہہ بوجہ اجتہاد صحابہ کرام ہے کسی نے اپنی تفسیر مین اسکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ترتیب آیات کی اور وضع بسملہ کی اوائل مین حرف سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے لکن اول سورۂ برارت مین اسکا حکم نہ ہوا اسلیے بسم اللہ ترک کی گئی یہی قول اصح اقوال ہے ایک قوم نے کہا ترتیب سور کی توقیفی ہے طرف سے صحابہ کے اور جو اختلاف مصحف ابی وعلی وعبد اللہ مین تہا وہ قبل عرض قرآن کے جبریل علیہ السلام پر بار اخیر مین تہا حضرت نے ترتیب تالیف سور کی فرمائی اس سے پہلے یہہ کام نہ کیا تہا مالک نے کہا تالیف قرآن کی اوسی بموجب تہی جسطرح حضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتے تھے ابن الانباری نے کہا ہے کہ سارا قرآن پہلے آسمان دنیا پر اوترا پھر بیس برس
مین متفرق ہوکر حضرت پر آیا سورت کسی امر محدث مین نازل ہوتی آیت بجواب سوال آتی اور جبریل جگہہ آیت و
سورت کی بتادیتے یہ انتظام سور کا مثل انتظام آیات وحروف تھا یہ سب بدولت طرف سے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہوا اب جو کوئی کسی سورت کو آگے پیچھے کریگا تو گویا وہ نظم آیات کو فاسد اور حروف وکلمات
کو متغیر کرنے والا ہے اہل حق پر بابت تقدیم سورۂ بقرہ کے سورۂ انعام پر کچھ حجت نہین ہے اگرچہ انعام بقرہ
سے پہلے نازل ہوچکی تھی اسلیے کہ یہ ترتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کی گئی ہے اور آپ فرماتے تھے
کہ اس سورت کو اسجگہہ رکھو اور جبریل علیہ السلام مکان آیات پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقف کرتے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے بنایا بنایا آدمی خون کی پھٹکی
سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا **ف** اول جبریل
وحی لائے تو یہی پانچ آیتین حضرت نے کبھی لکھا پڑہا نہ تھا فرمایا کہ قلم سے ہی علم وہی دنیا ہے یون ہی وحی
دیگا انتہے ابن کثیر کہتے ہین حدیث عائشہ مین آیا ہے اولاً آغاز وحی کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر رویائی صادقہ سے خواب مین ہوا جو خواب دیکھتے وہ مثل فلق صبح کے آتا پھر آپ کو تنہائی پسند ہوئی
حرا مین جاکر عبادت کرتے کئی کئی رات تک اور زاد لیجاتے پھر پاس خدیجہ کے آتے وہ اوسی طرح کا زاد
ہمراہ کردیتین یہانتک کہ آپ کو وحی آئی اور آپ غار حرا مین تھے فرشتے نے آکر کہا پڑہ فرمایا مین قاری
نہین ہون اوس نے مجھہ پکڑکے دبوچا مین تھک گیا پھر مجھے چھوڑکر کہا پڑہ مین نے کہا مین پڑہنا نہین جانتا
پھر دوبارہ مجھہ کو دبایا مین تھک گیا پھر مجھے چھوڑکر کہا کہ پڑہ مین نے کہا مین قاری نہین ہون پھر مجھے
دبوچا یہانتک کہ مین بالکل تھک گیا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ اور ما
لم یعلم تک پہونچا حضرت لرزتے کانپتے پاس خدیجہ کے آئے اور کہا مجھے کپڑے مین کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا
یہانتک کہ وہ ڈر دور ہوا کہا اے خدیجہ میرا یہ کیا حال ہوا اور قصہ کہا اور فرمایا مجھے اپنی جان پر ڈر ہوا
خدیجہ نے کہا کوئی نہین تم کو بشارت ہو واللہ کبھی اللہ تعالے تمکو رسوا نکرے گا تم صلہ رحم کرتے ہو
اور سچی بات کہتے ہو اور لوگون کا بار اوٹھاتے ہو اور مہمان نواز ہو اور نوائب حق پر مدد کرتے ہو پھر

خدیجہ انکو اپنے ہمراہ لیکر پاس ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی کے گئین وہ ابن عم خدیجہ تھے برادر پدر
اور جاہلیت مین نصرانی ہوکر کتاب عربی لکھتے اور انجیل کو عبرانی مین کتابت کرتے جو اللہ چاہتا وہ لکھتے ایک
بوڑھے آدمی تھے اندھے ہوگئے تھے خدیجہ نے کہا اے ابن عم تم ذرا اپنے برادر زادہ سے حال سنو ورقہ نے کہا
اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو حضرت نے جو دیکھا تھا وہ کہا ورقہ نے کہا یہ وہی ناموس ہے جو عیسے پر اترا تھا کاش مین جوان
ہوتا اور جب قومت تجھے نکالتی اوسوقت تک مین زندہ رہتا حضرت نے کہا کیا وہ مجھ کو نکالدینگے کہا ہان
کبھی کوئی شخص وہ چیز نہین لایا جو تو لیکر آیا ہے لیکن اسکے دشمن ہوگئے اگر تیرا زمانہ مجھکو پالیگا تو مین خوب کر
باندھکر تیری نصرت کرونگا پھر کچھ زیادہ زمانہ نہ گذرا کہ ورقہ کا انتقال ہوگیا اور وحی کا آنا تھم گیا حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت غمگین ہوئے ایسا غم ہوا کہ آپنے چاہا کہ پہاڑون کی چوٹی سے گر پڑین جب کسی پہاڑ کی
بلندی پر چڑھکر جاتے کہ وہان سے آپ کو گرادین تو جبریل علیہ السلام ظاہر ہوکر کہتے اے محمد تو سچا رسول ہے اس
بات سے حضرت کا دل ٹھیر جاتا آپ پھر آجاتے پھر جب فترت وحی کو طول ہوتا تو پھر جاکر یہی کام کرنا چاہتے جب
پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتے جبریل علیہ السلام ظاہر ہوکر وہی بات کہتے رواہ احمد یہ حدیث صحیحین مین بھی
بروایت زہری مروی ہے ہمنے الحدیث پر سند و متن و معانی کی راہ سے اول شرح بخاری مین کلام مستقصے
کیا ہے فمن اراد ذلک فھو ھناک محررا وللہ الحمد وللہ المنۃ الحاصل سب سے پہلے جو قرآن اوترا وہ یہی آیات
کریمات مبارکات تھین یہ آیات اول رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندون پر کی اور اول نعمت ہے جسکا انعام اون پر
فرمایا ان مین تنبیہ ہے ابتدا خلق انسان پر کہ وہ ایک قطرہ خون سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ کا یہ ایک کرم
ہے کہ اوس نے انسان کو وہ چیز سکھائی جسکو وہ جانتا نہ تھا علم سے اوسکو شرف کرم بخشا یہ وہی قدر ہے جسکے
سبب سے آدم ابو البشر علیہ السلام ملائکہ پر ممتاز ٹھیرے یہ علم کبھی اذہان مین ہوتا ہے اور کبھی لسان مین اور
کبھی کتابت بالبنان مین غرضکہ ذہنی لفظی رسمی ٹھیرا اور رسمی مستلزم ہے ذہنی و لفظی کو بغیر عکس کے ولہذا
فرمایا کہ پڑھ تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا وہ بتایا اثر مین آیا ہے مقید کرو علم کو ساتھ
کتابت کے یہ بھی آیا ہے کہ جس نے عمل کیا اپنے علم پر اللہ اسکو علم نامعلوم کا وارث کرتا ہے فتح البیان مین کہا
ہے یعنے پڑھ جو وحی کی گئی تجھ کو یا جو کچھ اوترا ہے تجھ پر یا جسکے پڑھنے کا تجھ کو حکم دیا گیا ہے اپنے رب کا
نام لیکر سیوطی نے اتقان مین کہا ہے کہ اول سورت یہی اقرا ہے یہ متفق ہے بر اعت استہلال پر مثل سورۂ فاتحہ
کے ایک قول سب سے اول یہی اوتری ہے بہر اوس مین حکم ہے قرارت کرنیکا اور ابتدا کرنے کا بسم اللہ سے اور

اشارہ ہی طرف علم احکام کے اور بیان ہی اوس چیز کا جو کہ متعلق ہے ساتھہ توحید رب و اثبات ذات و صفات الٰہی کے خواہ صفت ذات ہو یا صفت فعل اور نسبت ہے طرف اصول دین کے اور اس مین خبر دی ہے تعلیم علم کی والمذا یہ بات کہی ہے کہ اسکا نام عنوان القرآن کہنا مناسب ہے کیونکہ کتاب کا عنوان جامع مقاصد کتاب بعبارت مختصر ہوا کرتا ہے ابو السعود نے کہا کہ تعرض ساتھہ عنوان ربوبیت کو واسطے آگاہ کرنے کے ہے اس بات پر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کمالات بشریہ مین اقصے غایت کو پہونچ گئے تھے پہر رب کا وصف بخالقیت فرمایا کیونکہ پہلے نعمت جو انسان پر ہوئی وہ یہی پیدا کرنا اوسکا ہے پہر سارے نعمتین مترتب ہوتی ہین کلبی نے کہا اسمین تنبیہ ہے اس بات پر کہ جسکو خلق انسان پر قدرت ہے اور اس نے حیات و کمالات اوسکو عطا کیے ہین وہ تعلیم قرارت پر بھی قادر ہے بنی آدم کو ایک خون بستہ سے پیدا کیا دوبارہ حکم قرارت کا دربک الاکرم سے متعلق کرکے اسلیے فرمایا کہ حضرت کو اس عذر کہ مین قاری نہین ہون اور قرارت شان اوسکی ہے جو لکھتا پڑہتا ہے اور حضرت امی تھے دور کردیا جاوے کلبی نے کہا یعنے تیرا رب حلیم ہے جہل عباد پر اوسکی عقوبت مین جلدی نہین کرتا ہے بعض نے کہا پہلا امر قرارت کا واسطے نفس حضرت کے ہے اور دوسرا امر واسطے تبلیغ کے ہے کہ لکن اول اولے ہے اکرم دلیل ہے مبالغہ پر یعنے اوسکا کرم ہر کرم پر زیادہ ہے کیونکہ اوسکی نعمتین لاتحصے ہین زجاج نے کہا اللہ نے انسان کو قلم سے لکھنا سکھایا اب وہ ہر مکتوب کو معلوم کرسکتا ہے قتادہ نے کہا قلم ایک بڑی نعمت ہے خدا کی اگر یہ نہ ہوتی تو دین قائم نہ رہتا نہ عیش صالح ہوتا یہ دلیل ہے اللہ کے کرم عظیم پر کہ اوسنے اپنے بندون کو وہ چیز سکھائی جو وہ نہ جانتے اور ظلمت جہل سے طرف نور علم کے لایا اور فضل علم کتابت پر آگاہ کیا سنا فع کتاب کے لاتحصی ہین تدوین جملہ علوم کی اور تقیید جمیع حکم کی اور ضبط اخبارات و مقالات اولین کا اور بقا کتب بمنزلہ کاہی کتابت کی وصہ سے ہے اگر یہ نہ ہوتی تو ساری امور دنیا و دین قائم نہ رہ سکتے اللہ کے دقیق حکمت و لطیف تدبیر پر اگر کوئی اور دلیل نہ ہوتی تو یہی قلم و خط کفایت کرتا قلم کہتے ہین تراشنے کو اسلیے کلک کا نام سبب قطع و بریدہ کے قلم ہوا سب سے پہلے جس نے لکھا ادریس علیہ السلام ہین یا آدم اللہ نے اس قلم کے ذریعہ سے امور کلیہ و جزئیہ کو سکھایا مراد انسان سے اجمالہ آدم علیہ السلام ہین کما فی قولہ وعلم آدم الاسماء کلہا یا رسول خدا ہین لکن اولے یہ ہے کہ عموم پر حمل کرین یعنے اللہ نے اس جنس بشر کو بواسطہ قلم کے تعلیم علم فرمائی کلا ان

الانسان لیطغی ۝ ان رآہ استغنی ۝ ان الی ربک الرجعی ۝ ارایت الذی ینہی ۝ عبدا اذا صلی ۝

ارایت ان کان علی الہدی ۝ او امر بالتقوی ۝ ارایت ان کذب وتولی ۝ الم یعلم بان اللہ

يَرَىٰ ۝ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ۝ سَنَدْعُ
الزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ ۝ کوئی نہیں آدمی سرحد بہتا ہے اس سے کہ دیکھے آپ کو مخلوط
بیشک تیرے رب کی طرف پہر جانا ہے تو نے دیکھا وہ جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑہے بہلا دیکھہ تو
اگر ہوتا نیک راہ پر یا سکھاتا ڈر کے کام بہلا دیکھہ تو اگر جھٹلایا اور موڑا منہ سو اب نہ جانا کہ اللہ پاک دیکھتا ہے کوئی
نہیں اگر باز نہ آویگا ہم گھسیٹینگے چوٹی پکڑ کر کیسے چوٹی جھوٹے گنہگار اب بلاوے اپنی مجلس کو ہم بلاتے ہین
پیادی سیاست کرنیکو کوئی نہین نہ مان اوسکا کہا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو ف ابوجہل کافر حضرت کو نماز
پڑہتے دیکھتا تو چڑاتا اگر نیک راہ پر ہوتا بھلے کام سکھاتا تو کیا اچہا آدمی ہوتا اب جو موڑہ منہ تو ہمارا کیا
بگڑا ایک بار ابوجہل حضرت کو نماز مین دیکھکر چلایا کہ بے ادبی کرے وہان نہ پہونچا کہ جھپکا لگا پردن کا ڈر کر
اولٹے پاؤن پہرا پہر کبہی یہ خیال نہ کیا معلوم ہوا کہ سجدہ مین بندہ اللہ سے نزدیک ہوتا ہے انتہا ابن کثیر
کہتے ہین اللہ نے خبر دی کہ انسان صاحب فرح و اشر و بطر و طغیان ہوتا ہے جبکہ اپنی جان کو بے نیاز و
مالدار دیکھتا ہے پہر اوسکو تہدید و وعید و وعظ کیا کہ اس اترانے پر چڑہنے سرکشی کرنے سے کیا حاصل آخر
آنا پاس اللہ کے ہوگا وہ اس مالکا حساب لیگا کہ کہان سے جمع کیا اور کہان صرف کیا حدیث عون مین آیا ہے
کہ عبداللہ نے کہا دو حریص ہین جنکا پیٹ نہین بہرتا ایک صاحب علم دوسرا صاحب دنیا لیکن یہ دونو برابر نہین
ہین صاحب علم اللہ کی رضا مین بڑہتا رہتا ہے اور صاحب دنیا طغیان مین تمادی ہوتا ہے رَوَاهُ ابْنُ أَبِي
حَاتِمٍ پہر عبداللہ نے یہ آیت پڑہی إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ اور دوسرے کے حق مین یہ کہا ہے
إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یہ مضمون فعالٌ بہی آیا ہے ابوجہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے
پر نزدیک خانہ کعبہ کے دہمکایا تہا اللہ نے پہلے اوسکو اچہی طرح پر نصیحت کی کہ بہلا جسکو تو سیدہی راہ پر چلنے
سے منع کیا کرتا ہے وہ اپنے کام مین راہ پر ہو یا اپنے قول مین حکم ڈر نیکا کرتا ہو تو پہر یہ منع کرنا تیرا کیا ہوگا
کیا یہ تہا ہی اس مہتدی کو اتنا بہی نہین جانتا کہ اللہ اسکو دیکہتا ہے اوسکی بات سنتا ہے اوسکو جزا اوسکے
فعل کی دیگا پہر یہ تہدید و وعید فرمائی کہ اگر یہ شخص اپنے شقاق و عناد سے باز نہ آویگا تو ہم اوسکو پیشانی کے
بل گھسیٹینگے مراد ناصیۂ ابوجہل ہے اوسکو مقال مین کاذب فعال مین خاطی فرمایا اور کہا کہ اب وہ قوم و
عشیرہ کو اپنی مدد کے لیے بلائے ہم بہی ملائکہ عذاب کو بلاتے ہین تا کہ جان لے کہ کون غالب ہوتا ہے اوسکا
گروہ یا ہمارا گروہ بخاری مین ابن عباس سے آیا ہے کہ ابوجہل نے کہا تہا کہ اگر مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ع ۱۵ سجدہ ۱۴

کو پاس کعبے کے نماز پڑہتے دیکہونگا تو اون کی گردن پامال کرون گا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا وہ اگر ایسا کریگا تو فرشتے اسکو پکڑ لینگے وَلَوْ اَرَادَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَمِرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت نزدیک مقام کے نماز پڑہتے تہے ابوجہل بن ہشام کا گذر ہوا کہا ای محمد مینے تجہکو منع نکیا تہا کہ تو اس جگہہ نماز نہ پڑہا کر حضرت نے اوسکو سخت کہا اور جڑک دیا اوس نے کہا تم کیون مجہکو دہمکاتے ہو واللہ اس وادی مین سب سے زیادہ میری مجلس ہے اوس پر اللہ پاک نے یہ آیت اتاری فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ ابن عباس نے کہا اگر وہ اپنی محفل والون کو بلاتا تو اسی دم فرشتے عذاب کے اوسکو پکڑ لیتے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ میسر الفظ انکا یہ ہے کہ اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اوسکو سب کے سامنے پکڑ لیتے اور اگر یہود تمنا موت کی کرتے تو اوسی دم مرجاتے اور اپنی نشستگاہ آگ مین دیکہہ لیتے اور اگر مباہلہ والے گہر سے باہر نکلکر آتے تو پہر واپس ہوکر نہ مال پاتے ذاہل رواہ احمد چوتہا لفظ انکا یہ ہے کہ ابوجہل نے کہا تہا کہ اگر پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک مقام کے نماز پڑہینگے تو مین اُنکی جان سے مار ڈالون گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور نماز پڑہی کسینے ابوجہل سے کہا کہ تجہکو کون مانع تہا کہا مینے درمیان اپنے اور اون کے لشکرون سے بہرا پایا ابن عباس کہتے ہین واللہ اگر جنبش کرتا تو فرشتے اوسکو گرفتار کر لیتے اور لوگ دیکہتے ہوتے رواہ احمد ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ابوجہل نے کہا کیا محمد درمیان تمہارے اپنے مونہہ کو خاک آلودہ کرتا ہے کہا ہان کہا قسم ہے لات وعزی کی اگر پھر مینے دیکہا کہ اوس نے اسطرح پر نماز پڑہی تو مین اُسکی گردن کچلون گا اور اُسکے چہرے کو خاک مین ملاؤنگا پہر ایا حضرت کو نماز پڑہتے ہوے یا یا چاہا کہ آپ کی گردن کو پامال کرے کہ اتنے مین خود بخود اولٹے پاؤن پہرنے لگا اور دونون ہاتہون سے بچاتا جاتا تہا کہا تجہے کیا ہوا کہا میرے اور اسکے بیچ مین ایک خندق ہے آگ کا اور کچہ پر مین حضرت نے فرمایا اگر وہ مجہہ سے نزدیک ہوتا تو فرشتے اوسکا ایک ایک عضو کرکے اوچک لیتے اوسپر اللہ نے یہ سورت بھیجی رَوَاہُ ابْنُ جَرِیْرٍ وَاَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ پہر اللہ نے حضرت کو فرمایا کہ تم اوسکی اطاعت نکرو ترک مداومت علی العبادۃ پر بلکہ جہان تمہارا جی چاہے وہان نماز پڑہو کچہ اوسکی پروانہ کرو اللہ تمہارا نگہبان ہے وہ تم کو باتہہ سے لوگون کے محفوظ رکہیگا تم تو سجدہ کرو اللہ سے نزدیک ہو حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ یعنے سب سے زیادہ قریب بندہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت

مین ہوتا ہے سو تم سجدہ مین بہت دعا کیا کرو حدیث مین آیا ہے کہ حضرت اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ مین سجدہ کرتے تھے ف فتح البیان مین کہا ہے کلا وسطر زجر کے ہے یا بمعنے حقا مطلب ہوا کہ انسان جب اپنے نفس کو غنی دیکھتا ہے تو پھر حد سے تجاوز کرنے لگتا ہے اپنے رب سے تکبر کرتا ہے یہ غنا بسبب عشیرہ و انصار و اموال کے ہوتی ہے مقاتل نے کہا ابوجہل کو جب مال ملتا تو جامہ و طعام و مرکب و خراب مین زیادتی کرتا یہ اوسکا طغیان تھا یہی قول کلبی کا ہے رازی نے کہا اول سورت دلیل ہے مدح علم پر اور آخر سورت دلیل ہے ذم مال پر یہ ترغیب ہے دین و علم مین اور تنفیر دنیا و مال سے کفایت کرتی ہے رجعی بمعنے مرجع ہے اس مین تحذیر ہے عاقبت طغیان سے کیونکہ اسکا انجام اوسکا طرف نقصان و فقر و موت کے کرتا ہے مراد ناہی عن الصلوٰۃ سے نزدیک مفسرین کے ابوجہل ہے حضرت نماز پڑھتے تھے اوسنے اوجھڑی آپ کی پشت پر رکھدی اللہ نے کہا حضرت ہدایت پر ہین اور تقوی کا حکم کرتے ہین مراد تقوی سے اخلاص توحید و عمل صالح ہے جسکے سبب سے انسان آگ سے بچتا ہے ابوجہل نے تکذیب کی اور سونہ موڑا کیا وہ یہ بات نہین جانتا ہے کہ اللہ اوسکی قول و فعل کو دیکھ رہا ہے جب دیکھ رہا ہے تو اوسکو بدلا بھی اوسکے قول و فعل کا ضرور ہی دیگا یہ مفہوم واسطے توبیخ و تقریع کے ہے پھر صاف کہدیا کہ اگر وہ ان حرکات ناشائستہ سے باز نہ آئیگا تو ہم اوسکو جوٹی پکڑکر کینچینگے سفع کہتے ہین جذب شدید کو جسکی ہندی گھسیٹنا ہے یہ جذب طرف آگ کے ہوگا کقولہ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ وَالْاَقْدَامِ یا مراد عذاب دنیا ہے دن بدر کے مسلمانون نے اوسکو طرف قتل کے کھینچا اور مار کر زمینون مین ڈالدیا ناصیہ کہتے ہین ماتھے کی پیشانی کو اب وہ اپنے حمایتی بلائے ہم بھی ملائکہ غلاظ شداد کو جو کہ خزنہ جہنم ہین بلاتے ہین اے رسول تم ہرگز اوسکا کہنا نہ مانو اللہ کو سجدہ کرو و متقرب بالعبادۃ ہو یا اے ابوجہل تو آگ سے نزدیک ہو لکن اول اول ہے سجدہ سے مراد نماز ہے یا سجدۂ تلاوت کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھکر سجدہ کیا تھا

سورۂ قدر

یہ پانچ آیت ہے محلی نے کہا یا چھ آیت یہ سورت نزدیک اکثر مفسرین کے مکی ہے ثعلبی نے کہا مدنی ہے یہی اصح ہے واقدی نے کہا سب سے پہلے مدینہ مین یہی سورت اوتری ابن عباس و ابن الزبیر و عائشہ نے کہا مکی ہے ابن کثیر بھی اسیکے قائل ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

معانقہ ۱۲ لیلۃ القدر

ہمنے یہ اتارا شبقدر مین اور تو کیا بوجھا کیا ہے شبقدر شبقدر بہتر ہے ہزار مہینے سے اوترتے ہین فرشتے اور روح اسمین اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک ف شاید اول اسی شب مین شروع ہوا قرآن اوتارنا پر یہ تین صفتین اللہ پاک نے کہین اوس رات مین جو نیکی کرے گویا ہزار مہینے کی اور کام دنیا کے جو مقدر ہین اوس مین نیچے اوترتے ہین اور اللہ کیطرف سے چین اور دم بھی اوترتی رہتی ہے ساری رات عبادت حلاوت سے ہوتی ہے وہ شب قرآن سے معلوم ہوا کہ رمضان مین ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کی آخر دہی مین طاق راتون مین ۲۱ سے ۲۹ تک الغیب عند اللہ انتہے اللہ پاک نے اس آیت پاک مین خبر دی کہ نزول قرآن کا اس رات مین ہوا یہ رات بڑی برکت والی ہے اللہ نے فرمایا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ مراد اس سے شبقدر ہے یہ رات رمضان مین ہوتی ہے کما قال تعالی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے اللہ نے قرآن کو یکبارگی لوح محفوظ سے بیت العزت آسمان دنیا مین اوتارا پھر مفصلاً مطابق وقائع کے ۲۳ برس مین حضرت پر نازل ہوا پھر اللہ نے شب قدر کی شان بڑہانے کو فرمایا کہ تو کیا جانے کہ شب قدر کیا ہے وہ تو ہزار ماہ سے بہتر ہے یوسف بن سعد کہتے ہین ایک مرد نے کھڑے ہو کر حسن بن علی سے بعد بیعت کرنیکے معاویہ سے کہا تمنے مومنون کو منہ کالے کر دیے یا تم سیاہ کرنے والے رو سے مومنین کے ہو فرمایا اللہ تجھپر رحمت کرے تو مجھے ملامت کر حضرت نے بنی امیہ کو اپنے منبر پر دیکھا حضرت کو برا لگا اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ اوتری مراد کوثر سے جنت کی نہر ہے اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اوتری مراد ہزار ماہ سے مملکت بنی امیہ ہے قاسم نے کہا ہمنے گنا تو زمانہ انکا ہزار دن پایا نہ ایک دن زیادہ نہ کم رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاسْتَغْرَبَهٗ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ جَرِیْرٍ لیکن اسکی سند وصحت مین کلام ہے مجموع مدت بنی امیہ کی ۹۲ برس مین یہ ہزار ماہ سے زیادہ ہوئے اسلیے کہ ہزار ماہ کے ۸۳ سال چار ماہ ہوتے ہین قاسم نے مدت ایام ابن الزبیر ساقط کردے اس بنیاد پر قول قاسم کا قریب بصحت ہے علاوہ اسکے سورت شریفہ کو دلالت ذم ایام بنی امیہ پر نہین ہے بلکہ وہ توضیح شبقدر مین آئی ہے اس سے صنف ذکارت حدیث کی ثابت ہوئی مجاہد کہتے ہین حضرت نے ایک مرد بنی اسرائیل کا ذکر کیا کہ اوس نے ہزار ماہ تک راہ خدا مین ہتیار باندہا مسلمانون کو تعجب ہوا اوسپر اللہ نے

۷ بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ قرآن لوح محفوظ سے بیت العزت آسمان دنیا مین یکبارگی نازل ہوا پھر ۲۳ برس مین حضرت پر نازل ہوا

یہ سورت بھی کہ تمہاری میرات اوسکی ہزار ماہ سے بہتر ہے دوسرا لفظ مجاہد کا یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص تمام ساری رات صبح تک قیام کرتا پھر دن کو دشمن سے لڑتا شام تک یہی کرتا ہزار ماہ تک اوس نے یہی کیا اوسپر اللہ نے یہ سورت نازل کی کہ یہ رات اوسکے ہزار ماہ سے بہتر ہے علی بن عروہ کہتے ہین حضرت نے جابر شخص کا بنی اسرائیل مین سے ذکر کیا کہ اوہ نوسو اسی برس اللہ کے عبادت کی ایک طرفۃ العین نافرمانی خدا تعالی کی نہ کی ایوب وزکریا وحزقیل ویوشع علیہم السلام اصحاب حضرت نے تعجب کیا جبریل علیہ السلام نے آکر کہا اے محمد تمہاری امت نے ان چار نفر کی عبادت ہشتاد سال سے تعجب کیا کہ کبھی طرفۃ العین اون سے عصیان نہوا اللہ نے بہتر اس سے تمپر یہ سورت نازل کی اور کہا کہ یہ فضل ہے اوس سے جس سے تمنے اور تمہاری امت نے تعجب کیا حضرت اور سب لوگ خوش ہوگئے رواہ ابن ابی حاتم مجاہد نے کہا اس رات کا عمل قیام ہے اور دن کا عمل صیام یہ بہتر ہے ہزار ماہ سے دوسرا قول یہ ہے کہ لیلۃ القدر اون ہزار ماہ سے بہتر ہے جس مین یہ رات نہین ہے یہی قول ہے قتادہ وشافعی وغیرہ واحد کا اسیکو ابن جریر نے اختیار کیا ہے اور یہی صواب ہے نہ اور کہ حدیث مین آیا ہے رِبَاطُ لَیْلَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ لَیْلَۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَنَازِلِ رَوَاہُ احمد ابو یعلی حاکم بسند صحیح جو شخص جمعہ مین اچھی ہیئت ونیت صالحہ سے جاتا ہے اوسکی لیے عمل ایک سال کا لکھا جاتا ہے اجر صیام وقیام لیلۃ غیر ذلک من المعانی المتناہیۃ لذلک عمر بن قیس نے کہا ہے اس رات مین عمل کرنا ہزار ماہ عمل کرنے سے بہتر ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ جب رمضان آیا حضرت نے فرمایا آیا ہاں تمہارے لیے رمضان کا یہ مبارک مہینا ہے اللہ نے تمپر اسکا روزہ فرض کیا ہے اس مہینے مین دروازے جنت کے کھلجاتے ہین اور دروازے جہنم کے بند کردیے جاتے ہین اور شیطانون کو قید کردیتے ہین اس مین ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار ماہ سے جو شخص اس رات کی خیر سے محروم رہا وہ حرمان نصیب ہے رواہ احمد والنسائی غرضکہ اس رات کی عبادت جب برابر عبادت ہزار ماہ کے ٹھیرے تو صحیحین مین ابو ہریرہ سے رفعاً آیا ہے کہ جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر مین ایمان واحتساب کی راہ سے بخشدیے گئے اگلے گناہ اوسکے اس رات کو بہ سبب کثرت برکت کے فرشتے رحمت کے اترتے ہین اونکے ساتھ برکت ورحمت نازل ہوتی ہے جسطرح کہ وقت تلاوت قرآن کے نزول ملائکہ کا ہوتا ہے اور وہ حلقہ ذکر کو گھیر لیتے ہین اور اپنے پروں سے طالب علم کے بچھا دیتے ہین یہ اوسکی تعظیم ہے روح سے مراد اس جگہ جبریل علیہ السلام ہین گو یا خاص کا عام پر عطف ہے یا کوئی اور قسم ملائکہ کی ہے مجاہد نے کہا سلامتی ہے یہ رات ہر امر سے یعنی

اس رات شیطان کوئی بُرا کام یا ایذا نہیں کرسکتا یہ شب اس کے شر سے سالم رہتی ہے قتادہ وغیرہ نے کہا اس رات حکم امور و تقدیر آجال و ارزاق ہوتی ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ شعبی نے کہا اس رات فرشتے اہل مساجد پر صبح تک سلام کرتے ہیں ابن عباس کی قرات یہ ہے مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ہبتی نے کتاب فضائل الاوقات میں علی رضی سے ایک اثر غریب دربارۂ نزول ملائکہ اور انکے گذر کرنے کی مصلین پر شب قدر میں موصول بہ سند میں واسطے مصلیں کے روایت کیا ہے کعب احبار سے بھی ایک اثر غریب دربارۂ نازل ہونے فرشتوں کے سدرۃ المنتہی سے ہمراہ جبریل علیہ السلام کے زمین پر اور دعا کرنے کی واسطے مومنین و مومنات کے مروی ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے کہ یہ رات ۲۷ یا ۲۹ کو ہوتی ہے اور اس رات فرشتے زمین پر عدد حصی سے بھی زیادہ تر ہوتے ہیں ابن ابی لیلے نے کہا مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ کے معنے یہ ہیں کہ اس رات کوئی امر حادث نہیں ہوتا یعنے ہر طرح کی سلامتی رہتی ہے قتادہ و ابن زید نے کہا سلام ہے کے یہ معنے ہیں کہ یہ بالکل خیر ہے اس میں کوئی شر صبح کے نکلنے تک نہیں ہوتا حدیث عبادہ بن صامت بھی اسی کی مؤید ہے فرمایا کہ شب قدر عشر اواخر میں ہوتی ہے جس نے قیام کیا ان راتوں میں یہ کافی ہیں اور سکو کیونکہ اللہ بخشتا ہے گناہ اسکے اگلے پچھلے یہ رات طاق ہوتی ہے ۹ یا ۷ یا ۵ یا ۳ یا آخر شب رواہ احمد یہ رات صاف روشن ہوتی ہے گویا اوس میں چاند نکلا ہے ٹھیرے ہوئے نہ نرم نہ گرم اور نہ کوئی تارہ ٹوٹے اوسکے صبح کے صبح برابر نکلتا ہے یہ شعاع جیسے چاند شب چہاردہم کا شیطان کو حلال نہیں کہ اوسدن ہمراہ اوسکے نکلے اس کی اسناد حسن ہے مگر متن میں غرابت ہے اور بعض الفاظ میں نکارت ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ یہ رات نرم و کشادہ روشن نہ گرم نہ سرد اسکی صبح کو سورج ضعیف و سرخ نکلتا ہے رواہ ابوداؤد الطیالسی جابر بن عبدالعزیز رفعاً کہتے ہیں کہ مینے شب قدر کو کبھی بہر پھول گیا یہ عشر اواخر میں ہوتی ہے یہ کشادہ روشن ہے نہ گرم نہ سرد گویا اوس میں چاند نکلا ہے شیطان اُس رات نہیں نکلتا جب تک کہ روشنی صبح کی چمکی ف علما کا اختلاف ہے کہ یہ رات اگلی امتوں میں بھی تھی یا اس امت کے خصائص سے ہے اس میں دو قول ہیں مالک نے بلاغاً کہا ہے کہ حضرت کو اعمار لوگوں کی جو آپ سے پہلے تھی دکھائی گئی یا جو اللہ نے چاہا ان میں سے پس گویا آپنے اعمار اپنی امت کے کمتر پائے اوس عمل سے جسکو غیر طول عمر میں پہونچی تب اللہ نے آپ کو یہ رات عطا کی جو قرار پاوے بہتر ہے یہ حدیث دوسری وجہ سے مسنداً بھی آئی ہے یہ قول مالک کا مقتضی اس بات کو ہے کہ یہ امت خاص ہے سابقہ امتوں سے اسکے صاحب عمدہ نے جمہور علما سے نقل کیا ہے واللہ اعلم اور خطابی نے حکایت اجماع کی

اسپر کی ہے لکن حدیث دلیل ہے اسپر کہ یہ رات اہم گذشتہ مین بھی تھی جسطرح کہ ہماری امت مین ہے اور کہتے ہین کہ مینے اباذر سے پوچھا کہ تم نے حضرت سے بھی سوال اس رات کا کیا تھا کہا ہے زیادہ مینے سوال کیا اور کہا ای رسول اللہ مجھے خبر دو کہ یہ رات رمضان مین ہوتی ہے یا اور کسی ماہ مین فرمایا بلکہ یہ رمضان مین ہوتی ہے مینے کہا اگر پیغمبر مین کبھی ہوتی ہے جب تک کہ وہ باقی رہتے ہین یہ بعد انکے مقبوض ہوجانے کے اوٹھ جاتے ہی باقیامت تک باقی رہیگی فرمایا قیامت تک ہے مینے کہا کس رمضان مین ہوتی ہے فرمایا تم دسکو عشر اول وعشر آخر مین تلاش کرو پھر عشر اول اخر اور سبع اواخر مین چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اب پھر اسکا سوال مجھ سے نکرنا رواہ احمد و النسائی اس مین دلیل ہے تمیم امم سابقہ سے پھر کہ یہ باقی ہے قیامت تک ہر سال مین ہوتی ہے جسطرح کہ بعض طوائف شیعہ نے زعم کیا ہے کہ وہ بالکل مرتفع ہوگئی ہے مدلیل حدیث رُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ اس لیے کہ مراد رفع علم وقت معین ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ وقوع اس رات کا مختص بشہر رمضان ہی اور شہور مین نہین ہوتی ہے بخلاف ابن مسعود وعلما کوفہ کہ وہ اسکے قائل ہین کہ سال تمام مین ایک بار ہوا کرتی ہے اور سب شہور مین یکسان آتی ہے ابوداؤد نے سنن مین یہ ترجمہ کیا ہے بَابُ بَیَانِ اَنَّ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ یہ حدیث ابن عمر کبھی ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا اور مین سُنتا تھا فرمایا ہمیشہ رمضان مین ہوتی ہے وَھٰذَا اِسْنَادٌ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ الوحنیفہ علیہ الرحمۃ سے حکایت ہے کہ یہ ہر ماہ رمضان مین متوقع ہے وَھُوَ وَجْہٌ حَکَاہُ الْعِرَاقِیُّ وَاسْتَغْرَبَہٗ الواضح جلد ۱ ف بعض نے کہا یہ اول شب ماہ رمضان مین ہوتی ہے حُکِیَ ھٰذَا عَنْ اَبِیْ رَبِیْعٍ بعض نے کہا ۱۷ کو اس مین ایک حدیث ابن مسعود سے رفعاً و وقفاً آئی ہے یہ ایک قول شافعی کا بھی ہے حسن نے کہا یہ شب بدر ہی اور سدن جمعرات تھی اور ۱۷ رمضان اوسکی صبح کو وقعۂ بدر ہوا اوسی دن کے حق مین اللہ نے یہ فرمایا ہے یوم الفرقان علی وابن مسعود نے کہا کہ ۲۱ شب ہے بعض نے کہا ۹ شب حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے کہ وہ عشر اواخر مین ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ صبح کو ۲۱ ہوتی ہے رَوَاہُ الشَّیْخَانِ شافعی نے کہا یہ حدیث صحیح الروایات ہی بعض نے ۲۳ شب مسلم مین عبداللہ بن انیس سے مروی ہے اور قریب بسیاق ہی حدیث ابوسعید کے بعض نے کہا ۲۴ شب ہے رفعاً ابوسعید سے آیا ہے وَاِسْنَادُہٗ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ بلال ہوذن آنحضرت نے کہا اول سبع ہے عشر اواخر سے یہ موقوف بخاری مین ہی ابن مسعود و ابن عباس و جابر و حسن و قتادہ و ہرہ وہب کا قول بھی یہی ہے کہ شب ۲۴ ہے حدیث واثلہ بن اسقع مین آیا کہ قرآن ۲۴ کو اوترا بعض نے کہا ۲۵ ہے یہ ابن عباس سے رفعاً بخاری مین آیا ہے اسکی تفسیر شیہای طاق کے ساتھ کی ہے یہی اظہر و اشہر ہے اور بعض

نے اسکو حمل مشکل پر کیا ہے جسطرح کہ مسلم میں ابوسعید سے آیا ہے بعض نے کہا، ۲۱ شب ہے یہ ابی بن کعب سے مسلم میں رفعاً مروی ہے اور ابی نے اسپر حلف کیا اور کہا سورج اوسکی صبح کو بے شعاع نکلتا ہے اس باب میں معاویہ و ابن عمر و ابن عباس وغیرہم سے بھی رفعاً روایتیں ہیں اور یہی قول اکثیر گروہ سلف کا ہے کہ وہ ستائیسویں شب کو ہوتی ہے مذہب امام احمد بھی یہی ہے اور اسکی رات میں ابوحنیفہ بھی اسیطرف گئے ہیں بعض نے استخراج اس تاریخ کا قرآن پاک سے اسطرح کیا ہے کہ لفظ ہی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ ستائیسواں کلمہ ہے سورہ کا واللہ اعلم عمر بن خطاب نے اصحاب کو جمع کر کے پوچھا کہ شبقدر کس تاریخ کو ہوتی ہے سب نے اجماع کیا کہ عشر اواخر میں ہوتی ہے ابن عباس نے کہا مینے عمر سے عرض کیا کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ ہفتم گذشتہ یا ہفتم باقی عشر اواخر میں ہوتی ہے عمر نے کہا تو نے کہاں سے جانا مینے کہا اللہ نے سات آسمان بنائے سات زمینیں بنائیں سات دن بنائے مہینا سات ہی پر دور کرتا ہے انسان کو سات سے بنایا وہ سات سے کھاتا ہے اور سات پر سجدہ کرتا ہے اور طواف بیت بھی سات ہی بار ہے اور رمی جمار بھی سات بار اس طرح کے اور اشیا بھی مین عمر نے کہا جو بات تو نے سمجھی وہ ہم نے نہین سمجھی قتادہ نے کہا مراد اکمل سہم سے یہ ہے فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا الآیہ یہ اسناد جید ہے مگر متن سخت غریب بعض نے کہا ۲۹ شب ہے اسکا ذکر ہم اور مگر شبہای طاق کے حدیث عبادہ بن صامت مین رفعاً آیا ہے رواہ احمد اور حدیث ابوہریرہ مین بھی مرفوعاً مذکور ہے رواہ احمد بعض نے کہا آخر شب ہے یہ بات حدیث ابی بکرہ مین رفعاً آئی ہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے اَنَسًا اُخْرِجَ لَيْلَةَ ف شافعی نے ان روایات مین کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جو سائل مین صادر ہوئی مین جب کوئی ایسی عرض کرتا کہ لیلۃ القدر کو ہم فلان شب مین تلاش کرین آپ فرماتے بہتر ہے اور لیلۃ القدر تو ایک شب معین ہے وہ منتقل نہین ہوتی فَقَلَّلَ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ بَعْضُهُمْ اور ابوقلابہ نے کہا یہ رات عشر اواخر مین منتقل ہوتی رہتی ہے اسپر مالک و ثوری و احمد و ابن راہویہ و ابوثور و مزنی و ابن خزیمہ وغیرہم نے نص کی ہے اور اسی کو قاضی نے شافعی سے حکایت کیا ہے وَهُوَ الْاَشْبَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اس قول کا استہناس حدیث ابن عمر سے ہوتا ہے کہ حضرت نے فرمایا مین دیکھتا ہون تمہاری خوابون کو کہ متفق ہین سبع اواخر مین سو جو کوئی قصد اس رات کا کرے وہ سبع اواخر مین کرے رَوَاهُ الشَّيْخَانِ واللفظ للبخاری محبت شافعی کی عدم انتقال اور تعیین پر اوسکے مہینے سے حدیث عبادہ بن صامت ہے وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وجہ دلالت کی

یہ ہے کہ اگر وہ معین مستمر التعیین نہ ہوتی تو اوسکو علم اوسکا بعینہا ہر سال مین حاصل نہ ہوتا کیونکہ بصورت انتقال تعیین اوسکا بجز اس سال کے معلوم نہ ہوتا مگر یہ کہین کہ حضرت لکلکر اسی سال مین فقط انکو بتانا چاہتے تھے حکمت نے یہی اقتضا کیا کہ یہ تعین مبہم رکہی جائے تاکہ تمام ماہ اوسکی جستجو مین عبادت کرین اور عشر اخیر مین زیادہ کوشش بجا لائین لہذا حضرت عشر اواخر مین اعتکاف کرتے تھے یہانتک کہ اللہ نے آپکو وفات دی پہر بعد انحضرت کے آپکے ازواج نے اعتکاف کیا اَخْرَجَاہُ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ صحیحین مین ابن عمر سے آیا ہے کہ حضرت عشر اواخر رمضان مین اعتکاف کرتے تھے عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ جب عشر داخل ہوتا حضرت رات کو زندہ کرتے گہر والون کو جگاتے خوب ضبوط کر باندہتے مسلم کا لفظ یہ ہے کہ جس قدر جہد عشر مین کرتی اوتنا غیر عشر مین نہ کرتے یہی معنے ہین شد مئیزر کے بعض نے کہا مراد کنارہ کشی ہے لیکن یہ محتمل ہے کہ کنایہ ہو دونو امر سے اسلیے کہ حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ جب ایک عشر رمضان کا باقی رہتا حضرت کمر باندہتے اور عورتون سے کنارہ کش ہوجاتے النفر دبہ احمد مالک سے مروی ہے کہ ساری راتین عشر تلطلب لیلۃ القدر مین یکسان ہین کوئی رات کسی رات پر راجح نہین ہے یعنے یہ قول شرح رغنی مین دیکہا ہے تحقیق یہ ہے کہ جمیع اوقات مین اور خاص ماہ رمضان مین خصوصاً عشر اخیر مین پہر شبہای طاق مین بہت دعا کرے علی الخصوص یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا کیونکہ حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ یعنے کہا اے رسولخدا اگر مین شبقدر کو پاؤن تو کیا دعا کرون فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ اِلٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وَاَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَقَالَ ھٰذَا صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ ابن ابی حاتم نے اس جگہہ پر ایک اثر غریب خبر عجیب متعلق شب قدر طول طویل کعب احبار سے نقل کی ہے اور ابن کثیر نے اوسکو بطول لکہا ہے جو کہ رفعاً ثابت نہین ہے اسلیے ہم نے ذکر اوسکا اس جگہہ نہین کیا **ف** فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ ضمیر انا انزلناہ راجع طرف قرآن کے ہے اللہ نے قرآن کو شبقدر مین آسمان دنیا پر لوح محفوظ سے اتارا پہر پارہ پارہ بحسب حاجت اوقات رہا اول و آخر نزول کے درمیان مین ۲۳ برس گذرے دوسری آیت مین یون فرمایا ہے اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ مراد اس شب سے یہی لیلۃ القدر ہے تیسری آیت مین کہا ہے شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ یہ شب قدر اسی رمضان مین تہی مجاہد نے کہا یہ رات حکم کی ہے اسکو قدر اسی لیے کہتے ہین کہ اللہ تعالی اس مین تقدیر امور سال آیندہ کی کرتا ہے جیسے اندازہ موت و اجل و رزق وغیرہ کا یا اسلیے کہ وہ عظیم القدر ہے یا اسلیے کہ اس رات کی طاعات

ف مہینہ رمضان کا جس مین نازل ہوا قرآن ہدایت واسطے لوگون کے

کی بڑی قدر ہوتی ہے اور ثواب جبریل ملتا ہے خلیل نے کہا اس رات کو زمین کثرت ملائکہ سے تنگ ہوجاتی ہے کقولہ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ ای ضُيِّقَ احادیث فضائل میں اس رات کی اور اسکی تعیین میں بہت آئے ہیں چالیس قول سے زیادہ ہیں ابن نے کہا ای رسول تم نے کیا سمجھا کہ یہ شب کیا ہے گویا درایت خلق سے خارج ہے سوا اللہ کے کوئی اوسکو نہیں جانتا یہ رات ہزار ماہ سے بہتر ہے اسکے ۸۳ سال چار مہینے ہوئے اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ عمل اس رات کا ہزار ماہ کے عمل سے افضل ہوتا ہے جن میں کہ یہ شب نہ ہو اسی کو فراء و زجاج نے اختیار کیا ہے یا مراد الف شہر سے جمیع دہر ہے اسلیے کہ عرب کثرت عدد میں ہزار کا اکثر استعمال میں بطور مبالغہ کے کیا کرتے ہیں یا اسلیے کہ زمانہ گذشتہ میں جو شخص ہزار ماہ عبادت کرتا اوسکو عابد کہتے تھے اللہ نے اس امت درازکے عوض اس امت کو یہ رات عطا کی اسکے سوا اور قول بھی ہیں جنکے نیچے کچھ فائدہ نہیں ہے الرسی نے کہا عمل شب قدر میں اور صدقہ دینا اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا افضل ہے ہزار ماہ سے یہ رات اسلیے افضل ٹھیری کہ اس میں روح و فرشتے نازل ہوتے ہیں یہ آنا انکا اللہ کے اذن و اجازت سے ہوتا ہے جو کام سال تمام میں ہوگا اوسکا بندوبست کرتے ہیں یہ رات سراپا سلامتی و خیر ہے اس میں شر کا کچھ ذکر نہیں ہے کسی مومن و مومنہ میں شیطان کا اثر نہیں ہوتا یا جس مسلمان پر گذر ملائکہ کا ہوتا ہے کہتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُ یا بعض ملائکہ بعض پر سلام کرتے ہیں عطا نے کہا اللہ کا سلام اولیا و اہل طاعت پر ہوتا ہے ابن عباس نے کہا اس رات شیاطین سرکش کو قید کردیتے ہیں اور عفاریت جن طوق میں ہوجاتے ہیں ساری ابواب آسمان کھولدیے جاتے ہیں اللہ طرف ہر تائب کے متوجہ ہوتا ہے یہ حال غروب آفتاب سے تا طلوع فجر یکساں و برابر رہتا ہے۔

سورۂ لم یکن

اوسکو سورۂ بینہ بھی کہتے ہیں اور سورۂ منفکین و سورۂ قیامت اور سورۂ برہ یہی کہتے ہیں یہ آٹھ یا نو آیتیں ہیں قول جمہور میں مدنی ہے اور بعض نے کہا مکی ہے ابن عباس نے کہا مدینے میں اوترے ہے عائشہ نے کہا مکہ میں نازل ہوئی ہے انس کہتے ہیں حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا تحقیق اللہ نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں سورہ لم یکن تمپر پڑھوں کہا کیا میرا نام آپ سے لیا ہے فرمایا ہاں وہ رونے لگے اَخْرَجَ الثَّعْلَبِيُّ وغیرہ اس میں بڑی فضیلت ہے ابی کی کہ اللہ نے حضرت کو حکم دیا کہ اوکو یہ سورت پڑھکر سنائیں الوجیہ مدنی کہتے ہیں جب یہ سورت اوتری جبریل نے کہا اے رسول خدا اللہ نے حکم کیا ہے تم کو کہ تم یہ سورت ابی

کو پڑھا دو حضرت نے ابی سے کہا جبریل نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تم کو یہ سورت پڑھا دوں ابی نے کہا وقد ذکرت
ثم یا رسول اللہ یعنے کیا وہاں میرا ذکر ہوا فرمایا ہاں ابی نے رو دیا اخرجہ احمد وابن قانع فی معجم الصحابۃ
والطبرانی وابن مردویہ ؎

لک البشارۃ فاخلع ما علیک فقد ذکرت ثم علی ما فیک من قدح

کہتے ہیں کہ ابی بہت جلد الفاظ نبوی کو اخذ کر لیتے تھے حضرت کے پڑھنے کا مطلب یہی تھا کہ وہ ان الفاظ
کو لیکر جس طرح کہ سنا ہے اسیطرح خود بھی پڑھیں اور اپنے غیر کو بھی سکھائیں اسمٰعیل بن ابی حکیم فرماتے ہیں کہ لفظ فعا
سمعا یہ ہے کہ السر پڑھا لم یکن الذین کفروا کا سنتا ہے اور فرماتا ہے خوش ہو جا اے بندے میرے محبوب قسم ہے
اپنی عزت وجلال کی میں جگہ دوں گا تجھ کو جنت میں یہانتک کہ خوش ہو اخرجہ ابو نعیم فی المعرفۃ ابن کثیر
نے کہا یہ حدیث بہت غریب ہے واخرجہ ابو موسی المدینی عن المطر الوراق نحوہ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ حضرت نے مجھ
سے فرمایا مجھکو حکم ہوا ہے کہ میں تجھ پر فلان فلان سورت پڑھوں میں نے کہا سو للہ اذا قد ذکرت ھناک یعنے
کیا میرا ذکر اور جگہ ہوا فرمایا ہاں اے ابا منذر میں نہایت خوش ہوا کہا کون مجھ کو اس سے منع کرتا ہے حالانکہ
اللہ نے کہا ہے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون مؤمل نے سفیان سے
کہا کیا قرات حدیث کلبی یہی حکم ہے کہا ہاں رواہ احمد دوسرا لفظ ابی بن کعب کا یہ ہے کہ حضرت نے مجھ
سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ پر قرآن پڑھوں پھر آپ نے سورہ لم یکن پڑھی اوس میں یہ بھی
پڑھا ولو ان ابن آدم سأل وادیا من مال فاعطیہ لسأل ثانیا ولو سأل ثانیا فاعطیہ لسأل ثالثا وما
یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب وان الدین عند اللہ الحنیفیۃ
غیر المشرکۃ ولا الیھودیۃ ولا النصرانیۃ ومن یعمل خیرا فلن یکفرہ رواہ احمد والترمذی
وقال حسن صحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لم یکن الذین کفروا من اھل الکتب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ ۝ رسول من
اللہ یتلوا صحفا مطھرۃ ۝ فیھا کتب قیمۃ ۝ وما تفرق الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما
جاءتھم البینۃ ۝ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین ۝ حنفاء ویقیموا الصلوۃ
ویؤتوا الزکوۃ وذلک دین القیمۃ ۝ نہ تھی وہ لوگ جو منکر ہیں کتاب والی اور شرک والی باز

آتی جبتک کہ پہونچے اوذکو کہلی بات ایک رسول اللہ کا پڑہتا ہے ورق پاک اون مین لکہین کتابین مضبوط اور پہوٹی جو
ہین جنکو ملی ہے کتاب سے جب آچکی اونکو کہلی بات اور اونکو حکم یہی ہوا کہ عبادت کرین اللہ کی نری کرکے اوسکے
واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور کہڑی کرین نماز اور دین زکوۃ اور یہی راہ مضبوط لوگون کی ف
حضرت سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تہے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور اب چاہیے کہ کسی حکیم کی یا دل کی یا کسی ہادی
عادل کی بہائی راہ پر آوین سو ممکن نہا تہا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر رسالتہ کتاب اللہ کی اور مدد قوی
کی کئی برس مین ملک کے ملک ایمان سے بہر گئے ہر سورہ ایک کتاب ہے اس رسول کی اور اس کتاب کے آئے پیچے
شبہ نہین رہا اور اہل کتاب جو مخالف مین شبہے نہین چیز ترین ہر دین مین پسند مین انتہے ابن کثیر
نے کہا اہل کتاب یہود و نصاریٰ ہین اور مشرکین بت پرست آتش پرست عرب و عجم کے مجاہد نے کہا وہ نہ تہے
باز آنیوالے یہانتک کہ حق اونپر واضح ہو یہی قول ہے قتادہ کا کہ مراد بینہ سے یہ قرآن ہے پہر بینہ کی یہ تفسیر کی کہ
رسول اس قرآن عظیم کو جو کہ ملأ اعلے مین اللہ پاک صحیفون کے لکہا ہوا ہے پڑہتا ہے کقولہ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ
مَرْفُوعَةٌ مُّطَهَّرَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ابن جریر نے کہا مراد کتب قیمہ سے صحف مطہرہ ہین یعنے یہ
کتابین منجملہ کتب قیمہ الٰہی کے ہین عادلہ مستقیمہ مین ان مین بہول چوک نہین ہے باطل سے آگے ہین
قتادہ نے کہا تلاوت صحف سے مراد ذکر قرآن ہے اچہی طرح پڑہنا اور سمجہنا اسکے ابن زید نے کہا مراد قیمہ
سے مستقیمہ عادلہ ہے مراد دوسرے بینہ سے کتب منزلہ امم ماقبل پر مین یعنے تفرق و اختلاف اہل کتاب کا بعد قیام
حجج الٰہی کے اونپر ہوا انہون نے بیان مراد کتب مین اختلاف کیا جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ یہود اکہتر فرقے
ہوگئے اور نصاریٰ بہتر اور یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی سب دوزخ کی آگ مین جائینگے مگر ایک فرقہ کہا وہ کونسا
فرقہ ہے فرمایا مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي اور یہ آیت لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ مثل اس آیت کی ہے وَمَا
أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ولہذا لفظ حنفاء فرمایا
ہے یعنے شرک سے طرف توحید کے یکسو ہو کر آنیوالے کقولہ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ پہر ذکر اقامت نماز کا فرمایا یہ اشرف عبادات بدن ہے اور زکوۃ احسان کرنا ہے ساتھ
فقرا کے یہ غایت نہایت سیدہی اور صاف باانصاف اور حالت اعتدال پر ہے جسکے اللہ نے اس آیت کریمہ
سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ اعمال داخل مین ایمان مین جیسے زہری و شافعی و لہذا اخلاص عمل کو
دین قیمہ فرمایا ہے فتح البیان مین کہا ہے اہل کتاب یہود و نصاریٰ ہین اور مشرکین بت پرست عرب

اہل کتاب کو اسجگہ کفار کہا حالانکہ وہ اپنی کتاب دینی پر ایمان لائے ہین یہ اسلیے کہ وہ طریق مستقیم توحید سے پھر گئے یہود محمد ہین اور نصاری قائل تثلیث یہ مقتضے ہے کفر جمیع اہل کتاب کو جو حضرت سے پہلے تھے ظاہر یہ خلاف اسکے ہے ولہذا ماتریدی نے کہا کہ حرف من اسجگہ واسطے تبعیض کے ہے یعنے بعض اون مین سے بھی مین بالفکاک کے معنے مین انفصال یعنے وہ اپنے کفر سے جدا ہونیوالے اور اپنے عمل سے باز آنیوالے نہین یہانتک کہ بینہ یعنے حجت واضحہ آوے ابن کیسان نے کہا یعنے وہ صفت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منفک ہونگی جبتک کہ آپ مبعوث نہ ہون جب مبعوث ہوئے تو سب نے توحید و مجد کیا کقولہ فَلَمَّا جَآءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا یعنے جبتک حضرت مبعوث نہوئے تھے تبتک سب سشرکین کہ آپ کو امین کہتے تھے جب مبعوث ہوئے تو برا کہنے لگے نصاری نے مسیح کو اور یہود نے عزیر کو ابن اللہ کہا لکن اول اولے ہے واحدی یہی اسی کے قائل ہین یعنے کفار اپنے شرک و کفر سے باز نہ آئینگے یہانتک کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن لائین اور انکی ضلالت و جہالت بیان کردین اور انکو طرف ایمان کے بلائین اس مین بیان ہے نعمت کا اور جہل و ضلالت سے چھڑانیکا یہ آیت حق مین ہونیمین فریقین کے ہے اس آیت کو مشکل ترین آیات قرآن کہا ہے نظام و تفسیر بڑے بڑے علما اس مین سرگردان ہوگئے اور ایسی راہ چلے جس سے صواب کو نہ پہونچے دلیل اسبات پر کہ بینہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یہ ہے کہ بعد اسکے رسول من اللہ فرمایا ہے صحف سے مراد قرآن ہے حضرت قرآن کو ظہر قلب سے پڑہتے تھے نہ کسی مکتوب مین دیکھکر جمہور اسی کے قائل ہین کہ مراد بینہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسلیے کہ وہ بذات خود ایک حجت ہین ولہذا اللہ نے انکا نام سراج منیر رکھا ہے قتادہ و ابن زید نے کہا بینہ قرآن ہے کقولہ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَّا فِي الصُّحُفِ الْاُولٰى ابو مسلم نے کہا مطلق رسل مراد ہین یعنے ملائکہ لکن اول اولے ہے صحف جمع ہے صحیفہ کی صحیفہ ظرف مکتوب کو کہتے ہین مطہرہ سے مراد یہ ہے کہ زور و ضلال سے منزہ ہے قتادہ نے کہا باطل سے پاک ہے بعض نے کہا کفر و شبہات و کذب سے پاک ہے یعنے مسئلہ ہے کہ سوا مطہرین کے کوئی اوسکو ہاتھ نہین لگاتا اول اولی ہے یہ وصف ہے رسول کا باوجود اسی ہونے کے وحی کو از بر پڑہتے ہین ان صحف مین کتابین ہین یعنے آیات و احکام جو بدل اول قرآن مکتوب ہین لفظاً و لفظاً قیمہ ہین یعنے مستوی و محکم جسنے کہا مراد وہ صحف ہین جو آسمان پر ہین یعنے لوح محفوظ مین کما فے قولہ تعالے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر اہل کتاب کو تقریع و توبیخ فرمائے اور ارشاد کیا کہ یہ عدم انفکاک اون کا کچھ براہ اشتباہ امر نہین ہے بلکہ بعد وضوح حق و ظہور صواب کے ہے جبکہ وہ اہل کتاب ہوکر متفرق

۱ یہ تقریر بنا بر اسکے ہے جو بعض نے کہا کہ اس سورت مکی ہے

۲ یہ اسلیے نہین ہوسکتا کہ اسکی آیات کا مدنی ہونا اتفاقی ہے

۳ من کا بیان ہونا اس صورت مین ہے

۴ قرآن سے صحف مطہرہ مراد لینا

۵ کا کلمہ ہے

ہوگئے تو مشرکین بالاولی ایسے ہونگے ولہذا اس عطف ذکر مشرکین کا کیا واسطے شناعت کے انمین اہل کتاب پر اقتصار فرمایا مفسرین نے کہا ہے کہ اہل کتاب کا اجماع تھا بعثت حضرت پر لیکن جب آپ مبعوث ہوئے تو وہ متفرق ہوگئے اور باہم اختلاف ہوا بعض ایمان لائے اور اکثر کافر رہے حالانکہ انکو یہ حکم تھا کہ وہ نرے اللہ کی عبادت کرین دین مین مخلص ہون یکسو رہین یہ آیت دلیل ہے وجوب نیت پر عبادات مین اسلیے کہ اخلاص عمل مین فعل قلب ہے کرخی نے کہا اخلاص یہ ہے کہ سوا اللہ کے کوئی تیرے عمل پر مطلع نہ ہو اور تو اس سے طالب ثواب کا نہ ہو شہاب نے کہا اخلاص عبارت ہے عدم شرک کے خفی سے وہ ہے کہ سب دینون سے مونہہ موڑکر دین اسلام کی طرف جھکے یا عبارت ہے متبع ملت ابرہیم سے کہ وہ سید موحدین افضل مخلصین تھے مطلق حنیف وہ شخص ہے جو اصول ملل خمسہ سے بیزار ہو یہود و نصاری و صابئہ و مجوس و مشرکین اور انکے فروع سے تبری کرے اور اعتقادات و قبول سے باز آکر عمل صالح اختیار کرے انکو یہی حکم تھا کہ نماز پڑہو زکوۃ دو اسلیے کہ یہ عظیم ارکان دین مین کیونکہ دین قیم یہی اخلاص و عمل صواب ہے پس اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ع ۝ وہ جو ہوئے منکر کتاب و لے اور شریک والے دوزخ کی آگ مین سدا رہین اوس مین وہ لوگ ہین بدتر سب خلق کے وہ لوگ جو یقین لائے اور کئے بھلے کام وہ لوگ ہین بہتر سب خلق کے بدلا انکا انکے رب کے یہان باغ ہین بسنے کے نیچے بہتی ہین انکے نہرین سدا رہین اُن مین ہمیشہ اللہ اونسے راضی وہ اس سے راضی یہ ملتا ہے اوسے جو ڈرا اپنے رب سے ف اللہ پاک نے انجام کافر و کفار اہل کتاب و مشرکین کا بیان کیا کہ یہ لوگ جو مخالفت کتب منزلہ الٰہی اور انبیاء رسالت پناہی مین یہ دن قیامت کی آتش جہنم مین مدام کے لیے ہونگے کیا ذکر ہے کہ اوس سے دور رہو سکین یہ تو بدترین مخلوق ہین اللہ کی خلقت مین یہ احوال ابرار سے خبر دی کہ جو اپنے دلون سے ایمان لائے مین اور اپنے ایمان سے اونہون نے اعمال صالحہ کیے ہین وہ ساری خلق سے بہتر ہین ابو ہریرہ اور ایک گروہ علما نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ مومنین افضل ہین ملائکہ سے بدلیل اولئک ہم خیر البریہ یہ اللہ نے یہ خبر دی کہ ہمارے پاس ان مومنین کے لیے قیامت مین جنت عدن ہین جنمین پانی کے چشمے بلا انقطاع و انقضاء و فراغ جاری ساری ہین اللہ انسے راضی ہے اللہ کی رضامندی ساری نعمتون

ع ۱۸

سے اعلیٰ نعیم ہے اور وہ اللہ کے فضل عمیم و کرم جسیم و نعیم مقیم سے خوشدل ہین پھر فرمایا کہ یہ خبر اوس شخص کے ہم جوار سے کہ اطمینان رکھتا ہے گویا اوسکو دیکھ رہا ہے اور اگر نہین دیکھتا ہے تو یہ جانتا ہے کہ اللہ تو ضرور ہی اوسکا ناظر ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے کہا کیا خبر ندون مین تم کو خیر بریہ کی کہا ہان فرمایا وہ مرد جس نے پکڑی باگ اپنے گھوڑے کی راہ خدا مین جسدم کوئی کھٹکا سنا اوسپر سوار ہو بیٹھا پھر فرمایا کیا خبر ندون مین تم کو خیر بریہ کی کہا ہان فرمایا وہ مرد جو ایک گلہ اگر گوسفند مین ہے نماز پڑہتا زکوۃ دیتا پھر کہا کیا نہ بتاؤن مین تم کو شر بریہ کہا ہان فرمایا وہ شخص جو سوال کرتا ہے اللہ کے نام سے اور دیا نہین جاتا رواہ احمد فتح البیان مین کہا ہے کہ اہل کتاب و مشرکین دن قیامت کے آگ مین جائینگے اور ہمیشہ اوس مین رہینگے یہ سب خلق مین بد ترین مردم تھے اسلیے کہ اونہون نے جان بوجھکر انکار کیا اس مین تنبیہ ہے واسطے علماء سوء و دنیا دار کے پھر اہل ایمان و اصحاب اعمال صالحہ کو بہترین خلق فرمایا جابر بن عبداللہ کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے کہ اتنے مین علی مرتضےٰ آئے حضرت نے کہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ یہ اور اوسکا گروہ دن قیامت کے فائز ہین ہوگا یہ پہلی آیت باب اور تری تب سے اصحاب حضرت کے جب علی کو آتے دیکھتے تو یون کہتے قَدْ جَآءَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت اوتری حضرت نے علی سے کہا یہ تو اور تیرا گروہ ہو دن قیامت کے راضیین مرضیین اخرجہ ابن مردویہ ضیا نے اسکو خود علی سے بھی فعاً روایت کیا ہے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے علی خیر البریہ ہین رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَابْنُ عَسَاكِرَ پھر اللہ نے کہا کہ جزا ان لوگون کی نزدیک انکے رب کے جنات ہین خواہ ہر ایک کو ایک جنت ملی یا سب جنتین كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ اس حساب سے ایک کو چار جنات ملینگے اول جنت دنیا و مافیہا سے دس گنے ہوگی مراد اس سے جنت عدن ہین یہ اوسط جنان ہین ہر جنت کے نیچے چار نہرین بہینگی آب و شراب شہد و شیر کی پھر یہ لوگ اون باغون مین سدا رہینگے یہ نہ ہوگا کہ کبھی انسے خارج ہون بلکہ یہ نعیم واسطے اونکے مستمر و دائم ہوگا یہ لذات ہمیشہ کے لیے باقی رہینگی پھر اس جزا جمیل و اجر جزیل پر ایک حاشیہ چڑہیگا جو متن سے بھی افضل ہے کہ اللہ اونسے راضی ہوگا بسبب اطاعت امر و قبول شر الم کے اور وہ اللہ سے راضی ہونگے بسبب بلوغ مطالب کے جنکو نہ آنکھ نے دیکھا تھا اور نہ کان نے سنا اور نہ دل پر اوسکا خطرہ گذرا پھر فرمایا کہ یہ جزا و رضا اونکے لیے ہے جو دنیا مین اللہ سے ڈرتے تھے اور بسبب اوسکے خوف کے گناہون سے بچتے تھے نہ مجرد خشیت ہمراہ انہماک معاصی کے کہ یہ درحقیقت خشیت

ہم اور جو لوگ کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے بیشک اونکے لیے بخشش ہے اور اجر بڑا ہے اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے نیک بیشک ہم ضائع نہین کرتے ثواب اونکا جو کوئی کہ اچھا کرے کام

نہین ہے بلکہ جہالت ہے بعض علمانے کہا ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنے منجملہ عبادکے اللہ سے ڈرنیوالے یہی علما ہوتے ہین اور آگیہ حق ہین جنت کو یہ کہا کہ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ اس سے معلوم ہوا کہ جنت حصہ ہے اہل علم کا مین کہتا ہون کہ مراد علما سے آیات کتاب و نصوص سنت ہین وہ لوگ ہین جو علم پر عامل ہین اور علم نافع رکھتے ہین نہ علم غیر نافع اور نہ مجرد علم ہین ابلیس سب پر فائق ہے اور عالم غیر عامل کا حال قرآن مین آچکا ہے یعنے قصہ بلعم باعور اوسکے انجام بد کا شاہد ہے اور فرمایا ہے کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا اب ہر عالم جسکو کلمہ خبیثات ہو وہ اپنے نفس کو ان آیات پر عرض کرکے دیکھے کہ مصداق اس جزا کا ہے یا نہین بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ کو جاحت اس امر کی نہین ہے کہ غیر اوسکو شناسا اوس کے حال و مآل کا کرے

خواہی کہ عیبہای تو ہر تو شود عیان ۔۔۔ یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

ای السہ یہ تیرا بندہ عاصی سخت شرمندہ ہے کہ تونے اوسکو علم دیا کہنا سکھایا کتاب پڑہنا بتایا توفیق مطالعہ قرآن و حدیث کی دی ہے ہمت تالیف کی بخشی مہذا مین آپ کو عمل مین سخت قاصر پاتا ہون میرے پاس بجز شہادت کلمہ توحید کے کوئی سرمایہ نجات نہین ہے فوز کا آگیہ کیا ذکر ہے مین تجھی سے یہ سوال کرتا ہون کہ جس طرح تونے علم دیا ہبوط توفیق عمل صالح کی بھی لطف فرما تاکہ یہ علم میرا نافع ہوجائے اللھم ربنا آمین

سورۂ زلزلہ

یہ آٹھہ یا نو آیت ہے قول ابن عباس و قتادہ مین مدنی ہے اور قول ابن مسعود و عطا و جابر مین مکی ہے ابن عمر کہتے ہین ایکمرد نے آکر کہا اے رسول خدا مجھے کچھ پڑہاؤ فرمایا تین سورتین ذوات الراء پڑہ اوسنے کہا میری عمر زیادہ ہے اور دل سخت ہوگیا اور زبان موٹی پڑگئی فرمایا تین سورتین ذوات حم پڑہ اوسنے پھر ویسی ہی بات کہی فرمایا تین مسبحات پڑہ لے اوسنے وہی اگلی سی بات کہی اور عرض کیا مجھے کوئی سورت جامعہ پڑہاو تو حضرت نے اوسکو سورۂ اذا زلزلت الارض سکھائی یہانتک کہ فارغ ہوئے اوس مردنے کہا قسم ہے اوس ذات پاک کی جس نے تم کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے مین اسپر کچھہ زیادہ نہ کرونگا فرمایا اَفْلَحَ الرَّجُلُ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَمَزَ لَہٗ وَالْبَیْہَقِیُّ حدیث النس مین فرمایا ہے جس نے یہ سورت پڑہی تو اوسکے لیے برابر نصف قرآن کے ہوئی اور جس نے قل ہو اللہ احد پڑہی تو برابر ثلث قرآن کے ہوئی اور جس نے قل یا یہا الکافرون پڑہی تو برابر ربع قرآن کے ہوئی اخرجہ الترمذی و ابن مردویہ و البیہقی یہی مضمون حدیث ابن عباس مین رفعا نزد یک ترمذی و ابن الضریس

ومحمد بن نصر وحاکم وبیہقی کے بھی آیا ہے حاکم نے اوسکو صحیح کہا ہے اور ترمذی نے غریب ٹہیرایا الغرض یہ قرآن ہونا اس سورت کا کئی حدیثون مین آیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ جب ہلائی زمین کراسکے بہونچال سے اور نکال ڈالے زمین اپنے بوجہا اور کہے گا آدمی اسکو کیا ہوا اوسدن بتاویگی اپنے تئین اسواسطے کہ تیرے رب نے حکم بہیجا اوسکو اوسدن ہوڑینگے لوگ بہانت بہانت کہ تمکو دکہائے اونکے کیے سو جس نے کی ذرہ بہر بہلائی وہ دیکھ لیگا اور جس نے کی ذرہ بہر برائی وہ دیکھ لیگا ف قیامت سے پہلے سارا بوجہ زمین مین سے نکل پڑیگا جو مال سونا روپا اوسکے اندر دبا ہے تب لینوالی زمین گے بندون کے گناہ بتادیگی حساب کے وقت انتہے ابن عباس نے کہا زمین نیچے سے ہلیگی اور جو مردے اوسکے اندر ہین اونکو نکالکر باہر ڈالدے گی یہی قول اہتے سلف کا ہے وند اکقولہ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ وکقولہ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے زمین بکڑے اپنے جگر کے مثل ستون کے سونے چاندی کے باہر پہینکدیگی قاتل آکر کہے گا مینے اسی کے لیے قتل کیا قاطع آئیگا اور کہے گا مینے اسی کے لیے قطع رحم کیا چور آئیگا کہیگا سپاہتہ اسی کے پیچے کاٹا گیا پہر لوگ اسکو چہوڑکر جاوینگے کچہ اوس مین سے نہ لینگے بلکہ آدمی اسکے اس فعل کا انکار کرے گا کہ یہ کیا ہوا کہ پہلے تو یہ ساکن ثابت مستقر اپنی پشت پر تہے اب یہ کس طرح تحرک مضطرب ہوگئے یہ نہ جانا کہ اللہ کا اوسکو حکم آیا ہے اسلیے وہ بجا آوے حکم کے طیار ہوگئے پہر ساری اموات اولین و آخرین کو اپنے شکم سے نکالکر ڈالدیگی لوگ کہینگے اوسکو کیا ہوگیا ہے اوسدن ساری زمین اور ساکے آسمان بدلجائینگے واحد قہار ظاہر ہوگا لوگون نے جو کچہ پردے زمین پر کام کیے تہے زمین اون سب کو بیان کردیگی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے تم جانتے ہو کہ زمین کا خبر دینا کیا ہے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا یہ ہے کہ وہ گواہی دیگی ہر بندہ و کنیز پر اوسکے عمل کی جو اوسکی پشت پر کیا تہا کہیگی فلان فلان کام فلان فلان روز کیا تہا یہ اخبار اوسکا رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح غریب یہ حدیث رفع کہتے ہین کہ تحفظ کر زمین سے کہ وہ تمہاری مان ہے کوئی عامل خیر یا شر اوسپر نہین ہے مگر وہ اوسکو

مخبر ہوگی ابن عباس نے کہا اللہ زمین سے کہیگا اول وہ بولے گی قرطبی نے کہا حکمد یگا کہ پھٹ جاوے پھٹ جائیگی لوگ موقف حساب کے طرح طرح پر پہنچینگے کوئی سعید ہوگا کوئی شقی کسیکو حکم جنت کا ہوگا کسی کو حکم نار کا ابن جریر نے کہا متفرق طور پر نکلینگے پھر آخر تک مجتمع نہ ہونگے سدی نے کہا فرقہ فرقہ ہو کر آئینگے یہ اسلیے کہ اپنے اعمال دیکھیں خیر و شر کی سزا پائیں ہر ذرہ کا حساب ہوگا بخاری میں حدیث طویل بیان خیل میں آئی ہے اور اس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت سے سوال حمر کا کیا فرمایا اللہ نے اس بارے میں کچھ نازل نہیں کیا مگر یہ آیت فاذہ جامعہ فمن یعمل مثقال ذرۃ الخ مصعب بن مقاوبہ یا جس حضرت کے آئی آپ نے اوپر یہ آیت باپ پڑھی اونہوں نے کہا حَسْبِیْ کَا اَبَا اِذَا لَا اَسْمَعُ غَیْرَہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ یعنے مجھ کو یہی ایک آیت کفایت کرتی ہے کچھ پروا نہیں اگر میں اسکے سوا اور کچھ نہ سنوں حدیث عدی میں فرمایا ہے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ رواہ البخاری یعنے بچو آگ سے آدھی ہی کھجور دیکر یہ بھی صحیح میں آیا ہے کہ تو کسی نیکی کو حقیر نہ جان گو تو اپنے ڈول سے ظرف مستقی میں پانی ڈالدے یا تو اپنے بھائی سے ملے اور تو کشادہ رو ہو حدیث صحیحہ میں فرمایا ہے حقیر نہ کرے کوئی زن ہمسایہ اپنی زن ہمسایہ کو اگرچہ ایک سم گوسفند ہی کیوں نہ ہو دوسری حدیث میں فرمایا ہے پھیر وسائل کو اگرچہ ایک سم سوختہ ہی دیکر مرحضرت نے کہا اے عائشہ اوٹ میں ہو آگ سے گو آدھا چھوارا دیکر وہ بھوکے کو بجائے شکم سیری کے ہوتا ہے تفرد بہ احمد عائشہ نے ایکبار ایک دانہ انگور صدقہ دیکر کہا لکم فیھا من مثقال ذرۃ یعنے اس میں مثل ذرہ کے ہے حدیث سے ذلت میں عائشہ سے فرمایا تھا اور کہا آپ کو محقرات ذنوب سے کہ اونکے لیے طرف سے اللہ کے طالب ہے رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ یہ حدیث بیان میں ذرہ برابر شر کے ہے جسطرح کہ اگلے حدیثیں بیان میں ذرہ برابر خیر کے تھیں انس کہتے ہیں ابوبکر ہمراہ حضرت کے کھاتے تھے کہ اتنے میں یہ آیت اتری اونہوں نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا اور کہا اے رسول خدا کیا کچھ ذرہ برابر شر کا مدلا ملیگا فرمایا ہاں ابوبکر تجھ پر کروہ دنیا میں دیکھتا ہے وہ برابر ذرہ شر کے ہیں اور اللہ نے تیرے لیے مثاقیل خیر کو ذخیرہ کر رکھا ہے تاکہ قیامت کو تجھے عطا کرے رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم ابن عمر نے کہا جب اذا زلزلت اتری ابوبکر صدیق بیٹھے تھے رونے لگے حضرت نے کہا کیوں روتے ہو کہا مجھ کو اس سورت نے رلایا فرمایا اگر تم خطا و گناہ نہ کرو پھر وہ تم کو بہا جائے تو اللہ ایک ایسی امت پیدا کرے جو خطا و گناہ کرے پھر اونکو بخشدے رواہ ابن جریر ابوسعید خدری کہتے ہیں جب یہ آیت اتری فمن یعمل مثقال ذرۃ الخ بیٹے نے کہا اے رسول خدا کیا میں اپنے عمل کو دیکھوں گا فرمایا ہاں بیٹے نے کہا بڑے بڑے گناہ کہاں بیٹے نے کہا چھوٹے چھوٹے کہا ہاں بیٹے نے کہا افسوس ہو میری ماں کو فرمایا خوشخبری ہو تجھ کو اے ابا سعید ایک نیکی

دس گنے ہوتی ہے یعنے سات سو گنے تک یہ جرمنہ در جنہ کرے اللہ جسکے لیے چاہے اور گناہ ایک ہی ہوتا ہے یا اسے بخشدیتا ہے تم مین کسی کو نجات اوسکی عمل کی وجہ سے نہ ہوگی بولے کیا آپ کی بھی فرمایا وَلَآ اَنَا اِلَّآ اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ اس کی سند مین ابن لہیعہ ہے سعید بن جبیر نے اس آیت کی تفسیر مین یہ بات کہی ہے کہ جب کریمہ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا نازل ہوئی مسلمانونے یہ خیال کیا کہ ہمکو شے قلیل پر کچھ اجر نہین ملتا ہے جب کوئی مسکین انکے دروازے پر آتا تو ایک کھجور یا ایک ٹکڑا روٹی دینے کو کم سمجھتے اور اسکو پھینکدیتے اور کہتے کہ یہ کچھ لائق دینے کے نہین ہے ہم کو اُس صدقہ پر اجر ملتا ہے جسکو ہم دین اور دوست رکھتے ہون اور لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ ہمکو گناہ قلیل پر ملامت نہین ہوگی جیسے ایک بار جھوٹ بولنا یا دیکھنا یا غیبت کرنا اور مثل اسکی بلکہ اللہ نے وعدہ نار کا کبائر پر کیا ہے سو پھر اللہ نے انکو خبر قلیل مین رغبت دلائی کہ وہ کثیر ہوسکتی ہے اور شر یسیر سے ڈرایا کہ وہ بھی کثیر ہوسکتا ہے اور یہ آیت بھی ذرہ سے مراد وزن اصغر نمل ہے ہر نیک و بد کے لیے ہر سیئہ ایک ہی سیئہ لکھا جاتا ہے اور ہر حسنہ دس گنا جب دن قیامت کا ہوگا تو اللہ حسنات مومنین کو بہر مضاعف کریگا ہر حسنہ دس گنا ہوجائیگا اور ہر حسنہ کے عوض دس سیئات محو کیے جائینگے پھر جسکے حسنات سیئات سے بڑھ گئے برابر ایک ذرہ کے وہ بہشت مین جائیگا رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے بچو تم محقرات ذنوب سے کہ وہ ایک شخص پر مجتمع ہوکر اوسکو ہلاک کردیتے ہین پھر اوسکی ایک مثال بیان کی کہ جیسے ایک قوم ایک جنگل مین جاوترے اور کہانا پکانا چاہا پس ایک شخص جاکر ایک لکڑی لایا پھر دوسرا شخص ایک اور لکڑی لایا یہانتک کہ ایک گٹھا لکڑیون کا جمع کرلیا اور آگ جلائی اور جو کچھ اوس آگ مین ڈالا تھا اوسکو پکایا رواہ احمد ویسے ہی چھوٹے چھوٹے گناہ فراہم ہوکر مثل بڑے گناہ کے ہلاک کردیتے ہین فتح البیان مین کہا ہے کہ زلزال حرکت شدید کو کہتے ہین مراد حرکت کرنا زمین کا ہے وقت قیام ساعت کے کیونکہ اوسوقت وہ شدت اوار اسرافیل علیہ السلام سے مضطرب ہوکر جنبش مین آویگی اور ہر وہ چیز جو اوسکے اوپر ہے شکستہ ہوجاویگی مجاہد نے کہا یہ نفخہ اولے ہوگا کقولہ تعالی يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ خازن مین کہا ہے کہ اس زلزال مین دو قول ہین اکثر کا قول یہ ہے کہ یہ زلزلہ دنیا مین ہوگا اور یہ منجملہ علامات قیامت کے ہے دوسرا قول یہ ہے کہ دن قیامت کے ہوگا اسقدر قول ثانی یہ آیتہ ہے وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا کیونکہ یہ اخراج وقت نفخہ ثانیہ کے ہوگا اسیطرح شہادت زمین کی بعد نفخہ دوم کے ہوگی اسیطرح ہر لوگون کا موقف سے

بعد نفخ ثانی کے ہوگا جو کچھ جوف زمین مین ہے اسوات و دفائن سو وہ سب اینگل دینگی اثقال جمع ہے ثقل کی بعید
واخفش نے کہا مراد جبتک شکم زمین مین ہے تو یہ ثقل ہے واسطے زمین کے اور جب زمین کے اوپر آجائیگا تو یہ ثقل ہوگا
اوسپر مجاہد نے کہا مراد اثقال سے اموات ہین جنکو وقت نفخہ ثانیہ کے باہر نکالدینگی ابن عباس نے کہا اثقال
زمین سونے و کنوز زمین انسان سے دم کہینگا یعنے ہر فرد بشر کہ اوسکو کیا ہوگیا ہے جو یہ متحرک ہوئے مراد انسان سے
کافر ہے زمین پر جو طیور و شر اتہا اوسکو بیان کریگی زبان حال سے یا زبان قال سے یہی اولی ہے کیونکہ اللہ اوسکو
قوت نطق دیگا انسان اوسکے بولنے سے تعجب کریگا یا اخراج اثقال سے بعض نے کہا کہ وہ یہ بات کہینگی کہ قیامت
آئی اور دنیا تمام ہوچکی یا احوال خلق کا اظہار کرے گی یہی اولے ہے سو جب حدیث الصور وغیرہ کے جو اس بارہ
مین آئی ہے یہ اخبار اوسکا مدبر جب وہی خدا ہوگا اوسدن لوگ اپنی قبرون سے نکل کر طرف موقف حساب کے
آئینگے متفرق ہوکر صدور رصدور وہی یا حساب سے فارغ ہوکر طرف جنت یا نار کے جاوینگے یا مراد اشتات
سے یہ ہے کہ کوئی امن والا ہوگا اور کوئی خوف والا اور کوئی رنگ اہل جنت مین سفید رو اور کوئی رنگ
اہل نار مین سیاہ رو اور کوئی جہت یمین کے بہریگا اور کوئی جہت شمال کے یہ اسلیے کہ دین مین متفرق
اور اعمال مین مختلف ہونگے ہر کوئی معاینہ اپنے اعمال کا کریگا جب نے ذرہ بہر نیکی یا بدی کی ہوگی وہ اسکو
دیکھیگا جو اپنے نامۂ اعمال مین خیر کو دیکھیگا وہ خوش ہوگا اور جو شر کو دیکھے گا وہ ناخوش ہوگا اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ اہل لغت نے کہا ہے آدمی زمین پر ہاتھہ مارتا ہے جو خاک ہاتھہ مین لگ جاتی ہے
اوسکو ذرہ کہتے ہین یا جو ہبا شعاع آفتاب مین نظر آتے ہین وہ ذرہ ہے لکن اول اولی ہے کافر ذرہ بہر
خیر اگر کرتا ہے تو اسکا ثواب دنیا مین مال و اہل و نفس و ولد مین دیکھہ لیتا ہے پھر جب دنیا سے باہر جاتا ہے
تو پاس اللہ کے کوئی خیر واسطے اوسکے نہین ہوتی اور سو سے اگر ذرہ برابر شر دنیا مین ہوتا ہے تو اسی
کی عقوبت اسی جگہہ مال و اہل و ولد و نفس مین دیکھہ لیتا ہے جب دنیا سے نکلکر اللہ کے پاس جاتا ہے تو وہان
کوئی شر واسطے اوسکے نہین ہوتا ابن مسعود نے کہا یہ آیت اصدق و احکم آیتے قرآن مین عملکا اس
آیت کے عام ہونے پر اتفاق ہے کعب احبار نے کہا حضرت پر دو آیتین اوتریں جنہون نے توریت و انجیل
و زبور و صحف کے مضامین کو احصار کرلیا یعنے آیت باب ابن عباس نے کہا جو کوئی مومن یا کافر کوئی عمل
خیر یا شر کرتا ہے اللہ اسکو وہ عمل اسکا دکھا دیگا مومن کے سیئات بخشکر حسنات پر ثواب دیگا اور کافر کے
حسنات مردود ہوکر سیئات پر اوسکو عذاب کریگا یہ احتمال لفظا و معنا ہوسکتا ہے

اسرائیل نے ہمین کہانیان کہانی
کوفہ دیلمیون

سورۃ العادیات

یہہ گیارہ آیت ہے اور مکی ہے قول مین ابن مسعود و جابر و حسن و عکرمہ و عطا کی اور مدنی ہے قول مین ابن عباس و انس بن مالک و قتادہ کے حسن نے رفعاً کہا ہے کہ اذا زلزلت برابر نصف قرآن کے ہے اور العادیات نصف قرآن ہے یہہ روایت مرسل ہے اخرجہ ابو عبید اسکو ابن عباس سے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کہا کہ قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہے اور قل یا ایہا الکافرون ربع قرآن شریف اخرجہ محمد بن نصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعٰدیٰت ضبحاً ۝ فالموریٰت قدحاً ۝ فالمغیرٰت صبحاً ۝ فاثرن بہ نقعاً ۝ فوسطن بہ جمعاً ۝
ان الانسان لربہ لکنود ۝ وانہ علیٰ ذٰلک لشہید ۝ وانہ لحب الخیر لشدید ۝ افلا
یعلم اذا بعثر ما فی القبور ۝ وحصل ما فی الصدور ۝ ان ربہم بہم یومئذ لخبیر ۝ قسم ہے
دوڑتے گھوڑون کی ہانپتے پھر آگ سلگاتے جہاڑ کر پھر دہاڑ دیتے صبحکو پھر اٹھاتے اوس مین گرد پھر بیٹھ جاتے
اوسوقت فوج مین بیٹھکر آدمی اپنے رب کا منکر ہے اور وہ یہ کام سامنے دیکھتا ہے اور آدمی محبت پر مال
کے مضبوط ہے کیا نہین جانتا وہ وقت کہ کریدے جاوین جو قبرون مین ہین اور تحقیق ہو جو جیون مین ہے بیشک
اونکے رب کو اونکے اوسدن سب خبر ہے ف یہ جہاد والے سوارون کی قسم ہے اس سے بڑا کون عمل
کہ اللہ کے کام پر اپنی جان دینے کو حاضر رہتے ابن کثیر نے کہا اللہ نے قسم کہائی گھوڑے کی جبکہ وہ راہ خدا مین
دوڑین اور ہانپین اور اونکی نعلون سے پتھر مین سے آگ جھڑے اور وقت صبح کے وہ ہلاکرین جسطرح کہ حضرت
وقت صبح کو اغارہ کرتے تھے اور آواز اذان پر کان کہتے اگر اذان سنتے باز رہتے ورنہ تاراج کرتے
سوارون کا جب حملہ ہوتا ہے تو خاک اڑتی ہے اور وہ فوج کے اندر جا گھستے ہین عبد اللہ و علی نے کہا مراد
عادیات سے اونٹ ہین ابن عباس سے کہا گھوڑے ہین علی نے یہ بات سنکر کہا کہ دن بدر کے ہمارے پاس
گھوڑے کہان تھے وہ تو ایک لشکر خرد مین تھے بدر کے دن فقط دو گھوڑے تھے ایک پاس زبیر کے دوسرا پاس
مقداد کے بلکہ مراد عادیات سے رداوی ہے غزوے طرف مزدلفہ کے اور مزدلفہ سے طرف منی کے شب

ابن عباس نے اپنے قول سے رجوع کیا ابراہیم و عبید بن عمیر وغیرہ ایک جماعت قائل بقول علی رضی اللہ عنہ
اور ایک جماعت ہم قول ابن عباس رضی اللہ عنہ ہے کہ مراد خیل ہے نہ ابل جیسے مجاہد و عکرمہ و عطا و قتادہ و ضحاک
اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے ابن عباس و عطا نے کہا دواب مین کوئی دابہ نہین ہانپتا مگر گھوڑا اور کتا

صبح راح کرنے کو کہتے ہین اکثر نے یہ کہا ہے کہ مراد آگ سلگانے سے جہاڑ کر حوافر ہین یا ہنگامہ حرب کا گرم کرنا یہ قول قتادہ کا ہے ابن عباس و مجاہد نے کہا مراد مکر رجال ہے بعض نے کہا جلانا آگ کا میدان جنگ سے پھر کر وقت شب کے اپنے گھر دن مین یا مراد نیزان قبائل ہے اور جس نے تفسیر ساتھ ابل کی ہے وہ کہتا ہے کہ مراد سلگانا آگ کا مزدلفہ مین ہے ابن جریر نے کہا صواب قول اول ہی یعنے گھوڑون کی نعال سے آگ کا جھڑنا اغارہ سے مراد چھاپہ مارنا ہے وقت صبح کے راہ خدا مین اور جس نے کہا مراد اونٹ ہین اوس نے کہا چلنا ہی مزدلفہ سے صبح کا طرف منےٰ کے گرد اوڑنے سے مراد وہ مکان ہین جس ہین غبار اوٹھے حج مین یا غزو مین جمع سے مراد نزدیک ابن عباس و عطاء و عکرمہ و قتادہ و ضحاک کے لشکر دشمن ہے یا یہ مراد ہے کہ سب اس مکان مین گھس پڑتے ہین ابن عباس کہتے ہین حضرت نے ایک رسالہ سواران بھیجا ایک مہینہ تک کچھ خبر انکی نہ آئی اوسپر یہ آیت اتری یعنے وہ اسکام مین مشغول ہین انسان کو ناشکر ٹھہرایا یہ جواب قسم ہے یعنے آدمی اللہ کی نعمتون کا جاحد ہے کنود بمعنے کفور ہے یہی قول ہے ابن عباس و مجاہد و ابراہیم نخعی و ابو الجوزاء و ابو العالیہ و ابو الضحےٰ و سعید بن جبیر و محمد بن قیس و ضحاک و حسن و قتادہ و ربیع بن انس و ابن زید کا حسن نے کہا کنود وہ شخص ہے جو مصائب کو گنتا ہے اور نعم خدا کو فراموش کرتا ہے حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے کنود وہ ہی جو تنہا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مار پیٹ کرتا ہے اور اپنی مہمانی کو نہین دیتا رواہ ابن ابی حاتم لیکن اسکی سند ضعیف ہے ورواہ ابن جریر موقوفا اللہ اسکا شہید ہے یہی قول ہے قتادہ و سفیان کا یا عود ضمیر کا طرف انسان کے ہے یہ قول ہے محمد بن کعب قرظی کا یعنے انسان اپنے نا شکر و کنود ہونے پر بلسان حال شاہد ہے یہ احوال اسکے افعال و اقوال سے ظاہر ہین کما قال تعالےٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ پھر اسکو محب مال فرمایا اسکے دو معنے ہین ایک یہہ کہ شدید المحبۃ ہے واسطے مال کے دوسرے یہ کہ حریص بخیل ہے یہ دونون معنے صحیح ہین پھر اسنے دنیا مین زہد دلایا اور آخرت مین رغبت دلائی اور انجام کار پر تنبیہ فرمائی اور جو احوال آئندہ ہونیوالے ہین اوپر آگاہ کیا اور کہا کیا وہ نہین جانتا کہ جب مردے قبرون سے نکالے جائین گے اور جی کی باتین کھل پڑین گی ابن عباس نے کہا یعنے دل کے راز آشکار ہو جائین گے اسوقت رب اسکا عالم جمیع صنائع و اعمال ابن آدم ہوگا اور انکو بہر پور بدلا اونکے کرتوت کا دیگا اور ذرہ بھر ظلم کسی پر روا نہ رکھیگا ف فتح البیان مین کہا ہے عادیات جمع ہی عادیہ کی عادیہ وہ ہے جو تیز دوڑے اور خوب اچھلے

ف حضرت کے لشکر نے جب بنی کنانہ پر حملہ کیا تو انہون نے صلح چاہی حضرت نے صلح کر لی اور ایک سال کے بعد انکے سردار کو بلا بھیجا اسنے آنے سے انکار کیا اور کہا کہ میرا مال لیا اور صلح کی اور اب بلاتے ہین اسپر یہ آیت اتری

چلے مراد اس سے وہ اسپ ہیں جو غزو میں طرف دشمن کے دوڑتے ہیں ضبح کہتے ہیں شدت سے دوڑنے کو یہ ایک قسم ہے چلنے کی کہ سینے کہا گھوڑوں کے پاؤں کے آواز کو وقت دواد وش کے ضبح کہتے ہیں فرا نے کہا ہانپنے کی آواز کو کہتے ہیں وقت دوڑنے کے یا سینے کی آواز کو صہیل نہیں ہے جمہور نے کہا مراد عادیات سے خیل ہیں عبید بن عمیر و محمد بن کعب و سدی نے کہا ابل ہیں اہل لغت نے کہا اصل ضبح تقلب ہیں ہے خیل کے لیے اوسکا استعارہ کیا ہے علی نے کہا ضبح خیل پھنہانا ہے اور ضبح شتر بلبلانا راجح یہی ہے کہ مراد اسجگہ خیل ہے اور یہ سارے اوصاف بہ نسبت اونٹ کے گھوڑے میں ظاہر تر ہیں جمہور کا مذہب بھی یہی ہے کہ مراد خیل ہے اسم کا قسم کہانا ساتھ خیل غزاۃ کے دلیل ہے فضل خیل و فضل رباط فی سبیل اللہ پر کیونکہ خیل میں منافع دینی و دنیوی و اجر و غنیمت ہیں نقع غبار کو کہتے ہیں یہی معنے اسجگہ مناسب ہیں نہ معنے آواز کے بعض نے کہا نقع بمعنے گریبان چاک کے ہے محمد بن کعب نے کہا وسیان نزدلفہ معنے کے ہوتا ہے یا بمعنے طریق وادی ہے ٹھیک بات یہی ہے کہ مراد نقع سے گرد و خاک ہے جو گھوڑوں کے دوڑنے سے اُڑتی ہے یہ خیل بیچین جمع اعدا کے گھیر لیتے ہیں مراد انسان سے بعض افراد ہیں یعنے کافر کنود کہتے ہیں کفور بالنہ کو یہی معنے اسجگہ اولے ہیں جمہور نے کما ضمیر انہ علی ذلک راجع بخدا ہے اور حسن وغیرہ نے کہا راجع طرف انسان کے ہے یہی راجح ہے قول جمہور سے پھر فرمایا کہ انسان بطلب و تحصیل مال میں قوی و شدید المحبۃ ہے مال کے پیچھے اوسکا دم ہی جاتا ہے خیر سے مراد اس جگہ مال ہے و منہ قولہ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا یا مراد بخل ہے لکن اول اولے ہے ابن زید نے کہا اللہ نے نام مال کا خیر رکھا اور وہ شر ہے یا اسلیے کہ لوگ اسکو بہتر سمجھتے ہیں کیا انسان کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ جب قبروں کے اوپر اٹھیں ہوگی اور جو خیر و شر اندر سینوں کے ہے وہ حاصل و ممیز ہوگا تو اوسدن اوسکے رب کو سب باتوں کی خبر ہوگی کوئی راز مخفی نہ رہے گا لکن اللہ پاک اسکی جزا دیگا و مثلہ قولہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ امام نے کہا یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالے عالم جزئیات زمانیات وغیرہا ہے اسلیے کہ اپنے علم پر ساتھ کیفیات احوال کے اوسدن تنصیص فرمائی ہے تو اب منکر اس علم جزئی کا کافر ہے ٹھیر یگا ذکرہ الکرخی تمیں کہتا ہوں اللہ کا علم بالجزئیات ہونا صدہا آیات قرآن سے ثابت ہے اور یہی عقیدہ ہے سارے سلف و خلف اہل سنت کا جو کوئی اسبات کا انکار کرے اور کہے کہ اللہ کو کلیات کا علم ہے نہ جزئیات کا وہ کافر حلال الدم والمال ہے

سورۂ قارعہ

یہ آٹھواں گیارہ یاد رہے آیتے ہے کہ مین انزی باطلاق ابن عباس یہی ہی کے قال ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القارعة ۝ ما القارعة ۝ وما ادرٰك ما القارعة ۝ يوم يكون الناس كالفراش المبثوث ۝
وتكون الجبال كالعهن المنفوش ۝ فاما من ثقلت موازينه ۝ فهو في عيشة راضية ۝
واما من خفت موازينه ۝ فامه هاوية ۝ وما ادرٰك ما هيه ۝ نار حامية ۝ ع وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی اور تو کیا بوجھا کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی جسدن ہونگے لوگ جیسے پتنگے بکھرے اور ہونگے پہاڑ جیسے رنگی اون دھنی سو جسکی بھاری ہوئین ترازین سو اوسکو گذران ہے من مانی اور جسکی ہلکی ہوئین ترازین تو اوسکا ٹھکانا ہے گڑہا اور تو کیا بوجھا وہ کیا ہے آگ ہے دہکتی ف قارعہ ایک نام ہے قیامت کا جیسے حاقہ طامہ صاخہ غاشیہ وغیرذالک اسنے قیامت کو معظم اور اسکی شان کو ہولناک ٹھیرایا اور کہا تو کیا جانے کہ قارعہ کیا چیز ہے پھر خود ہی اوسکی تفسیر فرمائی کہ اوسدن لوگ بوجہ انتشار و تفرق و آمد و شد کی اور تحیر احوال کی وجہ سے ایسے ہونگے جیسے پتنگے اوڑتے پھرتے ہین کما قال تعالے کانھم جراد منتشر اور پہاڑ ایسے ہونگے جیسے دھنی ہوئی اون یعنے پارہ پارہ ریزہ ریزہ ہوجائین گے مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر وحسن و قتادہ و عطا خراسانی و ضحاک و سدی نے کہا عہن بمعنے صوف ہے یعنے اون پھر اسنے انجام کار کی خبر دی خواہ کرامت ہو خواہ اہانت اور فرمایا جسکے حسنات اوسکے سیئات پر راجح ہونگے وہ جنت مین جائیگا اور جسکے سیئات اوسکے حسنات پر بھاری نکلین گی وہ دوزخ مین پڑے گا ام سے مراد داغ ہے یعنے سر کے بل نار مین گریگا ابن عباس و عکرمہ و ابی صالح و قتادہ نے اسیطرح کہا ہے یعنے یھوی فی النار علی رأسہ یا مراد یہ ہے کہ وہ مان اوسکی جسکے پاس وہ پھر آئیگی مفاک آتش ہے گویا اوسکا مرجع ماوی یہی جہنم ٹھیرا ایک قرارت یہ ہے وما واہ النار قتادہ نے کہا یہ ہاویہ نار ہے یہی اوزکا ٹھکانا ہے ولہذا اللہ نے فرمایا کہ ہاویہ دہکتی آگ ہے اشعث بن عبداللہ کہتے ہین مومن جب مرجاتا ہے تو اسکی روح کو طرف ارواح مومنین کے لے جاتے ہین وہ کہتے ہین ذرا اپنے بھائی کو آرام دو وہ دنیا مین ہم و غم مین تہا اور اس سے دریافت کرتے ہین کہ فلان کا کیا حال ہے وہ کہتا ہے کہ مرگیا کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا وہ کہتے ہین اوسکو پاس اوسکی ماں ہاویہ کے لے گئے رواہ ابن جریر ابن مردویہ نے اسکو انس بن مالک سے رفعاً بھی روایت کیا ہے مگر ساتھ بسط کے ہمنے ذکر اس حدیث کا کتاب صفۃ النار مین لکھا ہے اجارنا اللہ منہا بمنہ وکرمہ مراد نار حامیہ سے

شدید الحر قوی الکسر شدید السعیر ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے آگ بنی آدم کی جسکو وہ سلگاتے ہین ایک جزء ہے ستر جزء سے نار جہنم کے کہا ای رسول خدا اسیقدر کافی تھے فرمایا وہ آگ اس آگ سے ۶۹ جزء بڑھکر ہے رواہ الشیخان بعض الفاظ مین ایسا ہے کہ ۶۹ جزء فاضلہ ہے سبب حرارہ اور سکے مثل اسکے گرم ہین اس کو احمد نے بھی روایت کیا ہے اور شرط مسلم پر ہے یحییٰ بن حمید نے کہا کہ یہ آگ تمہاری ایک جزء ہے ستر اجزا نار دوزخ سے اور دو بار بحر مین ماری گئی ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اوس مین کسیکو کچھ انفع نہ ملتا رواہ احمد و ھذا علی شرط الصحیحین و اخرجہ ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے کہ یہ آگ ایک جزء ہے سو جزء سے نار جہنم کے تفرد بہ احمد ہوئے شرط مسلم دوسرا لفظ ان کا یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ تمہاری اس آگ کی مثل نار جہنم کے کیسے ہے وہ نار تمہاری اس نار سے کہین زیادہ تر سیاہ ہے ستر چند رواہ الطبرانی فی الاوسط رفعا یہ ہے کہ ہزار برس آگ کو سلگایا تب وہ لال ہوئی پھر ہزار برس سلگایا تب سفید ہوئی پھر ہزار برس سلگایا تو سیاہ ہوئی اب یہ کالی بھری ہے رواہ الترمذی و ابن ماجۃ یہی مضمون حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما مین بھی مرفوعا آیا ہے جو تھا لفظ انکا یہ ہے کہ ہون اہل نار عذاب مین اوسکے قریب ہوگا جسکے لیے دو نعل ہونگے اوس سے دماغ اسکا اوبلیگا رواہ احمد صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا آگ نے اپنے رب سے شکوہ کیا کہ اے رب میرے بعض نے میرے بعض کو کھالیا اللہ نے اوسکو دو سانس لینے کا اذن دیا ایک موسم زمستان مین دوسرے موسم تابستان مین سو جو سخت سردی تم جاڑے مین پاتے ہو اور جو سخت گرمی تم گرما مین پاتے ہو یہ اسیکا اثر ہے بخاری و مسلم مین یہ بھی آیا ہے کہ جب حر شدید ہو تو تم ابراد کرو یعنی ٹھنڈا کرو معنے یہ ہین کہ سخت گرمی کی بھاپ سے جہنم کی **ف** فتح البیان مین کہا ہے قارعہ نام ہے قیامت کا اسلیے کہ وہ دلون کو گھبراہٹ سے کھڑکھڑاتے ہے اور دشمنان خدا کو عذاب کا ڈر دلاتی ہے فراش وہ کیڑا ہے جو چراغ پر گر کر جان دیتا ہے یہی قول ہے ابو عبیدہ وغیرہ کا فراء نے کہا فراش مچھر وغیرہ طائر کو کہتے ہین جیسے ٹڈی مبثوث سمراد منتشر و متفرق ہے انسان کو تشبیہ دی ہے ساتھ فراش کے اس مین کئی طرح کے مبالغہ ہین ایک طیش ہے دوسرے انتشار تیسرے رکوب بعضہ بعض چوتھے کثرت پانچوین ضعف و ذلل چھٹے اجابت داعی ہر طرف سے ساتوین تطائر آگ مین یہ فرمایا کہ پہاڑ جو رم چور ہو جائین گے جیسے دھنکا ہوا اون نگار نگ عہن صوف مصبوغ بالوان مختلفہ کو کہتے ہین موازین جمع ہے موزون کی مراد اس سے اعمال ہین جنکا وزن میزان حساب مین ہوگا یہی قول ہے فراء وغیرہ کا بعض نے کہا جمع میزان کی بمعنے وہ آلہ جس مین

صحائف اعمال تولیجائینگے یا مراد موازین سے حجج و دلائل ہیں بہرحال جسکے اعمال صالح بھاری نکلینگے وہ زندگانی پاکیزہ و پسندیدہ میں ہوگا عیشہ ایک ایسی لفظ ہے جو جامع ہے جملہ نعم جنت کو اور جسکے اعمال بدحسنات پر بڑھ گئے یا سرے سے حسنات تہی تو اسکا مسکن جہنم ہے جہنم کا نام ماں رکھا جسطرح بچا پاس اپنی ماں کے آتا ہے اسیطرح وہ پاس جہنم کے آئیگا ہاویہ نام ہے طبقہ ہفتم جہنم کا یہ طبقہ سب سے زیادہ نیچا ہے اور مکان نام ہاویہ اسلیے ہوا کہ باوجود بعد قعر کے اوس میں گرتا چلا جائیگا قتادہ نے کہا بازگشت اوسکی طرف آگ کے ہوگی اخفش نے کہا ام سے مراد مقر ہے خطیبی نے کہا مراد نازلہ ساقطہ ہے ایسا شخص عیش لحظہ میں ہوگا سناوی نے کہا جسکے حسنات بسبب بیادت کے سیئات پر راجح ہوئے وہ جنت میں جائیگا اور جسکے حسنات و سیئات برابر نکلے اوس سے حساب پیر لیا جائیگا اور جسکے سیئات حسنات پر بڑھ گئے یعنے بسبب بیادت کے وہ معذب ہوگا یا اوسکی شفاعت کیجائے گی آیت باب میں ذکر مستوی الحسنہ والسیئہ کا نہیں فرمایا ہے پر تمویل و تقطیع کے لئے یہ کہا کہ تو جانتا ہے کہ ہاویہ کیا ہے ایک آگ ہے جسکی گرمی اپنی حد کو پہونچ گئے ہے اور شدت میں انتہی غایت تک بالغ ہے اعاذنا اللہ منہا بمنہ وکرمہ

سورۃ تکاثر

یہ آٹھ آیت ہے سب کے نزدیک مکی ہے مدنی ہے مگر بخاری نے روایت کیا ہے کہ مدنی ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ مکی ہے ابن عمر نے رفعًا کہا ہے کیا ایک تم میں کا ہر دن ہزار آیت نہیں پڑھ سکتا کہا کس کو طاقت ہے کہ ہر دن اتنا پڑھ سکے فرمایا کیا اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ نہیں پڑھ سکتا ہے اخرجہ الحاکم و البیہقی شداد نے کہا اسکی اسناد میں ثقات ہیں مگر بخر عقبہ کے کہ میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جس نے ایک سات ہزار آیتیں پڑھیں وہ اسے ملیگا اور اللہ پاک اوسکے مونہہ پر ہنسیگا کہا یا رسول خدا اکس کو یہ طاقت ہے کہ ہزار آیت پڑھے آپنے بسم اللہ پڑھکر یہ سورت آخر تک پڑھی اور کہا واللہ یہ برابر ایک ہزار آیت کے ہے اخرجہ الخطیب و الدیلمی تمام عبداللہ بن الشخیر کا لفظ یہ ہے کہ میں حضرت کے پاس گیا آپ الہاکم التکاثر پڑھتے تھے یا آپ پر یہ سورت اوتری تھی فرمانے لگے آدمی کہتا ہے کہ مال میرا مال میرا تیرا مال نہیں مگر اتنا ہی کہ جو تو نے کھا کر فنا کر دیا اخرجہ مسلم والترمذی و النسائی ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا اوسکے لیے اوسکے مال سے تین چیز ہیں ایک وہ جو کھا کر فنا کر دیا دوسرا وہ جو پہنکر پرانا کر ڈالا تیسرے وہ جو صدقہ دیکر جمع کیا اسکے سوا جو کچھ

ہے وہ سب جلنے والا ہے لوگوں کے لیے چھوڑ جائیگا رواہ مسلم حریز بن عبداللہ کہتے ہیں حضرت نے ہم سے کہا میں سورۂ الہاکم التکاثر تمہیں قرارت کرتا ہوں جو کوئی روئیگا اوسکے لیے جنت ہے پھر آپ نے یہ سورت پڑہی کوئی ہم میں سے رویا اور کوئی نہ رویا جو لوگ نہ روئے اونہوں نے کہا اے رسول خدا ہمنے بہت تہید کیا کہ ہم روئیں لیکن ہمسے نہ ہوسکا فرمایا میں پھر دوبارہ اسکو تمہیں پڑہتا ہوں جو کوئی روئیگا اوسکے لیے بہشت ہے اور جو شخص رونے پر قادر نہ ہووے روئیکا سا منہ بنائے اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَضَعَّفَهُ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ نَوَادِرِ الْاُصُوْلِ ابن القیم اس سورت کی ایک نفیس مختصر جداگانہ لکھی ہے رسالہ ادارۃ السکر میں ذکر اُسکا آیا ہے اور یہ بات ثابت ہی کہ یہ سورت خاص حق میں اہل کفر کے ہی نہیں ہے بلکہ حق میں اہل اسلام کے بھی ہے میں کہتا ہوں یہی اصح وارجح ہے فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ غفلت میں رکہا تم کو بہتایت کی حرص نے جب تک جا دیکہیں قبریں کوئی نہیں آگے جان لوگے پھر بھی کوئی نہیں آگے جان لوگے کوئی نہیں اگر جانو تم بقین کر جانتا میں تم کو دیکہنا دوزخ پھر دیکہنا اسکو یقین کی آنکھ سے پھر پوچہیں گے تمسے اوسدن آرام کی تفسیر ف اللہ تعالی نے فرمایا کہ محبت و آرام و رونق دنیا نے تم کو طلب آخرت اور جستجوئی عقبے سے باز رکہا یہ حال اتا دراز ہوا کہ تمکو موت آگئی اور تمنے قبروں کی ملاقات کی یعنے اندر قبر کے جا سو رہے اور اہل قبور میں ہو گئے اسلم نے کہا حضرت نے فرمایا غافل کر دیا تمکو طاعت سے یہانتک کہ تم مر گئے رواہ ابن ابی حاتم حسن نے کہا بے خبر کیا تم کو کثرت اموال و اولاد نے ابی بن کعب کہتے ہیں ہم اسکو لو کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ قرآن میں سے خیال کرتے تہے یہانتک کہ سورۂ الہاکم التکاثر اوتری رواہ البخاری حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہے مردہ کے ہمراہ تین چیزیں جاتی ہیں دو پھر آتی ہیں میں ایک ساتہہ اسکے رہجاتی ہے اہل و مال و عمل سو اہل و مال تو پھر آتا ہے اور عمل ہمراہ اوسکے باقی رہجاتا ہے رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ دوسرا لفظ انس کا رفتا ہے بوڑہا ہوتا ہے ابن آدم اور دو چیزیں اوسکے ساتہہ رہجاتے ہیں ایک حرص دوسرے امل رواہ احمد وَاَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد۔

حافظ ابن عساکر نے ترجمہ احنف بن قیس مین ذکر کیا ہے کہ احنف نے ایک مرد کے ہاتھ مین ایک درہم دیکھکر پوچھا یہ کس کا ہے اوسنے کہا میرا ہے کہا یہ تیرا حب ہوگا کہ تو اُسکو کسی اجر یا طلب شکر مین خرچ کردے پھر یہ شعر پڑہا

اَنْتَ لِلْمَالِ اِذَا اَمْسَکْتَهٗ فَاِذَا اَنْفَقْتَهٗ فَالْمَالُ لَکَ

ابن بریدہ کہتے ہین یہ سورت حیّین و قبیلہ انصار کے اوتری ہے بنی حارثہ و بنی حرث اونہون نے باہم تفاخر و تکاثر کیا ایک نے کہا ہلاتم مین کوئی مثل فلان بن فلان و فلان کے ہے دوسرے نے بھی اسیطرح کا تفاخر ساتھہ زندون کے کیا پھر کہا اچھا ہمارے ساتھہ قبرون پر چلو دوسرا گروہ کہنے لگا تم مین مثل فلان کے کون ہے اشارہ طرف قبور کے کیا دوسرون نے بھی یہی کیا اوسپر اللہ نے یہ سورت اوتاری یعنے تمہارے لیے عبرت و شغل ہے اس امر مین جس کو تنے دیکھا

یکے بگور غریبان بتھر سری کن ببین کہ نقش الہا چہ باطل افتادہ است

قتادہ نے کہا وہ یہ کہتے تھے کہ ہم بنی فلان سے تعداد نفر مین زیادہ ہین اور ہم بنی فلان سے زیادہ طیار ہین کیونکہ وہ تو مردون گنتے جاتے ہین اور وہ اسیطرح ساقط ہوکر منجملہ اہل قبور کے ہوجائینگے لیکن صحیح معنے حتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کے یہ ہین کہ تم قبرون مین جاکر دفن ہوجاؤگے جسطرح حدیث صحیح مین آیا ہے کہ حضرت ابکر و اعرابی کی عیادت کو گئے کہا لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اوسنے کہا آپ طہور فرماتے ہین یہ تو ایک تپ جوش زن ایک بڈہے بوڑہے شخصیر جو اوسکو زیارت قبور کی کرائیگی فرمایا ہان یہی یہی علی مرتضے نے کہا ہے ہم ہمیشہ عذاب قبر مین شک کرتے تھے یہانتک کہ یہ سورت اوتری رواہ ابن ابی حاتم والدارمی واستغربہ میمون بن مھران کہتے ہین میں نے پاس عمر بن عبدالعزیز کے بیٹھا تھا اونہون نے الہاکم التکاثر پڑہی پھر ذرا ٹھہرکر مجھ سے کہا اے میمون مَا اَرٰی الْمَقَابِرَ اِلَّا زِیَادَةً وَمَا لِلزَّائِرِ بُدًّا مِّنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ یعنے مین دیکھتا ہون کہ مراد ان مقابر سے زیارت ہے اور زائر کو ضرور ہے کہ اپنے گھر پھر آئے یعنے جنت یا نار کے طرف جائے کہی اوسکا گھر ہے اسیطرح مذکور ہے کہ ایک اعرابی نے کسی شخص کو سُنا کہ وہ یہ آیت پڑہتا ہے کہا بَعَثَ الْقَوْمَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ یعنے زیارت کرنے والا جلد اپنے مقام سے طرف غیر کے رحلت کرجاتا ہے یعنے قبر مین کچھ ہمیشہ رہنا نہ ہوگا قبر سے نکلکر بہشت یا دوزخ مین جائینگے حدیث مین فرمایا ہے کہ اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ حسن نے کہا یہ فرمایا کہ اب تم جاہلیت لوگے وعید ہے بعد وعید کے ضحاک نے کہا مراد اس سے کفار ہین اور دوسری بار سے سو سنین پھر

فرمایا کہ اگر تم کو حقہ اس امر کو جان لیتے تو تم کو لکا ثر طلب دار آخرت ہو یا نہ رکتا یہانتک کہ تم مقابر مین آئے بلکہ تم جہنم کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتے یقینہ ہے اگلو وعید کی اللہ نے اونکو اس حال سے ڈرایا یعنے آگ سے کیونکہ جسوقت وہ ایک آواز کرے گی ہر فرشتہ مقرب و نبی مرسل انونکے بل ہاری مہابت و عظمت و معاینہ احوال کے گر پڑے گا اس مقدمہ مین ایک اثر آیا ہے پھر یہ بابر پس ہوگی کہ اللہ کی نعمت کا کیا شکر ادا کیا جیسے صحت و امن و رزق وغیرذالک ہے عمر بن خطاب کہتے ہین حضرت ایک دن وقت دوپہر کے باہر نکلے ابوبکر کو مسجد مین پایا کہا تو اسدم کسطرح آیا کہا جس چیز نے آپ کو باہر نکالا اوسی نے مجھ کو نکالا پھر عمر آئے فرمایا تو کیسے نکلا کہا اوسی نے نکالا جس نے تم دونون کو باہر نکالا عمر بیٹھ گئے حضرت ابوبکر و عمر سے باتین کرنے لگے پھر فرمایا تم دونون اس درخت تک چل سکتے ہو وہان کہا ہان فرمایا سایہ یلیگا کہا ہان فرمایا سیر ساتھ ابن تیہان ابی ہیثم انصاری کے گہر تک چلے حضرت آگے ہوئے اور جاکر سلام کیا اور اذن چاہا ام ہیثم دروازے کے پیچھے سے بات سنتی تہی اور چاہتے تہے کہ حضرت کچھ اور سلام فرمائین جب حضرت نے واپس پھرنا چاہا ام ہیثم پیچھے سے دوڑتے آئے اور کہا ای رسول خدا والدہ مین نے آپکے سلام کو سن لیا تہا لکن یہ چاہا کہ آپ زیادہ سلام کرین حضرت نے فرمایا خیر ہے اوسنے کہا ابوہیثم قریب گیا ہے میٹھا پانی لینے کو آپ تشریف رکھین وہ ابہی حاضر ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالی پھر ایک درخت کے نیچے کچھ بچھا دیا اتنے مین ابوہیثم بہی آگیا اور انکو دیکھکر خوش ہوا اور اسکی آنکھین ٹھنڈی ہوئین پھر ایک درخت پر چڑھ گیا اور وہان سے کچھ ڈالین تو حضرت نے فرمایا پس اے ابوالہیثم کہا ای رسول خدا آپ گدر اور پکی دونون کہائین پھر جاکر پانی لے آیا سنے پانی پیا فرمایا ھٰذَا مِنَ النَّعِیْمِ الَّذِیْ تُسْئَلُوْنَ عَنْہُ یعنے یہ اوس نعمت سے جسکی بازپرس تم سے ہوگی رواہ ابن ابی حاتم وھذا غریب من ھذا الوجہ اسکو ابن جریر نے بہی ابوہریرہ سے بالفاظ دیگر روایت کیا ہے اصل اسکی مسلم و سنن اربعہ مین ہے امام احمد بہی اسکے راوی ہین ابوعسیب نے کہا ایک رات حضرت باہر آئے مجھکو پکارا مین نکلا پھر جاکر ابوبکر کو بلایا وہ باہر آئے پھر عمر کو بلایا وہ نکلے پھر باغ مین بعض انصار کے گئے اور صاحب باغ سے کہا ہمکو کچھ کہلاؤ وہ ایک ڈال لے آیا حضرت نے مع اصحاب کے کہائی پھر ٹھنڈا پانی مانگا کر پیا پھر فرمایا لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عمر نے وہ ڈال اوٹھاکر زمین پر ماری سامنے حضرت کے بکھر گئے پھر کہا ای رسول خدا کیا ہمسے سوال اسکا دن قیامت کے ہوگا فرمایا ہان مگر تین چیز کا ایک وہ لتہ جس سے ستر چھپایا یا مگڑا روٹی کا جس سے بہوکہ بند کی یا ایک سوراخ جس مین گرمی سردی سے دخل ہوا تفرد بہ

احمد و محمود بن بیع کہتے ہین جب یہ سورت اوتری کہا اے رسول خدا ہم کس نعیم سے مسئول ہونگے یہان تو یہی پانی اور کھجور ہے اور تلوارین دوش پر ہین اور دشمن حاضر ہے پھر کس آرام کا سوال ہوگا فرمایا امما ان ذلک سیکون یعنے سن رکھو کہ وہ چین ہونے والا ہے رواہ احمد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے سب سے پہلے جس چیز کا سوال بندہ سے دن قیامت کو ہوگا نعیم ہے اس سے کہا جائیگا کیا تیرے بدن کو صحت نہین دی کیا تجھکو ٹھنڈا پانی نہین پلایا تفرد بہ الترمذی و رواہ ابن حبان فے صحیحہ عکرمہ نے کہا جب آیت اوتری صحابہ نے کہا اے رسول خدا ہم کس آرام مین ہین آدھا پیٹ کھاتے ہین وہ بھی جو کی روٹی اللہ نے وحی بھیجی کہ کیا تم جوتا نہین پہنتے ہو اور ٹھنڈا پانی نہین پیتے یہ نعیم ہے رواہ ابن ابی حاتم حدیث ابن مسعود مین امن و صحت کو نعیم فرمایا ہے اور روایت زید بن اسلم مین تخم سیری اور آب سرد اور سایہ خانہ و اعتدال خلق و لذت خواب کو نعیم ٹھیرایا ہے رواہما ابن ابی حاتم سعید بن جبیر نے کہا شربت عسل کا بھی سوال ہوگا مجاہد نے کہا ہر لذت کا لذات دنیا سے حسن نے کہا صبح و شام کا کھانا نعیم ہے ابو قلابہ نے کہا گہی شہد چپاتی نعیم ہے ابن کثیر نے کہا قول مجاہد اشمل اسوال ہے ابن عباس نے کہا صحت ابدان و اسماع و ابصار نعیم ہے پھر پوچھیگا کہ ان کو کس کام مین استعمال کیا تھا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے وہ قولہ تعالے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے دو نعمتین ہین اکثر لوگ اون مین مغبون ہین صحت و فراغ رواہ البخاری و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ مطلب اسکا یہ ہوا کہ ان نعمتون کے شکر مین قاصر ہین حق واجب کے ساتھ قیام نہین کرتے گویا بوجہ عدم قیام مذکور مغبون ہین دوسرا لفظ ابن عباس کا رفغا ہے کہ ازار و سایہ دیوار اور نان سے جو زیادہ ہے ہکا حساب پنجاہ سے دن قیامت کے لیا جائیگا یا وسکا سوال کیا جائیگا رواہ البزار ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین اللہ تعالی دن قیامت کے کہے گا اے ابن آدم مینے تجھکو اسپ و شتر پر سوار کیا تجھکو جورو دی تو چوپہائی لیتا تہا رئیس تہا اوسکا کیا شکر ادا کیا رواہ احمد و تفرد بہ ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مشغول کر دیا تم کو مباہات نے تکاثر اموال و اولاد و مباہات و تفاخر مین طاعات خدا سے حسن نے کہا بھلا دیا تم کو یہانتک کہ موت نے آپکڑا اور تم اسی نسیان مین تھے قتادہ نے کہا مراد تکاثر و تفاخر ہے ساتھ قبائل و عشائر کے ضحاک نے کہا مراد تشاغل مباش ہے یعنے تم مرگئے اور قبر مین جاکر مدفون ہوئے قتادہ نے کہا یہ آیت حق مین یہود کے اوتری ہے جبکہ اونہون نے یہ کہا کہ ہم بنی فلان سے زیادہ ہین اور فلان فلان سے زیادہ ہین الہکم التکاثر نے یہانتک غافل

ف جنگ بدر کے دن ابوجہل اور دو اور سردار ان قریش کی لاشین جب کنوئین مین ڈالی گئین

کیا کہ مرگئے کلبی نے کہا حق ہین دو قبیلۂ قریش کے اور ہی ہے بنی عبد مناف وبنی سہم وہ اسلام مین گھمنڈ سیادت وشرافت کا رکھتے تھے ہر قبیلہ یہ بات کہتا تھا کہ ہمارے سرداری وعزت وعظمت زیادہ ہے ہر ہر دون پر فخر کرتے آیت شریف مین دلیل ہے اسپر کہ اشتغال ساتھ دنیا کے اور تکاثر ت ومفاخرت کرنا ساتھ اوسکے فضلت مذمومہ ہے ہان سعادات حقیقیہ مین تکاثر وتفاخر کرنا شرعاً مذموم نہین ہے جیسے طاعات وحسن اخلاق مین جسکو یہ گمان ہو کہ دوسرا ہمارے اقتدا کرے گا اسنے یہ نہ کہا کہ فلان تکاثر نے تم کو غافل کیا بلکہ مطلقاً فرمایا یہ ابلغ ہے ذم مین کیونکہ خیال ہر طرف دوڑتا ہے تو اس مین ہر طرح کا تکاثر جو محتمل مقام ہے داخل ہوتا ہے پھر وعید سنائی کہ اب تم کو معلوم ہو جائیگا پہلے وعید وقت موت کے ہے یا قبر مین اور دوسرے قیامت مین فسرا نے کہا یہ تکرار طریقۂ تغلیظ وتاکید ہے پھر فرمایا کہ اگر تم یقیناً یہ بات جان لو کہ تمہارا انجام کیا ہوگا تو البتہ یہ علم تمکو اس تکاثر وتفاخر سے مشغول کر دیتا یا یہ مطلب کہ البتہ تم اپنے نفع کے کام کرتے اور حسب الامر مین پہنچے ہوئے ہو اوسکو چھوڑ دیتے خفش نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر تم علم الیقین حاصل کرتے تو تکاثر تم کو غفلت مین نہ ڈالتا اور کلا اس تیسری جگہ مین مثل دو گذشتہ کے زجر کے واسطے ہے فراء نے کہا بمعنے حقاً ہے کسیئے کہا ان تینون جگہون مین بمعنے الا ہے ابن ابی حاتم نے اوسکو بیان کیا ہے قتادہ نے کہا لتیقن اس جگہ بمعنے موت ہے دوسری روایت اسنے یہ کہ بمعنے بعث ہے تیسری روایت یہ ہے کہ علم الیقین یہ ہے کہ آدمی اس امر کا اعتقاد کرے کہ اللہ اسکو بعد موت کے اوٹھاویگا پھر فرمایا لترون الجحیم یہ جواب ہے قسم محذوف کا معنے یہ ہوئے کہ قسم ہے اللہ کی بیشک تم جحیم کو آخرت مین دیکھوگے وفیہ زیادۃ وعید وتہدید پھر اس وعید وتہدید کو تاکیداً یون مکرر فرمایا ثم لترونہا عین الیقین یعنے تم کو دوزخ کی یقینی ونفس الامری رویت ہوگی وہو المشاہدۃ والمعاینۃ بعض نے کہا رویت اول سے مراد رویت بالبصار دوسرے ہے اور ثانی سے مشاہدہ بقرب یا اول رویت قبل دخول کے ہے اور ثانی وقت دخول کے یہ اخبار ہے دوام بقا سے نار مین یا یہ معنے ہین کہ اگر دنیا مین علم الیقین ہو جاتا تو دل مین عین الیقین آجاتا پھر جس نعیم دنیا نے تم کو آخرت سے باز رکھا ہے تم سے اوسکا سوال ہوگا قتادہ نے کہا مراد کفار مکہ ہین جو دنیا مین آرام ونعمت وخیر مین تھے اون سے سوال شکر کا ہوگا حالانکہ اونہون نے کوئی شکر ولی نعمت کا ادا نکیا بلکہ غیر کی عبادت کی اور ترک کیا حسن نے کہا سوال انعم کا نہ ہوگا مگر اہل نار سے قتادہ نے کہا اللہ ہر نعمت کا سوال منعم علیہ سے کریگا یہی ظاہر ہے کوئی وجہ تخصیص نعیم کی ساتھ کسی فرد یا نوع کے نہین ہے اسلیے کہ تعریف واسطہ جنس یا استغراق کے ہے اور مجرد

سوال آنکا لازم نہیں ہی کہ مسئول عنہا پر معذب ہو بلکہ الہ مومن سے سوال کریگا کہ تونے میری نعمت کو کہان صرف کیا تاکہ وہ اپنی تقصیر پر آگاہ ہو اور جان لے کہ مجھ سے شکر واجب ادا نہین ہوا پھر علمانے کہا ہے کہ سوال فلان فلان امر سے ہوگا لکن عموم اولے ہے

سورۃ العصر

یہ تین آیت ہے نزدیک جمہور کے مکے مین اوتری ہے قتادہ نے کہا مدنی ہے ابن عباس نے کہا مکی ہے ابی رزین دارمی کہتے ہین دو مرد صحابی جب باہم ملاقی ہوتے جبتک کہ ایک دوسرے پر سورہ عصر کو پڑھ نہ لیتا جدا نہ ہوتا پھر سلام کرکے چلے جاتے اخرجہ الطبرانی والبیہقی عمرو بن عاص سیلہ کذاب پر بعد بعثت حضرت کے قبل مسلمان ہونے کے وارد ہوئے مسیلمہ نے کہا اس مدت مین تمہارے صاحب پر کیا اوترا ادر نوح نے کہا ایک سورت مختصر بلیغ کہا وہ کیا ہے کہا والعصر الخ اوسنے ذرا فکر کرکے کہا مجھ پر بھی مثل اوسکی ایک سورت نازل ہوئی ہے کہا کیا کہا یا وبریا وبر انما انت اذنان وصدر وساتر حقر نقر پھر کہا اے عمرو کہو کیسی سورت ہے کہا واللہ تو جانتا ہے کہ مین تجھ کو جھوٹا جانتا ہون خرالطی نے اوسکو اپنی کتب سماوی الاخلاق مین مثل یا قریب اوسکے مسند کیا ہے وبر ایک کیڑا ہوتا ہے مشابہ گربہ بڑی چیر اوس مین بھی دو کان اور ایک سینہ ہے باقی وہیم ہے مسیلمہ نے چاہا کہ اس ہذیان کو ترکیب دیکر قرآن کا معارضہ کرے لکن عابد اوثان پر بھی اوس زمانے مین اوسکو رائج نہ کر سکا شافعی نے فرمایا ہے لَوْ تَدَبَّرَ النَّاسُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ لَوَسِعَتْهُمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ع ۱

قسم ہے اور تیرے دن کی مقر انسان ٹوٹے مین ہے مگر جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور آپس مین تقید کیا سچے دین کا اور آپس مین تقید کیا سہار کا **ف** عصر وہ زمان ہے جس مین حرکات خیر و شر بنی آدم واقع ہوتے ہین زید بن اسلم نے کہا مراد وقت عصر ہے لکن مشہور اول ہے سوا اسنے قسم کہائی انسان خسارہ و ہلاک مین ہے لکن اس خسارہ سے وہ لوگ مستثنی ہین جو دل سے ایمان لائے اور جوارح سے اونہون نے نیک کام کیے اور حق کی وصیت کر گئے یعنے ادا طاعات و ترک محرمات کی اور صبر کرنے کی مصائب اقدار پر اور موذیون کی ایذا ر اوٹھانے پر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اصل دین تین امر ہین فعل ماموز ترک محظور صبر

علے المقدور اس سے کوئی بات شرع کی خارج نہین ہوتی ہے الغرض مراد اس قسم اصی سے امر بمعروف و نہی عن المنکر ہے فتح البیان مین کہا ہے اللہ نے عصر کی قسم کہائی عصر سے مراد دہر ہے دہر مین عبرتون مین جیسے مرور لیل و نہار موافق تقدیر اور دوار و تعاقب ظلام و ضیا ان کے عبرتون دلالت واضح ہے صانع عزوجل پر اور توحید باریتعالی پر رات کو عصر کہتے ہین اسی طرح دن کو بسیط صبح و شام کو رازی نے کہا عصر مین یا عجیب ہین سر اضرار صحت سقم غنا فقر آدمی کی بقیہ عمر ایک بے قیمت چیز ہے اگر ہزار برس لیعنے مین ضائع ہون پر سعادت کے آخیر عمر مین ثابت ہو جائے تو ابد الآباد جنت مین رہیگا اس سے معلوم ہوا کہ اشرف اشیا حیات لمحہ باقیہ عمر ہے اسلیے دہر و زمان من جملہ اصول نعم کے شمیرا اور نیز زمان اشرف ہر مکان ہے اسلیے اللہ نے اوسکی قسم کہائی کیونکہ یہ زمان ایک نعمت خالص بے عیب ہے قتادہ جس نے کہا مراد عصر سے مابین زوال شمس سے تا غروب شمس ہے قتادہ نے کہا آخر ساعت روز ہے مقاتل نے کہا نماز عصر ہے جسکو صلوۃ وسطے کہتے ہین اللہ نے اوسکی محافظت کا حکم دیا ہے بعض نے کہا یہ قسم ہے عصر نبوت کی بعض نے کہا بمعنے رب العصر ہے لیکن اول اولے ہے ابن عباس ہی اسی کے قائل ہین علی مرتضے کے قرارت یہ تھی وَالْعَصْرِ وَنَوَائِبِ الدَّهْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ وَاِنَّهٗ فِیْ اَجْرِ الدَّهْرِ ابن مسعود نے بھی یون ہی پڑہا ہے وَاِنَّهٗ لَفِیْ اَجْرِ الدَّهْرِ اَخْرَجَهٗ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ خسر بمعنے نقصان ہے راس المال جاتے رہنے کو خسران کہتے ہین یعنے ہر انسان تجارت و سعی و صرف عمر مین اندر اعمال دنیا کے نقصان دگمراہی مین حق سے پڑا ہوا ہے یہانتک کہ مراد انسان سے اس جگہ کافر ہے یا جماعت کفار جیسے ولید بن مغیرہ و عاص بن وائل و اسود بن عبد المطلب بن اسد لیکن اول اولے ہے کیونکہ لفظ انسان مین عموم ہے اور استثنا سے دلیل ہے اخفش نے کہا مراد خسر سے ہلکہ ہے فراء نے کہا عقوبت ہے ابن زید نے کہا خزی ہے کسینے کہا نقص ہے یہ سب معانی متقارب ہین تنکیر خسر مفید تعظیم ہے یعنے کیسا اسکی الٹی جاتی ہے انسان ہر طرف سے محاط و محصور ہے نقصان مین جو ساعت اوسکی معصیت مین صرف ہوتی ہے اوسکے خسران مین کچھ شک و شبہ نہین ہے اور جو مباہات مین مشغول ہے وہ بھی درحقیقت خسران ہے اور جو طاعات مین بسر ہوتی ہے وہ غیر متناہی ہے اور ترک اعلی اقتصار ادنے پر بھی ایک طرح کا خسران ہے ہان جو لوگ کہ جامع ہین ایمان و عمل صالح کے وہ ربح و نفع مین ہین نہ خسران و زیان مین کیونکہ اونہون نے آخرت کے لیے کام کیے ہین اگلو اعمال دنیا نے باز نہین رکہا بعد ایک دوسرے کو وصیت حق و صبر کی کر گئے حق سے مراد ایمان و توحید خالص و قیام

بشرع واجتناب معاصی سے ہے قتادہ نے کہا حق قرآن ہے لیکن حمل عموم پر اولی ہے صبر سے مراد صبر کرنا ہر معاصی سے اور فرائض پر اور بلا یا پر صبر کو ہمراہ حق کے ذکر کیا اس مین دلیل ہے عظیم قدر و فضیلت شریف صبر پر و لہذا ثواب صابرین کا بے حساب ہے اور اللہ پاک ساتھ صبر کرنے والون کے ہوتا ہے وللہ الحمد والمنۃ

سورۂ ہمزہ

یہ نو آیت ہے بلا خلاف مکی ہے ابن عباس ہی اسی کے قائل ہین مجاہد نے کہا مدنی ہے لیکن اول اول سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ
فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ
مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ ع

خرابی ہے ہر طعنے دینے عیب پکڑنے کی جس نے سمیٹا مال اور گن گن رکھا خیال رکھتا ہے کہ اوسکا مال اوسکو ہمیشہ رکھیگا اوسکے ساتھ کوئی نہین اوسکو پہنچنا ہے اُس روندنے والے مین اور تو کیا بوجھا کہ کون ہے وہ روندنیوالی آگ ہے اللہ کی سلگائی وہ جو جہانک پہنچتی ہے دل کو الکھواس مین موندا ہے لمبے لمبے ستونون مین ف یعنی جسدل مین ایمان ہو تو نہ جلاوے کفر ہے تو جلاوے انتہے ابن کثیر کہتے ہین ہمزہ قول بن ہوتا ہے اور لمز فعل مین مراد وہ شخص ہے جو لوگون کو حقیر کرتا ہے اون مین نقصان نکالتا ہے ابن عباس نے کہا ہمزہ لمزہ وہ ہے جو طعن و غیبت کرے بیع بن انس نے کہا جو منہ پر کہے وہ ہماز ہے جو پیچھے کہے وہ نماز ہے قتادہ نے کہا مراد زبان و آنکھ ہے لوگون کا گوشت کھاتا ہے اوپر طعن کرتا ہے مجاہد نے کہا ہمز ہاتھ و آنکھ سے ہوتا ہے اور لمز زبان سے یہی قول ابن زید کا ہے زید بن اسلم نے کہا ہمزہ لحوم مردم ہے مراد اس سے اخنس بن شریق ہے یا اور کوئی مجاہد نے کہا یہ لفظ عام ہے مراد جمع مال سے اوپر تلے دہرا ہے کہ گن گن رکھتا ہے قولہ تعالی وَجَمَعَ ذَادَعٰی یہی قول ہے سدی و ابن جریر کا محمد بن کعب نے کہا غافل کر دیا اوسکو اوسکے مال نے دون مین ادھر سے اوٹھا کر ادھر رکھتا ہے پھر جب بات ہوتی ہے تو ایسا سوتا ہے جیسے کوئی مردار بدبودار پڑا ہو کیا اسکو یہ گمان ہے کہ وہ اس مال کی جمع کرنے سے ہمیشہ اسجگہ رہے گا سو یہ ہرگز نہین ہونیکا بلکہ یہ مال جمع کرنے والا حطمہ مین پھینکا جائیگا یہ نام ہے ایک طبقہ نار کا یہ نام اسلیے ہوا کہ بعض اخبار اور اسکے بعض کو روندی ڈالتے ہیں قرطبی کہتے ہین وہ آگ انکو دل تک جلاویگی اور وہ زندہ ہونگے یہ کہا ہو پہنچ گیا انکو عذاب اور رونے لگے محمد بن کعب نے کہا آگ شے کو جسدکر کہا جائیگی جب دل تک ہو پہنچیگی تو پھر بدن کیطرف رجوع ہوگی دل کا

بجا رہنا اسی لیے ہے کہ الم عذاب کا احساس جسد پر ہو اور دل بیچین رہے تڑپے مؤصدہ سے مراد مطبقہ ہے یہ تفسیر بنا حدیث ابی ہریرہ میں آئی ہے رواہ ابن مردویہ عطیہ عوفی نے کہا وہ ستون لوہے کے ہونگے سدی نے کہا آگ کے ابن عباس نے کہا مراد عمد سے الواب ہیں ابن مسعود کی قرارت یہ ہے مُؤصَدَۃٌ بِعَمَدٍ مُمَدَّدَۃٍ ابن عباس نے کہا انکو ستونوں میں داخل کرکے اونکی گردنوں میں سلاسل ڈالکر دروازوں کو بند کردینگے قتادہ نے کہا ہم چرچا کرتے تھے کہ آگ کی ستونوں میں عذاب کیا جائیگا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابو صالح نے کہا مراد قیود سے گران بار ہیں ف فتح البیان کا لفظ یہ ہے ویل بمعنے خرابی و عذاب ہلاکت ہے یہ بددعا ہے نیز ہمزہ ولمزہ کے معنے بہت سر کہے ہیں سب کا مرجع طعن اظہار عیب کیطرف ہے اس میں حکایت اقوال و افعال و اصوات وغیرہ جس سے لوگ خندہ زن ہوں سب داخل ہے آیت شامل ہے ہر متصف کو ساتھ ان اوصاف کے نزول اسکا سبب خاص ہے کچھ منافی عموم نہیں ہے ابن عباس نے کہا مراد جمیل بن معمر جمع بہر کانے والے اخوان کے ہیں مال کو کمرہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ مراد وہ مال ہے جو جنبت و فساد میں بقصے نہایات کو پہونچ گیا ہے ایسے مال پر کب کسی عقلمند کو فخر کرنا سزا ہے زجاج نے کہا اوسکو گن کر رکھا ہے وہ سطح حوادث دہر و نوائب زمان کی ضحاک نے کہا واسطے ورثہ کے مراد ذم جمع مال ہے اور روک رکھنا اوسکا اور صرف نکرنا وجہ خیر میں کیا وہ یہ سمجھا ہے کہ اوسکا مال سدا اوسکو باقی رکھیگا اور زندہ چھوڑیگا کبھی نہ مریگا عکرمہ نے کہا عمر بڑہائیگا بعض نے کہا اس میں تعریض ہے طرف عمل صالح کے یعنے مال و عمر نہیں بڑہتی بلکہ عمل صالح سے حیات ابدی ملتی ہے یہ مال تو اوسکو جہنم میں لے جائیگا جسکو حطمہ کہتے ہیں وہ حطمہ ایک آگ ہے اللہ کی دہکتی ہوئی جو دل پر چہا جاتی ہے دل کا بالخصوص ذکر اسلیے کیا کہ محل عقائد زائفہ و نیات خبیثہ و منشا اعمال سیئہ تہا یا اسلیے کہ جب الم دل تک پہونچ جاتا ہے تو دل والا مرجاتا ہے کیونکہ سارے جسد میں یہی دل الطف اور اشد تالم ہے ادنی مس اذی سے فی الحال مرجاتا ہے اور وہ لوگ نہ مرینگے کما قال تعالی لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی (سورہ اعلی) بعض نے کہا تاکہ دل مقدار عذاب کا دریافت کرے یہ آگ اونپر موندی جائیگی اور وہ ستونوں میں جکڑ بند ہونگے مقاتل نے کہا دروازے اونپر بند کردیے جائینگے پہر الکو لوہے کی میخوں سے ٹھونک دینگے نہ کوئی باہر آئے اور نہ کوئی داخل ہو جائے ممدہ سے مراد یہ ہے کہ وہ ستون قصیر نہ ہونگے بلکہ طویل ہونگے یا مراد عمد سے اغلال جہنم میں یا قیود یعنے جولان واللہ اعلم

سورہ فیل

یہ پانچ آیتیں ہیں اختلاف کے مین آئی ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل ۝ الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۝ وارسل علیھم طیرا ابابیل ۝
ترمیھم بحجارۃ من سجیل ۝ فجعلھم کعصف ماکول ۝ تو نے نہ دیکھا کیا کیا تیرے رب نے ہاتھی
والون سے کیا کیا مکر دیا ان کا داؤ غلط اور بھیجے اوپر اوڑتے جانور تنگ تنگ پہینکتے اونپر پتھر یان کھسنگر
کی پھر کر ڈالا اون کو جیسے بھس کہایا ہوا ف یمن کے ملک پر حبشی غالب ہوے ایک مدت دیکھا کہ ساری عرب
حج کرتے ہین کعبہ کا جایا کہ سب ہمارے پاس حج ہوا کرین کعبے کی نقل ایک کعبہ بنایا دنیا کا تکلف بہانے
زیادہ کوئی نہ آیا زیارت کو جنبھلا کر فوج چڑہائی کعبہ شریف پر اور ساتھ کتنے ہاتی لائے ڈہانے کو بیچ مین
کئی قوم عرب کی مزاحم ہوئین سب کو مار اجب حرم کی حدمین پہنچے آسمان سے جانور آئے سبز چڑیا برابر
تین تین کنکر لیکر دو پنجون مین ایک منہ مین لاکھون جانور لگے مارنے کنکر جیسے گولی بندوق کی اگر
اونٹ کی پیٹہ مین لگا پیٹ سے نکلا آدمی تو کیا چیز ہے ساری فوج مین ایک نہ بچا اوسی سال آخر مین حضرت
پیدا ہوئے انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ ایک اللہ کی نعمت تہی جس کی منت اللہ نے قریش پر رکہی کہ اصحاب
فیل کو جو بقصد ہدم کعبہ چڑہکر آئے تہے اور چاہتے تہے کہ نشان کعبہ کا باقی نہ چہوڑین اللہ نے انکو برباد
کردیا اور سعی انکی خائب خاسر ہوئی عمل اکارت گیا وہ لوگ نصاری تہے انکا دین اسوقت قریب حال قریش
تہا قریش بت پوجتے تہے لیکن یہ کارروائی بطور اراص و توطیہ بعثت نبوی کی ہوئی کیونکہ حضرت اسی
سال اشہر اقوال پر پیدا ہوے لسان حال قدر و قضا نے کہا کہ اے معشر قریش تم کو حبشہ پر یہہ
نصرت تمہاری خیریت کی راہ سے نصیب نہین ہوئی بلکہ یہ کام واسطے صیانت و حفاظت بیت عتیق
کے ہوا جسکو ہم بعثت نبی امی محمد قرشی صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے شرف و وقار زمانین بخشینگے اور وہ خاتم
الانبیا ہونگے قصہ اصحاب فیل کا بطور اختصار قصہ اصحاب اخدود مین گذر چکا ہے ذونواس نام آخر ملوک
حمیر تہا اور یہودی تہا اوسی نے اصحاب اخدود کو قتل کیا تہا اور وہ نصاری تہے قریب بیس ہزار نفر کے اون
مین سے کوئی نہ بچا مگر دوس ذو ثعلبان وہ قیصر ملک شام کے پاس جاکر مستغیث ہوا وہ نصرانی تہا اس نے
سفارش اسکی نجاشی ملک حبشہ کو لکہدی کیونکہ وہ قریب تر تہا دوس سے اوس نے ہمراہ دوس کے دو
امیر روانہ کیے ایک ارباط دوسری ابرہہ بن الصباح ابو یکسوم نام وہ ایک بڑا لشکر لیکر چلا اور یمن مین

اگر گھروں کے اندر گھس پڑا اور ملک کو حمیر سے نکال لیا دونواس در یامین ڈوب کر مر گیا اور حبشہ ملک یمن کے بادشاہ مستقل ہوگئے اور پھر بھی دو سال ارباط و ابرہہ حاکم رہے پھر ان کی آپس مین اختلافات امر موانوبت قتال و جدال کی آئی ایک نے دوسرے سے کہا کہ کچھ حاجت مقابلہ و لشکر کے نہین ہے تو ہمارے سامنے آ ہم تیرے ساتھی آوین ہم مین سے جو سکو قتل کر ڈالے وہی مستقل بادشاہ ہو اوس نے ان بات کو قبول کیا دونون مین مبارزہ ہوا ہر ایک کے پیچھے ایک قناطر تھی ارباط ذ ابرہہ پر حملہ کیا ایک ایسی تلوار ماری جس سے انکی پیٹھ دو حصہ پر زخم آیا غلام ابرہہ نے ارباط پر حملہ کر کے اوسکو قتل کر ڈالا اور ابرہہ زخمی ہو کر پھر آیا زخم کی دوا کی اچھا ہو گیا مستقل بتدبیر لشکر حبشہ یمن پر حکمران ہوا نجاشی نے اسکو اوسکے فضل پر بہت کچھ ملامت لکھی اور دھمکایا اور حلف کیا کہ مین تیرے ملک کو پامال کرون گا اور تیری چوٹی کاٹونگا ابرہہ نے اوسکو خط لکھا اور بہت کچھ زمی و مصانعت کی اور ایک قاصد مع ہدایا و تحف روانہ کیا اور خاک مین حجاب مین بھر کر اور اپنے سوئی پیشانی کاٹ کر بھیجے اور لکھا بھیجا کہ حضور اس جناب کو پامال فرماوین اور قسم کو سچا کرین اور یہ میری چوٹی حاضر ہے لینے اوسکو حضور مین روانہ کیا ہے چونکہ قاصد یہ سامان لیکر وہان پہونچا تو بادشاہ خوش ہوا اور راضی ہو گیا اور ابرہہ کو بدستور اوسکے کام پر مقرر رکھا ابرہہ نے نجاشی کو کہلا بھیجا کہ مین زمین یمن مین ایک ایسا کنیسہ بناؤن گا کہ بے مثل ہوگا پھر صنعا مین ایک کنیسہ عالیشان بنانا شروع کیا بہت اونچا بلند صحن آراستہ جو اب عرب نے اوسکا نام قلیس رکھا بسبب اوسکے بلندی کے جو کوئی اوس کی طرف نظر کرتا قریب تھا کہ اوسکی ٹوپی گر جائے بسبب ارتفاع بنانے کے پھر ابرہہ نے یہ عزم کیا کہ حج عرب کو طرف اوس کنیسے کے پھیر دے جسطرح کہ لوگ مکے مین کعبے کا حج کرتے ہین اسیطرح اجگہہ کا حج عرض اوسکے کیا کرین ساری مملکت مین اسکی منادی کرا دی عرب عدنان و قحطان کو یہ بات خوش نہ آئی اور قریشیون نے اس بات پر نہایت درجہ غضب کیا یہانتک کہ بعض نے رات کو جا کر اوس قلیس مین حدث کر دیا اور ملک ملاحبہ نہ یعنے مجاوران کنیسہ نے یہ حال دیکھا تو ابرہہ کو خبر کی اور کہا کہ یہ کام بعض قریشیون نے کیا ہے اپنے گھر کے بیچ غصے مین آکر کیونکہ تم نے اونکا سا گھر دوسرا بنایا ہے ابرہہ نے قسم کھائی کہ مین مکہ جا کر ایک ایک پتھر کر اوکھیڑ کر ویران کر دونگا مقاتل بن سلیمان نے کہا کہ جب انمان قریشیون نے وہان جا کر آگ لگا دی اور سدن باد تند طبعی تھی وہ کنیسہ جلکر زمین پر گر گیا اوسپر ابرہہ نے طیاری کی اور ایک لشکر انبوہ لیکر چلا تا کہ کوئی اوسکو روک نہ سکے اور ایک بڑا ہاتھی قدآور کہ اوس جیسا کسینے دیکھا نہ ہو ہمراہ لیا اوسکا نام

محمود تھا وہ ہاتی ملک حبشہ نے اوسکو بھیجا تھا ہی کام کے لیے کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ آٹھ یا بارہ ہاتی اور بھی تھے
والله اعلم مطلب یہہ تھا کہ جاکر کعبہ کو ڈہا دیوے ہانے کی یہہ صورت تجویز کی تھی کہ ارکان بیت عتیق مین زنجیر
باندہکر گلے مین ہاتی کے ڈالے پھر ہاتی کو ہانکے تاکہ دیوار کعبہ یکبارگی گر پڑے عرب نے جب سُنا کہ وہ اس ارادی
سے چلا ہے اوسکو بڑا صدمہ ہوا اور یہہ خیال کیا کہ ہمپر حق ہے کہ ہم خانہ کعبہ کو بچائین اور جو کوئی اوسکے ساتھ
مکر کرنا چاہے اوسکو روکرین تب ایک شخص اشراف اہل یمن سے جسکو ذونفر کہتے تھے اور ملوک یمن مین سے
تھا باہر نکلا اور اپنی قوم کو بلایا اور سارے عرب کو طرف حرب کے طلب کیا اور کہا کہ ابرہہ سے جہاد کرو بیت اللہ کا
ڈہانا چاہتا ہے اور مکہ کا ویران کرنا اون لوگون نے قبول کیا اور مقاتلہ سے پیش آئے ابرہہ نے انکو شکست دے
کیونکہ اللہ کا ارادہ یہہ تھا کہ ہیبت وعظمت بیت کو ظاہر کرے ذونفر گرفتار ہوگیا ابرہہ نے اوسکو اپنے ساتھ لیا
اور آگے چلا جب خثعم مین پہونچا نفیل بن حبیب مع اپنی قوم کے سامنے آیا اور قتال کیا ابرہہ نے اوسکو شکست
دی اور نفیل گرفتار ہوگیا ابرہہ نے چاہا کہ اوسکو قتل کر ڈالے پھر قصد معاف کرکے اپنے ہمراہ لیا تاکہ دلیل
بلاد حجاز ہو جب مین طائف مین پہونچا تو یہان کے لوگ ثقیف کے نکلے اور ڈرسے اپنے گہر کے جبکو لات کہتے
تھے موافق اوسکے ہوگئے ابرہہ نے اُنکی خاطرداری کی اور ابورغال کو ہمراہ اونکے راہنما کر دیا پھر ابرہہ ہمنمبر
مین جو کہ قریب مکہ مکرمہ کے ہے اُترا اور اسکے لشکر نے شتر وغیرہ دواب اہل مکہ پر دست غارتگری دراز
کیا اون چرائی کے جانورون مین دو سو اونٹ عبدالمطلب کے تھے اُنکو بھی پکڑ لیا جس نے یہہ تاراج کیا وہ ابرہہ کا
امیر تھا مقدم لشکر پر اوسکو ہمودین مقصود کہتے تھے بعض عرب نے اوسکی ہجو کہی پھر ابرہہ نے حناطہ حمیری
کو طرف مکہ کے بھیجا اور حکم دیا کہ قریش مین جو شخص اشراف ہو اوسکو لے آؤ اور اُس سے یہہ بات کہو کہ بادشاہ
تم سے لڑنے کو نہین آیا ہے مگر اسی صورت مین کہ تم اوسکو خانہ کعبہ سے روکو حناطہ آیا لوگون نے اوسکو عبد
المطلب بن ہاشم کا پتا دیا اوس نے عبدالمطلب کو پیغام ابرہہ کا پہونچا دیا عبدالمطلب نے کہا واللہ ہم بھی اس سے
لڑنا نہین چاہتے ہین اور نہ ہم مین یہہ بات کی طاقت ہے یہہ اللہ کا گہر ہے حرمت والا اور اسکے خلیل ابراہیم
علیہ السلام کا گہر ہے سو اگر اللہ اسکو اس گہر سے منع کرے گا تو یہہ اوسکا گہر حرم ہے اور اگر اوسکو اور اپنے گہر
کو مخلی کر دیگا تو واللہ ہماری پاس کوئی دافع اوس سے نہین ہے حناطہ نے کہا تو پھر تم ہمراہ میرے اوس کے پاس
چلو جب یہ تینون ابرہہ کے گئے ابرہہ نے انکا اجلال کیا عبدالمطلب ایک مرد جسیم خوبصورت تھے ابرہہ
اپنے تخت سے اوترا ہمراہ اونکے بساط پر بیٹھا اور اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو تمہارا کیا مطلب ہے

اونہوں نے کہا سا یہ مطلب ہے کہ دو سو اونٹ میرے جو بادشاہ نے لے لیے ہیں وہ مجھ کو واپس کر دیں ابرہہ نے کہا
میں تم کو دیکھکر خوش ہوا تھا پھر جب تمنے بات کی تو مجھ کو تم میں بے غیرتی ہوئی تم دو سو اونٹ کے پیچھے محمد سے گفتگو
کرتے ہو اور اس گھر کو جو تمہارا اور تمہارے آبا کا دین ہے چھوڑتے ہو میں تو اس گھر کے ڈھانے کو آیا ہوں تم مجھ
سے بات نکرو عبد المطلب نے کہا میں تو فقط اونٹ کا رب ہوں گھر سو اوسکا رب اور ہے وہ اپنا گھر آپ بچا لیگا
ابرہہ نے کہا وہ مجھے نہیں روک سکتا کہا تم جانو اور تمہارا کام جانے بعض نے کہا کہ ہمراہ عبد المطلب کے ایک
جماعت اشراف عرب کی گئی تھی اونہوں نے ابرہہ پر تہائی مال تہامہ کا عرض کیا اور کہا کہ تم پھر جاؤ اس گھر سے
تعرض نکرو ابرہہ نے نہ مانا اور عبد المطلب کے اونٹ پھیر دیے وہ قریش کے پاس واپس آئے اور حکم دیا کہ مکے سے نکلکر
پہاڑوں میں پناہ پکڑیں خوف سے زیادتی لشکر کے پھر عبد المطلب نے کہنے سے ہوکر دروازہ کعبہ کو پکڑکر مع چند نفر
قریش کے دعا کی اور ابرہہ اور اسکے لشکر پر نصرت چاہی اور کہا ؎ لاھم ان المرء یمنع + رحله
فامنع رحالك + لا یغلبن صلیبھم ؎ ومحالھم ابدا محالك + ابن اسحاق کہتے ہیں پھر عبد المطلب حلقہ باب
کو چھوڑکر رؤس جبال پر چلے گئے مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں کہ ایک سو اونٹنی نزد یک خانہ کعبہ کے چھوڑ گئے
وہ سب بلا وہ دار تھیں اس خیال سے کہ اگر لشکر والے ناحق اون کو لینگے تو شاید اللہ اونسے انتقام لے
جب صبح ہوئی ابرہہ نے طیاری مکہ میں آنے کی کی اور فیل کو جسکا نام محمود تھا طیار کیا اور لشکر کو حکم طیاری
کا دیا جب فیل کا سر نہ طرف کعبہ کے کیا نفیل بن حبیب نے پہلوئی فیل میں کھڑے ہوکر کان پکڑکے کہا اے
محمود بیٹھ جا اور جہاں سے تو آیا ہے وہیں واپس ہوکر چلا جا کیونکہ تو بلد اللہ الحرام میں ہے یہ کہکر کان ہاتی کا چھوڑدیا
وہ بیٹھ گیا اور نفیل وہاں سے دوڑکر ایک پہاڑ پر چڑھ گیا فیل کو کتنا ہی مارتے تھے وہ نہ اوٹھتا تھا یہانتک
کہ ایک تبر زین اوسکے سر میں مارا اور آنکس اسکے گلے میں لگائی اون سے اوسکو گہرا یا تا کہ کھڑا ہو وہ کھڑا
نہ ہوا پھر اوسکو یمن کیطرف متوجہ کیا کہ رجوع ہو وہ اوٹھکر تیز چلنے لگا پھر اوسکو طرف شام کے متوجہ کیا تو اوس نے
اسیطرح کیا پھر اوسکا سر نہ طرف مشرق کے کیا تب بھی وہ چلنے لگا جب مکہ کی طرف سر نہ پھیرا تو پھر بیٹھ گیا اللہ
تعالی نے طرف سمندر یا کے کچھ پرندے مثل خطاف و ابابیل کے بھیجے ہر پرندہ کے ساتھ تین کنکریاں تھیں ایک
چونچ میں اور دو دونوں پنجوں میں مثل ماش و عدس کے چھوڑا کنکری گرے وہ مر گیا سب کو وہ کنکریاں
نہیں لگیں آخر کو بھاگ کر رستہ کی طرف چلدیے اور نفیل کو پوچھنے لگے تا کہ وہ رستہ بتائے نفیل ہمراہ نفر بیس
کے پہاڑ کی چوٹی پر تھا اور عرب جاز دیکھ رہے تھے کہ اللہ نے نقمت اصحاب فیل پر اتاری نفیل کہتا تھا ؎

این المفر والا له الطالب والاشرم المغلوب لیس الغالب

واقدی نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ دخول حرم سے تھکے اور فیل کو طیار کیا تو سمت طرف اوسکو سائر جہات سو لیجانا چاہتے وہ اوس سمت سے چلتا اور جب حرم کی طرف اوسکا سر نہ کرتی تو بیٹھ جاتا اور چلاتا ابرہہ فیلبان پر خفا ہوتا اور اوسکو مارتا اور کہتا تو اوسکو زور سے چلا اور حرم مین داخل کر اس مین طحل ہوا اور عبد المطلب مع جماعت اشراف مکہ جن مین نعلم بن عدی و عمرو بن عائذ و مسعود بن عمرو ثقفی بھی تھے کوہ حرا پر بیٹھے ہوئے دیکھہ رہے تھے رعبہ کیا کرتے ہین اور انجام اصحاب فیل کا کیا ہوتا ہے کیونکہ ایکامر عجیب العجائب تھا اس درمیان مین اللہ نے طیرا بابیل کو بھیجا وہ زرد رنگ کے جھنڈ کے جھنڈ کبوتر سے چھوٹے اور باؤن لال ہر پرندے کے ساتھہ تین کنکر تھے اون پرندون نے اکر لشکر کا حلقہ کر لیا اور وہ کنکر چھوڑنا شروع کیا سب ہلاک ہو گئے ابن اسحاق کہتے ہین وہ فیل لائے تھے محمود تو بیٹھہ گیا اور دوسرے نے شجاعت کی وہ کنکر سے ہلاک ہوا وہب بن منبہ نے کہا ہمراہ ابرہہ کے ایک ہاتی تھا وہ خاص بادشاہ کی سواری کے لیے تھا وہ بیٹھہ گیا تاکہ باقی فیل اوسکی اقتدا کرین اون مین ایک ہاتی نے بہادری کی اوسپر کنکری گری باقی فیل بہاگ گئے عطا بن یسار وغیرہ نے کہا اوس ساعت راہنہ مین سب کو عذاب نہین پہونچا ملکہ بعض جلد ہلاک ہوے اور بعض کا ایک ایک عضو ساقط ہونے لگا وہ بھاگنے لگے ابرہہ انہین مین تھا جسکا عضو عضو ساقط ہونے لگا تھا یہانتک کہ بلاد خثعم مین پہونچکر مر گیا ابن اسحاق کہتے ہین وہ لوگ وہان سے نکلے اور ہر راہ مین گرتے جاتے اور ہر منہل پر ہلاک ہوتے اور ابرہہ کے بدن پر آفت آئی وہ اوسکو لیکر چلے ایک ایک پور اوسکے گرتے جاتے تھے جب صنعا مین پہونچے تو ابرہہ بال و پر گرکے مثل ایک چوزہ طائر کے ہو گیا تھا پھر نہ رہا یہانتک کہ سینہ اوسکا دل تک پھٹ گیا لوگون کا یہی اعتقاد ہے مقاتل بن سلیمان نے کہا قریش نے بہت سا مال انکا چھین لیا اور جو کچھ اونکے پاس تھا وہ لے لیا عبد المطلب نے اوسدن ایک مغاک بہرکے سونا پایا یعقوب بن عتبہ کہتے ہین سب سے پہلے اوسی سال عرب مین چیچک کھانسی دی اور درخت حرم و حنظل نظر آئے اسیطرح عکرمہ سے بطریق جید مروی ہے ابن اسحاق نے کہا اللہ نے جب حضرت کو مبعوث کیا تو بعثتین قریش پر گنین منجملہ اوسکے ایک یہ نعمت بھی گنی کہ حبشہ کو اون سے پھیر دیا تاکہ مدت قریش کو بقا ہو و لہذا الم ترکیف مع لایلاف ما قولہ و آمنہم من خوف نازل فرمائی کہ کوئی شے احوال قریش سے متغیر نہ ہو کیونکہ اونکے ساتھہ اللہ کا ارادہ خیر تھا اگر وہ اوسکو قبول کرلین ابن ہشام نے کہا ابابیل سے مراد جماعات ہے عرب نے اوسکا واحد نہین

بولا انجیل نزدیک کے شدید وصلب شے کو کہتے ہین یہی قول یونس نحوی و ابو عبیدہ کا ہے بعض مفسرین نے کہا یہ دو کلمے فارسی ہین عرب نے انکو ایک کلمہ کر لیا ہے یعنے اصل مین سنگ و گل ہے سنگ پتھر کو کہتے ہین اور گل طین کو وہ کنکر انہین دو جنس کا تھا یعنے حجر و طین کا عصف کہتے ہین برگ کشت کو جو کاٹا گیا ہو واحد اوسکا عصفہ ہے عبد الرحمن نے کہا ابابیل سے مراد فرق ہے ابن عباس و ضحاک نے کہا ابابیل وہ طیر ہین کہ بعض پیچھے بعض کے ہون حسن بصری و قتادہ نے کہا ابابیل کے معنے ہین کثیرہ مجاہد نے کہا ابابیل کہتے ہین متتابع مجتمع کو ابن زید نے کہا مختلفہ کو کوئی ادہر سے آئے اور کوئی ادہر سے یعنے وہ طیر ہر طرف سے اون پر آئے بعض نحویین نے کہا ہے کہ واحد ابابیل ابیل ہے اسحاق بن حارث نے کہا مراد ابابیل سے اقاطیع ہے جیسے ابل ہوتا ہے ابن عباس نے کہا اوکی سونڈ تھی جیسے خرطوم طیر اور کف دست تھے جیسے کف سگ عکرمہ نے کہا وہ سبز پرند تھے دریا سے آئے اوکے سر جیسے درندون کی سر عبید بن عمیر نے کہا کالے پرند تھے دریائی تھے اوکی چونچ و ناخن مین کنکر تھے یہ سب اسانید صحیح ہین سعید بن جبیر نے کہا وہ سبز پرندے تھے انکی چونچین زرد تھین وہ اس لشکر پر آتے جاتے عبید بن عمیر کا لفظ یہ ہے کہ جب اللہ نے ہاتی والوں کا ہلاک کرنا چاہا تو دریا کی طرف سے کچھ پرندے پیدا کر کے بھیجے جیسے خطاطیف ہر پرندہ تین کنکریان ایکر آیا ایک چونچ مین دو پنجون مین اور لشکر کے سر پر صف ہی باندھی پھر جیکر وہ کنکری ڈالدی جس شخص کے سر پر گرتی اوسکی دبر سے نکلتی اور جس بدن پر گرتی دوسری جانب پار ہوجاتی پھر ایک سخت ہوا چلی جسکے سے وہ کنکریان اور زیادہ سخت ہوکر لگین سب کے سب ہلاک ہوگئے ابن عباس نے کہا سجیل سے مراد مٹی تپہر ہلی ہے سعید بن جبیر نے کہا مراد عصف ماکول سے تبن ہے جسکو عامہ بسور کہتے ہین یعنے کچرا گھاس بھوس کا دوسرا لفظ یہ ہے کہ بھس گیہون کا حسن بصری نے کہا عصف گھاس ہوئی اور ماکول فصیل جسکو دواب کے لیے قطع کرتے ہین ابن عباس نے کہا عصف دانہ کے چھلکے کو کہتے ہین جیسے بھوسی گندم کی ابن زید نے کہا عصف برگ کشت اور برگ بقول ہوا جسکو بہائم اوسکو کہا لین ہیرہ کچرا ہوجاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ نے انکو برباد تباہ کر دیا اون کا مکر وحیلہ اونہین پر اولٹ پڑا وَكَيْدُهُمْ فِي تَضْلِيلٍ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ وہ کسی خیر کو نہ پہنچے غرضا ہلاک ہوگئے کوئی مخبر اون مین سے واپس نہ آکر مخبر ہوا مگر زخمی ہوکر خود ابرہہ کا سینہ دل تک پھٹ گیا جبکہ وہ پہر کر داخل صنعا ہوا اس نے سب یہ حال بیان کیا پھر مرگیا بعدہ اسکا بیٹا یکسوم بجائے اوسکے بیٹھا پھر اوسکا بھائی مسروق بن ابرہہ پھر سیف بن ذی یزن حمیری نے کسری کی پاس جاکر حبشہ کا

ابرہہ کی کاروائی اور اسکے حملہ کی وجہ اور ابن ہبیرہ

استعانہ کیا کسرے نے اوس کے ساتھ ایک لشکر کردیا جسنے سے مقاتلہ ہوا اللہ نے ملک عرب کا وہاں سے
آبار ہ کیلیا آتا تھا و فود عرب پارس کے سکے سبارک باد دینے کو آئے عائشہ کہتی ہین مینے قائد و سائس فیل کو مکہ
مین دیکھا دونون اندھے اپاہج تھے لوگون سے روٹی مانگتے رواہ ابن اسحق والواقدی اسماء بنت ابی بکر
نے کہا ہے کہ وہ دونون مقعد تھے لوگون سے نزدیک اساف و نائلہ کے بھیک مانگتے تھے جہان کے مشرک
لوگ ذبیحہ کرتے تھے قائد فیل یعنے فیلبان کا نام انیس تھا حافظ ابونعیم نے کتاب الاوائل النبوۃ مین قصہ
اصحاب فیل کا عثمان بن یعمر سے روایت کیا ہے لیکن یہہ ذکر نہین کیا کہ ابرہہ یمن سے اسجگہہ آیا ہو بلکہ
سالار لشکر شمس بن مقصود نام تھا اور سارا لشکر بیس ہزار نفر تھا اور یہہ ذکر کیا ہے کہ وہ پرندرات کو
اون پر آپڑے صبحکو لشکر اُفتادہ ہوگیا لیکن یہ سیاق نہایت غریب ہے اگرچہ ابونعیم نے اسکو قوت دیکر بیان
دیا ہے غیر صحیح یہ ہے کہ ابرہہ اشرم حبشی خود مکہ مین آیا تھا چنانچہ سیاقات و اشعار مذکور سے سہیلی و ابن
عروہ نے کہا ابرہہ نے اسود بن مقصود کو سردار لشکر بنا کر مع فیل کے بھیجا تھا خود اوسکے آنیکا ذکر نہین
کیا لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ خود آیا تھا اور شاید ابن مقصود مقدمہ جیش پر سالار تھا واللہ اعلم پھر ابن اسحاق
نے ذکر اشعار عرب کا قصہ اصحاب الفیل مین کیا ہے ابن کثیر نے اشعار مذکور نقل کیے ہین تفسیر سورہ فتح
مین گذر چکا ہے کہ حضرت جب دن حدیبیہ کے اوس گھاٹی پر پہونچے جدہر سے ہبوط قریش پر ہوتا تھا تو آپکا
ناقہ بیٹھ گیا اوسکو کتنا ہی زجر کیا نہ اوٹھا لوگون نے کہا قصوا نے سرکشی کی حضرت نے فرمایا اوسنے سرکشی
نہین کی اور نہ یہ اوسکی عادت ہے لیکن اسکو حابس فیل نے روکا پھر فرمایا قسم ہے اوسکی جس کے ہاتھ مین ہے
جان میری کہ آج کے دن یہ لوگ مجھ سے کوئی ایسا خطہ نہ مانگین گے جس مین اللہ کے حرمات کی تعظیم کرین
لیکن ہین الحمد دون گا پھر ناقہ کو زجر کیا وہ اوٹھ کھڑا ہوا یہ حدیث افراد بخاری مین سے ہے صحیحین مین آیا
ہے کہ حضرت نے دن فتح مکہ کے فرمایا اللہ پاک نے مکہ سے فیل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنون کو اون پر سلط
کیا آج کے دن حرمت اسکی اسیطرح عود کر آئی جسطرح کہ دیروز تھی اب حاضر غائب کو پہونچادی ف
فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد الم ترکیف سے اسجگہہ رویت قلب ہے یعنے علم سہلیے کہ یہ علم ضروری قوت
وجلا رمین برابر مشاہدہ وعیان کے ہے فراء نے کہا یعنے کیا تو نے یہ خبر نہین سنی زجاج نے کہا کیا تجھے معلوم
نہین یہہ تعجیب واسطے حضرت کے فضل خدا سے کہ ہم نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا مراد حضرت مین
جو خانہ کعبہ کے ویران کرنیکے قصد سے آئے تھے یہ خطاب حضرت کو ہے یا ہر صالح مخاطب کو یعنے اے محمد

صلے اللہ علیہ وسلم تم یا یہ لوگ جو تمہارے عصر مین موجود ہین اور جو بعد انکے ہونگے اخبار متواترہ سے داستان
فیل والون کا جانتے ہین اور جو کچھ اللہ نے اونکے ساتھ کیا اوسکو پہچانتے ہین پہر اے لوگو تمکو کیا ہوا ہے جو
تم ایمان نہین لاتے ہو صاحب فیال ابرہہ بادشاہ یمن تہا نام اوسکا اشرم ہے اسلیے کہ اوسکے باپ نے اسکو
حرب سے مارا تہا اوسکے ناک جبین پر اثر زخم کا تہا قال الطیبی ابرہہ ہرسفید رو کا لقب ہے وہ نصرانی تہا یہ سب
تیرہ فیل تہے ابن عباس نے کہا ہے ہاتی والے اگر صفاح مین اوتری عبدالمطلب نے اون سے جاکر کہا کہ یہ اللہ کا گہر
ہے اسپر کوئی مسلط نہ ہوگا اونہون نے کہا ہم جب تک اسکو ڈہانلینگے تب تک یہان سے نہ جائینگے فیل کو جتنا
آگے بڑہاتے تہے اوتنا ہی وہ پیچہے کو ہٹتا تہا اللہ نے طیرابابیل کو بلایا اور انکو کالے کنکر چنہ پٹی لگی تہی دیے
اونہون نے مقابل مین استحابیل کے آکر وہ کنکر پہینک مارے کوئی شخص نہ بچا مگر اوسکو خارش ہوگئی جو کوئی اپنا بدن
کہجاتا وہان کا گوشت گلکر گر جاتا اخرجہ ابن المنذر وعبد بن حمید وابو نعیم والبیہقی اللہ نے
فرمایا کہ کیا ہمنے اپنے اون کے مکر وجہد کو تخریب و ہدم کعبہ اور مستاجت اہل مکہ مین ہلاک و برباد نہین کر دیا
وہ کعبہ تک نہ پہونچ سکے اور نہ اونکا ارادہ پورا ہوا ابن عباس کہتے ہین جب ہاتی والے مکہ کے نزدیک ہوے
عبدالمطلب نے اونکا استقبال کیا اور انکے بادشاہ سے کہا تم یہان کس لیے آئے ہو تم کسی کو ہمارے پاس
بہیجدیتے ہم تمکو ہر چیز دیتے اوس نے کہا مجہے یہ خبر ملی ہے کہ جو کوئی اس گہر مین آتا ہے وہ امن مین ہوجاتا
ہے مین اسلیے کہ لوگون کو ڈرانے آیا ہون کہا ہم تمکو ہر شے یہان کی لائے دیتے ہین تم اوسکو لو اور چلے
جاؤ اوس نے نہ مانا مگر داخل ہوا اور کچہ ذرا سا طرف مکہ کے چلا عبدالمطلب ایک پہاڑ پر پیچہے ٹہیر گئے اور
کہا کہ میں اسکے گہر کا اور گہر والون کا ہلاک ہونا نہین دیکہونگا اتنے مین طرف سمندر یا کے ایک بادل کا
سا آیا اور انپر سایہ کیا وہ طیرابابیل تہے اونہون نے مارے کنکرون کے سب کو اور وہ پیر و فیل چلانے لگا
وہ سب شل ہوکے ہوگئے اخرجہ البیہقی وابن المنذر والحاکم وغیرہم طیر اسم صبے ہے ابابیل
سے مراد قطع قطع ہے یعنے پرے کے پرے مثل قطار شتر کے آنے لگے لشکر والے بہاگ کہڑے ہوئے قریب
عرفہ کے سب ہلاک ہوگئے قبل اسکے کہ حرم مین قدم رکہین یہی صحیح ہے ایک جماعت نے کہا کہ وادی محسر
مین درمیان مزدلفہ و منے کے تباہ ہوئے قال ابن حجر سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ آسمانی پرندے تہے نہ پہلے اس
واقعہ سے دکہائی دیے نہ بعد اس واقعہ کے قتادہ نے کہا کالی چڑیان تہین بحر کی طرف سے آئین فوج
فوج ہوکر جسکو انکا کنکر لگا وہ بہسم ہوگیا بعض نے کہا وہ عقاب سرخ تہا حضرب المثل ہے لکن عرب استعمال

ابابیل کا طیرین کرتے ہین اور غیر طیر مین بھی بولتے ہین پھر جب وہ برباد ہو چکے تو وہ طیر جہان سے آئے تھے اسی طرف چلے گئے زجاج نے کہا ابابیل مشتق ہے ابل سے یعنے وہ عذاب اوپر سبیل و مکتوب ہو چکا تھا صحاح مین کہا ہے یہ ایک کنکر تھا مٹی کا جو نار جہنم مین پختہ کیا گیا تھا اوسپر ہر ایک شخص کا نام لکھا تھا اصل لفظ کی تنگ دگل ہے یا بجیل بمعنے شدید ہے ابن ابزی نے کہا یہ وہی پتھر تھے جو آسمان سے قوم لوط پر برسے تھے یہ بجین کے سنگ ریزہ تھے یعنے جہنم سے آئے تھے جسکو وہ کنکر لگا اوسکو چیچک نکل آئی ساری بدن مین آبلے پڑ گئے دانہ عدس سے بڑا برابر چنے کے تھا ابن عباس نے کہا مثل بندق یعنے گلولے کے تھا آسمان سے آکر لشکر کا حلقہ کر لیا اور وہ سنگریزہ چھوڑ دیے لشکر کے آگے تجاوز نہ کیا سارے ہاتی والے مثل کچری کے ہو گئے یعنے چارہ پامال شدہ کی یا لید کی یا بھس کی جسکو دواب کھا کر چھوڑ دیتے ہین ابن عباس نے کہا حضرت کی ولادت عام فیل مین ہوئی قرطبی نے کہا یہ واقعہ پچاس دن پہلے حضرت سے ہوا خازن نے کہا یہی قول اصح ہے اسی عام فیل کو تاریخ ولادت حضرت کہتے ہین قیس بن مخرمہ نے کہا مین اور حضرت دونو سال فیل مین پیدا ہوئے ہین بعض نے کہا عام فیل چالیس برس پہلے حضرت سے تھی کسینے کہا ۲۳ سال

سورۂ قریش

اسکو سورۂ لایلاف بھی کہتے ہین یہ چار آیتے ہین نزدیک جمہور کے مکی ہے ضحاک و کلبی نے کہا مدنی ہے لیکن اول اصح ہے ابن عباس نے کہا مکہ مین اوتری ہے ام ہانی بنت ابیطالب نے کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ نے قریش کو سات فضیلتین دین جو پہلے اون سے کسی کو نہین دی ہین اور نہ کسی کو بعد اونکے دیگا نبوت خلافت محبت سقایت نصرت فیل پر عبادت ہفت یا دہ سال جنمین سوا اُنکے کسینے اللہ کی عبادت نہین کی نزول ایک سورت قرآن کا خاص اُنکے حق مین جس مین کسی غیر کا کچھ ذکر نہین ہے لایلاف قریش اخرجہ البخاری فی تاریخہ والطبرانی والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی ابن کثیر نے کہا یہ حدیث غریب ہے لکن حدیث زبیر بن العوام اوسکی شاہد ہے کہ حضرت نے فرمایا فضیلت دی ہے اللہ نے قریش کو سات خصال مین ایک یہ کہ اونہون نے عبادت کی اللہ کی دس برس کسی نے سوائے قرشی کے اللہ کو نہ پوجا اور مدد کی اونکی نے فیل کے اور وہ متبرک تھے اور اُنکی اون مین ایک سورت قرآن کی جس مین کسی کو سارے جہان سے شریک نہ کیا اور اون مین نبوت و خلافت و سقایت تھی (رواہ الطبرانی وابن مردویہ وابن عساکر والخطیب فی تاریخہ عن ابن المسیب مرفوعا نحوہ وھو مرسل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۝ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۝ الَّذِیْٓ
اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۝ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ ع

ہوا سطے کہ ہلار کہا قریش کو ہلار کہنا انکو کوچ سے جاڑے کے اور گرمی کے تو چاہیے کہ بندگی کریں اس گھر کے رب کی جس نے انکو کھانا دیا بھوک مین اور امن دیا ڈر مین ع

ف حضرت سے بارہوین پشت مین ایک شخص تھا نضر بن کنانہ اوسکی اولاد قریش ہین سب جمع تھے مکے مین عرب حج کو آتے انکو دیکھتے کہ یہ کعبے کے خادم جب قریش جاتے اونکے گھر تو عزت کرتے اور ساوک کرتے وہی انکی معاش تھی جاڑے مین یمن کیطرف اور گرمی مین شام کو اور آپس مین بیر سے لڑتے قریش حرم کے ادب سے چور و ہاڑی کوئی نہ آتا فرمایا کہ اس گھر کی طفیل تم کو روزی ہے اور امن ہے اس گھر والے کی بندگی نہین کرتے ناشکرے **ف** ابن کثیر کہتے ہین یہ سورت اپنے ماقبل سے جدا ہے مصحف امام مین درمیان دونون کے ایک سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی لکھی ہے اگرچہ متعلق ماقبل ہے ابن اسحاق و ابن زید نے اسکی تصریح کی ہے اسلیے کہ معنے اسکے نزدیک اونکے یہ ہین کہ ہم نے فیل کو مکہ سے روکا اور اہل فیل کو ہلاک کیا واسطے ائتلاف و اجتماع قریش کے تاکہ اپنے شہر مین امن و امان سے رہین امیر اور حلت ستان طرف یمن کے اور رحلت تابستان طرف شام کے ہے متاجر مین کہ سوداگری کو وہان جاتے پھر صحیح سلامت اپنے شہر مین آجاتے کیونکہ لوگ انکی عزت و آبرو کرتے تھے اور ساکن حرم خدا جانتے تھے اسلیے جو کوئی اون کو پہچانتا تھا وہ انکا احترام کرتا ملکہ اگر کوئی انکے ساتھ لگ لیتا تو وہ بھی سفر و حلت مین امن سے رہتا اب زمانہ انکے اقامت کا شہر مکہ مین سو اللہ نے فرمایا اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ولہذا فرمایا لایلاف قریش ابن جریر نے کہا صواب یہ ہو کہ لام لام تعجب ہے گویا یہ کہا کہ ایلاف قریش سے تعجب کرو کہ ہمنے یہ نعمت الفت کس طرح اونپر نبدل کی مسلمین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ دو سورتین جداگانہ و مستقل ہین بہر انکو سنت نشکر کا سمجھا یا کہ اس گھر کے رب کی عبادت کرو مراد اس سے توحید خالص ہے ہمراہ پرستش کے جسطرح کہ ہمنے اونکے لیے حرم امن مہبت محترم مقرر کر دیا ہے کما قال تعالیٰ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پھر فرمایا کہ ہمنے اونپر تفضل کیا سانہ امن محض کے اب انکو یہ چاہیے کہ وہ رب اللہ کی عبادت کرین اور سوا اسکے کسی صنم و ند و وثن کو نہ پوجین ولہذا جس نے یہ بات اللہ کی قبول کی

اللہ نے اوسکے لیے امن دنیا و امن آخرت کو جمع کر دیا اور جس نے قبول نکیا اوس سے ان دونون امر کو سلب کر لیا کما
قال تعالے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ اسماء بنت یزید نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہتے سنا کہ ویل لکم قریش لئلاف قریش رواہ ابن ابی حاتم اسماء بن زید کا لفظ یہ ہے کہ وَيْحَكُمْ
يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اُعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ رواہ ابن ابی حاتم لکن صواب اسماء بنت یزید ہے نا اسماء
بن زید **ف** فتح البیان مین کہا ہے لام لایلف کا متعلق آخر سورہ ماقبل ہے گویا اللہ نے یہ فرمایا اَهْلَكَ
اَصْحٰبَ الْفِيْلِ لِاَجْلِ تَاَلُّفِ قریش فراء نے کہا یہ سورت متصل سورہ اول ہے اسلیے کہ اللہ نے ذکر اپنی بڑی
نعمت کا قریش پر دربارہ فعل عجیبہ کر کے پھر لایلف قریش کہا یہ کلام جیسے ہمنے ساتھہ ہاتی والون کے کیا یہ
ایک ہماری نعمت ہے قریش پر کہ وہ تجارت کے لیے نکلتے ہے کوئی انکو لوٹتا نہین اسلیے کہ انکو اہل بیت اللہ
جانتے تھے ابن قتیبہ نے یہی ذکر کیا ہے زجاج نے کہا یعنے ہمنے انکو بچا کر ڈالا واسطے تالیف قریش
کے اسیوجہ سے ابی بن کعب نے اس سورت کو اور سورہ فیل کو ایک ٹھیرایا ہے بلا فاصلہ اور بسملہ نہین
لکھی لکن جمہور صحابہ وغیرہم نے انفصال اس سورت کا سورہ فیل سے مستفیض و مشہور ہے کشاف مین
کہا ہے کہ یہ لام متعلق لیعبدوا ہے کشاف سے پہلے یہ بات خلیل بن احمد کہہ چکے ہین یعنے اگر سائر
نعم کی وجہ سے اللہ کی عبادت نہین کرتے ہین تو اسی نعمت جلیل کے سبب سے اوسکی عبادت کرین
کسائی و اخفش نے کہا ہے کہ یہ لام تعجب کا ہے یعنے ایلاف قریش سے تعجب کرو کسینے کہا یہ لام بمعنے
الی ہے اور ایک قرارت مین بفتح لام ہے اور اسیطرح مصحف ابن مسعود مین ہے بنا اسپر کہ لام امر ہے اور
یہ لغت معروف ہے قریش اولاد نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کو کہتے ہین جو منحصر
اولاد نضر مین ہے وہ قرشی ہے اور بعض نے کہا اولاد فہر بن مالک بن نضر ہے لکن اول اصح ہے رحلت
سے مراد سفر کرنا ہے طرف یمن و شام کے جاڑون مین یمن کو جاتے اسلیے کہ وہ بلاد گرم سیر ہین اور گرمی
مین طرف شام کے کوچ کرتے اسلیے کہ وہ بلاد سرد سیر ہین یہی مروی ہے کہ جاڑون مین مکہ کے اندر
رہتے اور گرمی مین طائف کو جاتے مگر اول اولے ہے ارتحال قریش کا واسطے تجارت کے جاہلیت و
اسلام مین معروف ہے ابن قتیبہ نے کہا زندگی قریش کی تجارت پر تھی ہر سال دو سفر کرتے ایک نرستان

مین دوسرا تابستان مین اگر یہ رحلت نہ ہوتی تو مکہ مین مقام نکر سکتے اور اگر امن نہ ہوتا تو قدرت تصرف پر نہ رکھتے سب سے پہلے جس نے یہ رحلت نکالی ہاشم بن عبد مناف تھے مراد کعبہ ہے اللہ نے کہا تم اس گھر کے رب کی عبادت کرو نہ کسی اور کی کیونکہ وہ بت پرست ہو گئے تھے یا وہ بسبب اس گھر کے سارے عرب پر شرف رکھتے تھے اسلیے انکو یہ نعمت یاد دلائی پھر کہا کہ اسی گھر کے رب نے تم کو بھوک مین کھانا دیا بسبب اندوسفر کے یا مراد طعام سے یہ ہے کہ جب انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضرت نے اونپر بددعا فرمائی مثل زمانہ یوسف علیہ السلام کے سات برس کا قحط پڑا تب انہون نے کہا کہ آپ دعا کرین ہم مومن ہین حضرت نے دعا کی اللہ نے قحط دور کیا اگر سنگی گئی کہا ملا ابن عباس نے کہا مراد دعوت ابراہیم علیہ السلام ہے وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ پھر فرمایا کہ خوف شدید سے جسمین وہ گرفتار تھے امن دیا ابن زید نے کہا بعض عرب بعض کو لوٹتے قید کرتے پھر نے قریش کو جب حرم کے اس ملک سے امن مین کہا تھا ضحاک و ربیع و شریک و سفیان نے کہا کہ خوف حبشہ و فیل سے امن دیا ابن عباس نے کہا جذام سے یا مراد قول ابراہیم علیہ السلام ہے رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا ابن عباس نے کہا اللہ نے انکو رحلت سے نہی کی اور یہ حکم دیا کہ تم اس گھر کے رب کو پوجو اور سوئت کی کفایت فرمائی یہ اللہ کی ایک نعمت تھی اونپر فضل قریش مین بہت احادیث آئی ہین اور فرمایا ہے کہ لوگ تابع ہین قریش کے خیر و شر مین اور یہ امر یعنے خلافت ہمیشہ انہین مین رہیگی جبتک کہ دو آدمی بھی باقی رہینگے یہ احادیث دو اوین اسلام مین موجود ہین وللہ الحمد والمنۃ

سورۂ ارایت

اسکو سورۂ دین اور سورۂ ماعون اور سورۂ یتیم بھی کہتے ہین یہ چھ یا سات آیت ہے مکے مین اوتری یہی قول ہے عطا و جابر کا ابن عباس نے کہا مکی ہے دوسرے قول مین کہا مدنی ہے یہی قول ہے قتادہ کا بعض نے کہا نصف اول مکی ہے اور نصف ثانی مدنی اول حق ہے عاص بن وائل کے اوتری ہے اور ثانی حق ہے عبد اللہ بن ابی بن سلول کے مقاتل و کلبی نے کہا حق ہے عاص کے نازل ہوی ہے سدی نے کہا حق ہے ولید بن مغیرہ کے ضحاک نے کہا حق ہے ولید بن مغیرہ کے ضحاک نے کہا حق ہے عمرو بن عائذ کے ابن جریج نے کہا حق ہے ابی سفیان کے بعض نے کہا حق ہے بعض منافقین کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝

ع ۱ اور سفر و حضر مین ۱۲ منہ
ع ۲ اور ہر ایک کو ۱۲ منہ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

تونے دیکھا وہ جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونا سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر پھر خرابی ہے اون نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور مانگی نہ دیں برتنے کی چیز

ف بیخبر ہیں یعنے نماز قضا کرتے ہیں یا تنگ وقت پڑھتے ہیں جان کر تب اللہ نے فرمایا ای رسول تم نے دیکھا مکذب معاد و جزا و ثواب کو ایسا ہی شخص ہے باپ کے بچے پر قہر کرتا ہے اور اسکا حق نہیں دیتا نہ اوسکو کہلاتا ہے اور نہ اوسکے ساتھ احسان کرتا ہے اور نہ محتاج کے کھلانے پر ترغیب دلاتا ہے کما قال تعالی كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ہر مسکین سے وہ فقیر ہے جسکے پاس کوئی شے نہیں ہے جس سے گذر اوقات کر سکے ابن عباس نے کہا ساہون سے مراد منافقین ہیں جو ظاہر میں نماز پڑھتے ہیں اور باطن میں نہیں پڑھتے یعنے علانیہ میں تلزم نمازیں پھر اُسکے فعل سے سر میں بالکل غافل یا جو وقت نماز کا مقرر ہے شرعًا اوسوقت پر ادا نہیں کرتے جب بالکل اخیر وقت ہو جاتا ہے تب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں یہ قول ہے مسروق و ابو الضحے کا عطا بن دینار نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَالَ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یا دائمًا یا غالبًا تاخیر نماز کرتے ہیں یا ارکان نماز بخوبی بجا نہیں لاتے جسطرح پر کہ حکم شرع ہے باخشوع و تدبر معانی نہیں کرتے غرضکہ لفظ شامل ہے ان سب معانی کو جو شخص متصف ہے ساتھ کسی ایک صفت کے ان صفات میں سے اوسکو ایک قسط وحصہ ہے اس آیت سے اور جو متصف بجمیعہ ہے اوسکو پورا نصیب ہے اس سے وہ عمل نفاق میں کامل ہے جسطرح کہ صحیحین میں آیا ہے کہ یہ نماز ہے منافق کی تین بار یہ کلمہ فرمایا بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا ہے جب سورج درمیان دو قرن شیطان کے ہوتا ہے تب اوٹھکر چار ٹکر مرغ کی مار لیتا ہے یاد نہیں کرتا اللہ کو مگر تھوڑا یہ آخر نماز عصر ہے جو وسطی ہوتی ہے جسطرح کہ اس میں نص آئی ہے آخر وقت تک جو کراہت کا وقت ہے بیٹھا رہتا ہے پھر اوٹھکر چار ٹھونگیں کوے کی طرح لگاتا ہے نہ اطمینان کرتا ہے نہ خشوع و لہذا یہ فرمایا کہ ذکر قلیل کرتا ہے اور یہ اوٹھکر نماز پڑھنا اسکا اسلیے ہے کہ لوگ دیکھیں نہ اللہ کی ذات کے لیے گویا اوسنے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی قال تعالی اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ابن عباس نے رفعًا کہا ہے جہنم میں ایک وادی ہے جس سے خود جہنم پناہ مانگتی ہے ہر دن چار سو بار وہ وادی طیار کیا گیا ہے واسطے ریاکاران امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی حال کتاب اللہ ہو یا مصدق فی غیر فرات اللہ یا حاج الی بیت اللہ یا خارج فی سبیل اللہ رواہ الطبرانی حدیث
ابن عمر میں فرمایا ہے مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ سَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ رواہ احمد ابن
جس نے کہ عمل اللہ کے لیے کیا ہے اور لوگوں کو اوسپر اطلاع ہوگئی اور خوش ہوا تو داخل یا نہیں ہے دلیل اوسپر
حدیث ابوہریرہ ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا ایک آدمی آیا مجھکو یہ بات اچھی معلوم ہوئی میں نے حضرت سے ذکر کیا فرمایا
تیرے لیے دو اجر لکھے گئے ایک اجر سر کا دوسرا اجر علانیہ کا رواہ ابو یعلی ہارون بن معروف نے کہا مجھکو یہ
بات پہونچی ہے کہ ابن مبارک نے کہا نعم الحدیث للمرئین یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا
یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا آدمی ایک عمل چھپا کر کرتا ہے پھر جب اسپر کوئی مطلع ہوتا ہے تو اسکو
اچھا لگتا ہے فرمایا لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ اَبُوْيَعْلٰى وَالتِّرْمِذِيُّ وَاسْتَغْرَبَهٗ وَابْنُ
مَاجَةَ ابوبرزہ اسلمی کہتے ہیں جب یہ آیت اوتری اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ لَّوْ اُعْطِيَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ جَمِيْعِ الدُّنْيَا
هُوَ الَّذِيْ اِنْ صَلّٰى لَمْ يَرْجُ خَيْرَ صَلٰوتِهٖ وَاِنْ تَرَكَهَا لَمْ يَخَفْ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ یعنے یہ آیت تمہارے
لیے ساری دنیا سے بہتر ہے یہ وہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے تو امید خیر کی نہیں رکھتا اور اگر ترک کرتا
ہے تو اللہ تعالے سے نہیں ڈرتا اس کی سند میں جابر جعفی ضعیف ہے اور شیخ اسکا غیر ہے سعد
بن ابی وقاص نے کہا ہے میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا سوال کیا فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو
دیر لگا کر نماز پڑھتے ہیں رواہ ابن جریر ابن کثیر نے کہا تاخیر نماز محتمل ہے کہ بالکل ترک کرے یا بعد
وقت کے پڑھے یا اول وقت سے دیر لگائے مدبر صحت نے کہا یعنے غافل رہا یہانتک کہ وقت تنگ
ہوگیا منع ماعون کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو اپنے رب کی عبادت کی اچھی طرح اور نہ خلق کے ساتھ احسان کیا
یہانتک کہ کوئی ایسی شے جس سے نفع ہو اور مستعار لی جائے عاریت دی حالانکہ وہ بعد نفع لینے کے
واپس آجاتے ہیں یہ لوگ منع زکوٰۃ و قربات کے ساتھ بالاولی ادا نے ترمین مجاہد نے کہا ماعون کی کوئی ہے یہی قول
ہے سدی و ابوصالح و ابن عمر و محمد بن حنفیہ و سعید بن جبیر و عکرمہ و مجاہد و عطا و عطیہ و زہری و حسن و قتادہ
و ضحاک و ابن زید رحمہم اللہ تعالی کا حسن بصری نے کہا اگر نماز پڑھے تو دکھانے کو اور اگر فوت ہوگئی تو
کچھ غم نہ کیا اور مال کی زکوٰۃ ندی دوسرا لفظ یہ ہے کہ مال کا صدقہ ندیا زید بن اسلم نے کہا یہ منافقین ہیں
نماز ظاہر میں ہوتی ہے اوسکو پڑھا زکوٰۃ مختی چیز ہے وہ ندی ابن مسعود نے کہا ماعون وہ چیز ہے جسکو

لوگ آپس میں دست گردان لیتے ہیں جیسے کلہاڑی بچھی ڈول وغیرہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے ہم اصحاب محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم آپس میں چرچا کرتے تھے کہ ماعون دلو و فاس و قدر ہے جس بغیر کام نہیں چلتا یہی بات سعید بن
عیاض نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی عبداللہ نے کہا ہر معروف صدقہ ہے ہم ماعون عہد رسول خدا
میں عاریت دلو و قدر کو سمجھتے تھے دوسرے لفظ میں یہ زیادہ کیا ہے ابن عباس نے کہا مراد متاع بیت
ہے یہی قول ہے مجاہد و ابراہیم نخعی و سعید بن جبیر و ابو مالک وغیرہ واحد کا کہ مراد عاریت امتعہ ہے ابن عباس نے کہا
ابھی اہل اسکے نہیں آئے کیسے کہا مراد منع طاعت ہے علی نے کہا منع فاس و قدر و دلو ہے عکرمہ نے کہا
زکوۃ مال ہے ادنی اوسکا چلنے ڈول سوئی ہے یہ قول عکرمہ کا حسن سے شامل ہے جملہ اقوال کو اور مرجع اسکا
طرف ایک ہی چیز کے ہے یعنے ترک معاونت کے ساتھ مال یا منفعت کے ولہذا محمد بن کعب نے کہا ہے کہ مراد
معروف ہے اور اسی سے حدیث میں آیا ہے کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ زہری نے کہا ماعون زبان قریش میں بمعنے
مال ہے حدیث علی نہیری میں فرمایا ہے ماعون حجر و حدید ہے رواہ ابن ابی حجر سے مراد دیگچہ سنگین ہے اور
حدید سے مراد دیگچہ پتاس و اللہ اعلم فتح البیان میں کہا ہے خطاب رایت میں حضرت کر ہے اور دین سے
مراد جزا و حساب آخرت ہے ابن عباس نے کہا حکم خدا ہے وہ لوگ کفار و صبیان کو وارث نکرتے تھے
اللہ نے کہا یہ یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو نہیں کھلاتے بخل مال کا کرتے ہیں ویل سے مراد عذاب
یا ہلاک ہے یا وادی جہنم ساہون سے مراد غفلت و بے پروائی ہے اسجگہ عن کہا نہ فی اسلیے کہ مومن کی
نماز سہو سے خالی نہیں ہوتی اس دلیل سے کہ انبیا کو بھی سہو ہوتا تھا اور سہو اسکے کہ مراد غفلت نماز سے
ہے اوسکے وقت کی تاخیر کے ساتھ واحدی نے کہا یہ حق میں منافقوں کے اوتری ہے کہ نماز پڑھنے پر
نہ امید ثواب کی رکھتے ہیں اور نہ ترک پر خوف عقاب کا ہے اسلیے اتنی غفلت کرتے ہیں کہ وقت نماز
کا جاتا رہتا ہے اگر ہمراہ مومنین کے ہوتو دکھانے سنانیکو پڑھ لے اور جب کوئی نہ ہوا تو اڑا دے پھر
کون پڑھتا ہے نخعی نے کہا سر سے اشارہ سجدہ کا کر لیتے ہیں ہکذا و ہکذا قطرب نے کہا نہ نماز پڑھتا ہے نہ
اللہ کا ذکر کرتا ہے ابن مسعود کی قرارت بجای ساہون لاہون ہے مصعب بن سعد نے اپنے باپ سے
کہا تم نے یہ آیت دیکھی ہم میں کونسا شخص سہو نہیں کرتا ہے یا حدیث نفس نہیں کرتا ہے انہوں نے
کہا یہ بات نہیں ہے بلکہ مراد اضاعت وقت ہے سعد بن ابی وقاص نے اس آیت کا مطلب حضرت سے
پوچھا فرمایا مراد وہ لوگ ہیں جو نماز دیر کر کے پڑھتے ہیں رواہ الحاکم و البیہقی لکن موقوف اصح ہے

بہر مراد ریا سے یا تو دکھانا نماز کا ہے یا ہر عمل صالح کا تاکہ لوگ اسکی تعریف کرین خازن نے کہا لیکن جو شخص کہ اظہار نوافل کرتا ہے اسلیے کہ لوگ اسکی پیروی کرین اور اپنے نفس پر ریا سے مامون ہے تو اسکا کچھ ڈر نہین ہے اور نہ وہ ریا کار ہے اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ مراد ماعون ہر دلو و فاس و قدر ہے اور وہ چیز جس سے منع نہین کیا جاتا ہے جیسے پانی نمک یا زکوۃ مال بعض نے کہا مراد حق عبد ہے علی العموم یا منافع اموال اللہ نے صدقہ و زکوۃ و ہر معروف کا نام ماعون رکھا ہے اسلیے کہ وہ کثیر مین سے قلیل مین ابن مسعود کہتے ہین کہ مسلمان لوگ منافقون سے ڈول کلہاڑی وغیرہ عاریت مانگتے تھے وہ نہ دیتے اوسپر اللہ نے یہ آیت اتاری

سورۂ کوثر

اسکو سورۂ ابتر بھی کہتے ہین یہ تین آیت ہے ابن عباس و کلبی و مقاتل نے کہا مکی ہے حسن و عکرمہ و مجاہد نے کہا مدنی ہے یہی قول صحیح دوہ کا ہے ابن عباس و ابن الزبیر و عائشہ نے کہا ہے کہ مدینہ اوتری ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ انا اعطینک الکوثر ۝ فصل لربک وانحر ۝ ان شانئک ھو الابتر ۝

ہمنے دی تجھکو کوثر سو نماز پڑھ اپنے رب کے لگے اور قربانی کر بیشک جو بیری ہے تیرا وہی رہا پیچھا کاٹا **ف** کوثر نام ہے ایک نہر کا بہشت مین اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے میٹھا جو کوئی ایک بار پیے ساری عمر پیاس نلگے اوسکا پانی ایک حوض مین بہتا ہے محشر مین موتی نالے گرتے ہین ایک سونے کا ایک روپے کا حوض جو پر دو دو مہینے کی راہ چار طرف پڑے اوسکے ایک فرش ہے تختون سے روپے اور سونے کے اور کنارہ پر بنگلے ہین ایک ایک موتی کی اندر سے خالی حوض مین آبجوری ترتے ہین سونے روپے کی جتنے آسمان کے تارے ہین حضرت اور اُنکی یار وہان کٹورے ہین امت پہونچتی جاتی ہے جو وہان جا پہونچا اوسکا پانی پیا پھر ساری مدت محشر کے پیاس نلگے اور اپنے گروہ مین جا ملا امن مین آیا جو نہ پہونچا اوسپر افسوس ہے قربانی حضرت پر ضرور تھی اور امت مین مالدار پر ہر مفلس کو ضرور نہین کافر کہتے اس شخص کے بیٹا نہین زندگی تک اسکا نام ہی پیچھے کون نام لیگا سو اُنکا نام روشن ہے قیامت تک اوس کا فکر کوئی نہین جانتا انتھے انس بن مالک کہتے ہین حضرت کو کچھ اونگھ سی آگئی پھر سر اوٹھا کر تبسم کیا پھر خود کہا یا آپ سے لوگون نے کہا کہ آپ کس بات پر ہنسی فرمایا ابھی مجھپر ایک سورت اوتری ہے پھر یہ سورت پڑھی اور فرمایا تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھکو دی ہے جنت مین اوسپر خیر کثیر ہے اوسپر میری

است دن قیامت کی آئیگی اوسکے برتن جتنے تارے آسمان کے ایک بندہ اون مین سے کھینچا جاویگا مین کہونگا
اے پروردگار میری امت کا آدمی ہے مجھ سے یہ بات کہی جائے گی تو نہین جانتا کہ ان لوگون نے بعد تیرے کیا کیا
نکالا رواہ احمد صفت حوض مین آیا ہے کہ اوس مین دو پرنالے آسمان سے نہر کوثر سے بہین گے اُسکی
انجوری بعد و نجوم شمار ہونگے اسکو مسلم و ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے بہت سے قراء نے استدلال
کیا ہے کہ یہ سورت مدنی ہے اور بہت سے فقہاء نے کہا ہے کہ بسم اللہ داخل ہے اس سورت مین اور ہمراہ سورت
کے اتری ہے حدیث انس مین فرمایا ہے مجھکو کوثر دی گئی ہے وہ ایک نہر جاری ہے اوسکی دونون کنارون پر
قبے مین موتی کے مینے اُس کے خاک پر ہاتھ مارا وہ مشک اذفر ہے اور اسکی کنکریان موتی ہین رواہ احمد
دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ داخل ہوا مین جنت مین ناگہان ایک نہر دیکھی جسکے دونون کنارون پر خیمے مین
موتیون کے مینے ہاتھ مارا کہ یہ پانی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے وہ مشک خالص تھا مینے کہا اے جبریل کیا چیز
ہے کہا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ پاک نے تم کو دی ہے رواہ احمد و البخاری مسلم کا لفظ انس سے رفعاً یہ ہے کہ
جب حضرت آسمان پر گئے کہا سیر اگذر ایک نہر پر ہوا جسکے کنارے پر قبے خالی موتیون کے قبے مین نے
کہا اے جبریل یہ کیا ہے کہا یہ کوثر ہے یہی لفظ بخاری کا بھی ہے انس بن مالک کہتے ہین حضرت جب
شب معراج مین گئے جبریل انکو آسمان دنیا پر لے گئے وہان ایک نہر تھی جسپر گوہر زبرجد کے محل تھے
حضرت اوسکی خاک سونگھنے لگے اور جبریل سے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ وہ کوثر ہے جسکو تیرے لیے تیرے
رب نے چھپا رکھا ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرتؐ نے کہا مین جنت مین سیر کرتا تھا اتنے مین ایک
نہر سامنے دیکھی جسکے دونون کنارون پر خالی موتیون کے قبے تھے ایک فرشتے نے جو ہمراہ تھا کہا تو
جانتا ہے کہ یہ کیا ہے یہ کوثر ہے جو اللہ تعالی نے تجھ کو دی ہے حضرتؐ نے زمین پر ہاتھ مار کر اوسکی مٹی
اٹھائی وہ مشک تھا تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت سے پوچھا کوثر کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو اللہ پاک نے
جنت مین مجھکو دی ہے اسکی خاک مشک خالص ہے دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین
اوسپر چڑیان آتی ہین جن کی گردنین جیسے اونٹ کی گردنین ابوبکر نے کہا اے رسول خدا وہ چڑیان
بہت عمدہ ہین فرمایا اوسکے کھانیوالے اور بھی عمدہ تر ہین رواہ ابن جریر اسکو احمد نے بھی انس سے
روایت کیا ہے مگر بجاے ابوبکر نام عمر کا لیا ہے عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ کوثر کیا
ہے فرمایا ایک نہر ہے جو تمہارے نبی کو دی گئی ہے اوسکے کنارون پر خالی موتی ہین آبخورے اوس کے

جتنے تارے آسمان کے رواہ البخاری و احمد و رواہ ابن جریر عنہا بنحوہ مسروق نے عائشہ سے کہا مجھ سے حال کوثر کا کہو کہا ایک نہر ہے اطمینان جنت میں میں نے کہا اطمینان جنت کیا ہے کہا وسط جنت اوس کے کنارے پر محل ہیں موتیوں کے اور یاقوت کے خاک اسکی مشک سے اور کنکریاں لولو و یاقوت رواہ عبد بن حمید دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ آواز کوثر کی سنے وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کرے یعنے نظیر اوس آواز کی سنیگا مخزومہ آواز اسکو دارقطنی نے بھی عائشہ سے روایت کیا ہے بخاری ابن عباس سے راوی ہیں کہ کوثر وہ خیر ہے جو اللہ نے حضرت کو دی ہے ابو بشر نے سعید بن جبیر سے کہا لوگ یہ اعتقاد کرتے ہیں کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت میں سعید نے کہا وہ نہر مجملا اسی خیر کثیر سے ہے ابن عباس نے ترجمہ کوثر کا خیر کثیر کیا ہے یہ تفسیر شامل ہے نہر وغیرہ کو مجاہد نے کہا مراد خیر کثیر ہے دنیا و آخرت میں عکرمہ نے کہا مراد نبوت و قرآن ہے اور ثواب آخرت کا ابن عباس سے تفسیر کوثر کے ساتھ نہر کے بھی بسند صحیح آئی ہے کہا کہ وہ ایک نہر ہے بہشت میں جسکے کنارے سونے چاندی کے ہیں وہ یاقوت و گوہر پر بہتی ہے پانی اوسکا برف سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں ہے اسیطرح ابن عمر سے بھی مروی ہے وکذا رواہ الترمذی موقوفا ابن عمر نے رفعا کہا ہے کوثر ایک نہر ہے جنت میں اسکے کنارے سونے کے ہیں پانی اوسکا موتیوں پر جاری ہے دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ و ابن ابی حاتم ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اسامہ بن زید کا لفظ رضا یہ ہے کہ زمین کوثر کی یاقوت و مرجان و زبرجد و لولو ہے یہ احادیث حوض نزدیک اکثر ائمہ حدیث کے متواتر ہیں انس و ابو العالیہ و مجاہد اور بہت سے سلف کا قول یہی ہے کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں عطا نے کہا حوض ہے پھر اللہ نے فرمایا کہ جسطرح ہمنے تجھ کو کوثر دی ہے اسیطرح تو خالص اپنے رب کے لیے نماز فرض و نفل پڑھ اور اوسی کے نام پر قربانی کر کما قال تعالے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ابن عباس و عطا و مجاہد و عکرمہ و حسن نے کہا مراد نحر سے نحر بدن و نحر ہاہے یہی قول ہے قتادہ و قرظی و ضحاک و ربیع و عطا و حکم و اسمعیل بن ابی خالد اور بہت سے سلف کا یہ برخلاف اوسکے ہے جو مشرک جمع تھے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرتے غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتے کما قال تعالے وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ الآیۃ بعض نے کہا مراد نحر سے رکھنا داہنے ہاتھ کا ہے بائیں ہاتھ پر نیچے نحر کے یہ علی سے مروی ہے لیکن صحیح نہیں شعبی نے

بھی اسیطرح کہا ہے امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نحر سے رفع یدین ہے وقت آغاز نماز کے بعض نے کہا یعنے مونہہ کو طرف قبلے کے ساتھ نحر کے ان ہر سہ قول کو ابن جریر نے نقل کیا ہے ابن ابی حاتم نے علی سے ایک حدیث منکر روایت کی ہے جس سے نحر کرنیکا یہ مطلب نکلا کہ ہر تکبیر نماز پر رفع یدین کرنا چاہیے وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عطا خراسانی کہتے ہین سیدھا کر اپنی پشت کو بعد رکوع کے اور برابر کھڑا ہو اور سینے کو اوپر مراد اس سے اعتدال ہے یہ سب اقوال غریب ہین صحیح قول یہی ہے کہ مراد نحر سے ذبح مناسک ہے لہذا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز عید پڑھکر اپنی قربانی ذبح کرتے اور فرماتے جس نے ہمارے سی نماز پڑھی اور ہمارا سانسک کیا یعنے ذبیحہ اوس کی قربانی ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا اوسکا لنسک ہوا ابو بردہ بن نیار نے کہا ای رسول خدا میںنے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کی ہے اور مینے یہ جانا کہ آج وہ دن ہے جس مین خواہش گوشت کی ہوتی ہے فرمایا شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ یعنے یہ فقط بکری کا گوشت ہوا قربانی نہین ٹھیری کہا میرے پاس ایک عناق ہے جسکو مین دو بکری سے بھی زیادہ چاہتا ہون کیا وہ مجھ سے کفایت کریگی فرمایا تجھ کو کافی ہے تیرے بعد دوسرے کو کافی نہ ہوگی مراد عناق سے گوسفند شش ماہہ ہے ابن جریر نے کہا ٹھیک بات اس آیت کے معنے مین یہ ہے کہ تو ساری نماز اپنے خالص اپنے رب کے لیے پڑہ نہ کسی اور معبود باطل کے لیے اسیطرح اپنا ذبیحہ اللہ کے لیے کیا کر نہ کسی بت کے لیے تاکہ یہ شکر ہو اوس کرامت وخیر کا جو اللہ نے تجھکو دی ہے اور بمثل ومثال ہے تجھکو ساتھ اوسکے خالص کیا ہے ابن کثیر کہتے ہین وَهٰذَا الَّذِي قَالَهُ فِي غَايَةِ الْحُسْنِ وَقَدْ سَبَقَهُ إِلَى هٰذَا الْمَعْنَى الْفَرَّاءُ وَعَطَاءٌ الخ میں کہتا ہون نماز عبادت بدنی ہے اور ذبح عبادت مالی اللہ نے دونون اقسام عبادت مین طریقہ اخلاص کا ارشاد کیا اس ارشاد سے جڑ شرک وبدعت کے کٹ گئی وللہ الحمد پھر فرمایا کہ اے محمد تیرا دشمن اور ہدی وحق وبرہان ساطع ونور مبین کا دشمن جسکو تولایا ہے ابتر یعنے اقل اذل منقطع الذکر ہے عاص بن وائل نے کہا تھا اسکو چھوڑ دو یہ ایک مرد ابتر ہے اسکا کوئی عقب نہین ہے جب ہلاک ہوجائیگا تو اسکا ذکر ہو چکے گا اسپر یہ سورت آئی شمر بن عطیہ نے کہا کہ حق مین عقبہ بن ابی معیط کے اوتری ہے ابن عباس وعکرمہ نے کہا ہے حق مین کعب بن اشرف اور ایک جماعت کفار قریش کے اوتری ہے ابن عباس کہتے ہین کعب بن اشرف کہ مین آیا قریش نے اوس سے کہا تم اپنی قوم کے سردار ہو اس کو دک منقطع عن القوم کو نہین دیکھتے کہ وہ یہ اعتقاد کرتا ہے کہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم اہل حجیج واہل سدانت واہل سقایت

ہین اور نے کہا تم اس سے بہتر ہو اور یہ آیت نازل ہوئی رواہ البزار اور ہو سنا وصحیح عطا نے کہا حق ہین ابی لہب کے آئی ہے جب فرزند رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ابولہب نے پاس مشرکون کے جاکر کہا بتر محمد اللیلۃ یعنے آج کی رات محمد ابتر ہوگئے یعنے منقطع النسل اور یہ اللہ نے یہ آیت بھیجی ابن عباس نے کہا کہ یہ سورت حق ہین عاص بن وائل کے اور ترمذی ہی یہی قول مجاہد وسعید بن جبیر وقتادہ کا ہے دوسرا قول ابن عباس کا یہ ہے کہ حق ہین ابوجہل کے آئی ہے مراد خبائی سے عدد ہے یہ لفظ عام ہے اون سب کو جو کہ متصف ہین ساتھ امور مذکورہ وغیرہ کے عکرمہ نے کہا ابتر یعنے فرد ہے یعنے تنہا سدی نے کہا جب کسی مرد کی اولاد کو مرجاتی تو کہتے کہ فلان ابتر ہوگیا جب حضرت کے ابنا رہے تو کہا ابتر محمد اور اللہ نے یہ سورت نازل کی مرجع اسکا یہی ہے کہ ابتر وس شخص کو کہتے ہین جسکا ذکر منقطع ہوجائے اون لوگون نے اپنے جہل سے یہ توہم کیا تھا کہ جو حضرت کے بیٹے مرگئے تو انکا ذکر بھی جاتا رہیگا حاشا وکلا بلکہ اللہ نے ذکر آپ کا علے رؤس الاشہاد باقی رکھا اور آپ کی شرع کو سب کی گردنون پر واجب کیا یہ استمرار ودوام ابدالآباد تا قیامت حشر ومعاد باقی رہیگا وللہ الحمد والمنۃ ف فتح البیان مین کہا ہے کہ جو شے کثیر العدد یا قدر یا خطر ہوتی ہے عرب اسکو کوثر کہتے ہین مراد کوثر سے خیر کثیر ہے جو کثرت مین غایت کو پہونچ گئے ہو اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ نہر ہے جنت مین یا حوض ہے موقف مین یا نبوت یا قرآن یا تفسیر قرآن ہے یا مراد کثرت اصحاب واتباع ہے یا ایثار یا اسلام یا رفعت ذکر یا نور قلب یا شفاعت عظمے یا معجزات یا اجابت دعا یا لا الہ الا اللہ یا فقہ فی الدین یا نماز یا جگانہ یہ سب اقوال غریبہ ہین اصح یہہ ہے کہ ایک نہر ہے جنت مین جسکا ذکر احادیث کثیرہ مین آیا ہے تو اب اسی تفسیر فوع کیطرف جانا اولی ہے پس کوثر کو معنے کوثر کے لغت عرب مین خیر کثیر ہون جس نے تفسیر کوثر کی تفسیر بر فرع سے عامتر کی ہے اس نے معنے لغوی پر نظر ڈالی لکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفسیر کوثر کی ساتھ نہر کے فرمائی ہے یہ معنے شرعی مقدم ہین مفہوم لغوی پر وَاِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ بَطَلَ اَنْصُرُ مُعَقِّلٍ قرطبی نے کہا اصح اقوال دو قول ہین ایک یہ کہ کوثر نہر ہے دوسری یہ ہے کہ حوض ہے اسلیے کہ حضرت سے نہر ہونا اور سکا مشہور ہوچکا قاضی عیاض کہتے ہین احادیث حوض صحیح ہین اور ایمان لانا اور نیز فرض ہے اور تصدیق کرنا انکا ایمان ہے اور یہ احادیث اپنے ظاہر پر جاری ہین اہلسنت وجماعت ان جیسی حدیثون کی تاویل نہین کرتے اور نہ کسیکا اون مین اختلاف ہے یہ اخبار متواتر النقل ہین ایک خلائق صحابہ نے انکو روایت کیا ہے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین اون سب کو جمع فرمایا ہے مع اسانید وطرق تمکلمہ صاحب قوت القلوب وغیرہ اطرف گئے ہین

کہ آپکا حوض عبد صراط کے ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت کے دو حوض ہیں اور دونوں کا نام کوثر ہے ہاں میزان و حوض میں اختلاف ہے کہ کون پہلے ہے اور کون پیچھے ابوالحسن فاسی نے کہا صحیح یہ ہے کہ پہلے حوض ہے میزان بھی اسی کو مقتضے ہیں اسلیے کہ لوگ قبور سے پیاسے نکلیں گے تو صراط و میزان سے پہلے حوض ہی پر آنا چاہیے مراد اور صلوٰۃ سے دوام اقامت سے نماز ہائی پنجگانہ یا نماز عید قربان پہلا قول مناسب ہے کہی ہو نیکو اور دوم مناسب ہے مدنی ہو نیکو نحر سے مراد ذبح شتر ہے کیونکہ عامہ مال عرب کا یہی اونٹ ہے محمد بن کعب نے کہا کچھ لوگ واسطے غیر اللہ کے نماز پڑھتے جانور ذبح کرتے اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ تمہاری نماز اور قربانی اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے نہ واسطے ماسوا کے قتادہ و عطا و عکرمہ نے کہا مراد نماز عید و نحر اضحیہ ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ مراد نماز فرض صبح مزدلفہ و نحر بمقام منیٰ ہے ابن الاعرابی نے کہا نحر یہ ہے کہ نماز میں سامنے محراب کے کھڑا ہو عطا نے کہا درمیان دونوں سجدوں کے برابر سینہ ظاہر ہو سلیمان تیمی نے کہا ناف و واسطے دعا کے برابر سینہ کے اوٹھائے ظاہر آیت یہی کہ حضرت کو حکم مطلق نماز و مطلق نحر کا دیا ہے کہ یہ دونوں کلام خاص الہی کے لیے ہوں غیر کے لیے سنت ہیں جہاں کہیں بیان اس مطلق کا ساتھ کسی نوع خاص کے آیا ہے تو وہ حکم مقید نہ ہیں ہے پھر فرمایا کہ اے نبی تیرا دشمن منقطع عن الخیر ہے عموماً خواہ خیر دنیا ہو یا خیر آخرت ابتر وہ ہے جسکے لیے عقب نہ ہو یا جسکا ذکر بعد موت کے باقی نہ رہے ظاہر آیت عموم ہے اور ہر دشمن نبی کی یہی شان ہے وہ دارین میں حرمان نصیب ہوتا ہے نازل ہوا اسحاق بن عامر بن وائل وغیرہ کے حق میں فائی عموم نہیں ہے اسلیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا ابوایوب نے کہا جب ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال ہوا حضرت نے فرمایا ہے بعض سے کہا کہ یہ صبابی آج کی رات متولد ہوا ابن عباس نے کہا اکبر اولاد حضرت قاسم تھے سب سے پہلے وہی مرے کہ میں پیدا ہوئے تھے پھر عبداللہ مرے سب سے عاص بن وائل نے کہا حضرت کی نسل منقطع ہوئی وہ ابتر ہیں کسی نے کہا قائل اس قول کا ابوجہل تھا واللہ اعلم

سورۂ کافرون

یہ چھبیسویں ہے قول ابن مسعود و حسن و مکہ و مدینہ میں کی ہے اور قول ابن عباس و قتادہ و ضحاک و ابن الزبیر مدنی جابر کہتے ہیں حضرت نے اسکو اور قل ہو اللہ احد کو دو رکعت طواف میں پڑھا تھا رواہ مسلم ابوہریرہ نے کہا دو رکعت فجر میں پڑھتے تھے رواہ مسلم ابن عمر نے کہا دو رکعت سنت مغرب میں کہ اور پیارے اخرجہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان وابی مردویہ ابی نے کہا حضرت و تین سجدہ اور یہ سورت اور قل ہو اللہ پڑھتے

اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ دوسری روایت ابن عمر مین ہا سکو برابر ربع قرآن کے اور قل ہو اللہ احد کو برابر
ثلث قرآن کے فرمایا ہے اَخْرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَالطَّبَرَانِيُّ نوفل بن معاویہ اشجعی نے کہا اے رسول خدا
مجھے سکھا دو کہ مین بستر پر جاکر کیا پڑہا کرون فرمایا کافرون پڑہکر سویا کر کہ یہ برارت ہے شرک سے اَخْرَجَهُ
اَحْمَدُ وَاَهْلُ السُّنَنِ حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ کیا مین تم کو ایک کلمہ نہ بتا دون جو تم کو اشراک
باللہ سے نجات دی کافرون جب سونے کے پڑہا کرو اَخْرَجَهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ زید بن ارقم رضی کہتے
ہین جس نے ملاقات کی اللہ کی دو سورت سے اور سپر کچھ حساب نہین ہے کافرون و قل ہو اللہ احد اخرجہ ابن مردویہ
جناب نبی نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ جب تو بستر پر جائے کافرون پڑہ حضرت خود بھی ایسا ہی کرتے پوری سورت
پڑہتے اخرجہ البزار و الطبرانی و ابن مردویہ فی الباب احادیث کثیرہ ابن کثیر کہتے ہین ابن عمر نے کہا ہے مین نے
حضرت کو دیکھا ۳ یا ۴ بار کہ سنت فجر و مغرب مین کافرون و قل ہو اللہ احد پڑہتے رواہ احمد زید بن
حارثہ سے کہا کہ تو جب اپنی رہائش پر آیا کر تو ان دونون سورتون کو آخر تک پڑہ کہ یہ برارت ہین شرک سے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا
عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ تو کہہ اے
منکرو مین نہین پوجتا جسکو تم پوجو اور نہ تم پوجو جسکو مین پوجون اور نہ مجھکو پوجنا جسکو تمنے پوجا اور نہ تم کو پوجنا
جسکو مین پوجون تم کو تمہاری راہ اور مجھکو میری راہ ف پہنچے تم نے مضمون بادی ہے اب سمجھانا کیا فائدہ
جبتک اللہ فیصلہ کرے انتہے ابن کثیر کہتے ہین یہ سورت بیزاری ہے اوس عمل سے جو شرک کرتے ہین اس
مین حکم ہے اخلاص اختیار کرنیکا لفظ کافرون شامل ہے ہر کافر کو جو روی زمین پر ہے لیکن مخاطب اس
خطاب کے کفار قریش ہین کہتے ہین کہ وہ حضرت کو اپنے جہل کے وجہ سے یہ کہتے تھے کہ ایک سال تم
ہمارے معبودون کو پوجو ایک سال ہم تمہارے معبود کو پوجینگے اوسپر یہ سورت اتری اللہ نے فرمایا اے پیغمبر تم انکے دین
سے بالکل بیزار ہو جاؤ اور کہدو کہ جسکو تم پوجتے ہو یعنے اصنام و انداد مین اگلو ہرگز نہین پوجہ سکتا
اور جسکو مین پوجتا ہون یعنے اللہ وحدہ لاشریک لہ تم اسکو پوجوگے پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ مین عبادت تمہاری
تمہاری راہ پر نہین چلسکتا اور نہ تمہارا مقتدی ہوسکتا ہون مین تو اللہ کی عبادت مطابق اوسکی رضا
و محبت کے کرتا ہون اور تم اوسکے اوامر و شرع کی پیروی اوسکی عبادت مین نہین کرتی بلکہ تم نے اپنے جی سے

ایک نئی چیز نکالی ہے کما قال تعالی اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى
پس حضرت نے اونکے جمیع اعمال سے تبرا کیا کیونکہ عابد کو ایک معبود درکار ہے جسکے عبادت کرے اور اسکی راہ پر
چلے سو رسول و اتباع رسول نے اللہ کو موافق اسکی شرع کے پوجا ولہذا کلمہ اخلاص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے
یہی معنے ہین کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور نہ سوا اس راہ کے جو رسول لائے ہین کوئی راہ ہے رہے شرک
سو وہ عابد غیر اللہ ہین جسکا اللہ نے اذن نہین دیا ولہذا حضرت نے اون سے کہدیا کہ تمہارا دین تمہارے لیے ہے
اور ہمارا دین ہمارے لیے کما قال سبحانہ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ وقال تعالی لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ بخاری نے کہا یعنے تم کو تمہارا دین کفر ہے
اور مجھکو میرا دین اسلام بعض نے کہا آیت کے یہ معنے ہین کہ میں اب وہ نہین پوجتا جنکو تم پوجتے ہو اور نہ میں مانتی
ہون عمر اپنی میں تمہاری بات مانون اور نہ تم وہ پوجو گے جو میں پوجتا ہون یہ وہی لوگ ہین جنکے حق مین کہا ہے
لَنْ يَّزِيْدَ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ابن جریر نے بعض اہل عربیت سے نقل
کیا ہے کہ یہ عبارت باب تاکید سے ہے جیسے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا یعنے لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ اسکو ابن الجوزی وغیرہ نے ابن قتیبہ سے حکایت کیا ہے یہ سب تین قول ہوئے
ایکدہ جو ہمنے ذکر کیا دوسرا وہ جو بخاری وغیرہ مفسرین نے ذکر کیا یعنے متعلق ماضی و مستقبل تیسرا یہ کہ تاکید ہے جو تمہارا قول
وہ ہے جسکی نصرت ابو العباس بن تیمیہ رح نے اپنے بعض کتب مین کی ہے کہ مراد لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ سے نفی فعل
ہے اسلیے کہ جملہ فعلیہ ہے اور مراد وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ سے نفی قبول ہے بالکلیہ کیونکہ نفی ساتھ جملہ اسمیہ کے
مؤکد تر ہوتی ہے گویا فعل کی اور اسکی قبول کرنے کی نفی کی جسکے معنے ہوئے نفی وقوع و نفی امکان شرع
کی ابن کثیر کہتے ہین وَهُوَ قَوْلٌ حَسَنٌ اَيْضًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ امام شافعی وغیرہ نے آیۃ لکم دینکم ولی دین
سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ کفر ملت واحدہ ہے پس یہود نصاری کے وارث ہونگے و بالعکس کیونکہ دونو
کی آپس مین نسبت یہ سب سے جسکا توارث کرتے ہین ماعدای اسلام جتنے ادیان و ملل ہین سب مثل ایک چیز
کے ہین بطلان مین امام احمد اور جو لوگ انکے موافق ہین اون کا مذہب ہے کہ نصاری وارث یہود نہین ہو سکتے
ہین و بالعکس بدلیل حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ حضرت نے فرمایا لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰى
واللہ اعلم فتح البیان مین کہا ہے یعنے اے کافرو مین فی الحال وہ کام نہین کرون گا جسکے تم طالب ہو
یعنے عبادت اصنام بلکہ اوزمان آیندہ ہے حافظ ابن القیم نے اس آیت کی کتاب بدائع الفوائد مین

لکم دینکم ولی دین سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ کفر ملت واحدہ ہے پس یہود نصاری کے وارث ہونگے و بالعکس

دس سلے لکھی ہین ابن عباس کہتے ہین قریش نے حضرت سے کہا کہ تم کو اتنا مال دین کہ مین کوئی برابر تمہارے مالدار نہو اور جن عورتون سے چاہو تمہارا نکاح کرادین لیکن ہمارے معبودون کو برا نکہو اور انکا ذکر ساتھہ برائی کے نہ کرو اگر تم کو یہ بات منظور نہو تو پہر ہم ایک اور بات کہتے ہین جسمین تمہاری بہتری ہے کہا وہ کیا کہا یہ کام کرو کہ ایک سال تم ہمارے خداؤن کو پوجو اور ہم ایکسال تمہارے خدا کو پوجین حضرت نے فرمایا کہ مین انتظار کرتا ہون کہ میرا رب کیا فرماتا ہے اوسے اس سورت کی وحی ہوئی اور یہ آیت اتری اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ الی قولہ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ اخرجہ ابن جریر وابن ابی حاتم والطبرانی پہر فرمایا کہ نہ تم آئندہ وہ کام کروگے جو مین تم سے طلب کرتا ہون یعنے عبادت خدا بدلیہ مین کہا ہے کہ اشتمال اس سورت کا نفی محض پر خاصہ اس سورت عظیمہ کا ہے کیونکہ یہ سورت برارت ہی فرمکر سے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے مقصود اعظم اسکا یہی بیزاری مطلق ہے درمیان موحدین و مشرکین سے ولہذا جانبین مین حرف نفی لایا گیا واسطے تحقق برارت مطلوبہ کے حالانکہ متضمن اثبات ہی ہر چیز کا یعنے لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ برارت محضہ ہے وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ اثبات معبود برحق ہے جسکے عبادت سے یہ مشرک بری ہے سو یہ سورت بسبب تضمن نفی و اثبات کے مطابق قول امام الحنفاء ہے اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اور موافق گروہ موحدین بھی ہے وَاِذْ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ولہذا حضرت ان دونون سورتون کو سنت صبح و مغرب مین پڑہا کرتے تہے کیونکہ یہ دونو دو سورت اخلاص ہین اور مشتمل ہین دونو نوع توحید پر جسپر بغیر کسی بندی کی نجات و فلاح نہین ہوسکتی ہے وہ دو نوع عمل اعتقاد ہے اللہ کے تنزیہ کا شرک و کفر و ولد و والد سے کیونکہ الا احد صمد لم یلد ولم یولد ہے دوسرے نوع توحید بقصد و ارادت ہے کہ سوا اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرے نہ اوسکی عبادت مین کسی کو شریک ٹہیرائے بلکہ ذالہ اللہ ہی معبود ہو سو یہ سورت اس مقصد محمود پر بخوبی مشتمل ہے پہر فرمایا کہ نہ مین عابد ہون اسکا جسکو تم نے پوجا یعنے زمانہ ماضی مین یعنے یہ شرک کبھی مجھسے نہین ہوا اور نہ ہوگا اور نہ تم اسکو پوجوگے جسکو مین پوجتا ہون یعنے تمسے بھی یہ کام کسیوقت مین اوقات سے نہ ہوگا یہ معنے آیت کے اوس شخص کے قول پر ہین جس نے کہا کہ اس جگہہ تکرار نہین ہے بلکہ جملہ اولی و اسطی نفی عبادت کے زمان مستقبل مین ہے زجاج نے کہا حضرت نے اس سورت مین نفی کی عبادت الٰہ کی اپنے نفس مبارک سے حال استقبال مین اور نفی کی اونسے عبادت خدا کی حال و مستقبل مین بعض نے کہا ہر جملہ محتمل حال استقبال ہے لیکن ہمنے ایک کو ساتھہ حال کے اور دوسرے کو ساتھہ استقبال کے واسطے رفع تکرار کے خاص کیا

لکن مخفی نہیں ہو کہ یہ سب تکلف و تعسف ہے ٹھیک بات یہی ہے کہ غرض اس تکرار سے تاکید قطع اطماع کفار سے اجابت رسول مختار سے پھر فرما دیا کہ تمہارا دین تمہارے لیے ہے اور میرا دین میرے لیے تم راضی بہ شرک و کفر ہو اور میں اپنی توحید و اسلام پر ہمیشہ تمہارے عمل کی خبر لے گی اور مجھ کو میرے عمل کی لیکن یہ دین بحمدہ تعالیٰ ابھی آتا ہے بعض نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہو ساتھ آیت سیف کے اور بعض نے کہا کہ منسوخ نہیں ہے بلکہ اخبار ہے اور اخبار میں نسخ نہیں آتا کسینے یہ بھی کہا ہے کہ یہ سارا سورت منسوخ ہے قاضی نے کہا میرے لیے ہے دین میرا میں اسکو ہرگز ترک نہیں کرسکتا تو اس میں کچھ اذن کفر کا نہ ہوا اور نہ منع کرنا جہاد سے نکلا تو پھر کیا حاجت منسوخ ہونے کی ساتھ آیت قتال کے ہے حالانکہ دین کی تغییر ساتھ حساب و جزا و عبادت کے آئی ہے ابن القیم نے بدائع میں فرمایا ہے کہ ایک خلائق نے بھگبہ غلطی کی کہ اس سورت کو منسوخ کہدیا اس بنیاد پر کہ یہ آیت انکے دین پر مقرر رکھتی ہے دوسروں نے کہا کہ حق میں اہل کتاب کے ہے کہ وہ اپنے دین پر برقرار ہیں حالانکہ یہ دونوں قول غلط محض ہیں نہ یہ سورت منسوخ ہے اور نہ یہ آیت مخصوص بلکہ محکم ہے اور اسکا عموم نفس محفوظ ہے یا اون سورتوں میں ہے جنمیں نسخ کا داخل ہونا محال ہے یہ سورت تو اخلاص توحید کرتی ہے ولہذا سورۂ اخلاص کہلاتی ہے اور مقتضی ہو برات محکم کو شرک و کفر سے یعنے میں ہرگز تمہاری موافقت نہ کرونگا اسلیے کہ تمہارا دین بالکل باطل ہے وہ تمہارے ساتھ مختص ہے میری شرکت اسمیں یعنے اور تم اس دین حق میں میری شرکت نہیں کرتے ہو تو یہ غایت درجہ کی برات ہوئی اقرار کہاں ہے جسکی بنیاد پر نسخ کہا جائے یا تخصیص تمہیں بلکہ یہ آیت محکم و قائم و ثابت ہے درمیان مومنین و کافرین کے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بلاد و عباد ان مشرکوں سے پاک کردے یہی حکم برات کا ہے درمیان متبع رسول و اہل سنت اور درمیان اہل بدعت و ضلال کے خلاف رسول و مخالفت رسول نے اون کو کہا کہ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انکو اون کی بدعت پر برقرار رکھا گیا بلکہ یہ اظہار برات ہے اون سے بعد اسکے وہ اسطے رد کرنے کے اور جہاد کرنے کے ساتھ اون کے بحسب امکان طیار

و مستفاد میں انتہے کلام ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ

سورۂ نصر

اسکا نام سورۂ توریع بھی ہے یہ تین آیتیں ہے یہ مدنی ہے میں اتری بالاجماع و بلا خلاف یہی قول ہے ابن عباس کا ابن عمر نے کہا وسط ایام تشریق میں بمقام منی حجۃ الوداع میں نازل ہوئی حضرت نے جان لیا کہ یہ وداع ہے و حضت اخرجہ البزار و ابو یعلے و البیہقی و غیرہم ابن عباس کہتے ہیں جب یہ سورت اتری تو حضرت

نے فرمایا دُفِیتُ اِلَیَّ نَفْسِی اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ ابن مردویہ نے اتنا اور زیادہ کیا وقرب الی اجلی تب سے حضرت امر آخرت
مین زیادہ جستجو کرنے لگے حدیث صحیحین مین فرمایا ہے کہ اللہ نے کوئی نبی نہین بھیجا مگر وہ اپنی امت مین
نصف عمر نبی ماضی جو اس سے پہلے تہا رہا عیسے بن مریم نبی اسرائیل مین چالیس برس رہے اور اب مجھکو میں
برس ہوے اب مین اس سال مین مرونگا فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگین فرمایا تو میرے اہل بیت مین سب سے پہلے
آملیگی وہ سکرائین اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ اسکو ابن عباس نے بھی روایت کیا ہے اخرجہ البیہقی
یہ سورت ربع قرآن ہے اور سب سے پیچھے پوری سورت یہی اتری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ
وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝ جب پہونچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکہے لوگ پیٹہو اللہ کے دین
مین فوج فوج اب پاکی بول اپنے رب کی خوبیان اور گناہ بخشوا اس سے بیشک وہ معاف کرنیوالا ف
یعنے قرآن مین ہر جگہہ وعدہ ہے فیصلہ کا اور کافر شتابی کرتے تہے حضرت کی آخر عمر مین مکہ فتح ہوچکا
ملک عرب مسلمان ہونے لگے دل کی دل وعدہ سچا ہوا اب امت کے گناہ بخشوایا کر وہ شفاعت کا لے
یہ سورت اوتری آخر عمر مین حضرت نے پہچانا کہ میرا کام تمام دنیا مین ہوچکا اب سفر ہے آخرت کا انتہے ابن عباس نے
کہا عمر رضے اللہ عنہ مجھے ہمراہ اشیاخ بدر کے داخل مشورہ کرتے شاید اون مین کسیکو برا لگا کہا یہ ہمارے ساتھہ کیون
آتا ہے اُسکے برابر ہمارے بیٹے ہین عمر نے کہا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے پہر ایکدن انکو بلایا اور مجھے بھی بلایا مجھکو
کچھہ شک نہ ہوا اس دن کہ آج جو مجھکو بلایا ہے تو کسیبات کو دکہانے کو بلایا ہے پہر کہا تم لوگ اس آیت مین
کیا کہتے ہو اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ بعض نے کہا ہمکو حکم ہے کہ ہم حمد و استغفار کرین کیونکہ اللہ نے ہمکو نصرت
فتح دی اور بعض خاموش رہے کچھہ نہ کہا عمر نے مجھسے کہا کیا یہ بات ایسیطرح ہے تم بھی یہی کہتے ہو میں نے کہا نہین کہا
پہر کیا کہتے ہو میں نے کہا یہ ذکر ہے اجل رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ نے حضرت کو جتا دیا کہ یہ علامت ہے تمہارے
وفات کی اب تم حمد و استغفار کرو عمر بن خطاب نے کہا مجھے بھی یہی معلوم ہے تفرد بہ البخاری ورواہ ابن جریر
عنہ بنحو ہذہ القصۃ اور بنحو ہا احمد کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے کہ جب یہ سورت اوتری حضرت نے کہا دُفِیتُ
اِلَیَّ نَفْسِی وَاِنِّی مَقْبُوضٌ فِیْ تِلْکَ السَّنَۃِ تَفَرَّدَ بِہٖ اَحْمَدُ یہی قول ہے ابو العالیہ ومجاہد وضحاک اور بہت
سے لوگون کا کہ حضرت کو حضرت کے انتقال کی خبر دی ہے ابن عباس کہتے ہین حضرت مدینہ مین تھے کہ یکبارگی

فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر جاء نصر اللہ والفتح جاء اہل الیمن کہا اے رسول خدا اہل یمن کون ہین فرمایا قوم رقیقۃ قلوبھم لینۃ طباعھم الایمان یمان والفقہ یمان والحکمۃ یمانیۃ رواہ ابن جریر بسند لا تعرف عن اکرمتہ مرسلا ابن عباس نے کہا جب یہ سورت اتری حضرت مرآخرت ہین بہت کوشش کرنے لگے یہ کہا کہ نصر وفتح آئی اہل یمن آئے پوچھا کون ہین کہا قوم الخ یعنے ایک قوم ہین جنکے دل نرم ہین طبیعتین ملائم ہین ایمان یمن کا ایمان ہے فقہ یمن کی فقہ ہے حکمت یمن کی حکمت ہے رواہ الطبرانی بعض علماء نے کہا اسکے یہ معنے ہین کہ جب اللہ شہر و قلعجات ہمپر فتح کرے تو ہم اللہ کی حمد و استغفار کریں ابن کثیر کہتے ہین یہ معنے بھی صحیح ہین اسکا شاہد یہ ہے کہ حضرت نے دن فتح مکہ کے وقت ضحی کے آٹھ رکعتین پڑہین تہین بعض نے کہا یہ نماز ضحے تھی اسکا جواب یہ ہے کہ اسپر مداومت نہین کی پھر اسدن کسطرح اسکو پڑہا اور حضرت مسافر تھے نیت اقامت بھی نہین فرمائی تھی تا آخر رمضان قریب ۱۹ دن کے رہے اور نماز کو قصر کیا اور فطار کیا مع جمیع لشکر کے لشکر قریب دس ہزار کے تھا تو یہ نماز فتح مکہ کی ٹہیری اسلیے یہ کہا ہے کہ جب امیر لشکر کوئی شہر فتح کرے تو اول دخول مین وہان آٹھ رکعت نماز پڑہے سعد بن ابی وقاص نے دن فتح مدائن کے اسی طرح کیا تھا پھر بعض نے کہا کہ یہ آٹھ رکعتین ایک سلام سے پڑہے لکن صحیح یہ ہے کہ دو دو رکعت پر سلام پھیرے جس طرح کہ سنن ابی داؤد مین آیا ہے کہ حضرت نے دن فتح کے ہر دو رکعت پر سلام پھیرا تھا اور جو معنے ابن عباس نے کہے ہین کہ مراد اجل دنیا حضرت سے وہ معنے بھی ٹہیک ہین عائشہ کہتی ہین کہ حضرت رکوع و سجود مین سبحانک اللہم ربنا وبحمدک بہت کہا کرتے تھے قرآن کی تاویل کرتے رواہ ستہ الا الترمذی دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ آخر امر مین یون بہت کہا کرتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور فرماتے میرے رب نے مجھے خبر دی کہ مین اپنی امت مین ایک نشانی دیکھونگا اور مجھکو حکم دیا ہے کہ جب مین وہ نشانی دیکھون تو تسبیح حمد و استغفار کرون وہ تو بہ قبول کرنیوالا ہے سو مینے وہ نشانی دیکھ لی اللہ کی نصر و فتح آئی لوگ اللہ کے دین مین فوج فوج داخل ہونے لگے رواہ مسلم ام سلمہ کہتی ہین حضرت آخر امر مین اونٹنی پہ بیٹھے جاتے آتے سبحان اللہ وبحمدہ بہت کہتے مینے کہا اے رسول خدا آپ یہ کلمہ بہت کہتے ہین فرمایا مجھکو اسکا حکم ہوا ہے رواہ ابن جریر و ہو غریب ابن کثیر کہتے ہین ہمنے حدیث کفارہ مجلس بجمیع طرق والفاظ ایک جزو مفرد مین لکھے ہے اوسکو اسجگہ لکھنا چاہیے فتح سے مراد اس جگہ فتح مکہ ہے یہی ایک قول ہے سب کا احیاء عرب اسلام لانے مین انتظار فتح مکہ کا کرتے تھے کہتے تھے اگر حضرت

اپنی قوم پر غالب ہوئے تو وہ پیغمبر ہیں جب مکہ فتح ہو گیا فوج فوج لوگ دین میں داخل ہونے لگے دو برس نہ گذرے کہ سارا جزیرہ عرب ایمان لے آیا اور سارے قبائل عرب میں کوئی شخص باقی نہ رہا مگر اسنے اظہار اسلام کا کیا وللہ الحمد والمنۃ عمرو بن سلمہ کہتے ہیں جب فتح ہوئی ہر قوم نے اسلام لانیکے لیے طرف حضرت کے شتابی کی قبائل اسی کی راہ دیکھتے تھے اور کہتے تھے چھوڑو دو حضرت کو اور حضرت کی قوم کو اگر وہ انپر غالب ہوں سو سمجھ لو کہ سچے نبی ہیں رواہ البخاری ابن کثیر کہتے ہیں کہ اسنے غزوہ فتح کا بیان اپنی کتاب سیرۃ میں لکھا ہے اوسکیطرف رجوع کرنا چاہیے وللہ الحمد والمنۃ جابر بن عبداللہ نے افواج مردم پر ذکر کیا میں نے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے اِنَّ النَّاسَ دَخَلُوْا فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا وَسَیَخْرُجُوْنَ مِنْہُ اَفْوَاجًا رَوَاہُ اَحْمَدُ میں کہتا ہوں کہ مصداق اسحدیث کا اس زمانے میں بخوبی مشاہدہ ہوتا ہے زمانہ جابر میں یہ افتراق نہ ہوگا جو کہ بعد سنہ ایکہزار ہجری کے اب دنیا میں نظر آتا ہے سیکڑوں مسلمان تارک دین اسلام ہوتے جاتے ہیں انا للہ **ف** فتح المبیان میں کہا ہے مراد نصر سے عون ہے یعنے جب اللہ نے حضرت کو قریش پر عطا کی بغیر تعیین یا جملہ کفار مقاتلین پر فتح سو مراد فتح مکہ ہے یا فتح سارے بلاد یا فتح علوم لکن اول اظہر اور ثالث ابعد ہے مراد دین خدا سے اسلام ہے لوگ جماعات کے جماعات مسلمان ہونے لگے پہلے ایک ایک دو دو آدمی اسلام لاتے تھے اب قبائل کے قبائل فوج فوج داخل دین ہونے لگے عکرمہ و مقاتل نے کہا مراد در آیت الناس سے اہل یمن ہیں سات سو شخص کیبارگی آکر مسلمان ہو گئے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے یہ آیت پڑھکر فرمایا یَخْرُجُوْنَ مِنْہُ اَفْوَاجًا کَمَا دَخَلُوْا فِیْہِ اَفْوَاجًا اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ یہ حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا اور جو خبر غربت اسلام کی دی تھی ویسا ہی واقع ہوا پھر اللہ نے حضرت کو حکم بتسبیح حمد و استغفار کا دیا حضرت آخر وقیام میں سا قط حقوق خدا کے قاصر سمجھکر کثرت استغفار کرتے اگرچہ آپکے سارے گناہ اگلے پچھلے معاف ہو چکے تھے بعض نے کہا استغفار انبیاء علیہم السلام کی ایک عبادت تھی نہ کہ گناہ کے سبب سے نہیں کرتے تھے بلکہ متعبد تھے سا تھا سکے بامراد استغفار کرنا ہے واسطے اسکے تسبیح سے مراد نماز ہے لیکن اولی یہ ہے کہ معنے تنزیہ پر حمل کریں پھر فرمایا کہ اللہ تواب ہے یعنے اوسکے شان کریم یہ ہے کہ جو کوئی اوسکی طرف رجوع لاتا ہے بخشش مانگتا ہے وہ اوپر رحم کرتا ہے اور اوسکی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے اس میں دلیل ہے اسپر کہ قبول توبہ تابعین میں مسالم ہے ابن عمر نے کہا اس سورت کی بعد اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ اور تری حضرت بعد اسکے اسی دن زندہ رہے یہ آیہ کلالہ اور تری اوسکی بعد پچاس دن زندہ رہے پھر یہ آیت اور تری وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ اسکے بعد ۲۱ دن جیے یا سات دن کہ رمضان سنہ

آٹھہ مین فتح ہوا حضرت کی وفات ماہ ربیع الاول ختم وکمال سال دہم پر ہوئی یعنے تاریخ ہجرت سے اگرچہ دو ماہ اور کچھ دن سال یازدہم کے گذر چکے تہے جبکہ اعتبار تاریخ کا اول سال المحرم سے رکہا جاوے چونکہ ہجرت ۱۲ ربیع تاریخ ربیع الاول کو ہوئی تہی اسلیے باقی کو اسی سال مین شمار کر لیا اگرچہ دو ماہ بارہ دن کم رہے اور وفات بارہوین ربیع الاول کو ہوئی اس سال مین سے بھی دو ماہ بارہ دن کامل گذر چکے تہے اسلیے نقصان سال اول کو پورا کیا تو اب یہ کہنا کہ وفات سال دہم مین ہوی بمعنے ختم وکمال اس سال کے صحیح ٹہیرا واللہ اعلم

سورہ تبت

اسکو سورہ ابی لہب بہی کہتے ہین یہ پانچ آیت ہے مکے مین اتری ہے بلا خلاف یہی قول ہے ابن عباسؓ وابن الزبیر وعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ ع ۱

وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

ٹوٹ گئے ہاتہ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کام نہ آیا اور سکو مال اُسکا اور نہ جو کہا یاب پہنچیگا ڈیگ مارتے اگ مین اور اسکی جورو سر پہ لیے پہرتی ایندہن اسکی گردن مین رسی ہے مونج کی ف حضرت کا چچا تہا کفر کے مارے حضرت کی ضد مین پڑا ایک بار حضرت نے جمع کیا سب قریش کو پکار کر اور نے پتھر پہینکا کہ دیوانہ سب لوگون کو ناحق پکارتا ہے اور اسکے عورت سخت دشمن کرتی حضرت کی ماری ایندہن جنگل سے آپ لاتی اور کانٹے حضرت کے راہ مین ڈالتی کہ آتے جاتے کو چبین انتہے ابن عباس کہتے ہین کہ حضرت طرف بطحا کے نکلکر پہاڑ پر چڑہے اور پکارا یا صباحاً قریش جمع ہو گئے فرمایا بہلا اگر مین تم کو خبر دون کہ دشمن صبح یا شام کو تم پر آگریگا تو تم میری تصدیق کروگے کہا ہان فرمایا مین تم کو ڈراتا ہون سامنے ایک عذاب شدید کے ابولہب نے کہا تو نے ہمکو اسی لیے جمع کیا ہے تیرے ہاتہ ٹوٹین اللہ نے کہا تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ تا آخر رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ ابولہب اپنے ہاتہ چبانے لگا اور کہا تَبًّا لَّكَ سَآئِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا بہلا لفظ یعنے تبت بد دعا ہے اور دوسرا لفظ یعنے تب خبر ہے اوسکے حال سے یہ ابولہب ایک چچا تہا حضرت کا نام اسکا عبد العزے بن عبد المطلب ہے اور کنیت اوسکی ابو عتبہ اوسکو ابولہب بسبب اوسکے چہرہ سرخ ہونے کے کہتے تہے حضرت کو بہت ایذا دیتا اور سخت دشمن رہتا اور حقارت کرتا عیب لگاتا اور دین مین نقصان نکالتا ربیعہ بن عباد نے کہا مین حضرت کو سوق ذی

المجاز مین دیکھا آپ فرماتے تھے ای لوگو قولوا آلا الہ الا اللہ کہو تم مراد کو پہونچ گے لوگ آپکے پاس جمع تھے اور آپکے پیچھے ایک مرد روشن صورت احول صاحب وفدیرہ کہتا تھا کہ یہ شخص صابی ہے جھوٹ بولتا ہے یہ جدہر آپ جاتے آپکے پیچھے جاتا مینے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے کہا آپکا چچا ہے رواہ احمد ابو الزناد نے ربیعہ سے پوچھا کہ تم اوسدن صغیر سہگے کہا لا واللہ مین اوس دن عاقل تہا پانی کی مشک بہرتا تہا تفرد بہ احمد دوسرا لفظ یہ ہے کہ ربیعہ نے کہا مین اپنے باپ کے ساتہہ ایک مرد جوان تہا مینے حضرت کو دیکہا کہ آپ قبائل کے پیچھے جاتے ہین اور آپکے پیچھے ایک مرد احول ہے جسکا چہرہ چمکتا تہا وہ ذوجمہ تہا حضرت قبیلہ پر کہڑے ہوکر فرماتے اے بنی فلان مین اللہ کا رسول ہون طرف تمہاری تم کو حکم کرتا ہون کہ تم اللہ کو پوجو کسیکو اسکا شریک مکرو اور میری تصدیق کرو اور مجہکو نہ روکو تاکہ جو چیز اللہ نے مجہکو دیکر بہیجا ہے مین اسکو نافذ کردون حضرت جب یہ بات کہہ چکتے تو ایک شخص پس پشت سے آپکے یہ بات کہتا کہ اے بنی فلان یہ شخص تم سے یہ بات چاہتا ہے کہ تم لات وعزی کو چہوڑ دو اور اپنے حلفا جن بنی مالک بن اقیش سے دست بردار ہو اور جو بدعت و ضلالت یہ شخص لایا ہے اسکو تم اختیار کرو سو تم اوسکی بات نہ سنو اور اسکی پیروی نکرو مینے اپنے باپ سے کہا یہ کون شخص ہے کہا یہ آپکا چچا ابو لہب ہے رواہ احمد ایضاً والطبرانی بہذا اللفظ تب کے سنے یہ ہوئے کہ خاسر وخائب ہوا ابو لہب اور اسکا عمل اکارت گیا اور یہ خسارت وہلاک اوسکا متحقق وثابت ہوگیا اسکو مال اسکا کچہ کام نہ آیا اور نہ جو کمایا ابن عباس نے کہا مراد کسب سے ولد ہے یہی قول ہے عائشہ ومجاہد کا وعطاء وحسن وابن سیرین کا ابن مسعود کہتے ہین کہ جب حضرت نے اپنی قوم کو طرف ایمان کے بلایا ابو لہب نے کہا اگر یہ بات جو میرا برادر زادہ کہتا ہے سچ ہے تو مین دن قیامت کے اپنی جان کو مال واولاد فدیہ مین دیکر چہڑا لونگا اوسپر یہ آیت اتری آتش شعلہ زن سے مراد آتش دوزخ ہے ولہب اوسکے احراق شدید ہے جو خوب بہڑکتی دیکہتی چنگاریان اوڑاتے ہو اوسکی جورو سادات نساء قریش سے تہی ام جمیل نام یا اروی بنت حرب بن امیہ یہ بہن ہے ابوسفیان کی اپنے شوہر کی مددگار تہی کفر وجحود وعناد پر ولہذا دن قیامت کے جہنم مین بہی عذاب پر اسکے معین ہوگی اللہ نے کہا اسکے گردن مین رسی ہے وہ ایندہن جہنم کا اٹہا کر اپنی زوج پر ڈالے گی تاکہ جس عذاب مین وہ ہے وہ زیادہ ہوجائے گویا یہ عورت اس کام کے لیے طیار ومستعد ہورہی ہے اسلیے اپنے گلے مین مونج کی رسی لٹکائے پہرتی ہے مجاہد وعروہ نے کہا وہ رسی آگ کی ہے مجاہد وعکرمہ وحسن وقتادہ وضحاک وسدی نے کہا مراد حمل حطب سے نمیمہ ہے وہ

چغلخوری کرتے تھے اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابن عباس و عطیہ و ضحاک و ابن زید نے کہا حضرت کی راہ مین کانٹے ڈالتی ابن جریر نے کہا حضرت کو عار محتاجی کی لگانے اور خود پیغمبر کش تھے اسلیے خود اوسکی نسبت یہ عار لگائی گئی لیکن صحیح اول ہے واللہ اعلم سعید بن المسیب کہتے ہین کہ ایک گلوبند عمدہ تھا کہنے لگے کہ مین اسکو حضرت کی عداوت مین صرف کرون گی اللہ نے اوسکے عوض ایک رسی آگ کی اوسکے گلے مین تجویز فرمائی شعبی نے کہا مراد مسد سے لیف ہے یعنے چھال عروہ بن زبیر نے کہا مسد ایک بخیر ہے ستر گز کی ثوری نے کہا ایک گلوبند ہے آگ کا جسکا طول ستر ذراع ہو گا جوہری نے کہا مسد چھال کو کہتے ہین یا چھال کی رسی کو بالخصوص یعنے برگ خرما سے پھر کبھی یہ رسی اونٹ کی کھال کی ہوتی ہے یا اوسکے بالون کی جب بالون کو گوندہ کر رسی بنائی تو وہ مسد ہوئی مجاہد نے کہا مسد سے مراد طوق آہنی ہے اسما بنت ابی بکر نے کہا جب یہ سورت اتری تو عورا وام جمیل بنت حرب بڑے ولولے مین آئی اور اسکے ہاتھ مین ایک سنگ تھی کہنے لگے مُذَمَّمًا اَبَيْنَا + وَدِيْنَهٗ قَلَيْنَا + وَاَمْرَهٗ عَصَيْنَا + حضرت سعد بن مُعاذ تھے اور آپکے ہمراہ ابو بکر تھے ابو بکر نے اسکو دیکھکر کہا ای رسول خدا یہ مردار آتی ہے اور مجھپر ہے کہ آپکو دیکھ لے فرمایا وہ مجھے نہین دیکھے گی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پڑھکر اعتصام کیا کما قال تعالی وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وہ آگر ابو بکر پر کھڑے ہوئے اور حضرت کو نہ دیکھا ابو بکر سے کہا مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے یار نے میری ہجو کی ہے ابو بکر نے کہا نہین قسم ہے اس گھر کے رب کی تیری ہجو نہین کی وہ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ قریش یہ بات جانتے ہین کہ مین انکے سردار کی دختر ہون ولید نے کہا ہے ام جمیل کو اوسکی چادر مین ٹھوکر لگی وہ طواف بیت اپنی اوڑھنی مین کر رہے تھے کہا تَعِسَ مُذَمَّمٌ حکیم بنت عبد المطلب نے کہا مین جھان ہون مین بات نکرون گی اور ثقاف ہون کچھ نہین جانتے ہم سب ایک چچا کی اولاد مین سے قریش جانین ابن عباس کہتے ہین جب تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو ابی لہب کی جورو آئی حضرت و ابو بکر بیٹھے ہوئے تھے ابو بکر نے کہا آپ علیحدہ ہو جائین یہ کچھ آپ کو ستائے نہین فرمایا درمیان میرے اور اسکے حیلولت ہو جائیگی وہ آکر ابو بکر پر کھڑے ہوئے اور کہا اے ابا بکر تیرے صاحب نے ہماری ہجو کی ہے کہا نہین و رب ہذہ البنیۃ وہ شعر نہین کہتے اور نہ شعر پڑھتے ہین کہا تم پھر کہتے ہو جب پھر گئے ابو بکر نے حضرت سے کہا اور نے آپ کو نہین دیکھا فرمایا ایک فرشتے نے مجھ کو اوس سے اوٹ مین کر لیا یہانتک کہ وہ پھر گئے رواہ البزار و قال لا نعلمہ یروی احسن من ہذا الا باسناد عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد رسی سے نار جہنم کی رسی ہے جو اوسکے گلے مین ہوگی ادسی کو گھسیٹ کر کنارہ جہنم مین ڈالی جائیگی یہ میرا قول ہے وہ رسی اوسکی گردن مین رہیگی ابو حنیفہ دینوری نے کہا مراد اس سے رسی دلو کی ہے علما کہتے ہین اس سورت مین ایک معجزہ ظاہر اور دلیل واضح ہے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جب یہ سورت اتری اور حضرت نے حال ابولہب و ام جمیل سے خبر دی کہ وہ شقی ہین ایمان نہ لائینگے کسی کو اون کے ایمان لانے پر مقرر نہ کیا نہ ظاہر مین نہ باطن مین نہ باسرار نہ باعلان یہ ایک قوی دلیل ہے نبوت ظاہرہ پر وللہ الحمد و المنۃ ف فتح البیان مین کہا ہے تَبَّتْ یعنی خسرت وخابت وضلت ہر یہ مطلب کہ ہر خیر سے خالی ہو اسکا ذکر اسلیے کیا کہ اکثر کلام اوسکا سے ہوتے ہین یا مراد دونون ہاتھ سے ہو اور اوسکی ذات ہو اللہ نے ذکر عبد العزی کا کنیت سے کیا اسلیے کہ وہ اسی کنیت سے مشہور تھا اور عزی نام ہے بت کا اس کنیت مین دلیل ہے اسپر کہ وہ ملابس نار ہیگا کیونکہ لہب شعلہ نار کو کہتے ہین اگرچہ اوسکو ابولہب بسبب اوسکی جمال وجہ کے کہتے تھے اوسکا چہرہ بسبب حسن کے چمکتا تھا جسطرح کہ آگ چمکتی ہے یا اللہ نے یہ چاہا کہ اوسکی نسبت کو ثابت کرے اور جہنم مین اوسکی تاکہ ابولہبیت اوسکی متحقق ہو اور جو فال بد اوس نے اپنے لیے اختیار کی ہے وہ اوسپر پائی قالہ القرطبی بعضہ نے کہا اوسکا نام یہی اوسکی کنیت تھی پھر اللہ نے فرمایا کہ کام نہ آیا اوسکو مال و کسب اوسکا ارباح وجاہ و اولاد اور بلکہ اب وہ بھڑکتی آگ مین گھسیگا یہ جہنم کی آگ ہے اور اوسکی جو رو جو ہیزم کش ہے وہ بھی آگ مین جائیگی وہ ایک آنکھ کی نتھی کانٹی خاردار رسی لاکر لاتے اور رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ مین ڈالتے سعید بن جبیر نے کہا ہے مراد حمل خطایا و ذنوب ہے یا نقل حدیث جید گردن کو کہتے ہین اور سد لیف کو جس سے رسی بٹتے ہین حسن نے کہا مین مین ایک درخت ہوتا ہے جسکی چھال سے رسی بٹی جاتی ہے اوسکو مسد کہتے ہین ابن عباس نے کہا یہ رسیان لکے مین ہوتی ہین۔

سورۂ اخلاص

اس سورت کے نام بہت ہین خطیب نے ذکر کیے ہین زیادتی ناموں کی دلیل ہوتی ہے شرف مسمی پر اس سورت مین توحید کی صراحت اور بت پرستون پر رد اور قائلین تثنیہ و تثلیث پر انکار ہے یہ چار یا پانچ آیتے ہے مکہ مین اوتری یہی قول ہے ابن مسعود و حسن و عطا و عکرمہ و جابر کا اور ابن عباس و قتادہ و ضحاک و سدی نے کہا مدنی ہے ابی بن کعب کہتے ہین کہ مشرکون نے حضرت سے کہا تھا اے محمد تم ہمکو نسب اپنے رب کا بتاؤ اوسپر اللہ نے یہ سورت بھیجی جو شے پیدا ہوتی ہے وہ مرتی ہے اور جو مرتی ہے اوسکی وراثت لیجاتی ہے اللہ تعالے

اور نہ کوئی اوسکا وارث ہے اللہ کا کوئی شبیہ عدیل نہیں ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ ترمذی نے بھی اس کو ابو العالیہ سے مرسلاً روایت کیا ہے اور ذکر ابی کا نہیں کیا اور کہا کہ یہ اصح ہے جابر کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر حضرت سے کہا اِنْسِبْ لَنَا رَبَّكَ پھر یہ سورت آئی اخرجہ الطبرانی والبیہقی وابو نعیم وعند ابی یعلی باسنادہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ قریش نے حضرت سے کہا اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ پس یہ سورت نازل ہوئی اخرجہ ابو الشیخ والطبرانی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ یہود یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور ہمین کعب بن اشرف وحیی بن اخطب بھی تھا کہا اے محمد صف لَنَا رَبَّكَ الَّذِي بَعَثَكَ الخ اسکے یہ سورت بھیجی رواہ البیہقی ابی بن کعب فعا کہتے ہین جس نے یہ سورت پڑھی گویا ثلث قرآن پڑھا اخرجہ احمد وابن وغیرھما انس کہتے ہین ایک آدمی ہا پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا اور کہا اِنِّي أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فرمایا حبک ایاہا ادخلک الجنۃ رواہ احمد والترمذی والبیہقی اس بارہ مین کہ جس نے اس سورت کو پڑھا اوسکے گناہ جنیں وچنان بخشے گئے ہیت سے حدیثین سنن وغیرہ مین آئی ہین لکن ضعیف غریب ہین اور بعض موضوع ہان ثلث قرآن ہونا اسکا کئی طرح سے ثابت ہوا ہے بعض روایات صحیح اور بعض حسن مین حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے رواہ احمد والبخاری وغیرہما یہ سورت باوجود قصر کے جمیع معارف الٰہیہ پر مشتمل ہے اور ملحد پر رد کرتی ہے حدیث مین اسکو ثلث قرآن کہا ہے کیونکہ مقاصد قرآن کے محصور ہین عقائد و احکام و قصص مین کشاف مین جو یہ کہا ہے کہ یہ ارباع قرآن کے ہے سو دانی نے کہا کہ مین نے یہ روایت کتب تفسیر حدیث مین نہین دیکھی انتہے اس سورت کی فضیلت مین اگر اور کچھ نہ آتا مگر یہی الحدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو صحیحین وغیرہما مین ہے تو کفایت کرتی یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو ایک لشکر جرار مین بھیجا تھا وہ اپنے اصحاب کو نماز پڑہاتا اور اسی سورت پر ختم کرتا وہ لوگ جب پھر کے آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا اوس سے دریافت کرو کہ وہ کس لیے یہ کام کرتا ہے پوچھا تو اوس نے کہا کہ یہ صفت رحمان کی ہے اور مین اسکا پڑہنا دوست رکھتا ہون فرمایا اوسکو خبر کردو کہ اللہ تعالے اسکو دوست رکھتا ہے ہذا لفظ البخاری فی کتاب التوحید دوسرا لفظ بخاری کا انس سے کتاب الصلوٰۃ مین یون ہے کہ ایک مرد انصار کے مسجد قبا مین امامت نماز کی کرتا تھا جب کبھی سورت نماز مین پڑہتا جو سورتین کہ نماز مین پڑہی جاتی ہین تو اسکو اسی سورت سے آغاز کرتا تاکہ پہلے قل ہو اللہ پڑہتا پھر کوئی سورت ملا کر پڑہتا ہر رکعت مین اسی طرح کیا کرتا تھا اوسکے اصحاب نے اس سے اس بارہ مین گفتگو کی کہ تو نماز کو اس سورت سے کیون شروع کیا کرتا ہے کیا تو اسکو کافی نہین سمجھتا کہ دوسری سورت بھی پڑہتا ہے یا تو تو اسی سورت کو پڑہا کر یا اسکا پڑہنا

سو توقف کرا اور دوسری سورت پڑہ اوس نے کہا میں ما سکا پڑہنا ہرگز نہین چہوڑونگا تمہاری خوشی ہو تو مین امامت کرون اور اگر خوشی نہو تو امامت کرنا ترک کردون وہ لوگ اسکو افضل جانتے تہے غیر کا امامت کرنا پسند کرتے جب حضرت کا جانا اسکی طرف ہوا تو آپ سے یہ حال کہا فرمایا اے فلان تجھکو کون منع ہے اس سے کہ تو اپنے اصحاب کے حکم پر چلے اور تو نے لازم اس سورت کا ہر رکعت نماز مین کیلیے اختیار کیا ہے اس نے کہا انی احبہا فرمایا حبک ایاہا ادخلک الجنۃ یہ حدیث اس لفظ سے کئی طرح پر سوا بخاری کے اور ائمہ حدیث نے بھی روایت کی ہے یہ سورت متجرد ہے واسطے بیان توحید و صفات کی اسمین دلیل ہے شرف علم توحید پر علم کا شرف معلوم ہے کی وجہ سے ہوتا ہے سو اس علم کا معلوم اللہ تعالے اور اسکی صفات ہین کہ کون چیز اللہ کے وصف مین جائز ہے اور کون ناجائز تو اب اس سورت کی شرف منزلت و جلالت محل کا کیا پوچہنا توحید کے بیان مین اہل دین نے کتب مستقلہ لکہی ہین جیسے دین خالص و تقویۃ الایمان و دعایۃ الایمان و تدریضیہ و تطہیر الاعتقاد و تجرید التوحید المفید الی غیر ذالک شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی اور حافظ ابن القیم کے تالیفات اس باب مین خلیفے الحراب ہین یہ وہ علم ہے جسکے مدعی بہت ہین لیکن سوا افراد علماء و فحول اہل علم کے کوئی اوسکے دقائق کو نہین پہونچا حالانکہ شرک کے ستر دروازے ہین اور بدعت کے بہتر دروازے شرک جلی سے تو بعض اہل اسلام بچ ہی جاتے ہین لیکن شرک خفی سے بچنا اوسی کو نصیب ہوتا ہے جو کہ موفق من اللہ ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ آمین ابن کثیر کہتے ہین بخاری نے ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے اپکو دوسرا کو وہ بار بار قل ہو اللہ احد پڑہتا ہے جسکو آکر حضرت سے ذکر کیا گویا اوس نے اس امر کو قلیل و حقیر جانا فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رواہ النسائی ایضاً و دوسرا لفظ ابو سعید کا یہ ہے کہ حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایک تم مین کا اسبات سے عاجز ہے کہ تہائی قرآن پڑہے ایک رات مین یہ بات انپر شاق گذری اور کہا ہم مین یہ طاقت کس کی ہے فرمایا اللہ الواحد الصمد ثلث قرآن ہے تفرد بہ البخاری تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ ایک رات قتادہ ابن نعمان اسی سورت کو پڑہتے رہے یہ ذکر حضرت سے ہوا فرمایا والذی یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے رواہ احمد اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تکرار ایک سورت یا ایک آیت کی تمام شب مین درست ہے ابن عمر کہتے ہین ابو ایوب انصاری ایک مجلس مین یہ بات کہہ رہے تہے کہ کیا ایک شخص تمہارا ثلث قرآن ہر رات نہین پڑہ سکتا ہے لوگون نے کہا کس کو یہ طاقت ہے کہا قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہے اتنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور ابو ایوب کا کہنا سنا فرمایا صدق ابو ایوب رواہ احمد ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جمع ہو جاؤ مین

مین تہیں تلث قرآن پڑہون گا لوگ جمع ہو گئے حضرتؐ باہر آکر قل ہو اللہ پڑہی پہر چلے گئے بعضون نے بعضون سے کہا حضرتؐ نے تو ہمیں فرمایا تہا کہ مین ثلث قرآن پڑہونگا ہم سمجھے ہین کہ کوئی خبر آسمان سے آئی ہوگی حضرتؐ نے نکلکر فرمایا مین نے جو تم سے کہا تہا وہ ٹہیک ہے اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ هٰكَذَا رواہ مسلم ورواہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب ابن کثیر نے اسجگہہ بہت سے حدیثین دوبارہ ثلث قرآن ہونے اس سورت کو نقل کی ہین ابو الدرداء کہتے ہین حضرتؐ نے کہا کیا ایک تہائی عاجز ہے اسبات سے کہ ہر دن تہائی قرآن پڑہے کہا ہان اے رسولخدا ہم اس سے اضعف و اعجز ہین فرمایا اللہ نے قرآن کے تین ٹکڑے کیے قل ہو اللہ ثلث قرآن ہی رواہ احمد و مسلم والنسائی اس سے یہ بہی ثابت ہوا کہ اس سورت کو ہر شخص ہر شب ہر روز ضرور پڑہ لیا کرے حدیث عقبہ بن ابی عیط مین بہی ہے کہ ثلث قرآن ٹہیرایا ہے رواہ احمد والنسائی فی الیوم واللیلۃ حمید بن عبد الرحمن کہتے ہین چند صحابی آپس مین حضرتؐ سے حدیث روایت کرتے تہے کہ آپنے فرمایا قل ہو اللہ احد ثلث القرآن اس صحابی نے یعنے اسکا نماز مین پڑہنا بار بار پڑہنے تہا قرآن کہ ہے ابو ہریرہ کہتے ہین مین ہمراہ حضرتؐ کے آیا آپنے ایک شخص کو سنا کہ قل ہو اللہ احد پڑہتا ہے فرمایا واجب ہو گئی مینے کہا کیا چیز فرمایا جنت رواہ مالک بن انس والترمذی والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح غریب اور یہ حدیث کہ جب ایا ہا اوفلک الجنۃ پہلے گذر چکی ہے عبد اللہ بن حبیب کا لفظ آیا ہے کہ ہمکو پیاس لگنے کی ہم پہنچی ہم حضرتؐ کے منتظر تہے کہ آکر نماز پڑہائین آپ آئے اور سیدہا تہہ پکڑ کر کہا پڑہ مین چیکا رہا پہر فرمایا کہہ مینے کہا کیا کہون فرمایا قل ہو اللہ احد و معوذتین شام و صبح تین بار مجہکو یہ ہر دن دو بار کفایت کرینگے رواہ عبد اللہ بن احمد و ابو داؤد والترمذی والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح غریب حدیث تمیم داری مین فرمایا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد گیارہ بار کہتا ہے اللہ اسکے لیے چالیس لاکہ نیکیان رواہ احمد اسکی سند مین خلیل بن مرہ ہے بخاری وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے معاذ بن انس جہنی کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا ہے جسنے قل ہو اللہ کو دس بار پورا پڑہا اللہ اوس کے لیے بہشت مین ایک محل بناتا ہے عمر نے کہا اب ہم اسکو بہت پڑہا کرینگے ای رسول خدا فرمایا اکثر و طیب تر و احمد سند و داری مین بنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو کوئی مینے بار پڑہیگا اوسکے لیے دو محل و جو تین بار پڑہیگا اوسکے لیے تین محل ہونگے عبد اللہ بن عمر نے کہا اب ہمارے محلات بہت سے ہو جاوینگے فرمایا اللہ اوس سے زیادہ دینے والا ہے رواہ ابن السنی عن انس بن مالک کا لفظ رفاعیہ ہے جو کوئی قل ہو اللہ احد کو پچاس بار پڑہتا ہے اللہ اسکے گناہ پچاس برس کے بخش دیتا ہے رواہ ابو یعلی اسکی سند ضعیف ہے ابن کثیر نے احادیث کثیرہ بیان مین فضیلت سورۂ اخلاص کے نقل کی ہین جنمین دو سو بار پڑہنے کا اجر آیا ہے لکن غالب ضعیف ہین بریدہ کہتے ہین ہمراہ حضرتؐ کے مسجد مین آیا ایک شخص نماز مین یہ دعا کرتا

ثما اللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ حضرت نے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ رواہُ اَھْلُ السُّنَنِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ غَرِیْبٌ حدیث جابر بن دس بار پڑھنا اسکا بعد مغرب کے آیا ہے فرمایا جس دروازہ جنت سے چاہے داخل ہو اور جس حور عین کو چاہے بیاہے رواہ ابو یعلی ابن کثیر نے اسکی سند پر کچھ کلام نہیں کیا حدیث جریر بن عبد اللہ میں فرمایا ہے کہ جو کوئی وقت دخول منزل کے اسکو پڑھیگا اوس گھر والوں اور اس کے ہمسایوں سے فقر دور ہوگا رواہ الطبرانی لیکن اسکی اسناد ضعیف ہے **ف** دربارہ اکثر قرارت سورۂ اخلاص کے سائر احوال میں حدیث انس بن مالک آئی ہے وہ کہتے ہیں ہم ہمراہ حضرت کے تھوک رہے تھے سورج نکلا اوسدن کی سی روشنی و چمک و شعاع پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی جبریل حضرت کے پاس آئے حضرت نے کہا آج یہ کیسی چمک و روشنی ہے کہ اس جیسی کبھی نہیں دیکھی کہا معاویہ بن معاویہ لیثی کا انتقال مدینہ میں ہوگیا ہے اللہ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے کہ اپنے نماز پڑھیں کہا یہ کس سبب سے کہا ۹ رات دن چلنے کڑے میٹھے قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے الحدیث رواہ ابو یعلی اسکی سند میں یزید بن ہارون متہم بوضع ہے یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے سب اسناد اسکے ضعیف ہیں اسکی فضیلت ہمراہ معوذتین کے بھی وارد ہوئی ہے اور ذکر شفا کا بھی ساتھ اسکے آیا ہے عائشہ کہتی ہیں حضرت جب شب کو بستر پر آتے تو ہر رات دونوں ہتھیلیاں جمع کرکے دم کرتے اور یہ سورت مع معوذتین پڑھکر جہاں تک بدن پر ہاتھ جاسکتا مسح فرماتے سر درد اور سلانے کے بدن سے ہاتھ پھیرنا شروع کرتے تین بار یوں ہی کرتے رواہ اہل السنن۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ نرا دہا رہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہیں اسکے جوڑ کا کوئی **ف** صمد ہر چیز کہتا ہے یہ اوسکی طرح کا کوئی نہیں یعنے نہ بعد و کہنہ میٹا اتنے عکرمہ نے کہا جب یہود نے کہا کہ ہم عابد عزیر ابن اللہ ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم عابد مسیح بن اللہ ہیں اور مجوس نے کہا ہم عابد مہر و ماہ ہیں اور مشرکوں نے کہا ہم بت پرست ہیں تب اللہ نے یہ سورت اپنے پیغمبر پر اتاری اور فرمایا تو کہہ کہ اللہ ایک ہے کوئی اسکا نظیر و وزیر ہمسر مانند و ہمتا نہیں ہے اس لفظ کا اطلاق کسی پر اسباب میں سوا اللہ عزوجل کے نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہی اپنے ساری صفات افعال میں کامل ہے ابن عباس نے کہا صمد وہ ہے جسکیطرف ساری خلائق اپنے حوائج و مسائل میں محتاج ہو دوسرا لفظ یہ

الصمد اوسکو کہتے ہین جو سیادت و شرافت و عظمت و علم و حکمت مین کامل ہو سو ایسا شخص فقط اللہ پاک ہی ہے صفات اوسی کو لائق ہین کوئی اوسکے جوڑ کا نہین ہے اور نہ کوئی اسکی مثل جیسی قُلْ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ابووائل نے کہا صمد وہ سید ہی جو سیادت مین جامع ہو پہنچ گیا یہی قول ابن مسعود کا بھی ہے زید بن اسلم نے کہا صمد یعنے سید ہے حسن نے کہا یعنے باقی بعد خلق کے اور حی و قیوم جسکو زوال نہین عکرمہ نے کہا صمد وہ ہے جس سے کوئی شے باہر نہ نکلے اور کہا مانہ کہا ہے ربیع بن انس نے کہا یعنے وہ جس نے کسی کو نہ جنا اور نہ کسی سے جنا گیا گویا بعد کو تفسیر اس لفظ کی ٹھیرایا ہے یہ تفسیر جیسے ہے ابی بن کعب ہی السیطر نے کہا ہین ابن مسعود و ابن عباس سعید بن المسیب و مجاہد و ابن بریدہ و عکرمہ و سعید بن جبیر و عطاء و عطیہ و ضحاک و سدی کا قول یہ ہے کہ صمدوہ ہے جسکے جوف نہ ہو یعنے ٹھوس ہو پولا نہ ہو مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ مراد صمت ہے جوف ہے شعبی نے کہا صمدوہ ہے جو نہ کھاوے پیے ابن بریدہ نے کہا صمد ایک نور ہے چمکتا ہوا بریدہ ہی کہا صمدوہ ہے جسکے جوف نہ ہو یعنے اندرون نہ ہو ابو القاسم طبرانی نے کتاب السنہ مین بعد ذکر ان اقوال کے کہا ہے کہ یہ سب معانی صحیح ہین ہمارے رب کی صفتین ہین اسی کے محتاج ہین وہ اپنی سرداری مین انتہا کو پہنچ گیا ہے نہ صاحب جوف ہے نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے بعد خلق کے باقی رہیگا اسیطرح بھیجتے نے بھی کہا ہے پھر والد و ولد و صاحبہ کی نفی فرمائی مجاہد نے کہا کفوسے مراد صاحبہ ہے کما قال تعالیٰ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ یعنے جو بدہ ہر شے کا خالق و مالک ہے اور بے خلق مین کسی کا نظیر کہان سے آویگا جو کہ اوسکی برابری کر سکے تعالی اللہ عن ذلک وتقدس وتنزہ اسنے فرمایا ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا اور فرمایا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ اور فرمایا ہے وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ اور صحیح بخاری مین آیا ہے نہین کوئی زیادہ صابر اللہ سے اذی پر جسکو وہ سنتا ہو وہ اسکے لیے اولاد ٹھیراتے ہین اور اللہ انکو رزق و عافیت دیتا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ عزوجل نے جھٹلایا مجھکو ابن آدم نے اسکو یہ نہیں چاہیے تھا اگا یہ جھکو ابن آدم نے اور اسکو یہ نہیں چاہیے تھا اسکا جھٹلانا مجھکو یہ کہنا کہ اللہ مجھکو نہ پیدا کریگا جسطرح کہ مجھکو پیدا کیا اول خلق مجھکو پھر کچھ آسان تر اعادہ اسکا نہین ہے اور گالی دینا اوسکا مجھے یہ کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنا ولد اختیار کیا حالانکہ مین احد صمد لم الد ولم اولد ہون کوئی میرے جوڑ کا نہین ہے رواہ البخاری فتح البیان کا بیان ہے کہ لفظ مبارک احد دلیل ہے جمیع صفات ثبوتیہ کمال جیسے علم و قدرت و ارادہ اور واحد دلیل ہے

جمیع صفات جلال پر یہ صفات سلبیہ ہیں جو قدم و بقا مصمدہ ہر جسکا قصد حاجات ہیں کریں اسلیے کہ وہ اون قصار حاجات پر قدرت کہتا ہو جانے نے کہا صمد وہ سید ہے جسکر اور پر اور کوئی سید نہ ہو یا معنے صمد کے دائم باقی ہیں ازل سے ابد تک یا وہ جو کسیکا محتاج نہو اور سب محتاج ہوں یا جو غائب ہیں مقصود اور حاضر ہیں مستعان یہ ہر یا وہ شخص کہ جو جاہے سو کرے اور اپنے ارادہ کے موافق حکم دے یا کامل بیعیب بیکار اسم شریف کی اسلیے ہو کہ جز بصفت ساتماں صفت کے نہیں ہے وہ استحقاق الوہیت سو ہر کہ ان ہی یا صمد صفت ہے اسم شریف کی لکن سیاق مقتضی اسکا ہے کہ جز جملہ مستقل ہو ابن مسعود و ابن عباس نے کہا ہے صمد وہ ہر جسکے احشا نہ ہوں لم یلد کے معنے یہ ہیں کہ کوئی اوسکا بیٹا نہیں جسطرح کہ مریم کا بیٹا عیسیٰ تھا لم یولد کے معنے یہ ہیں کہ وہ کسیکا بیٹا نہیں جسطرح کہ عیسے وغیرہ پیدا ہوئے یہ اسلیے کہ کوئی اوسکا ہم جنس نہیں ہے اور نسبت عدم کی سابقا و لاحقاً طرف اسکے محال ہے قتادہ نے کہا مشرکین عرب کہتے تھے کہ ملائکہ دختران خدا ہیں یہودی نے کہا کہ عزیر فرزند خدا ہیں نصاری نے کہا کہ مسیح ابن اللہ ہیں اللہ نے اس لفظ سے کہ لم یلد و لم یولد ہے انکی تکذیب کی پھر فرمایا کہ اللہ کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے لیس کمثلہ شیء الکف کلام عرب میں بمعنے نظیر ہے ابن عباس نے کہا کوئی مثل اسکے نہیں الغرض کلام کا حاصل انحراف و تشبیہ و تعطیل ہے اور یہ سورت اس سب کو دفع کرتی ہے واللہ الحمد

سورۂ فلق

یہ پانچ آیتیں ہے مکہ میں اوتری یہی قول ہے حسن و عکرمہ و عطا و جابر کا ابن عباس و قتادہ نے کہا کہ مدینہ میں آئی ہے بعض نے کہا یہی صحیح ہے ابن مسعود معوذتین کو مصحف مجید سے حک محو کر دیتے اور کہتے کہ قرآن کو ساتھ غیر قرآن کے مخلوط نکرو یہ دونوں کتاب اللہ نہیں ہیں حضرت انس فقط تعوذ کر نیکو فرمایا تھا اور خود ابن مسعود انہوں سورتوں کو نماز میں پڑھتے نہ اونے کہا اس باب میں کسیسے صحابہ میں سے متابعت ابن مسعود کی نہیں کی اور حضرت سے برہنا انکا نماز میں بحجتی ثابت ہے اور یہ مصنف میں لکھی گئی ہیں قرطبی نے کہا یہ زعم ابن مسعود کا خلاف اجماع صحابہ ہے ابن قتیبہ نے بھی مثل ابن مسعود کے کہا ہے مگر ابن الانباری نے اسکو رد کیا ہے بعضنے کہا یہ انکار ابن مسعود کا بطور نسیان تھا جسطرح کہ اونہوں نے سورۂ فاتحہ کو بھی مصحف سے ساقط کر دیا تھا عقبہ بن عامر کہتے ہیں حضرت نے کہا آج کی رات مجھپر کچھ آیتیں اوتریں کہ میں ویسی آیتیں نہیں دیکھیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اخرجہ مسلم و الترمذی و النسائی و غیرھم حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ حضرت چشم زخم جن سے تعوذ کرتے جب معوذتین اوتری تو ہر اوسکا سوا کو ترک کر دیا ابن مسعود سوا معوذتین کے اور تعویذ کو مکروہ رکھتے تھے اخرجہ ابو داؤد و النسائی و الحاکم و صحیحہ اسلیے رفعاً کہا ہے یہ دونوں سورتیں سب سے زیادہ اسکو محبوب ہیں رواہ ابن مردویہ عائشہ کہتی ہیں حضرت جب بیمار ہوتے تو انہیں کو پڑھکر اپنے اوپر دم کرتے جب زیادہ بیمار ہوئی تو میں پڑھکر حضرت کے

ہاتھ پر سحر کیا تبارک ہو آخر ہلاک فی الوطا اصل اسکی صحیحین میں ہے زید بن ارقم کہتے ہیں ایک یہودی نے حضرت پر سحر کیا حضرت بیمار ہو گئے جبریل معوذتین لیکر آئے اور کہا ایک یہودی نے تم پر جادو کیا ہے وہ جادو فلاں چاہ میں ہے حضرت نے علی رضی کو بھیجا وہ اسکو نکال لائے فرمایا اسکو لہو لہر گرہ ایک آیت پر کھلتی گئی حضرت اوٹھ کھڑے ہوئے گویا بند سے تھے کھل گئے اخرجہ سعید بن حمید ابن مردویہ نے مطولاً روایت کیا ہے کہ مدت حضرت کو سحر کی چالیس دن ہی یا شش ماہ یا ایک سال حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ یہی معتمد ہے غرض نے کہا ہے سحر حضرت کا کچھ نبی ہونیکی راہ سے نہ تھا بلکہ اثر اسکا بدن پر تھا انسان ہونیکی راہ سحر جسطرح کہ آپ کھاتے پیتے بول براز کرتے تھا سو یہ تاثیر اس حیثیت سے تھی کہ آپ بشر تھے نہ اس حیثیت سے کہ آپ نبی تھے یہ اثر جادو کا اسوقت قادح ہوتا کہ کسی امر منوط میں کچھ تاثیر اسکی پائی جاتی جسطرح کہ دخت کا اثر شاذ و نادر احد کو کچھ قادح اسکو نہیں تھا کہ اسمیں آپکی عصمت کا وعدہ کیا تھا بقول میں واللہ یعصمک من الناس اسیطرح یہ بات کہ بعد مشرکین کا بعض نواحی میں اہل اسلام پر غلبہ ہو جاتا ہے کچھ مخالف کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم نہیں ہے قاضی نے کہا اس سے یہ بات کفار کی سمجھ نہیں ٹھیرتی کہ آپ سحر میں یعنے مجنون میں بسبب سحر کے اہل سنت کا مذہب ہے کہ سحر حق ہے اور اسکی حقیقت ثابت ہے قولاً و فعلاً اور جادو سے الم و مرض و قتل و تفرقہ بین الزوجین کا اثر ہوتا ہے تمام کلام یہاں مقام میں حاشیہ جمل میں مرقوم ہے فضیلت معوذتین میں احادیث صحیحہ آئی ہیں حضرت نے انکو نماز فرض و غیرہ میں پڑھا ہے و فیہا ذکرہ کفایۃ ابن کثیر نے کہا ہے نوسو سورتیں مدنی ہیں زر بن حبیش نے ابی بن کعب سے حال معوذتین کا دریافت کیا اور کہا تمہارے بھائی ابن مسعود انکو مصحف سے حک کرتے ہیں کہا میں نے حضرت سے پوچھا تھا مجھ سے فرمایا تو انکو پڑھ سو میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت نے کہی تھی رواہ احمد و البخاری یہ ہے قرار و فقہا کی نزدیک بات مشہور ہے کہ ابن مسعود معوذتین کو مصحف میں نہ لکھتے تھے نہ یاد میں نہ حضرت سے انکو نہیں سنایا اور نکو تواتر نہیں پہنچا میں پہلو نہیں ہے طرف قراءت کے رجوع کیا صاحب نے معوذتین کو مصحف میں لکھا تھا اور سائر آفاق میں یہی ہے والحمد للہ حدیث عقبہ رواہ عامر میں پڑھا حضرت کا معوذتین کو نماز میں اور حکم کرنا انکے پڑھنے کا وقت نوم و قیام کے اور بعد ہر نماز فرض کے نزدیک امام احمد و اہل سنن کے چند حدیثوں میں آیا ہے حضرت نے اندونوں سورتوں کو نماز صبح میں پڑھا ہے ابن کثیر کہتے ہیں

هٰذِهِ طُرُقٌ عَنْ عُقْبَةَ كَالْمُتَوَاتِرِ عَنْهُ يُفِيدُ الْقَطْعَ عِنْدَ كَثِيرٍ مِنَ الْحُفَّاظِ فِي الْحَدِيثِ عقبہ کو کہا تھا کہ کیا میں نہیں دیکھتا کہ تین سو آیتیں کہ مثل اسکے نہ تورات میں اترین اور نہ انجیل و زبور و فرقان میں وہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین ہیں اور جابر سے فرمایا تھا اقرء بہما و لن تقرء بمثلہما رواہ النسائی احادیث عائشہ میں معوذتین کا حضرت کا ساتھ انکو مسجد سے جزو النسک اور ہاتھ پھیرنا بدن پر وہم کے کئی طریق سے نزدیک اہل سنن کے آیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی اور بدی سے اندھیرے کی
جب سمٹ آئے اور بدی سے عورتوں کی جو گرہوں میں پھونکیں اور بدی سے حاسد جب لگے حسد کرنے ف مراد رات کا
اندھیرا یا چاند کا گہن ہے اور اسمیں آگئیں سب بلائیں کیا ظاہر کیا باطن کی اور تنگدستی اور پریشانی اور گمراہی نفاثات سے مراد
جادوگر ہیں حاسد کی نوبت لگاتی ہے انتہی جابر نے کہا فلق صحیح ہے یہی قول ہے ابن عباس کا مجاہد و سعید بن جبیر و عبد الرزاق
محمد بن عقیل حسن قتادہ و قرظی و ابن زید و زید بن اسلم یہی سب کی قائل ہیں قرطبی و ابن زید و ابن جریر نے کہا یہ مثل اس
آیت کے ہے خالق الاصباح ابن عباس نے کہا فلق خلق ہے ضحاک نے کہا اے نبی کو حکم دیا کہ ساری خلق سے پناہ
مانگیں کعب احبار نے کہا فلق ایک خمگل ہے جہنم میں جب وہ کھولا جاتا ہے تو ساری دوزخ اوسکی شدت گرمی سے چیختے
ہیں ابان نے کہا علماء یوں کہتے ہیں کہ فلق ایک کنواں ہے جہنم کی تہ میں اوسپر ایک پردہ پڑا ہے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو
اس سے ایک ایسی آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیختی ہے یہ سب سے سخت گرمی کے یہی قول ہے عمرو عنہ ابن عباس سے
وسدی کا ابن ابزہ میں ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے لیکن سند کے ابو عبد الرحمٰن جبلے نے کہا ہے کہ فلق نام ہے جہنم کا
ابن جریر نے کہا صواب قول اول ہے کہ مراد فلق سے صبح ہے یہی بات صحیح ہے اسکو بخاری نے اپنی صحیح میں اختیار کیا ہے شر
ماخلق سے مراد شر جمیع مخلوقات ہے ثابت بنانی و حسن بصری نے کہا مراد جہنم اور ابلیس و ذریت ابلیس ہے وقب سے مراد
غروب آفتاب ہے اسکو بخاری نے حکایت کیا ہے یہی قول ہے مجاہد و ابن عباس و قرظی و ضحاک و زہری و ضعیف و حسن و
قتادہ کا علقمہ نے کہا مراد جانا ہے رات کا بعض نے کہا آنا ہے رات کے اندھیرے کا ابو ہریرہ نے کہا مراد ستارہ ہے ابن زید نے کہا تیرہ
عرب سقوط ثریا کو غاسق کہتے تھے اور عقائد طرا عین کی کثرت سے جو ناوقت وقوع اس سقوط کو بتاتے تھے اور طلوع ثریا
پر منفع ہونا ان آفات کا یقین کرتے تھے بعضوں نے کہا مراد غاسق سے چاند ہے حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ حضرت نے میرا ہاتھ
پکڑ کے فرمایا تعوذی من شر ہذا الغاسق اذا وقب جب چاند کا نکلنا دیکھا یا رواہ احمد والنسائی وقال الترمذی حدیث حسن صحیح ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ پناہ مانگ اللہ کی اس غاسق سے جبکہ سمٹے اگلے قول والے نے کہا ہے کہ یہ نشانی ہے رات کی سو یہ کچھ خلاف اسکے نہیں ہاں یہ ہے کہ
سلطنت قمر و نجوم کی رات ہی کو ہوتی ہے مجاہد و عکرمہ و حسن قتادہ و ضحاک نے کہا کہ مراد نفاثات ہے جادوگر نیاں ہیں
مجاہد نے کہا جبکہ وہ منتشر ہیں اور پھونکیں گرہوں میں طاؤس نے کہا کوئی شے اقرب بکفر نہیں ہے مارو محاجین سے نہیں ہے

حدیث مین آیا ہے کہ جبریل علیہ السلام پاس حضرت کے آئے اور کہا اے محمد کیا تم بیمار ہو کہا ہان کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ شاید یہ شکوہ حضرت کا اثر سحر سے تھا پھر اللہ نے آپ کو شفا بخشی اور کید سحرہ وحساد یہود کو رد کیا اور انکی تدبیر انہین کی تدبیر مین ڈالی وہ سودا ہے وہ مکر مہند حضرت کی کسی دن بھی انکو معاتب نہ فرمایا بلکہ اسی سے آپکو شفا وعافیت بخشی زید بن ارقم کہتے ہین ایک یہودی نے حضرت پر جادو کیا چند روز تک آپ بیمار رہے جبریل علیہ السلام نے آکر کہا کہ یہود نے تم پر جادو کیا ہے اور کنگھی مین فلان فلان کو دین مین تمہارے لیے لگائی ہین حضرت نے کسی کو بھیجا کہ اوس سحر کو نکال لائے چنانچہ جا کے لے آئے اور سکہ کہ مولٰنا الحضرت اوٹھ کھڑے ہوئے گویا پابند سے کھل گئے لیکن کچھ ذکر اوسکا یہودی سے نہ کیا اور نہ اوسکے رو برو کچھ بداخلقی کی یہانتک کہ انتقال ہوا رواہ النسائی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جادو کیا یہانتک کہ آپ خیال کرتے کہ پاس عورتون کے آتے ہین حالانکہ نہ آتے تھے سفیان نے کہا ایسا سحر بہت سخت ہوتا ہے فرمایا اے عائشہ تو نے میرے استفتا کا فتوی دیا ہے پاس دو مرد آئے ایک سر کے پاس بیٹھا اور ایک نے کہا اس مرد کا کیا حال ہے دوسرے نے کہا یہ طب کیے سحر ہوا کہا اسکو کس نے جادو کیا ہے کہا لبید بن اعصم نے یہ ایک مرد منافق یہودی زریق کا یہود کا حلیف تھا اور منافق تھا کہا کس چیز مین یہ سحر کیا ہے کہا سر کے بال اور کنگھی مین کہا کہان ہے کہا ایک چقمق کے مین گابے کے نیچے بہر کے اندر چاہ ذروان کے پھر حضرت اس چاہ پہ گئے اور اس سحر کو نکالا اور فرمایا کہ یہ وہی چاہ ہے جو مجھ کو دکھایا گیا تھا اوسکا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا اور اسکے نخل ایسے تھے جیسے کہ سر شیاطین جب وہ نکالا گیا تو مینے کہا آپ کو ظاہر نہین فرماتے کہا سن اللہ نے مجھے شفا بخشی اور مین اس بات کو پسند نہین کرتا کہ کسی شخص پر شر انگیزی کرون داؤد البخاری دو سرے سر روایت مین آیا ہے حضرت کو تخیل ہوتا کہ مین نے فلان کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا پھر اوس چاہ کو بھرا گیا دیا ابن عباس و عائشہ کہتی ہین کہ ایک یہودی لڑکا حضرت کی خدمت کرتا تھا یہود نے اسکو بلا کر کنگھی اوسکے سر کی اور کچھ بال نکالنے کے لیکر سحر کیا ساحر لبید بن اعصم اللہم علی وعمار بن یاسر و زبیر گئے اور اس چاہ کا پانی نکالا تھا جیسے کہ مہندی کا رنگ ہو پھر پتھر اوٹھایا اور وہ گابھا نکالا اوسمین ایک کنگھی اور کچھ بال اوسکے سر کے تھے اور ایک تانت تھی اوسمین گیارہ گرہین تھین سو زن وہ سپارہ نے ان دونو سورتون کو نازل کیا ہر آیت پر ایک گرہ کھل گئی اور حضرت نے اپنی طبیعت مین خفت پائی جب آخیر گرہ کھلی گویا پابند سے باہر نکل آئے اور جبریل علیہ السلام نے آکر دم کیا اور کہا بسم اللہ ارقیک مشکل سے پوچھا کہ من حاسد وعین اللہ یشفیک صحابہ نے کہا کیا ہم اس خبیث کو گردن نہ مارین اور نہ ڈالین فرمایا اللہ نے مجھ کو شفا دی اب لوگو میں شر کا بر انگیختہ کرنا مجھے پسند نہین ہے واللہ اعلم

ف فتح البیان کا بیان ہے کہ فلق بمعنے صبح ہے مثل مین کہتے ہین ہو ابین من فلق الصبح اور بعض نے کہا ایک

ف ۲ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے آکر کہا کہ یہود نے تم پر جادو کیا ہے اور کنگھی مین تمہارے لیے لگائی ہین حضرت نے کسی کو بھیجا کہ اوس سحر کو نکال لائے چنانچہ جا کے لے آئے اور سکہ کہ مولٰنا الحضرت اوٹھ کھڑے ہوئے گویا پابند سے کھل گئے لیکن کچھ ذکر اوسکا یہودی سے نہ کیا اور نہ اوسکے رو برو کچھ بداخلقی کی یہانتک کہ انتقال ہوا رواہ النسائی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جادو کیا یہانتک کہ آپ خیال کرتے کہ پاس عورتون کے آتے ہین حالانکہ نہ آتے تھے سفیان نے کہا ایسا سحر بہت سخت ہوتا ہے فرمایا اے عائشہ تو نے میرے استفتا کا فتوی دیا ہے پاس دو مرد آئے ایک سر کے پاس بیٹھا اور ایک نے کہا اس مرد کا کیا حال ہے دوسرے نے کہا یہ طب کیے سحر ہوا کہا اسکو کس نے جادو کیا ہے کہا لبید بن اعصم نے یہ ایک مرد منافق یہودی زریق کا یہود کا حلیف تھا اور منافق تھا کہا کس چیز مین یہ سحر کیا ہے کہا سر کے بال اور کنگھی مین کہا کہان ہے کہا ایک چقمق کے مین گابے کے نیچے بہر کے اندر چاہ ذروان کے پھر حضرت اس چاہ پہ گئے اور اس سحر کو نکالا اور فرمایا کہ یہ وہی چاہ ہے جو مجھ کو دکھایا گیا تھا اوسکا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا اور اسکے نخل ایسے تھے جیسے کہ سر شیاطین جب وہ نکالا گیا تو مینے کہا آپ کو ظاہر نہین فرماتے کہا سن اللہ نے مجھے شفا بخشی اور مین اس بات کو پسند نہین کرتا کہ کسی شخص پر شر انگیزی کرون داؤد البخاری دو سرے سر روایت مین آیا ہے حضرت کو تخیل ہوتا کہ مین نے فلان کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا پھر اوس چاہ کو بھرا گیا دیا ابن عباس و عائشہ کہتی ہین کہ ایک یہودی لڑکا حضرت کی خدمت کرتا تھا یہود نے اسکو بلا کر کنگھی اوسکے سر کی اور کچھ بال نکالنے کے لیکر سحر کیا ساحر لبید بن اعصم اللہم علی وعمار بن یاسر و زبیر گئے اور اس چاہ کا پانی نکالا تھا جیسے کہ مہندی کا رنگ ہو پھر پتھر اوٹھایا اور وہ گابھا نکالا اوسمین ایک کنگھی اور کچھ بال اوسکے سر کے تھے اور ایک تانت تھی اوسمین گیارہ گرہین تھین سو زن وہ سپارہ نے ان دونو سورتون کو نازل کیا ہر آیت پر ایک گرہ کھل گئی اور حضرت نے اپنی طبیعت مین خفت پائی جب آخیر گرہ کھلی گویا پابند سے باہر نکل آئے اور جبریل علیہ السلام نے آکر دم کیا اور کہا بسم اللہ ارقیک مشکل سے پوچھا کہ من حاسد وعین اللہ یشفیک صحابہ نے کہا کیا ہم اس خبیث کو گردن نہ مارین اور نہ ڈالین فرمایا اللہ نے مجھ کو شفا دی اب لوگو میں شر کا بر انگیختہ کرنا مجھے پسند نہین ہے واللہ اعلم

ف ۳ دو سورتون کے نام ہین

درخت جہنم مین یا نام ہے نار کا یا محبن ہے اندر نار کی یا پہاڑ و قعر مراد ہین کہ پھٹ کر اون مین سے پانی بہتا ہے نحاس نے کہا
فلق زمین ہموار کہتے ہین ہر چیز کو جو پھٹکر نکلتی ہے حیوان و نبات و جماد سے گویا فلق بمعنے شق ہے قال تعالی فالق
الحب والنوی لکن قول اول اولی ہے ذکر فلق مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جو مخصص ازالہ ان ظلمات پر تمام عالم سے قادر
ہے اسکو یہ قدرت بھی ہے کہ وہ پناہ گیر سے ہر خوف و خشیت کو بھی دور کرے یا طلوع صبح ایک مثال ہے آمد رحمت کی کہ جس
طرح انسان رات کو انتظار طلوع فجر کا کرتا ہے اسیطرح خائف عائذ منتظر طلوع بامداد نجاح و فلاح ہوتا ہے شر ماخلق سے
مراد جمیع مخلوق ہے اس مین سارے شرور آگئے یہ شر عام ہے بعد اسکے جو تین شر ذکر کیے ہین وہ خاص ہین کوئی وجہ
تخصیص کی سمجھ مین نہین ہے اور نہ مضار بذیہ اس عموم سے خاص ہین ابو حنیفہ کی قرارت مین شر ساتہ تنوین کے
ہے لکن اسمین نہایت بعد و ضعف ہے یعنے اوس شر سے جو منور پیدا نہین ہوا ہے غاسق رات ہے اور غسق رات کا
اندھیرا زجاج نے کہا رات کو غاسق اسلیے کہتے ہین کہ بہ نسبت دن کے زیادہ تر سرد ہوتی ہے اور بارد کو غاسق
اور برد کو غسق کہتے ہین لکن یہ قول بارد ہی کیسے کہا غاسق ثریا ہے یا سورج جبکہ غروب ہو یا چاند جبکہ غائب ہو
حاوی یا سانپ جبکہ کاٹ کھائے یا ہر ناگہان آنیوالا جبکہ ضرر پہونچائے یا بیماری جبکہ سوال سے تنگ کرے لکن
راجح وہی قول اول ہے نفاثات سے مراد وہ عورتین ہین جو جادو کیا کرتی ہین نفث کہتے ہین پھونکنے کو جسطرح کہ مترجم
کرنیوالا دم کرتے ہین خواہ ہمراہ ریق ہو یا نہ ہو یا آیت دلیل ہے بطلان قول معتزلہ پر کیونکہ وہ متحقق سحر کا انکار کرتے
ہین عقد جمع ہے عقدہ کی وہ تاگہ پر گرہین لگاتی ہین وقت سحر کرنیکے یہ بیان ہین لبید بن اعصم یہودی کی
اوسنے حضرت پیغمبر کیا تہا ابن عباس نے کہا نفاثات یعنی ساحرات ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ نفث وہ منتر
ہے جو جادو آمیز ہو حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جسنے کوئی گرہ لگائی پھر اوس مین پھونکا اوسنے جادو کیا اور
جسنے جادو کیا وہ مشرک ہوا اور جو متعلق ہوا ساتہ کسی شے کے وہ اسیکو سونپا گیا اخرجہ النسائی وابن مردویہ
دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت میری عیادت کو آئے فرمایا کیا مین تجھپر وہ منتر کرون جو جبریل نے مجھکو کیا تہا مین
کہا ہان یا بی انت و امی فرمایا بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک ومن شر النفاثات فی
العقد ومن شر حاسد اذا حسد تین بار اور سکر تین بار اخرجہ ابن ماجہ وابن سعد والحاکم جواز مین دم کرنے اور
منتر و تعویذ کرنیکے اختلاف ہے جمہور صحابہ و تابعین و من بعدہم نے جائز کہا ہے جبکہ بطور شرعی ہو دلیل حدیث
عائشہ کہ جب کوئی حضرت کے گہر والون مین بیمار ہوتا تو آپ اوپر معوذات کے پڑہکر پھونکتے الحدیث دوسری حجاج
نے نقل و نفث کرنیکا رقی مین انکار کیا ہے اور پھونکنے کو بغیر ریق کے جائز کہا ہے عامر نے کہا منتر کرنیوالیکو جائز

نہیں ہو کر دم کرے یا سحر کرے یا گرہ لگائے یا نفث فی کہا ہو فقیر کہتا ہے یہ آیت یا حدیث سے جائز ہے نہ سریانی و عبرانی و ہندی سے کہ اسکا اعتقاد حلال نہیں اور نہ اوپر اعتماد کرنا روا ہے حسد کہتے ہیں تمنای زوال نعمت کی محسود سے اور احسد سمجھا دیتا ہے کہ حسد کو ظاہر کرنا بموجب اسکے عمل درآمد کرے اور وہ حسد اسکو باعث ہو ایقاع شر پر یا تہ محسود کے عمر بن عبد العزیز نے کہا ہے لَمْ اَرَ ظَالِمًا اَشْبَهَ بِالْمَظْلُوْمِ مِنْ حَاسِدٍ اور اس سورت میں حضرت کو ارشاد طرف استعاذہ کے شر سے جملہ مخلوقات کے کیا عموماً اور بعض شرور کا ذکر خصوصاً فرمایا اگرچہ بذریعہ عموم دخل تمامی اسلیے کہ اون میں مزید شر و زیادت ضرر ہے ایک عاسق دوسرا نفاثات فی العقد حاسد یہ تینوں گروہ یا یہ سبب مزید شر کے اسی لائق ہیں کہ انکو الگ الگ کیا جاوے اور سورت کو حسد پر ختم کیا تا کہ یہ بات معلوم ہو جاوے کہ حسد اشر فراشد ہے اور یہ وہ پہلا گناہ ہے جسکے ساتھ آسمان میں ابلیس نے اور زمین میں قابیل نے اللہ پاک کی نافرمانی کی تھی ابن عباس نے کہا وما من حاسد الا احسد یعنی نفس ابن آدم عنہ واللہ اعلم

سورۃ الناس

یہ چھ آیتیں ہے ابن عباس نے کہا مکی ہے ابن الزبیر نے کہا مدنی ہے حافظ ابن القیم نے بدائع الفوائد میں بیس وجہ تک فوائد بدیعہ متعلق معوذتین لکھے ہیں جگہ لائق اسکے بسط کی نہیں ہے خصوصاً اس جہت سے کہ تعلق انکا مذاق اہل علم سے کم عامہ دم سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کے لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں معبود کی بدی سے اور اسکے جو سرکے اور چھپ جاوے وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور آدمیوں میں ف شیطان گناہ پر بندگار اور آپ نظر نہ آوے حدیث میں فرمایا ہے ان سورتوں برابر کوئی دعا نہیں پناہ کی انتہا ابن کثیر کہتے ہیں یہ تین صفتیں ہیں سب غور جل کی ربوبیت و ملکیت و الٰہیت سو وہ ہر شی کا رب ملیک و الٰہ ہے سارے اشیا اوسی کی مخلوق و مملوک و عبید ہیں اسلیے پناہ گیر کو حکم دیا کہ وہ اس شخص کی پناہ لے جو کہ ان صفات کے ساتھ متصف ہے اور یہ پناہ شر وسواس خناس سے یعنے شیطان سے مانگے جو کہ انسان پر مسلط ہے کیونکہ کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جسکے لیے ایک قرین نہ ہو جو کہ فوراً اس کو اوسکے لیے رغبت نہ دیتا ہو اللہ کی توفیق دیتی ہے جسکو اللہ محفوظ رکھے صحیح میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا تم میں کوئی شخص نہیں ہے مگر اسکا قرین اوسپر مقرر ہے کہا آپ بھی یا رسول خدا فرمایا میں بھی لیکن اللہ نے میری اعانت کی ہے سو وہ مسلمان ہو گیا ہے وہ مجھکو حکم نہیں کرتا مگر خیر کا صحیحین میں انس سے قصہ زیارت صفیہ کا حالت اعتکاف میں مطولاً آیا ہے اور میں یہ ذکر بھی ہے کہ دو انصاری آپ کو صفیہ سے بات کرتے دیکھ کر چلنے میں جلدی کی آپنے فرمایا شیطان مجھ صفیہ بنت

حیی ہو اونہون نے کہا سبحان اللہ سرا رسول خدا فرمایا ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم میں ڈرا کہ مبادا تمہارے دلمین کچھ اور آئے الناس بن ادراک کا لفظ ہے کہ شیطان اپنی سونڈ دل پر ابن آدم کے رکھ ہوتا ہے اگر اوس نے اللہ کا ذکر کیا تو دبک جاتا ہے اور اگر بھول گیا تو دلکو لقمہ بناتا ہے یہ ہے وسوسہ خناس سواہ ابو یعلے و ہو غریب ابو تمیمہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ حضرت کے ردیف تھا گدہے نے ٹھوکر کہائی مینے کہا شیطان ہلاک ہو فرمایا تو خبیث شیطان نہ کہہ کیونکہ جب تو یون کہیگا تو وہ آپ کو بڑا سمجھیگا اور کہیگا مینے اپنی قوت سے اسکو پچھاڑ دیا ہے اور جب تو بسم اللہ کہیگا تو وہ چھوٹا ہو کر مثل مکھی کے ہو جائیگا تفرد بہ احمد و اسنادہ جید قوی اس مین دلیل ہے اسبات پر کہ دل جب اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان چھوٹا اور مغلوب ہو جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہین کرتا تو بڑا اور غالب ہو جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ تم مین جب کوئی شخص مسجد مین آتا ہے تو شیطان اگر اسکو اشتباہ مین ڈالتا ہے جسطرح کہ آدمی اپنے دابہ کو دباتا ہے پھر جب وہ اسکے لیے ساکن ہوا تو اوسکو زنق کرتا ہے یا لگام لگاتا ہے ابو ہریرہ نے کہا اور تم یہ حال دیکھتے ہو فرمایا نوفق مائل ہوتا ہے اسکا ذکر نہین کرتا مجرم منہ کھولے ہوتا ہے وہی ذکر عزوجل بجا نہین لاتا تفرد بہ احمد ابن عباس سے منقول ہے مین وسواس خناس کے کہا ہو کہ شیطان دلیر بنی آدم کے جاثم ہے یعنے حالیکہ یہ جب اوس نے سہو و غفلت کی شیطان نے وسوسہ ڈالا یہ جب اوس نے اللہ کا ذکر کیا سٹک جاتا ہے یہی قول ہے مجاہد و قتادہ کا سلیمان الاعمش نے کہا مینے سنا ہے کہ شیطان بنی آدم کے وسوسہ دلمین کے وقت حزن و فرح کے لقب لگاتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو چلدیتا ہے ابن عباس نے کہا وسواس سے مراد شیطان ہے وہ حکم کرتا ہے جبان اسکا کہنا نا مانا وہ گھس پڑتا ہے وسوسہ خاص صدور بنی آدم مین کرتا ہے یا جن و الناس دونون مین اسمین اختلاف ہے اول ظاہر ہے اور دوسرے قول پر گویا لفظ ناس مین جن بھی داخل ہین تغلیبا ابن جریر نے کہا اون کے حق مین استعمال رجال من الجن آیا ہے تو پھر اطلاق لفظ ناس مین جنپر کچھ حدیث و بعثت نہین ہے لفظ من الجنۃ و الناس کو بمنزلہ تفصیل یوسوس فی صدور الناس کے ہے معنوی قول ثانی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ موسوس کبھی انس ہوتا ہے اور کبھی جن مراد شیاطین جن و انس ہین کما قال تعالی وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا ابو ذر کہتے ہین مین ایک بار حضرت کے آیا آپ مسجد مین مین بیٹھے گیا فرمایا ابا ذر تو نے نماز پڑھی مینے کہا نہین فرمایا اوٹھ نماز پڑھ مینے اوٹھکر نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا فرمایا اے ابا ذر تعوذ باللہ من شر شیاطین الانس والجن مینے کہا کیا شیاطین الانس بھی ہوتے ہین فرمایا ہان مینے کہا اے رسول خدا نماز کا کیا حال ہے فرمایا خیر موضوع من شاء اقل و من شاء اکثر یعنے ایک بہتر چیز رکھی گئی ہے جسکا جی چاہے کم پڑھے جسکا جی چاہے زیادہ کرے مینے کہا روزہ کا کیا حال ہے فرمایا فرض مجزی و عند اللہ مزید یعنے ایک فرض ہے

ع ادر اسمین اختلاف ہے کہ موسوس انسی ہے یا جنی اور جنی ہے تو جن انسی ہے یا جنی کسی نے ابن ابی الدنیا سے نقل کیا ہے واللہ اعلم

جو کفایت کرتا ہے اور اسکے پاس زیادہ تر ہے یعنی کہا صدقہ کا کیا حال ہے فرمایا اضعاف مضاعفہ یعنے چند در چند ہے یعنے کہا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا جھد من مقل او سر الی فقیر یعنے جو بادجود قلت کے دیا جائے یا چپکے سے کسی فقیر کے حوالہ کیا جائے یعنے کہا اے رسولخدا کون سی نبی سب سے پہلے تھے فرمایا آدم علیہ السلام یعنے کہا کیا وہ نبی تھے فرمایا ہاں نبی مکلم تھے یعنی اللہ نے انسے بات چیت کی تھی یعنے کہا رسول کتنے ہوئے کہا تین سو اور کچھ اوپر دس یا پندرہ اوپر باقی یعنے کہا آپ پر جو اوتارا ہے سب میں افضل کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم رواہ احمد والنسائی وقد اخرج ھذا الحدیث مطولا احمد ابو حاتم وابن حبان فی صحیحہ بطریق اخر ولفظ اخر مطولا احمد ابن عباس کہتے ہیں ایک مرد یا عورت حضرت کے آیا اور کہا اے رسولخدا میں نے جی میں ایسی بات کرتا ہوں کہ اگر آسمان سے گر پڑوں تو یہ مجھکو دوست تر ہے اس سے کہ وہ بات مونہہ سے نکالوں فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ رواہ احمد وابو داود والنسائی ابن کثیر نے کہا اخر التفسیر لہ الحمد والمنۃ والحمد للہ رب العلمین انتہی

ف فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ رب کے معنے میں مربی ومصلح احوال المدبر ساری مخلوق کا رب ہے پر جو اسجگہ رب الناس فرمایا تو اسلیے کہ دلیل ہو شرف ناس کی اور نیز اسلیے کہ یہ استعاذہ اوسی شر سے ہے جو صدور ناس میں واقع ہوتا ہے ملک الناس میں یہ بیان ہے کہ اسکی بادشاہی کچھ رسمی وہوائی نہیں ہے کہ جس کے ہاتھ کے نیچے چند ممالک ایک شہر میں ملکہ اوسکی سلطنت قاہرہ ومملکت کا ملہ سب پر فائق ہے الناس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اوسکی ربوبیت کے ساتھ معبودیت والوہیت بھی لگی ہوئی ہے جو کہ مقتضے ہے قدرت تامہ کو تصرف کلی کے ساتھ ایجاد واعدام کے اور کبھی رب ملک ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جیسے رب الدار ورب الشاع ونیز قولہ لیتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ اسلیے بعد رب کے ذکر ملک کا کیا یہ کبھی کوئی ملک الہ ہوتا ہے اور کبھی نہیں اسلیے بعد ملک کے الناس ہی فرمایا کیونکہ یہ نام مبارک خاص ہے ساتھ اسکے اس وصف میں کوئی اسکا شریک نہیں ہے رب کے نام سے شروع کیا یہ نام اسکا ہے جو کہ اوائل عمر انسان سے تا بلوغ وعقل قائم بہ تدبیر وصلاح اوسکے ہے تاکہ آدمی دلیل سے یہ بات پہچان لے کہ میں ایک بندہ مملوک ہوں رب ملک کا پھر جب یہ بات جان لے کہ اسکی عبادت مجھپر واجب ہے اور میں ایک عبد مخلوق ہوں اور وہ الہ معبود ہے تو اب الناس ہوا اوسکا روشن ہوگیا تکرار لفظ ناس میں اظہار مزید شرف کا ہے کہ بار بار انکا نام لیا یا ایراد ناس اول سے اطفال اور ثانی سے شباب اور ثالث سے شیوخ ہیں اور چہارم سے صالحین اور پنجم سے مفسدین بلکہ کوئی وجہ اس تخصیص کی نہیں ہے یہ کلام لغو کی قبیل لطائف بیان سے ہے نہ تفسیر قرآن سے وسوسہ سے مراد وسوسہ انداز ہے وسوسہ کہتے ہیں حدیث

نفس کو بعض نے کہا وسواس نام ہے فرزند شیطان کا خناس کے معنے ہیں کثیر التاخر مجاہد نے کہا بندہ جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان منقبض ہوجاتا ہے اور حریف کرنہیں کرتا تو دل پر منبسط ہوجاتا ہے بسبب کثیر الاختفا ہونے کے خناس نام ہوا ظاہر یہ ہے کہ مطلق ذکر خدا کا طرد شیطان کرتا ہے اگرچہ بطور استعاذہ نہ ہو اللہ کے ذکر کرنے میں فوائد جلیلہ ہیں جنکا حاصل فرخ پیروزین ہوتا ہے شیطان کی ایک سونڈ ہے جیسے خرطوم کلب وہ انسان کے سینے میں کہہ رہتا ہے جہاں آدمی اللہ کے ذکر سے غافل ہوا موقع وسوسہ کیا اور جہاں اللہ کو یاد کیا گھٹ گیا مقاتل نے کہا شیطان بصورت خنزیر ہے خون کی طرح آدمی کی رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے اللہ نے اوسکو انسان پر مسلط کیا ہے وسوسہ اسکا یہی ہے کہ وہ آدمی کو اپنی طاعت کیطرف بلاتا ہے جبھی بات سے چپکے چپکے یہانتک کہ وہ بات اس کے دلمیں اوترجاتی ہے بغیر آواز سننے کے پھر فرمایا کہ یہ شیاطین دو طرح کے ہیں ایک شیاطین جن یہ سینوں میں وسوسہ انداز ہوتے ہیں دوسرے شیاطین الانس انکا وسوسہ لوگوں کے سینوں میں ایسا ہوتا ہے کہ یا تو پاس سامنے آدمی کے ناصح مشفق ظاہر کرتے ہیں جو بات کہ شیطان کے وسوسے جی میں پڑتی ہے ویسی ہی اثر انکی بات کا ان کے جی میں ہوتا ہے یا یہ طلب ہے کہ شیطان وسوسہ صدور انسان میں طرح دے جنہ اور طرح سے ناس کے ڈالتا ہے بعض نے کہا لفظ ناس میں انس وجن دونوں مندرج ہیں اس دلیل سے کہ یہ نفر جن آئے تھے اوان سے پوچھا تم کون ہو کہا ناس من الجن یعنے ہم لوگ جن ہیں اور اللہ نے انکا نام رجال رکھا ہے کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ احسن یہ ہے کہ مراد استعاذہ ہے شر وسوسہ شر ناس سے شیطان جن سینوں میں وسوسہ کرتا ہے اور شیطان انس علانیہ آتا ہے قتادہ نے کہا جن وانس دونوں شیاطین ہوتے ہیں فَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بعض نے کہا شیطان جس طرح کہ انسان کے صدر میں وسوسہ ڈالتا ہے اسیطرح جن کے صدر میں وسوسہ انداز ہوتا ہے واحد جنہ جنی جسطرح کہ واحد انس انسی ہے لیکن قول اول راجح اقوال ہے اور من الجنۃ والناس واسطے بیان تذکر تقلیس کے ہے انکو ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی ان دونوں سے استعاذہ بالسہ کریگا اوس سے محض دنیا و آخرت مرتفع ہوجائیں گے ابن عباس کہتے ہیں حضرت سے پوچھا تھا کون عمل اللہ کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا الحال المرتحل کہا وہ کیا ہے فرمایا اَلَّذِیْ یَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰی اٰخِرِہٖ کُلَّمَا حَلَّ اِرْتَحَلَ اَخَذَ جَلَّ یَبْدَءُ یعنے وہ شخص حال مرتحل ہے جو قرآن کریم کو اول سے تا آخر پڑھتا ہے جب ختم چکتا ہے تو پھر اول سے اوسکو شروع کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب تلاوت قرآن کریم کی ختم کرے تو پھر اسی وقت اول قرآن کو پڑھے اس نیت سے کہ پھر دوبارہ سہ بارہ الی غیر النہایۃ ہمیشہ ایکبار ختم کرکے دوسری بار پڑھتا رہے کبھی تلاوت کتاب اللہ کی ترک نکرے سینہ ناظرہ خوان اور حافظ قرآن دونوں شامل داخل ہیں یہ اسلیے کہ تلاوت کتاب سے بڑھکر

کوئی عمل خیر نہیں ہے یہ تلاوت مثال ہے انواع اذکار و دعوات پر اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا بھی ذکر آیا ہے فضائل کتاب عزیز کے بحساب ہیں علمانے ان فضائل کو کو کتب سبعہ میں لکھا ہے اور خود کتاب و سنت متضمن ہیں فضیلت سور و آیات کثیرہ پر اس بارہ میں رسالہ فصل الخطاب فی فضل الکتاب ایک عمدہ بیان شافی و نصف کافی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق دستگیر ہو آج سوم شعبان ۱۳۰۵ھ ہجری روز یک شنبہ کو یہ ترجمہ پارہ عم کا جسکی ابتدا ہشتم رجب سنہ مذکور روز پنجشنبہ کو ہوئی تھی تمام ہوا قبل اسکے اوقات مختلفہ میں انتہاز فرصت کا کر کے ترجمہ دس پارہ دن کا لکھا گیا ہے اور طبع بھی ہو چکا ہے اس مرتبہ اس خیال سے کہ سورتین اس پارہ کی غالباً نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور اکثر اطفال نوآموز اس پارہ کو مع ترجمہ پڑھتے ہیں ترجمہ اس پارہ کا لکھا گیا ہے چند ارادہ قلب سالمہ ترجمہ جملہ قرآن شریف خصوصاً ۱۹ پارہ بقیہ فرقان حمید کے متعلق ہے لکن بسبب علمت مرتبہ کتاب عزیز اور طول تحریر تفسیر کے ہمیشہ ہمت طرف قصد کے مائل ہو جاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق ہمراہ ہے تو کچھ تعجب نہیں ہے کہ بقیہ اجزا بھی اسی طرز و عنوان کے ساتھ ترجمہ ہو جائیں بشرطیکہ عمر فانی قدے وفا کرے کیونکہ اب یہ میری آخر عمر ہے ۱۳۰۵ھ ہجری میں ولادت ہوئی تھی اب ۱۳۰۵ھ ہجری ہیں اب طول حیات مستعار کا ۵۰ سال تک ہوا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا امید اللہ تعالیٰ سے رجا بواثق رکھتا ہوں کہ بمرت اس خدمت کے میرا خاتمہ ایمان پر کرے اور مجھکو آفات دارین سے امن کلی بخشی خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَزَادَهٗ وَرَزَقَنِیْ فِی الدَّارَیْنِ حُسْنَ السَّعَادَةِ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝ اِنْ خَتَمَ اللّٰهُ بِغُفْرَانِهٖ فَكُلُّ مَا لَاقَیْتُهٗ سَهْلٌ ۞

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد جل جلالہ کا شکر ہے کہ تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان کا پارۂ تبارک و عم ماہ جمادی الآخرے ۱۳۰۵ھ ہجری مقدسہ میں شیخ محی الدین تاجر کتب کے اہتمام سے شہر لاہور محلہ ساد ہواں مطبع صدیقی میں بہت ہی خوشنمائی کے ساتھ زیور طبع سے مزین ہو کر شائقین قرآن مجید کے لیے ذخیرۂ عاقبت ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ اسکے مؤلف رحمہ اللہ کو خلد برین عطا فرماوے۔ آمین

اشتہار اس جلد کی جزبری ہو چکی اور دوران اجازت تصحیح الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی ساکن محلہ ساد ہواں لاہور کی درخواست

ص-ت ۲۹۷۶۱۳
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔ جلد ۱